هو الحی القیوم

نحمدہ تعالیٰ و نشکرہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعہد سعادت مہد بندگان خدیو کامران فرمان فرمائے ششم صوبہ دکن ظل اللہ
حضرت آصفجاہ نظام الملک میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہم بمقام حیدرآباد دکن
کے یہ کتاب لاثانی موسوم

تاریخ رشید الدین خانی

بنام نامی اسم سامی نواب شمس الامرا اقتدار الملک اقتدار الدولہ بہادر جنگ محمد رشید الدین خان دام اقبالہم
...الفرمان ذرہ نواز خورشید جاہ خورشید الامرا خورشید الدولہ خورشید الملک تیغ جنگ محمد ... بہادر دام ظلہم کے

مطبع عالیہ
خورشیدیہ میں حلیہ طبع سے
آراستہ ہوئی

رب یسر ۞ بسم الله الرحمن الرحیم ۞ وتمم بالخیر ۞

الحمد لله کہ جسنے اہتمام مملکت صبغتی کا احکام دین مبین انبیا و مرسلین اور اوصیا راشدین کو
عنایت کیا ہی اور انتظام سلطنت دنیا کا پادشاہان کبار اور فرزندان ذوی الاقتدار کو
عطا فرمایا ہی تاکہ دفتر شکر حق کا احاطہ ارقام میں کیا ہی کریں [illegible]
سکی ہی وہ کرتا ہے نیک نہ کی ہمارے لیے کرتا ہی جو کام ۞ سبحان [illegible]
صادق الاخبار ہادی راہ خدا شافع روز جزا احمد مجتبی محمد مصطفی [illegible]
صلی الله علیه وعلی آله وصحبه صلوٰة لا تنقضی بانقضاء الدهور ولا [illegible]
بانقضاء الشهور والاعوام ۞ نظم کمال وہ ہوا ختم نوع انسان رہی [illegible] ذات محمد کی
سب سے افضل ہزار کیا جو فکر تو معلوم ہوا یہی ہی ۞ سوائے خالق اکبر وہ سب سے ہی اکبر
اما بعد اس خوشہ چین خرمن اساتذہ متقدمین و متاخرین خادم الطلبہ نائب الشعرا
غلام امام [illegible] الملقب بجوان [illegible] [illegible] ۱۲۱۲ [illegible]
ہجری نبوی [illegible] قطب [illegible] زمان ناصر ال ایمان حجۃ الله العلم الہدی اعلی حضرت کا الّٰ
اللّٰهم صل علی نوع الانسان وکمال نوع الانسان ثم صل علی نبینا
محمد صلی الله علیه وسلم وکمال اللّٰهم صل علی نبینا صلی الله علیه وسلم

دیباچه

گردون سلطنت فلک رفعت خورشید منزلت ثریا جاه کیوان بارگاه برجیس طلعت ناہید عشرت بہرام صولت
قمر صورت نور حدقہ دولت نور حدیقہ سلطنت المؤید من السما المنصور علی الاعدا سلیمان مکانی مسیحائی
رحمت یزدانی [illegible] جمشید مرتبت فریدون مملکت [illegible] کیقباد [illegible]
سپہر جہان آرا اسکندر فخر نوشیروان عصر معدلت پیرا حاتم زمان رستم دوران خطاپوش عطاپاش
خلایق پرور کرم گستر [illegible] بندگان [illegible] حضور پرنور [illegible]
معدلت آسمان جہان پناہ آصف جاہ نظام الملک فتح جنگ [illegible] ناصر الدولہ بہادر [illegible]
شہریار [illegible] جہان [illegible]
[illegible] کیتی [illegible] دیدۂ اہل جہان
[illegible] فلک [illegible] ارض [illegible] آسمان
شہریاران [illegible] حاکم و محکوم [illegible]
دولت [illegible] عقل و دانش [illegible] اقلیم جہان
[illegible] ملک و سلطنت [illegible] علی العالمین [illegible] اجلال طرازنده
بساط اقبال [illegible] بہادری [illegible] عالی ہمم نظم [illegible]
جوان [illegible] سال [illegible] عطارد [illegible]
[illegible] گلستان [illegible] بارگاہ [illegible] ذات [illegible]
در [illegible] نواب [illegible] اقتدار الملک [illegible] الدولہ بہادر [illegible]

دوام اقباله خلف سعید ظهیر سلطنت آصفیه ممد دولت نظامیه ارسطو فطرت افلاطون خبرت مقبول کافه انام ممدوح

خاص و عام قطعه ایسے تو سبھی ہین سوائے ہر جہا مین ہر وقت تدبیر متعدد کو ترجیح و تمجید دیتے ہین کہ تدبیر اسکی مہیا ہین ایسی یاری تدبیر کو ترجیح یعنی نواب فلک جناب امیر کبیر زبدة الدوله شمس الملک شمس الامرا محمد فخر الدین خان بہادر مد ظله العالی کی خدمت احوال فرمانروایان ہندو کو کہ اکثر کار ابھی نکیان اور سلاطین فرمانروایان ہند سے ضمیمه دو ورزند افرانبا فرنگ یلفر تک کے اور جمله سوانح آشتی و جنگ ہندوستان سے رشید کی ابتدا عروج سے انتہا زوال تک ہر ایک بات جدا کانہ کتب قدیم و جدید سے جمع فرمائی اور اخبار صحابکی انتخاب کر کے سلیس فقرات ہندی مین یہ ایک کتاب مختصر تاریخی ہے تا ارباب ادارت اور اصحاب متانت کو وقت تقریر اور تدبیر کے بکار آمد ہو اور نام اسکا اسم گرامی پر جناب ممدوح کے رشید الدین خانی ہے اور ماده تاریخ کا بھی رشید الدین خانی اور اس کتاب مین ایک مقدمه اور تین مقالے اور ہر مقالے کی دو فصلین اور آخر مین ایک خاتمه ہے اور ہر ایک دفتر مشتمل ہے اوپر دو مقالون کے اور مقاله ثانی متضمن ہے ... عنوان کے مقدمه ہندوستان کے راجون کے بیان مین چونکہ احوال مین راجون کے اختلاف ہے اسواسطے مین اسکی دو فصلین کین اور پہلی فصل مین باره شعبے ہین اور دوسری مین ہندو چنانچہ بیان ایکا علیحده علیحده آویگا انشاء الله تعالی پہلی فصل سوانحی کتاب سیر المتاخرین کے اور سہاین بار شعبے مین واضح ہو کہ زمانه پیش مین حاکم اقلیم ہندوستان کا شہر ہستناپور مین راجه جنتری تہا اور نام اصلی اسکا راجه بہرت ہے کمال دادگستر اور نہایت رعیت پرور بعد اسکے ایک لڑکا اسکی بادشاہی کی رہے انہون نے ... مین ایک راجه بسلی ... پیدا ہوا کہ ایک ... جسکا نام ہے کہ ... تہا ...

مقدمه ہندوستان کے راجون کے بیان مین

ہندوستان کے راجون کا بیان

نامی مشہور ہے اور کورو اسکی کوروان کہتے ہین اور چہتے وسط مین راجہ کورکے ایک راجہ جنمیجا نے
بہت بڑا راج کیا اور اسکے تین بیٹے ایک دہرتراشت دوسرا پانڈ تیسرا بدر منجھلے بیٹے پاندو کو راج اس
اقلیم کا بعد جیتر انگد کے نصیب ہوا اسنے بسی ترقی حاصل کی کہ اسکی اولاد کو اسکے نام سے پانڈوان کہتے ہین
اور اسکے پانچ بیٹے ایک جدہشتر دوسرا بہیم سین تیسرا ارجن کنتی نامی عورت سے چوتھا نکل پانچوان
سہدیو مادری نامی عورت سے اور دہرتراشت نابینا تھا جسکا بہا اسکے ایک سو ایک بیٹے تھے گندھاری نامی
زوجہ اسکی نسبتی گندہار عرف قندہار کے رئیس راجہ کی بیٹی کہتے ہین کہ اسکے بطن سے ایک سو بیٹے سب سے بڑی کا نام دریودہن
اور ایک بیٹا نقال کی لڑکی سے پیدا ہوا جسکا نام یویچہ بعد پاندو کے دہرتراشت راجہ ہوا اسکا قائم مقام ہوا اور دہرتراشت کے
جدہشتر پسر کلان پانڈ اور دریودہن جیہین پور دہرتراشت کے بہت سی لڑائیان نفاق کی ظہور مین
آئین مگر دریودہن نے یاوری طالع سے باپ کی جیتے بالاتفاق اور ورثا کے بلکہ اس
تنہا حکم رانی کی آخر کار وقت معہود پہنچا جدہشتر سے ایک جنگ عظیم ہوئی کہ آجتک ایسی لڑائی
اس اقلیم مین نہین ہوئی ہے اور دریودہن اس معرکہ مین مارا گیا اور جدہشتر حاکم مستقل ہوا کیفیت
مفصل اس جنگ کی کتاب مہابہارت مین جو بیاس نام حکیم نے بنائی ہے مفصل مرقوم ہے چنانچہ ابو الفضل
فیضی نے ترجمہ اسکا زبان فارسی مین کیا ہے اور وجہ تسمیہ مہابہارت کی یہ ہے کہ مہا زبان سنسکرت مین
بڑی کو کہتے ہین اور بہارت لڑائی کو سنا ہے کہ اس لڑائی مین بہت آدمی مارے گئے بعضے کہتے
ہین کہ پانچ لاکہ ستائیس ہزار اور بعضے کہتے ہین کہ نو لاکہ یہ قیاس سے باہر ہے اور وہ شمار
سے باہر ہے کل گیارہ شخص از انجملہ چار بہائی اور ... از طرف ... جدہشتر کے اور

[illegible]

چار لشکر سے وہ موجود تھے باقی رہ گئے اور کشن جی بھی موجود تھے پانڈوں کی سینا میں جنگ کا ذکر و قصہ سوم میں آئیگا

وہ بھی سبھی نا ہیں ہے بلکہ مہا بھارت میں مذکور ہے اور طرفدار جدہشتر کے تھے بعد انفصال جنگ کے سات شخص

جدہشتر کے جو بچے تھے انہیں میں کشن جی اور پانچ دوسرے تھے پہلا شخص راجہ جدہشتر اور

اسکے وزرا کے بیان میں راجہ جدہشتر کا بیان جدہشتر نے قصبہ ہستناپور کو

دار السلطنت اس عصر کے قرار دیا اور ان کا تھی چلا اور سلطنت میں جدہشتر جاکی [illegible]

وغیرہ سے کیا رستہ جابجا بیابان کر کے بہت غدر مچایا اور اپنے سے رضا مند کیا [illegible]

رخصت کر کے موافق اجازت جا کے بیابان میں مشغول ہوا جانا بہائی کا ہمیشہ [illegible]

تھا کوئی حکم اسکے نہیں سنتا تھا اور کہتا تھا [illegible]

فراق [illegible] حکم اسکا ہفت اقلیم پر جاری تھا اور [illegible]

جا کی ہر کام پر مقدم رکھتا تھا عہد میں اسکے [illegible] دنیا کا ذکر کیا ظالم [illegible]

اور [illegible] خدا اسود و آخر وقت جدہشتر نے بالاتفاق بہائیوں [illegible]

بیابانی پر پرچہت بن ابہمن بن ارجن بن پانڈو کے سوا اسکو اولاد [illegible]

کوئی وارث ملک و مال کا باقی نہیں رہا تھا [illegible] اور ارادہ [illegible]

نکلا [illegible] چاروں بہائی بہی [illegible]

[illegible] ریاضت [illegible] کفارت عصیان [illegible]

[illegible] گناہ دنیا [illegible]

مقدمہ ہندوستان کے راجوں کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

ہوئے اور جبکہ بموافق اعتقاد بعض ہنود کے جسم عنصری بہشت روانہ بیکنٹھ کا ہوا مدت سلطنت کوروان

اور پانڈوان کی بالاتفاق چھتیس برس اور در بعض نسخ دہرم شاستر کی تمام اسی سال و راجہ جدہشتر کے بعد جنگ

مہابھارت اور راجہ جدہشتر جلد در بعض نسخ ہوا بعد پرستش کرو راجہ جتنے ہی برس ایک سو پچیس سال اسکو پریچھت مشہور تھا

بیان پریچھت بن ابھمن بن ارجن بن پانڈو کے بعد ترک دنیا کرنے جدہشتر کے حکم رانی اختیار کی اور مدت دراز

تک مشغول ہو کر جہانبانی کی کارہا اور رعایا پرور رہا اور عدل و انصاف اوسکا مشہور تھا اور تصور و تدبیر بیان سے

پہنچا آخر کار بد دعا ایک عابد کے سانپ نے اسکو کاٹا اور وہ مرا مدت سلطنت اسکی ساٹھ برس

ایسے ہی جانا چاہیے کہ ... احکام دین میں ہنود کی تالیف کی ہے اسکے ...

اشلوک میں ... اسکو مفصل ... راجہ جنمیجی

میں کو رو اور پانڈو کی لڑائی ... مہابھارت ... جسکی بیان

بن راجہ پریچھت کو امرا اور وزرا نے باتفاق تخت پر بٹھایا باپ کا کیا ... راجہ بار جود ... سالی

ضبط سلطنت اور بندوبست مملکت عمل میں لایا کسو کو یارا خلاف کا نہ رہا ...

اور پہلے فکر ... چند روز ... ولایت شمال ... گئی ... فرمانرواؤں کو وہاں سے

مطیع کیا اور انکے ملک تمام قبضہ تصرف میں لاکر دار السلطنت ہستناپور کو پلٹا بعد اسکے ہم

چاہا کہ انتقام باپ کے خون کا سانپوں سے ... اس عزم کے افسون ... قائم کیا اور

... آگ ...

... آگ ...

ہندوستان کے راجاؤں کے بیان میں

انتقام اسکی ... اور ... الابصار ... اسکا اعتبار ...

ہزار برس ہیں اور راس و سنبلی پر حسب اعتقاد بعض قوم کے زمین کا کرہ رکھا ہوا ہے اسکے نیچے بھی جانا کہ گر

جاے لیکن علاوہ ہیں خالق کے نقشہ یا کرہ زمین متزلزل ہو اور اصل یہ ان کا حاصل دفعتا ایک سمت

میں ہر گز وارد ہو اور اس طرح پایہ سے سمجھا یا شعور راجہ کے آتش خفیف کا دیکھا اور باقی [illegible]

سمیت تنش حالت مستان ہے بنیات یا کی استقلال [illegible] اعلی طبعی [illegible] کی پیدا کیا

برس ہے راجہ آمند اور اسکے پیڑوں کا بیان [illegible] بعد باپ کے

[illegible]

[illegible] اسکے بعد [illegible]

[illegible] سال [illegible] مہینے اسکے بعد [illegible]

[illegible] سال [illegible] مہینے اسکے بعد [illegible]

[illegible] سال [illegible] مہینے اسکے بعد [illegible]

[illegible] سال [illegible] مہینے اسکے بعد [illegible]

[illegible] سال [illegible] مہینے اسکے بعد [illegible]

[illegible] راجہ [illegible] سال کیا [illegible] اسکے بعد [illegible]

سال [illegible] مہینے اسکے بعد [illegible] سال [illegible] اسکے بعد [illegible]

[illegible] سال اسکے بعد [illegible] پچاس سال [illegible] مہینے اسکے بعد [illegible]

[illegible] سال [illegible] مہینے اسکے بعد [illegible]

راجون کے بیان میں

حضرت عیسی علیہ السلام کا سن یا ہیں جلوس

[illegible]

[illegible]

گیارہ مہینے اسکے بعد راجہ اوسوان تیس برس اور بعد پاریت چالیس سال نو مہینے اسکے بعد راجہ آدتی تیس سوان الیس

سال دو مہینے اسکے بعد راجہ اشی تیس برس اور آدتی الکاون سال ایک [illegible] بال [illegible] راجہ اشی [illegible] اسکے بعد راجہ [illegible] سال

بیس [illegible] بال [illegible] الیس [illegible] اسکے بعد راجہ [illegible] سال چالیس سال اسکے بعد راجہ [illegible] سال [illegible]

سال پانچ مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] اٹھائیس برس گیارہ مہینے [illegible] حاصل کلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوسرا [illegible] اولاد [illegible]

سلطنت [illegible] برس [illegible] اسکے بعد راجہ [illegible] الیس [illegible]

اسکے بعد راجہ [illegible] برس [illegible] مہینے اسکے بعد [illegible] الیس برس نو مہینے اسکے بعد

راجہ [illegible] برس گیارہ مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] چالیس برس تین مہینے اسکے بعد

راجہ [illegible] برس نو مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] الیس برس دو مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] برس

سال تین مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] برس چار مہینے اسکے بعد راجہ [illegible]

گیارہ مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] الیس سال [illegible] مہینے اسکے بعد راجہ [illegible] سال

[illegible]

ہندوستان کے راجوں کے بیان میں

پانچ مہینے اسکے بعد راجہ بدہل اکتیس سال آٹھ مہینے فقط خلاصہ کلام یہ جو دو شخص مہیشر کے لیکن جو
نسل پانڈون سے مرتبہ سلطنت کو پہنچے تھے راجہ بدہل تک سر براہ ملک ہندوستان کے ہوئے اور جبکہ بدہل
انکا تیہار پایا تو اسکے وزیر نے غافل جانکر قابو کے وقت کام اسکا تمام کیا اور آپ مالک ملک کا ہوا یہانتک
سلسلہ انکا ٹوٹا اور امر سلطنت طرف دوسری گروہ کے منتقل ہوا چندزمانہ قوم سلطنت پرور کا
بموجب اصل پانسی ایک برس اور آرزو کہ جمیع کے پانسی برس دو مہینے تھے اس قوم سے راجہ پرماہ
اور اسکی اولاد کے بیان میں راجہ پرماہ جب وزیر اپنا تہا ہوا زمانہ آگے ...
سے راجہ ... ستائیس برس سات مہینے راجہ ... اکتیس برس راجہ ... راجہ ...
برس آٹھ مہینے راجہ ... اکتیس برس ... مہینے راجہ ... برس ... مہینے ... ہندوستان ...
اٹھائیس برس ... مہینے راجہ ... برس ... مہینے راجہ ... چالیس برس راجہ ... آٹھ برس گیارہ مہینے راجہ ...
جات چھبیس برس نو مہینے راجہ ... ایک تیرہ برس ... مہینے راجہ ... چھبیس برس ...
راجہ اودہت انیس برس گیارہ مہینے فقط حاصل کلام راجہ پرماہ سے آدہت تک ... لائق
سزمین ہند میں راج کئے جب راجہ اودہت ... اور جب ... اور ... فرمانروائی
پر واہی ہر ایک امر میں ... موافق عادت قدیم زمانہ راجہ
ملک ... سلطنت کو ... کیا یہاں سے نسل ... کا ...
دو ... اور ... برس ... راجہ ... پرماہ کا بموجب اصل ...
اور ... جمیع کے چار سو ... سال آٹھ مہینے ... راجہ ... اور ...

راجہ وندھر پایہ وزارت سے مرتبہ سلطنت کو پہنچا کتالیس برس چھ مہینے جہانبانی کیا بعد اسکے
سورسین ولد اسکا پینتالیس برس تین مہینے راجہ بیکنک اکتالیس برس دو مہینے راجہ [illegible]
برس راجہ [illegible] برس [illegible] پینتالیس برس سات مہینے راجہ ادی [illegible] برس
پانچ مہینے راجہ اندچل اکاون برس راجہ راجپال چھبیس برس [illegible] راجہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] حکومت [illegible]
آخر [illegible] ایک شخص [illegible] اور [illegible]
راجہ [illegible] اور [illegible] انتقال کیا بعد
راجہ [illegible] فرمانروائی اور [illegible]
[illegible] سلطنت کا [illegible]
[illegible] جو کام [illegible]
[illegible]
[illegible] سلطنت [illegible]
[illegible] اور راجہ [illegible]
[illegible] راجہ [illegible]
[illegible] بعد قتل [illegible]
[illegible] ایام زندگی [illegible]

والد سے لکہا ہی کہ ایک جوگی ہے کہ نام اسکا سمندر پال تہا فریب دیکر اسپر بکرماجیت کو قتل کیا اور آپ اسکی جگہ پر قرار پاتا ہوا

ساتہوان شعبہ سمندر پال اور اسکے جانشینوں کے بیان مین

سمندر پال بعد بکرماجیت کے راجہ دہلی کا ہوا اگرچہ اسنے امور جہانبانی مین بہت جد و جہد کی لیکن آخر کار سے تہہ ناکامی کے رہ نورد عدم کا ہوا مدت سلطنت سمندر پال کی چوبیس برس دو مہینے ہے بعد اسکے راجہ چندر پال بن راجہ سمندر پال نے چالیس برس پانچ مہینے حکومت کی [illegible] پال نے اکاون برس پانچ مہینے [illegible] پال نے سینتالیس برس دو مہینے [illegible] پال نے اڑتالیس برس تین مہینے سوم پال نے سینتیس برس گیارہ مہینے [illegible] پال نے اڑتیس برس تین مہینے [illegible] پال نے ستائیس برس [illegible] مہینے [illegible] پال نے پچپن برس پانچ مہینے [illegible] پال نے اڑتالیس برس آٹھ مہینے [illegible] پال نے سینتیس برس [illegible] مہینے [illegible] پال نے انچالیس برس [illegible] مہینے [illegible] پال نے چوبیس برس [illegible] مہینے [illegible] پال نے [illegible] برس دو مہینے کرم پال نے بیالیس برس پانچ مہینے بکرم پال نے چوالیس برس تین مہینے فقط الغرض سولہ نفر از سمندر پال سے راجہ بکرم پال تک اسکے بعد ایک [illegible] قائم ہوتے چلے آئے اور درمیان مین بکرم پال کے کہ آٹہویں باپ کی جگہ پر قائم ہوکر مملکت ہندوستانی [illegible] اپنا کیا تہا اور تنہا حکام سے خراج لیا چاہ کر اپنے تصرف مین لایا تہا جب ایام زندگی اسکے تمام ہوے ارادہ مین الہی کے یہ تہا کہ راجہ [illegible] منتقل ہو [illegible] کار کنان قضا و قدر کے راجہ تلوک چند پر فوج کشی کر کے عین معرکہ جدال و قتال مین مارا گیا جمیع حکام مذکور الصدر کے بموجب اصل [illegible] سے [illegible] برس [illegible] آٹھ مہینے [illegible] برس کی غلطی کا نہین معلوم کہ سہو کاتب ہے یا امر آخر

آٹہوان شعبہ راجہ تلوک چند اور اسکے لڑکوں کے بیان مین

راجہ تلوک چند تہوڑا [illegible] کار کرتا تہا

مقدمہ

ہندوستان کے راجون کے بیان مین

ہندوستان کے راجوں کے بیان میں

اور فرمانروایان اندریت کو خراج دیا کرتا تھا جب اقبال نے اسکی یاوری کی بکرم پال نے راجہ دہلی اقتدار
کامل پایا بیس برس اندریت میں کار سرکار رہا لیکن جب اجل نے فرصت نہ دی جلد انتقال کیا مدت سلطنت اسکی دو برس
راجہ کرم چند نے راجہ بکرم چند کے بیٹے بائیس برس سات مہینے راج کیا پھر کامچند بیٹے چار برس تین مہینے رام چند بیٹے
چودہ برس گیارہ مہینے اور ہرچند بیٹے اٹھارہ برس دو مہینے کلیان چند بیٹے پندرہ برس سات مہینے بھیم چند بیٹے اٹھارہ برس تین
مہینے گوبند چند بیٹے بائیس برس دو مہینے بعد گوبند چند کے اسکی زوجہ مسماۃ رانی پریم دیوی نے ایک سال فرمانروائی کی
راجہ تلوک چند بیٹا رانی پریم دیوی چھ برس بموجب اصل کے ایک سے بیتالیس تک سلطنت ہے اور از روی
شمار کے نو آدمی ایک سو اٹھارہ برس گیارہ مہینے نوان شعبہ ہر پریم درویش اور اسکے
متعلقات کے بیان میں ہر پریم درویش خدا اندیش کہ بعد انتقال رانی پریم دیوی کے لوگوں نے واسطے
سلطنت کے لائق جانکر نکالا درویشی کو تاج شاہی سے مبدل کیا وہ بزرگ سمجھنے رتبہ گدائی کو مرتبہ جہان
آرائی تک عرصہ قلیل میں مرگ طبعی سے کوچ کیا کلہا مدت سلطنت اسکی سات برس پانچ مہینے
راجہ گوبند پریم بن راجہ ہر پریم درویش بعد پدر کے راجہ ہوا اور بیس برس تین مہینے تاجور رہا اور
راجہ گوپال پریم بعد اسکے پندرہ برس تین مہینے مہا پریم بیٹے بعد گوپال پریم کے اگرچہ بظاہر
تخت جہانداری پر بیٹھا لیکن باطن سے متوجہ حقیقت کا تھا بعد چند روز کے رفتہ رفتہ دنیا
کو چھوڑ کر جادہ ہر پریم کے فقیری اختیار کی مدت سلطنت اسکی چھبیس برس آٹھ مہینے جملہ چار تن از روی
شمار کے انہتر برس سات مہینے تک سلطنت کیے اور بموجب اصل کے ترسٹھ سال دسوان شعبہ دہلی پتیان اور
اسکے بیس اندگون کے بیان میں راجہ دھیسین والی بنگالہ حقیقت حال سے مہا پریم کے

واقف ہو کر لشکران سپاہ بیکران لیکر متوجہ اندرپت کا ہوا اور بہمراہی جمعیت کثیر کے تخت جہانبانی پر جلوس
کیا اگرچہ ایکبار اور ... سلطنت سے ... اندرپت کا تہا لیکن بعد اسکے ... بسبب اطاعت اختیار کی ...
کیا اور ... دوام استحکام سلطنت آپکی ... اول ... برس ... مہینے ...
مہینے ... برس ... مہینے ... برس ... مہینے ... برس ... مہینے ...
بارہ برس ... مہینے ... برس ... گیارہ مہینے ... برس ... مہینے
... برس ... گیارہ مہینے ... برس گیارہ برس ... مہینے ...
سے یہاں تک گیارہ آدمی ایک سے ... برس گیارہ مہینے ... شمار کیے ... سے
ہر جب بعض کے ایک سے پچاس ... ثابت ہوا کہ ... کی تقریبا آٹھ
سال ہے اور بعدہ ... کہ ... شمار رہا ... اس فقیر ... کے اختیار ...
ہوا چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہا رہوان ... راجہ دیپ سنگھ اور آپکی فرزندوں کے بیان میں
راجہ دیپ سنگھ ... کی ... شادی کا بجایا اور ... شاہباز ... کو ... ستان
سو الک سے ... طمع سے ... سلطنت ... راج ... کو ... کا
... میں ... کیا اور آپ ... میں ... برس ... کو ... فرمان ...
اسکی ظلم کا ... عدل سے اپنے ... کی بخشی ... سلطنت ... مہینے ... سنگھ
بائیس برس ... مہینے راج ... سنگھ ... برس آٹھ مہینے ... برس ... سنگھ
پچیس برس ... مہینے ... جب ... سنگھ ... راجہ ... سنگھ ہوا

... راجہ ... کے بیان میں

لاوبالی مزاج تھا تھوڑے عرصہ مین زمام سلطنت کی ہاتھ سے اسکے نکل گئی اور وہ آوارۂ دشت
ادبار کا ہو کر قضا پذیر ہوا مدت سلطنت اسکی آٹھ برس پانچ مہینے راجہ دیپ سنگھ سے اس تک جو چھے آدمی
شمار اعداد کے ایک سو اٹھ تیس برس نو مہینے برابر اور بموجب اصل کے ایک سو انچالیس سال تک جہان
بانی کیے بارہوان شعبہ راجہ پرتھی راج کے بیان مین راجہ پرتھی راج مشہور بہ پتھورا
زبان زد خلائق ہے بیرا اٹھ کا تہا اور عہد مین راجہ جیون سنگھ کے نیابت کرتا تھا راجہ جیون کو تمام
امورات سلطنت مین ہر وقت فرصت لشکر کی نہ تہی ناگہان بیمار آ پہنچا اور بیکار ... کو
راجہ جیون سنگھ کو سامان بیکار و بستہ اور تیار نہ کیا تھا آتے الا کیا کا اور بیمار ڈالون مین جا جیسا اور
آشیانا بلاک ہوا اور راجہ پتھورا فتح کے نقارے بجاتا ہوا سر پر آ دہلی کا ہوا عہد مین اسکے سلطان
شہاب الدین غوری غزنین سے آکر کئی دفعہ محاربہ کیا آخر کار موضع تراین مین گرفتار کیا اور
آپ فرمان روا ہند کا ہوا مدت سلطنت راجہ پتھورا کی پندرہ برس کئی مہینے مین جانا چاہیے کہ گذشتہ
راجہ پتھورا اسکی حکومت ہنود کی ملک ہندوستان سے منقطع ہو کر دست سلاطین کے منتقل ہوئی
چنانچہ احوال انکا اور انکا انشاء اللہ تعالی ظاہر ہوگا راجہ جدہشتر ناند سے لیکر راجہ پتھورا تک
موافق نسخہ راج ترنگنی کے کہ کتاب معتبر ہی اور ہنود مین مشہور جیسا صاحب التاریخ نے لکھا ہے
سو بیس تن اقوام مختلفہ اہل ہنود سے چار ہزار چار سو آٹھ سال تک فرمانروائی کر کے ہر ایک
طاق عدم پہونچے اور بموجب امتحان راقم کے سوا آنکہ سلطنت راجہ دیپ سین اور ... کے کہ
اسلام ہی ابتدا راجہ جدہشتر سے جمع جم کال طبقات مرقوم الصدر کی چار ہزار ایک سو ... برس پانچ مہینے
ہی اور آگے نقارے راج کوروان اور پانڈوان کے چار ہزار تین سو ستر سال پانچ مہینے ...

باقی ہوس جاننا چاہیے کہ اصل کتاب میں جس سے مضمون اس فصل کا انتخاب کیا ہے مدت حکومت ہر گروہ
کی کہیں کم اور کہیں زیادہ پائی اور چونکہ حقیقت اسکی پوشیدہ تھی تو لا علاج راقم نے واسطے اطلاع
کے دو قول لکھے ایک موافق شمار اپنے اور ایک موافق تحریر مؤلف عنہ کے اور دستور اسکے بھی بعض بعض جا
عاجز ہو کر اسپر عمل کر نہیں آیا ہے لیکن جہانکہ تفاوت اعداد کا پایا گیا لحاظ کرنے قلت کے اور جہان فرق
کا آیا اعتبار کرنے کثرت کے قول سابق کے اعزاز کر کے اعداد شمار پر اکتفا کیا ہے دوسری فصل مطابق تحریر
شیخ محمد قاسم فرشتہ کے اور اسمین بیدرہ شعبے ہیں واضح ہو کہ ملک ہند آباد کیا ہوا ہند بن
حام بن حضرت نوح علیہ السلام کا ہے اور انکا نام ہے سنا کرتے تھے ایسے مشہور اور معتبر [illegible] بھی اور اول اس
جو شخص کہ ہند میں حکومت کا ہوا نام اسکا کشن تھا اور مراد اس کشن سے کنہیا نہیں جو مشہور ہیں [illegible] اور
انکی پرستش کرتے ہیں چنانچہ ذکر انکا دفتر سوم میں انشاء اللہ تعالی [illegible] بیان [illegible]
ہی یہ شعبہ کشن اور اسکے فرزندوں کا بیان میں کشن کا بیان [illegible] غیر مشہور [illegible] اور
صاحب جرات تھا شجاعت ذاتی اور فراست خلقی سے اپنے ملک ہند میں سرداری کی [illegible]
وہ عظیم الجثہ تھا اور گھوڑا اسکی سواری کی طاقت نہیں رکھتا تھا [illegible] سے اندیشہ [illegible]
[illegible] سے رام کر کے اپنی سواری میں لایا تھا اور برہمن نام ایک شخص اسکے عصر میں نسل سے [illegible]
[illegible] کہ ملک بنگالہ جسکی اولاد سے معمور ہوا ہے بہت دانا تھا کشن نے اسکو وزیر اپنا کیا اکثر صنایع [illegible]
انکی اور درودگری [illegible] ایجاد کیے ہیں اور بعضے ایسا کہتے ہیں کہ لکھنا اور پڑھنا بھی اس
سے نکلا ہے اور اوس وقت میں پہلے شہر جو ملک ہند میں معمور ہوا ہے بہدہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] ظہور سے [illegible] اور اسکے زمانہ میں قریب دو ہزار شہر کے آباد ہوئے ہیں اور اسکو [illegible]

ملتان صوبہ

لاہور صوبہ

کشمیر صوبہ

ہندوستان کے راجون کے بیان میں

کابل صوبہ

اور ایک بیٹا اور مدت عمر اسکی چار سو برس کی تھی مہاراج کا بیان مہاراج اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا بعد باپ کے

اورہم تخت سلطنت پر بیٹھا اس نے بہت سا شہر اور زیادہ آبادی بادشاہت کو [illegible] کی اور اولاد کو بہت [illegible] حکم

امارت یعنی حکومت دیا اور [illegible] کیا اور وزارت اور [illegible] کی اور نجوم اور طبابت کو بنیاد اور ایک جماعت

[illegible] مقرر کیا اور ایک قوم کو [illegible] اور [illegible] کیا اور [illegible] بنا کیا اور [illegible] بہت [illegible]

[illegible] کی اور [illegible] اسکی [illegible] برس [illegible] اور [illegible] آیا [illegible] نام [illegible]

مہاراج [illegible] تمام [illegible] کیا اور [illegible] اور مدت [illegible] اسکی [illegible] سال [illegible]

[illegible] کشور راج کا بیان کشور راج [illegible]

[illegible] اسکی [illegible] اور [illegible] برس [illegible]

[illegible] کا بیان فیروز [illegible] [illegible]

[illegible] اور [illegible] اور مدت [illegible]

[illegible] اور کوہستان چہار کنڈ اور [illegible]

[illegible] ہوا اور [illegible] کیا مدت حکومت اسکی [illegible] سال [illegible]

راج کا بیان [illegible] اور [illegible] بیٹا [illegible]

سورج کا بیان سورج نام ایک [illegible] کوہستان [illegible]

[illegible] فیروز [illegible] کی [illegible] اولاد کو [illegible] سلطنت کا

کیا اور [illegible] ایران [illegible] ایک [illegible] کوہستان [illegible]

[illegible] بیان مہاراج [illegible]

مقدمہ ہندوستان کے راجوں کے بیان میں

اکر نوکر ہوا اور ملازمت اختیار کی چونکہ برہمن مذکور علوم غریبہ اور فن سحر کا دانا تہا مہاراجہ اُن پر

مدار رکہا اور شیوۂ بت پرستی کا اسکو تعلیم کیا واضح ہو کہ بت پرستی اسکے وقت سے رواج پائی اگرچہ آگے

اسکے طاعت اور عبادت قادر بیچون کی کرتے تھے لیکن بعضے مہاراجہ کے بعض آفتاب پرست ستارہ

آتش پرست ہو گئے تھے پس راجہ سورج [illegible] اسکے راجہ دیا [illegible] اور [illegible] رسم

ملک میں دنیا بہا [illegible] اسکے بھی [illegible] اسکے بیٹے [illegible] سلطنت اسکے [illegible]

مہاراجہ [illegible] کا بیان مہاراجہ [illegible] سورج [illegible] برس [illegible]

مہاراجہ کے نام [illegible] اور [illegible] برس [illegible] والی [illegible] نام [illegible]

[illegible] اولاد [illegible]

[illegible] راجہ [illegible] نام [illegible]

غالب آیا اور نام سلطنت [illegible] اختیار میں کی مدت حکومت مہاراجہ کی [illegible] سال رہی

[illegible] کے بیان میں [illegible] جاتا تہا [illegible]

ہوا [illegible] اور [illegible] قلعہ [illegible] کیا ہوا [illegible]

ایک شخص [illegible] کیا اور [illegible] سلطنت [illegible] کی [illegible] سال

[illegible] اور اسکے بیٹا میں [illegible] کا بیان [illegible]

[illegible] نام [illegible]

[illegible] اور [illegible] کیا [illegible]

مدت ایک سال چند مہینے لشکر ہنود کو زیر و زبر کیا شنکل مضطر ہو کر تیغ اور کفن ساتھ لیکے ہو کے

آیا اور پاؤں پر افراسیاب کے گر پڑا افراسیاب نے اس حسن عقیدہ کو اسکے پسند کیا اور مہربان ہو کر

راجگی پیان کی اسکے بیٹے کو دی اور اسکو ساتھ لیکر ولایت توران کو لیگیا پس شنکل اسکے

ایک جنگ میں ہاتھ سے رستم کے مددگار توران کی مارا گیا اور فتح ہوئی کہتے ہیں شنکل کی مدت

حکومت اسکی چونسٹھ سال راجہ رہت کا بیان راجہ رہت پسر شنکل کا باوجود

تھا حاصل ملک اپنے کا تین حصے کرکے ایک حصہ گذارا اور ایک حصہ واسطے باپ کے خرچ فقیری اور

[illegible]

ایک معبد عالیشان بنایا اور [illegible]

اکیاسی سال ہر کہ وقت انتقال کی اسکا بیٹا زندہ موجود تھا بیٹے سے مرچ ظاہر ہوا

ایک شخص مہاراج نام وقت پہ مارا اور خود حاکم ہوا ... مہاراج کا بیان

... مہاراج کا بیان ...

... سال اسکو ... سلطنت اسکی چالیس برس کیدر راجہ کا بیان

کیدر راجہ ... جب اسکے ... ہوا اور ... نامی ...

مدت سلطنت اسکی انیس سال راجہ جیچند کا بیان راجہ جیچند ... کیدر راجہ کا ...

[illegible]

... بیٹا اسکا ... سال ... اس طرف ...

جلال الدین خلجی

علاء الدین

غیاث الدین تغلق

آپ متصدی امر سلطنت کا ہوا لیکن بہائی جیند کا کہ دہلو نام تہا سرداروں سے اتفاق کر کے طفل

کو درمیان سے اٹہا دیا اور آپ بادشاہ ہوا مدت سلطنت جیند کی ساتہہ برس راجہ دہلو کا بیان

راجہ دہلو بادشاہ دلیر اور خلق خدا پر مہربان تہا اور آسودگی خلق کی اسکو بہت منظور

تہی شہر دہلی بنا کیا ہوا اسکا ہی آخر عہد میں اسکے فور نام ایک آدمی نے کماؤں سے خروج کیا اور بعد جنگ کے

معرکے دہلو کو اسیر کر کے قلعہ رہتاس کو بہیجدیا مدت سلطنت اسکی چالیس برس جاننا چاہیے کہ بعضے تاریخ

میں اکبر شاہی کے جو مشہور آئین اکبری سے لکہا ہے کہ جسکے سن چار سو اکتیس [illegible] میں راجہ انک پال

فرمانروا ہوا اسنے بہت [illegible] ایک شہر آباد کر کے اسکا نام دہلی رکہا اور حکومت اسکی اولاد میں چار سو انیس برس

میں رہی [illegible] جہٹا شعبہ راجہ فور کے بیان میں فور راجہ عظیم الشان تہا جب

اتفاق [illegible] ایک [illegible] ہوا اور [illegible] زبان [illegible]

ایران کو موقوف کیا تہا پہر راجہ معاصر اسکندر کا ہی [illegible] کرنی کی [illegible]

عظیم کر کے مار [illegible] ایام فرمانروائی اسکے تہتر سال [illegible] اور [illegible] اسکندر [illegible]

ایک شخص سنسار چند نام حاکم ہند کا ہوا ساتواں شعبہ سنسار چند کے بیان میں سنسار چند

[illegible] قبل [illegible] طالب [illegible] کو [illegible] کہ وہ اسوقت میں بادشاہ ایران تہا بہیجتا تہا

کئی سال کے بعد [illegible] ایک شخص نے [illegible] خروج کر کے [illegible] سلطنت سنسار چند کی [illegible]

آٹہواں شعبہ راجہ جونہ اور اسکے بیٹے [illegible] کے بیان میں جونہ کا بیان جونہ بہائی [illegible]

افعال پسندیدہ اور خصائل برگزیدہ رکہتا تہا [illegible] قریب [illegible] بنا

مقدمہ ہندوستان کے راجاؤں کے بیان میں

سکتے ہیں اور یہ معاصر ہے راو شیر پالکان کا اور اسکو بائیس فرزند تھے سلطنت اسکی نو برس

کلیان چند کا بیان کلیان چند کلان پسر [illegible] اور سنا کہ تہا اسکے وقت میں

ہندوستان [illegible] راجاں اطراف نے [illegible] راجہ [illegible] بنگال

ہوئی [illegible] اس [illegible] مشہور و معروف ہے سلطنت اسکی [illegible]

[illegible] بیان کئیں [illegible] شیر پالکان کا اور بعضے کہتے ہیں کہ

[illegible] اور راجہ [illegible] یعنی [illegible] سال [illegible] وقت [illegible]

[illegible] سال [illegible] ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] نام [illegible] مقابل [illegible] اور [illegible]

[illegible] سلطنت [illegible] اسکی [illegible]

[illegible] بیان [illegible] قوم [illegible] راجہ [illegible]

ہیں معروف [illegible] سال [illegible]

بیان [illegible] نام [illegible] راجہ [illegible] تخت قنوج [illegible] اور [illegible]

[illegible] سال [illegible] قلعہ [illegible] آثار [illegible]

اور اسکو [illegible] فرزند تھے [illegible] درمیان [illegible]

رام دیو [illegible] تہا [illegible] پایہ تخت قنوج کا ہوا مدت حکومت اسکی [illegible]

سال اور یہ بھی جانا چاہیے کہ بہرام [illegible] وقت میں [illegible]

مقدمہ ہندوستان کے راجوں کے بیان میں

اوضاع اور اطوار ہند کے قنوج میں آبا ہی یار ہوا اول شعبہ راجہ رام دیو کے بیان میں

رام دیو راٹھور بہت دلیر اور شجاع اور صاحب تدبیر تھا مارواڑ اور لکھنوتی مالوہ تک تصرف میں لایا تھا راجہ جو کہ

ہے کہ وہ بھی برابر آ تھا بعد قتال و جدال کے ان کی لڑکی بیاہ دی شہور آ حاکم دکن نے بھی شجاعت اسکی

کو اپنی سمجھ سے جو پیدا کیا تھا اور اصل میں کوشش بہت سی کرکے بیٹی و مال راجہ کی فرزند

قلعہ چتوڑ راجہ کی بیٹی پہ بہت جنگ و جدل کے بعد سر زیر ہو آ ایسا کہ اس سے پہلے کسی کو

نہیں ہوئی تھی قریب پانچ سو برس اور ابو کے پاس گرفتار ہوے اور بیست سال اوپر آ فراہم کیا

شفق میں کہ مانند رام دیو کے راجہ عظیم الشان اس ہند میں نہیں ہوا اور راجہ فرزند اسکا

ولد کیقباد کا ہر سال اسکو خراج دیتا تھا اور اطاعت میں اسکی رہتا تھا سلطنت اسکی پچیس برس

پہر ہوا ان شعبہ پرتاب چند کی بیان میں پرتاب چند نام سپہ سالار رام دیو کا بعد فوت

اسکے درمیان اسکے فرزندوں کے فتنہ دیکھ کر اس امر کو غنیمت جانا اور ...

ہوا ایسا شخص معاصر نوشیروان کا ہے اول ارسال ... کی بھی کیا

ہوکر تا زیست اپنی ہر سال خراج دیتا رہا حکومت کیا معلوم ہو ہوا ان شعبہ راجہ

انند دیو کے بیان میں راجہ انند دیو راجپوت بعد فوت پرتاب چند کے ...

تمام مالوہ اور نہروالہ اور مرہٹہ اور دکن اور ... قلعہ ...

سند ... میں راجہ معاصر ... سلطنت اسکی ... ہوا ان

شعبہ مالدیو کے بیان میں مالدیو نام ... میں ... اول ...

سلطان محمود کیگر مہمہ ہو تے نیت و نابود کیے اور جب ایام زندگی کے آخر ہوئے

میں اثنا راہ تیسری تاریخ شعبان کی سنہ چھ سو دو ہجری میں کنارے آب سندھ کے وقت ...

ہاتھ سے بعضے مخالفوں کے کہتے ہیں کہ سلطان سبب اسلام آوری کا تھا چونکہ ...

پہنچا اور سبب قلبی کے اپنی طرف سلطان کے خویشوں اور برادروں کو ایک تخت

ابتدا سے پہنچی تھی وفات سے اسکے تمام ... فرمانروا رہ عدم کا ہوا ایام سلطنت کے ...

از انجملہ فرمانروا ہے پندرہ برس سلطان قطب الدین کا بیان سلطان قطب الدین ایبک غلام

زرخرید سلطان شہاب الدین کا تھا او نیابت ہندوستان کی سابق سے اسکے قبضہ میں تھی بعد قتل

سلطان شہاب الدین کے دہلی سے آکر لاہور میں تخت نشین سلطنت کا ہوا اور گیارہویں تاریخ ماہ ربیع الاول

۶۰۲ ہجری میں سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کیا ... بادشاہ کی ... اسکے ...

اور نیابت ... لاکھوں ... تقسیم کرتا تھا اسکو لاکھ بخشی کہتے ہیں سلطان محمود غیاث الدین

بھتیجا شہاب الدین کا فرمان ... واسطے قطب الدین کے بھیجا اور

خطاب سلطانی بھیجا قطب الدین نے بسر و چشم قبول کرکے آداب شکر کے بجا لا

... گھوڑے پر سے گر کر گزشتہ ...

... عدم ... پادشاہت حکومت ... بیس برس ... سلطنت کی چار برس اور یہی

بجا لانا کہ سوا قطب الدین ایبک کے اور بھی چار آدمی غلام سلطان معز الدین کے ...

پہنچے ہیں اول سلطان تاج الدین بعد انتقال قطب الدین ... یلدز معز الدین

پہلا دفتر سلاطین ہند کے بیان میں

گردیا۔ پایۂ تخت نشین فیروز کوہ تھا ساتھ حکومت غزنین کے مشغول ہوا اور ناصر الدین قباچہ کہ ذکر اسکا سابق میں ہو چکا ہے
حکام سندھ کے متعلق ہوئے بقیۂ اختیار الدین محمد خلجی سلاطین بنگالہ شمار کیا جاتا ہے جو بہاء الدین طغرل والی
بیانا نے ایک حصار بنا کر کے مقیم تھا حصار سلطان کوٹ ... سے ملک بہاء الدین طغرل بھی سلطان آرام شاہ
کا بیان سلطان آرام شاہ فرزند رشید سلطان قطب الدین ایبک کا ... کہ فرزند صلبی ... کہتے تھا
اتفاق سے ارکین دولت کے ... تخت نشین ... والد ...
... فتنہ و فساد کی مشتعل ہوئی پھر ... اہل ... امرا و دہلی ...
مادہ ہو کر طرف ملک شمس الدین التمش کے کہ وہ بھی فرزند متبنیٰ اور داماد سلطان قطب الدین ایبک کا
تھا اور حکومت بداون کی قبضہ تصرف میں اسکے تھی رجوع کیا اور ... سلطنت ...
ملک موصوف فوراً بداون سے آ کر قابض اور متصرف دہلی کا ہوا آرام شاہ اس ... سے مقابلہ ...
آیا اور حوالی دہلی میں محاربہ کیا لیکن فتح نصیب نہ ہوئی اسی ملک موصوف شاہ مستقل ہو کے
ہو کر آرام شاہ ... اور آخر کار اس جہان فانی سے بیکنام کیا چنانچہ
لکھا جاتا ہے سلطان شمس الدین کا بیان سلطان شمس الدین معروف ملک التمش ...
اور داماد سلطان قطب الدین ایبک کا تھی بعد انتقال ... سلطان مرحوم ...
شاہ سے امور خلافت ... اتفاق ...
اور دوسرے ارکان وغیرہ ... بداون ... جہانبانی پر جلوس کیا
اور اصل اسکے کہتے ہیں کہ خوف کی شب پیدا ہوا ... ۶۱۶ ...

سلاطین شمسیہ کا بیان

سولا ہجری میں ایلچی خلفاء عباسیہ کا بغداد سے خلعت واسطے سلطان شمس الدین کے لایا سلطان اس ایلچی کی بہت عزت کی اور بہت انعام لائق سلوک کیا اور دار السلطنت کے سجانے کا حکم کیا اور شادمانی کی اور تمام شہروں اور محلوں میں کئی روز نقارہ خوشی کا بجایا اور ۶۳۲ چھ سو بتیس ہجری میں گوالیار کی ولایت پر لشکر کشی کی اور منظفر و منصور ہو اُنجا مہاکال کا کہ بہت مدت تعمیر پایا تھا منہدم کیا اور مورت راجہ بکرماجیت کی اور دیگر مورتیں پیتل کی جامع مسجد کے دروازہ میں دفن کیا اللہ کو ہر دم قلب میں رکھتے اور اکثر اوقات عبادت اور طاعات الٰہی میں بسر کرنا سبب ہم جانتا تھا اور تمام عمر ساتھ عدالت کے زندگانی کی اور رعایا اور برایا کو نہایت خوش رکھا انجام بیسویں شعبان ۶۳۳ ساتھ اجل طبیعی کے گذرا اور مقام محمود [illegible] خلد آشیانہ [illegible] مدت سلطنت اسکی اتھائیس برس ہیں

سلطان رکن الدین کا بیان

سلطان رکن الدین فیروز بیٹا شمس الدین کا بعد پدر والا قدر ۶۳۳ چھ سو تینتیس ہجری میں تخت سلطنت پر جلوس کیا لشکر لائق تھا اور ہمیشہ خزانہ انعام میں مصروف اور رندوں کے صرف کیا ماں اسکی بی بی شاہ ترکان نام کنیز ترکیہ تھی بکمال [illegible] بیٹے کی دیکھکر آپ سرانجام ملکی اور مالی کرتی تھی لیکن چونکہ نہ تھی اسکے [illegible] سے بھی امور ناشائستہ کہ لائق بادشاہی کے نہوں اس سے ظہور میں آئے سو اسکے ارکان دولت نے اتفاق کر کے بی بی رضیہ بنت شمس الدین خواہر رکن الدین [illegible] ترکان کو مع رکن الدین کے دستگیر کر کے داخل زندان کیا بعد چند روز کے [illegible] میں فوت ہوئے ایام سلطنت اسکی ایک سال چھ مہینے اٹھائیس دن

سلطانہ بی بی رضیہ کا بیان

سلطان بی بی رضیہ بیٹی سلطان شمس الدین کی بسکہ لائق تھی باپ نے لیاقت اسکی دیکھکر حین حیات اپنے ولیعہد کیا تھا ۶۳۴

پہلا دفتر سلاطین دہلی کے بیان میں

چھے مہینے تک بہ اتفاق سب وزرا اور امرا کے جلوس کیا اور مسند خلافت کو آراستہ کیا
اور ہر روز لباس مردانہ پہنکر آمد ہوتا اور دربار عام کرتا اور سلطان نے شعار کیا تھا جیسا بانی کہ رضیہ نے
شعار اپنا کیا تھا بعضے کہتے ہیں کہ معز الدین بہرام شاہ بن شمس الدین کو کہ بیٹا تھا سلطان اعظم الدین کا
اور ملک اختیار الدین کے سلطنت کے سرانجام کا اس کے ہاتھ میں تھا حکم سے معز الدین کے قتل ہوا ایام سلطنت
اسکی تین برس چھ مہینے چھ دن بیان سلطان معز الدین کا بیان سلطان معز الدین بہرام شاہ دوسرا بیٹا
سلطان شمس الدین کا تھا بیچ ۶۳۷ کے چھوٹا التمش کی بیٹی خطبہ سکہ اپنے نام کا کیا
نظام الملک مہذب الدین کہ بہی سلطان کے ... تھا بعد ... اختیار کی
تھا بعد اختیار کی اور مکر و فریب سے سلطان معز الدین کو دستگیر کر کے قتل کر پہنچایا سلطنت کی
دو سال ایک مہینے علاء الدین کا بیان علاء الدین مسعود شاہ بن رکن الدین فیروز شاہ کہ
تھا اور آثار رشد کے چہرے سے اسکی ظاہر تھے بعد قتل کے سلطان معز الدین کے امرا نے بالاتفاق
سلطنت پر نظام الملک کے راضی نہوکر سنہ ۶۳۹ کے بیچ تخت پر بادشاہ کیا اور ناصر الدین
اور جلال الدین کو کہ بیٹے سلطان شمس الدین کے تھے قید سے نجات دیکر ناصر الدین کو
ساتھ ولایت بہرائچ اور جلال الدین کو ساتھ ولایت قنوج کے نامزد کر کے رخصت کیا اور نظام الملک
کو عوض میں کفران نعمت کے قتل کیا بعد چند روز کے جب سلطان نے ... ترک
کیا ارکان دولت نے اتفاق کر کے ناصر الدین کو کہ حق شناس تہا بہرائچ سے بلا کے مختار
امور سلطنت کا کیا اور سلطان علاء الدین کو مسلسل کر کے قید میں رکھا مدت سلطنت

[illegible]

سلاطین ہند کے بیان میں

اسکی چار سال ایک مہینا ایک دن۔ **سلطان ناصر الدین کا بیان** سلطان ناصر الدین

بیٹا سلطان شمس الدین التمش کا سنہ ۶۴۴ ہجری میں تخت سلطنت پر بیٹھا اور دولت جہانبانی کا

سر پر رکھا اور ملک غیاث الدین بلبن کو جو بندہ اور داماد اپنا تھا منصب وزارت سے سرفراز کیا بلبن نے صورت

ایسی ہی حسن خدمت سے بجا لائی کہ کل رعایا اور برایا آسودہ اور ملک آباد اور خزانہ معمور ہوا اور سلطان

بھی بسبب کثرت عدالت اور رعیت پروری نہایت آرام سے بادشاہی کرتا تھا اور وزیر کا اطراف و اکناف میں یہاں تک

انتشار پایا اور تعریف انکی زبان پر عالم کے جاری ہوئی اور سلطان موصوف عاقبت محمود اور ...

تھا کہ جو خراج ملک کا ہوتا اوس سے فقرا اور مساکین کو دیتا اور اپنے گذران کے واسطے تمام عمر ایک ایک

مصحف لکھا اور اوسکی قیمت سے کھانا کھاتا ... اور ... [illegible]

سنہ ... [illegible] ... ناصر الدین

سلطان غیاث الدین کا بیان سلطان غیاث الدین بلبن بندہ اور داماد سلطان شمس الدین اور سلطان

ناصر الدین کا ... کہ اوسکی کوئی وارث تاج و تخت کا نہ تھا اتفاق امرا سے سنہ ۶۶۴ ہجری میں

تخت سلطنت پر بیٹھا ... [illegible]

... شاہزادہ ... نام اسکا محمد سلطان تھا ...

... سلطنت اسکی ... اور ... شاہزادہ ... حمیدہ اخلاق ...

... اور ... سلطنت کا تھا ... اور امیر خسرو دہلوی

اور امیر حسن ... شاہزادہ کے ... مصلح الدین سعدی ... شیراز ...

[illegible]

گلستان بوستان اپنے خط کی لکھی ہوئی نذر کیں شاہزادہ معز نے بھیجیں چنانچہ اس وقت سے وہ دونوں

کتابیں ہندوستان میں رواج پائی ہیں سلطان معز الدین کیقباد دسواں بادشاہ سلطان معز الدین

کیقباد پوتا ہے سلطان غیاث الدین بلبن کا اور غیاث الدین نے اپنے شاہزادہ کلاں سلطان محمد کے مرنے کے بعد چاہا تھا

کہ راجہ بنا کر معز الدین کو ولیعہد بنایا لیکن باپ اسکا شاہزادہ ناصر الدین کہ آپ لکھنوتی میں تخت نشینی اختیار کی

تھی یا بہ اصرار کا بہی ... سلطان غیاث الدین نے وقت ... کو ... سلطان ... تھا ...

غیاث الدین مرحوم کے موافق وصیت و عزت ... تھا کہ امرا فخر الدین ... کو ... اور ...

کیخسرو ... المرام ... چند روز ... اور ... ناصر الدین ... میں

سرکار ... طرف ملتان کے کیا ... وقت ... اور ...

اسکا ... اور ... چند روز میں کیقباد کو ... کیا ... ملتان

لے ... بیان ... قبول ... الملک ...

ساتھ قتل کے پہنچایا اور سلطان معز الدین ... ہوا ... کہ وقت ... ہوا ...

معروف لہو و لعب کا ہوا اور ... لذت نفسانی اور شہوت ... میں ...

اور خزانہ انعام میں اہل ... کے خالی کیا اور ... سے ... ہوئے ...

اسکی حسن صورت کا ہوا اور شرب مدام اور ... مقام ... ہو گیا ... آخر ...

جب ... کے طرف ... ہوا ... سلطنت میں بہت ... کیا اور ... کی ...

خونریزی ... کی شہر ... ہوا ... سلطنت ہند کی اس خاندان سے ... خلجی ...

سلاطین خلجیہ کا بیان

غوریوں کے طرف خلجیوں کے منتقل ہوئی القصہ جب ان لوگوں نے جو شورش کیا درمیان فخر الدین سلطان کے

نا موافقت آپس میں سلطان معز الدین امیر الامرا کو مسموم کر کے ملک جلال الدین فیروز کو کہ عارض ممالک تھا

تھا سا نپے ہلاک کر ڈالا اس صورت میں سلطان کی ... اطفال ... اور خلجیوں کا ... جلال ...

سلطان ... بالاتفاق ... نام ... سلطان ... اسکا ... بادشاہ کیا

جلال الدین ... آدمی ... تھا چنانچہ ... اسکا ... طفل ... اپنی ... مصلحت ... خود

ارکین دولت کو ... طفل ... کیا اور آپ حاکم مستقل ہوا ... اور ایک شخص کو ... اسکا کسی

سے جب ... سلطان کے قتل ہو ... انتقام پر آمادہ کر کے ... سلطان ... بھیجا اسی ...

سوا سدہ کہ ... سے باقی تھی چند ... مار کر دریا ... میں ... سلطنت

اسکی تین سال ... الحاصل سلطان شہاب الدین غوری سے سلطان معز الدین

جلوس کیا ... آدمی ایک علاقہ ... ایک سو اکیس برس ... میں ... سلطنت کے

تذکرہ خلجیوں کے بیان میں سلطان جلال الدین کا بیان سلطان جلال الدین

خلجی اتفاق سے جمیع امرا کے سلطان معز الدین کیقباد کو ... ۶۸۹ ہجری ...

رفیع سلطنت ... جب ... شہر ... غضب ... سلاطین ...

جلوس کرتے تھے نہ بیٹھا اور دار السلطنت کو چھوڑ کر کیلوکھری میں بنا اختیار کیا اور ایام

میں ... وہاں ایک شہر اور قلعہ بنایا ... چند روز کے ... واقعہ ...

اور ... اسکا اطراف و اکناف عالم میں مشہور ہوا آدمی شہر کے ...

ترجمہ کیا صحیح ہو کر [illegible] شہر کیا کہ جو اس وقت عازم ہوا کہ یہیں کہ کار پردازوں

سے ہر کو اس کی بات پر یقین کیا تھا کہ رشتہ نکاح جن کا ہوا تھا سلطان کا تحمل سے باہر ہو کر

کیونکہ اس سے ارادہ طرف [illegible] کیا اور بار اپنے [illegible] بہار [illegible] رفیق [illegible] بار کذر [illegible]

گراں [illegible] ہو گئی [illegible] اس آپ [illegible] اور [illegible]

جلوس کیا [illegible] سلطان کی [illegible] سلطان غیاث الدین [illegible]

[illegible] سکہ اور خطبہ اپنے نام کیا [illegible] سلطان [illegible] نام [illegible]

پاکر [illegible] گرفتار ہو [illegible] سلطان [illegible] نام [illegible] اور بعد قتل خلعت [illegible]

اور مجلس میں بیٹھنے کا حکم دیا [illegible] بعد [illegible] روانہ [illegible]

[illegible] اسکو [illegible] ۶۹۱ [illegible]

[illegible] سلطان [illegible] ارادہ [illegible] مقابلہ ہوا [illegible]

[illegible] اور اگر سلطان [illegible] اسکو اپنا بیٹا بولا اور داماد کیا بعد چند روز [illegible] ملک علاء الدین

کہ بھیجا اور [illegible] سلطان [illegible] رخصت ہوا [illegible] وہاں جاکر اطراف میں

تاخت و تاراج [illegible] شروع کیا [illegible] کیا اور [illegible] کو فتح کیا [illegible] اسکے ہاتھ

سامان [illegible] بے شمار [illegible] اور شوکت اسکی زیادہ ہوئی [illegible] اور [illegible] نمایاں ہو [illegible]

سلطان [illegible] کہ [illegible] سلطان [illegible]

دوست [illegible] سلطان کی نزدیک پہنچی تھی چند روز [illegible]

[illegible]

پہلا دفتر سلاطین [illegible] کے بیان میں

اور ایک ہزار سوار سپاہی طرف ولایت کرہ کے راہ دریا کشتی پر روان ہوا ملک علاء الدین سنکر جو بیان ولایت کرہ
اور نانک پور کے اثر ابر اجب سلطان نزدیک پہنچا چھوٹا بھائی اسکا استقبال کو آیا اور عرض کی کہ علاء الدین کے تئین خوف سے بہت سا
ڈر اور وحشت ہے شاید کہ میں اسکو [illegible] ہون اب حضرت تشریف لاتے ہیں اگر لشکریون کو ساتھ دیکھیگا البتہ بھاگ
جاویگا سلطان اسکے کہنے پر چند آدمیون کو ساتھ لیکر کشتی مین بیٹھے قران [illegible] سوار ہوئے [illegible]
پہنچا ملک علاء الدین آگے پاؤن سلطان کے گرا سلطان از رو شفقت کے عنایت سے ایک طمانچہ اسکے منہ پر مار کر
فرمایا کہ مین نے تجھے بڑی شفقت سے پرورش کر کے بزرگ کیا ہے اور تو ہمیشہ فرزندان سے
میرے عزیز تر تھا اب تجھے کیا ہوا کہ گرفتار بد اندیشون کا ہوا اور ہاتھ پکڑ کر طرف کشتی کے کھینچا اس
عرصہ مین محمود سالم کیا جلادون سے ساماتہ کے تھا اشارہ سے ملک کے سلطان کو زخمی کیا سلطان نے زخم کھا کر
طرف کشتی کے بھاگا اختیار الدین ہود ملک حرامخور پروردہ نعمت سلطانی تھا اشارہ سے علاء الدین کے تمام
آیا اور سلطان کو زمین پر گرا کر سر تن سے جدا کر ڈالا علاء الدین نے اسکو نیزہ پر چڑھا کر نانک پور کی
گلیون میں پھروایا اور انکو جو ہمراہ سلطان کے کشتی مین تھے قتل کیا اور بعد سلطنت اسکے
[illegible] کیا مدت سلطنت اسکی سات برس ایک مہینہ بیس دن اور یہ بھی جانا چاہیے کہ الحق اللہ تعالی
بڑا منتقم حقیقی ہے قاتلان سلطان تھوڑے عرصہ میں گرفتار بلائے عظیم کے ہو محمود سالم جذام
کی بیماری سے گوشت جھڑ کر مرا اور اختیار الدین دیوانہ ہو کر فنا ہوا علاء الدین اگرچہ بادشاہ
ہوا لیکن اولاد اسکی کوئی نہ رہا نام و نشان استیصال ہو گیا علاء الدین کا بیان سلطان علاء الدین
[illegible]

[illegible]

سلاطین ہند کے بیان میں

امرا اور وزرا نے سلطنت کو اسکے کرنا چاہا تب اسنے پیشتر اپنا کیا سنہ ۶۹۵ھ میں سیستان میں
سربرآرا سلطنت کا ہوا اور اسکے محل کی دروازے کو بیت اپنا اور دیا الغ خان اور ظفر خان کو جالیسر کا
سردار کر کے واسطے دفع رکن الدین ابراہیم کے کہ وہ بیٹا سلطان جلال الدین کا تھا بھیجا
اور بعد قتل ہونے باپ کے دہلی سے بھاگ کر ملتان کو گیا تھا متعین کیا الغ خان نے جا کر ملتان کا محاصرہ
کیا بعد سلطان مرحوم کے بیٹے کی بلا کو ساتھ رکن الدین کے
کر الغ خان نے مقتضائے مصلحت تعظیم سے ادا اور اسکو ہمراہ دہلی میں سلطان
پر بھیجا آنکھوں میں میل کے ساتھ اسکی ہمراہی بیان کر کے قید کیا بعد
بسیار اس ولایت کو فتح کیا اور بت کو سومنات کے دہلی میں لا کر زمین میں دفن کیا
غالباً ہو دو سال لشکر مغل کا ماوراء النہر سے ہوا دہلی میں آ کر
سلطان جنگ کر کے جبکہ آیا مغل منہزم ہوا اور آتش فتنہ کی منطفی ہو گئی
جب خاطر سلطان کی اطراف سے ممالک کے جمع ہوئی اور اپنا سلطنت اور
نیا کنبہ دیکھ دلکو اسکے خیال ہم پہنچا کہ دین اور پیشوا کرے
کرامات کو زور دی بیچ والا کہ آپ مانند سکندر رومی کے شہرہ اقالیم
کا ہوا چنانچہ اسکو سکندر ثانی خطبہ میں پڑھا گیا اور سکہ میں بھی یہ لفظ داخل ہوا
علاء الملک کہ اسکے امرا بزرگ تھا اور سلطان اسکو معتمد جانتا تھا عقل اور نقل بیان
کر کے اس ارادہ سے باز رکھا اور اس زمانہ میں ہمدردی سے ہو اکی

سلاطین ہند

زمین پر یہیں سلطان محمد سکندر ثانی کا ہوا اظہار [illegible] سلطان شغل شکار میں [illegible] کہ

اثنائے شکار [illegible] برادر زادہ سلطان [illegible] سلطان [illegible] زمین پر گرا

[illegible] سلطان [illegible] لشکر میں آیا اور تخت [illegible] سلطان کو [illegible]

افاقہ ہوا اور وہ [illegible] لشکر میں آ [illegible] جا کر [illegible] علاء الدین [illegible] واسطے

[illegible] اور [illegible] سلطان [illegible] ایک [illegible]

[illegible] سلطان [illegible]

[illegible] قلعہ چتوڑ [illegible]

[illegible] پدمنی [illegible] مشہور [illegible]

[illegible] رتن سین [illegible] سلطان [illegible]

[illegible] قلعہ چتوڑ [illegible]

اور ایک راجپوت [illegible] سلطان [illegible]

[illegible] چتوڑ لیا [illegible] سلطان [illegible]

[illegible] عورت [illegible]

[illegible]

[illegible] سلطان [illegible]

[illegible] شیخ نظام الدین اولیا [illegible]

[illegible]

سلطان کے کلاہ سے ہزار تنکہ کا زر افشانی ہوئی جب انکا تہا ملک نائب نام وزیر دار علیحدہ کیکن سلطنت اور ملک اور
نظر سلطان کا تہا بعضے کہتے ہین کہ سلطان کو مسموم کیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ استسقی کی بیماری سے فوت
ہوا مدت سلطنت کی بیس برس تہی [illegible] جا کہ [illegible] آخر تہا سلطان کے

سلطان شہاب الدین کا بیان سلطان شہاب الدین بن سلطان علاء الدین

کہ بہت صغیر سن تہا ملک نائب کافور [illegible] تمام برادرون [illegible] اسکو [illegible] تخت سلطنت پر
بٹہایا اور تہا مدبر کیا کہ ہر روز [illegible] اسکو [illegible] اور [illegible] تخت پر بٹہاتا
اور بیا انتظام بادشاہت [illegible] قیام کرتا اور بعد انقراض اس ملک کی [illegible] دیتا اور خضر خان [illegible]
سو کہ برادر زادہ [illegible] سلطان [illegible] اور [illegible] خضر خان کو قید کرکے [illegible]
اور [illegible] اور مبارک خان حقیقی بہائی کو سلطان کے [illegible] کیا [illegible]
کہ کا نائب بہت قبیح افعال اور وہم [illegible] اور [illegible] تہا [illegible]
اسکو قابو [illegible] قتل کر ڈالا اور سلطان [illegible] قید [illegible] بند کیا [illegible] سلطنت [illegible]
کہ مخض نام کو تہی [illegible] ماہ چند روز

سلطان قطب الدین کا بیان سلطان قطب الدین

مبارک شاہ عرف مبارک خان برادر حقیقی سلطان شہاب الدین بن سلطان علاء الدین [illegible]
[illegible] تہا [illegible] قتل [illegible] اور [illegible] سلطان شہاب الدین [illegible] امرا [illegible]
[illegible] سات سو سترہ ہجری [illegible] سلطنت کا ہوا اور [illegible] جلوس کے
[illegible] کو [illegible] رہا کیا اسواسطے کہ چند روز آپ گرفتار مصیبت رہا تہا

[illegible]

پہلا دفتر
سلاطین ہند کے بیان میں

واضح ہو کہ سلطان نوجوان تھا بمقتضائے ہوا پرستی حسن نامی ایک خدمتگار بچہ کو کہ حسن صورت
ظاہری میں نظیر رکھتا تھا منظور نظر اپنا کر کے فریفتہ اور شیفتہ ہوا اور اسکو خسرو خان خطاب دیکر
منصب جلیل القدر وزارت سے سرفراز کیا اس نمک حرام نے جب اقتدار اپنا حد سے زیادہ دیکھا ہوس سلطنت کی
چشم بد میں پیدا ہوئی اپنا بندوبست کر کے بعد چند ماہ پانچویں ربیع الاول کو پہر رات گئے قاضی ضیاء الدین کہ محافظ درگاہ کی
عہدہ پر تھے تمام ہزار ستون اور کوہ دروازہ قلعے احوال کا متفحص تھا کہ روبرو سلطان کے اتالیق تھا اگرچہ
قاضی ... اسکو باتوں میں لگا یا جاہرین نام مرد اسکا پیچھے سے آ کر پہلو میں قاضی صاحب کے خنجر مار کر اسکو
کام تمام کیا ... خسرو خان جلد بادشاہ پاس جا کر عرض کی کہ گھوڑے طویلے کے چھوٹ کر
آپس میں ... سلطان ... خاطر جمع بیٹھا تھا کہ شور ... جاہریہ کو دیکھ کر
... ہزار ستون ... پاسبانوں کو قتل کیا جب سلطان واقف ہو کر ارادہ ...
... خسرو خان نے ... کیا ... ہزار ستون ...
... جاہریہ ... علاؤ الدین کی صفدری ... کے وجود سے ...
... اور ... جو اس سے مخالف تھے ...
... قتل کر دیا مدت سلطنت قطب الدین کی چار سال چار ماہ جد سلطان جلال الدین خلجی سے سلطان
قطب الدین تک ... تیس سال ... جہان بان ... چہونتیس برس ...
خسرو خان نمک حرام کے بیان میں سلطان ناصر الدین المخاطب بخسرو خان
حسن خان بعد قتل قطب الدین مبارکشاہ کے سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کر کے سلطان ناصر الدین ...

اور جو ہم کا سلطان کے اپنے بہاہیوں پر غریب کیا اور شکوہ سلطان کو پہنچتا جس کا غازی الملک
نام ایک امرا اکبر کبار سے سلطان علاؤ الدین کے کہ حاکم دیبالپور کا تھا فخر الدین جونا اسکا بیٹا جو
ہمیشہ بعد قتل مبارک شاہ کے اور ہیجڑے کی ہاتھ سے خسرو خان کے رہا ہو کر باپ کے پاس گیا اور کیفیت بیان
کی الغرض غازی الملک اتفاق سے ملک بہرام حاکم ملتان کے کر انتقام کی منصوبہ باندھ کر لشکر
لیکر اس کے متوجہ دہلی کا ہوا جب نزدیک پہنچا خسرو خان بھی فوج کو اپنی آراستہ کر کے مستعد کارزار ہوا لیکن
راوی کی سعادت بھی ساتھ عنایت الہی غازی الملک کی مدد دی غازیوں نے اس کو اسیر کر لیا
مار مار کی خسرو خان ہمراہ ان لوگوں کے جو شریک قتل سلطان قطب الدین تھے مقتول ہوا اور غازی
الملک اور ملک بہرام دونوں امیر بادار ادب فتح کے سیر ہو کر محل میں آ کر فضول سے بہ حضرت سلطان قطب الدین
اور آل بیکہ رادر بہ بیوی ہوئے اور بعد انعقاد تاجگہ کے بیٹھ کر بحکم اتفاق امراء کبار کے سلطنت غیاث الدین خسرو خان کی جا
جیتے چند روز بادشاہی کر کے ستقیم گشت بانی سلطان غازی الملک کا نام سلطان غازی
الملک غیاث الدین تغلق شاہ بن ملک تغلق ترک تھا اور کہ وہ غلام سلطان غیاث الدین بلبن کا تھا جو کہ
دلاوری اور سپاہ پسند گذاری میں خسرو خان کو حرام کو قتل کیا اور بعد انفراغ کے کرسی سلطنت قطب الدین کو مجلس میں
آباد اور بلند کیا کہ یہ پرورده نعمت سلطان علاؤ الدین و سلطان قطب الدین کا ہوں اور فقط
اور حقوق انکے کا فراموش کر اہون اب جو کہ خالی ہے فرزندوں انکے اور اولاد سے
ان دونوں بادشاہوں کے جو کوئی باقی رہا ہو حاضر کریں تاکہ تخت پر انکے بٹھا کر خدمتگاری
کیجاوے اور اگر اولاد انکا کوئی شخص باقی نہ ہو جو لایق اس امر کے ہو تو جو مستحق ہو تجھے

سلطنت اسکو دیدیں سافران کیل اور ایکرنان ہو کر عرض کرنیکو آئے اور لاد اکی کوئی نہیں پایا اور کہ

ہو مغرب میں آکر بتمام خون جلی سے کالا یا تبہ الاون پادشاہی میں سوا آنکے دوسرا نہیں

تمام امرا متفق ہوکر بیعت کیے اور رسم تہنیت اور نثار بجالائے اور تخت سلطانی پر ازکو بٹھا دیا

روز جلوس میں اکیسویں محرم کی چوبیس القعدہ سلطان سنہ ۷۵۲ ہجری میں تخت سلطانی پر جلوس

ہمایونی کا سکہ رسم و زر پر یار اور خطبہ آپکا نام کا پڑھوایا ... بنیاد رکھی اور پایا اور تعمیر

شاہ کیا عمل ... مرغوب اکثر زمانی اور تازہ پاہی شوق عمارت

بہت تھا قلعہ تغلق آباد دہلی کے قریب بنایا سوا اسکے بہت بنگالہ بنا آکر دوقات اسکے عہد میں صرف ہوئے

اور روایت ہے ... سبب وفات اسکا یہ ہے کہ ایک سلطان ایک مہم

پر گیا تھا اور جب ... اور منصور ہو کر وہاں سے مراجعت کی اثنا راہ جو قصبہ کا ہم

تک پہنچا بادشاہ نام حاکم نے اسجا کے شاہزادہ الغ خان عرف محمد الدین

تغلق آباد سے ایک قصر ... ضیافت سلطان جلد تیار کروا رکھا تھا

عرض ہوئی بادشاہ نے قبول مہمانی کیے اسمیں جا اترے اور مجلس طعام کی آراستہ

طرح طرح کے کھانے رنگ رنگ کی نعمتیں دسترخوان پر چنی گئیں جب لوگ کھانے سے فراغ

ہوا تمام مردم واسطے ہاتھ دھونے کے باہر نکل آئے اور بادشاہ فقط ہاتھ دھو کر اٹھا تھا کہ

دفعتاً سقف اس مکان کا ٹوٹ کر اس سلطان اور دیگر پانچ آدمیوں نے فوت پایا

مدت سلطنت سلطان کی چار سال دو مہینے میں سلطان محمد شاہ تغلق سلطان محمد

الغ خان عرف فخر الدین جونا بن غیاث الدین تغلق شاہ بعد پدر والا کے سنہ [illegible]
میں سریر فرماندہی پر متمکن ہوا سلطان اعجوبہ روزگار اور جامع اضداد تھا کبھو ارادہ کرتا
مانند سکندر رومی کے اقالیم سبعہ کو تسخیر کرتا کبھو چاہتا کہ مثل حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ
الصلوٰۃ والسلام جن و انس سے محکوم تھا دل اپنا [illegible] آوے کبھو کہتا کہ سلطنت کو ساتھ نبوت کے جمع
کرے کبھو احکام شرعیہ اختیار کرتا کبھو نماز اور روزہ اور احکام شریعت میں قیام کرتا اکثر علوم معقول و منقول
تواریخ اور معقولات اور نظم و نثر میں مہارت کمال رکھتا تھا اور سخی ایسا تھا کہ حاتم کی نام کو
بخشش میں عطایا کرورہ سے مٹا دیا اکثر لوگوں کو بہت کچھ دیا اور انجہ ایک ایک [illegible]
کیا اور فرمایا کہ جو کچھ لکھا ہے خزانہ سے اسکو دو چنانچہ ایسا ہی ہوا اگر مولانا جلال الدین [illegible] ایک قصیدہ
مدحیہ سلطان کے تصنیف کر کے لایا [illegible] فقط مطلع [illegible] اسکے انعام میں [illegible] اور کہا کہ
[illegible] ہوکر میں صلہ اسکا دونگا اور اکثر ملکوں کی تسخیر ممالک میں سعی بلیغ کرتا تھا [illegible] اور بالوہ اور
[illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible] کام [illegible] عرصہ میں لیے اور [illegible]
کرتا تھا کوئی تخلف [illegible] ظالم و ستمگر تھا کہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] طرح طرح [illegible] اور [illegible] قتل کروا [illegible]
اور [illegible] اور حکم کیا کہ فلوس [illegible] مانند طلا اور نقرہ کے [illegible]
[illegible] کا اسی [illegible] اور [illegible]
[illegible] میں [illegible] کرتے [illegible] اپنی [illegible] اور [illegible]

و دیت ... اکثر ... [illegible] ... طعام خام ... اور طعام پختہ ... مسلمانوں ...

... تھا اور ... [illegible] ... دہلی کو ویران کر کے ... اہل و عیال ... [illegible] ... استقلال

... [illegible] ... اس امر میں صرف ... [illegible]

... [illegible] ... احوال ... [illegible] ... سکونت ... [illegible] ... ہزار

... [illegible] ... ایک ... [illegible] ... سال ... [illegible]

... [illegible] ... آبادی ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] ... استقلال ... [illegible]

... [illegible] ... تغلق شاہ ... [illegible]

... لشکر سلطان ہوا اور بعد ... تمام ولایت ملتان ... طلب خراج ...

... [illegible] ... سلطان ... [illegible]

اور ان ... [illegible] ... کیا اور ... [illegible]

... [illegible] ... قحط سالی ہوئی ... [illegible]

... [illegible] ... آبادی ... [illegible] ... اس سال

... [illegible] ... قحط ... [illegible]

... [illegible]

سلاطین ... بیان

[illegible]

دروازہ شہر کے [illegible] دار [illegible] کو [illegible] بس [illegible] سلطنت سے آرام تھا [illegible]

در [illegible] کو [illegible] جان [illegible] طرف [illegible] کے ان [illegible] ارز [illegible] خلیل [illegible]

و [illegible] اور [illegible] الٰہی [illegible] آل عباس [illegible] خلیفہ مصر کے

[illegible] کو [illegible] قبول کی [illegible] خلیفہ [illegible]

اس [illegible] انتظام [illegible] سال [illegible]

صورت [illegible] مشغول [illegible] فتنہ و آشوب تھا [illegible]

[illegible] حال [illegible] جات کی [illegible] کا [illegible] پایا اور خلق [illegible]

نجات ہوئی مدت سلطنت [illegible] برس [illegible]

سلطان فیروز شاہ کا بیان

سلطان فیروز شاہ [illegible] سلطان محمد شاہ تغلق [illegible]

[illegible] تھا اتفاق [illegible] اور [illegible]

[illegible] کیا اور نام [illegible] اور اس سلطان کا [illegible]

[illegible] خاص فرمایا تھا چنانچہ [illegible]

[illegible] سالی [illegible] اور اعلی [illegible]

[illegible] سلطان [illegible]

[illegible] خلیفہ مصر کا تھا سلطان

[illegible] ہوا اور [illegible]

داخل کر کے پرگنہ جداگانہ مقرر کیا اور ابتدا دریا ستلج اور بیاہ کے کہ وے دونوں ایک جا ہیں
فیروزآباد نام ایک عمارت بنا کیا اور نواح ہانسی میں قلعہ احداث کیا اسکو حصار فیروزہ موسوم کیا
اور نہر دریا جمنا کی سرچشمہ سے نکالکر اس قلعہ میں پہنچائی اکثر ممالک زرخیز سے لیتے اور راجہ نگرکوٹ کے
فرمان بردار کیا نام اس قلعہ کا محمدآباد رکھا اور یہ بھی مشہور ہے کہ بیابان میں اس قلعہ کے ایک مکان
منسوب بجوالامکھی پرستشگاہ اہل ہنود کا اور عالم شہنشاہی کا بھی تھا [illegible] سلطان کی [illegible]
کیا تھا [illegible] قوانین اس [illegible] تمام ملک میں شائع کیے [illegible] خراج ملک کا
واقع طاقت رعایا کے طلب کیا [illegible] محصول [illegible] کا [illegible] فرقہ رعایا [illegible] اور
اور قصائی اور [illegible] وغیرہ کہ قوت غربا اور عامہ رعایا [illegible] ترک کیا [illegible] عدالت اور
راہ ظلم کا مسدود کی کوئی آزردہ سلطنت میں [illegible] الناس علی دین ملوکہم تمام
بھی پیروی سلطان فرخندہ فرجام کی کرتے تھے [illegible] ظلم کا [illegible]
کی [illegible] اور [illegible] فرزندوں اور وارثوں کو ان [illegible] سلطان
[illegible] اور قطعہ [illegible] انعام اور روزینہ [illegible] خوش [illegible] سلطان [illegible]
[illegible] مسجد [illegible] اور [illegible]
[illegible] فیروزآباد وغیرہ بیس شہر چالیس مسجد جامع [illegible] بیس خانقاہ دو [illegible]
[illegible] سو [illegible] حمام [illegible] منار [illegible]
[illegible] سلطان محمد شاہ [illegible] فیروزآباد [illegible]

[illegible]

عمود ایک مسموم بحیبان کا موجود ہے عوام الناس اسکو فیروز شاہ کی لاٹھ کہتے ہیں ارتفاع اسکا قریب ... گز

ہے اور فیروز ... نے ... بیت ... سلطان ... بنا ... ستون کو پہنچا فیروز آبادی اور ... کو ... باکر ٧٩٠ ... میں ...

میں شہزادہ محمد خان کو سلطان ناصر الدین محمد شاہ خطاب دیکر وکیل السلطنت کیا چند روز کے بعد اہل ...

بنگالہ ولایت سے اپنی اسکو نکلوا دیا اور شہزادہ تغلق شاہ بن شاہزادہ فتح خان کو کہ باپ اسکا مرگیا تھا ولی عہد کیا اور

زمانہ ... آخر کو طبیعت ... حق ہوا دنیا میں نام نیک چھوڑا ... نیکنامی

... تاریخ وفات اسکی لفظ وفات ... سے نکلتی ہے اور تاریخ ... میں ...

ہوا اور اسکے ... تھے ... برس ... سبب اکثرت ... اور ... شمار ...

... معاصر امیر تیمور کا تھا ایام سلطنت اسکے اڑتیس سال سلطان غیاث الدین ...

سلطان غیاث الدین تغلق شاہ بن شہزادہ فتح خان بن فیروز شاہ بعد وفات جد بزرگوار کے ...

٧٩٠ ... میں ... قصر فیروز آباد میں ... ہوا سلطان جوان تھا

شاہزادہ ابوبکر ... حقیقی کو قید کیا اور عیش و عشرت میں مصروف ہوا ملک رکن الدین ...

چند روز میں اس محبوس کو زندان سے نکالکر خروج کروایا ایکدن ملک مبارک کہ وزیر اور ...

تھا ... دروازہ پر ... سلطان نے ... دروازے ... جنگل ... بھاگا ...

تعاقب کرکے سلطان کو ... خان جہان ... کہ اسکے ... قتل کرکے ...

... سلطنت اسکی پانچ مہینے ... دن سلطان ابوبکر ...

سلطان ابوبکر شاہزادہ ظفر خان بن سلطان فیروز شاہ ٧٩١ ... میں جلوس کیا بعد

جنید نے ملک رکن الدین کے بیچ میں خیال فاسد جو تھا ناشروع کیا سلطان اس سے واقف ہو کر اسکو قتل کیا
سکھ در ہے کیچھو ایا اس عرصہ میں پیر سید سالار بقیہ عبد کو خضر خان جو حاکم کرو ہا تھا سر کیا ریکھو بس شاہ نام تاریخ
زند ملک شہزادہ محمد بن فیروز شاہ کو دو وقت میں سکھ کر تا تیکہ بہار وہ اکیا اور شخص بیج ہو کر اسکی دہلی
ہوجب بارہ اکیلے خاندان اور سکھ اسنام کا سکھ میں اسکو روانہ طرف دہلی کے کیا سلطان اور بیچ
لڑائیاں ہوتیں انکے سلطان کو ادبی عوج جو عہدات کو بست پہنچا اگرچہ خود ہے آخر لاحد سلطان
تا جہانہ کی کلاہ دہلی اسکی بکل ہو کر طرف کے کہو ہو سکے بہا گیا اور دراز ہی اسکی تاقطعی ہوئی مدت سلطنت اسکی ایک سال
چھ مہینے سلطان محمد شاہ بن فیروز شاہ کا بیان سلطان محمد شاہ بن فیروز شاہ نے اول
ہو تہا بعد فرار ابو بکر کے بیت دو قبال اہل دہلی ہوکر سنہ ۷۹۲ ہجری میں تخت پر جلوس کیا
دو نے بیچ غلامان فیروز شاہی کو مینہ آخر میں سلطان انکی پہنچے ہی ابو بکر پر آکے مظفر ہوا سلطان
ہو کر بنا ہو دیان اپنی کہا ہیں سلطان محمد شاہ جو عاشق ہی بسر روز سے اسکی اور نہ کے حکم فرمایا کہ جو
اشخاص غلامان فیروز شاہی کے دہلی میں ہوں ... [illegible]
ہون انکا سا ... [illegible] ... پیدا
شاہزادہ ہمایوں خان کو ساتھ ... لشکر ... [illegible]
میں ... ہوا ... سلطان ... [illegible]
اور ... [illegible]
محمد آباد ... سنہ ۷۹۶ ... ہمایوں خان ... [illegible]

اپنے قبضہ میں تہا بابت امر استعین کر کے رخصت کیا ہو ر شہر وہ رستہ میں تہا کہ سلطان اجل طبعی
سے مر گیا مدت سلطنت اسکی چھ برس سات مہینے سلطان علاء الدین کا بیان سلطان علاء الدین
سکندر شاہ عرف ہمایون خان بن محمد شاہ بعد سنے خبر رحلت باپ کی فتح غربت سے ہو کر کے
رستہ میں سے پہرا اور داخل دہلی ہو کر سریر آرا ہوا ایسی تہوڑے دنوں میں اپنی موت سے شہر جمادی
الاول میں مر گیا مدت سلطنت اسکی ایک مہینہ سولہ روز سلطان ناصر الدین سلطان ناصر الدین محمود شاہ بن سلطان
محمد شاہ چہوٹا بہائی سلطان علاء الدین سکندر شاہ کا بعد جلوس کے اوپر تخت نشین فرمانروائی کا ہوا
سنہ ۸۰۰ آٹھ سو ہجری میں سکہ اور خطبہ اسکے نام کا ظاہر ہوا سلطان ازبسکہ خورسال اور بیوقوف اور انتظام سے بے بہرہ تہا
بیچ جلوس کے سرداران کے اس نے اچہے سلوک اور سلطنت کا ارادہ کیا لیکن نا موافق اسکا ہوا اور فتنہ اور فساد
امرائے حضور کے جیسے مقرب خان اور بہادر امرا کہ بانی اسکے تہے نوا فتحا بلند کئے اور الکے سے جدا
نصرت شاہ بن فتح خان بن فیروز شاہ کو تخت نشین کیا ایسے اور سلطان کے لڑائیاں بیچ درمیان دونوں کے ہوئیں
اسی طور رہا اور پہلے اسکی آمد ہوئی ہسپر کو کیا جیسے جو عجب طرح کی خرابی ہوئی دہلی میں حکم قتل عام کا ہوا
خلق بازی کی اور امیرون اور ہندیون کا عدد واحد کو معلوم ہے آخر کار صورت دلی کی ایسی
ہوگئی تہی کہ گویا وہ شہر زمین آباد ہی نہ تہی بعد اسکے قتل کے سکہ اور خطبہ امیر کے نام کا ہوا
جنہو کا راجہ جو کمال سرکش تہا اس زور کے بیچ میں اسکو بہی امیر نے دستگیر کیا اپنے بعد اسیر
اسلام قبول کیا ہر دو لیکر جنہو تک اپنے جو بیس لڑائیاں کیں اور ہر لڑائی میں فتح الہی
دہلی کو آیا اور اس جگہ خضر خان اور اور امرا نے ملازمت کی امیر کے سب کو قید کیا اور

خضر خان کو کہ وہ سیدزادہ اور مدینہ کا تھا لاہور ملتان دیپالپور عنایت کیا بلکہ ایک بار کہا

سلطنت بنائی خضر خان کو دی پس جس سال ہندوستان کا حال ابتر ہوا [illegible] ۸۰۱ ہجری [illegible] اور

لشکر بیجا خان امیر تیمور نے ارادہ سمرقند کا کیا بعد اسکے جانیکے دو مہینے تک دلی میں [illegible]

بہت قحط [illegible] یہانتک کہ آبادی کی نظر آتی نصرت شاہ میوات سے دلی میں آگیا

جہاں [illegible] مقتول ہوا اقبال خان نامی ایک امرا علاؤالدین [illegible] دلی پر آیا اور شہر کو

نصرت شاہ کی لڑائی میں شکست دیکر بہگا دیا پس تمام اقبال خان کی ہوئی اور دلی سے لیکر فیروزآباد تک تمام

ملک اسکے قبضہ میں آیا اور باقی کل ملک دیا امرا نے تقسیم کیا ہر ایک اپنی جا خود حاکم ہو گیا اقبال خان

ناصرالدین محمود [illegible] موافق [illegible] اقبال [illegible] ابراہیم [illegible]

[illegible] اقبال خان [illegible] خضر خان

جو ملک [illegible] ملتان کا تھا [illegible] خضر خان [illegible] اور [illegible]

کام ہوا اقبال خان [illegible] اور [illegible]

جب جو اقبال خان [illegible] جاکی ولیمن [illegible] ملتان اور [illegible] اور [illegible]

سلطان ناصرالدین محمود شاہ کو [illegible] جمادی الاول

[illegible] خضر خان اقبال خان [illegible] دلی آیا

ناصرالدین اور [illegible] ہوئی دولت [illegible]

[illegible] خضر خان [illegible] طرف ملتان [illegible] بادشاہ [illegible]

سلاطین سید [illegible]

سلطان محمود [illegible]

روز میں کہ ابھی ہلاک ہوا مدت سلطنت اسکی کہ ایک نام کو تہی تیس برس ہے بعد سلطان غیاث الدین
تغلق شاہ عرف غازی الملک کے سلطان ناصر الدین محمود شاہ ہشتصد آٹھ ہجری میں چھیانوے برس کیا رہا
میں ہجری جہانبانی کیے بعد اس سلطان کے نسل اور سلسلہ ترکوں کا فرزندوں اور خویشوں سلطان بلبن
سے سلطان شہاب الدین غوری کے قطع ہوا اور امر سلطنت کے طرف دوسرے گروہ کے رجوع کیا چنانچہ بیس آدمی
بیان کرتے ہیں برس جہانبانی کیے چھٹا تذکرہ سیدوں کی سلطنت کا بیان خضر خان
بیان رایات اعلی خضر خان بن ملک سلیمان مشہور ہے فرزند ملک مردان کا کہ وہ امرا کبار سے تھا
جب سلطان ناصر الدین محمود شاہ کی رحلت ہوئی اور اسکی جگہ پر دولت خان
بلند ہوا اور ... سلطنت کا ارادہ کیا خضر خان ... سلطان
دار الایالت سے جمعیت لیکر دہلی پر آیا اور محاصرہ کیا
کر کے فیروز آباد کے قلعہ میں بند کیا ... خضر خان مظفر و منصور داخل قلعہ دہلی
کا ہوا سنہ ۸۱۷ ہجری میں تخت جہانبانی پر اقتدار میں لایا اور اول سکہ اور خطبہ نام
تیمور کے کیا ... سات برس ... کہ ... چند روز کے انتہا کام
ملک کے قبضہ تصرف میں آیا حکومت اچھی طرح کی سب کی فرمان بردار رہے اور اطلاق
سلطنت کا اپنے نام پر ... رایات عالی ... اصل ... کہ ابد
سنہ ... ہجری میں ... سلطان مبارک شاہ بن سلطان مبارک فرزند رایات اعلی
بعد رحلت باپ کے سنہ ۸۲۴ ہجری میں بادشاہ ہوا سکہ خطبہ نام کا کیا ...

[illegible]

بابت اپنی اطاعت کے شاہرخ مرزا سے حاصل کیا اور مشہور ہے کہ آخر تک یہی دستور رہا [illegible]

عالم کا یہی سکہ لکھا ہے الحکم شاہرخ مرزا اسکو دہلی میں پایا اور سلطان اسی سے خطاب کر

منہدم کیا اور زمینداران شہر کو تنبیہ کی ہوئی یا سلطان نے فتح پایا آخر کو ملک

سرور کہ وزیر سلطان کا تھا اور [illegible] شیخ علی [illegible] اسکے آثار اصلاح [illegible]

کے ظہور میں آئیں بعد سلطان نے ملک کمال الدین کو [illegible] اور وزارت کا دیا [illegible]

روز مرتبہ کمال الدین کا زیادہ ہوتا تھا سرور [illegible] آزردہ خاطر ہو کر بعضے امرا کو

اتفاق ایکدن بادشاہ کو واسطے ادا نماز کے جامع مسجد مبارک آباد کی

تھا اور جمعہ تین [illegible] میں قتل کیا مدت سلطنت کی تیرہ برس اور تین مہینے سولہ دن کی

محمد شاہ کا بیان سلطان محمد شاہ بن سلطان مبارکشاہ [illegible] رایات اعلی خضر خان کا

اصل میں بیٹا شاہزادہ فرید الدین بن خضر خان کا مبارکشاہ لاولد تھا بجای بیٹے

سوا اپنے فرزند کیا تھا [illegible] پرورش کیا تھا ۸۳۸ھ [illegible] مبارک آباد میں [illegible]

فرمان روائی پر جلوس کیا اور سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کیا ملک سرور [illegible] ہیں کہ

فرمان بردار تھا لیکن سب امور سلطنت کی اسکے اختیار میں تھا اسواسطے [illegible]

کرکے امیروں کو قتل کیا [illegible] اسکے [illegible] ایک [illegible]

بالاتفاق [illegible] کمال الملک [illegible] اور اسکو اپنا [illegible]

سرور [illegible] اپنے کو قلعہ دہلی میں متحصن کیا [illegible] آخر [illegible]

[illegible]

فتح ... خان کیونکر [illegible] ملک [illegible] اور [illegible] سلطنت

دیا ملک [illegible] سلطان [illegible] ہو گیا بادشاہ [illegible] انتہائی [illegible] افزون اتفاق سے

[illegible] سلطنت کا [illegible] اور [illegible] عجائب [illegible] افغان

[illegible] ہی [illegible] اور [illegible] البیلی بادشاہ [illegible]

جو کی کمال شوکت اور [illegible] سے دلی پر بادشاہت [illegible]

پھر اس عہد [illegible] کام بادشاہت کا زیادہ [illegible] امرا کا [illegible]

اس [illegible] سلطان بہی اصل طبع [illegible] سلطنت [illegible]

[illegible] سلطان علاؤالدین کا [illegible] سلطان علاؤالدین [illegible] شاہ [illegible]

[illegible] ۸۵۲ [illegible] سلطنت [illegible]

بہی زیادہ [illegible] اور [illegible] مخالف ہوکر [illegible]

بادشاہ [illegible] اور بہادر [illegible]

اسکو [illegible] سلطنت [illegible] حسام خان [illegible]

اس [illegible] ہو کر [illegible] اور دو بہادر [illegible]

مقرر کیے دلی میں چھوڑ کر آپ [illegible] کو گیا اور [illegible]

[illegible] ان دونوں بہادروں [illegible]

انہوں نے حسام خان [illegible] کو بہی قتل کیا اور [illegible] سلطان [illegible]

[illegible]

اور حکم یہاں جا کر خود [illegible] کیا اور تمام پرگنوں کا قبضہ [illegible] کیا اور [illegible]

اور وفا [illegible] سلطان [illegible] سکا [illegible] انتقام [illegible]

حمید خان نے اسکو [illegible] بہلول کو [illegible] انتقام [illegible] اور [illegible] سرکشی [illegible]

سلطان [illegible] نہیں [illegible] سلطنت [illegible]

[illegible] بہلول [illegible] دہلی [illegible] در سلطان [illegible]

ہوا مدت سلطنت اسکی [illegible] برس [illegible] سال [illegible]

اعلی خضر خان سے علاء الدین تک چار آدمی انتالیس سال بادشاہ رہے اور سلطنت

سیدوں کی تمام ہوئی ذکر لودی پٹھانوں کی سلطنت کا بیان

سلطان بہلول لودی کا بیان

سلطان بہلول لودی پٹھان

المخاطب بخان ملک بہرام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرنیکے مقابلہ حصار کیے ہوا یہی سبب جنگ [illegible] نوبت بہ سلطانی کی پہنچی اور دکن مصلحتاً ازروئے مدارا گروہ

وسیلے اسکے سلام جاتا تھا آخرکار رفتہ رفتہ نوبت یہانتک پہنچی کہ اسکو سلطنت سے [illegible] کیا اور آپ بے مزاحمت [illegible]

[illegible] و دفاین وغیرہ پر متصرف ہوکر سنہ ۸۵۶ انہیں سال میں سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کیا

سلطان علاؤالدین کا بھی [illegible] سلطنت پر [illegible] راضی تھے سلطان محمود والی جونپور

[illegible] سلطان اور [illegible] لڑائیاں ہوئیں اور [illegible]

اور صلح ہوئی کہ ہر ایک اپنی اپنی جا [illegible] قابض اور متصرف رہے [illegible]

سلطان محمود کے [illegible] سلطان حسین فرزند اسکے [illegible]

ملکہ جہان بنت سلطان علاؤالدین [illegible] ایک لاکھ سوار [illegible] پیادہ [illegible]

اور [illegible] دلی پر آیا سلطان بہلول پاس [illegible]

کیا لیکن [illegible] آخر الامر ناچار ہوکر پندرہ ہزار سوار سے اگر مقابلہ کیا [illegible]

[illegible] فتحمند ہوا سلطان حسین بھاگا اور ملکہ دستگیر ہوئی سلطان بہلول [illegible]

[illegible] کمال اعزاز و اکرام سے سلطان حسین کے پاس [illegible]

[illegible] اور [illegible] سلطان بہلول

جونپور کو جا کر وہاں بھی سکہ اور خطبہ اپنا کیا [illegible]

ہو کر دلی کو انہیں دنوں میں علاؤالدین اجل طبعی سے بداؤں میں [illegible] وہاں جا کر [illegible]

تعزیت کے ادا کرنیکے بعد بداؤں کو [illegible] سے سلطان [illegible]

پھر وہ دہلی ہو ہی گیا لیکن اس سلطنت نے اور خود قصبہ بن گیا دارالخلافہ ہوا جس سلطان فیروز شاہ تغلق نے بنا کر [illegible]
علاؤ الدین نے کہ کہا تھا آخر وقت اہل دہلی نے [illegible] سلطنت کی اور تغلق [illegible] تھے جس سے وہ [illegible] سلطان
سکندر کا بیان سلطان سکندر [illegible] شاہزادہ نظام خان ابن سلطان بہلول کو [illegible] خان [illegible]
[illegible] کار [illegible] مہم [illegible] تھا اور [illegible] کا [illegible] قدیم [illegible] کیا اسکو دیا تھا [illegible]
[illegible] تھے [illegible] یہ [illegible] کیا اور [illegible] تمام کیا سلطان سید حسین [illegible] بادشاہ [illegible]
پھر کہ [illegible] جا کر فتح [illegible] اور [illegible] بات اور [illegible] ایام [illegible] پھر اس ملک کو بر اور [illegible]
[illegible] سلطان حسین [illegible] تھا اور [illegible] ولایت کو [illegible] ضبط [illegible] بنایا اور
[illegible] سلاطین [illegible] تھی [illegible] سلطان [illegible]
[illegible] ولایت [illegible] قبل [illegible] سلطان بہلول [illegible] تھا [illegible]
[illegible] تھا اور [illegible] مملکت [illegible] اور ذکر [illegible] احکام [illegible] استقلال
[illegible] سلطان [illegible] اہل [illegible]
[illegible] مساجد [illegible] اور [illegible] مدارس [illegible] تھا [illegible]
[illegible] ان [illegible] ذلیل [illegible] اور [illegible]
[illegible] اول [illegible] ہندوستان [illegible] قبول دعوت اسلام [illegible] قتل [illegible]
اور [illegible] حکم [illegible] بادشاہ [illegible] کفر [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] تھا اور [illegible] اہل [illegible]

سلاطین بنگالہ

[illegible]

بیان … کا تہا کہ خود … کو … وزارت … تہا اور حقیقت احوال ہر ایک کی معلوم کرتا تہا اور …
دنیا شکر اور آراستہ کرتا … ان کا … تہا … پہنچے کہ حکومت …
کم و زیادہ کرے … ایک جو کی کا … موجود ہوتا تہا اور جس … حکم …
… سے استقبال کے آتا اور عادل خان … پر مثل تخت … فرمان … تہا اور
فرمان کو لیکر سر پر رکہتا اور … ہوکر اسکو پڑہتا اور اسکا … تہا آخر … سے …
کا کیا مدت سلطنت اسکی بائیس برس پانچ مہینے ہیں سلطان ابراہیم کا بیان سلطان …
بن سلطان سکندر بن سلطان بہلول … ۹۲۳ نو سو تئیس ہجری … اور … میں …
… جلوس … سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کیا … ضبط و ربط … اسکا باپ … زیادہ … تہا کہ
… حکم … اتحاد … کا تہا اور … سلطان … جلال الدین … اتفاق …
آیا رفتہ رفتہ … سکہ اور خطبہ … نام کا کر کے اتفاق … اعظم ہمایوں … امرا کبار …
سکندر … فتح … اعظم ہمایوں … سلطان … اختیار کی اور …
… سلطان … وہاں اسکو قتل … سلطان
نوجوان تہا اکثر اعیان دولت کو … تقصیر … کرتا تہا … تمام آدمی …
زوال دولت … ساداۃ اعظم … اور …
… قتل کیا اور اعظم ہمایوں … اسلام خان …
… کیا اور چالیس ہزار سوار … آکر … کیا اور … لشکر … دفعہ …

سلاطین ہند سلسلہ اول

سلاطین مغلیہ

ہوا ایسکی [illegible] دو میدان مقابلہ میں بار آگیا لیکن [illegible] جا چھپا [illegible] اور [illegible]

بھی [illegible] فوج [illegible] ہند [illegible] ہوا [illegible] خان [illegible] خان [illegible]

ہو گیا کہ [illegible] ولایت [illegible] سلطان محمد [illegible]

[illegible] نام کا [illegible] تمام [illegible] افغان [illegible] کردان [illegible] دہلی [illegible]

ہاتھ آیا اور [illegible] ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ کابل [illegible] اور [illegible]

طرف [illegible] شاہ ہندوستان آیا اور مقام پانی پت [illegible] مظفر و منصور ہوا اور سلطان

[illegible] ابتدا سلطان بہلول [illegible] سلطان ابراہیم [illegible]

[illegible] سلسلہ [illegible]

[illegible] سلطنت [illegible] ظہیر الدین [illegible] جلال الدین [illegible]

سلاطین ظہیر الدین [illegible] جلال الدین محمد بابر بادشاہ [illegible] سلاطین [illegible]

[illegible] اقلیم ہند میں اور [illegible] جا [illegible]

ہیں اور [illegible] صاحبقران امیر تیمور گورگان [illegible]

عمر شیخ مرزا [illegible] بادشاہ [illegible] کا [illegible]

[illegible] ۸۹۹ [illegible]

سلطان [illegible] عمر شیخ مرزا [illegible] اور [illegible]

عمر شیخ مرزا کی [illegible] رحمت ہوا [illegible] ظہیر الدین [illegible]

میں سال اسکا گیارہ کا تہا قلعہ اندجان میں بیچ سنہ کے شکر کہ عنایت خداوند عالم و عالمیان کی
رفیع القدر سلطنت کو پہنچا بیچ سلطان احمد مرزا ابا بکر محمد شیخ عمر مرزا کا سلطنت سمرقند کی
رکھتا تہا جب یہ خبر سنی ایک لشکر اکٹھا کرکے ہوس فتح کی اندجان پر لشکر لیکر آیا اور اسکو گہیرکے
بعد یہ کہ محاصرہ کیا جب سلطنت قسمت ہماری بیچ قضا کر دیا تہا اسکے لشکر اوپر بیماری
ایسا غلبہ کیا کہ اکثر آدمی اور چارپایہ تلف ہوگئے اور وہ آپ بیچ ... بہت ... کیا
عرصہ تک ماوراء النہر میں سلاطین چغتائی اور اوزبکی بیچ محاربات سخت کیا اور ... سلطان احمد
پر آیا غالب آکر سمرقند کو فتح کیا ... اہل ... ملک ہندوستان کا ... اقبال ...
نقش سلطنت اسکا ولایت توران میں ... ہمراہ ... ہندوستان ... بادشاہ ...
جنگ کرکے فتح کی اور پہر بیچ ... والنہر کے کابل ... بادشاہ کابل ... شاہ اسمعیل
شیبک خان پر اکر خراسان کو ضمیمہ ممالک محروسہ کا کیا ... مرزا ... کابل ...
ملک ... نکالا اور کمر ہمت کی تسخیر بلخ اور بخارا پر باندھ کر فتح کیا لیکن ...
بات ... جا رہا ... فوج ... پہنچا کر قصد ہندوستان کا ... سلطان
ابراہیم لودی جو سلطان ہندوستان کا تہا ... لاکھ سوار اور ہزار ہاتہی اور توپخانہ لیکر دہلی سے نکلا ...
پانی پت کے ... مقابلہ عسکرین کا ہوا بعد بہت سی کشش و کوشش کے نسیم فتح و ظفر کی لشکر
بابریہ پر چلی اور سلطان ابراہیم بیچ سنہ ۹۳۲ ہجری ... میدان ... مارا گیا بعد قتل ... بادشاہ نے
... شکر ... جناب ... بجا لا کر دہلی ... تخت ... سلاطین چغتائیہ ... کا

ہی سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کیا اس عرصہ میں کہ ہنوز نوبت جنگ کی راجہ بنگالیان تک نہ پہونچی

ہوئی تھی کہ رانا سانگا کہ راجہ عظیم الشان ہے ہند کے نہایت جمعیت لیکر بیانہ کی زمین تک آکر مستعد لڑائی

کے ہوا اگرچہ رفقاء نے التماس کیا کہ عزیمت کابل کی اس وقت بہتر ہے لیکن بادشاہ نے

نمانا اور واسطے مقابلہ کے نکلا ہر چند کہ راجہ سے لڑائی ہوئی لیکن بتائید الہی فتح پایا صبح اقبال کی

مطلع فیروزی سے طلوع ہوئی رانا سانگا مضطرب الحال شکست پاکر فرار ہوا اور بعد اسکے

اور لشکر اسکے علف تیغ بیدریغ کا ہوا بادشاہ نے بنا ای بازی رہی پھر دکھا ایسا لشکر

بنگالا اور دہلی و غیرہ داخل اگرہ میں ہوا چند روز تمام ہندوستان سب انتظام پایا اور سلطنت کو

ہوئے بعد اسکے خاطر جمع ہوکر شاہزادہ ہمایون مرزا کو واسطے تربیت مرزا کامران سنبھل بھیجا اور شہزادہ

کامران مرزا کو ملتان اور قندہار بھیجا اور ایک شہزادہ کو بدخشان اور چارم ملتان کو دیکر بعد

سے سلطان علی کی جنگ تھا تا حسن بیگ اور روزبھان بیگ شہر کیا چنانچہ کہ ملتان کا مالک ہوا

آوازہ اسکا رونق پا کر واضح ہو کہ بابر پادشاہ سو برس قبل اسکے اور کوئی جہاندار ایسا نہ ہوا

تھا اور اسکے وقت بادشاہی کا اس سلسلہ میں رواج پایا اور اقبال روز بروز اسکا دولت روز

افزون عطا کی تھی اقبال دن بدن زیادہ ہوتا جاتا تھا حتیٰ کہ مدت عمر اسکی چہل اور سال کی

ہوئی سلطنت بادشاہی بہت ترقی پائی اور جب اجل اسکی پہنچی تب اسکا عرصہ یوں بیان کرتے ہیں

کہ اول شاہزادہ ہمایون بیمار ہوا اس قدر کہ آثار یاس کے ظاہر ہوئے اتفاقاً بادشاہ نے

اپنی جان کو مضطرب ہو کر ایسا کہا کہ مصلی بچھا کر دو رکعت نماز پڑھی اور جناب باری میں عرض کی

سلاطین پہلا دفتر

سلاطین ہند کے سابقین

کا بیان

کہ خداوند اجاں بابر کی فدائے جہاں ہمایوں بسبب قدرت خدا پانچویں روز [illegible] صحت حاصل کی

اور بابر پچاسویں برس پانچویں جمادی الاول ۹۳۷ھ نو سو سینتیس میں انتقال کیا مدت سلطنت اسکی

اڑتیس برس [illegible] ہندوستان کی پانچ برس پانچ دن [illegible] تاریخ اسکی بہشت [illegible]

وفات فردوس مکانی بابر [illegible] پادشاہ جاماجا [illegible]

کہ وہ فرماندہ [illegible] انتقال [illegible] فرزند [illegible]

ناصر مرزا چار دختر خانزادہ بیگم مہربانو بیگم یادگار سلطان بیگم رقیہ سلطان بیگم اور [illegible]

ابوسعید مرزا کا کہ وہ پچیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوئے اور حکومت کی ترکستان [illegible]

کابل اور غزنین اور قندھار اور بعضی [illegible] عراق [illegible]

آنجہ [illegible] کار [illegible]

قید ہو کر قتل ہوا وقت انتقال [illegible] سلطان احمد مرزا اور سلطان محمود مرزا اور عمر شیخ مرزا

پدر بابر اور سلطان [illegible] مرزا اور الغ بیگ مرزا کابلی [illegible] سلطان [illegible] مرزا [illegible] ابوسعید مرزا

محمد مرزا کا کہ [illegible] امام [illegible] خلیل سلطان مرزا [illegible]

[illegible] اور آخر وقت [illegible] انتقال [illegible]

ابوسعید مرزا جد بابر اور [illegible] مرزا اور سلطان محمد مرزا [illegible] جلال الدین [illegible]

حاکم عراق [illegible] آذربائیجان [illegible]

قرا یوسف ترکمان [illegible] انتقال [illegible]

[illegible]

ابابکر مرزا اور عمر مرزا اور جلیل سلطان مرزا اور سلطان محمد مرزا علاوہ اسکے پیر محمد [illegible]

مرزا اور بعضے مشہور نہیں اکمل مرزا اور چار دختر انکا نام معلوم اور جلال الدین میران

شاہ میرزا بیٹے امیر تیمور کے دو لڑکے احوال انکا در مشہور ہیں [illegible] وقت انتقال اسکے

چار فرزند تھے [illegible] مرزا [illegible] ابابکر مرزا [illegible]

[illegible] بیگم اور امیر تیمور [illegible] شاہرخ مرزا [illegible] صاحبقران

[illegible] سلطان [illegible]

[illegible] الغ بیگ مرزا [illegible]

اور حکومت ماوراء النہر کی [illegible] الغ بیگ مرزا [illegible]

[illegible] مرزا [illegible] قواعد [illegible]

[illegible] فصل [illegible] احوال اسکا [illegible]

[illegible] فصل احوال [illegible] الغ بیگ [illegible]

الغ بیگ مرزا [illegible] شاہرخ مرزا [illegible] ولادت اسکی [illegible]

[illegible] ماوراء النہر کی [illegible]

[illegible] انتقال [illegible]

[illegible] الغ بیگ [illegible]

[illegible] تصنیف کی اور [illegible]

[illegible]

الغ بیگ کو جو الیے ایک شخص نے کہ نام اسکا عباس تھا کیا اور آپ قضا سے [illegible] کردہ

اپنے الغ بیگ خاتب [illegible] مارا گیا تھا سنہ ۸۵۳ ہجری میں [illegible] قتل کیا تھا چنانچہ [illegible]

اسکا عباس [illegible] اور مدت سلطنت اسکی [illegible] کتابوں میں [illegible]

[illegible] مجالس [illegible] نصیر الدین محمد ہمایوں بادشاہ کا بیان [illegible]

ہمایوں بادشاہ [illegible] جمادی الاول ۹۳۷ ہجری تخت نشین [illegible]

[illegible] سلطنت کا [illegible] پادشاہ [illegible] چنانچہ جب قلعہ [illegible]

بادشاہی محاصرہ کیا تھا اور [illegible] قلعہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قلعہ [illegible] اور اہل قلعہ [illegible] تمام [illegible]

[illegible] حسن [illegible]

[illegible] شیر خان افغان [illegible] اول [illegible] بادشاہ [illegible]

[illegible] مردان [illegible]

[illegible] بادشاہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اختیار [illegible]

که جو چاہون سو کرون پہر حضرت مالک [illegible] اور مختار قبول فرمایا بحکم الکرام اذا وعدوا [illegible]

پہر ایکدن [illegible] اسکو سلطان وقت معہود کیا تاکی امر [illegible] جاوے کہ رسوم فرمان داری [illegible]

آپسے اس عرصہ قلیل مین جو [illegible] ایا کیا اور مورخین لکہتے ہین کہ [illegible] درم اور دینار

آب طلا اور نقرہ سے [illegible] اسکو [illegible] کیا [illegible] زبان [illegible] ہمایون بادشاہ [illegible]

بین [illegible] ہرچند [illegible] گہوڑے [illegible] پار [illegible] ہوا [illegible]

[illegible] سلطنت [illegible] تنگ [illegible] طرف بادشاہ [illegible] اور [illegible]

[illegible] آیا [illegible] علاج [illegible] کہ [illegible] اختیار کیا اور [illegible] لکہا ہے [illegible]

[illegible] ایران [illegible] عراق [illegible] اور [illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] ہمایون [illegible] الله اکبر [illegible] حاکم [illegible]

[illegible] شاہ طہماسپ صفوی [illegible] اسکا [illegible] طلب کیا ہمایون

[illegible] طلب [illegible] سلطان [illegible] استقبال [illegible] شہر [illegible] اور

درمیان [illegible] اور سلطانیہ [illegible] کہ وہ ایک مقام ہے [illegible]

[illegible] سلطان کی [illegible] سلطان [illegible]

[illegible] ہمایون [illegible] تحفہ اور [illegible] شمشیر [illegible] جواہر [illegible] قاقم

[illegible] اطلس [illegible] طلا اور نقرہ اور [illegible] شاہی [illegible] اور

[illegible] لکہا ہے کہ ہمایون [illegible] وہان [illegible]

بعد اسکے سلطان محمد شہزادہ سلطان مرزا کو بارہ ہزار سوار دیکے ملک بنگالہ پر بھیجکر

مکان مندو پر ہمایون آیا اور شہزادہ مذکور کو رخصت کرکے روانہ کیا تا بدرب العالمین شیخ جمال الدین اور با

صبح اقبال سے مبدل ہوئی کابل قندہار وغیرہ مرزا کو دیکے ہندوستان لیا اسلام قنوج کا افغانوں سے

پائی و دوبارہ سلطنت دہلی از سر نو حشم سرداروں عالم کا ہمایون نجوم اور معرفت

شوق بہت تھا بعد فتح ہندوستان کے ایکبار کتب خانہ کی کوٹھے پر چڑھا

چڑھا تھا کہ دفعتاً زینہ سے پاؤں پھسلکر گرا اور چند روز بعد اسکے رحلت کی عالم بقا کو

مادہ تاریخ اسکی رحلت ہے ہمایون بادشاہ از بام فتاد مدت سلطنت ہمایون کی

دس برس ... بعد وفات ہمایون بادشاہ کے اکبر شاہ ... بادشاہ ہوا

اور ... ہمایون بادشاہ ... اور ...

جاتے ہیں اور کچھ ذکر ... کم و زیادتی ہوتی ہے ... ہمایون بادشاہ

کا بیان شیر خان ہوا اور وہ ... افغان ... ابراہیم خان نام ...

گھوڑوں کی بیپار کرتا تھا ... اگر ...

عہد میں سلطان سکندر بن بہلول لودی کے جمال خان نام جو حاکم جونپور کا تھا ...

جب وہ مر گیا بعد فوت ہونے ... حسن خان بیٹا اسکا جو باپ شیر خان کا تھا جمال خان

کی بہت رشد اور کاروانی اپنی ظاہر کرکے ایسی ترقی عمل کی کہ ... اور ...

... جاگیر اسکی مقرر پائی اور ... اسکے ... فرید خان ...

پہلا دفتر
سلاطین ہند کے بیان میں

بادشاہ اور تنگ آرا سلطنت ہند کا ہوا سلطان ابراہیم لودھی کے زمانہ میں بار اکیلا صوبہ دار حاکم بہار کا کہ ایک امیر کا
لودھی تھا اسکے ملازم سلطنت کا ہوا اور ہمایوں قرار دیکر خطاب سلطان محمد کا فرما کر اسکے نزدیک جا کر نوکر ہوا اور ایک وقت
شکار کا میں ایک شیر لا دیکھا اور بزور ہاتھ کے اسکو مار لیا تب سلطان محمد نے اسکو
شیر خان خطاب عنایت فرمایا اور بعد حاکم بہار کا سلطان محمد فوت ہوا ابتدا اسکا طفل نابالغ تھا اور
شیر خان مدار المہام اسکی دولتکا ہوا بنفسہ مستقل ہو کر بعد کئی دن کے تسخیر اطراف و اکناف کے بانی ہوا
اور فورا قلعہ چنار گڈھ کا اپنے تصرف میں لایا انہی دنوں میں بابر نے بھی انتقال کیا اور ہمایوں اسکی جگہ
سریر آرا سلطنت کا ہوا شیر خان نے لشکر آراستہ کر کے ہمایوں پر چڑھ آوری شروع کی اور بہت سے
ملک اور قلعے اپنے اختیار میں لایا اور رفتہ رفتہ اسکو ایسا تنگ کیا کہ آخر الامر ہمایوں نے فرار
اختیار کیا اور شیر خان نے لشکر گراں ساتھ دیکر خواص خان غلام کو اپنے واسطے تعاقب کے
روانہ کیا اور آپ کھڑے رہے قلعہ تک پیچھا کر کے پھر آیا اور وقت مراجعت کے اثنائے راہ متصل
کے ایک قلعہ بنایا اور نام اسکا قلعہ رہتاس رکھا بعد آگرہ میں آکر سنہ ۹۴۶ نو سو چھیالیس ہجری میں
اور خطبہ اپنے نام کا کیا اور ہمایوں ایک مدت تک آوارہ دشت اور بیابان کا رہا آخر شاہ
دفعوں کے ارادہ عراق کا کیا بعد شکے حسب طالع بلند یاوری کی بہت سے ...
سلطنت ہند کا ہوا چنانچہ گذرا اور تا وقت مراجعت اسکے بیان میں افغانوں کا
واضح ہو کہ شیر شاہ نے سکہ موقوف سالانہ حق صدہ سکہ تھا اور وہ کہ بعد الست ...
اور سکہ ... دیکھتا تھا ... نقل ہے کہ اگر دست ... اور ... افغان ...

[illegible]

یک کوچہ سے گذرا ایک بقال کی عورت سے کہ ہیں کنی نہاتی تھی چونکہ وہ بیں یکان کی چھوٹی تھی
نظر شہزادہ کی اسپر پڑی بیچ گلوری پان کی جو ہاتھ میں تھی طرف اسکے پھینکی اور روانہ ہوا
عورت بسکہ عاصمہ تھی چاہا کہ بچہ کو ہلاک کرے شوہر نے اسکے جو سنا اس حرکت سے منع کیا اور
بیڑا پان کا ایک زرہ میں فریاد دیوان کے آ حاضر ہوا بادشاہ معدلت پناہ نے حقیقت کیفیت بقال کی سنی
حکم کیا کہ بقال کو ہاتھی پر سوار کرو اور عورت کو عاد خان کی بہو بیٹی کے لیے آ دایہ بیٹی کا
پان کا طرف اسکے پھینکے اور میزان عدل کا برابر ہو وزرا امرا نے ہر چند کہ التماس کیا قبول نکیا اور
کر دیا کہ میرے فرزند اور رعیت برابر ہیں بقال نے جو یہ سنا اسی سے اسکے راضی ہوا اور
عرض کی کہ میں اپنے حق کو پہنچا آپ حاجت انتقام کی نہیں ہے اس وقت وہ چھوڑا ہوا
سلطنت کے زمانہ میں بہت سے اقربا شیخ جہانبانی کے بہم پہنچا چنانچہ
اسکے اگرچہ سلطان علاء الدین نے مقرر کیا تہا لیکن رواج نہیں پایا تہا اسنے مروج کیا
جس وقت کہ وہ اپنے لشکر و ستر خانہ کہ چھپاتا تہا بجہہ سے آواز نقارہ کے جو بیچ روز کے
دار السلطنت کی تہین شور نقاروں کا ہر طرف سے بلند ہوتا تہا اسی طرح مقام بادشاہی کے
تمام قلمرو ملک اسکی ہر ہر جا بسلسلہ یکن تہین شادی عیش آواز نقاروں کی تمام عالم
بادشاہی میں سمجہکر آگاہ کر لی تہی اسکے وقت سرکار سے مسافروں کو طعام اور
بحاجت پہنچتا تہا اور عہد سلطنت میں اسکے ایسی امنیت تہی کہ اگر مسافر مال و زر جنگل میں

[illegible]

تو دونوں بیٹے اندر قلعہ کے پہنچتے ہی قضا کار ایک [illegible] سے گرا کہ باقی [illegible] بیان ہے

[illegible] اور [illegible] بہت [illegible] بادشاہ بھی [illegible]

سے باقی بھی وجہ [illegible] قلعہ [illegible] فتح ہوا کر وہ شیر شاہ کی [illegible]

سے بارہویں سال [illegible] اسکا [illegible] شیر شاہ بھی [illegible]

[illegible] قلعہ [illegible] اور [illegible] حکومت اسکی [illegible]

[illegible] سلطنت [illegible] ہندوستان [illegible] کہ بھی [illegible] شیر شاہ

[illegible]

اسلام شاہ کا بیان اسلام شاہ عرف سلیم شاہ نام اسکا قبل سلطنت کے جلال خان تھا

جب فوت ہوا [illegible] شیر شاہ کا [illegible] جلال خان [illegible] ۹۵۲ [illegible]

سلطنت پر بیٹھا [illegible] اور خطبہ [illegible] نام کا جاری [illegible] لقب اپنا اسلام شاہ کیا [illegible]

[illegible] اور [illegible] شیر شاہ [illegible]

[illegible]

[illegible] سلطنت [illegible] نشان [illegible]

شیر شاہی [illegible] اسلام شاہ [illegible]

[illegible] اسلام [illegible]

[illegible] کی [illegible] اور [illegible] اسلام شاہ [illegible]

روبرو بلوا کر یا اسنے تہدید کرکے کہا کہ اگر آج سے کوئی حرکت خلاف شرع ہوئی تو آنکھیں نکلوا دونگا اور تو زندہ
جلایا جائیگا فقیر نے کمال ادب سے یہ دعا دی ہے کہا کہ اول تم اپنی آنکھیں جلنے سے بچالو بعد مجھے جلانا اور روا
قضا سے کرو کا یہ سیدین ایک امر واقع نہ ہوا دنیا کا مقصد نزدیک اسلام شاہ کے ہوا یہ سیمین جہان کہ وہ لوٹتا تھا اور کہتا تھا
جلا جلا جلا بچا سکتا کے دو تین مہینے میں مر گیا سلطنت اسکی تہ سال دس مہینے

فیروز شاہ کا بیان

فیروز شاہ بن اسلام بن شیر شاہ کو کہ عمر اسکی وقت انتقال اسلام شاہ کے دس برس کی تھی ارکان مملکت نے
تخت پر بٹھلایا بعد تین دن کے مبارز خان نام بھائی بی بی بائی کا جو حقیقی والدہ فیروز شاہ کی تھی سلطنت کی ہوس
محلی میں خلاف عادت قدیم کے آیا اور اپنے بھانجے کو مار ڈالا رشتہ داری کے ضمن سے اسکی دوہائی ہر چند عاجزی اور
لجاجت اور گریہ و زاری کی لیکن اس مردود نے نہ مانا اور ناحق اس طفل مظلوم کو مار ڈالا رحمۃ اللہ علیہ

سلطان محمد کا بیان

محمد عادل شاہ عرف مبارز خان عدلی بھتیجا شیر شاہ کا اور
باپکا نام نظام خان تھا جب فیروز شاہ کو سنہ ۹۶۰ نو سو ساٹھ ہجری میں مارا تخت سلطنت پر جلوس کیا
اور لقب سلطان محمد عادل کیا اور بسبب بے تمیزی کے ہیمو نام ایک بقال رسنے والا
دیوار یکا کہ اول تلیوں [illegible] نمک فروشی کرتا تھا بطریق الحیل سے وزیر ہو گیا تھا
ہو کر پورا اعتبار پایا تھا اور رفتہ رفتہ دخیل ہو گیا اور ملکی کاموں ہوا تھا سلطان عدلی
تمام مقدمات بادشاہی سپرد اسکے کیے اور اول خطاب بسنت رائے پھر راجہ بکر ماجیت عنایت
کیا یہ عدلی بادشاہ ہمیشہ کو تھا اور ہیمون نجا ہو چند روز کے لیے انتظام سلطنت میں
افاغنہ عدلی سے پھر گئے اور اول ... ایک ... ہوئی یہاں تک کہ اکبر فرشتہ بار

پہلا دفتر

سلاطین سابقہ

تو اس حالت میں بادشاہ بابر کے دروازہ محل کا بند کر لیا اور ابراہیم خان بالا عہد لیکا کہ شہر کے حاکمی اولاد
بیٹھا مخالفت اختیار کر کے چند روز اطراف اور اکناف میں دہلی کے حکومت کیا احوال [illegible]
سو کہ وہ [illegible] شہر کا تھا اور بہن کی بھی عقد نکاح میں لی کہ یہی سلطان سکندر اپنا
نام کر کے ابراہیم خان پر آیا اسوقت نزدیک ابراہیم خان کے [illegible] سلطان سکندر کے
دن [illegible] فتنہ قلیلہ [illegible] سلطان سکندر ابراہیم خان پر غالب آیا [illegible]
اختیار [illegible] بہت [illegible] جو ارادہ دہلی کا [illegible]
[illegible] کی تمام [illegible]
[illegible]
[illegible]
کا کیا اور [illegible] سلطان [illegible] اور [illegible]
تھی [illegible] سال [illegible]
حکومت دہلی کی قریب دو سال کے [illegible]
افغان [illegible] اور بعد [illegible] سلاطین
یا مین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا تھا ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ [illegible]
[illegible] سنہ ۱۲۳۸ [illegible]

عمر اسکی تیرہ برس آٹھ مہینے اٹھائیس دن کی تھی اورنگ سلطنت کو قدوم میمنت لزوم سے اپنے بلند پایہ کی بخشا

چنانچہ عدد اسکے کو یہ لفظ کام بخش ہیں پاتے ہیں اور بیرم خان خانخاناں کو مدار المہام کل سلطنت

اپنا مقرر کیا بعد جشن جلوس کے اول مقابلہ ہیمون سے ہوا اشار الیہ اگرچہ میدان جنگ میں لیتا آیا لیکن میمنت ازدی میں

اکبر کا تباہ ہوا اتفاقاً گرفتار ہو آیا بعد فتح کے سردار بیرم خان نے اپنے تلوار سے اسکو قتل کیا متعاقب اسکے فوج شاہی واسطے

فتح قلعہ مانکوٹ کے کہ اسجا سلطان سکندر داماد شیر شاہ متحصن تھا متوجہ ہوئی سلطان سکندر جیسا کہ ہیمون گرفتار ہو کر ہاتھ سے

پٹھان کے مارا گیا اور عدلی کا بھی خضر خان ولد سلطان محمد خان سور نے کام تمام کیا جیسا کہ مذکور ہو چکا شکستہ خاطر ہوا اور

جانا کہ اقبال میں پٹھانوں کے فرق آیا پس پاک جرات کے ہاتھ سے ڈالدی اور سوار زبان کو پیدا

عجز میں جولان کیا پس اقبال اکبر کا اور تہا دروازہ قلعہ مذکور کا بعد چھ مہینے جمعیت کے مفتوح ہوا

اس بات سے سلطان سکندر کے رضامند ہو کر خدمت ولایت سے اسکو خورسند کیا پس سلطان

سکندر تھوڑی عرصہ میں سیتے کو پہنچ خدمتین بادشاہ کی چھوڑ کر آپ حسب الارشاد بنگالہ مقرر ہوا

چونکہ مشیت میں خالق اکبر کی سلطنت اقلیم ہند کی حصہ اس شاہ جم جاہ کی اولاد کا تھا علی ہذا

جس طرف رجوع کیا فتح ہوئی بڑے بڑے راجے بابو زمیندار پٹھان وغیرہ متمرد اور سرکشوں سے مطیع اور

منقاد ہوئے اکبرنامہ میں تصنیف شیخ ابو الفضل بن مبارک برادر شیخ فیضی کا ہے مفصل احوال

ہر ایک کا مثل تسخیر ولایت مالوہ اور ولایت گکھڑان اور گونڈوانہ اور قلعہ چتور اور ولایت پٹنہ اور ولایت کشمیر

اور ولایت اوڑیسہ اور قندھار اور ولایت ٹھٹھہ اور بھکر اور سیہوان اور احمد نگر وغیرہ علیحدہ علیحدہ

مرقوم ہے سینتیسویں سال جلوس کے حکم ہوا کہ ایک قلعہ ہیں اور ایک شہر عظیم بناویں حسب الارشاد

پہلا دفتر

سلاطین ہند کے بیان میں

دار الامرہ اور چار ہزار استاد و چابکدست معمار و نجار اور سنگتراش مزدور وغیرہ مشغول ہیں اور یکے ہو سکے
چنانچہ آٹھ برس کے عرصہ میں جب وہ بن کے تیار ہو چکے تو نام شہر کا اکبر آباد رکھا اور ارتفاع فصیل اسکا [illegible]
[illegible] اور بعد چند روز کے جلوس کی والیسے واسطے ظہور تسلط اور اقتدار کے دختر راجہ بہارا مل کچھواہہ کی
کہ وہ عمدہ ترین راجہائے ہند سے تھا اپنے نکاح میں لایا اور جب اکبر کو آرزو فرزند سعادتمند ہونیکی تھی
[illegible] صورت نہیں پکڑتی تھی کئی بیٹے ہو ہو کے مر گئے ایک مدت بعد شیخ سلیم کی کہ اس زمانہ میں
[illegible] لباس و جاہت سے آراستہ اور پیراستہ تھے رجوع کیا اور جب [illegible] ان بزرگ کی قصبہ سیکری میں
تھی حسب الارشاد شیخ ممدوح نزدیک قصبہ مذکور کے عمارت شاہانہ ترتیب دیکر دار السلطنت بنایا اور [illegible]
اسکا فتحپور رکھا [illegible] اس درویش کی عنایت الہی بار وری اور وجود میں [illegible] سال جلوس کے
ساتویں ربیع الاول ۹۷۷ [illegible] بطن سے [illegible] جہارا مل کی
[illegible] اسکا مادہ تاریخ یہی [illegible] در شہوار لجۂ اکبر پیدا ہوا نام اس مولود کا واسطے مناسبت
[illegible] اس درویش کے اسمی سلیم رکھا گیا اور جب بعد باپ کے وہ بادشاہ ہوا اپنا لقب جہانگیر رکھا
اکبر باوجود ہونیکے قوت دلی کے طاقت بدنی بھی قرار واقعی رکھتا تھا چنانچہ بعد ولادت شہزادہ
[illegible] کے واسطے ادائے نذر حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کی فتح پور سیکری سے
اجمیر تک کہ ساتھ منزل ہیں [illegible] منزل بارہ کوس پاپیادہ گیا تھا اور حدائق اسکی کہ جو جوہر ذاتی
[illegible] شجاعت سے خارج اور مرتبہ ظہور میں داخل ہیں ایک وقت شہر اسے اکبرآباد کو [illegible] بارہ کوس
پیدل آیا ہی ایک جنگل میں شیر جو ای کو بنفس نفیس ضرب شمشیر سے مارا ہی [illegible]
عادت کمال رکھتا تھا اینا تک کہ اگر کسی وقت [illegible] کو مار [illegible]

اور باعث فتنہ اور آشوب شہر کا ہوتا بادشاہ آپ اسکے اسکے آگے ایک پاؤں دانت پر رکھکر سوار

ہو جاتا اور دو پہر کا ہاتی ہے جو ہمسر اسکا ہوتا لڑتا اور اکثر ہاتیوں کی لڑائی مین ایک پیچھے دوسرے کے

پر ایسا پھاند جاتا تہا کہ موجب حیرت نظارہ کیان کا ہوتا بادشاہ اکروز شاہ نظام الدین کے روضہ کی زیارت

کرکے تشریف فرما دولتخانہ کا تہا چوکین ایک تیر آکر سینے یا ہاتھ مین لگا اور قریب دو بالشت کے گہس گیا

حاضرون نے راجی کو جلد گرفتار کرکے حاضر کیا اور سبب اسکا پوچھا حکم ہوا کہ دریافت کرنا مناسب نہین

جو شقی ازلی تہی ہوئی یہ ناحق کسیکو گرفتار بلا کریگا جلد اسکو قتل کرو تا وہ اپنے سزا کو پہنچے اور دوسروں کو

عبرت ہو اور آپ اسیطرح گہوڑے پر سوار دار السلطنت مین آکر داخل ہوا جراحون نے اسکا علاج کیا اور تہوڑے

روز کے عرصہ مین وہ زخم اندمال پایا عبد اللہ خان والی توران نے عبد المومن خان بیٹے کو اپنے

لڑکی اکبر کی چاہی تہی لیکن اس شاہنے جلوہ ظہور کا نپایا اور بسبب نفسانیت علماء اہل تشیع و

اہل تسنن کے اکثر انمین جہگڑا ہوتا تہا سن سنکر شبہ مین پڑ گیا بلکہ عقیدہ اسکا یہانتک متزلزل ہوا

کہ لا مذہب ہوکر ایک نئی بات نکالی یعنی حکم صلح کل کا درمیان ہندو مسلمان یہود و نصاری

ترسا وغیرہ کے دیا تہا اسطرح پر کہ ایک دوسرے کے دین کا متعرض نہو [illegible] ہوا کے آتش [illegible] بادشاہ قدیم

پرستار آفرید گار کا ہے اور نام اسکا مذہب الٰہی رکہا اور چند بیہودی [illegible] اسکے [illegible]

کر دیا تہا اور سبب ٹہرایا تہا کہ ہر مذہب کی کتابکو فضلاء دین سے [illegible] شیعہ یہود و نصاری

[illegible] برابر ہمہ سبورہ اور [illegible] اور تمام مذاہب اور رسالہ کے [illegible] ایران مین [illegible]

واسطے [illegible] تہا کہ جمع ہو وین اور آپسمین مباحثہ اور مناظرہ کرین اور بادشاہ برابر [illegible]

منصفانہ بلا تعصب انکی سنے اور عبارت گفتار ہر ایک کا [illegible] خود را پیچ [illegible] جو گفتہ

پہلا دفتر

سلاطین ہند کے بیان میں

مناسب خاطر ہووے اچھی طرح سے خاطرنشان شکر دن کا کرے ہجراور رجب انچاسویں سال جلوس سے
[illegible]ان اکبری کے مریم مکانی اسکا خطاب تہا نقاب اجل کا اپنے منہ پر کہینچا بادشاہ موافق آئین آبا اپنے [illegible] اور
داڑھی تراش کر لباس ماتمی پہنے ہوے نعش کا ندہے پر لیکر چند قدم مشایعت کی اور [illegible] وفوت کی تہی
[illegible] قلعہ آگرہ کہ اول اینٹ کا تہا تو ڑکر سنگ سرخکی بنا رکہی ہی اور بعد فتح قلعہ بکیر کے برہان الملک [illegible]
برادرزادہ اسمعیل نظام الملک حاکم احمدنگر کا چچا ہے اپنے آزردہ خاطر ہوکر واسطے قطب الدینخان
غزنوی کی جب شرف اندوز ملازمت کا ہوا اور بعد چند روز کے عوض کمک کی واسطے [illegible]
علیخان حاکم خاندیس کو حکم ہوا لیکن برہان الملک کمک سے راجی علیخان کی اسمعیل نظام الملک [illegible]
کر ملک موروثی پر اپنے تسلط پایا لیکہ وہ سفلہ مزاج تہا اطاعت سے پہیر کر مخالفت اختیار کی بادشاہ
شیخ ابو الفضل فیضی کو راجی علیخان پاس واسطے فہمایش اسکی روانہ کیا اس کم بخت نے نہ مانا
[illegible] گرفتار ہوا اور اسی عرصہ میں بار بیگ کشتہ کہا کر سخت بیماری سے مرا لیکن چاند بی بی لڑکی جسین [illegible]
اسکی ابراہیم نام بیٹے برہان الملک کو کہ اسکا بھتیجا ہوتا تہا امراؤں کے اتفاق سے حاکم کرکے انتظام
مہام اپنے ذمہ کیا [illegible] عجب اکبر کے سینے میں آئی شاہزادہ سلطان مراد کو ساتہہ لشکر
گراں کے متعین کیا شہزادہ آیا اور سواد دکن میں بہت مجادلہ قتال فوج عادل شاہی حاکم
بیجاپور اور قطب شاہ حاکم گولکنڈہ سے ظاہر ہوا اور راجی علیخان جو ہمراہ رکاب شہزادہ کے
تہا مارا گیا آخر الامر اولیا دولت اکبری مظفر اور منصور ہوئے شہزادہ شراب کا [illegible]
قرار واقعی اس سے نہو سکا اسواسطے ابو الفضل کو بادشاہ نے وہاں سے روانہ کیا بموجب حکم کے
ابو الفضل تو خدمت میں شہزادہ کی یہاں پہنچا اور شہزادہ بسبب [illegible] روانہ عالم [illegible]

آخرت کا ہوا اکبر خبر ارتحال شہزادہ کی سنکر بہت رنجیدہ ہوا اور شہزادہ دانیال کو اسطرف رخصت
فرمایا متعاقب اسکے آپ بھی طرف دکن کے کوچ کیا کہتے ہیں کہ جسوقت عبور اکبر کا دریاے نربدا سے ہوا
پاؤں میں فیل خاصہ کے لوہے کی زنجیر تھی جب وہ کنارے پر آیا فیلبان کو زنجیر سونیکی دکھلائی دی
وہ حیرتمند ہوا اور دوبارہ دوڑ کے جاکر اظہار کیا داروغہ نے یہ کیفیت حضور میں عرض کی اور زنجیر نظر
گذرانی اکبر نے ملاحظہ کر کے عجائبات قدرت ایزدی پر اقرار کیا اور کہا کہ شاید اس
دریا میں وہ پتھر جسے ہندی آدمی پارس کہتے ہیں ہوگا دریافت کیا چاہیے لیکن بہت سے ہاتھیوں
کو زنجیریں پاؤں میں باندھ کر ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر لائے اور لیکن کچھ بھی
نہوا القصہ اکبر بعد قطع مراحل کے داخل برہانپور ہوا سنا کہ ابوالفضل نے بہت املاک دکن
کے مسخر کیے اور جشن نوروز کا ادا کیا اور وہاں بادشاہ بیجاپور نے عرض کی کہ بہادر پناہ دربار
سے اکبر آباد تک دو منزل کے فاصلے میں سے [illegible] ہے اور اتفاق نہیں حضرت نے قبول کی بعد چند روز
میں ابوالفضل بھی جو خبر قدوم میمنت لزوم سنکر احمدنگر سے چلا تھا وہاں آیا اور ملازمت کی
اور ایک ہفتہ عشرہ میں واسطے تسخیر قلعہ آسیر کے حاکم وہاں کا تمرد اختیار کیا تھا رخصت پائی
اکثا محل آسیر اور احمدنگر اور تمام ولایت نظام الملک کی تسخیر میں ابوالفضل کی مفتوح ہوئی
اور ولایت تلنگانہ کو شیخ عبدالرحمن ولد شیخ ابوالفضل نے تسخیر کیا اور بہادر نظام الملک نبیرہ
برہان نظام الملک کا فرزند نے اختیار کر کے حضور میں آیا اور عادل شاہ حاکم بیجاپور اور قطب شاہ حاکم
گولکنڈہ کا بھی عرائض نیاز کے اور تحفہ لائق ارسال کیے اکبر نے قطع نظر [illegible] شہزادہ دانیال
کو وہاں چھوڑ کر اسباب دولت دار الخلافہ کی طرف فرمایا بعد چند روز کے دانیال بھی کہ

سلاطین ہند کے بیان میں

باند سلطان مراد اپنے زینے پر سے بہا تکلے گرفتار شرب مدام کا تہا از وا سے بیکیفی کہ بدن اسکا ضعیف و زار ہو رہا تہا
ایک بار چو ہوا تقاضا بر ہوکے مرض سخت با بد حال ہو ایس سنہ ۱۰۰۸ ایکہزار اٹہ ہجری میں چہبیس سن ہی میں
انتقال کیا ہنوز دل سے اکبر شاہ کے غم سلطان مراد کا زائل نہوا تہا کہ اس علاوہ جانکاہ نے صدمہ کہلایا داغ بالائے داغ
ہوا ضعیفی کا وقت تہا مزاج اسکا مرکز اعتدال سے انحراف پایا امراض متضادہ فراہم ہوے آخر کار اسہال کی بیماری
سے شب چہار شنبہ بارہویں جمادی الآخر سنہ ۱۰۱۴ ہجری چودہ ہجری میں مطابق سنہ ۵۰ پچاس جلوس کے اسوقت عمر اسکی
بائیس دن کم تریسٹھ برس کی تہی عالم بقا کو ارتحال کیا مادہ تاریخ اسکا اس بیت آخر میں ہے فوت اکبر شاہ از قضا
گفت تاریخ فوت اکبر شاہ اور لقب بعد وفات عرش آشیانی مدت سلطنت اکاون برس و چند مہینے

جہانگیر بادشاہ کا بیان

ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ فرزند جلال الدین محمد اکبر
بادشاہ کا سنہ چھتیس برس کے سن میں آٹھویں تاریخ جمادی الثانی کی پنجشنبہ کے دن سنہ ۱۰۱۴ ہجری میں
قلعہ دار الخلافت اکبرآباد میں اورنگ سلطنت پر جلوس فرمایا کا قبل تخ زنور جہان
واضح ہو کہ سلطان خسرو نام بزرگ پور جہانگیر کا خیال سلطنت کا سر میں رکہتا تہا اسواسطے کہ
اکبر نے وقت رحلت کے فرمایا تہا کہ شہزادہ سلیم عیش دوست ہے قابلیت سلطنت کی نہیں رکہتا بلکہ
سلطان خسرو بیٹا اسکا جمیع خوبی سے آراستہ ہے اسکو سے خوش ہو کر اسکی چہتے مہینے جلوس کے
شب یکشنبہ آٹھویں ذی الحجہ کو معتمدان خانہ برانداز کو ساتھ لیکر اکبرآباد سے نکلا اور راہ فرار کی
لی فوج شاہی نے تعاقب کی اگرچہ شاہزادہ نے لڑائی بہی کی لیکن سلطنت تقدیر میں نہ تہی گرفتار
ہوکر چندے برس تک قید رہا آخر کو شہزادہ سلطان خرم مخاطب بہ شاہجہان نے

جب مہم پر دکن کے رخصت پائی شاہزادہ خسرو کو بھی مسلسل ہو کے اپنے ساتھ لے گیا کہتے ہیں کہ اپنے سلطنت کے زمانے میں جہانگیر

جاننا چاہیے واضح ہو جہانگیر بادشاہ شہزادگی کے وقت سے فریفتہ حسن و جمال مہرالنسا بیگم کا تھا اور نورجہان بیگم زوجہ علی قلی

شیر افگن خان کی تھی اور شیر افگن خان وقت سے اکبر شاہ کے بیچ صوبہ بنگالہ کے اپنی جاگیر میں رہتا تھا نورجہان بیگم

بھی اسکے ساتھ وہیں تھی بعد جلوس جہانگیر نے قطب الدین کوکلتاش خان کو اس مہم کے لیے تعین کیا اور اسکو صوبہ داری بنگالہ

کر کے روانہ کیا اور رخصت کے وقت ایسا کہا کہ شیر افگن خان سے تو اپنی جاگیر میں کہیو کہ کسی طرح سے نورجہان

بیگم کو طلاق دیکر اپنے سے دور کرے تو بہتر ہے اور اگر وہ اسپر راضی نہو جس طرح بنے بیگم مذکورہ کو بھجوا دے کہ

کوکلتاش خان جب بنگالہ کو پہنچا اور شیر افگن خان سے ملاقات ہوئی اور فیما بین ایسی گفتگو ہوئی

ایسی کہ شیر افگن خان نے کوکلتاش کو ضرب تیغ سے قتل کیا اور وہاں سے ارادہ طرف

نورجہان بیگم کے کیا لیکن لوگوں نے کوکلتاش خان کے بدلہ میں اسکو بھی مار لیا لیکن

مذکورہ داخل حرم سرا بادشاہی ہوئی اور نور محل خطاب پایا پھر نورجہان بیگم خطاب ہوا

ہوا کہ وہ اپنے بادشاہ کے سوا کا نام اور کچھ نہ تھا جو کچھ کہ تھا وہ اسکے اختیار میں تھا ہر روز جھروکے میں آ کر

بیٹھے اور امرا حاضر ہو کر مراتب بندگی کے بجا لاتے تھے اور وہ لوگ مالک ہو

اسکے نام پر جو فرمان لکھا جاتا تھا تو طغرا اسکا یہ تھا کہ حکم عالیہ مہد علیا نورجہان

بادشاہ اور سجع اسکی مہر کا یہ تھا نورجہان گشت بحکم الٰہ ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ

اگر چہ خطبہ بیگم کے نام کا نہ تھا لیکن سکہ اسکے نام کا تھا اور نقش اس سکہ کا یہ تھا بحکم شاہ

جہانگیر یافت صد زیور بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر واضح ہو کہ نورجہان بیگم

ممتاز تھی ور اکثر اوصاف میں بے نظیر تھی علاوہ اسکے شعور زیادہ رکھتی تھی طبیعت اسکی موزوں
تھی بعضے بعضے اشعار اسکے اب تک زبان زد روزگار ہیں ورود واضح ہو کہ درمیان جہانگیر اور شاہ
عباس فرمانروا ایران کے خط و کتابت بہت تھی ہمیشہ ایلچیان دونوں بادشاہان کا آنا جانا رہتا تھا دسویں
سال جلوس کے شاہزادہ شاہجہان کے حرم سرا میں بطن سے ممتاز محل بنت آصف خان کے سلطان
دارا شکوہ اور گیارہویں سال سلطان شجاع اور تیرہویں سال مطابق سنہ ۱۰۲۵ ہجری میں
ہجری یکشنبہ پندرہویں ذیقعدہ کو محمد اورنگ زیب تولد پایا آفتاب عالمتاب مادہ تاریخ اورنگ زیب
کا ہے اور اسکے ایک ایک تاریخ ... واضح ہو کہ جہانگیر نے اکبر آباد سے لاہور تک ہر کوس
پر ایک منارہ ... ہر کوس پر ایک باؤلی بنوائی تھی جہانگیر وقت شہزادگی کے ... دیکھا ... تھا
... نام ... سنہ ۱۵ ... بعد جلوس کے اسکو ... علم ...
جہانگیر ... اور ... مشہور ... نام شیخ ...
... سلطان ... تاریخ ... اسکی ...
معلوم ... قدیم الایام سے شمالی طرف ... واقع ہے ... ایک ... ان ...
زمانہ ... مفتوح کیا تھا سو وہ وقت میں جہانگیر کے ... محرم
جلوس مطابق سنہ ۱۰۳۱ ... روز دوشنبہ فتح ہوا بعد ملاحظہ کے ... نماز
شکرانہ اسلام ہی وہاں ادا کی حکم کیا کہ یہاں ایک مسجد عالی بنایا جاوے اور واضح ہو
شہزادہ خرم ملقب بہ شاہجہان ہمیشہ منظور نظر بادشاہ کا تھا اور نورجہاں بیگم بھی ...

سلاطین بنگالہ کا بیان — پہلا دفتر

خاطر بادشاہ کے اور رفاہی آصفی اسکے بیانکی کہ شاہجہان بادشاہ اسکا نہایت مقتضی رکہتی تہی لیکن

جب بیٹی نورجہان بیگم کی جو صلب شیر افگن خان سے تہی بیاہ اسکا سلطان شہریار شاہزادہ

جہانگیر سے ہوا اور نورجہان بیگم کہ تمام مہمات سلطنت کے قبضہ اقتدار میں اسکے تہے اور مرتبہ قدری

شہریار کی کرتی تہی رفتہ رفتہ درمیان بادشاہ زادہ کے نفاق آیا یہانتک کہ آخر کار [illegible]

جدال و قتال کے ہوا اسکو رفع فساد صورت پکڑی تہی کہ انیسوین سال جلوس کے [illegible]

شدت بیماری [illegible] کی جانب وقت [illegible] آیا ان کی [illegible] سلطان [illegible]

[illegible] سنین ہجری میں کہ اسوقت عمر نورجہان بیگم کی [illegible] برس کی تہی [illegible]

[illegible] کا [illegible] کیا نورجہان نے [illegible] کرتی تہی اور [illegible]

خاک [illegible] تہی اور [illegible] اختیار رکہتی تہی [illegible]

[illegible] زندگی [illegible]

[illegible] کہ من [illegible]

جہان [illegible] عالم [illegible]

اسکا [illegible] جہانگیر [illegible]

جہانگیر و نورجہان عزم سفر کردہ [illegible] سلطنت [illegible]

محمد شاہجہان بادشاہ کا [illegible] ابو المظفر شہاب الدین محمد [illegible]

[illegible] کی عہد میں جلال الدین اکبر [illegible]

[illegible]

پہلا دفتر سلاطین ہند کے

ماده تاریخ بہی پایا تھا ہ روی یافتہ بین و شاہ جہان ؛ وقت رحلت جہانگیر کے مقام جنیر مین جو مضاف

نظام الملک کی ہی تشریف فرما تہا بعد سننے اس خبر کے راہ گجرات سے عازم مستقر الخلافت اکبرآباد کا

ہوا اور بعد پہنچنے اس جا کے واسطے انتظار ساعت مختار جلوس کے اس مکان مین کہ وقت شہزادگی کے

اس سے متعلق تہا اقامت فرمایا پہر آٹہوین تاریخ جمادی الثانی کی بیچ دل سال ہزار سینتیس

ہجری کے تخت سلطنت پر بیٹہا اکلیل کو فرماندہی کے رونق بخشا چنانچہ تاریخ جلوس

ہی ہے در جہان پادشاہ جہان باشد و در اول ہی حکم دیا کہ کوئی ہمکو سجدہ نکرے کہ یہ ادب

بادشاہ ہونیکا تہا اسو اسطے کہ سجدہ اور اس تعظیم کے ذات معبود حقیقی کیا ہی مہابتخان نے

عرض کیا کہ اگر بجائے سجدہ کے زمین بوسی مقرر ہووے تو سر رشتہ امتیاز خادم اور مخدوم کا قایم

رہتا ہے اور سجدہ بہی نہین ہوا فرمایا اچھا مضائقہ نہین اور اب ارشاد کیا کہ دو نوا ہتہ زمین

پر رکہکر پشت دست کا چومین پہر وہ بہی چند روز کے بعد جو اسلام طبع کے دیکہا موقوف کرکے

چار تسلیمین ٹہہرائین اور شاہزادے اور امرا اور علما اور دور و نزدیک کے وقت ملاقات کے سلام

اور وقت رخصت کے فاتحہ معمول کیا اور ایک تہائی اول شب میں جاگتا تہا اور بعد تجدید طہارت کے ادا

صلوۃ مفروضہ اور نوافل کرنا معمول اسکا تہا اور اکثر باوضو رہتا تہا اور موسیقی کے فن مین

مہارت کمال رکہتا تہا پہلے سال نذر محمد خان جو تہا ہی امام قلیخان والی توران کا رحلت

جہانگیر کی سنکے لشکر کابل پر بہیجا تہا اسسے مہابتخان کو حکم مدافعت کا ہوا طالب کلیم نے تاریخ

رخصت فوج کی کہی ملک بستہ فتحہ کے پہاڑ کو ڈرائی دوسرے سال جلوس کے بہی ایک تہی شاہ جہان

انعام مین بھیجی ایک کروڑ آٹھ لاکھ روپیہ کا اور نامہ متضمن تعزیت انتقال شاہ عباس کی اور تہنیت جلوس شاہ صفی کے جو [illegible]

پر بیٹھا کر کے باتفاق بھیجی ایک کروڑ کو رخصت فرمایا تیسرے سال جلوس کے واسطے تنبیہ نظام الملک اور سرکوبی

خانجہان لودی کے جو بیچ دکن کے فتنہ پیدا ہو رہا کرتا تھا کارہائے نمایاں کیا اور چھٹے سال قلعہ [illegible] فتح

اور اٹھارھویں شعبان کو اسی سال کی محمد علی بیگ واسطے تہنیت جلوس کے نزدیک شاہ صفی بادشاہ ایران کے آیا

اور رمضان میں لاکھ روپیہ کا جو طرف سے بادشاہ کے لایا تھا گذرانا اور جواہر ایلچی طرف نذر دیا [illegible]

ہزار روپیہ کا شاہجہان ایلچی کو ابتدا در [illegible] وقت رخصت تک لاکھ ہزار روپیہ نقد اور [illegible]

روپیہ کے جنس عنایت فرمایا اور اسی سال بعد جنگ عظیم کے خانجہان لودی مارا گیا اور [illegible]

سے نصیر خان کی قلعہ قندھار دکن بھی فتح ہوا اور پانچویں سال دوسری رمضان کو [illegible]

سے طرف اکبرآباد کے ہوئی اور قلعہ کالنہ دکن کا مفتوح چھٹے سال [illegible] کیا [illegible]

مالوہ کے فتح ہوا اور شادی دارا شکوہ کی بیٹی سے سلطان پرویز بن جہانگیر کے اور [illegible]

شجاع کی بیٹی سے مرزا رستم صفوی کی ہوئی کہتے ہیں کہ پہلے شادی میں لاکھ روپیہ اور دوسری

کیارہ لاکھ [illegible] ہزار روپیہ کا سے خرچ ہوا اور چھ ہزار [illegible] پارس میں

منہدم ہوئے اور اسی سال کہ [illegible] قلعہ دولت آباد کی قبضہ میں اولیاء دولت شاہجہان کے

آئی آٹھویں برس جو نبی محمد بیگ سیف خان جو برسم رسالت نزدیک [illegible] والی بلخ

کے بھیجا گیا تھا آیا اور ایک کلام شریف بخط [illegible] لا کر گذرانا [illegible] کلام شریف

خطاطی [illegible] کا لکھا ہوا تھا دیا [illegible] سلطان مرزا ابن جہانگیر مرزا ابن [illegible]

[illegible]

امیر تیمور گورگان کا تھا نہایت ہی جو انبساط خاطر بادشاہ کا ہوا اور اسی سال بجانب قندھار کوچ کیا اور قندہار کا فتح کیا اور اسی

سال نوروز کو کہ وہ دن بادشاہوں کے جشن کا ہے تخت مرصع پر جو بنا تھا رونق افزا ہو کر جلوس فرمایا واضح ہو کہ

مدت تیاری اس تخت کی سات برس تھی اور طول اسکا سوا تین گز کا تھا اور عرض اڑھائی گز کا اور ارتفاع پانچ گز کا

تھا قیمت اسکی کروڑ روپے بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیچ تختے میں اسکے ایک لعل نصب تھا کہ قیمت اسکا لاکھ روپے تھی

تاریخ اسکی بازگی ہے جو بار تخت شہنشاہ بہ پیدا ازو علی بکفت اور تخت شاہ عادل نویں سال چند قلعے ہوائی بیجاپور

بیگم اللہ وردی خان نے بعضوں کو ڈرایا ہے اور بعضوں کو حسن تدبیر سے مسخر کیا اور ستارا بسنگھ

مع سنگر اور جیجی داخل ممالک محروسہ ہوئے اور شاہجہان بادشاہ جہان نے قلعہ سولاپور کا

مفتوح کیا اور اسی سال ملک گولکنڈہ میں سکہ اور خطبہ شاہجہان کے نام کا ہوا اور قلعہ اودگیر

خاندوران کی سعی سے فتح ہوا دسویں سال چالیس ہزار روپے لاگت کا اجمیر میں بھی روضہ ایک مسجد

تیار ہوئی کہ تاریخ اسکی یہ مصرعہ قبلہ اہل زمان شد مسجد شاہجہان ؛ اور اسی سال

کتخدائی شاہزادہ اورنگ زیب کی صبیہ شاہ نواز خان صفوی سے کہ منسوب تھی

شاہ اسمعیل فرمان ایران سے تھا ہوئی تاریخ دیکھ کے اشعار تاریخ میں ہوئی اور تاریخ

اسکا یہ مصرعہ دو گوہر یک عقد در آمیختہ شد ؛ اور اسی سے علی مردان خان کی چند قلعے

تبت بلکہ فتح ہوئے اور جیبی بیگ بطریق سفارت کے ایران کو روانہ ہوا ایک خنجر مرصع

اور ایک تکا مرصع پچاس ہزار روپے کا بطریق تحفہ کے لیکر اور اسی سال شاہزادہ دارا شکوہ

یمین الدولہ آصف خان اور جمیع امرا کے تعظام کو ہمراہ لیکر ضیافت کیا شاہ نواز خان کے گھر گئے

پہلا دفتر

سلاطین ہند کے

بیان میں

اور مہمانی قبول کی آنحضرت نے خود بادشاہ بیٹے بھی قدم رنجہ فرما کر انہیں خوش کیا چوبیس سال قندہار کو
اکبر شاہ نے اسکو فتح کیا تھا اور بعد جاتا رہا تھا اور حصار رستہ اور قلعہ بست جو کہ اسکے اور پندرہ قلعے
اسکے تحت میں تھے ہاتھ آئے یاد رہے قلیچ خان بہادر اور سعید خان صوبہ دار کابل کے پہنچے ہونگے اور علی مردان خان بیگ علیخان
جو حاکم قلعہ قندہار طرف شاہ عباس والی ایران کے تھا ذرہ بین لشکر آنا ہونیکے شامل ہو کر ساتھ منصب ہزاری
اور ارسال علم اور نقارہ کے سرفرازی پائی اور ان فتوحات بانیں سے جنگی ہاتھ آئیں اور تمام محال کے
جہاں جو یہی قبضہ ہوا اور اسی سال تبت بھی ملی ظفر خان حسن کی داخل ممالک کا ہوا اور بادشاہ کا سپاہ ایرا
کہ آنکے وقوع سے قندہار کے ولیسے چلا تھا آیا اور روز دردو یوم العود باتکے کہ ایک لاکھ ہزار روپیہ انعام
پایا اور کوشش سے شاہزادہ اورنگ زیب کی ولایت بگلانہ اور کئی حصون اس طرف کے فتح ہوا اور
رایات عالیہ اکبرآباد سے طرف لاہور کے متوجہ ہوا بارہویں سال دارالسلطنت لاہور بادشاہ
رونق افزا ہوئے صفدر خان کہ سفیر ایران کا ہو کر گیا تھا حاضر خدمت ہوا اور بادشاہ کا ایک سفیر
ایران کو رخصت پائی تھی واسطے سرانجام سفر کے وہاں متوقف تھا پھر بالا رست کی دولاکھ
ہزار روپے اور اسکو وہاں مرحمت ہوا اور مصحوب اسکے واسطے شاہ صفی کے ایک صراحی ایک پیالہ ایک
رکابی مرصع کا پچاس ہزار روپے کی قیمت کی بھیجی گئی اور آپ بہ ہوسے کابل کے تشریف لیکر ہوئے سال
شاہزادہ اورنگ زیب کو دولت آباد کی رخصت فرمایا اور چودہویں تاریخ ذیقعدہ کی دو لکھانہ
کشمیر کا قدوم میمنت لزوم سے سرفراز ہوا اور کہا ایلچی جو قیصر سلطان مراد قیصر روم
نے بھیجا تھا مسمی ارسلان آقا بلوایا اور مراسلہ نامہ قیصر کا اور ایک گھوڑا اسپ نام عربی نژاد

مرصع اور ایک عطا بھی ہوا اور یہ دو زرفیہ کسی طرف سے تحفہ ملاحظہ میں لایا چودہویں سال اصلان آغا کو بخشا اور
روپیہ ایک مہر سو تولہ کی اور ایک روپیہ سو تولہ کا عنایت ہوا پندرہویں سال یمین الدولہ آصف خان سپہ سالار بمرض
استسقا رحلت کر گئے اور قلعہ جو متعلق بدخشاں ہے سیکہ نام تھا فتح ہوا حسب الامر بادشاہ دہم اہتمام ہوا اور اسی سال
شادی شاہزادہ مرادبخش کی دختر شاہنواز خان صفوی سے مقرر پائی اور پانچ لاکھ روپیہ واسطے سرانجام
اسکے عنایت ہوے اور اسی سال خبر انتقال شاہ صفی شاہ ایران کی بھی آئی سترہویں سال صوبہ داری پنجاب کی
قلیچ خان بہادر کو ہوئی اور [illegible] تیار ہوا بادشاہ نے نام اسکا مسجد معظم رکھا اٹھارہویں سال
طالب کلیم نے قصیدہ تہنیت میں تکمیل قصر بادشاہی تصنیف فرما کر عرض کیا اور ساتھ خلعت اور انعام دو ہزار روپیہ کے
سرفراز ہوا انیسویں سال سعی امیر الامرا علی مردان خان کے قلعہ کہمرد مفتوح ہوا اور جان نثار خان کو واسطے
تعزیت شاہ صفی کے اور تہنیت جلوس شاہ عباس ثانی کے مع تحائف کہ قیمت انکی ساڑھے تین لاکھ روپیہ
تھی روانہ کیا اور واسطے تسخیر ولایت بلخ اور بدخشان اور سمرقند کے جو دار الملک امیر تیمور گورکان تھا رایات
افواج ممالک ستان طرف کابل کے چلے بیسویں سال فتح بلخ اور بدخشاں [illegible] سلطان مراد بخش کے ظفر مند ہوا
سبب بھی کیا اور [illegible] اور اورنگ زیب اور ازبکیوں سے لڑائی ہوئی
اس لڑائی میں سعید خان بہادر ظفر جنگ امیر الامرا علی مردان خان نے بہت خوب لڑا کہ قابل آفرین اور
تحسین خاص و عام کے ہوا اور جنگ میں بہت سامان ازبکیوں کا قبضہ افواج شاہزادہ کے آیا
بیشتر شاہزادہ بموجب حسب الارشاد اور اظہار اخلاص و انقیاد کے نذر محمد خان کو کہ وہ حاکم وہاں کا
تھا پھر طرف بلخ کے سپرد خان موصوف کے کر کے معاودت کی اکیسویں سال عمارات قلعہ

سلاطین ہند کے
سلاطین اور ملکوں کی

شاہجہان آباد کے اتمام کو پہنچی ابتدا اس قلعہ کی شہنشاہ دس سے اٹھائیس میں ہوئی تھی شہنشاہ دس سے

اٹھارہ دن میں انجام پایا تھا لاکھ روپیہ اسکی تیاری میں خرچ ہوا بادشاہ چوبیسویں ربیع الاول سال مذکور کو

سے سوار دریا کی راہ شاہ محل کی درشن [illegible] سے داخل ہوئے اور دولتخانہ میں بار عام دیا اور تخت مرصع [illegible] کے سامنے

کہ اسدن بارہ لاکھ روپیہ [illegible] جمع ہوئے [illegible] کشتی [illegible] اتمام عمارات کی یہ کہی مصرع شاہجہاں آباد

از شاہجہان آباد پیدا سال شیخ عبد المجید ہوئی اور موتمن الدولہ شیخ ابو الفضل کا [illegible] رسالہ انجام کو پہنچا کر

ہزار روپیہ انعام پایا اور جب نامہ نظم محمد جان حاکم کابل کا مشتمل مضامین [illegible] در طلب فرزند کا مطالعہ

علی مردان خان امیر الامرا کو حکم ہوا کہ لاکھ روپیہ کی ہنڈی کروا دو اور حضور اکبر ہی [illegible]

اور اسی سال قلعہ قندھار [illegible] ہاتھ سے [illegible] دوسرے جا بار [illegible] شہزادہ اورنگزیب [illegible]

قندھار پر جا کر لڑائیاں کیں اور بہت تکلیفیں اٹھائیں [illegible]

تو بادشاہ نے جلد دہلی [illegible] شہزادہ کو پندرہ ہزاری [illegible] بارہ ہزار سوار دو اسپہ

سہ اسپہ سے سرفراز فرمایا اور [illegible] شہزادہ [illegible] موصوف کو [illegible] زیادہ

کیا اور رستم خان کو اصل اضافہ سے منصب چہار ہزاری پانچ ہزار سوار دو اسپہ [illegible]

فرزندی فیروز جنگ اور سعید خان بہادر کو مع اصل و اضافہ کے منصب پنج ہزاری [illegible]

سوار دو اسپہ سہ اسپہ ہوا اور نظامت صوبہ کابل کا [illegible] اسی سال جب بادشاہ کی

سلطنت [illegible] ماہ رمضان [illegible]

روپیہ نقد [illegible] مسجد اکبر آبادی محل کی جب تمام ہوئی بادشاہ [illegible]

سلاطین بہمنیہ

وہاں گیا اور وہاں نہ شکر کا ادا کیا صبح اسکا دو ... پاس ... [illegible] ... رکھتے ہیں کہ دو دو

[illegible] ... ہجری ... سلطان ... روم کا ... اور ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سنہ قبل دوم کے بیچ جشن میں وزن قمری کے اس سال کہ ہر برس میں سنین عمر کے دو بار ہوتا تھا بادشاہ
کو زر اور اجناس سے مطابق حساب شمسی و قمری کے معمول تھا شاہزادہ دارا شکوہ کو پیشکش خلعت خاص شمشیر
اسا وری طلسی زر نگار کہ کلون پر اسکے قرص مرصع الماس کے بنے ہوئے تھے اور دو دوہرا اور گریبان اور
آستین اور دامان پر موتی بیش قیمت ٹکے ہوئے کہ قیمت اسکی دو لاکھ روپیہ کی تھی اور سرپیچ ایک
قطعہ لعل اور دو دانہ مروارید کا کہ قیمت میں ایک لاک ستر ہزار روپیہ کا تھا اور دو لاک روپیہ نقد اور خطاب
شاہ بلند اقبال سے سرفراز فرمایا اور طلا کی کرسی جو متصل تخت سلطنت کے رکھی ہے بیٹھنے کا حکم دیا اور
امرا دولت کو ارشاد ہوا کہ نزدیک مسند شاہزادہ کے جا کر مبارکباد کہیں سال منصب شاہزادہ کا [illegible] تمام
سو کلندہ کا ہو کر بسبب اسکے کہ وہ حیدرآباد سے آنے کو [illegible] کیا اور [illegible] قلعہ دولتآباد سلطان [illegible]
سو اسپر توقف کا حکم کیا کہ جانب [illegible] سے پانچ ہزار سوار بارہ ہزار پیادہ جانب [illegible]
آئے اور [illegible] سبب [illegible] قطب الملک [illegible] پانچ [illegible] اور [illegible]
دیکھکر [illegible] سلطان محمد [illegible] بالتماس اسکا قبول ہوا اور [illegible] ازدواج دونوں کا ہوا اور [illegible]
الملک معظم خان [illegible] ایک الماس تھا وزن میں [illegible] کہ [illegible]
ہوا تھے میں قیمت میں دو لاکھ [illegible] ہزار روپیہ [illegible] فیل [illegible] اور [illegible]
سالانہ [illegible] اور جشن میں وزن شمسی کے اس سال دارا شکوہ [illegible] ایک لاکھ
پچاس ہزار روپیہ [illegible] ایک [illegible] ہزار روپیہ کا [illegible] اور [illegible]
اسکا [illegible] کا مرصع الماس اور یاقوت [illegible] تھا اور مسجد جامع شاہجہان

آباد کی جو سنہ ۱۰۶۴ ہجری جلوس میں اساس پائی تہی سنہ مذکور میں صورت اتمام کی پکڑی مصرعہ تاریخ اسکا
شد مسجد بیجوا قبلۂ حاجات آمدہ واقع ہو کر دس لاکہ روپیہ تیار ہوئی اسکے گنبد تینوں
سنگ مرمر اور سنگ موسی کے ہیں اور صحن بہی سنگ مرمر کا ہے اور مصلے کی بطور محراب کے سنگ موسی
سے بنی ہوئی ہی فرش صحن مسجد سنگ سرخ سے ہی اور طول اندازہ مسجد دو ذراع ہی اور عرض
کا اور وسط صحن میں ایک حوض ہی ... گز کا بارہ گز کا اور ... سنگ مرمر اور سنگ موسی
تیار ہوئی ہیں الغرض ... سال قلعہ ... اور قلعہ کلیانی اور ... فتح کیے اور ... واسطے حفاظت اور
فیض ... پانچ لاکہ ... تیار ہو ... ہی ... دیکہنے کی ... بیماری
کی ... ہوئی ہر چند کہ مداوا میں سعی کی لیکن کچہ فائدہ نہوا اور زیادہ تکلیف ہوئی
دارا شکوہ بیٹے کو ... مراجعت کر کے داخل قلعہ اکبرآباد کا ہوا اور منزل میں شاہزادہ
کے نور کی اقامت فرمائی اور شاہزادہ مدار المہام کل سلطنت کا ہوا جب اخبار یہ پہنچا شاہزادہ
شجاع بنگالہ سے لشکر گران لیکر عازم اکبرآباد کا ہوا اسپر دارا شکوہ سلیمان شکوہ بیٹے کو اسکے
مدافعت کیلئے مامور کیا اور شاہزادہ مراد بخش نے سکہ اور خطبہ گجرات میں اپنے نام کا کیا اور عالمگیر
دکن سے متوجہ دار السلطنت کا ہوا اسپر یہ ہوا کہ جنگ جدال ہونے کی سلطنت حضرت عالمگیر
کا تہا ... آخر کو بادشاہ ہوا چنانچہ تذکرہ آیندہ میں بیان کرینگے آویگا اور بادشاہ
قید ہوا آٹہہ برس اختیار میں عالمگیر کے رہے کہ کیفیت اسکی بیان کی جاویگی اور جب ایام زندگی اسکے
بسر ہو چکے ... برس کی عالمگیر کے قلعہ اکبرآباد میں جہان قید تہے رحلت ... جب کہ

سلاطین ہند کے
بیان میں

سنہ ہزار و چھہتر ہجری میں شاہجہان بدن سے خلاصی پائی یادہ تاریخ اسکی یہی ہے شاہجہان وفات کرد
انار اللہ برہانہ اور لقب بعد وفات فردوس آشیانی پایا ایام سلطنت اسکے تعداد سے سنین ہجری کے ظاہر ہے
تیس برس چار مہینے پایا میں ان مخفی نہ رہے کہ شاہجہان بادشاہ مملکت ہند میں بلکہ اور اقالیم میں بہی اپنی دولت
میں قبل اسکے نظیر اسکے ہوا ہی اور اسطرح کا انتظام سلطنت کا کسو کو نہیں ملا ہی چنانچہ ظاہر ہی یا وقت
بابر کے بلکہ عزتو بول کے زمانہ سے یادہ دولت اسکے جمع ہو رہا تہا لیکن آخر عمر بسبب ضعیفی اور بیماری کے اسکا ہر کس
بہت تکلیفیں اوٹہائی ہیں یہ بہی ایک قدرت خدا کی ہی اور مقام عبرت کا وہ جو چاہتا ہی سو کرتا ہی جیسا کہ خود فرماتا ہے
یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید محمد عالمگیر بادشاہ کا بیان ابو المظفر محی الدین محمد اورنگزیب
عالمگیر بادشاہ غازی جب دیکہا کہ شدت از کوفت اور بیماری اور بے اختیاری شاہجہان کی اور
دارا شکوہ کو امور سلطنت اور جہانبانی میں اور حال دوسری بہائی [illegible] وقت میں [illegible]
میں مصلحت ملک کی اگر فورا دلی اسکے سرانجام کا ہو لیجیے اور سلطان محمد بیٹے [illegible] کو آگے بہ رسم
منقلا کے برہانپور کو روانہ کیا اور متعاقب اسکے آپ بہی چار ہزار سوار جرار ساتھ لیکر [illegible]
سلطان معظم کو دکن کا صوبہ دار کیا محمد اعظم شاہ کو ہمراہ اپنے لیکر [illegible] عظیم
ملاقات باپ کے خط اورنگ آباد سے کہ آباد کیا ہوا اور مرکز دولت کا تہا روانہ ہوا اور مراد بخش جو
بہائی کو نامہ و پیغام بہیجے مطلب کو یکرنگی اور یکجہتی اپنا کیا [illegible] ہندوستان کی سکے
موضع [illegible] پہنچے وہاں مراد بخش نے بلا نام موافقت کا ہو کر [illegible]
حاصل کی اور راجہ جسونت اور قاسم خان اور تمام [illegible] دربار شاہی کہ [illegible] دارا شکوہ کے

سلاطین

سکونت رکھتے تھے جب خبر عبور لشکر اور [illegible] عالمگیر کی زبانی اور [illegible] ہوا اور [illegible] لشکر [illegible]

طرف لشکر عالمگیر [illegible] ہوا [illegible] اگر ایک [illegible] واسطے [illegible]

عالمگیر کہ بس عاقل و دانا تھا اور [illegible] اتمام حجت کے اول پیغام کیا کہ ارادہ میرا جنگ کا نہیں ہے [illegible]

واسطے عبادت باپ کے جاتا ہوں اگر توفیق رفیق ہے تم کو چاہیے کہ اگر میری ملاقات حاصل کرو [illegible]

وہ نہیں [illegible] انفعال کچھ حاصل ہوگا [illegible] کی [illegible] اور [illegible]

[illegible] عالمگیر کا [illegible] عالمگیر [illegible] حکم اپنی فوج کو [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] عالمگیر

[illegible] سپاہ کو اپنی [illegible] اور [illegible]

[illegible] بادشاہ [illegible]

[illegible] مقام وہاں [illegible] اور [illegible] سلطان

[illegible] پانچ ہزار [illegible] اور [illegible] دن

[illegible] شعبان [illegible] کو [illegible] پہنچے وہاں دار السلطنت [illegible]

[illegible] واسطے [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

جب تحقیق گذرگاہ کی اور سمت عبور لشکر کا کیا جیسے پوچھتے اور تفتیش کرتے زمینداروں سے وہاں معلوم ہوا کہ گذر
بہت بیس کوس سے بیان ہے واقع ہے قابل عبور کے وہ جگہ بہی اتفاقاً دارا شکوہ نے حفاظت سے اسکو چھوڑ دیا تہا بچہ دو سنبے
اس خبر کے کمال ابتہاج استعجال سے وہاں پہنچکر غرہ ماہ مبارک رمضان کو مردم کر نصرت مآثر کے فوج فوج مانند موج دریا کے ہو
تمام آب سے عبور کر گئے سر اسطرف سے منزل بمنزل پہنچے اور دارا شکوہ بہی چہبیسویں شعبان کو اکبرآباد سے نکلکر سہ کروہ
اپنے چہوٹے بیٹے کے دہولپور پر آ بسا اور گذرگاہ میں جیسا کہ چاہا مضبوط کر کے اقامت کی تہی و منتظر سلیمان
شکوہ بڑے بیٹے کا تہا جو وقت خبر عبور عسکر ظفر پیکر کی سپہ موضع مذکور سے متوجہ مقابلہ کا ہوا اور یہ چہوٹہ پیکار
اب جتنا کہ زمین واسطے جنگ کے ہموار کیا تب پیچہے میں فوج کے مشغول ہوتا تہا بادشاہ زادہ رحم
حال پر دارا شکوہ کے ہرچند کہ کر رہ نہ ابتن(?) عطوفت عنوان سے جنگ اور آہنگ صلح میں پیچہے لیکن زیادہ
ہوا پہر جہان پناہ باوجود ضعف و ناتوانی واسطے التماس نائرہ فساد کے ارادہ کہ پیش خانہ خیمہ ہا بیرون
باہر نکالیں اور درمیان دو لشکر کے ارادہ ملاقات شاہی بلند کریں تا باہم بہ رفت و دہان آپسے باجدال و قتال مشغول
دارا شکوہ نے انواع حیل سے اس امر کو ہونے نہ دیا اور اس امر میں آلتمش(?) جنگ کا ہوا اور رنگ زیب خبر آگاہ آئیلے(?)
دارا شکوہ کی دہولپور سے واسطے جنگ کے سنگر میں کوچ بپا کر کے ڈیرہ کو عسکر سے دارا شکوہ
کے تو قصد کیا اس دن دارا شکوہ قریب قنین(?) سے مطلع ہو کر فوجکو اپنی ترتیب دی اور ارادہ سے جنگ کے سوار
ہو کر ہوا آگے کے طرف بڑہا اتنے میں اسکے دل میں جو کچہہ گذشتہ آیا جہان وہیں کہڑا رہا اور خوف
مخالف سے سبب ناتجربہ کاری کے گروہ تمام دن دہوپ میں گذرا واضح ہو کہ وہ موسم گرما کا تہا
لوگون کو دارا شکوہ کے بہت ایذا ہوئی بلکہ بہت سے قلت آب اور شدت عطش سے

غرض آپ عدم کے ہوئے جب شام ہوئی وہاں سے پھر کر منزل گاہ پر آیا باختیار طبع اور دانا دلیون نے اس حرکت
کو اسکی شان سے بعید گنکے جا بکر نکون قرار اور ادبار کا لیا حیرا اور بموجب اقتضائے دانش اور ہوشیاری کے
کہ اس دن پانچ کوس کی راہ عرصہ کم آئی جب طالب ہوئی تبہی حرکت کرنا مناسب نجانکر توقف اپنی جگہ پر
رہا جب اودہر سے جنبش نہوئی اسدن جنگ موقوف رہی دوسرے دن ستائیسویں رمضان کی تہی دونوں طرف
سے لشکر آراستہ ہو کر ایک موافق حکم رینا جو تعاد النتیس وغیرہ پیادے کہڑے ہو کے القصہ قریب دو پہر کے
لڑائی شروع ہوئی ایسا لکہا ہے کہ اول پان طرف سے دارا شکوہ کے جلالیند لشکر سے عالمگیر کے آتش فروزی
ہوئی پہر نوبت شمشیر و خنجر کی پہنچی اور خوب جنگ ہوئی بہادرون نے داد مردی اور مردانگی کی دی بہت
سے کام آئے اور بہت سے زخمی ہوئے حتی کہ خود اورنگزیب نے ضرب کاری پائی تہا لیکن جسونت سنگہ دارا شکوہ کا
نوکر ہے بلکہ کوئی شخص مین قریب اورنگزیب کے آکر فارت کیا اور راجہ روپ سنگہ نام ایک راتہور نے
عجب جرأت کی کہ نزدیک اورنگزیب ہاتی کے آیا اور وہاں پیادہ ہو کر ریسمان بند ہودج کے
قطع کیے اورنگزیب نے دلاوری اوسکی دیکہہ کر بہت پسند کیا اور چاہا کہ یہ زندہ
ہات آوے تا داخل گروہ مخلصان ہووے لیکن ایسے بہادر کہین گرفتار ہوتے ہین آخر کو
مارا گیا دارا شکوہ نے بہی بڑی جانفشانی کی کہ فتح نصیب اورنگزیب کے تہی آخر فرار
پر ٹہرا اور دارا شکوہ مع فرزند اور بعضی بلا نوشوں کے افغان خیر ان سے آیا اور حیران شام کے
وقت اکبر آباد میں پہنچکر اپنے مکان میں اترا اور از بسکہ شرمساری سے باپ سے بہی
نہ ملا پھر آخر شب کچھہ جواہر نفیس اور مرصع آلات لیکر بارہ ہزار سوار سے ریگ راست

پہلا دفتر

سلاطین ہند کے

دہلی کا ہوا اور تین دن میں ہمراہ پانچ ہزار سوار کے آپکے پاس پہنچے اور بعضے نوکر حضرت بادشاہ
کے بعد دارا شکوہ کے بیچ رفاقت اسکی چھوڑ کر اورنگ زیب کے قریب آئے اور نواب قدسیہ بیگم صاحبہ
نے ... بھی بھیجا اور حضرت کو ... مبارکباد کا لکھ بھیجا ان کو ان کے پاس ...
مصدر ... اور ... ایک ... اور وہاں ... کیا اور
دن ... کا ... اس ... کی ... دارا شکوہ ... اور ...
اپنے اسکا ... دارا کا ... عذر ... اور ...
سو باغ نور منزل میں ... اکبر آباد ... نزول ... اور ... بادشاہ ...
آئے اور بار بالی میں ... بادشاہ
... عالمگیر ... خلعت ... اور بہت ... باتیں کہیں اور
ایک قبضہ شمشیر کہ نام اسکا عالمگیر تھا شاہجہان نے ... ہمراہ ... کے بھیجا تھا
جو وقت فاضل خان اور سید ... موصوف نے ... اور نام اسکا ظاہر کیا
او ... دولت ... اسکو تفاول جانکر ... خوش ہوئے اور ...
... سلطنت کا دیا اور ... اورنگ زیب اسکا نام ہے ... دن
کیا ... خلافت اکبر آباد کا باغ نور منزل ... کر ... مراد بخش ...
... کیا اور ... فیل ... ابر ...
جو کہ دہلی میں دارا شکوہ کی ... نزول اجلال فرمایا اور وہاں ...

تالیف قلوب ملازمان بادشاہی کی کرنے میں متفق انہا کیا واضح ہو کہ منظور عالمگیر کو یہ تہا کہ دو سے رفع
تشنیع ملازمت بادشاہی کی کرے کہ زبان طعن خلائق کی بند ہوے اور رفع کدورت خاطر سے ایکے کرکے کام سلطنت کا
عہدہ میں اپنے لیوے کہ شاہجہاں کہ مائل اور بسبب کثرت الفت بیگم طرف دارا شکوہ کے تہا اور سن بہی
بحد کمال پہنچی بہت کم تہی تو جہ خاطر بادشاہ کی خلاف مقصود عالمگیر کے مصروف ہوتی اگرچہ غلبہ
اور استیلا اسکا دیکہکر ظاہر میں مدارا فرماتے لیکن پہر آپ نہ تہین لیے اختیار جاکر بنظر ظاہر کی اور
ملاقات فرمایا بسبب خود بخود مجبور ہوگئے اور بادشاہت معطل رہی اسوقت عالمگیر نے ملاقات باپ کی [illegible]
و هرام کا جاتی اور [illegible] دارا شکوہ کا دلی [illegible] ارادہ شاہجہان آباد کا فرمایا [illegible]
[illegible] ضروری [illegible] سلطان [illegible] ابرہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] شاہزادہ کی مقرر پائی اور [illegible] میان [illegible]
اور [illegible] مجبور [illegible] فرمایا اور [illegible] شاہجہان بادشاہ کی [illegible]
مقرر پائی اور نجف خان کو واسطے علاج باپ کے حکم فرمایا اور [illegible] اشرفی اور خلعت خاص اور [illegible]
مع علاقہ [illegible] انعام دیکر [illegible] خان کو کوچ کیا [illegible] سامی [illegible]
ہوتی خبر فرار دارا شکوہ کی شاہجہان آباد سے طرف لاہور [illegible] مراد بخش کہ
[illegible] سے تہا ایک فرزند شاہجہان کی اور [illegible] سے عالمگیر کی خام [illegible]
سے خیال [illegible] تہا [illegible] ہندوستان کی [illegible] ہوئی [illegible]
اور تمام لوازم سلطنت کے اپنے پاس [illegible] تہا اور عالمگیر [illegible] وقت [illegible]

یہاں تک کہ بعد جنگ دارا شکوہ کے جب دیکھا کہ امور سلطنت اور فرمانروائی عالمگیر سے رجوع ہوئے عرق حسد و رقابت سے
جہنده کی پیدا کی اغوا سے خوشامد کو یوں کہ سعادت و پیغام پہلے وقوفی ارسفاہت کے درمیان لاکے عالمگیر نے
دیکھا اپنے قید کرنے کی تدبیر کی چنانچہ چوتھی ماہ شوال کے صبح شہر لاہور میں درمیان ذرہ وجود واسطے ملاقات برادر بزرگ کے آکر
ادای رسم تہنیت کیا تھا عالمگیر نے غنیمت جانکر اوس تقریب سے دلجوئی کی اور بعد غافل ہونے کے بہانہ آسانی
پکڑ کر دو پہر رات کو عمدہ قید کیا اور دوسرے روز شیخ میر کے سپرد کر کے قلعہ شاہجہان آباد کو بھیج دیا اور
آپ وہاں سے کوچ کر کے ایک روز آہوا اور ارادہ تقریب جلوس کا فرمایا ارباب تنجیم نے غرہ ذی قعدہ
کا واسطے اس امر کے مقرر کیا آپ نے تاریخ مذکور کے باغ اعزاباد میں مقام کیا پس روز جمعہ غرہ ذیقعدہ
سنہ ۱۰۲۹ اور ساعت اٹھ بجکر بعد انقضای پندره گھڑی پانسو پل کے سلطان محی الدین [illegible]
دین پناہ نے بخوبی بیچ محمد اورنگ زیب عالمگیر نے تائید رب قدیر کے سریر فرمانروائی اور تخت شاہی پر جلوس
اجلال فرما کر رفعت افزای اورنگ و سرفرازی بیدار الملک و سہیم کا ہوا آیہ کریمہ اطیعوا اللہ و اطیعوا
الرسول و اولی الامر منکم سید عبدالرشید تتوی نے مادہ تاریخ میں بہم پہنچایا ہی لیکن لوازم جشن کے
واسطے قلت [illegible] انتظام سلطنت کے جلوس ثانی پر موقوف رکھے اور سکہ اور خطبہ
اور تعین لقب جو التماس کیا دوسرے دن حسب الحکم وہاں سے پیش خیمہ طرف پنجاب کے نکلا
پچیسویں ذیقعدہ کو رایات عالمگیر ظل ورود اپنا کنارے ستلج کے ڈالے اور راجہ جیت سنگھ کہ [illegible]
[illegible] شکست پاکر [illegible] اور درمیان [illegible] عفو تقصیر ہوتی تھی اس
منزل پر حاضر ہو کر شرف کورنش پایا اور خلعت خاصہ اور ایک زنجیر فیل مع ساز [illegible] ساتھ

۹۵

جل زربفت اور ساز نقرہ اور شمشیر مرصع کے شادکام ہوا اور دارا شکوہ بے خود بیکار کو عزم فرار کے

کرکے انیسویں تاریخ لاہور سے رخت و بار باندھ کر طرف ملتان کے روانہ ہوا بعد پہنچنے اس خبر کے بموجب

حضور کے لاہور کا جلد [illegible] بھیجی [illegible] ضبط شہر لاہور کے ممتاز ہوا اور آپ مصلحت تعاقب میں

دارا شکوہ کے جانکر [illegible] بطریق ایلغار ملتان کو چلے اس عرصہ میں معلوم ہوا کہ دارا شکوہ ملتان کو بھی

چھوڑ کر راہ بھکر کی لی ہے وہاں سے بعجلت قطع منازل میں کرکے آہستہ آہستہ ملتان کے پہنچے

ایک روز خبر آئی کہ شجاع جمیع ملک بنگالہ ہندوستان کی کرکے بتحریک دارا شکوہ کی آگرہ و [illegible]

سے ارادہ پادشاہ [illegible] اکبر آباد کا رکھتا ہے [illegible] کے [illegible]

کو رایات ظفر آیات ملتان سے پھیرا اور لاہور سے ہوتے ہوئے چوتھی ربیع الاول کو دارالخلافہ شاہجہان

آباد کے پہنچے اور بائیسویں ربیع الثانی کو سلطان شجاع کے شہر [illegible] آکر آباد [illegible] بعد [illegible]

سے تمہ پہنچے پر آکر چار کوس کے فاصلہ پر لشکر سے شاہزادہ محمد سلطان کے کہ آگے بطریق منقلا روانہ

ہوا تھا لشکر اور عالمگیر بھی کوچ بکوچ [illegible] آیا [illegible] انیسویں تاریخ اتوار کا دن

عزم رزم مصمم کرکے افواج طرفین سے آراستہ ہو عالمگیر ہاتھی پر سوار ہو [illegible] شاہزادہ محمد اعظم قول لشکر میں

قرار پایا [illegible] اور [illegible] خود سلطان شجاع قول لشکر میں

اور زین الدین پسر [illegible] بلند اختر پسر [illegible] دست [illegible] تیار ہو کر

اور عالمگیر موافق [illegible] کو [illegible] فاصلہ پر آدھی کوس کے [illegible]

آراستہ ہو [illegible] شام تو [illegible] روشن ہی [illegible] اپنی اپنی جا

شکر میں عالم گیر کے طرف سے بد ذاتی راجپوت ستگہ کے اوجود عفو تقصیر اور قدر سرداری کے

فتنہ یعنی ہمراہی اپنے کمال اور اسباب کارخانجات بادشاہی اور سلاح اور پارچہ سپاہ وغیرہ کا جو ساتھ آیا لیکے اور

سب مال میں جو پایا لے آیا مارنا شروع کیا لوٹ مار اسباب ہو کر بہت سے پیادے لشکر شجاع میں جا ملے عجب طرح

ہنگامہ ہوا کہ سعادت صبح کو عالم گیر باوجود کم ہو جانا مردم سپاہ کے قریب صف کے فوج شجاع سے دل قوی

متوجہ میدان رزم کا ہوا کہ ابتدا لڑائی میں گولہ توپ زین الدین بیگ کا آلی پر سے جا ایک پانچ فیلبان کا ایک

فوجی والیکا اتر الیکیا اور جب تیر و سنان کی بیچ پہنچی سپاہ عالم متوجل بار بہت سے لوگ زور میں تاب نہ لا سکے

ورانت سے شجاع کے جو نقارہ پر عالم گیر کے جو پیا ایک تزلزل ہوا قریب تھا کہ پاؤں ثبات اور استقلال کا ہلے اور

اور ان میں گروہ بیکہ غیرت منظور سے ایک لگی اگرچہ فیل سواری عالم گیر کے مانند ایستادہ رہے اور فتح نصیب

ہوا شہنشاہ حملہ سے اسکے اپنی جا سے بلا اور لیوں کو جو ہاتیوں پر سوار تھے حکم کیا کہ فیلبان کو

نشانہ سے مار لو ایک نے انہیں سے چالاکی کرکے بندوق چلائی ساتھ ہی قبال کی کوئی لگی اور

فیلبان گرا اور فیلبان بادشاہ کا جست سے اوپر سوار ہو کر مطیع ہاتھی کیا ایک جنگ عظیم ہوئی کہ فتح کا فقط

کی دو بیر کے طرف سے ہیچ بنا ہیں سکتی تھی اور غلبہ فوج کو شجاع کی تھا اور عالمگیر فقط ہمت اور استقلال سے فتح

دشمن کے ساعی اول کر خان جو مفرور ہوا اور عبد الرحمن اور سید اسد اللہ خان جو افق نہیں ہوں ورنہ بنانا

ہوئے عالمگیر نے اکثر امیران سے پیش ازیں کہ ملحق ہوتے منتظر رہ کا کیا اگر ایک دفعتاً فرار دیا ہوں کے

فرار شجاع کیا سپاہی اپنی لشکر کی جان بچا دی اور اسکے زور شہیں آ فتح عجب نمایاں وسطی عالم گیر

کے ہوئی اور عالمگیر بعد سپاہ کے مال اندیشی سے نا شجاع فرصت ابتدا ناچار کی

پانچویں شاہزادہ محمد سلطان کو ایک عقدہ ہوا ... بہادر کر دکن تھی اور ایک بیٹا جو کہ ...

... سے پہلے نور حضرت ... طرح کہ ... پیدا اور ایک ...

دارا شکوہ سے ... دو ... بڑی ... جنگ کر ... ہو کر ... میں

... پیدا ... جہاں ... بہت ... اور شاہزادہ عالمگیر ... دارا شکوہ

کی ... قید ہوا اور دارا شکوہ ... پیدا ... سلطان

... شاہجہان آباد ... وقت ... تخت ...

... بادشاہ ... آئی ... قبول ہوا اور ... محمد سلطان ...

کی ... جلوس ... اور خطبہ اور لقب ...

... فتح ... اور ... حکم ...

... بیان ... حقیقت ...

... تاریخ مذکور ۱۰۶۹ اور سنہ ... عالمگیر کی ... چالیس سال

... آٹھ ماہ تیرہ روز ... ماہ ... بعد

... تخت سلطنت ... جہاں آباد ... جلوس کیا اور ... خطبہ ...

اور ... دوسری ... جشن جلوس ...

... ایک ... سلطنت ... ہوتا تھا اور ... محمد علی ...

... قطب شاہ کا سلاطین دکن ... اور ...

سلاطین ہند

بخشش ہوا لیکن سکے پر شعر [illegible] حضور میں پیش کیا گیا ملا عوض [illegible] صفت ملا تقی مجلسی اصفہانی کی تاریخ [illegible]

کیوان الملک [illegible] شعر [illegible] زیادہ [illegible] [illegible]

[illegible] عالمگیر لقب [illegible] اور [illegible] سبب تفاوت لفظ مہر و بدر [illegible] سکہ اشرفی اور روپیہ [illegible]

سکہ زد در جہاں چو مہر منیر شاہ اورنگ زیب عالمگیر اور [illegible] پر سال جلوس اور نام [illegible] دار الضرب

کا قرار پایا اور [illegible] ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب [illegible] بادشاہ غازی [illegible]

اور عید نوروز کہ غرہ فروردین [illegible] مقرر [illegible] جلوس [illegible] اور [illegible]

غرہ رمضان [illegible] اور [illegible] اجرای [illegible] عالمگیری [illegible]

[illegible] سکہ [illegible] سلاطین سلف [illegible] کیا ہے لیکن [illegible] سال [illegible]

[illegible] سکہ [illegible] [illegible]

[illegible] الافادت [illegible] دارا شکوہ [illegible]

[illegible] شہر اور بازار [illegible] دلی [illegible] آباد [illegible]

[illegible] بادشاہ [illegible] احکام اساس سلطنت کا [illegible]

[illegible] اتحاد کا [illegible] سلاطین [illegible]

[illegible] ۱۰۹۹ [illegible]

سال [illegible] [illegible]

[illegible]

محمد سلطان کو واسطے تعاقب شجاع کے کیا تھا وہاں ایسا اتفاق ہوا کہ شجاع نے نامہ اور پیغام بھیجے اپنی
لڑکی اسے دینی قبول کی سلطان شجاع کا درمیان لایا اور بکوشش طرف اپنے مائل کیا دوسرے سال شاہزادہ موصوف
بسبب کہنے بعضے اصحاب کے طرف سے معظم خان سپہ سالار کے کہ عالمگیر نے سرداری عسکر کی اسکو دیکر ہمراہ کیا تھا
اپنے فاسد اور خیالات باطلہ کو دل میں جا دیکر نامہ اور پیغام بھیجے وعدے پر بعد از ازدواج بیاہنے ساتھ صبیہ شجاع کے
ساتھ ہون سلطان کو معہ امیر قلی اور چند مصاحبان اور قاسم بیگ میر تزک کے کل امرا باتفاق لشکر بادشاہی سے جدا اپنی اقبال
کی اور رفیق متعلقین شجاع کا ہوا شجاع اس امر کو نعمت غیر مترقبہ جانکر بہت خوش ہوا اور موافق شرط کے بعہد
دختر کو اپنی بیچ حبالہ نکاح اسکے دیا اور دلیر ہوکے عزم پیکار سے مقابل فوج بادشاہی کا ہو مقصود میں عالمگیر کے وقوع
سے اس سانحہ کے کمال فتور اعتدال پہنچا لیکن معظم خان کہ از جنس دلیران ... تھا خوف و ہراس کو
بالکل دل میں جا نہ دیکر بدستور سابق سرگرم خدمات پسندیدہ رہا اور کئی لڑائیاں مخالفین کے ساتھ ... اور
... شجاع نے کئی عنایت الہی سے با وجود رفاقت شاہزادہ کے غلبہ فوج بادشاہی کا ... شاہزادہ
... آپ پشیمان ہو کر حیلہ سے بیماری زوجہ کی صحبت سے شجاع کی کنارہ کر کے لشکر سے اسکے
جدا ہوا اور وقت ... معظم خان جا ملا ہوا بعد اسکے حسب الحکم بادشاہ کے شاہزادہ کو ہمراہ
فدائیان کے روانہ حضور کیا جو وقت نزدیک جہان آباد کے پہنچا بموجب حکم کے فدائی خان بھی
داروغہ گرز برداران کے راہ دریا سے قلعہ سلیم گڑھ میں پہنچا لیا اور حراست اسکی معتمدان کو مفوض
چونکہ نقش مراد شجاع کا درست نہ بیٹھا پس وہ خراب اور خستہ حال ہو کر ساتھ ... نکال
... چالیس آدمیوں سے روانہ طرف ... کے ہوا اور قریب اس ...

سلاطین ہند

سلیمان شکوہ دوسرا بیٹا دارا شکوہ کا بھی جو وہ ہمراہ ان دنوں تھوڑے لشکر کی جمعیت کے ساتھ جنگ کے
بھی مقابلہ ہو سکا آپ ہو کے پرتھی سنگھ کے پاس چلا گیا لیکن پرتھی سنگھ نے گرفتار کر کے اسکو اورنگزیب کے حوالے
کیا۔ سو شجاعان کو تا جہان آباد کو پہنچایا بادشاہ نے حکم نہ دیا اور بھیجا اور فرمایا کہ سلیمان شکوہ
اور سلطان محمد کو گوالیار کے قلعہ میں جہاں سپہر شکوہ اور مراد بخش اور اسکا بیٹا ہے لیجا کر اس سبکو
بھی جا کر رکھو اور معتمد خان جو آگرہ کو واسطے حفاظت قلعہ اور وہاں کے قیدیوں کی رخصت پایا تھا سلطان محمد بعد کئی برس
کے وہیں قید میں آخرت کی راہ لی۔ بھی چھٹے سال جلوس کے بادشاہ کے ایلچی شاہ عباس ثانی فرمانروائے ایران کا آیا
نامہ اور سوغات طرف سے بادشاہ ایران کے گذرانا کہ قیمت تمام اشیا کی چار لاکھ بائیس ہزار روپیہ کی تھی
اور اسمیں ایک دانہ مروارید غلطان کا تھا کہ وزن میں سینتیس قیراط کا تھا ہندوستان کے جوہریوں نے قیمت
اسکی چالیس ہزار روپے لگائی تھی چھٹے سال میں خان خانان معظم کی کوچ بہار مفتوح ہوا اور
ملک آسام بھی تسخیر میں آیا اس مہم میں خانخانان سے بہت جوانمردی ظہور میں آئی ساتویں برس
زمیندار نے اطاعت بادشاہ کی قبول کی اور مسلمان ہوا اور قلعہ [illegible] بھی مفتوح ہوا اور اسلام آباد
اسلام آباد کیا اور شاہجہان بادشاہ کا بھی انتقال ہوا اور بعد فتح و فیروزی کے مراد بخش بھی
موافق حیلہ شرعی کے قصاص میں ایک شخص کے کہ اسکو وقت خروج کے گجرات سے آپنے مار ڈالا تھا
جب بیٹے نے اسکے دعوی خون پدر اپنے کا کیا قتل ہو کر شہادت واصل کیا اور سپہر شکوہ کے ساتھ
بھی کہ واسطے [illegible] رفاقت دارا شکوہ کے [illegible] اسکی [illegible] کابل میں ہوا ذکر اسکا
احوال اسکی اولاد کا موجب طول کلام کا ہے لیکن اتنا لکھنے میں آتا ہے کہ فرزند حقیقی اسکے جو آ

پہلا دور
سلاطین ہند کے
سالانہ

شرف اسلام سے مشرف ہے لیکن شہزادہ نے جو دہ پوچھا کہ اللہ جل ... اسکے نیچے واسطے باقی رہنا
نام ہوگا اپنے تئیں اولاد اسکو قرار دیکے اور راناجو راجا اودہ پور کا تہا اتفاق اسکی آکر شمردیکھ بادشاہ
سکر شہزادہ اکبر کو واسطے تنبیہ کے بہیجا وہ بھی شہزادہ ہان جو کہ رانا اور راجہ بابو واسطے اودہ پور کے
شہزادے سے موافقت کرکے اسکو باپ سے باغی کیا اور شہزادہ نے اس امر کو مستعمل کر کرنا اور باپ کے تئیں
سکہ باسکہ اپنے نام کا کیا تیس ہزار سوار ایک لشکر اسکے ہمراہ ہوئے بادشاہ کو جو معلوم ہوا امرایان
ہمراہی کو بلا لیا جدا ہو گئے ان لوگوں کے تزلزل احوال سے شہزادہ کو سہم پہنچی اور ناچار ہو کر شہزادہ
نے فرار کی راہ لی اور جہاں پناہ نے پیچھا کیا واسطے گرفتاری اسکے مستعد ہو آخر وہ سنبہل کر آٹھ سو سوار ہمراہ
ہو کر عازم ایران کا ہوا بسبب نزدیکی کے بہار اسکا طوفانی ہوا لیکن بہت سے ... مسقط کو پہنچا امام مسقط نے
کچھ دن رکھا کہ اگر پانچ لاکھ روپئے نقد جلد دیں تو ہم تسلیم کریں اور سوا اسکے اور وہ سے مطلب ... نذر ہدایا
پاویں تو البتہ شہزادہ کو روانہ کیا جاوے عالمگیر نے قبول کیا ہنوز یہ مقدمہ معطل تہا کہ خبر شاہ ایران
معلوم ہوئی اصفہان ... امام مسقط کو نامہ بخشنامہ لکہا اور صورت ... ذرا بھی ... تسلیم ...
سلطنت ... اور محمد اکبر کو کمال عزت سے روانہ بارگاہ اصفہان ... کیا اور نہ ... کہ شہزادہ
تین کوس اصفہان سے پہنچا بادشاہ واسطے استقبال کے آیا اور ہمراہ اپنے لیا اسکا بہت عزت اور تواضع کی
وہ بالکل واسطے مصارف اسکے مقرر کی اور وہ اودہ پور کا ہوا اور چہوٹی ستمیں قلعہ پالیر کا نام جانا
کی پہلے ... فتح ہوا انہیں سال جلوس سنہ ۱۰۹۵ میں ... شاہ کو نجیب ... جا
قلعہ ... والی ... سکندر عادل شاہ کا بہت ... تہا

اپنے وطن جانا۔ سکندر عادل شاہ کا ماجرا لکھنا تاریخ فتح اسکی یعنی سکندر گرفت اور کوشش میں تسخیر اس قلعہ کی

اسقدر مستعد خان عالی لکھتا ہے کہ لشکر شہزادہ اعظم شاہ کا بیجاپور پہنچا اور قلعہ ایسا تنگ ہوا تھا کہ ہوا اور

دانہ کا فی چند روز کے لیے نہ رہا اور بہت سا تلف ہوا اور آدمی اور اسباب جا رہا ایک روپیہ کا ادا اور بڑی کے

بیچ میں بیابان کی ہڈیوں کی نوبت تھی کہ حضرت کا حکم شہاب الدین خان بہادر فیروز جنگ کا بہادر ہماری

مدد کو جانا یہاں تک پہنچا کہ بیجاپور کی حضرت نے حکم فرمایا اور عمدۂ اعظم شاہ کو بھیجا بسبب اسکے

اور عمدۂ شمار سکے شہزادہ شہاب الدین خان بہادر کی نصرت کی اور منتظر ہوا اور بلند حوصلہ ہو بیٹھا

بیان اور روزہ کے بعد غلہ اور آذوقہ کا اسی عالمگیر نے پہنچایا زبان سے لایا کہ جسکی وجہ سے

کیا سبھی اور جانا کہ یہ سب الہی کام تھا اسکی بیجا پور پر اپنی ادراک نہیں وہ لائق زبان پر آیا اور ان میں حفظ

اور ان میں سے کچھ بڑے اور مراتب انکے منصب ہزاری پانچ ہزار ہوا اور زیادہ کیا اور خطاب

غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ کا عطا فرمایا اور فرمان الطاف آمیز دستخطی انکے نام اور

عطایا ان سے بھیجا اور خلعت اور اسپ کے لیے روانہ کیا اور بعد فتح قلعہ کے پہنچنے کے بعد دو دفعہ

سلسلہ وار عرضیاں دونوں کو بھیجی اور بیک یہ فقرہ زبان فارسی میں لکھ کر عنایت کیا کہ قلعہ بیجاپور پیش آوری

فرزند ارجمند بلند اختر غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ مفتوح گردید اور یہی مضمون فرمان میں اور جا

بجا لکھا گیا اور کافل کیسی شد ہوا اور اتفاقاً تاریخ فتح بیجاپور کے عالمگیر نے قاصد تسخیر حیدرآباد کا ہوا

آخر اول خانخانان بہادر کو بھیجا اور پھر سلطان ابو الحسن مہم پر گیا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ بہادر

سلطان حیدرآباد کے قلعہ گولکنڈہ کا ابراہیم خان سپہ سالار فوج ابو الحسن تانا شاہ

سلاطین دکن

فرمانروا دکن کا شہر بیجاپور بنگالا اور ملک اپنی ہوئی بعد اسکے محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ کو واسطے کمک

خانجہان کے رخصت فرمایا شاہزادہ کے آتے ہی ہوئی کہ اس لڑائی میں دکن کے لشکر کو شکست ہوئی

تھی آخر کو بہادر دلیر خان نے لشکر عالمگیر کے ساتھ حملہ کیا اور فوج دکنیوں کی پسپا ہوئی شجاع مولوی مثل عبداللہ خان

وغیرہ کے چاہا تھا کہ اپنا مقابلہ ... ہوئی شیر خان ... طرف شاہزادہ کی ...

فرمان والا شان ... آخر شاہزادہ اور خانجہان کے آپس میں ... قدم ...

از قبل اختیار کیا اور اس ... کی فوج ... خانجہان ... اور وہاں ...

شاہزادہ ... اس ... شاہزادہ سے ... بادشاہ کے زیادہ ...

مناسب نہیں حضرت ... جانب کے سوار ہوا اور خانجہان اگر ہمراہی قبول کریں تو بہتر ہے

ہمراہی میں ... کی ... علاوہ ... اسکے ... اور ...

... آیا کہ ... خان ... کی ... بہت

شاہزادہ کی ... اور ... ہی اور شام

وقت دکن کے ... شاہزادہ ... پیغام کیا کہ ... لڑائی میں ... ہوئی

... اپنی فوج ... کر مقابلہ کریں ... شجاعت ... کیا

... فتح ... شاہزادہ نے قبول کیا ... رات

... حیدرآباد کی ... شاہزادہ ... دیا

... حیدرآباد ... اسکا بعد اس فتح کے ... بادشاہ ...

[illegible]

ابو الحسن عبد ابراہیم خان اور سے خدمت میں بادشاہ کی آکر سرفراز ہوا نیابت کا جو ابو الحسن ... [illegible]

رات کے وقت صبح بعض ... عمل جناب میں جو اہر کے لیکر قلعہ گولکنڈہ میں آئے کو بھیجا مردانہ شہر ... [illegible]

ناچار اور حیران ... بالائی ... کیا چاہیے علاوہ ... بادشاہ ... کے اندر آ پہنچا ... [illegible]

ایک قیامت برپا ہوئی ... شہر میں غارتگری اختیار کی قلعہ ... لیکر شہر ... [illegible]

بھی حالت تباہ ناموس شرفا کی ... مضطر ... سلطان ... [illegible]

ہوئے کہ بیان ... القصہ صبح ... پانچ ... کرور روپے ... [illegible]

غارتگری ... الامر جب ابو الحسن نزدیک بادشاہ کے ... ظاہر کیا بادشاہ ... [illegible]

کہ ہمیں غارت ... تاکید ... فتنہ کی بھلایا اور ابو الحسن ... [illegible]

کہا کہ ایک کروڑ ... روپے ... سال ... [illegible]

اگر ... اور ... اگر تم قبول کرو

البتہ ... ابو الحسن ... ان دونوں

... لیکن ... تمام خرابیاں انہی دو ... [illegible]

صاحب زن سلطان ابو الحسن ... ابو الحسن ... [illegible]

... نزدیک ابو الحسن ... بادشاہ خاطر جمع ... دونوں ... [illegible]

... بعد ... نزدیک ... بادشاہ ... اگرچہ ظاہر میں کچھ نہ کہا

لیکن مخفی بادشاہ اور خانجہان بہادر کو مطعون اور مغضوب کیا اور وہ ... زیادہ ...

[illegible]

بلکہ خان جہان کو بلا لیا اور قبل مشہور ہونے خبر ارادہ نہضت کے واسطے تسخیر حیدرآباد کے سعادت خان ہزاول

زربیگ شکن کو لکھا کہ [illegible] کچھ کہ [illegible] آدمی جلد وہاں سے [illegible] کا [illegible]

[illegible] ابوالحسن [illegible] تانا شاہ [illegible] الفضل [illegible]

جواہر سے اور تعداد بلا تعین قیمت اور تحریر [illegible] بطریق امانت [illegible] میں لپیٹ کر سربمہر

مہر اپنی کرکے بھیجدیا اور کہا کہ تم وہ تین دن اسکو رکھ کر [illegible] اس عرصہ میں زر نقد کو

مستعد کیا جاویگا اور [illegible] واسطے عالمگیر [illegible] ہمراہ

اس [illegible] جواہر [illegible] روانہ کیا [illegible] جب سلطان ابوالحسن [illegible] اپنا

طلب کیا سعادت خان نے [illegible] کہا کہ [illegible] اپنی امانت [illegible] کیا ابوالحسن

[illegible] سعادت خان نے کہا جواہر [illegible] اور وہاں [illegible]

[illegible] سعادت خان [illegible] الحکم [illegible]

[illegible] کام [illegible] اس قصہ میں [illegible] عالمگیر [illegible]

[illegible] ابوالحسن [illegible]

[illegible] عالمگیر [illegible]

[illegible] ابوالحسن [illegible]

[illegible] ابوالحسن [illegible]

جب دو منزل [illegible] قلعہ [illegible] خان [illegible] مامور تسخیر قلعہ

ابراہیم کو دیکھ ... عرض ... انکی ... فتح ... قلعہ ... آئے اور وہ بھی ... [illegible]

... [illegible] ... کی عرض ... پاس ... عالم ... [illegible] ... کیا اور ... [illegible]

... [illegible] ... حکم ... اور ... [illegible] ... بھی ... [illegible]

بلا ... اور ... ایک ... [illegible] ... اور ... [illegible]

... بھی ... اس مہم میں ... اعظم شاہ کی ... [illegible]

... انکی ... [illegible] ... [illegible] ... کام ... اور ... [illegible]

اور ... [illegible] ... [illegible]

... اس ... [illegible]

... اور ... [illegible] ... اور ... کی ... [illegible]

... اور ... [illegible] ... اور ... [illegible]

بھی ... [illegible] ... اور بادشاہ ... بھی لیکن ... [illegible]

... [illegible] ... اور ... [illegible]

... [illegible] ... خان ... [illegible] ... مبارک ... [illegible]

... [illegible] ... [illegible]

... عالم ... اور ... اور ... اور ... [illegible]

... بھی ... [illegible] ... عالم ... [illegible]

روانہ ہوئے اور بادشاہ کو قلعہ دولت آباد کی طرف ... تاریخ فتح ... اور ... [illegible]

... ماہ ... سنہ ۷۱۱ گیارہ ... [illegible]

کو فتح ہوا امیر عبد الجلیل الکرامی ... بادشاہ کی خاطر ... خبر فتح ... [illegible]

آئی ... بادشاہ ... [illegible]

... اور ... ایام ... انقلاب ... ایام ... [illegible]

... [illegible]

چار الف ... سال ہجری ... اور ... [illegible]

شدن اور ... اور ... [illegible]

... تاریخ ... [illegible]

... ۷۱۱ گیارہ ... بادشاہ عالم ... [illegible]

روانہ عالم بقا ہوئے ... [illegible]

اور ... [illegible]

... [illegible]

محمد بہادر شاہ کا بیان ... [illegible]

شدت ... [illegible]

راہ جنت ... رحلت کی ... ۷۱۱ گیارہ ... [illegible]

ابتداء ذکر

سلاطین بنگالہ

[illegible]

انہیں ہجری میں وقت نصف النہار طالع اسد میں جلوس فرمایا اور اعظم شاہ برادر وسطی کو اپنے لکہا کہ اگر تم موافق ارادہ

باپ کے سلطنت دکن پر کہ وسیع ہی اکتفا کرو سلطنت ہند کی جہہ پر موقوف رکہو تو البتہ بمقتضاء الصلح

خیر ہے ورنہ سیف ہی محمد اعظم شاہ کہ ہمراہ رکاب باپ کے فوج دکن میں تہا بعد رحلت کے روز شنبہ دسویں تاریخ ذی الحجہ کی

کہ روز عید الضحی کا ہی بلدہ احمد نگر میں تخت سلطنت موروثی پر جلوس کیا امرا اور ارکان کو استمالت دیا کیا تہا اور

خزاین اور اسباب موجود پر متصرف ہیں بڑے بہائی کو کسی باتیں برابر سمجہا کر جواب میں نامہ کہ مضمون

کہ دو پادشاہ در اقلیمی نگنجند لکہہ کر روانہ کیا اور بہادر شاہ نے فرمایا کہ [illegible] اعظم شاہ ہی

بعد چند روز کے لشکر قدیم اور جدید لیکر دکن سے کوچ کیا اور ربیع الاول میں [illegible]

ہی [illegible] کو پہنچا اور بنگاہ وہاں چہوڑ کر آگے روانہ ہوا [illegible]

جاجو میں ملاقی لشکرین کی ہوئی اور آپس میں لڑائی وقوع میں آئی کہ [illegible]

جب ارادہ ربانی مقتضی سلطنت بہادر شاہ اور زوال محمد اعظم شاہ کا ہوا اپنی [illegible] مقابل

[illegible] شدت ہے [illegible] مقابل اور کثرت گرد و غبار سے [illegible] فوج اعظم شاہ [illegible]

ہی [illegible] حال [illegible] فوج بہادر شاہ کا تباہ کیا تہا کہ [illegible] شاہزادہ بیدار بخت اعظم شاہ کا جو بہادر

میں تہا مارا گیا اور متعاقب اسکے بہائی اسکا [illegible] والا جاہ بہی [illegible] داعی اجل کا ہوا اعظم شاہ نے

جب یہ خبر سنی آہ سرد کہینچی اور کہا کہ آب [illegible] اور زندگی دونوں ہی [illegible] یہ ارشاد کیا اور عماری کو

سواری خاصہ کی کہ [illegible] تیر اسکو [illegible] اور [illegible] خاطر ہو کر تیر [illegible] پاؤں [illegible] مارتا ہوا آگے

بڑہا [illegible]

پسر کے بیٹے چھوٹا ہو یا مردم ہی نیک ہو بہادر شاہ کی فتح دیکھا کہ دو بیٹے اسکا مارے گئے اور سبب پہنچنے اس رنج
عظیم کے اعظم شاہ بیہوش ہو گیا اور زیادہ تر دلیر ہو کر حملہ آور ہوئے آخر روز کہ ایک ہفت دل باقی تھا تمام رفقا
اسکے مارے گئے اور خود اعظم شاہ بھی زخم کاری گولیکا کھا کر بیہوش ہوا اسی عرصہ میں رستم دلخان نام ایک شخص
ہاتھی پر چڑھ کر سر اعظم شاہ کا کاٹ لیا اور والا جاہ کو زندہ گرفتار کر کے مع سر کے حضور بہادر شاہ کے لایا کہتے
ہیں کہ بہادر شاہ سر بھائی کا دیکھ کر رویا اور بہت تاسف کیا اور والا جاہ پر رحم کر کے کمال شفقت اور مہربانی
کی حتی کہ تا دم زیست اسکو اپنے فرزند کی عزت اور احترام سے سلوک کیا [illegible] اس فتح کے سوا
اعظم شاہ کی ذات کے زور دن جو جو کہ اعیان مملکت اور ارکان دولت تھے باتفاق جملۃ الملک اسد خان کے حاضر
ہوئے اور نذریں تہنیت کی گذرانیں اسد خان اور بیٹا اسکا ذوالفقار خان دونوں [illegible] ہاتھ کو دستمال سے باندہ
پیش لائے بہادر شاہ از روی مہربانی کے انہیں بلایا اور خود اپنی جگہ سے حرکت کر کے ہاتھ انکے اسد خان
کے کہولے اور دست معانقہ سے سرفراز کیا اور معز الدین بڑے بیٹے کو فرمایا کہ وہ ہاتھ ذوالفقار خان بہادر
کے کہولے پھر چند روز کے عرصہ میں محمد کام بخش چھوٹا فرزند عالمگیر کا [illegible] دکن کا ہوا بہادر شاہ نے [illegible]
سلیم النفس کم آزار تھا [illegible] مواعظ اور نصایح سے سمجھایا لیکن فایدہ نہوا آخر بہادر شاہ [illegible]
اور دو لکھ سوار [illegible] قاصد دکن کا ہوا اور [illegible] ایک ہزار ایک سو [illegible]
ہجری میں بلدہ حیدرآباد [illegible] محمد کام بخش کے [illegible]
ذات سے [illegible] آخر کو سبب کاری زخموں کے بیہوش ہو گیا اور رفقا [illegible] اسکے کام
آئے [illegible] راہ فرار کی اختیار کی بہادر شاہ کے آگے [illegible] کام بخش [illegible]

بانی کو کہیر لایے اسوقت ایک رمق جان اسکی باقی تہی بہادر شاہ نے دیکہکر کہا کہ مین نہین چاہتا تہا
کہ تجہے اسوضع پر دیکہون کام بخش نے بہی جواب مین یہی کلمہ کہا اور جان اپنی جان آفرین کو سونپا بہادر شاہ نے
اسکے فرزندونکو بہی نوازش کی اور پسر اعظم شاہ کے بہی قید و بند سے آزاد کیا پس بہادر شاہ بادشاہ
مستقل تمام ممالک محروسہ ہندو دکن کا ہوا اور گیارہ دن کم پانچ برس بلا شرکت غیرے سلطنت کی بعد
عرصہ مذکور کے بسبب عارضہ کے انیسوین محرم کو ایک ہزار ایک سو چوبیس روانہ ملک بقا کا ہوا ایام عمر اسکے بہتر برس اور

معز الدین محمد کا بیان

اور لقب بعد وفات خلد منزل معز الدین محمد جہاندار شاہ بعد انتقال بہادر
شاہ کے لشکر اور ... اپنے جمع رہا کئی روز انتظار مین رہا تہا کہ دیکہیے پردہ غیب سے کیا منصۂ ظہور پر جلوہ گر ہو
بسبب عظیم الشان برادر دوسرے اسکے کہ وہ کارخانجات شاہی پر تسلط اور اقتدار ایام حیات باپ کے
رکہتا تہا قابض اور متصرف تمام اسباب ہو کر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور حکم کیا کہ شادیانہ بجا دیا
اور لشکرها حاضر ہوے موافق ضابطہ کے نذرین گذرانین لیکن ذوالفقار خان عظیم الشان سے ناراض تہا جہاندار
شاہ کے بعد تجہیز و تکفین بادشاہ کے نزدیک معز الدین کے آکر مع اپنی فوج اور اسباب اور خزانہ وغیرہ
جسقدر کہ تہا شریک ہوا اور صلاح دی کہ رفیع القدر اور خجستہ اختر جہان شاہ کو کہ وہ بہی دونو فرزند بہادر شاہ کے
ہین بالفعل جسقدر ہو سکے مثل اسکے موافق اپنا کرنا بہت مناسب ہے بعد استقلال کے عظیم الشان
پر جیسا ہوگا عمل مین آویگا معز الدین نے اس امر کو غنیمت جانا اور کمر ہمت کی باندہی اور دونو
برادران مذکور سے بہی دربارہ تقسیم دولت سلطنت علی السویہ پر راضی ہوکے
موافق سپہ سالار مقرر ہوا
متفق اپنا کیا پس عرصہ قلیل مین لشکر ... باہم ہوکر ساتہ سپہ سالار ذکر اور دونو برادر ...

[illegible]

ہوئی تو یہ عظیم الشان کی ظہیر اور نصیر تھی علاوہ بریں مہاجین دہلی پر قبضہ جو ابن دقاقی صلاح الدین
کے زبان فارسی سے اندک شکست نہ اٹھائی [illegible] ایک لطف تیغ [illegible] بہت بہا [illegible]
جب بنوڑ [illegible] سے یہ جرات فطری اور شجاعت ذاتی کے لحاظ سے اچھا جانا تھا اور قصد یہ
تھا کہ کسی بھی طرح سے معز الدین کو [illegible] کر ایک [illegible] سے اسکی [illegible]
میں لگا اور وہاں کی رزمگاہ سے [illegible] اور [illegible] دیکھ [illegible]
سے [illegible] ڈالا [illegible]
اور آرام سے جانا کہ عظیم الشان [illegible] سلطان [illegible] جہاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مشغول [illegible] جہان [illegible] کیا اس [illegible] یا دن تھا [illegible]
معز الدین کا [illegible] اور پریشان ہو کر اور معز الدین بھی [illegible]
تھی [illegible] الدین [illegible] فتح [illegible] جہان [illegible]
[illegible] دو [illegible] ایک [illegible]
کہا [illegible] جہان [illegible]
[illegible]

[illegible]

ذوالفقار خان کے لشکر فوج شاہجہان کی اسوقت تہ و بالا کیا [illegible] جہاندار شاہ تک [illegible]

انجام کو پہنچا اور بعد فتح منصب معز الدین کے ہوئی اسوقت معز الدین نے فتح کی [illegible] دہلی میں آیا اور [illegible]

اجلاس کیا اور بعض کہتے ہیں کہ معشوقہ اسکی بہی صحبت عیش اور عشرت کی گرم رکہی اور سلطنت کا ہر کام بگاڑا

پایا لاہور میں رفیع القدر نے جو [illegible] اپنے واسطے [illegible] بادشاہت کا [illegible]

سے [illegible] بادشاہی [illegible] اور کلام کیا [illegible]

جو [illegible] بادشاہی [illegible] رفیع القدر [illegible]

ہو [illegible] ذوالفقار خان [illegible] بادشاہ [illegible]

[illegible] رفیع القدر [illegible] رفیع القدر [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ [illegible]

اور [illegible] کیا اور معز الدین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بادشاہ [illegible]

[illegible] ذوالفقار خان

پہلا دفتر

سلاطین ہند کے

بیان میں

وزیر اعظم ہوا اسکے اور اور مراتبات عالیہ سے ممتاز ہوئے واضح ہو کہ معز الدین بعد حکمرانی چند روز کے
اسیر ہو کر حسب الحکم فرخ سیر عظیم الشان کے کہ ذکر اسکا زین آتا ہے مع ذوالفقار خان وزیر کے
ہلاک ہوئے اب حال ... محمد فرخ سیر کا سنو فرخ سیر عظیم الشان کے بیٹے جو عزی الدین کے
بیٹے تھے اور ... شاہ عالم کے پوتے تھے دولت ... عظیم الشان ... حسین علیخان ناظم صوبہ عظیم آباد نے
جو انکی ... اور ... اور ... صحیح ... اور اس سے
اپنے مدعا ... ہوا ... اسکا ... جب ...
کی حد سے زیادہ ہوئی عبد اللہ خان ... نے ... الہ آباد ... کیا
... عظیم آباد ... حسین علیخان ... اور سلطنت
فرخ سیر کی ... بعد بہت نامہ اور پیغام ... فوج ... فرخ سیر کی
تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور ... سید ... وعدے ... آیا
... ہوا ... عبد اللہ خان
... حسین علیخان ... الہ آباد ... کیا
... سید ... کیا اور ... الہ آباد کی
... معز الدین ... محمد ... عبد اللہ خان
صوبہ ... الہ آباد ... عبد الغفار خان ... محمد خان ...
ہوا ... حسین علیخان ... الہ آباد ... عبد اللہ خان ... تک

حسین علیخان کے حراست قلعہ کی مناسب جانکر آپ تو باہر نکلا لیکن سراج الدین علیخان اور نجم الدین علیخان اور
سیف الدین علیخان اور دلاور کو اپنے ساتھ ابوالحسن خان بخشی کے قریب تین ہزار سوار اور ستہ رہ پیدل ساتھ کر کے مقابلہ کو
روانہ کیا فتح کا زرا کے نصرت الٰہی سے ایک عجیب اتفاق ایسا ہی ہوا کہ چشم مخالفوں کی خیرہ ہو گئی اور کوئی مقید
در قصبے نہیں پہنچا تھا اس ہنگامہ میں آوازہ کشتہ ہونے عبدالغفار خان کا مشہور ہوا اور بادر وں نے
عبداللہ خان کے سراج الدین علیخان بھی مارا گیا عبداللہ خان بعد اطلاع کے شادیانے فتح کے بجوا لیئے اور اس بعد
مشغول عزاداری اور کا ہوا اس عرصہ میں جب نہضت فوج سپہر کی عظیم الباب سے آپی معز الدین نے اعز الدین کو
ہزار سوار کے واسطے تادیب عبداللہ خان اور تسخیر الہ آباد کے روانہ کیا اور حسین قلیخان بہادر کو ستال انداز کر کے
تا ہزار دیکے ہمراہ کیا اعز الدین اکبر آباد سے نکل کر کچھوہ تک پہنچا تھا کہ خبر واقع ہونے فتح سپہر اور حسین علیخان کے ساتھ
عبداللہ خان کے سنی وہ نابخبر کار بزدلی سے طرح اقامت کی اسجا ڈالکر حکم دیا کہ گہرے خندق اور باندھ کے
سوریال اور آراستہ کر یں تو کیا اور عبداللہ خان نے فوج سپہر پہنچے تک آب دیوار موضع کی اور مورچال
آماده رونے میں بیرت انگولہ اندازی کی شب اندھی اور دار السلام کے ہرآن ہو کر بالاتفاق اسفندیار اور جواہر
جو ہمراہ لشکر تاریکی شب سے نکل کئے صبح تمام آدمی بیخبر لشکر عزق دریاے حیرت اور ملال
کے ہوئے اور عظما اور معتبرین وقت اپنے تئیں مبتلا بلا آوارگی کا کیا عسکریان فتح سپہر
بیت تازہ لشکر دریکے اور تمام مال و اسباب اقبا مندوں کا خاطر خواہ اپنی ہاتھ میں لایا
جو شخص کہ قادر اور رفتار ایک رہ رو کے تہا و خیمہ اندوز ہوا اور حسین قلیخان بہادر کے آ
کاگ کے تعاقب روانہ ہوئے اکبر آباد میں اگرچہ شہزادے کو اس فضیحتی سے پاس پاس

پہلا دور سلاطین ہند کے سلاطین

بہادر موصوف ہاں موقوف رکے منتظر فرمان معز الدین کے رہے اور معز الدین نے رستہ کا ویس ہوا اور آیا

بنفسہ مع ذوالفقار خان با بہوین ذیقعدہ کو ۱۱۲۴ گیارہ سے چوبیس سنہ ارادہ نہضت فوج سے کہ شاہجہاں

آباد سے نکلا اور رستہ میں بہتر ہزار سوار اور پیادہ بہتار سے سنہ دو اکبر آباد کا ہوا اور وہ جب قصبہ سموگڈہ پر

پہنچا اعلام اور خیام ہوا اور فوج سے کہ ہوا جو کے پیش سپہ آکر دریا کے کنارے جمنا پر [illegible]

کو مقابلہ لشکر کا ہوا چین علیخان بہتر بار [illegible] اور آکر فوج کی عوض میں [illegible]

آئے بہادر دہاں [illegible] آئی رستہ کو درکر [illegible] ظہور میں آیا اور [illegible] لشکر کی [illegible]

جمع کر دین گے اور عبد اللہ خان [illegible] اور کثرت فوج [illegible] کیا گیا اور [illegible]

سر انجام اسکا کیا ہوا کہ [illegible] قلیل [illegible] خان تیار کی [illegible] عبد اللہ خان

سکان [illegible] پہنچایا حسین معز الدین لشکر [illegible] کیا بس عبد اللہ خان [illegible]

فرصت پائی [illegible] ہاتھیوں پر زنانی سواریوں [illegible]

ظاہر ہوا معز الدین جا [illegible] پہنچا لیکن پائی آسکے شکستی کی اور [illegible]

سے فیلبان [illegible] عبد اللہ خان کے قدم جرأت کا قائم [illegible]

کو کلتاش خان [illegible] معز الدین [illegible]

[illegible] کوکلتاش خان کا کام کیا اور [illegible] دونوں [illegible]

[illegible] اور معز الدین [illegible]

[illegible] اکبر آباد کا لیا ذوالفقار خان [illegible]

سید امین استقلال کی فرخ سیر نے بندر مین فتح کی لیکر بیان سبب سیاست ذوالفقار خان کا کیا اور پیغام کہلوایا
که مدعی سلطنت کے تو قرار دیا اگر تم بھی دعوی اس امر کا ہے تو وہ بات جدی ہے اور اگر اطاعت نسل عالمگیر کی
منظور ہے تو معزالدین نہوا ہم سمجھے ذوالفقار خان نے یہ بات سنکر چار و طرف سے معزالدین اور اعزالدین
سے مایوس ہو کر تب کمال استقلال کی سید ان کے تھا اور دوسرے دار الخلافت دہلی اور معزالدین ایک کر لیا
مین مقام کر کے داڑھی منڈا ایک اپنی بدل لعل کنور کو ساتھ لیکر روانہ شاہجہان آباد کا ہوا بعد فتح کے جب حسین علی خان بہنچا
کو لاشون مین سے مجروحون کے اٹھا لائے عبدالصمد خان بہادر کو زندہ اور فرخ سیر کو مظفر اور منصور
شکر کیے جناب الہی مین بہت سے کیے پیش و سید مین جانب کے فتح اسید کو ساتھ بہیجکر روانہ ہوا اور حکم بار عام
کا دیا اول حسین قلیچ خان بہادر اور عبدالصمد خان اور محمد امین خان اور دوسرے امرا توران کی طرف سے عبداللہ
خان کی حاضر ہوے اور کورنش تہنیت سلطنت کی بجا لاکر عفو جرائم سے سرفراز کیے اور سید عبداللہ خان کو
منصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار عطا فرمایا قطب الملکی کے سرکے منصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار ممتاز کیا اور مرتبہ وزارت کا عطا فرمایا
اور حسین علی خان بہادر کو بھی خطاب امام الملک اور منصب ہفت ہزاری اور ہفت ہزار سوار اور مرتبہ عالی امیر
الامرائی بخشی الممالک کا ملا محمد امین خان بخشی دوم قرار پایا اور منصب ہزاری اور ہزار سوار اور خطاب
اعتماد الدولہ ہوا اور حسین قلیچ خان بہادر کہ وہ پنجہزاری تھے ہفت ہزاری ہوکر اور خطاب نظام الملک بہادر
ہوا اور صوبہ داری دکن کی ساتھ تغیر داود خان کے کہ نایب ذوالفقار خان کا تھا ملی عبدالصمد خان
اسد خان اور ذوالفقار خان بہادر پل پیادہ سے بہیجکر ملازمت فرخ سیر کی مستفیض ہوے میر جملہ کہ عبداللہ
نام اور خانخانان خطاب رکھتا تھا اور مزاج مین فرخ سیر کے در آیا تہا حاصل کیا اول

سلاطین ہند کے

ذو الفقار خان کو حکم قتل کا ہوا اور اسی دن کہ سولہوین محرم کی تھی معز الدین کو بھی کہ وہ قلعہ مین شاہجہان آباد کے مستور تھا مار کر اسکا سر نیزہ پر چڑھایا اور لاشکو اسکی پشت فیلبان فرخ سیر ہاتھی پر ڈالکر اور لاشکو ذو الفقار خان کی ہاتھی کی دم سے باندھ کے اور پیچھے اسکی اسد خان کو تمام شہر کی گلیون مین پھرا کر بعد اسکے دونون لاشونکو دروازہ میں شہر پناہ کے لٹکا دیا اور اسد خان کو پالکی کے سوار مع زنانہ فقط جسم کے ساتھ اپنی حویلی مین جانیکا بہادر کی بند کیا اور تمام مال و اسباب انکا ضبط سرکار مین ہوا اور وہ رنج سے مرا چنانچہ دیوان ذو الفقار خان کا تھا اسکی چھپا لی گئی مشہور کہ ذو الفقار خان امیر الامرا ابو شکست معز الدین غضب ناک تھا فرخ سیر تھا بلکہ ارادہ اتفاق سے معز الدین یا فرخ سیر تاجدار کو باربار جنگ کا کہتا تھا اپنے باپ کے ناکارہ اختیار کیا کہتے ہین کہ وہ بدلہ لیا فرخ سیر سے ہوا اور نادر دلی فتح کی سکہ بادشاہ کیا جملہ بالا مرتبت کا اسد خان کی نام اصلی ابراہیم خان تھا اور بعد قتل ذو الفقار خان کی نام اسکا اسمعیل ہوا یہ مورون کی باتقسام غریبا چشم مرقوم ابراہیم اسمعیل افزان ہو دیا اور اسد خان چھٹے سال جلوس فرخ سیر پچانوے برس کی عمر ہو چکے بعد قضا کیا اور فیصلہ کر گیا اور ریاض و قتلین فرخ سیر ایسی تھی کہ ہر دم وقت اپنے در بار سے اپنا والفال سے رخصت ہو جاتے اور بعد پہنچنے کے غیر عافیت سے مکان مین نذور اور صدقات فقرا اور مساکین پر تصدق کرتے تھے چھٹے سال بعد جلوس کے حسین علی خان بعد چھٹے تنبیہ راجہ اجیت سنگھ راٹھور کے کہ جسنے اس وقت سے عالمگیر کے گردن ہوا اور بلکہ تخریب مساجد اور تعمیر بتخانہ کی جو دہ پور مین کی تھی روانہ ہوا اور راجہ مذکور سطوت سے امیر الامرا کی اطاعت کر کے رتبہ کی اپنی قسمی سپرد کر دینی قبول کیا اور راجا مان پاری بیاہ فرخ سیر ١١٢٥ کیارہ سے ستائیس ہجری

میں تنبا دی ہوئی لکھا ہی کہ ہند و دکن میں ابتدا عہد سے و ایران کے اور سلاطین اسلام کے کسی یہان میں تکلف سے
نہوی عروس ہو داماد نہوا تہا بادشاہ فرخ سیر نے بابین بادشاہ کو امیر الامرا کے گہر جاکر وہ مکان عروس کا مقرر
پایا تہا صیغہ عقد کا پڑہا ہی اور عروس کو کر بادشاہ کے محل میں دولت سرا کو اپنے لیے آیا پانچویں سال
جلوس کے ابتدا ایام ایک شخص بندہ نام ... قوم سے سکہہ کہ پیشوا ہیں اس قوم کا قرار دیکر آزار سے
مسلمانوں کے بہت سے ہلاک کیا تہا حسب الامر بادشاہ کے عبد الصمد خان بہادر دلیر جنگ صوبہ دار کشمیر نے قصبہ کو ... میں
سے مع رفقا اسکو اسیر کرکے روانہ حضور کیا اور جا ہو سکے بندہ مع ... موقت جس ہو اور اسکے انصار سے
باب میں ارشاد ہوا کہ ہر روز سو نفر اسکے وہ سے رو برد کو توالی چبوترہ پر قتل کو پہنچیں مجب
اس حکم کے جب تمام وہ جماعت بد اعمال کو سے نہ پہنچ کہ مقتول ہوئی تب بندہ کو ... اسی کے
زانو پر ہاتہ سے ہاتہ اسی بالکا ... کہ ... پیچھے کرم کیے ہوئے ... سے اسکے
بہی گوشت سے ... وار ... داخل جہنم کیا ... جلوس سے بہت سے
تہا اور ... دربار عام میں ... عزت افزائی کے ارشاد ہوا تہا کہ ... اور دستخط ... کا ...
اور دستخط میر ... عنایت ... مزاج بادشاہ کے ... تہا اور ... واسطے
... مختلف ... زیادہ ہوتا جاتا تہا چنانچہ ... داود خان
بہی کا جو صوبہ دار احمد آباد کا تہا ... حسین علیخان کہ ... قبیل ... صوبہ داری کل دکن
کی واسطے امیر الامرا کے مقرر ہوئی احکام جہان مطاع صادر ہوا کہ نظام الملک بہادر ملک دکن
... سے حضور میں آوین اور داود خان ... کو جاکر استقبال امیر الامرا کا کرے ؛

سلسلہ سلاطین سادات

ایکے بیٹے بعد چہار دکہیں محل میں لائے اور پوشیدہ حکم محکم ہوا کہ سامان جنگ کا تیار کرو کہیں حسین علیخان ایسے
ہی ہیں جلد نہ کریں کہ کام اسکا اس طرح پر انجام کو پہنچا دیں کہ یہ عقدہ منکشف نہو اور تو جلد وہیں آ کے
نظامت تمام دکن کے صوبوں کی بہمکو عنایت ہوئی اقبال سادات کا ہنوز زوال پذیر نہوا تہا اگرچہ چاند کو ہر یکے
جنگ کرنیمیں قصور کیا اور میدان کارزار میں کمال مردانگی سے پیش آیا لیکن معاملہ اسکے بالعکس ہوا اور فتح
نصیب حسین علیخان کے ہوئی اور داؤد خان افغان مارا گیا جب چند ہنگامہ ہوئے داؤد خانکی دربار میں آنے کی
ملال کے چہرہ سے بادشاہ کے نمایاں ہوا اور طرف سید اجانکی دیکہہ کر فرمایا کہ ایسا سردار نامی اور صاحب جوہر
واقعی مارا گیا اور موجب اسکا نہ جواب ملنے کی گہراہی بندہ کا ہاتھ سے اس تہمت کے ثابت ہونا لائق نہوا
رضی حضور کے سپاہ نہو پس فتنہ رفتہ رفتہ درمیان وزیر اور بادشاہ کے بہت طول ہو گیا یہانتک کہ مان ندہب کی ایکبار
قطب الملک کے گہر اکر باعث صفائی کا ہوئی بلکہ خود بادشاہ بہی اسکے تصفیہ کیواسطے قدم رنجہ فرمائیکی سلسلہ عزل و نصب
اور تغیر و تبدل امور سلطنت کا موقوف ہوا جو امر کہ بادشاہ کرتے بغیر استصواب وزیر کے ہوتا تہا
جو بات کہ وزیر چاہتا تہا ناپسند خاطر بادشاہ کے ہوتی تہی ہر ایک کمتر اعتبار اپنا جانکر صدور و سلامتی کی
کرتا تہا اور یہ بہی مشہور ہی کہ ایک طرف دو طرف ہوتا ہے واسطے مخالفت کے کبہو کبہو نوبت سپاہی کی
بہی اکثر ہو جاتی آ جانا اور بار بار کا موقوف رہنا تہا بارہا کچہہ بار بار کے افواہ موحش خلائق میں مشہور
کرتے تہے چند سے صورت معاملہ کی اسطور پر رہی اور بعد مراجعت حسین علیخان کے سفر دکن سے عبداللہ
خان نے مندیلیت اپنا اندر اور باہر قلعہ کے گزرا کر دوران تہا اور بندوبست خدمات متعلقہ کا
کیا اور خبر ہلاکت داؤد خان افغان کو دربار دہلی میں حسین علیخان کے ہوا تہا اور بعد برطرفی کیا

فرخ سیر نے چاہا کہ وعدہ کرکے بالفعل اس امر کو ٹال دے لیکن نہو سکا بلکہ کلمات سخت اور درشت درمیان آئے
اعتقاد خان مصاحب خاص سے بادشاہ کے اسوقت حاضر تہا اسکی فریبی کی باتوں سے چاہا کہ صلاح کرے قطب
الملک نے اسکو گالیاں فحش دیکر در سے اٹھوا دیا اور بادشاہ بھی رخصت ہوکر محل میں تشریف لے گیا کہ روز
تو اسطرح گذرا اور جب شب ہوئی قطب الملک بیچ اندر قلعہ کے اور دو ہزار سوار ... باہر بیداری رات
سے کہتے ہیں کہ اس شب تمام شہر میں ایک زلزلہ عجیب اور غلغلہ غریب تہا کہ کوئی نہیں جانتا تہا کہ صبح کیا ہوگا
غرض جب آفتاب نکلا اور روز روشن ہوا قطب الملک اور مہاراجہ اجیت سنگھ نے چاہا کہ فرخ سیر جو محل میں ...
تا انفصال جواب سوال کا کرکے ایک جا میں اسکو بند کریں تا فتنہ برطرف ہو چونکہ یہ بات صورت پکڑی
اور اسی عرصہ میں باہر خبر اصل گشتہ ہونے قطب الملک کی زبان عوام پر جاری ہوئی
پس شور و شر مردم بازار کا ظاہر ہوا الحاصل بے انتہا بازار کا دکانیں پر دراز کیا امرا مال احوال
بیخبر واسطے کمک فرخ سیر کے گہروں سے اپنے نکلے ہر چند کہ نظام الملک بہادر اور صمصام الدولہ کو
مقتضاے دوربینی کے خانہ نشین تہے لیکن بقادر سے صمصام الدولہ کے کہ ... پیش ... ہو رہے تہے
گہر کو اپنے خالی دیکہ کر اتنا راہ مرہٹے جو دکن سے ہمراہ حسین علیخان کے آئے تہے مائل ہوئے اور بنا
مار ماری پڑی مرہٹے کہ لڑائی سے شہر کے ناواقف بہت تہے قریب ایکہزار پانسو کے ... سنا
نام ... مارے گئے اور اکثر زخمی ہوکے بقیہ السیف بہاگ کر لشکر میں اپنے جا پہنچے شہر کے ...
تہا علحدہ ہوگئے ہیں کہ بہت بازار بندرین اور قصبوں سے اسکے غارت کر دن سکے ... تہا بس
جو جہات قطب الملک کی متفق ہوئی حسب الامر امیر الامرا کے چاند بی بی جو ... سے

دلاور امیر سعد بیگ غلام شاہ داؤد خان خسرو جھ سپر اور غازی الدین خان کا سلطنت غالب کیا تو بے سبب سے مقابل
ہو کر مقابلہ پر درپے ہوئے اول حملہ میں ضرب بالک فیصل غازی الدین خان کو رد کر دیا ہوا اور پھر انہی کی طرح کیا
کئے اور سعادت خان معہ پسر کے زخمی ہو کر فرار اختیار کیا بازار گیر و دار کا گرم تھا کہ حسین علی خان نے عبد الله
خان سے کہا کہ اگر انتظام کثیر ہوا ایک قریب ہے کہ فتح عظیم نصیب ہو کر کے تعاقب تا کل شاہ میں جلد معہ
ایک دو کیا تیار فوج سپہ ہوئے ہیں دو یک اقتدار کی ہی بنا ہو کر نجم الدین علی خان برادر قطب الملک نے
فدا ہو کر شہید و فقان اور چلون کو انکے ہم داخل در آکر ان بشاد در کیا اور کچھ جو کہ در دارہ
پر ہیں فتح کر کے جستجو کے بعد فتح سپر کمال بچی سے کتان کشان اندرون زنان سے باہر لاکر اور پر لا
کے کیا اندر قلعہ کے وہ پانچ شش و بار یک تھی قید کیا اور فوراً رفیع الدرجات ابن رفیع القدر کو جلوس سے
آوارتا و بالا کی اور صدا سے چار ان کی کوشش منتظر میں معرکہ رسید ہ میں بہنچا ہی فتح رخ خواجہ سرا ارام مالا
تاریخ اس شکست کی ارباب دانش یوں کہتے ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار واضح ہو کہ آیہ کریمہ سے اسطرح
حرف بدا اندکور ہی اور بہا الحروف ارباب سیر نے ریہ کو مادہ تاریخ کا شمار کیا ہی ہو کہ عدد اس میں
بی اور سبب میں فتح سپر کے اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں کہ چند روز کے بعد تشنگی کے زندان میں
بیکل اگر ابہی عالم آخرت کا ہوا اور بعضے یوں روایت کرتے ہیں کہ تھیں بار اسکو زہر دیا کیا ہو تا
تو اثر نکیا جب ... وقوع اثر اسکا ہوا سے تکلیف کے حالت نزع میں کلمات درشت حق ان کی
در د ... کیک بلکہ ... نامناسب زبان پر لائے ... امیر الامرا ...
قطب الملک نے بہ ... حکم دیا کہ تسمہ کھینچ کر جلد اسکو فارغ کر دیں ... کے وقت تسمہ

سلاطین ہند بہمنیہ

کھینچے گئے ہاتھ پاؤں بھی اس بیچارہ کے خراب ہوگئے خوب زخم ہوئے [illegible] جان بحق تسلیم [illegible]
عبرت فزا کام ہی کی [illegible] سلطنت فرخ سیر کی پچھلے سالوں میں [illegible] سے زیادہ ہے رفیع الدرجات کا بیان
ابو البرکات شمس الدین محمد رفیع الدرجات جو باعتبار رفیع القدر خلف بہادر شاہ کا کہ وہ جہاندار شاہ [illegible] عزلت نشین گوشہ
محبوس کا تھا نہ وہ [illegible] قسمت جو اسکی یاوری کی سید [illegible] گرفتار ہونے فرخ سیر کے [illegible]
ہنگامہ شور و شر کا برپا تھا جلد سادات نے [illegible] نکالکر حمام اور تبدیل لباس [illegible] زینت [illegible]
[illegible] تاریخ ربیع الثانی کی روز چہارشنبہ ۱۱۳۱ گیارہ سو اکتیس ہجری میں [illegible] پہر دن چڑھے
تخت شاہی پر لا بٹھایا [illegible] اور شادیانوں کی نقارخانہ بادشاہی بلند ہوا [illegible] اور [illegible]
[illegible] جو آپ بنا قطب الملک کا [illegible] اور معتمد قطب الملک کے جابجا قلعہ میں اور اطراف
دروازوں پر دیوان خاص و عام کے مقرر ہوئے اور امرا اور ارکین سلطنت کے موافق مرضی سادات
کے تغیر و تبدیل پائے اور اعتقاد [illegible] فرخ سیر کا تھا کمال ذلت اور خواری سے قید کیے گئے
مال اور اسباب اسکا ضبط کیا جب سیدوں کی خاطر جمع ہوئی اور انہیں تسلط کلی حاصل ہوا خزاین
بادشاہی سے نقد اور جواہر اور [illegible] اور گھوڑے [illegible] اور ہاتھی جو کچھ مزاج چاہا [illegible] دونوں
بھائیوں نے [illegible] قطب الملک نے کہ مزاج اسکا [illegible] طرف [illegible] تھا [illegible]
پرستاران حرم سرائے بادشاہی کو [illegible] جمال [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] العلم عند اللہ [illegible] شاہزادہ [illegible] سل [illegible] مہینے کئی دن [illegible]
[illegible] ایک دن اکیسویں رجب کو انتقال کیا مدت سلطنت اسکی [illegible]

رفیع الدولہ کا بیان

رفیع الدولہ کا بیان رفیع الدولہ ابن رفیع القدر رفیع الدرجات کو بعد انتقال اسکے
بہائیکے عبداللہ خان اور حسین علیخان نے کہ یہی دونون مدار المہام سلطنت تھے بادشاہ کیا اور
مالی اور ملکی مین مصروف ہوگئے نہین دن تو نہین کہ رفیع الدولہ کو اشتہاء غیر فیہ حاصل ہوئی اسکو فالج ہوگیا
ایکو پیر چچا کا بیٹا محمد اکبر ابن عالمگیر کا کہ قلعہ اکبرآباد مین قید تہا اپنی جا تخت سلطنت پر جلوس کرکے رفیع الدولہ
خروج کیا امیر الامراء اور قطب الملک رفیع الدولہ کو ہمراہ لیکر وہان آئے اور لوتے رمضان سنہ اللہ مین گرفتار
کرکے اور بسر قید کیے پس اس عرصہ قلیل مین مرض اسہال کا عاید حال رفیع الدولہ کا ہوا ہر چند کہ بہادر شاہ
نے بیچ مداوا اسکے کوشش بلیغ کی لیکن اجل مسمی پہنچی تہی فایدہ نہوا آخر الامر بیماری یہانتک شدید ہوئی کہ آثار
روبہ ظاہر ہوئے اسدم قطب الملک اور امیر الامراء چپ ہو گئے اور بعد آخر شوال مین محمد ابراہیم بہائی
کو اپنے واسطے لائے روشن اختر خلف خجستہ اختر جہان شاہ بہادر شاہ کہ عمر اسکی اٹھارہ برس کی تہی وہ عہد سے
معز الدین کے ساتھ والدہ اپنی قلعہ سلیم گڈہ مین وقت بسر کرتا تہا روانہ کیا و قبل پہنچنے روشن
اختر کے دار الخلافہ اکبرآباد کو بلاکہ نکلنے سے پہلے آیا کہ رفیع الدولہ زیادہ ایام سلطنت اسکے تین ایام
رفیع الدرجات ہوئے تہے کہ بفاصلہ اجل موعود کا ہوا اسکے بعد شاہزادہ مذکور دربار رفیع الدولہ کا انہدام
تک محفوظ رہا اور جب شاہزادہ موعود اور سلطنت کو سہنیا فخار نکو متوفی مذکور کے نکالکر جوار مین خواجہ قطب الدین کے مزار کے پاس
مدفون کیا جاتا ہے کہ وقت انتقال سے محی الدین محمد اور نائب عالمگیر کے سلطنت تک روشن اختر محمد
شاہ ابن خجستہ اختر ابن بہادر شاہ تک ایام سلطنت جملہ حکام مذکور الصدر کے تیرہ دن کم تیرہ برس ہین

روشن اختر محمد شاہ کا بیان روشن اختر خلف صدق خجستہ اختر ولد بہادر شاہ

سلاطین سیدیہ

بن عالمگیر بادشاہ تاریخ و نقص کی سنہ ۱۱۳۱ گیارہ سو اکتیس ہجری میں سقف سے کون [illegible] کے بعد [illegible] چبوترہ

بخوبی بیٹھے زمانہ مسعود اور طالع [illegible] سریر آرا اور [illegible] ہوا اور لقب اپنا ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ کیا اپنا

قرار پایا کہ زمانہ ابتدا سال سلطنت کا عمل سے فرخ سیر کے [illegible] ایک بات [illegible] کہ اسمین سلطنت رفیع الدرجات

اور رفیع الدولہ کی اوجھ [illegible] کی بنا رکھیں اور ہزار روپے [illegible] نواب قدسیہ [illegible] والدہ بادشاہ ظل الہی

پہنچا کر سبب [illegible] اختیار سے حسین علیخان اور عبد اللہ خان کے سنہ مشہور [illegible] کہ ہوا تا جیسا کہ

مین سے [illegible] عہد دارا اور خواجہ سرا اور فیلبان و آدمی خاص [illegible] اور سواری کی اور باورچی اور

رکابدار و فراش و غیرہ نوکر رون سے عبد اللہ خان کے ہر کام پر بادشاہ کے مستعد ہوئے اور اتالیقی

بادشاہ کی اور تمام خدمات حضوری کا اور اختیار دیوان عام خاص کا سید وان [illegible] ہمت خان کو سپرد

کیا اور رفیع کہ محمد شاہ بادشاہ اور دی ہوشیار کی کہ کوئی کام بغیر رضا سید کے نہ ہو اتالیق کے عملین

اور ہمیشہ ساتھ [illegible] اسکو [illegible] پیش آ و رہ اپنا کیا تھا اور [illegible] سید ان کے

ہمیشہ ہمراہ [illegible] رہتے [illegible] کوس دو کوس [illegible] اور

شکار اور [illegible] باغ کے لیے [illegible] باہر الا کر داخل قلعہ ہونا [illegible] اور [illegible]

اور سوار [illegible] اور [illegible] کا [illegible] حال کہ بادشاہ سلطنت

تھے اور قطب الملک امیر الامرا مختار رہے چاہتے کرتے پس کچھ کم دو برس کے عرصہ میں

جب ستارہ سعادت کے اقبال کا اوج سے طرف حضیض ادبار کے میل کیا درمیان نظام الملک

بہادر اور امیر الامرا اور قطب الملک کے [illegible] نا موافقت آ گئی انجام ؛؛؛

کار نظام الملک بہادر سبب بیٹی کے مظفر و منصور اور امیر الامرا اور قطب الملک مغلوب اور مجبور ہوئے تفصیل
اس اجمال کی یہہ ہے کہ نظام الملک بہادر فتح جنگ جبکہ قلیچ خان بہادر کو وقتیں رفیع الدرجات کے صوبہ داری
مالوہ کی عنایت ہوی تہی باوجودیکہ اسوقت نظام الملک بہادر کو نظر کرکے اوضاع اور اطوار زمانہ
کے یہہ بات منظور نہ تہی لیکن انکار بہی مناسب نہ تہا اس سبب سے حسب الارشاد بادشاہ کے اس نواح کو کہ خس و خاشاک
فتنہ و فساد سے بہری تہی پاک کرکے طرح امنیت کی ڈالی تہی اور قبل اسکے وقتیں فرخ سیر کے مراجعت
قلیجخان کی جو وقت کہ دکن سے ہوی تہی مرحمت خان قلعہ دار ماندو کا واسطے ملاقات کے نہیں آیا تہا ملال
دل میں اسکے تہا اسوقت چاہا کہ انتقام اسکا کرے قلعہ دار مذکور کو تغیر اور خواجم قلیجخان تورانی کو اسکے
کام پر مقرر کرکے روانہ کیا مرحمت خاں انقلاب سلطنت اور گردش زمانہ کی دیکہکر سوچنے میں قلعہ کے ورنیت کی جرات
قلیجخان نے واسطے اطلاع کے عرضیں کئی اسکی بابت لکہکر روانہ کیا امیر الامرا اس عرضی کو دیکہتے ہی وکیل کو
مرحمت خان کے چشم نمای کی اور نظام الملک بہادر کو بہی لکہا کہ سرکار سے قلعہ ماندو کا خواجم قلیجخان کو عنایت ہوا اور مرحمت
خان کو فہمایش کریں اسکے تامل ہے اگر ارادہ کریں اور منصبہ انفصال آوے تو بہت مناسب ہے نظام الملک بہادر
خان کی فہمایش کی اور قلعہ کو قبضہ میں خواجم قلیجخان کے آیا لیکن مرحمت خان کو بسبب ناخوشی امیر الامرا کے بیہ خصوصاً
ہو چکا تہا اور نظام الملک بہادر کو نجابت خاندان اور دلاوری اور ہوشیاری سے حال اسکی قدر و قیمت کمال تہی
بلاکر اعزاز و اکرام سے نزدیک اپنے رکہا قبل اسکے اور ایک فرمان نام سے نظام الملک بہادر کے مقدمہ میں گوشمالی
قلعہ رانگڈہ متعلقہ صوبہ مالوہ کے جو قبضہ میں چند سال فساد پیشہ زمیندار کے تہا صادر ہوا نظام
الملک بہادر نے مرحمت خان کو سرگروہ فوج کا کرکے روانہ کیا مرحمت خان نے جاکر سانہہ روز دست

سلاطین بہمنیہ

[illegible]

نمایان ہے اس قلعہ کو تسخیر کیا باوجود اس جشن سنہ کی تفصیل کی معاف نہوئی پس نظام الملک بہادر نے یہ
بزرگانہ کرکے اختیار سند صوبہ بالوا امر رحمت خان کو مرحمت کیا معز الدین نظم و نسق اس جگہ کا اچھی وجہ
سے عمل میں لایا اور کئی مضمون بر جنبری کے مسکن ہوا واسطے [illegible] حقیقت اخبار
عبد اللہ خان کو پہنچی یا خوش معلوم ہوئی اس لیے کہ ان دو سپاہ زادہ تھا جسے نزدیک نظام الملک بہادر
رحمت خان کے جمع ہوئی تھی اور وجہ اس کی سپاہ کی مشہور ہوئی کہ [illegible] اعتماد [illegible] بہادر کو
کہ جس بادشاہ کے حکم کی [illegible] باتیں کرتے تھے اس عرصہ میں حسین علیخان نے نظام الملک بہادر کو
اس مضمون کا لکھا کہ ہم [illegible] دکن ہوئے [illegible] اگر صوبہ [illegible]
اکبر آباد الہ آباد ملتان برہانپور جو پسند آوے تمہارے [illegible] نظام الملک بہادر نے کا سبب [illegible]
ملک [illegible] جو دلیل کا لکھا تھا کہ [illegible] بیت [illegible] من بود عالم
بوفا [illegible] من چون [illegible] امیر الامرا [illegible] قطب الملک [illegible] نامہ کے دیکھ کر
وکیل کو نظام الملک بہادر نے خلوت میں بلایا اور کلمات نامناسب زبان پر لائے جب نظام الملک
بہادر کو یہ خبر پہنچی اور [illegible] بادشاہی کی [illegible] محمد امین خان کی [illegible]
سادات اور [illegible] کہ کار [illegible] ہو کر موافق صلاح [illegible]
اور [illegible] صاحب [illegible] توکلت علی اللہ کہکر [illegible] اور [illegible] موافق عزم [illegible]
[illegible] امیر الامرا [illegible] روانہ کیا اور آپ [illegible] رحمت خان اور عبد الرحیم خان [illegible] اور
ہو [illegible] قدیم اور [illegible] ہزار [illegible] سوار [illegible]

[illegible]

بمجرد اسکے سنوح ہیے کو چکر کے متوجہ وقت الہ دکن کے ہوے آخر ماہ البتہ خبر امیر الامرا کو پہنچی اور تمام
لشکر بادشاہی میں مشہور ہوی امیر الامرا نے دلاور علیخان بخشی کو اور راجہ بہیم اور راو گجسنگہ کو
و صلابت اور سطوت فوج کے پہلے اسکے ہوا کے لکہا نظام الملک بہادر کو اقبال انکا یاور تہا زیادہ اس سے کہ قلعہ
اسیر و قلعہ برہانپور خود دیکہو دیر وقت ہاتہ آئے اور الاوٹ خان صوبہ دار برہانپور اور عوض خان صوبہ دار برار
[illegible] بہت سید آوے اور پٹہان وغیرہ [illegible] حال [illegible] جب لشکر دلاور خان کا کوچ بکوچ متعاقب
تہا جس وقت کہ دو چار کوس برہانپور سے پہنچا نظام الملک بہادر نے جو یہ خبر سنی آپاس [illegible]
روکنے [illegible] اور اسیطرح کمک [illegible] دلاور علیخان کی [illegible]
محمد خان اور بہیم سنگہ اور گجسنگہ کو ساتہہ لیکے گیارہ ہزار سوار سے ستون کی مانند
میدان کارزار میں آیا اور غیاث خان سردار فوج نظام الملک بہادر سے مقابلہ ہوا
سادات [illegible] مرا دلاور علیخان اور دونوں راجپوت تیر تقدیر کا [illegible] اور ایک
سردار دکن نظام الملک بہادر کے آفت جانی نہ پہنچی [illegible] ان سادات کی لشکر سے نظام
بہادر [illegible] ہوئی سینہ سے اس خبر کہ بادشاہ اور محمد امین خان اور امرا باطن میں
خوش ہوے اور دلیر سید دونوں نہایت رنج کیا بعد اسکے باقیوں میں رمضان کو [illegible]
عالم علیخان بہتیجا امیر الامرا کا پچیس ہزار سوار سے واسطے مقابلہ کے کتل فرد اور [illegible] نظام
الملک بہادر نے [illegible] بہ ہمراہی [illegible] قلعہ اسیر میں [illegible] برہانپور کے [illegible]
اور دریا [illegible] ہے کہ بسبب ایام بارش کے پور تہا اسکے خبردار ہوئے عالم علیخان سے کے

پہلا دفتر

سلاطین تیموریہ

اس امر سے بایاب جلد دیکھ کر عبور کیا پس عالم علیخان نے یہ خبر سنی اور دوسرے روز سوار ہوا

ہوا القصہ پانچویں شوال کو عالم علیخان مع رفقا اپنے یعنی مشہور دلاوران اور اعظم خان اور امین خان اور

داود خان اور شمشیر خان اور محمد اشرف خان بخشی اور رفیق خان دیوان اور سبیع خان اور محمدی بیگ اور

ملک خان اور جواہر خان وغیرہ مع سرداران دکن اور مرہٹے ارادہ سے جدال و قتال کے سوار ہوا اور سید

غیاث الدین خان کو فوج میں ہراول اپنا کیا نظام الملک بہادر نے بھی موافق دستور کے جمع کر کے خان بہادر

غازی الدین خان بہادر بڑے فرزند کو اپنے ساتھ لیکر ہراول کیا اور عبدالرحیم خان اور ... خان اور سعد الدین خان اور

... خان اور کامیاب خان اور غیاث خان ... خان اور اختصاص خان اور دلیر خان اور ... خان اور

اور راجی خان اور دوسرے بہادروں کو میمنہ اور میسرہ پر مقرر کر کے آپ بیچ میں ہاتھیوں کے قول لشکر میں ... اور

چنداول اور طرحوں کو ساتھ بعض نمک حلالوں کے پیچھے مقرر فرمایا عالم علیخان جوان نورسیدہ ناتجربہ کار تھا

باوجود دیکھنے احوال دلاوری علیخان کی لڑائی کا معلوم تھا بہ ہوشیاری اور جلدی سے اگرچہ کسب ... میں

... فوج ... کارزار میں باوجودیکہ تمام جسم اسکا زخموں سے چور تھا لیکن ... قدم آگے ہی رکھتا تھا کہ ...

سے اختصاص خان کی ہاتھ اسکا کٹ کے جاتا رہا اور بہادر نے نظام الملک بہادر کے ... عالم علیخان

ساتھ کمال دلاوری اور شجاعت کے خود روانہ میدان عدم کا ہوا سامان اسکا ... ہوا

تاراج ہوا جو کچھ بچ رہا داخل سرکار نظام الملک بہادر ہوا ... جب ... قطب الملک

اور امیر الامرا کو ہوا ... خارج ... امیر الامرا ... ناسور ... دکن میں ...

بہت تھا ... جب ... مبارز خان ... اور دلاور خان ... مبارز خان

سات آٹھ ہزار سوار سے ملحق نظام الملک بہادر کے ہوئے واقع ہو کسان روز بادشاہ اور امیر الامرا حسین علیخان
اور قطب الملک عبد اللہ خان اکبر آباد میں تھے جب خبر پہنچی عالم علیخان کی بہت شکست کی حسین علیخان
شاہ اور جہان پناہ پچاس ہزار سوار قدیم و جدید اور بہت توپخانہ آتشبازی کی تفنگچیان قدر انداز
ہمراہ لیکے واسطے مدافعت نظام الملک بہادر کے [illegible] میں [illegible] کے
روانہ دکن کے ہوئے اور قطب الملک نائب بادشاہ کا ہو کر ارادہ شاہجہان آباد کا [illegible] اجل [illegible] حسین علیخان کی پہنچی
تھی اٹھارہ چہارشنبہ کے دن [illegible] تاریخ ذیحجہ کی سنہ ۱۱۳۲ گیارہ سو بتیس میں مطابق سنہ جلوس محمد شاہ
کے [illegible] فتح پور [illegible] لشکر شاہی [illegible] تھا [illegible] خیمہ میں پہنچا [illegible] آگے
ہو اکثر [illegible] کچھ کم و زیادہ [illegible] کرکے [illegible] دروازہ کلاں [illegible] پالکی [illegible] میر حیدر خان
کاشغری قوم کا [illegible] محمد امین خان [illegible] قتل امیر کا
ارادہ مصمم [illegible] کا غذ التماس کا جو اسمیں مضمون محمد امین خان کی
شکایت کا تھا بلند کیا ہرچند کہ چوبدار مانع آئے لیکن قضا و قدر نے دلمیں امیر الامرا کے ڈالا نہ قدغن
پہنچانا چاہیے حکم آگے آنیکا دیا میر حیدر [illegible] دیا کہ دوڑا اور نزدیک پالکی کے ہو کر عرضی گذرانی اور
زبانی احوال عرض کرتا ہوا چلا جو ہیں امیر الامرا متوجہ ملاحظہ عرضی کا ہوا کمال استقلال سے [illegible]
کمر سے اپنی کھینچا اور [illegible] کا [illegible] کر [illegible] اسپر [illegible] طرف سے مقابل [illegible]
ہو گیا بس [illegible] کام امیر کا تمام ہو گیا عبد الجلیل بلگرامی نے مرثیہ تعزیت میں امیر کے
لکھا ہے مصرعہ [illegible] تاریخ [illegible] قتل حسین [illegible]

نور العین خان پسر اسد خان کہ عمزادہ امیر الامرا کا اسوقت پیادہ ساتہہ پالکی کے تہا خرشنیں اسکی
اسمیں قابیل کو بزادیکر ہوا نہ وادی عدم کا کیا اور ایک شعل جو ہمراہ اسکے تہا اپنے پیچہہ سے تو ضید
کو مار لیا مدیر قضیہ اسکو بہی سلامت نچہ یا بہر مغلیون نے ہجوم کرکے امیر الامرا اور نور العین کا کاٹ کر سر دو
بادشاہ کے پیلے آئے لشکر میں ایک تلاطم ہوا کہ معاذ اللہ لکہا ہی کہ سعادت اور فاکر و حسین علیخان کا واسطے
رفاقت کے نکی تلوارین لیکر صفین چیرتے ہوے تشیخ خانہ تک بادشاہ کے پہنچ گئے تہے وہان مغلیون کے
مارے گئے حکم اسکا جو ہوا امیر الامرا کا تہا اسکے لوگوں نے سراپردے کا گرا اندر کہس گئے تہے ہاتون پاسبانوں کے زخمی ہو
پہر پیچہے یہ قدر بہی برق انداز بیان کرکے شوق سکو عزت خان نام خواہرزادہ حسین علیخان کا اسوقت خیمہ میں حاضر ہو
بار رہا تہا خبر قتل ماموں کی سنی فوراً روانہ ہاتہی پر سوار ہوا اور بغیر فوج ہمراہی اور تہان وغیرہ
بلا تامل واسطے مقابلہ بادشاہ کے دوڑا اور بہی جلد سیں تین ہزار سوار رفقاء اسکے مانند برق باد کے لشکر بادشاہ کے
پہنچے اکثر بادشاہی بہی علی التواتر مدد کو پہنچے بڑی لڑائی ہوئی خود بادشاہ بہی آ پہنچے ہاتون سے تیر مار
رہے تہے عزت خان کو ادل و زخم کاری تیر کے آئے بعدہ ایک گولی بندوق کی ہاتہہ سے حشمتی
کی جو واضح ہیں حیدر علیخان کی تہا لگی پس کام اسکا تمام ہوا اس ہنگامہ میں مارا جیون سنگہ
کو امیر الامرا اسکے آگ لگادی اور خزانہ عامرہ اسکا کہ ایک کروڑ سے بہی زیادہ بتلاتے ہیں ساتہہ تہا
لوٹ لیکے آپس میں جو رہ کیا تہا بعد رفع غدر کے ضبط بادشاہی مال ہوا محمد امین خان کو اصل اور
اضافہ ملکر آٹہہ ہزاری منصب اور آٹہہ ہزار سوار دو اسپہ بادشاہ نے عطا فرمایا اور ایک کروڑ پانچ
لاکہ دام نقد انعام ملا اور خدمت قربت کی اسکے سپرد کیگئی ہوئی اور صمصام الدولہ خدمت میر بخشی

کرکی ومنصب آٹھ ہزاری اور خطاب میر الامرائی کا حاصل کیا علی ہذا ایک شخص موافق حسن خدمت
اور سعی کے مورد عنایات بادشاہی کا ہوا سید عبد اللہ خان چالیس کوس شاہجہان آباد سے تھا کہ یہ خبر پہنچی اور [illegible]
میں کو اسکی بہرہ اور رفتار اور زندگی کو ناگوار کیا لیکن سوا صبر کے چارہ نہ دیکھا اسی طرح سے با دل پر غم اور دیدہ
پر نم مصلحت توقف میں نجانکر آگرہ کی طرف متوجہ ہوا اور بعد ایک سی [illegible] کیا ہوئیں
ذیحجہ سنہ گیارہ سو میں سلطان محمد ابراہیم خلف رفیع القدر [illegible] بہادر شاہ کو لقب سے ابو الفتح ظہیر الدین
کے ملقب کرکے تخت سلطنت پر جلوس دیا اور آپ [illegible] ایک رسالہ کی نگہداشت کا حکم دیا اور قدیم سوار جو
سابق [illegible] دلی [illegible] ان فوجوں کی نگہداشت میں
مبالغہ زیادہ تھا تحقیق نجابت اور رذالت کی عمل میں نہیں آتی تھی جو کہوڑا لیکر آتا تھا نوکر ہوجاتا تھا ان
بہت بیس نو ہزار سوار ملازم سرکار قطب الملک کے ہوئے اور روپیہ بھی تخمیناً قریب [illegible] کے خرچ میں آیا غازی الدین
بخشی اول نجم الدین خان بخشی دوم صلابت خان بخشی سیوم میر جان بخشی چہارم قرار پایا علی ہذا اور [illegible]
اور [illegible] موافق [illegible] جو صلہ [illegible] ذیحجہ سنہ مذکور کو قطب الملک سلطان ابراہیم کو
تجمل [illegible] سے [illegible] اس عجلت میں [illegible] ہمراہ لیکر واسطے مقابلہ اور مقاتلہ محمد شاہ کے شاہجہان
آباد سے نکل طرف عیدگاہ کے نزول کیا وہاں بھی کچھ روز اگے پیچھے ہر منزل پر جوق جوق فوج
کے سید [illegible] کی اور [illegible] الوس [illegible] معتبر زمیندار [illegible] لشکر کے ہوئے تھے اور محمد شاہ کہ اکبر آباد سے
متوجہ دار الخلافت کا تھا قطب الملک نے [illegible] ارادہ کیا تا اثنائے راہ مقابلہ عسکرین کا موضع حسن
پور موضع پلول پر قطب الملک پہنچا سیف الدین علی خان اور شہامت خان اور سید محمد خان [illegible]

معتمد خان معہ فوج ہوا ادا لیا اور سپہ دار بارہ ہزار قریب بارہ ہزار سوار کے دو بیس ہزار اسکے ساتھ اپنے

مراتب امارت اور ادا اونٹ سے سپہ کو فاصلہ اپنے اطراف مقرر ہوئے اور آنچہ ہو کہ اودے سے قطب الملک اور دیگر

محمد شاہ منزل بمنزل کوچ بکوچ آگے سے بڑھے فوج درست کئے رہتے تھا کہ منزل حسن پور پر مقابلہ فتنیں کا ہوا چنانچہ صورت

ترتیب افواج فریقین کی اور رنگ جانبازی بہادران جانبین کا نہایت مفصلہ سے ظاہر ہے الحاصل ہو دونوں

تاریخ تیرہ ماہ محرم کی سنہ ۱۱۳۳ گیارہ سو تینتیس ہجری میں علی الصباح بندا مر جرات حسن الحکمی اور گوا زیل میں سپاہ مبارز

کی عسکر سے بلند ہوئی محمد شاہ بادشاہ خواصی کی عماری میں ہاتھی پر سوار ہو کر فرمایا [illegible]

کا کہ دیوان امیر الامرا کا تھا اور بعد بارہ [illegible] امیر الامرا اسکے [illegible] ہوا تھا اور اول [illegible]

عبد اللہ خان [illegible] سے امیر الامرا کی سلطنت ہوا تھا [illegible] اسکی جدا کر کے ہاتھی [illegible] بادشاہ میں

دار الملک بھیجے ہیں دور [illegible] کار زار کا گرم ہوا تھا آخر کار عبد اللہ خان معہ

ڈھال تلوار لیکر اس خیال سے کہ اکثر [illegible] ہمراہ ہیں شرط رفاقت کی بجالائیں اور گھوڑوں سے

اتر کر جانبازان کی ہیں پہنچ آیا اس مرتبہ [illegible] اور [illegible] تھا تصدیق [illegible] عکسی کی [illegible]

آ لگے کمان [illegible] ایسے [illegible] زرا [illegible] اول سیف الدین علی خان

پر اس [illegible] قطب الملک [illegible] حال [illegible] تقدیر سے [illegible] ہوا اور لا علاج

غیرت [illegible] محمد [illegible] تنہا میدان میں کھڑا رہا اگرچہ [illegible] غرق آہن تھا

تو بھی زخم تیر کے پیشانی پر اور شمشیر کے ہاتھوں پر [illegible] تقدیر کا ہوا اور نجم الدین علی خان

بھی [illegible] زخموں میں چور اور جراحت [illegible] گرفتار ہوا اور [illegible]

بیان دوم

سلاطین سادات

قلیچ خان جو میر آتش تھا اسیر ہوکر لایا گیا اور علیحدہ ہاتھی پر بٹھلا کر حضور میں بادشاہ کے لایا واضح ہو کہ حسب بیان
محمد شاہ کے رحم کے سبب تھا حال انکا ... کیا مہر شفقت سے انکو بھی ہاتھی پر بٹھلایا اور ان اسیروں کو حیدر قلی خان
کے حوالے کر کے بادشاہ نے ... کا حکم دیا اور سلطان ابراہیم بھی بعد فرار کے میدان سے گرفتار ہوکر ہوا فی ضیاء الملک لطف اللہ
... جو شاہ سے موافق عہد کے ... ابوالحسن جو ... فرمایا ... اور جلد
کے ... فرزند فرمایا ... ہو کر ... طرف دارالخلافت کے کوچ فرمایا ... نصرت کو بلند فرمایا اور جلد
قطع منازل اور طے مراحل کر کے ... بادشاہ مذکور بشوکت اللہ ... بنہایت شان و شوکت ہاتھی پر سوار ... وارد
... کے اعطائے انعام سے ... اور ... کا کام کر کے ... داخل ہو دولتخانہ مبارک کا ہوا آخر
ایک عجب ... ہے کہ ... ہے اور کتاب میں بھی دیکھنے میں آیا لکھا جاتا ہے کہ مقدمہ
... ہے ... ہوئے امیر الامرا اور قطب الملک کو جماعت تورانیاں سے منازعت درمیان میں آئی چنانچہ
ہوا خواہوں سے ایک بزرگ عارف مقدس کامل سے کہ علم جفر کی معرفت انکو تھی اس احوال سے سوال
کیا انہوں نے بزرگ نے جواب فی الفور حضرت سے حروف سوال اسکے استخراج کئے یہ حرف نکلے غ ل س ع
د و ک اور اسکو جواب میں ترتیب کئے غلب عدوک ہوا اور جواب کو بہر ... و عدک الیہ مذکورہ
خالی غرابت سے نہیں اور ... یہ ہے کہ اسکا مطابق تھا سال قتل حسین علی خان کے یہ واضح ہو کہ
بعد ... گیارہ مہینے تین دن کے بعد گرفتار ہونے عبد اللہ خان کے اقتدار محمد شاہ کا سلاطین سے زیادہ
ہوا اور ... شرکت غیر کا دولت سے بالکل زائل ہو گیا اور اختیار تمام ہاتھ آیا اور بادشاہ
مستقل ہوا ... ممالک کل ہوا اول ... دارالخلافت میں ... ہو کر حیدر قلی خان میر آتش

کہ وقت کار زار بیچ انتظام توپخانہ کے اور دلہی توپ اندازون کے اہتمام تمام بہم پہنچا کر حسن خدمت

سے نقش فروزین ید بیضا دکہلایا تہا جلد وہین اس حسن خدمت کے شش ہزاری سوار زیادہ کر کے منصب ہفت ہزاری

ہفت ہزاری سوار کیے اور سعادت خان بہادر کو خطاب بہادر جنگ اور ماہی مراتب عنایت ہوا دوسرے سال استقلال کے شب پنجشنبہ

انتیسوین محرم کو جسمین کہ بادشاہ کے پیدا ہوئی ورثت شب اسی مین حضرت کو نکاح محمد شاہ اور ملکہ زمانی

دختر محمد فرخ سیر کا تجمل ہو کانہ بیچ ظہور مین آیا اور نظام الملک بہادر دکن سے آئے اور ملازمت بادشاہ کی حاصل کر کے روز

پنجم جمادی الاول کو خلعت عنایت وزارت سے ممتاز اور بخشش عطای خلعت چارقب اور قلمدان کے سرفراز ہوئے

شب دوشنبہ غرہ محرم گیارہ بیچ ایوان حسن ملکہ زمانی کے تولد ہوئی اور اسی سال

پندرہوین ماہ مذکور کو صوبہ داری گجرات کی نظام الملک بہادر کو ملی وہان جا کر بعد انفراغ

امور ضروریہ کے حامد خان بہادر چچا کو اپنے کہ لوگ انکو جھکلی شہزادے کہتے تہے صوبہ دار کر کے

اس طرف مالوے کے راہی ہوئے اور انتظام سے وہان کے بہی دلجمعی حاصل کر کے عظیم اللہ خان

عموزادہ کو اپنے نایب وہان کا کیا اور آپ غرہ شوال کو واسطے ملازمت بادشاہ کے آئے

واضح ہو کہ محمد شاہ بادشاہ چہار دانگ ہندوستان بمقتضاے جوانی کے مشغول عیش و طرب کا

تہا امرا زادے رنگین مزاج اکثر یار باب صحبت رہتے تہے التفات اسکو طرف انتظام ملک و دولت

کے نہ تہا جو قدیم رکن رکین سلطنت مذکور کے تہے انکو برا معلوم ہوتا تہا وہ چاہتے تہے کہ خاطر

بادشاہ کی کرانباری اور تہذیب اخلاق اور عدالت گستری اور رعیت پروری کی ہو کر

خلایق کی بہی سبب تکالیف ان امور کی صحبت نظام الملک بہادر کی بادشاہ اور انکے ہم جلیسون کو

دستور آصفی پیش سے نظیر ایک پیش از اعتبار کیا بلکہ تمامیں کلمات ذکر حقیقی نکلے ہوئے کہ نظام الملک بہادر

کو حسب طلب بادشاہ بلکہ وہ معلوم ہوئی آمد نظام الملک بہادر کی یہ سو توقف کہ مستعفی ہو کر وزارت سے دیکھے ہوئے [illegible]

آرزو کی یہ نظام الملک بہادر کی مطلع ہو کر قاصی شہر یار شاہی کیا اں خطاب مبارز خاں ناظم بلا پور کو بھیجا

کہ اگر نہیں سکتہ ہو تو نظام الملک بہادر کے کا شتون سے ایک حصہ نظام الملک بہادر رفتہ اگر کوئی

سے انکی واقف ہو کر بلا ضعیف امر قبضت آنحضرت بھی جہان آباد کے ہمراہ اپنا کی رخصت لی اور سے بار بادشاہ

ہجری میں سیوں ربیع الاول کو دو ہزار سو سطوت سے اور ہنوز یک ودرا کار دوسرے دکن کی راہ لی اور جلد آیا تھیں

وہاں پہنچا مبارز خاں صوبہ دار حیدرآباد سے مقام ... وظفر کیسا سالن جنگ کا رکیا اور ایک زم سے

صف آرا ہوا نظام الملک بہادر بھی ساماں حرب مقابل اسکے ہو کر جنگ صف کے مبارز خاں فرزند وں

اور رفیقوں سمیت مارے گئے نظام الملک بہادر کو فتح کی اور اسکے ساتھ نذر مبارکبادی کی اور تمام سامان

ضبطیکا حضور میں پروانہ کر کے آپ نے علم البال تمام صوبوں پر دکن کے ملک ہو اور بنیاد اچھی سلطنت کی

کو بشارہ کیا انہوں نے حسب الاشعار نظام الملک بہادر کے بزرگ خاندان بہادر کی اس شکوہ جاگیرداری

بدفعل ہیں کہ نقارہ ملک الملک آصف کا بجا یا اعتبار کیا ... فرمان بردار سے ... ایران ... کی اور

انہیں کی ملکت ... کی ... قطب الملک ... کہ ... اس قوم کی آزادہ

اور قطب الملک نے بھی اسکو قبول کیا تھا لیکن ... قطب الملک سے جو ... سی

فوراً اسکو معلوم کیا بعد انتقال قطب الملک کے ... خان اور ... علی

برادر عبد اللہ خان کو قید سے نکال کے ... فرمایا ہے دونوں امیر ... کی

پہلا دفتر

سلاطین ہند کے

حالات سلاطین

صوبہ داری کے اور شکستیں بھی پائیں مبارز خان بہادر وغیرہ کو دیں باوجود اسکے مرتبہ ترقی نظام الملک بہادر کی کہ تسخیر
احمدآباد کے مناصب ہو چکے تھے اور صوبہ مالوہ اور گجرات کے تصرف میں نہایت بیباکی اور اقتدار خصوصاً علیحدہ آباد
رفتہ رفتہ مستقر کر لیا پر ہو گیا کہ امیر الامرا صمصام الدولہ فوج کشی سے بلکہ اور امرا کے اماد بھی یادہ دفع
کا کئے اور برہان الملک سعادت خان بہادر جنگ صلح پر آمادہ کہ وہ پیش رفت تھا اور بعد ورود نوبت او امرا ہمنوا
آپ عازم اس امر کا ہو کر فوج غنیم کو بہت زیر و زبر کیا تب بھی سالار اول فتح کا تمغہ پایا تک آپ پہنچا اور کا کبنی غیر
وہاں کی غارتیں بس مزاج بادشاہ کا ہر چند کہ طرف نظام الملک بہادر کے بدظن تھا اور وہ بھی بہ تمہید امیر الامرا صمصام الدولہ
بے نہایت آزردہ خاطر ہو کر بہ ترک الفت اصلاح میں مصروف کی کرتے تھے بلکہ بھی احمد آباد کو انتظام دیتے تھے کچھ بھی نظام الملک
کی ضرور ترجا کر خطاب آصفجاہی اور ضرورت کا معطی اور دائما منصب نور پیشی فرزند گر کہ حضور میں پہلی الملک
فرمایا کہ اسوقت آصفجاہ بہادر نظام الدولہ نور بار جنگ فرزند کو اپنے نایب صوبہ جات دکن کا
کر کے آپ طرف شاہجہان آباد کے روانہ ہوئے اور بعد پہنچنے کے جنت ۱۱۵۰ کیارہوین سال جلوس محمدی میں
ملازمت حاصل کی خلعت صوبہ داری اکبرآباد اور مالوے کی اپنے بیٹے کو دلوا دیا اور امیر الامرا بادشاہ
کے ارادہ تنبیہ باجی راو کا کرکے اکبرآباد میں آ اور وہاں سے عبور دریا جمن کا کر کے بعد طے منازل کے
جب بھوپال کو پہنچے باجی راو بھی فوج سنگین سے ماہ رمضان میں آ مقابلہ کیا اور آگ جدال و قتال کی
روشن ہوئی پس ضمن میں خبر آمد نادر شاہ کی دہلی پر نظام الملک آصفجاہ بہادر کو پہنچی اور بجز بدا
ہوا لا علاج اسوقت صلح کو بہتر جانکر شاہجہان آباد کو جلد مراجعت کی ہر چند کہ جی بچا شاہ کا کہ
کسی طرح سے شان ارکان دولت کی ہو تا طبیعت بادشاہ کی راہ پر آوے

[illegible]

لیکن کہاں ہو سکتا ہی خداوند کو تالے ایسا معلوم ہوتا ہی نقابت کو کام نہوتا کہ اپنے تئین حضور مین پہنچاتا او اسکے صحیح
ہو کہ نادر شاہ والی ایران کو یہ منظور تہا کہ اپنے تئین تا جہان آباد کہ پہنچاوے تا سبب تغافل بادشاہ او امیر الامرا
کہ وہ اس قدر کوئی بہی چہلے کرے کوئی نہین پوچہتا تہا کوئی آدمی نا جاوے خبر بادشاہ کو ہوتی نہی امیر الامرا
درست ظہور مین آئی تفصیل اسکی یہ ہی کہ جب تنبیہ افاغنہ کی نادر شاہ کو منظور ہوئی قندہار پر فوج کشی کا
حکم کیا اس ضمن مین بہت سے خطوط امرا و دیگر محمد شاہ کو لکہا اور جواب اسکے بیان درست پہنچے بلکہ ایک سوال کے
اور وقت سے لکہے مین اور ایلچی جو کہ رخصت کرنے مین توجہ زیادہ گذری بلکہ علاوہ یہی کہ باتین بیان لوگون کے
جو پیام زبانی لاتے تہے اور وہ رکیک جواب کابل اور قندہار کا منشاء بیہ سمجہتے تہے مجلس مین عمدۃ الملک خان دوران کی جو سرگرم
استہزا ہوتا تہا اخبار کو انکی قریب اعتماد الدولہ اور آصفجاہ بہادر کا سمجہتے تہے یہانتک کہ شاہ موصوف قندہار
کو فتح کرکے کابل پر آیا اور وہان سے ایک شخص محمد بطریق سفارت کے دس سوار و دیگر روانہ کیا جب مقام نکو
جلال آباد پر آیا وہان کے لوگون نے ہجوم کرکے اسکو مار لیا ایک آدمی اسکا بڑی دقت سے بہاگ کر پہنچ
شاہ موصوف تک پہنچا اور صورت واقعہ کی بیان کی سنتے ہی نادر شاہ غصے مین آیا اور مار کوٹ
سے وہان کے افاغنون کی فارغ ہو کر جلال آباد پر آیا اور حکم قتل عام کا دیا بس جسکی قضا
آئی تہی مارے گئے اور جنکی حیات باقی تہی وے بچ رہے بعد اسکے ناصر خان جو حاکم
صوبہ کابل تہا اسنے خیبر کے درہ مین ایک جائے مستقیم بہم پہنچا کر ارادہ محاربہ کا کیا تہا نادر شاہ نے
اسکو زندہ پکڑ لیا اور وہان سے پشاور پہنچا ہوتا ہوا اٹک دریا اٹک سے اور ترکہ داخل پنجاب
ہوا اور وہان بہی خوب زد و کوب کرکے منزل بمنزل آہستہ آہستہ دو مہینے کے عرصہ مین موضع

سلاطین سید کے

[illegible]

برہان الملک اور بعض لوگ کہتے تھے کہ بالاتفاق اگر پہنچی چاند نکل آباد ہے دشوار ہے

امیر الامرا صمصام الدولہ خود بھی آگے جا پہنچے اصفجاہ بہادر کی تھی یعنی مقابلہ کیے امیر الامرا تو مارے گئے اور برہان

الملک گرفتار ہوئے پس برہان الملک حالت گرفتاری میں جو خبر فوت صمصام الدولہ کی سنی امیر الامرائی کے

کا امیدوار ہو کر بہت تدبیر و منت اس امر کا بہادر نادر کو اپنے ہاں مصلحت کیا کہیں ہو سکی ان بنا وقت کہ دو سال تک

دو کرور روپیہ دلی بادشاہ کو راضی کیا کہ آپ پیشکش لیں اور صلح کریں کہ بندوبست فرمایا اور بعد اس کے انجام اسکا اصفجاہ

بہادر کے تو وقف کیا اس محمد شاہ کو فہمائش کیا کہ نہایت مشکل پہنچے مشاہدہ کیجئے اس مضمون سے

اصفجاہ بہادر کو مختار فرمایا اصفجاہ بہادر نے وہاں جاکر ملازمت و ... برہان الملک

حاضر کیا اور عہد و پیمان ... کے خوشحال ہو کے اور دو روز محمد شاہ کے لشکر کو اپنی ...

کی بادشاہ و فوج کا اس ... اور سلطان ہو جب اصفجاہ بہادر کے عہد و پیمان مضبوط کر

آپ نے بھی اس خیال پر منصب امیر الامرائی کا جا بادشاہ نے ... انکا لازم جانکر قبول فرمائیں

امیر الامرائی کا اور عنایت خلعت خاصہ سے سرفراز فرمایا صلح تو ہو چکی تھی بعد اسکے دوسرے روز

سے اصفجاہ بہادر نے محمد شاہ ... بادشاہ کے واسطے ملاقات کے پیش قدمی ... لشکر کے پہنچے

نادر شاہ مرزا نصر اللہ فرزند کو جو استقبال کو روانہ کیا شاہزادہ چند قدم تک آیا محمد شاہ تخت

رواں سے اتر کر معانقہ بزرگانہ کیا شاہزادہ بھی ... فرزندانہ بجا لائے ساتھ ہمراہ لے کر

بارگاہ لے گیا نادر شاہ نے بھی سر فرش استقبال ... کیا اور معانقہ فرمایا اور مسند پر برابر

اپنے بٹھایا پھر کمال احترام سے رخصت کیا برہان الملک نے جو چاہا کہ منصب

سلاطین ہند کے

پہلا دور

امیر الامرا اپنا آصفجاہ بہادر کو بلا بھیجا سینہ کے آتش طیش و غضب میں نادر شاہ کو بھی

کی اور لکھا کہ دو کروڑ روپے پر آپ ہرگز صلح نکریں اس سلطنت میں بہت اسباب زر و جواہر ہے مجھی پر مہربانی بہت

فائدہ ہوگا پس نادر شاہ خوش ہوا اور آصفجاہ بہادر کو بلا کر محمد شاہ کو بار دیگر واسطے ملاقات کے طلب کیا آصفجاہ بہادر اگرچہ

عذر درمیان لائے لیکن فائدہ نکیا پس آصفجاہ بہادر نے عرض حکم شاہی کے موافق لشکر حضور میں پہنچی بادشاہ

ناچار بار دیگر تخت رواں پر سوار ہو کر عازم نادر شاہ کے لشکر کا ہوا اور جب سواری وہاں پہنچی بادشاہ

نے محمد شاہ کو علحدہ خیمہ میں اتروا کر یہ کہلا بھیجا کہ آپ کے ساتھ مستورات حرم اور متعلقین اور خدمتگار

نزدیک کے آرام سے آ جاویں اور جو اسباب لشکر منگوانا چاہئیے سو منگا لیجئے شاہجہان آباد کو چلا جاؤ بعد اسکے

برہان الملک کو طرف شاہجہان آباد دہلی کے اور طہماسپ کو بھی طرف قلعہ محمد شاہ کا نام ہے لطف اللہ خان صادق کے جو تب

شاہجہان آباد کا ناظم تھا واسطے لانے مفاتیح قلعہ اور خزاین کے روانہ کیا اور پھر ساتھ اپنے محمد شاہ کو ساتھ لیکر

ارادہ شہر مذکور کا کیا بعد داخل ہونے کے کہ آٹھویں تاریخ ذیحجہ کی تھی تیسرے دن کہ اتفاقاً تحویل آفتاب کی بھی

برج حمل میں اس سال اسی تاریخ کو ہوا عیدین کی ہوئی تھی خطبہ عید اضحی کا نام سے نادر شاہ کے منابر

جامع مسجد اور عیدگاہ وغیرہ کے پڑھا گیا پس گیارھویں تاریخ قضا سے گرد کا وقت عصر کے جھوٹی خبر فوت نادر شاہ

کی اشتہار پائی فوج اصفہان کم فرصت میں بیلداروں کا ازدحام کیا اور ہر گلی کوچہ اور راستہ

اور بازار میں قتل و تاراج کرنا قزلباشوں کا اختیار کیا تمام شب یہی حال رہا ساتھ سو قزلباش

مارے گئے باوجودیکہ کرنال کی لڑائی میں سو آدمی سے زیادہ کشتہ ہوئے تھے اور صبح کو علی

علی الصباح نادر شاہ نے خبر پا کر طیش میں آیا اور فرمان قتل عام کا دیا پس

العظمہ اعدد و پہر تک بازار رہونکا گرم رہا آخر کار بعد اکشتونکا حد سے گذر گیا اسوقت بقیۃ السیف کو
امان ملی کہتے ہیں دلی میں یہ ایسا عظیم الشان ہوا تھا کہ ایک زمانہ دراز تک ضرب المثل ہو کر جاری رہی اور
محل پر آگیا جاتا تھا کہ نادرشاہی ہوئی القصہ بعد اس امر شنیع کے نادرشاہ نے دو کرور روپیہ نقد
بہت سا وغیرہ بادشاہی سوا اسکے ہر ایک شہر سے بقدر حوصلہ اسکے حاصل کیا اور ایک کیا اضافہ شاہجہان
کی [illegible] تخت طاؤس جو زر کی کانوں میں اکر جلدی کی اور [illegible] تمام ملک اور [illegible] کا مال اور بعضے جواہر کے
سوا [illegible] محمد شاہ کے [illegible] اہل ملک [illegible] کیا [illegible] نقصان پایا اور [illegible]
سوی [illegible] شاہ [illegible] سلطنت کر کے [illegible] بعد نادرشاہ [illegible]
اور [illegible] نادرشاہ نے محمد شاہ اور امرا دہلی کو [illegible] پند و نصائح کے خراسان
دنیا میں اعمال اقبال [illegible] الکبار ہی [illegible] جلوس [illegible] کیا اور اصفہان
طرف دکن کے روانہ ہوئے اور کام وزارت کا اعتماد الدولہ قمر الدین خان پر قرار پایا
آتھ برس تک اگرچہ سلطنت سے اسی [illegible] لیکن سلطنت [illegible] زوال سلطنت کے ہوں
[illegible] نہیں [illegible] نادرشاہ [illegible] احمد شاہ
ابدالی [illegible] ابدالی [illegible] کی الوس اور [illegible]
دار السلطنت ہرات کی ہی اور [illegible] نادرشاہ کا تھا اور [illegible]
کی اور رفاقت امرا کا اور [illegible] بادشاہ کی ہمراہ رہتا نادرشاہ کے رای العین [illegible] کیا تھا بعد
نادرشاہ کے اعانت سے محمد تقی خان شیرازی [illegible] کہ نادرشاہ [illegible]

سلاطین ہند کے نسب

خاک میں ملا دیا... تہا جو ایک کہہ اور کہیں اور سلطنت کا سر پر باندھ کر صاحب اقتدار ہوا تہا اور تائید سے ایزدی کے

کابل وغیرہ پر مظفر و منصور ہوکر سنہ ۱۱۶۱ گیارہ سو اکسٹھ میں صبح نعی جان آئی کہ وہ سالار فوج

قزلباشون کا تہا متوجہ شاہجہان آباد کا ہوا محمد شاہ نے سنکر اپنے شاہزادہ فرزند کو اپنے جو مسام تعلیم کا تہا تمام فوج

شاہی ملازم سرکار اور توپخانہ سنگین اور کل امرا اور بخشی وغیرہ کو مع اعتماد الدولہ وزیر الممالک قمر الدین خان

کے ساتھ کرکے واسطے مدافعت کے روانہ کیا شاہزادہ دریاے ستلج پر پہنچا ابدالی کہ ہمراہ اسکے چند ہزار

سوار سے زیادہ نتہے لدہیانہ سے بالا بالا آکر داخل سرہند ہوا اور شہر کو خوب تاراج کیا شاہزادہ نے یہ خبر سنکر

موافق قاعدہ کے لشکر اور مورچال کو قلعہ سفری کی طرح گرد لشکر کے آراستہ کر اور خندق کہود واسکے پاس

پندرہوین ربیع الاول سے اتہائیسوین تک جدال و قتال رہا آخر بائیسوین ماہ مرقوم کو چاشت کے وقت اعتماد الدولہ

اپنے خیمہ مین نماز پڑہ رہے تہے کہ ایک گولہ توپ کا طرف سے ابدالی کے آکر لگا اور کام اسکا تمام کیا پہر اُسنے

تاریخ کو یورش عظیم جلوہ گر ہوئی و دلہا در طرفین کے سر گرم کارزار ہوے اسی ضمن مین بارود خانہ

مین کہ سنہ مین سے ابدالی کے ہاتہ آئے تہے آگ لگی ہزارون بات لشکر مین منتشر ہوکے رستخیز قیامت

کی دکہلائی دی آخر الامر ناچار ابدالی نے میدان کارزار کو پیٹہ دی اور غیب سے فتح نصیب اولیاے

دولت ہوئی دوسرے دن شاہ درانی نے کوچ طرف کابل کے اور قندہار کے کیا یہ خبر فتح

ظفر کی سنکر بہت شاد ہوئے واضح ہو کہ یہ مقدمہ سنہ مذکور مین بادشاہ کے ظہور پایا تہا اور

اسکے بعد مرض نے مدام شدت پکڑی یہانتک کہ آثار ... ظاہر ہوے شفقت ... کے واسطے

اور شہزادے کے بلالینے روانہ ہوے اور وہ بہی اس امر سے مطلع ہوکر کوچ بکوچ آئے

تھی بالفعل لین کر لیے ہیں جلد جلد عازم پنجاب ہوا متصل نواح پانی پت کے حضرت بادشاہ کی بھیجی

محمد شاہ کا انتقال ستائیسویں ربیع الآخر روز چہار شنبہ سال تیس جلوس کے چار ماہ تیرہ دن کم سنہ ۱۱۶۱ گیارہ

سو اکسٹھ ہجری میں ہوا جاننا چاہیے کہ وقت میں محمد شاہ کے تاریخ جدید ہی بسبب رواج سکہ کے

ساتھ اہتمام مرزا خیر اللہ اور شیخ محمد عابد مہندس کے مسمّی زیج محمد شاہی پیرایہ آغاز اور انجام کو پایا

احمد شاہ کا بیان احمد شاہ غرہ ماہ جمادی الاول روز جمعہ سنہ ۱۱۶۱ گیارہ سو اکسٹھ ہجری میں

باغ شعلہ ماہ المشہور بشالہ مار دہلی میں روبرو جمیع ارکان دولت کے سریر آرائے سلطنت کا ہوا وجیہ کہ

چودھویں ماہ مذکور کو جامع مسجد میں خطبہ نام کا پڑھا گیا جلوس کے احمد شاہ نے تعیین کیا اور اس کا

[illegible] آصفجاہ بہادر کی نسبت جو دکن میں تھا فرمان طلب کا دیکھا آ گیا اور اس وقت کہ [illegible]

دپیش کر کے [illegible] پور میں چوتھی جمادی الآخر کو اس جہان فانی سے کوچ فرمایا سبب انتقال بادشاہ

اور وزیر کا چند روز قبل متمکن ہونے کے جیسا کہ گذرا اور آصفجاہ بہادر کا [illegible] ایک ہی سال میں واقع

ہوئی میر غلام علی بلگرامی المتخلص آزاد نے تاریخ رحلت محمد شاہ بادشاہ اور نظام الملک امیر الامرا آصفجاہ

بہادر کی ایک ہی جا لکھی ہے جس میں عدد خارج کرنے کی حاجت نہیں تاریخ چون شنیدم آہ بادشاہ

وزیر و آصفجاہ اور اسی کے تین عدد کا تاریخ میں اور قطعہ [illegible] کہ ملک شد ازیں سال

فنا و حیف [illegible] وزیر کا [illegible] ازکف [illegible] رحلت این [illegible] تاریخ [illegible] شاہ زبان [illegible]

حضرت آصفجاہ بہادر کی بادشاہ کو پہنچی خلعت و [illegible] کہ وہ [illegible] بادشاہ کی

شاہ کا [illegible] اور [illegible] محمد شاہ کا تھا اور [illegible] محمد شاہ کے ایک [illegible]

سلسلہ دوم

سلاطین ہند کے سابقین

آیا کو بہنچا تہا عنایت فرمایا اور خدمت بخشیگری کی اور خطاب امیر الامرا اسکا بہادر و ذوالفقار جنگ مقرر ہوا اور آخر عہد میں محمد شاہ کے خدمت دیوانی کی جو نجم الدولہ صفدر جنگ کو ہوئی تہی بحال رہی اور سال جلوس کے سنہ ۱۱۶۲ گیارہ سو باسٹھ میں احمد شاہ ابدالی نے جب لاہور پر لشکر کشی کی معین الملک قمر الدین خان کہ مہین بیٹا محمد شاہ کے صوبہ دار وہاں کا تہا واسطے جنگ کے نکلا اور طرفین میں بہ سبب آخر رستم دولت تہا معین الملک نے زمانہ دیکہکر سلسلہ جنبان صلح ہوا ابدالی بہی اسکو غنیمت جانکر حاصل چار محال پنجاب کا بلکا کہ عبارت سیالکوٹ اور اورنگ آباد اور گجرات سے ہے اپنا ذمہ معین الملک کرکے مراجعت کی سنہ ۱۱۶۵ گیارہ سو پینسٹھ میں پہر احمد شاہ ابدالی قصد ہندوستان کا کرکے لاہور پر آیا معین الملک پسر قمر الدین خان جو صوبہ دار وہاں کا تہا سد راہ ہوکر چار مہینے تک لڑا آخر ابدالی کو حال غلبہ کا نہ ملا آخر بیعت خانہ بر انداز او بے سبکیان کہ پر ہمہ ور اہل دیوان اسکا مخلص واقعی تہا نقد جان کو سیدھا کار زار میں یا معین الملک نا چار مغلوب ہوکر ہمشیرہ کو ساتہ لے کر اور عبد الجبار کو پیام صلح کا دیکر بہیجا ابدالی جہانخان کو واسطے استقبال کے بہیجکر معین الملک کو کمال اعزاز سے طلب کیا جب معین الملک حاضر خدمت ہوا اور احترام بہت سے کرکے اپنی طرف سے نیابت لاہور کی اسکو دیکر عطف عنان طرف کابل قندھار کے کہ وہ مرکز دولت اسکا قرار پایا تہا کیا پس صوبجات لاہور اور ملتان سب کے قلمرو سے سلطنت بابریہ کے نکلکر ممالک محروسہ ابدالی میں محسوب ہوئے بعد چند روز کے درمیان وزیر اور بادشاہ کے نقاض آیا اور رفتہ رفتہ منجر سانحہ جنگ کے ہوا اور وہ جنگ چہ مہینے تک امتداد پائی آخر دولت نے انتظام الدولہ پسر قمر الدین خان کے وزارت بحال ہوئے صوبہ اودہ اور الہ آباد دیکے صلح ہوئی اور وہ محرم الحرام سنہ ۱۱۶۶ گیارہ سو چہیاسٹھ کو

[illegible]

روانہ طرف صوبہ پنجاب اپنے ہوا اور خدمت وزارت کی پسر قمر الدین خاں عالمگیر ثانی کی تجویز سے … سلطنت

بابر کی انجام کو پہنچی درمیان مملکت … ہوئی کہ قتل … غفلت بادشاہ اور … دیا

کر دیا اور … ملکیات … سکندر … عالمگیر … ہوا تھا

بعد اسکے … بادشاہ نے عماد الملک … اور …

… احمد شاہ اور … عالمگیر ثانی …

کر دیا لیکن … صمصام الدولہ

… مستقل ہو کر انتظام الدولہ پسر قمر الدین خان کو خدمت وزارت سے معزول کیا اور … عماد الملک …

اور صمصام الدولہ امیر الامرا ہوئے پس … تاریخ … کی ایک شب … ۱۱۶۷ … سلطنت …

شاہ نے صبح کو خلعت وزارت کا عماد الملک کو عطا کیا اور دوپہر کو … لوگوں … اور …

کو قید کر کے عزیز الدین خلف معز الدین جہاندار شاہ کو تخت شاہی پر بٹھایا اور لقب عالمگیر ثانی کیا

ایک … بعد … محمود … عماد الملک غازی الدین … ابن

غازی الدین بہادر فیروز جنگ بن آصف جاہ بہادر … احمد شاہ اور …

… ایک فتنہ وہاں پیدا ہوتا تھا … بعد اس …

تا عاقبت محمود … مردم سپاہ … عماد الملک … قتل … سلطنت

… محمد عزیز الدین عالمگیر ثانی کا بیان

عزیز الدین خلف معز الدین جہاندار شاہ کو بعد احمد شاہ کے … تخت … ۱۱۶۷

[illegible]

کیارہویں سنہ میں تخت سلطنت پر بعض ارکین دولت نے بٹھلا کر لقب انکا عالمگیر ثانی کیا اور واضح ہو کہ

یہ بزرگ واسطے نام کے تھے اور تمام اقلیم ہندوستان میں ہر ایک اقتدار کو دعوی حکومت کا تھا شروع گیارہویں

سنہ میں معین الملک خلف قمر الدین خان کا انتقال ہوا احمد شاہ ابدالی نے جو دوبارہ لاہور کی نام

بیوہ معین الملک کے بحال کی جو بیگم تھی اسکی نیابت سپرد کی اور تمام دیتی تھی

عماد الملک وزیر نے لاہور پر یورش کر کے بیوہ معین الملک کو گرفتار کیا شاہ ابدالی کو یہ بات معلوم

ہوئی بیقرار ہو کر کوچ کیا اور جلد جلد ہندوستان کی طرف آیا دہلی میں آکر عماد الملک

نے استقبال کر کے ... شاہ ولیخان وزیر شاہ ابدالی کے ...

سپرد کی ... اپنی بحالی بادشاہ ابدالی کو دی اور ... کیا

چند بار ... داخل شہر شاہجہان آباد کا ہوا عالمگیر ثانی سے ملاقات کی اور ایک

کامل ... تمام ملک تاراج کر دیا کوئی ... بچا ہو گا اور شادی

محمد شاہ کی جو اسکا فرزند تھا عز الدین کی بیٹی سے جو برادر حقیقی عالمگیر ثانی کا تھا انجام

پہنچائی بعد اسکے آپ طرف ... روانہ ہوا واضح ہو کہ ملکہ زمانی دختر فرخ سیر

زوجہ محمد شاہ اور صاحبہ محل زوجہ ثانی بادشاہ مذکور کی کہ بطن سے اسکے ایک لڑکی ہوئی تھی اور وہ

محبوب ترین محل سے نزدیک محمد شاہ کے تھی بسبب بگڑائی ارکین کے کہ صدمہ غارتگری

... اور ... اپنا ...

میں عالمگیر ثانی اور عماد الملک وزیر حال کے ... جانتی تھیں ... شاہ ابدالی کی

سلاطین ہند کے پہلا و فقرہ ... ساتویں

پیغام رفاقت کا اور داعیہ ازدواج دختر مذکور کا ساتھ آپکے کہلا بھیجا لیکن دربار والی نے اس امر کو بہ ایمائے
افتخار کا سمجھکر قبول کیا اور اقامت کرکے دختر مذکور کو بہ نکاح میں لایا بیگم سا نے ملکہ زمانی اور صاحبہ محل
سفر کی بیچ حال انتقال کے کردیا اور ہمراہ اپنے لیکر عازم لاہور کا ہوا اور وہان جا کر آدینہ بیگ کو والی لاہور و ملتان
اور سرہند کا اور جہان خان کو سپہ سالار اسکا کرکے آپ متوجہ ملک قندھار کا ہوا یہان عماد الملک غازی الدین خان
بہادر کو ہمیشہ بادشاہ سے کھٹکا رہتا تھا آخر ارادہ اوسکے قتل کا مصمم کرکے مہدی علیخان کشمیری و بالاش کو تلقین
کیا اسنے ایکدن بادشاہ سے عرض کی کہ ایک درویش صاحب حال دار کوٹلہ میں ہیں اور کوٹلہ فیروز شاہ کے بیچ رہتی
ہے قابل زیارت ہیں بادشاہ سادہ مزاج چونکہ وہ اسطرح ملاقات اس کی کیا ولادت ارادہ فرمایا جب قیمت جا کے مسعود
پہنچے حجرہ پر دروازہ کے جاتے ہی صف باندھے ساتھ اپنے لی اور پردہ اوٹھا دیکھا تو بادشاہ اندر
باہر سے کواڑ بند کر زنجیر چڑھا دی مرزا بابر خلف اعز الدین ولد بادشاہ کا جو ہمراہ تھا جب حال یہ دیکھا تلوار کھینچکر
کو مجروح کیا کوت عماد الملک کے دو پیسے اور اسے گرفتار کرکے پالکی محفوظ میں بٹھا کر حبس سلاطین میں
بھیجدیا اور حجرہ میں جو بیچارے درویش کے تھین جابرا ارکہ منتظر اس امر کے تھے
تلوارین کھینچ لے کر اس بیچارے کی جان لی اور لاش کو طرف دریا کے پھینک دیا
کہتے ہیں کہ لوگون نے لباس بھی اسکا اوتار لیا بعد چند بعضی آدمیون نے بحکم اسکو اوٹھا کر
مقبرہ میں ہمایون کے دفن کیا اور اسی روز محی الملۃ پسر کام بخش بن اورنگزیب کو تخت پر بٹھلا کر شاہجہان ثانی
ملقب کیا سلطنت عالمگیر ثانی کی تقریباً چہ برس رہی

علی گوہر شاہ عالم کا بیان

علی گوہر شاہ عالم بہادر ولیعہد عالمگیر ثانی کو رنا ... عماد الملک ...

[illegible]

سلاطین ہند کے
پہلا دفتر

اور اوس شہر و دیار کا تہا اتفاقاً دریا چہ کرم نامہ سے کہ صدر صوبہ عظیم آباد کے بہی عبور کیے چند فرنگی
انگریز چلا تہا کہ جبر گشتہ ہو کر پنجاب کی سمتی موافق ضابطہ قاعدہ ان بارہ سے ۱۱۷۳ کی بارہ ہی سنہ میں تخت سلطنت
پر جلوس کرکے شاہ عالم بادشاہ لقب رکہا اور انکو وقت بادشاہی کے واسطے استعانت کے روانہ
فرمایا اور شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ کو بہی اطلاع ہوا اور قلمدان اور عطایا واسطے الف اولیاء کے بہیجکر
نصرت ایزدی کا تہا کہ اسمیں بعض امرا سپاہی بہی جیسے اور رسالہ پیادہ حاضر ہو کر واسطے قائم کرنے
سریر سلطنت کے مستعد ہو واضح ہو کہ یہ بادشاہ نہایت شجیع اور دلاور تہا چنانچہ لکہا ہوا دیکہنے میں آیا ہے
کہ ایکبار شہزادگی کے عالم میں جہاں پناہ کے جلیل علیمرداں کی حویلی میں ساکن تہا کہ دفعتاً دس بارہ ہزار سوار
عماد الملک کے واسطے گرفتار کرنے آئے اور حویلی کو گہیر لیا باوجود قلت رفقا کے برآمد ہو کر اسطرح
پر حملہ کیا کہ اگر رستم و نریمان بہی ہوتے تو انگشت حیرت کی دانت میں پکڑتے اور بعد جلوس کے بہی [illegible]
[illegible] کا اتفاق پڑا اور وقت کارزار کے باوجود یکہ ایکطرف سے فوج انگلیسیہ کو [illegible]
بنیاد [illegible] کی مانند [illegible] اور ایکطرف [illegible] زمیندار [illegible]
[illegible] بادشاہ کے [illegible] فوج مخالفین [illegible]
واقع ہوا [illegible] زخمی ہو کر [illegible]
[illegible]
یہ خبر بہیجی کہ عماد الملک نے [illegible] انتظام الدولہ خانخانان
[illegible] بیان کیا اور [illegible] افغانان [illegible]

[illegible]

رکھے خواہان آپکے دو دیکھے ہیں اور اول سے ہی خبر ہیں کہ تاغیون مرہٹہ کی شہزادہ محمود شاہ اور ریاست
جہان پناہ سے کہ زمین تھی ارادہ فرمایا عماد الملک نے اسکے اپنی بادشاہت سے ہو رحل جائیے یہاں کا آوارہ ایلی
ایلچی اول میدان بادشاہ کے بیچ سواد جہان آباد کے ہی دیا سرداران مرہٹہ مقابلہ ہو کر کون طرف درانی کے بیچ
سفر روز کا سے افواج مرہٹہ سکہ نکالا اور چونکہ دیا بیچ جمع ہوا بیان آخر ہو اور اسکا لاکہ تین ہی
الف سنجیدہ سدرنے سوہی مادہ تاریخ اسکا یہی کہ سلطان عصر درانی قتل دیا بہ تیغ دشمن کا بہ شکست تاریخ
ابن ظفر آزادہ نصرت بابت والیجاہ بہادر بیوی صدی کی جو بہت دین الہی میں جنگی جہادی الاول کو شہالہ
پانی پت بیشہ ہوا و بہادر گڑھی سپاہی ابدالی او رستم نامی یعنی نجیب الدولہ اور شجاع الدولہ قہرمیکے
سقدر بیشتر آگہ عرصہ قلیل میں منتشر ہو سکے پہنچے ڈالا ہے زبان معرکہ کی ہندنبیے مقتولوں کے
نام کا یک ادعو عدم کا کثرت تاسو سے حملی بیک ہو گیا تہا دس ہزار روپے پیدل ہمراہی
نجیب الدولہ کی کہ جوہر شجاعت میں ضرب المثل میں سکرین کیکس ہوت ر او حضرت بادکو کہ
مدار المہام اور قوت بازو اسکا تہا مار لیا بائیس ہزار لونڈی غلام دکنی شاد ہفتم مردان اسلام
ہوئے اور جواہر نقود گرانمایہ اور اجناس لعل و توپخانہ اور پچاس ہزار گھوڑے اور دو لاکہ گاو بیل
ہزار اونٹ اور ہاتھی ہاتھ غازیان نصرت شعار کے آئے اور بقیۃ السیف جو آوارہ دشت ناکامی ہو
بیچ ردم و دہا جنبا کر کر لیے اور مار ڈالے گئے ہیں کوئی دقیقہ مہمل نہ ہوا کہ کہتے ہیں ایک لاکہ مرہٹہ
ایک مدت مدید تک اس جماعت مذکورہ سے نمایان نہوا اور سابق آپکے عمل غنیم کا ملتان اور
ڈیرہ غازی خان اور دوسرے طرف سے جہاں تک ہوگیا تہا اور باوجود اسکے کہ سلطنت ہندو

سلاطین سابق ہندوستان کے — پہلا دفتر

دکن کیا رکھتا تھا جب قلعہ شاہجہان آباد کا سر کیا زینت بخشی یا اور بیت قطعی بیچہ چھت ایوان خاص بادشاہی کی کہ
چاندی کی بنی ہوئی تھی نکال لیکر روپئے بنوا ڈالے اور سونے روپے آلات و قدم رسول اور مزار سلطان
المشائخ نظام الدین اولیا اور مرقد فردوس آرامگاہ محمد شاہ کے قتل ہو دستور متصل تھا دلیل عمر ہکو اکر اپنے
تصرف میں لایا اسکے بعد غزنیں کے چوکیدار لیکر یا سکے کوہ بند بستی سرکار کے باوس و بالاجی راؤ اور اسپر یا ووقف
یا ور راؤ عمر زاد بالاجی راؤ اور جنکو دے بھاؤ کہتے ہیں ہمراہ ہوئے سکدار ابراہیم خان گاردی جسکے تابع بارہ ہزار ہندوستانی تھے آ کر
کنجپورہ میں عبد الصمد خان اور قطب شاہ کو مارا اور اپنے بالاجی راؤ کنجپی لوٹا تھا بعد بکرم دل بھاؤ کہتے ہیں شاہ درانی نے ہار کیا تو قتل
مشہور دن غنیم کے کوئی پچاس ہزار لشکر مارا اور بیل ہاتھی سے بیشمار ہاتھ آئے سبب ہوئی پہلوان بیرنجیل
اور لشکر اسلام میں خوب قتل عام اہل کفر و ضلالت کا کیا اور بعد قتل بیشمار کے جب ہم اراہیم خان گاردی
کینہ کے سبب مردہ کو بیچار کے ایک عارضی اور انکی لاشی و شاہ ابدالی نے بعد حصول اس فتح کے ورود دہلی ہو کر
سلطنت ہند کی واسطے شاہ عالم کے اور وزارت اسکی نام شجاع الدولہ کے اور ولیعہد جسکا
نام نجیب الدولہ کے مقرر کی اور نجیب الدولہ کو کہا کہ مرزا جوان بخت کو جو شاہ عالم کا بیٹا اور
ولیعہد کا رزار گذشتہ میں بھی ہمراہ کو مقرر ولد ہمیشہ اسکو تخت نشین کیا تا شاہ عالم کو شاہجہان
جہان آباد میں بادشاہ عالم کو بلا اور عظیم آباد سے دار الخلافہ کو بلا اور شجاع الدولہ سے
ارشاد کیا کہ تم شاہ عالم کو داں سے یہاں لاؤ اور الہ آباد میں ہو اور اونکی خدمت میں حاضر رہو
دیگر طرف او دہ اور الہ آباد کا رخصت کیا اور آپ چھتی شعبان کو باتفاق شاہ درانی دہلی سے اپنے ملک کو قندہار کو گیا
اور شاہ عالم جو عظیم آباد میں انتظار شجاع الدولہ کا کہ آنکا آہستہ آہستہ ابدالی کے ملک سے غار ہوا تھا

[illegible]

کر بیٹھے تہے کہ عرضیوں سے اراکین کی بمضمون کیفیت آمد شاہ ابدالی کی اور حال استیصال قوم مرہٹہ کا کہ وے دعوے
سلطنت ہندوستان کا رکہتے تہے اور حقیقت نیابت سلطان جوان بخت کی اور جاری ہونا سکہ اور پڑہا جانا خطبہ او فراہم ہونا
نذور تہنیت جلوس کا تخت موروثی پر کہلا اور باستیر القیان کا ہوا کہ احمد شاہ نے امراؤن کو دہلی کے خصوص نجیب الدولہ اور
شجاع الدولہ اور افغان بنگش اور کل روہیلون کو شاہ عالم کی اطاعت بابت تاکید کی ہے بلکہ روانگی شجاع الدولہ
کی واسطے لینے بادشاہ کے وہان سے طرف صوبون ہو چکی ہے بس شاہ عالم لشکر واپسی کا بجا لایا اور دوسرے سال جلوس
یکشنبہ گیارہوین شوال ہجری مین عظیم اباد سے لشکر قاصد ملک شجاع الدولہ کا ہوا اور شجاع الدولہ جو
ادہر سے چلا تہا آپ صوبون کو پہنچکر بلا توقف لکہنؤ سے نکلا اور بیس روز مین سید پور پر آیا اور شاہ
عالم جو عظیم اباد سے اکر سیہد کی سرا کو مخیم اپنا کیا تہا سو ایوین ذیقعدہ کو حاضر ہوکر ملازمت حاصل
کی شجاع الدولہ کہ وہ بدون عنایت ہوئے خلعت کے کام پر وزارت کے سرگرم تہا شاہ عالم نے ایک
مالا مروارید کا اور خلعت ہفت پارچہ چار قبا اور ایک قلمدان مرصع دیکر سرفراز کیا پس ان سے
دونون ملکر بادشاہی عمل کو بندوبست کیا ہو پہلے سورج مل جات باوجود مشاہدہ کرنے احوال
شاہ ابدالی اور مرہٹہ کا بادشاہت پر شاہ عالم کے راضی نہوا اور باریکے لالچ سے قلعہ دار کے اکبراباد کے
سازش کرکے تمام سامان بادشاہی پر قابض ہوا اور نجیب الدولہ اور مرزا جوان بخت ولی عہد جہان
آباد مین تہے اور شاہ ابدالی کو دور جاکر بغاوت اختیار کی بلکہ نائب کو شاہ کے جو لاہور مین
تہا مار ڈالا اور صابا نام ایک شخص کو قوم سے اپنی دشاہت نامزد کرکے سکہ اسکا کیا اور ایک ہم
سبکون کی ہمراہ لیکے بوتی احمد شاہ ابدالی جو سنا عازم لاہور کا ہوا کہا ہی کیفیت اسکی طرف گئے

ساتویں بار بھی سکھوں نے خبر پاکر دہی میں کوہ جا پہنچے قریب دو لاکھ سوار اور پیادہ سکھ جمع ہوئے شاہ

نے جو یہ بات سنی بطریق ایلغار سکھ کو دو کوس بند دوران میں ملک کی ایک پیر پر آیا اور قریب بیس ہزار آدمی سکھ

تہ تیغ کیا اور مال و اسباب لوٹ لیا بعد اس کے دو بارہ بنا کیا اور رہ سکھ پھر ا تمام ساتوں سپاہیان کو دین

دفتر پر سکھ در افضل لاہور ہوا اور وہاں تمام سکھ زور لیتی ابدالی کو کہ سکھ بھی اہتمام تھا اور دلی کو

اپنے سکھ حیوں کشمیری پر تمین کیا اقبال شاہ کو ہوا اور تھا نور الدین خان جا بیٹھا تھیمنہ ہوا صحیح اول دمیان

ہوسکے اید ابدالی کو جب خبر لشکر کی پہنچی خان کو سرکوب لشکر بنا سکھ ... گیارہ سی تھا میں عزم سواد

لاہور سے کابل کے طرف کیا بہ مراجعت احمد شاہ ابدالی کی بعد آنا اسکا اس طرف کے سبب

خراسان سکھ ہوا اور بیان اپنی چار پانچ رہبن سبب خام طمع سراج الدولہ نبیرہ علی وردیخان سکھ

ذکر بیکار و دیکا صاحبان انگریز اطراف جو اب میں ملک بنگالہ کے استیلا پاکر میر جعفر خان جسپر محمد قاسم خان

کو صوبہ دار اور ناظم مرشد آباد کا کیا تھا چونکہ آن روز دن صدر دیکوریان نواب جعفر تمام بیکار و صدا

قتال کا گرم تھا اور اس ضمن میں میر جعفر خان بھی میر محمد قاسم خان داماد کو پہنچا یت گرمی سے خان

کی شکست فاش دی بادشاہ شجاع الدولہ قلعہ چنار لشکر کا گرمی گیا بہ سبب غیب دینے تالیجا میر محمد قاسم خان

بزور سکھ سے تیغ علیم آباد پٹنہ و بنگالہ کے بادشاہ کو ہمراہ لیکر ساٹھ ہزار سوار اور اسی قدر پیدل فوج

عظیم سے واسطے مقابلہ سرداران انگلیشیہ کے روانہ ہوا پانچویں تاریخ جمادی الاول کی سنہ ۱۱۷۸ گیارہ سی اٹھتر

اٹھتر میں جنگ عظیم ہوئی قریب بیس ہزار آدمی لشکر اسلام سے بدرجہ جام شہادت ہوئے شکست فاش

لشکر اسلام نے پائی قضا سے کر دکار اس شکست میں بادشاہ شجاع الدولہ سے الگ ہو کر

پہلا دفتر

سلاطین بنگالہ کے بیان میں

دو جہاز ... سے راہی ہے کہ تا سار راہ باندھ صاحبان انگریز دوں کے آگے ... سے اعزاز و احترام سے انہیں لیکے
اور بولا کہ تم ہمارے بادشاہ ہو ہم فرمان بردار ہیں آپ سے ہمیں جنگ نہیں شجاع الدولہ منہزم ہو کر الہ آباد میں
آیے اور وہاں جمعیت اکٹھی کر کے لاکھ سوار اور پیادے سے بار دیگر مقابلہ صاحبان انگریز کا کیا اس دفعہ بھی شکست
شجاع الدولہ کی ہوئی اور بہت سا مال لوٹ کا شجاع الدولہ ناچار ہو کر ملک روہیلوں کے اور وہاں سے دہلی
اور غازی الدین خان بہادر کو بھی اپنے ساتھ متفق بنایا ماہ ذیقعدہ میں جنگ عظیم واقع ہوئی ...
ہو لڑکے پار ... اور وہ بھاگا اور گھاٹ پر جمنا عبور کر کے رستہ کالپی کا لیا کہتے ہیں ہمراہی ... بیمار
دریا میں ڈوب کر واصل جہنم ہوئے اور فیروز جنگ بہادر بھی سرگرداں ہو کر قلعہ جات کی پناہ لی بس شجاع الدولہ
اور سکو جب صاحبان انگریز سے مصالحہ کیے اور تمام الملک الکا تصرف میں آیا اکبر بادشاہ کو ... ملکوں
کو آیے اور شجاع الدولہ ... فتح آباد میں ... یہ اسیر ہوا کہ فقط صوبہ اودھ کا شجاع الدولہ کے
الہ آباد اسے بادشاہ کے اختصاص میں رہا اور باقی جسکا حصہ تھا اسکا قبضہ تھا انہی دنوں جب ... عبد
معاون عماد الملک کا تھا ... محمد خان برادرزادہ بہادر خان ... جہان آباد فتح کر کے میدان
میں قتل کو پہنچایا اسکا قائم مقام ہو کر محاصرہ قلعہ شاہ جہان آباد کا کیا نجیب الدولہ نے اگرچہ
... ہنگامہ گرم رکھا لیکن آخر کار صلح کی اور آتش فتنہ کو آب صلح سے بجھائی شاہ
عالم بادشاہ کہ بسبب ناہمواری زمانہ کے ہمیشہ محکوم کسی ایک ملازم کے رہا کرتے تھے الہ آباد میں بعیت
... الدولہ اور سرداران انگلشیہ کی ... ارادہ شاہ جہان آباد کا کیا اور چاہا کہ لباس
شاہی اپنا اس شہر کے باشندوں کو دکھلا دیں لیکن یہ امر بعید الوقوع جانکر ... میں ...

پہلا ذکر سلاطین [illegible] پٹھان

پہنچا لیے اعوان و انصار کے تہا کہ اسمین بعضے سرداران مرہٹہ بقیۃ السیف لشکر ابدالی کے جو ملک دکن اور ادہر
تہے ہو شامل تہے بعضے امرا عہد و پیمان خانہ کا درمیان لا کر بادشاہ کو سمجھایا اور عرایض قبول ہو لا کر ساتھ ابدالی کی ایلچی
پیش بادشاہ بیتاب ہو کر اظہار مطلب کر رہا تہا آخر آ لیے دہلی دار اون نے منع کیا اور فیاض [illegible] ہمایون [illegible] ابدالی کی
راضی ہو الغرض انگریزی ہنود ناچار ہو کر رخصت کی بادشاہ دہلی سے نکلا کوچ بکوچ دار الخلافہ کو آکر قلعہ میں [illegible]
ہی نزول فرمایا اور بعد داخل ہونے حرم سرا مشغول ہو لہو و لعب کے اور ہر روز شوق [illegible] زیادہ ہوا [illegible] شروع کئے بادشاہ
تب متفکر ہو کر میرزا نجف خان سے چاہی اس کا دہلی تہا اور وقت فوج کے [illegible] سبب اسکے کوشمالی
کی باہر نکلا اور ہر طرح سے سپرد و آوردن غالب آیا نزدیک بادشاہ کے اسکی جاہ ہوئی اور دشمن
نے ترقی کی بعد سنہ ۱۱۹۵ گیارہ ہجری نواب عبد اللہ خان کشمیری اور اور بہی آدمی ارکان حضور سے
اقتدار پر نجف خان کے حسد کر کے ضابطہ خان کو کہ صاحب الوس جماعت روہیلوں کا تہا
اور ایک جم غفیر پاس اسکے جمع تہا سر بنا سرتابی کے ہوئے مزاج اسکا بہی کہنے سے انکے امیر الامرا
ذو الفقار الدولہ نجف خان بہادر نے ایسی اسکی گوشمالی کی کہ آخر ناچار ہو کر اس بات کا [illegible] کہ
موصوف نے اس سے ایسی جنگ کی کہ بیچ کسی بادالی کی کبہی ایسی جنگ نہوئی تہی ہزاروں آدمی
روٹن میدان میں کام آئے پہر قبلہ خان مذکور کو بیتال پایا امیر الامرا کے عذر خواہی اسکی قبول کی
اور عفو تقصیر کیا پس بہت دنوں تک وہ خدمتگذار رہا اور بہن اپنی امیر الامرا کو اور بیٹی نجف
قلیخان کو کہ وہ پسر خواندہ امیر الامرا کا تہا دیدی موقر کر کے تب اس وسیلہ سے فوجداری سے
سہارنپور کی سرفراز ہوا بعد چند روز کے غلام قادر خان بیٹا ضابطہ خان کا مطابق الحکم

سنہ ۱۲ بارہ سے چار میں داخل قلعہ ہو کر ایکدن شاہ عالم بہادر کو تخت پر سے اوتار کر قید کیا اور جہان شاہ

نامی ایک شہزادہ کو اولاد تیموریہ سے تخت پر بٹھلا دیا بعد دو چار روز کے پھر اسنے زندان خانہ

سے بلاکر جواہر طلب کیا انہوں نے محل سرا میں جاکر جتنا جواہر تہا لا دیا پھر اسنے کہا کہ تم نے بہت سا [illegible]

سونپ میں پیر کر اکبر چہاتی پر چڑہ کے اپنی کٹار سے دونوں آنکھیں نکال لیں اور یہی سزا [illegible]

والی دکن کو ان دنوں خدمت وزارت دہلی کی تہی جب یہ معلوم ہوا اسنے انتقام اسکی اوپر کے

فوج روانہ کی غلام قادر مردود یہ سنکر میرٹھ کی طرف بہاگ گیا پس دلی قبضہ میں مرہٹوں کے آئی انہوں نے

شاہ عالم بہادر مرحوم کو دوبارہ تخت پر بٹھلایا اور کوئی نذریں تہنیت کی گذرانیں اور وہ بدکار اسی سفر

اسی سوا ایک میدار کے گرفتار ہو کر پکڑا ہوا آیا مرہٹوں نے اسے پنجرہ میں بند کیا اور بند بند جدا

کرکے چند روز میں مار ڈالا اور وہ بیچارہ بادشاہ کئی بارہ ہزار روپیہ ماہوار سرکار کی پس سے شاہ صاحب [illegible]

حضرت میر خان فتوحہ جنگ اعظم الدولہ معین الملک کہ سنہ [illegible] معتقد اور مرید انکا تہا شاہ نظام الدین

نام بید خان مذکور ناظم دہلی کا ہو کہ شاہ صاحب [illegible] کل [illegible] اصلہ حضرت طیب فی

دوکان جہان آباد میں ایک کوٹہری رہنے کو اپنا مقرر کیا اور طرفہ یہ ہی [illegible] تنخواہ

میں جہان شاہ کی [illegible] نام انکا صدیق [illegible] شاہ کو بڑا [illegible] کہتے [illegible]

سواد الوجہ فی الدارین بادشاہ اور جملہ سلاطین [illegible]

زور [illegible] عوام [illegible] خود جمع ہو کر پاس [illegible]

لاکر [illegible] ادا [illegible] بادشاہ اس کے [illegible] ایسے [illegible] ہوئے تہے

کیا گیا دور کا ذکر بھی ضروری ہے حافظ عبدالصمد خان المخاطب بہ نواز خان دیوان کی طرف سے وکیل مقرر ہوا کہ حافظ جی

کل عہد کا ذکر ہے اور ہمارے پاس دو سالہ تک نہیں ہے ہم اور وہ کر رہا ہوں ... سکندر کو حشمت دارا

ای ... فطرت ... فاعتبروا یا اولی الابصار کا آیہ ... عبرت ... نام انگریزی افسر ... شاہجہان

آباد کا ... اسوقت ... اور بعد ... دوستی ... گذر ... اور ...

بندگان عالی ... شاہجہان ... سلطنت ... ہزار ... بالکل ... روانہ ... اور ... ۱۲۰۷

سے ... صاحب ... دولت ... سردار زادہ اسکا ... وزارت پر قائم ہوا اسیے ۱۲۱۸ کا

سچ ... دہلی ... پروانہ ... عنایت ... بادشاہ کو ... آسودگی حال ...

کرسنہ ۱۲۱۹ ... انگریزی ... دلی کو ... بادشاہ کو برائے نام قائم رکھ کر ...

وزارت ... اور ... کارخانجات ... سرکاری ... بادشاہ ...

کہ ... اور ... کارخانجات کی ... زیادہ ...

... سرکار

کی اطلاع ... جاتا کہ بادشاہ بہت تکلیف میں ہیں ... لاکھ روپے سال ... طرف

سے مقرر ... شاہجہان ... کچھ اضافہ ... اور چالیس ہزار روپیہ ماہوار ...

... اور اپنی طرف سے ایک وکیل ٹھہرایا کہ وہ حاضر دربار ہو کر ...

دستخط کروایا ... اور دو کپتان ... کی ... اسکے افسر ... سواری ...

... اور ... کو وکیل کو ... آیا اور ایک ...

سلاطین سلسلۂ ...

[illegible]

نذر صاحب بہادر کی طرف سے گذرانتا تھا پھر آپ نے اپنی [illegible] علاقہ داران سرکار کمپنی کی نذر دینا [illegible] پھر وکلائے
صوبجات کی نذر ادب بادشاہی قرار پایا اور جہاں پناہ نے خلعت واسطے گورنر بہادر کے بھیجنا ترک کیا [illegible] اور اول
خدمت سفارت پر ہوئی [illegible] صاحب مامور ہوئے بعد اسکے ۱۸۰۶ سنہ بارہ سو اکیس ہجری میں شاہ عالم اس جہان سے انتقال فرمایا مدت سلطنت
انکی اڑتالیس برس کئی مہینے چونکہ [illegible] معزول [illegible] اور تخلص آفتاب تھا کسو نے تاریخ رحلت کی یوں کہی ہے نظم
مہر آفتاب روی بپوشید از زمین [illegible] آفتاب زیر زمین [illegible] اکبرشاہ ثانی کا بیان معین الدین اکبرشاہ ثانی
بعد شاہ عالم کے ۱۲۲۱ سنہ بارہ سو اکیس ہجری میں تخت نشین ہوئے [illegible] تخلص [illegible] دو بیت [illegible] تاریخ [illegible] بطور تعمیہ
یوں کہی ہیں جو ازارث جلال الدین اکبر شاہ ثانی [illegible] نوشتہ سید [illegible] اور دوسری بیت [illegible]
یہیں تاریخ ظل اللہ اکبر کہتے ہیں کہ [illegible] انگریزی [illegible] نام انہیں بھلا دیا تھا اور [illegible]
ملکی کو جیسا کہ [illegible] موافق الدوام [illegible] لیکن ادب ان کا مثل ادب بادشاہان قدیم کے
کرلیتے تھے جو قانون ہے [illegible] دربار کا تھا اور [illegible] حضور [illegible] صاحب کو انکی مقدم رکھتے
تھے [illegible] سپرنٹنڈنٹ بہادر [illegible] گورنر صاحب بہادر [illegible] شخص [illegible] وغیرہ میں
خلاف آئین [illegible] مبادرت کی جب [illegible] بندگان بادشاہی [illegible] ادب [illegible]
اور [illegible] ہوا اور جب [illegible] کرلی [illegible]
پیچھے [illegible] ۱۲۲۲ بارہ [illegible] شہزادہ جہانگیر مرزا
کہ [illegible] ایک [illegible] تھا ایکدن [illegible] کی نشست میں [illegible] سپرنٹنڈنٹ
سٹین صاحب بہادر گھوڑے پر سوار ادھر کو نکلے [illegible] کھڑی ہیں [illegible] معلوم ہوتا ہے

[illegible]

کیا آیا جہت بار تمنچہ کا سپر لی کیا چار انگل انکی پیشانی سے گولی گذری زندگی تھی صاحب بہادر تو بچ گئے گولی
انکی اور لڑکی ہیں صاحب بہادر بسم تو ٹوپی اپنی اٹھا لیکر جھکے چلے گئے کہ انسا کہا۔ قتل ابن خستہ بشمشیر تو زدید
تو ورنہ بیچ از دل بسم تو تقصیر شود۔ اور کہہ جا کر وہاں سے جناب اکبر شاہ کی عرضی کروائی کہ صاحب بہادر
ایک کام پر سے کیا ہو گیا ہے کہ عرصہ میں آپ انہیں بھول دینا ورنہ قصور معاف کرنا چاہیے اکبر شاہ ثانی نے
تامل فرمایا تھی کہ رات کو [illegible] گذر گئے [illegible] ہو گئی سپاہیوں نے دروازہ قلعہ معلی کا بند کر لیا سپاہیوں نے
گولیاں سر کر [illegible] اور جوان [illegible] ہو کے قصر شاہی میں [illegible] نہ جانے آئے
یہ ہنگامہ دیکھ کر اکبر شاہ [illegible] ہوئے اور صحن میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ کہو ان لوگوں سے کیوں ہماری ایذا
دینے میں [illegible] صاحب بہادر رو دیئے اور نہایت الحاح سے عرض کی کہ آپ مالک ہیں ہمارا کچھ قصور
نہیں مزاج شہزادہ عالم و عالمیان کا مرکز اعتدال سے روگرداں ہے بالفعل آپ انہیں میں [illegible] فرمایا
اندنوں آپ [illegible] اپنی [illegible] وہاں اقامت فرمائیے [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible] فرمایا [illegible] شہزادہ کو
بدایت [illegible] رخصت [illegible] سوار ہو کر [illegible] صاحب بہادر [illegible]
خاطر عاطر [illegible] پیدل سوار [illegible] ساتھ ہو کر مکان تک پہنچا انہیں [illegible] آئے اور وہاں سے [illegible]
سوار کروا کر جانب مقصود [illegible] روانہ کیا اور [illegible] قرار دے [illegible]
[illegible] انہیں رخصت [illegible] لیکن [illegible] خود [illegible] آپ اپنی خوشی سے
[illegible] کہ [illegible] اور [illegible] گیارہ [illegible] صاحب [illegible]

اور بھی عم شاہ انگلینڈ کے تھے اور یہ باپ بھی انکے انگلستان کی بادشاہت کی تھی اور محمود شاہ ہندوستان کے تھے اور اراده
اکبر شاہ کی ملاقات کا کرکے ظاہر شاہ نے اپنا ایک آزرا ہی [illegible] باتیں کی مصاحب [illegible] ہو کر [illegible] ہو کر وہ دہلی
سے آئے تھے اسی لئے بادشاہ نے منشی محمد علی اور پیر الدین کو واسطے استقبال کے روانہ فرمایا بعد الملاقات کے لارڈ صاحب نے
ایسا کہا کہ ہم بھی بادشاہزادے ہیں اور ملاقات بادشاہ کی چاہتے ہیں لیکن بشرطیکہ وہ اپنے دربار میں ہمکو کرسی دیں اور برابر
بٹھنے کی دیں تو البتہ ہم کو بھی فرائض ہے منظور کرینگے اور نہیں تو بادشاہ [illegible]
تو ہم کو نہ [illegible] بذریعہ اختیار و سلطنت کا ہے لارڈ صاحب [illegible] اگر یہ ملنا منظور ہے [illegible]
منشی محمد علی اور پیر الدین حاضر دربار ہو کر معروضہ لارڈ صاحب بہادر کا گذرانا [illegible] اور یہ بات
طرح سے ہو سکتی کہ انہیں [illegible] اسوقت بادشاہ [illegible] چپ ہو رہے اور [illegible] محل [illegible]
عالیہ والدہ ماجدہ [illegible] کہ یہ خلاف آئین [illegible] نامناسب [illegible] کرسی
انہیں نہ ملے [illegible] آزرده ہونگے تو یہ ہوگا کہ لاٹ [illegible] موقوف ہو جائیگی
دیکھو بادشاہت زائل ہو گئی ہے [illegible] خدا [illegible] سبب [illegible] قطع نظر [illegible] اگر ہم کرسی دو
تو [illegible] اول یہ کہ [illegible] تخت [illegible] ہمیشہ جلوس [illegible] ہوتا ہے
ہے اور کرسی اس سے بلند ہوتی ہے دوسری یہ کہ بعد آپکے اگر بادشاہ لندن کا [illegible] تو
[illegible] کہ وہ تخت پر جلوس کرے اور تم [illegible]
[illegible] بادشاہ [illegible] کہ ہم کرسی [illegible]
نہ [illegible]

[illegible]

آپکی دربار میں بیٹھا کرتے ہیں یہ نہیں کہ مطلقاً کوئی بیٹھتا ہی نہیں جواب یہ ہے کہ قوال جو بیٹھتے ہیں مرا امیر لکہ بیٹھتے
ہیں اور شاہی بیمار رہ کر بیٹھتے ہیں اور علما ہمارے یاد رہی ہیں بالفرض اگر لارڈ صاحب یا وزیر ہی ہو تو ہم انکو کبھی
ہونے نہ دیتے انہیں تکلیف ہے صاحب بہادر نے کہا کہ سندھیا بھی تو بیٹھا کرتا تھا جہاں پناہ بولے کہ وہ معذور تھا بس
شہزادہ مرزا سلیم کو کہ وہ ہمیں ان دنوں عزیز بیدرد اللہ وحید تھے اور انکو زرگری انہیں بہت دوست رکھتے تھے
از روئے اخلاص ہمیشہ طرف گورنر رجوع کیا اور ایسا کہا کہ اگر دولت ہے تمہاری بادشاہ کرسی لارڈ صاحب بہادر کو دیتے
تو ہم تمکو ولیعہد بنا دینگے اور ایسا کردینگے کہ بعد قضا بادشاہ آپ ہی کے حکم و احکام تمہارا ہو جاوینگے یہ کہ وہ نوجوان تھے
بسبب کم طبیعی و تسلط [illegible] صاحبان پناہ ہو کے [illegible] کہ اسکو وقت [illegible] خاصہ [illegible] بادشاہ واسطے فہمائش
لیے فرمایا اچھا کیا منصفانہ ہم پاس خاطر تمہاری انہیں کرسی دینگے اور ملاقات بھی کرینگے شہزادہ نے
بیان کیا کہ لارڈ صاحب بہادر کو دربار کیے روز طلب کیا واضح ہو کہ جس وقت لارڈ صاحب بہادر آئے تو آگے آیا اور
نذر بادشاہ کو دی مرزا سلیم نے اپنے ہاتھ سے کرسی لاکر بچھائی لارڈ صاحب بہادر ہو کر طرف کرسی کے
ہوئے اور بادشاہ بیٹھے حالات ہوا اور اس کو شاہ نے کیا پھر وہ آنے کہا اور نہ بیٹھو اور لارڈ نے تب تکیہ [illegible] کیا
لارڈ صاحب بہادر سمجھے کہ دو بار ہی کہا کہ قریب بیٹھا کر پہلے بادشاہ تخت جلوس [illegible] اور اس پر
ہوئے اور [illegible] لارڈ صاحب [illegible] دیکھا کہ [illegible]
[illegible] دروازہ [illegible]
[illegible] ارادہ فرمایا [illegible] قبول کیا [illegible]
[illegible] شہزادہ [illegible]

بہادر شاہ
سلاطین ہند کے
ساتھ

[illegible]

ابوظفر سن بعد شہزادہ مرزا سلیم پیش جناب صاحب بہادر اور جملہ افسران طرفین ایک ساعت دو پہر تک سمو دربار
رونق افروز ہوئی کہتے ہیں کہ جب بادشاہ فرودگاہ پر لارڈ صاحب بہادر کے گئے عماریاں آگے ادھر ہوا اور ادھر سوار ہوکر اور جب دیوان
عام میں پہنچے آئین پیشوائی کے پیچ کہ لارڈ صاحب بہادر میزبان تھے وہ بھی جملہ آداب شاہی بجا لائے
اور پاس ادب سے اول نذر دی پس اور اور افسروں نے ایک بعد دیگرے بہ ترتیب نذریں
گذرانیں اور شرائط مجلس سے یکسو ہوئے بعد اس کے لارڈ صاحب بہادر قریب اور باقی افسر دو رویہ کھڑے
ہوئے پانچ سات لاکھ بادشاہ ملاحظہ کر کے پس پانچ کشتیاں جواہرات کی دو اسپ کشتیاں
کمین اور پانسو طبق میوہ اور دو اکہتر اور پانچ زنجیر فیل اور پانچ راس اسپ پیشکش کر کے ... اور
بعض اہل دربار ... کی ... ہے کہتے ہیں کہ جب لارڈ بہادر ... جہاں پناہ کو ...
نہ معلوم ہوا اور ... خوشنودی ... رخصت کی دی تب لارڈ صاحب بہادر بر ہوادار ... ہوا
اور ... بار ... کر ... اور کچھ عرض کی اس عرصہ میں ... بادل ... حاضر ہوا اور خود بدولت
برخاست فرما ہوئے واضح ہو کہ یہ وصلہ اور یہ مرتبہ شناسی صاحبان انگریزوں کا ہے والله اعلم بالصواب
پس ۱۲۳۵ بارہ سو پینتیس ہجری میں کلان ... صاحب بہادر کلکتہ کو گئے اور بعد ازاں اسی
فرنگی صاحب بہادر ریزیڈنٹ دہلی ہوئے انتقال اکبر شاہ کا سنہ جمادی الثانی ۱۲۵۳ بارہ سو
تریپن ہجری میں ہوا مدت سلطنت انکی بتیس برس کئی مہینے اور لقب بعد وفات عرش آرامگاہ
ہے بہادر شاہ ثانی کا بیان ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ
ثانی مدظلہ العالی سنہ ۱۱۸۹ گیارہ سو نواسی ہجری میں اٹھائیسویں تاریخ شعبان کی روز شنبہ

قریب غروب آفتاب بیگم کا رخانہ وجود سے لباس حیات کا زیب بدن کر کے جمال جہان آرا سے عرصہ ہستی کو
عہد سعادت عہد میں شاہ عالم بادشاہ کے روشن فرما چکا تھا چنانچہ مادہ تاریخ سال فطرت کا کیست جناب کی ظاہر ہے
پس وقتیں محمد اکبر شاہ کہ سنہ ۱۲۲۱ ولیعہدی سے ممتاز ہوئے اور بعد ارتحال پدر والا قدر کے اٹھائیسویں
تاریخ جمادی الثانی کی روز جمعہ سنہ ۱۲۲۱ بارہ سو اکیس میں تخت سلطنت پر جلوس فرمایا چنانچہ ذیل مادہ جلوس
میمنت مانوس کا ہے لاکہ روپیہ بامور سرکار کمپنی بہادر کے ماہواری جاتی ہے سوا اسکے دیہات کئی قصبات دیکھیں
عمارات بازار وغیرہ سے قریب دو لاکھ کے ہی حاصل اور یہی کہتے ہیں کہ عہد میں جنابکے جن وزنا فرمان ایکروں
لیکاین رجسٹا کی تھی اور بعض مراد ان کا وہاں … بیٹھا اپنی محفل میں … کی … تحفہ
الحمد وعدہ فرمایا پھر کو عمار لیے ان … پہنچا ہی … گورنر جنرل لارڈ … در سنہ مذکور سے فارغ ہو کر
وارد دہلی ہوے ارادہ ملاقات کا کیا اور کرسی چاہی ہی آپ اس امر کو چاہتے ہی اور کیا پس لارڈ صاحب بہادر مذکور چند
امر مذکور زمین میں تہا روسا … نذر کا گذرنا اور خلعت یا خطاب وغیرہ … خلاف … اس
کیا جو قوتی کا حکم دیکر بعد دو ہفتہ کے شاہجہاں آباد سے اکبر آباد کو گئے اور تخت پر وہاں کرسی لگا کر بیٹھے
اور راجہ بابو جو کہ صحیح صحبت ہوا … ہم … آپ نے نہیں … ولایت کو گئے بعد روانہ
ہونے لارڈ صاحب بہادر موصوف کے سنہ ۱۲۲۶ بارہ سو … میں شہزادہ مرزا دیدار بخش ولی عہد …
کلفت بہتا ہوئے خود شارق سے انکی بہت روز دل آزردہ خاطر ہے … چاہا کہ شہزادہ …
تخت … سلطنت کے اور جلیل القدر مذکور سے ممتاز فرماویں لارڈ … جنرل … ہوا
بالفعل سکہ … کو … کا قبضہ اختیار میں … آئیے … ایکسا … نامہ …

پہلا دور
سلاطین ہند کے
سابقین

معاملت مقدمہ مذکور جیسے ملا ہوا اور تعریف و توصیف شہزادہ عالیقدر مع تصویر و ہیئت ملاحظہ ملکہ انگلنڈ
کے روانہ فرمائی گورنر بہادر نے وہاں تک جانے دیا راہ میں سے پھیر دیا اور انہیں آداب تہنیت مسامع و اطراف
و اکناف کے ہوا ہے لفظ فدوی شاہ ہندوستان کا حک کر کے فدوی شاہ انگلنڈ کا کہو دیا اور طرف
سے سرکار نامدار انگریزی کی مبادلہ میں نذر عید الفطر اور عید الضحی اور نوروز اور جشن سالگرہ کے دس ہزار روپیہ
سالانہ تجویز پایا حضور والا نے یہ امر قبول کر لینے میں تامل فرمایا اور متوجہ طرف شادی شہنشاہ آبادی
شاہزادہ موصوف کے ہوئے چنانچہ سنہ ۱۲۶۹ بارہ سو انہتر ہجری میں مطابق سنہ ۱۸۵۳ اٹھارہ سو تریپن عیسوی
دوسری تاریخ مارچ کی یہ امر جلوۂ ظہور کا پایا بعد اسکے آخر سنہ میں حسب ایماء خود کی صلاح و صوابدید
ملکہ انگلنڈ اور جمیع اہالیان سرکار کمپنی بہادر کے سلطان محمد فتح الملک شاہ کرسی نشین و سادہ ولیعہدی
ہوئے احمد سعید علی کل حال وزیر لارڈ ہرڈنگ و بلی ٹامس مٹکاف صاحب بہادر جو بہائی کلاں مٹکاف صاحب بہادر کے
ہیں کہتے ہیں انہیں ارباب کمپنی نے استحسان کیا ہے اور طبیعت جہاں پناہ ظل الٰہی کی طرف شعر کے بہت مائل ہے اور
صاحب دیوان ہیں اکثر غزلیں راقم نے دیکھی ہیں انکا کلام بہت شستہ اور سنجیدہ ہے تخلص انکا ظفر ہے چنانچہ یہ اشعار
طبع زاد جہاں پناہ سلطنت مآب کے ہیں شعر نہیں کچھ کہ ہے اسکو تو اچھال کے پھینک دے دل ہے تو بیٹھ سنبھال دے
کے پھینک دے دل جو اکیلا ہی اس فلک تیرہ رنگ میں : قید جہاں سے ہم دو قدم فرنگ میں : دل ہوں تو میں
دیوانہ لیکن آسکی کہیئے یہ بات : جو کیا ہاں سر ہوئے قابل او تم نہ کیا : دل ڈر موت کے سکا نہیں
ہمیں زیادہ تر پوچھو تو مافوق سے نذر کیونکہ ہو گیئے : سلطنت کو بہادر بادشاہ کے وقت جلوس جاتے
تو پانک ورق ہوا اسکے کہ سب نہ بچھ کا ملک بارہ سو انہتر ہجری ہی سولہ برس چھ مہینے

پچیس دن ہوئے ہیں اور سن شریف پچاسی کا ہی اور آغاز سلطنت سے محمد شاہ بادشاہ کی یہانتک ایک سو اٹھتیس برس ایک مہینہ پندرہ دن اور عہد سے جلال الدین محمد اکبر شاہ کے تقریبا تین سو چھبیس برس الحاصل ابتداء سلطنت سے ظہیر الدین محمد بابر شاہ کی تاریخ اتمام تک اس کتاب کے کہ عہد ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ کا ہی جنکے الطاف سے ممالک محروسہ میں جہاں جہاں عالیشان لشکر ظفر پیکر کا ہے اور جناب سلطنت مآب پر کہ نام معہد اور نقش اقبال ہر ایک فرمانروا کے اولاد کرام سے امیر تیمور گورکان کی ستر آدمی تین سو سینتیس برس سو پندرہ سال حکمرانی ہندوستان اور سیہ وہی سے کہ وہ ایک جمعہ تہا سلطنت چہار دانگ کی نافذ ہی اور جب ہمنے تین سو سینتیس برس پندرہ کو منہا کیئے تو تین سو بائیس باقی رہے اور مبادی زمانہ ناصر الدین غزنوی سے ہدایت کو اہل اسلام کی اقلیم ہند میں تقریبا آٹھ سو الٹھا نو برس قمری ہوئے اور یہ بھی جانا چاہئے کہ برابر آٹھ سو الٹھا نو سال قمری کے آٹھ سو اکتیس سال شمسی ہیں ایک روز ستر ساعت بیس ثانیہ قیقے پندرہ ثلثے ہوتے ہیں فقط **تمت**

دوسرا دفتر بادشاہان دکن اور وہاں کے طوائف اور روساء مستقل وغیر مستقل کے بیان میں

پوشیدہ نرہے کہ تحقیق کیا ہے محمد قاسم فرشتہ نے ایسا یا یہ ثبوت کو پہنچا ہے کہ دکن نام تیسرا بیٹا ہند بن حام بن حضرت نوح علیہ السلام کا اس مملکت وسیع کو آباد کر کے اپنے نام سے نامزد کیا ہی تاریخ بہت تحریر میں ہو اور سے معلوم ہوا ہے صانہا اللہ تعالی عن جمیع الآفات والبلیات اور اسکو تین بیٹے تھے مرہٹہ کنٹر تلنگ کہ ابتک ان تینوں قوم کے آدمی نسل سے ہر ایک کی ہیں دکن میں بستے ہیں تا گیتی تلک یہ سبیل طبقات جدا جدا ہیں...

تعریفیں خواہ اصالتاً خواہ نیابتاً حسب الاستعداد اپنے کیں ہیں اور کتور ستانی کی جیسی کہ جب بادشاہ ہندوستان کا
خلجی ہوا برادر زادہ اسکا علاء الدین خلجی دیوگڈہ پر آیا اور اسکو فتح کیا یہ ابتدا حکومت اہل اسلام کی اس
نواحی میں ہے اور وقتیکہ سلطان محمد تغلق شاہ کے عہد سلطنت میں لوگوں کی زیادہ ہوئی چنانچہ الغ خان
حالت شہزادگی میں آکر محاصرہ ورنگل کا کیا تھا اسیطرح پچاس برس تک ملک دکن تحت ہند رہا اور بعد علاء الدین
حسن گنگو بہمنی بیان آگے جلوس فرمایا ملک مذکورہ علیحدہ شمار کیے گئے اور رفتہ رفتہ خاندان مذکور نے
بیجاپور بیدر حیدرآباد نام جیسے صوبوں میں اپنے عمل بیدار کر لکھے تھا تا حالت تحریر پانچسو
بائیس سال ہوتے ہیں والحمد لله علی کل حال واضح ہو کہ راقم رقعہ ہذا ابتدای جلوس سکندر شاہ والا
سے تا نظام الملک آصفجاہ رابع سلخ ذیحجہ ۱۲۶۶ سنہ ہجری تک احوال اسکے آبا و تا ہو دستور یعنی اجمالاً
تحریر کیا اور اس کے باقی نہیں رہے ہیں اللہم احسن عاقبتنا فی کل حال تم بالخیر

بیان سلطان علاء الدین بہمنی کا بیان سلطان علاء الدین [illegible]

اور وہ اوایل روزگار میں بیچ دار الخلافہ دہلی کے ملازم گانگوی برہمن منجم کا تھا اور واسطے اسکے نہایت تکلیف
کو رہنے [illegible] ہوجاتا واسطے قدرت نمائی کے ترقی بخشی اور حلقہ میں گدان بادشاہی آیا اور بیچ طالع
چند روز میں دیکھی ہمارا ہوا بعد [illegible] سلطنت محمد شاہ بن تغلق شاہ کی کے وہ
[illegible] ملک دیپالک نیابت اختیار کی اور وارد دکن ہوکر [illegible] قلیل میں زور [illegible]
اور [illegible] خصوصاً [illegible] سے جمع غفیر اور دیکھتے دیکھتے نظام پیدا [illegible]
[illegible] دولت آباد سے مسجد میں پا شاہ قطب الدین کی صحبت کے وقت [illegible]

دوسرا فقرہ
حکام دکن سلاطین بہمنیہ

چوبیسویں ربیع الثانی کو سنہ سات سو اڑتالیس ہجری میں کہ ہنوز زمانہ شاہ نکو یعنی سلطان محمد
شاہ بن تغلق شاہ کا تھا تاج شاہی کا سر پر رکھا اور سپہ چتر کو ان کے حلقے سے بسیار بلند کر بالا
بلند کیا اور خطبہ اور سکہ ملک دکن کا اپنے نام سے کیا اور اپنا علاؤ الدین حسن گانگو بہمنی خطاب اپنا ٹھہرایا اور
نام گلبرگہ کا کہ بانی اسکا راجہ گلبرگہ تھا احسن آباد نام رکھا اور اسکو اپنا تختگاہ مبارک جانکر اختیار کیا
کہ اول اگرچہ کہ وہیں قیام کیا تھا اور وہاں سے خروج کر کے بھی ایسے کو پہنچا اور بعد جلوس کے ایک مدت کو
اپنی سلطنت کے پنج تخت کا تھا اور قلعہ آباد سے سرفراز فرمایا اور خطاب
ہمدان فتح و ظفر بہمنی علاؤ الدین حسن جیسا کہ چاہیے عہد سلطنت میں ایسا
اور دائرہ اسکے ملک کا ایسا عریض ہوا کہ پورا قلعہ ادھونی تک در بند چیول اور دابل سے حیدر آباد
اسکے تصرف میں آیا امرا و پٹھانوں و راجپوت جو ہر طرف سے سلطان محمد شاہ تغلق کے قلعہ
اور قندھار میں پہنچے اور اسکے مطیع و منقاد ہو گئے اور
جا سمجھے آباد کیا اور قلعہ اسکا تعمیر کیا تھا زمانہ اور
زمانہ جلوس کے جب بیٹے کو کہ وہ فرزند شہزادہ محمد تغلق شاہ کے
رکھا تھا سلطنت اسکی کر کے وارد دکن ہوا تھا علاؤ الدین اسکو مالک محروسہ کے
سپرد کیا مشہور ہے کہ قبل اسکے برہمن لوگ ہنود کا زندگی کرتے تھے اور اہل
خصوص مسلمانوں کی پرورش کرتے تھے انکی احسان و انعام ہوتی تھی اول
برابر دور میں سلاطین بہمنیہ کے جو قبول روزگار کیا تھا بس اسکے وقت

رایک دفتر بادشاہان دکن طرف بہمنون کیے مرجوع ہے واضح ہو کہ مزاج علاءالدین کا طرف ملک گیری اور جہانبانی کیے بہت مایل تھا چنانچہ ماہ شعبان ۷۵۸ سات سو اٹھاون میں ارادہ کیا اس امر جلیل القدر کے حسن گلبرگہ سے روانہ ہو دولتاباد کا ہوا اور جب بالاگھاٹ پر پہنچا وہاں دو اعلا بجا ہیں اسو اسکا ہوا لیکن اس عرصہ میں حمل سے آمنی اچھی اور اثناے راہ دفعتاً سخت بیمار ہوا پس فتح عزم بالجزم کا آیندہ پر موقوف رکھ کر مراجعت فرمایا اور گلبرگہ میں آکر چہ بیٹے تھے ... محمد نام بڑے بیٹے کو اپنا جانشین کر کے وغرہ ربیع الاول ۷۵۹ سات سو انسٹھ میں انتقال کیا مدت عمر اسکی سینسٹھ سال اور ایام سلطنت اسکے دس برس دو مہینے سات دن میں البقاء للملک المعبود اور یہ بھی جانا چاہیے کہ وجہ اسکو بہمنی کہنے کی نزدیک محمد قاسم فرشتہ کے یہ ہے کہ جن دنون یہ نوکر بہمن کا تھا ایک دن بہمن نے اس سے ایسا کہا کہ زایچہ طالع تیرے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو صاحب اقبال ہوگا اور یہ بات قریب ہے بالفعل میں تیرا محسن ہوں پس تو میرے ساتھ یہ عہد کر کہ اگر تجھ کو خدا سلطنت و دولت عظیم کو پہونچا دیوے تو اس وقت میرے نام کو جزو نام اپنا کریو تا برکت سے میرے نام کی تیرا نام بھی صفت بقا کی پیدا کرے حسن نے اس امر کو قبول کیا اور جب اعلی رتبہ کو پہنچا تھا کہ اونی ترقی میں نقش نگین اپنا حسن کانگوی بہمنی کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ سلطان نژاد سے بہرام گور کی ہے اور بہرام ہے ساسان کی تھا اور ساسان نسل بہمن بن اسفندیار کی اسمیں تو خوشامد معلوم ہوتی ہے اور سچ بات اول کی ہے

سلطان محمد شاہ بہمنی کا بیان

سلطان محمد شاہ بن سلطان علاءالدین حسن کانگوی بہمنی باپ کے بعد اوس دن صبح کے وقت موافق وصیت ... ہندوستان کے فاتحہ سے زیارت کے فارغ ہو کے بعد لباس سوگ کا تغیر کر کے دارالخلافہ ...

دوسرا دفتر

حکام دکن کے

سنہ میں تخت فرمانروائی پر جلوس کیا اور حکم فرمایا کہ سکہ اور پروانوں میں اور جمیع مردم قسم بار عام کے نام کر
مزین کریں اور ہر روز پانچوقت نوبت بجا کرے کہتے ہیں کہ وہ حضرت جہانبانی سے میسا جا ہے برابا اور سلطنت میں
کسی نقص کو رخنہ ذاتی ور یکجہتی سے راہ نہ دی واضح ہو کہ بعد منقضی ہونے دولت بادشاہان بہمنیہ کے کہیں خود مختار
صاحب چتر اور خطبہ ہو لیکن سکہ کو پہلے نام اور نوبت کہ لازمہ بادشاہی کا ہے بجا لاکر والیان ملک نے
قطب شاہوں نے سکہ جاری کیا نوبت انہوں نے بھی نہیں بجوائی اور فی زمانہ نوبت پنجگانہ بھی کہ بلدہ حیدرآباد میں فقیر
درگاہ وہاں بھی دروازہ پر بجتی ہے معمول سلطان محمد شاہ کا تھا کہ بعد دن چڑھے برآمد ہوا اول سے
تعظیم کر کے پایہ تخت کو کہ وہ نقرہ کا بنا ہوا تھا سجدہ کرتا بعد اسکے اوپر بیٹھ کر کمال شوکت اور جلال
سے بار عام دیتا اور قبل ظہر کی اذان کے برخاست فرماتا بعد ایکسال کے ملکہ جہان کہ والدہ
اسکی تھی بارادہ مکہ معظمہ کے سفر کا کیا صدر شریف اور دو سکہ ہر دم معظمہ کو نقرہ اور طلائی کم و کاست
جو اسوقت حاضر خزانہ تھا سب کا سب ہمراہ انکے کر کے ہمراہ اس عفیفہ صالحہ کے روانہ کیا
تا راہ خدا میں صرف کرکے ذخیرہ آخرت کا جمع کرے جب وہ عفیفہ حج و زیارت سے فارغ ہو کر [illegible]
مشرف ہو کر صحیح اور سالم اپنے ہمراہیوں سمیت کہ یہ بھی ایک اتفاقات روزگار سے ہی ہے آئی
لکھا ہے کہ آٹھ سو سے زیادہ تین ہزار اور فقیر سو آدمی [illegible] اور قرابتوں کے اور کئی بیبیاں بلوک اور خواص
کیں جو کہ ہمراہ اسکے سوار کشتی ہو کے تھے وقت مراجعت کے سب زندہ اور سلامت
آئیں [illegible] نے خلعت خاصہ اور فرمان بادشاہی دکن کا سرفراز کیا اور
اجازت خطبہ اور سکہ کی طرف سے خلیفہ عباسیہ کے لیکے سلطان کے کمال اعزاز سے اسکو

پہنا اور جو لڑکے ہمراہ اسکے آئے تھے انہیں بہت سا انعام دیا اور جامہ کعبہ کا کہ واسطے برکت کے وہ اللہ صاحب

لے آئی تہین مسیح کا تہا اسکا چتر بنایا اکثر اہل کفر سے اسکو جنگ رہتا لیکن ہمیشہ مردانگی اور دلاوری

سے مقابلہ کیا اور بہت کام شائستہ کیے اسکے ظہور میں آئے اور قتل کئے ہمیشہ فتح اسلام کی رہی

اسطرف کے سب منصوبے ایکوقت زخم کو لیکا اسکے بازو پر آیا تہا کہ کعبہ کا رکہوا اور تخت مرصع کا کہ سب تکلف سے

واسطے سلطان محمد تغلق شاہ کے بنایا تہا اور وہ دریا ہی اسکی تسکیرات میں رکہا ہوا تہا جب اسکے حاضر کیا بادشاہ

بہت خوش ہو کر روز تحویل کے اسپر جلوس فرمایا اور نام اسکا تخت فیروزہ رکہا اسواسطے کہ رنگ اسکے

بیچ کا فیروزی تہا اور تخت کو باپ کے کہ سجدہ اور تعظیم سے اسکے دلگیر تہا واسطے بیٹوں اور تبرک کے خزانہ میں رکہوا

دیا کہتے ہیں کہ طول اسکا طول اور چار گز عرض تہا اور لکڑی اسکی آبنوس کی تہی اسپر جواہر قیمتی جڑا ہوا

تہا اور وضع اسکی ایسی تہی کہ وقت نقل و تحویل کے اجزا کو اسکے علحدہ کر کے بند و قبضہ میں رکہتے تہے واضح

ہو کہ اوایل عہد میں سلطان کے ہمیشہ اہل کفر سے نزاع رہی اور جنگ و جدل کا ارادہ کرتے کیا اللہ تعالی نے لشکر اسلام

کو مظفر اور منصور اور اہل کفر کو مغلوب و مقہور کیا اور خدا کے گھر بنا کہتے ہیں کہ من اولہ الی آخرہ قریب پانچ لاکھ کفار کے

غازیوں کے تیغ کا نشانہ ہوئے آخر کار جب لڑائی سے ہی مگر اور ملک اور تمام زمیندار دکن کے تابعداری اطاعت پر اسکی آئے اس قتل و

شکست میں لکھا ہے کہ اول زمین کرناٹک کی ایسی ویران ہو گئی تہی کہ قرنوں میں حالت اصلی پر آنا

محال دکھلائی دیتا تہا پس سلطان نے قصد غزا سے باز آیا اور لشکر کشی موقوف کر کے مشغول جہانبانیکا

ہوا اور ہر سال کسیواسطے چار طرفوں سے ممالک محروسہ کے لوگ سیر کرنے جاتے تھے چار مہینے

معروف شکار رہنا اختیار کیا تہا اور سپہ سالار اسطرف کا عہد سلطان جا تا ۔۔

تحفۂ لایق گذرانتا اور بادشاہ کو دار الملک تک ساتھ لیکے پہنچا کر آپ سفر زاد مکہ معظمہ کا اختیار کیا یعنی تمام زندگی
تک اسکا رہا اور تاثیر سے سخنان پند و نصایح شیخ زین الدین کے کہ وہ درویش با شرع تھے نہایت بیچ تقویٰ
کے ترویج میں شریعت کے اسکی بہت کوشش کرتا تھا اور رسم فرنگی کو جو بیچ ولایت کے تھے دور کر دیا تھا اور ہر ایک
بزرگ صوفی سلطان محمد غازی کر کے خطاب کیا نوبت موقوف کر فرمایا کہ اس لفظ کو القاب پر بادشاہ کے زیادہ
کریں اور بیت دولت اسکے بیچ حال تھا کہ تین ہزار ہاتی فیلخانہ میں بہم پہنچے تھے اور خزانہ بھی بسیار جمع ہوا تھا بعد دو مہینے
زمانہ میں بیمار ہوا آخر دن زندگی کا تمام ہوا اور بقصد ملک ... سے اہل طبعی اسکو ... کر
عدم سے پیدا کیا دکنیوں کو اسکے مرنے کا بہت غم ہوا ایام سلطنت اسکے تیرہ سال نو مہینے پانچ دن

سلطان مجاہد شاہ بہمنی کا بیان

سلطان مجاہد شاہ بہمنی کہ بی بی زادہ فرزند محمد شاہ کا تھا انیس برس کی عمر میں
تخت سلطنت دکن پر جلوس کیا واضح ہو کہ سلطان تنومند اور خوش وضع اور خوبصورت تھا اور ہر ایک
خوبی رکھتا تھا اور ... کی طرف ... کے میل رکھتا تھا اور شجاعت اور جلادت میں کوئی اسکا نظیر نہ تھا
خنجر و شمشیر کا لانا شعار اسکا تھا اور ایسا کہتے ہیں کہ عہد سلطنت میں جنگل سے آدمی ایک شیر نکلا اس واسطے سلطان
اسکے روانہ ہوا اثنای راہ میں شیر کی ... متوجہ ہوا اور جس وقت کہ سامنا اسکا اس شیر نر سے
ہوا بہت جلدی ایک تیر اسکے طرف پھینکا ایسا وہ تیر کارگر ہوا کہ شیر جہاں تھا وہیں کام ہوا وقت
اسکو جلوس کی تہنیت سلطان نے دیکھا کہ واسطے دریافت کرنے اس ... کے جنگ اسکا ... کیا
اور دل و جگر مجروح پایا اور قبل مقابلہ اسکے راے ... ایک نامی بتخانہ ہندوں کا ... پر
ایک پہاڑ کی بنا ہوا تھا اور اسمیں جو اصنام تھے طلا اور جواہر نفیس سے بنا ہوا تھا

دوسرا دفتر
احکام دکن کے سلاطین

[illegible]

اسکو توڑ کر سب نیچے گرا دیا اور سونا اسکے بیچ سے نکال لیا کہ بعد اسکے آتش غضب سے اسکی جل گئے اور پس
مسجد کو کہ امیر علاؤالدین خلجی کی ہوئی بنائی تھی تعمیر اور ترمیم کروائی اور رہا یہیں تک اذیت جسد [illegible]
آدمی [illegible] کو سفید کیے بیان کیا ہے کہ ایک شخص مبارک نام عہد میں محمد شاہ کے کہ مرتبہ تیغ برداری
خاصہ کے مرتبہ قربت اور زیارت کو پہنچا تھا اور خزانہ بھی اسکے حوالے کیا ایک دن اس نے سلطان مجاہد شاہ کے وقت شہزادگی
کے دروازہ خزانہ کا توڑ کر بعد اسکے زر سب لیکے اور اطفال جو [illegible] یاری اسکے نہیں تھے اور قسمت کیے مبارک کو [illegible]
بحقیقت سلطان محمد شاہ بہمنی سے عرض کی اس سلطان مرحوم خفا ہوا اور فرزند کو روبرو بلا کر جید کو لیے کا سلطان
شاہ کے واقف ہے کہ دل میں رکھتا تھا مبارک نے اپنی جان کے داود خان نام جو بیٹا علاؤالدین کا تھا اس سے
کر کے مجاہد شاہ کو قتل کیا اور بعضے کا قول ہے کہ مبارک نام تیغ بردار کی سلطان میں [illegible]
میں مار ڈالی تھی مسعود خان کہ بیٹا اسکا تھا اپنے باپ سلطنت [illegible] کیا واللہ
اعلم بالصواب اور مجاہد شاہ بہمنی [illegible] فرشتہ [illegible] اثنا راہ و
مراجعت کے [illegible] دار الخلافہ [illegible] ظہور میں آیا بادشاہ سلطنت [illegible]

آٹھ دن میں سلطان داود شاہ بہمنی کا بیان

داود شاہ بہمنی نے [illegible] کہ مجاہد شاہ قتل کو پہنچا تھا
صبح امرا کو حاضر کر کے اپنی سلطنت کی دعوت کی جو بہ سبب ولدیت [illegible] تھا اور سلطان مجاہد شاہ
سب نے سر تسلیم کا جھکایا اور اطاعت قبول کی [illegible] موصوف نے [illegible] دن [illegible] کر کے مقام
[illegible] دار الخلافہ کا ہوا [illegible] احسن آباد گلبرگہ [illegible] بعض [illegible]
کی اور بعض خواہان سلطنت محمود شاہ [illegible] کہ وہ چھوٹا فرزند سلطان علاؤالدین کا تھا ملک سیف

الدین غوری نامی بادشاہ کا کہ وہ منصب وکالت کا رکھتا تھا اور مرد عاقل اور جہاندیدہ تھا کہا کہ یہ باتیں
باعث زوال دولت کے ہیں اگرچہ ہوا سو ہوا مناسب یہ ہے کہ اطاعت داؤد شاہ کی کریں کیونکہ اس کا حکم اعظم
ہے بسبب اتفاق کے پس ان جماعت نے کلمات تائید خلد داؤد شاہ کے نام کا پڑھا اگرچہ اتفاق سے اعیان اور مشائخ اور صدور
استقبال کو ہوئے داؤد شاہ بہمنی نکلا اور تخت فیروزہ پر بیٹھا اگرچہ بعد جلوس کے اب منصب وکالت سے استعفا کیا واضح ہو کہ
روح پرور آغا نام خواہر سلطان مجاہد شاہ کی کہ عمر سے برادر کے بہت منصب اکمال تھی وہ اس امر سے ناخوش ہوئی اور
صبر و سہار کیا دکھلایا حیلہ کہ داؤد شاہ واقف تھے کہ اکثر عاقبت کرتا تھا لیکن آپ کیہو وارث نہ پاتا کہ ناگاہ نام
ایک جوان کہ مقرب سلطان مجاہد شاہ کا تھا ترغیب سے اس ناکہ کی جمعہ کے دن اکیسویں ماہ محرم سنہ سات
سو اسی کو جامع مسجد میں اثنائے نماز کے سبب سے پیادہ نشے انتقام کی کھینچ لی آگے کرم فرما تکا تھی کہ داؤد شاہ
قتیل ہوا مدت حکومت اسکی ایک ماہ چار دن **سلطان محمود شاہ بہمنی کا بیان** سلطان محمود شاہ
بہمنی سب سے چھوٹا بیٹا سلطان علاؤ الدین کا بعد داؤد شاہ مقتول کے مسند پر بیٹھا بلکہ روح پرور آغا کی سعی سے جہانبانی
کو سرفراز کیا اور ملک نائب غوری کو بلوا کر خلعت وکالت کا دیا اور شعار اپنا کیا کہ بہ مشورت نائب موصوف کی کوئی کام کرتا
ہیں کہ یہ بات بہت اسکو مبارک آئی کیونکہ سلطنت میں اسکی فتور نہ آیا اور مسند عالیہ محمد کو کہا ہے وہ شخص
فساد کا تھا مقید کیا اور مسعود خان ولد مبارک خان تیغولدار خاص کو دار رکھوایا واضح ہو کہ سلطان محمود
قرآن خوب پڑھتا تھا اور خط بہت اچھا لکھتا تھا اور طبیعت اسکی موزون تھی علوم متداولہ سے خبردار تھا زبان فارسی
عربی فصیح بولتا تھا جب فتوح ہوئی تھی خوش نہ ہوتا تھا اور جب کہ وہ سمجھتا تھا علم نہ کہتا تھا کہنے میں
پایا کیسی عورت غیر دوسری عورت کے نزدیک نہ ہوا اور ہمیشہ علما سے مجالست رکھتا اور نہایت انکی

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

فاطر کریا اشعار اسکا تہا اور اسکے زمانہ میں شعراء عرب و عجم کے دکن میں اکثر بہت مستفید ہوئے مشہور ہے کہ ایک شاعر
عجمی نے ایکبار قصیدہ گذرانا تہا تو اول مجلس میں اسکے ایک ہزار تنکہ طلا کہ عبارت ہزار تولہ سے ہے جائزہ دیا تہا
مشہور ہے کہ وقتیں [illegible] عزم سفر دکن کے ہوئے تہے بلکہ وطن سے باہر نکلا دریا تک آپہنچا اور وہاں اسباب طلاطم
امواج سے متنفر ہو کر کشتی پر سوار نہ ہوئے اور ایک غزل لکہکر دکن میں روانہ کیا تو بادشاہ نے [illegible]
غزل کے ہزار تنکہ طلا کا ہندی [illegible] جو دیکر کے [illegible] روانہ کیا لکہا ہے کہ محمود شاہ [illegible]
شاہی کے جامہ قیمتی پہنتا تہا اور جب بادشاہ ہوا لباس [illegible] کیا [illegible]
ہوتا تہا تو اسے دس ہزار تنکہ وظیفہ گجرات [illegible]
بہیجا کیا اور باقی اسکا بیٹوں نے [illegible] لیا اور [illegible]
دولت آباد چیول دابل اور [illegible] شہر اور قصبوں میں معلم مقرر کیے اطفال [illegible]
یادیں در ترقی علم کی ہو اور موذنین جو اخبار سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی [illegible]
اور ان کے واسطے وظیفہ مقرر کیا تہا اور بہت مقید شرع شریف کا تہا کہ [illegible]
خلاف مسئلہ کا نہیں کرتا تہا اور دنیاوی کوشش [illegible] مشغول [illegible] کرتا تہا اور اسکے
انکے احوال پر بہت رحم فرماتا تہا کہ [illegible] قصد آئندہ سے ہو کر آئے تہے اور دریا [illegible]
ایام سلطنت میں [illegible] ہوس افزائش ملک و مال کی کسی طرف کو لشکر کشی نہ ہوا [illegible]
غزنیں [illegible] آخر عہد میں بہاء الدین ولد رمضان [illegible] آباد سے کہ حاکم ساغر کا تہا بغاوت ظاہر ہوئی
تو واسطے اصلاح اسکے فی الحجہ [illegible] سے مقدمہ مذکورہ روبراہ آیا اور بعد اسکے [illegible]

[illegible]

الدین غوری بہی کہ رکن اعظم خانوادہ بہمنیہ کا تہا قصہ مختصر دکار اسکا بہی انتقال ہو گئے ہیں کہ وقت مرگ محمود زیر مرحوم کی ایک سبب اہتر ہیں کی تہا اہم مدت سلطان مغفور کے انیس سال پانچ ماہ اکیس دن ہیں سلطان

غیاث الدین بہمنی کا بیان

سلطان غیاث الدین بزرگ پسر محمود شاہ کا بعد باپ کے سترہ برس کی عمر میں مسند آرا جہانبانی کا ہو کر مشغول ہے فاضل عام ہے جو سلوک کا جاری کیا تغلچین نام غلام ان ترک معتمد شاہ محمود کا تہا اسکو تکبر کی ہی تہا جب لاعلم مستحقی ہیں نظیر سلطان کے اسکا ہو کر غایبا اظہار محبت کا کرتا تہا تغلچین ایک حیلہ کا بہم پہنچا کر بادشاہ کی دعوت کی سلطان اسی کے ساتہ خضر سوا ہی مسکن بیٹی کے ذوق شوق ہے اپنے کہہ کرایا جبے اول لوازم مہمانداری بجالا کر مجلس کسی کی ایک بہانہ سے خالی کیا بادشاہ اور زیادہ مست تھی وہاں کہ ہم اسمیں مطرب نام غلام تغلچین کا خدمت لیے بیٹھا ہوشیار جا بیٹھا کی اپنے پیر فیل ان نہتہ شاہ پر غلبہ کیا تغلچین اور مطرب نے جو فرصت پائی تفویض کے دونوں ہاتھ بادشاہ کے نہا بند اور خنجر کی نوک سے دیدہ نکالا انکہہ کو پر کہنچے اور رہیسے ایک گوشہ کو بہانہ طلب سپہ سالار ہو لا کر قتل کیا تیسرے اسی طرح پچیس آدمی بار ڈالے پس بادشاہ کو قلعہ ساغر کو روانہ کیا اور چہوٹے بیٹے پادشاہ کے جا کر بٹہا کر سلطنت کی باد دی اور قلعہ میں تمام آدمیوں کو حاضر کر کے تخت فیروزہ پر بٹہایا اور ہر ایک کو انعام و اکرام سے معمور کیا مدت سلطنت شاہ غیاث الدین کی زیادہ ایک مہینہ بیس روز کے نہیں

سلطان شمس الدین بہمنی کا بیان

سلطان شمس الدین بعد عزل غیاث الدین برادر پندرہ برس کی عمر میں تخت نشین بفرمان الہی ہوا اور صحبت غیاث الدین کی دیکہی تہی نام کی سلطنت پر قناعت کر کے تغلچین کو خطاب ملک نائب اور منصب امیر جملگی کا عطا فرمایا والدہ سلطان شمس الدین کی :

[illegible]

حکام دکن کے
دوسرا دفتر

بیان شیخ الاسلام کا … سلاطین

[illegible]

جاریہ سلطان غیاث الدین کی ماں کی تھی محمد وسنہ جہان خطاب پایا پیش ازیں زمان احمد خان پھر تو سپاہی

ایک مادری بیٹے داؤد شاہ کے کہ ان دونوں کو وہ بہین حقیقی غیاث الدین کی بلوغت کے چند ہفتہ ہیں

قابو سے دربار تقلچین اور سلطان شمس الدین کو مسلسل کر کے آپ قابض و متصرف ہوئے اور بعد چند روز کے عہدہ خان

بن تقلچین کو کہ اسنے سلطان غیاث الدین کو اسیر کیا تھا واسطے انتقام اس جرم سلطان کے ہمراہ زندان [illegible]

دیوان عام میں بٹھلایا اور اسکو سنگسار کیا ہاتھ سے اس غلام [illegible] کو ایسی تلوار ماری کہ داخل جہنم ہوا اس سلطان

شمس الدین اور اسکی والدہ [illegible] رخصت مکہ معظمہ کی لیکر روانہ اس بقعہ متبرکہ کی ہو کر تادم حیات وہیں

رہے آخر وہ [illegible] قسمت [illegible] سنہ آٹھ سو [illegible] پانچ [illegible] احمد شہر [illegible] کر لیا [illegible] والد داعی اجل کا

ہوا مدت سلطنت اسکی [illegible] **بیان سلطان فیروز شاہ بہمنی کا** سلطان فیروز شاہ بہمنی الملقب بروز افزون

فیروز شاہ بن داؤد شاہ بعد شمس الدین کے تخت پر جلوس فرمایا اور احمد خان برادر کو اپنے خطاب خان خانان اور عہدہ امیر الامرا

عطا کیا اور میر فضل اللہ انجو شیرازی کو کہ اسکو ساتھ اسکے نسبت استادی کی تھی وکیل السلطنت بنا

کیا اور ملک نائب خطاب دیا واضح ہو کہ سلطان نے سلطنت میں اپنی [illegible] سے [illegible] کیا

اور نہر بہیمورا کے کنارے ایک شہر آباد کر کے نام اسکا فیروزآباد رکھا اور اسکو تخت گاہ اپنی قرار دیا

اور جملہ عادات پسندیدہ سے اسکے یہی کہ اکثر [illegible] سالمین [illegible] آثار صوم و صلوۃ سے گذرتا

اور کوئی فریضہ اس سے عداوت نہوتا تھا اور [illegible] شرعیہ سے کمال انکار رکھتا تھا اگرچہ [illegible]

سنتا تھا اور پوشیدہ شراب بھی پیتا تھا لیکن [illegible] اس حرکت کے اپنی [illegible] اور آزردہ [illegible] رہتا تھا

بنگالہ پور اور [illegible] مملکت [illegible] اسکے عہد میں [illegible] اہل اسلام ہوا ہے اور [illegible] نام [illegible] کیا ہے

دوسرا دفتر

کلام دکن کے شاعروں میں

ہر روز پانچ سیپارہ کلام اللہ کا لکھا کرتا تھا رات کو دو پہر نیند پہر علما مشایخ شعرا قصہ خوان افسانہ جو کوش طبع تاریخ دان تھے ان سے بے تکلفانہ صحبت رکھتا تھا اور انکے ساتھ بہانہ سے سلوک کرتا تھا اور غیبت اور بدگوئی کسیکی نہیں سنتا تھا اکثر زبانیں جانتا تھا ہر ملک کے آدمی سے اسیکی زبان میں بات کرتا تھا اور قوت حافظہ بہت رکھتا تھا اشعار متقدمین کے خوب سمجھتا تھا اور خود بھی شاعر تھا پہلے عروضی تخلص کرتا تھا بعد چندروز کے فیروزی کیا اکثر علوم خصوصاً تفسیر اور اصول حکمت طبعی اور نظری میں مہارت بہت تھی اصطلاحات صوفیہ سے خبردار تھا ہر ہفتہ میں تین دن شنبہ دو شنبہ چہارشنبہ نشست کر دن کو میر زاہد اور شرح تذکرہ اور شرح مقاصد اور تحریر اقلیدس اور مطول ایسی کتابیں کا درس دیتا تھا اور کتاب توریت اور انجیل بھی پڑھ سکتا تھا سنہ آٹھہ سو چار میں سلطان مظفر آئینہ امیر تیمور صاحبقران کی ملک ہندوستان پر لشکر امیر نقی الدین محمد داماد میر فضل اللہ اور مولانا لطف اللہ سبزواری تحفہ اور ہدایا لیکر آئے ان اور کتابیں مشعر اخلاص اطاعت کی دیکر روانہ کیا صاحبقران نے حسن اخلاص سے اسکے باوجود بعد مسافت کے خوشحال ہوکر زبان مبارک پر لایا کہ ہم نے یا تیمور بہا دکن اور اور گجرات اور مالوہ کی فیروز شاہ کو دی اور چھپا در تمام تور انہ باشاہت واسطے اسکے وہاں سے رخصت کرکے بھیجے میں فرزند پیدا ہوا اور لکھا اور دو فضیلت الجھون کے ساتھ بنا اور شمشیر مرصع اور چارقبہ طلا کا نہ ایک غلام ترکی جہاز تر کو ہوہ نامی روانہ کئے واضح ہو کہ سلطان ہذا ایک وقت میں سید عالیمقام عرش احترام بندگی سید محمد گیسو دراز قدس سرہ کہ بالفعل بندہ نواز کر مشہور ہیں دہلی سے تشریف لاکر کلبرگہ ہو کے تا وصال وہیں تشریف فرما تھے مرقد مبارک بھی حضرت کی اسیجا ہے مگر اس سلطان کی اختلاف بہت سے کہتے ہیں کہ اجل طبعی سے گذرا بعضے قایل ہیں کہ احمد خان برادر نے اسکے عین بیماری میں گلا گھونٹکر سنہ آٹھ سو پچیس میں مار ڈالا واللہ اعلم بحقیقۃ

احمد شاہ بہمنی **بیان سلطان احمد شاہ بہمنی کا** دن پندرہ مہینے سات سال پچیس اسکی بہائی
کہ جب فیروز شاہ گرفتار مرض موت تہا اسنے خفا سے اسکی مین حیات اسکے تخت سلطنت پر جلوس کرکے سریرکی
اس برادر بزرگ کی اختیار کی اور بخلاف سلاطین ماضیہ کے باطل ارادت کا خاندان سے شیخ محمد سراج کے بیعت کر
مرید حضرت محمد گیسو دراز کا ہوا اور چند قصبے قصبات سے سرکار حسن آباد گلبرگہ اور دیگر پرگنات سے انکو وقف کیسے
واضح ہو کہ سلطان نہایت دیندار اور صاحب حال تہا اور درویشون سے سلوک بہت کرتا تہا لکہا ہے کہ عہد سلطنت مین اسکے
دیورائے والی بیجانگر اور راجہ ورنگل اور حکام گجرات اور مالوہ سے بڑی بڑی جنگ واقع ہوئی عنایت الہی اکثر
سلطان مظفر و منصور رہا اور بہت سے قصبات لیکے اپنے تصرف مین لایا چنانچہ الکند جاکر گڑہ اور کیے وہان سے بعد
ہوا ایک دریا کے بیچ مارا بہر آئے انکو دروازہ مین محمد گیسو دراز قدس سرہ کے دفن کردیا اسیکے گلبرگہ سے خلافت
ہین اور قلعہ دیل کا اندر کیا اور قلعہ زالہ کی مرمت کی اور کہتے ہین کہ احمد آباد بیدر بہی ہوا وہ شہر اسکے عہد
وقت بنا اسکے شیخ آذری اسفرائنی کہ شاعر بہت ہمہ نام رکہا سلطان کا تہا اسنے ایک قصیدہ
مدح مین بادشاہ اور تعریف مین عمارات کے کہکر جایزہ لایق پایا اور ہندی کتابون مین یہ لکہا ہے
کہ بیدر قدیم شہر ہے اور قلعہ اسکا راجہ بیدر نام ایک راجہ تہا دکن کے راجون سے معاصر اسکندر
رومی کا اسنے بنایا ہے اور انہی دنون یہ بہی دیکہنے مین آیا ہے کہ نل اور دمن جو دکن مین مشہور
عاشق و معشوق ہوئے ہین بیدر کے راجون سے ایک راجہ تہا کہ نام اسکا بہیم سین دمن اسکی
بیٹی تہی اور سلطان بعد جلوس کے حسن خان ولد فیروز شاہ کو کہ وارث ملک کا تہا بعدی نے
فیروز آباد اسکے رہنے کو مقرر فرمایا اور چار کوس تک واسطے سیر و شکار کے نکلنے کا حکم دیا وہ

علاء الدین تھا رعیت اسکو اور کاموں کیطرف لگی [illegible] بیٹا ہی ہے۔ جاکر چچا کے جی تک فراغت سے گذرا اور اسکی
صورت [illegible] دکی بہم پہنچی لیکن بعد چچا کے اسکے بیٹے نے کہ معزول ہو کر قلعہ میں محبوس ہوا اور اسی
میں ہوا عہد میں اسکے دو سال [illegible] ایران کا ہوا بادشاہ [illegible] نکلا اور وہاں سے بھٹکتا ہوا آیا اسی روز
سے لقب سلطان کا احمد شاہ ولی قرار پایا اور شہزادہ علاء الدین کی شادی نصیر خان حاکم اسیر کی دختر سے
کی اور بعد شادی کے اپنے فرزندوں کو جمع کر کے حسن فیما اتفاق اور نفاق کے بیان کیا اور علاء الدین کہ وہ بڑا تھا
اسکو ولیعہد کیا اور ممالک محروسہ کو تقسیم فرمایا اتنی میں جب کہ سنہ ۸۳۸ آٹھ سو اڑتیس میں اس جہان سے
گذرا مدت سلطنت اسکی بارہ برس چند مہینے

سلطان علاء الدین بہمنی کا بیان

سلطان علاء الدین بن سلطان احمد شاہ بہمنی جب جلوس فرمایا شہزادہ محمد خان کہ سب سے چھوٹا تھا اور بابت تقسیم ممالک کے اسکو
سلطنت [illegible] سلطان نے کیا تھا اپنے [illegible] معتبران دکن کے بہکایا ہوا اور لشکر کشی کی سلطان [illegible]
مظفر ہوا اور شہزادہ [illegible] کو [illegible] ہوا بعد اسکے نصیر خان حاکم اسیر خسر سلطان کا [illegible]
سلطان کے طرف دختر اسکے کہ وہ خوبصورت اور حسن صورت اور موسیقی [illegible] میں نظیر نہیں رکھتی تھی سلطان
کی زوجہ مسماۃ آغا زینب الملقب ملکہ جہاں [illegible] بہانہ تسخیر ملک برار کا کر کے رخصت ہوا اور وہاں
جا کر حکام کو طمع [illegible] طرف اطاعت [illegible] آمادہ پیکار ہوا ارکان دولت جا کر اسکو [illegible] منہزم
کیا بعد اسکے [illegible] حاکم [illegible] ممالک [illegible] سنہ ۸۴۸ آٹھ سو [illegible] میں [illegible]
ہوا [illegible] خبر [illegible] انتقام کا کیا القصہ [illegible] قتال کے [illegible]
واقع ہوا کہ سلطان موصوف [illegible] وقف کی ہے

دوسرا دفتر حکام دکن کے [illegible]

[illegible]

تا محصول اسکا دو ہزار اور عدالت میں بیمار و دن کے اور حاجت روا ہیں اٹھایا۔ غرض ہوا و سم اور سلطان باوجودیکہ ابتدا
آپ ہر یک پادشاہ سے نوشی کا تھا لیکن دوسروں پر ایسی تاکید تھی کہ کوئی گرفتار مسکرات کا ہوتا تھا اور اگر اتفاقاً
کسو پر جرات کر کے کچھ پی لیا ہو تو شیشہ پگھلا کر اسکے حلق میں ڈلوایا جاتا تھا اور عدل و انصاف میں بہت کوشش
کرتا تھا اور منبر کے پایہ کے نزدیک جماعت کے ساتھ حاضر ہو کر وعظ سنا کرتا تھا اور بہت بتخانہ توڑ کر مسجدیں بنوائیں اور جی
کے قتل پر ہرگز راضی نہ ہوتا تھا اور زناردار اور برہمن وغیرہ سے کلام کرتا اور بہت فصیح اور بلیغ تھا فارسی
نیک جانتا تھا فی الجملہ علوم بھی تحصیل کیے تھے اور عیاشی میں بھی اسطرح کا تھا کہ ہزار عورتیں حمیدہ حرم میں اسکے
سراپردہ شاہی میں جمع ہوئیں تھیں پس ۸۵۸ھ آٹھ سو ... میں شہر ... کے تو بہ نصوحا فرما کر حب وراثت
سے متوجہ امور مالی اور ملکی کا ہوا کہتے ہیں کہ جو فسادات بسبب عیاشی کے واقع ہوئے تھے جیسا کہ کتب تواریخ میں لکھے ہوئے
ہیں عرصہ قلیل میں برطرف ہو گئے اور ۸۵۹ھ آٹھ سو انسٹھ میں سلطان کی پنڈلیوں میں ... کی ایک زخم آیا ہر چند کہ معالجہ میں اسکے بہت سعی کرتے
تھے اثر نہ ہوتا تھا اور اسمیں کئی بار افواہ مرگ کی مشتہر ہوئی حتی کہ محمود خلجی عازم دکن ہوا سلطان باوجود درد کے
واسطے دفع کے اسکے تیار آراستہ کیا اور خلجی پر صرف لشکر فتح نوبت کی آخرکار ۸۶۲ھ آٹھ سو باسٹھ میں بیماری درد سے دنیا سے گذرا
لکھا ہے کہ ایام سلطنت اسکے تیئیس برس نو مہینے بیس دن تھے اور بعض نے تیرہ برس ... لکھا ہے کہ جو بیس نو مہینے بیس روز سلطنت ہوئیں

ہمایون شاہ بہمنی کا بیان

ہمایون شاہ المشہور بظالم پسر علاء الدین کا وقت انتقال باپ کے
بیچ گھر میں تھا یوسف خان اور عوض خان کہ معتبر امرا اسکی سرکار کے تھے وفات کو علاء الدین کے
پوشیدہ رکھ کے حسن خان چھوٹے فرزند کو کہ دختر زادہ فیروز شاہ کا تھا تخت پر بٹھلایا ہمایون شاہ نے
سنتے اس خبر کے کل سپاہ اپنے ساتھ لیکے باہر نکلا اور ... میں آیا حسن خان کو کہ اس وقت

دوسرا فرقہ حکام دکن سے سلاطین بہمنیہ

رعیت کے بیچ میں تھا ایک کو قید کیا اور تب جلوس فرمایا بعد جلوس کے سکندر خان بن جلال خان کو جو اولاد

حضرت جلال الدین بخاری قدس سرہ کی تھا طلب کر کے کہا ہمایون شاہ کو غضب آیا اور درمیان دونون کے جنگ

ہوئی وقت کارزار کے ہاتھی نے سکندر خان کو سونڈ میں لپیٹ خانہ زین سے اوٹھا کر زمین پر دے مارا بہرام

آہنون سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور باقی جلال خان گرفتار ہو کر تا دم حیات محبوس رہا

اس فتح کے بعد سلطان نے قلعہ کا محاصرہ کیا کہ اس لشکر میں یوسف نام ترک کہ غلام سلطان علاء الدین کا تھا

کا شہزادہ حسن خان کو قریب قلعہ کے لے آیا وہ شہر کا سوا سلطان کا اور دوسرے فتح کے

اور اوس نے ہمراہ اپنے لیکر حسن خان کو فرار ہو کر آیا اس کو ... کے ڈر سے پہاڑ والا اور

قیدیوں کو طرح طرح کے عذاب سے مار ڈالا اور بعد اس کے تمام شہر کو اور ملک کو برباد کیا

سلطان کمال درجہ آزار دینا قیام کیا ... آخر اس کا وقت پہنچا تھا

چونکہ ظالم تھا ... بعض کہتے ہیں کہ بیمار ہو کر مر گیا ... بعض کہتے ہیں ... سنہ ۸۶۵ ہجری میں

... ایک شب ... مست ... پڑا تھا ایک لونڈی نے ... اس کو مار ڈالا

مدت سلطنت ... برس ... سلطان نظام شاہ بہمنی

بیان نظام شاہ بہمنی کا ... حسن ... تھا ... اس کی عمر آٹھ برس کی تھی

... اس کا ... خواجہ جہان ترک

... کو انتظام دیتی تھی حکام ...

... کہ اودون ... ایک لاکھ ... ہی ... والا ...

بر ایک کے دلمیں ہوس تسخیر ممالک بہمنیہ کی منتقل ہوئی چنانچہ اول راے ملکت اودیسہ نے اور پیچھے اسکا اتفاق کرکے فرزند اوسکا
تلنگ سے بشہادہ ہوا آخر الامر بعد جنگ و جدل کے پانچ لاکھ تنکہ نقرہ بیسکہ احمقانہ خزانہ شاہی کے داخل کرکے روانہ
دلمیں کا ہوا سبب اسکے سلطان محمود خلجی سلطان مندو اوٹھا بیس ہزار سوار لیکر راہ خاندیس ہوکر قریب دولت آباد
میں داخل ممالک بہمنیہ کا ہوا اور بعد جدال و قتال کے بہت سی تکلیف اوٹھا کر بے نیل مقصود پھر گیا اور فتح
قاعدہ اور آدرشاہان بہمنیہ کا یہ تھا کہ پہلے عورت کو ملکہ جہان خطاب دیتے تھا تو ضرور تھا کہ وہ اہم جنس اور
ہم کفو ہو اسواسطے ایک لڑکی اہل قرابت سے مخدومہ جہان نے مقرر کرکے خواستگاری کی اور جب ماں باپ اسکے
راضی ہوے جشن طوی کا آغاز کیا عین شب زفاف میں کہ بیسویں ذیقعدہ سنہ ۸۶۶ آٹھسو چھیاسٹھ کی تھی یکایک اوسکی
رات کو تا ... اور توجہ ہوا کہ نظام شاہ ملک عدم کو سدھارا وجہ اسکی کسی کتاب میں نہائی کہی کہ کیا تھی مدت سلطنت اسکی
تقریبا دو سال سلطان محمد شاہ بہمنی کا بیان شمس الدین والدنیا ابو المظفر غازی محمد شاہ بہمنی لشکری فرزند
وسطی مخدومہ جہان کا بعد برادر نو برس کے سن میں تخت نشین ہوا اور آغاز سلطنت میں جو کہ چھوٹا بھائی تھا اوسکا قتل لاعلاج کرایا
اور محمد شاہ کا ہوا ابتداے سلطنت پرورش پا کر علوم و فنون میں کامل ہوا خاندان بہمنیہ سے کوئی بہتر محمد شاہ نہیں ہوا اور عہد اسکے میں سلطان
کے بہت کام بہتر ہوا اور بہت سے بجا پیشکش پائے اور بہت سے میدان ہاتھ آئے اور مقام بہت ہاتھ آئے
فتح نصیب اولیا دولت اسکے ہوئی ممالک بہمنیہ کو وسعت بہم پہنچی کہ ہنوز جا بجا بھی آٹھ حصے ہوئے اور
ہر حصہ ایک امیر لشکر بے طرفدار مقرر رہا غرض کہ سلطنت بہمنیہ کمال کو پہنچی سبب یہ کمال کو
زوال ہے اخر وقت اسکے آثار زوال کے نمایان ہوے اور وجہ اسکی یہ ہوئی کہ ملک التجار محمود
گاوان الملقب خواجہ جہان امیر الامرا کہ آدمی خدا دوست اور غریب نواز کریم النفس

وزیر عادل موافق مزاج مخدومہ جہان کا تہا جس کہ وہ عفیفہ مکان کو اپنے اگر اپنا بہائی جانتی
اور عنایت سلطان کی بہی بہت تہی اور اکثر اس سے خدمت شایستہ ظہور میں آئی تہیں جلد وہ ایک [illegible] تہا
سلطان محمد جوان ہوکر اپنا لباس اوتار کے اسکو پہنایا اور اسکا آپ پہنا بعض کہتے ہیں کہ اسوقت [illegible] کو تنگ جانا اس
لیے کہ [illegible] میں کسو بادشاہ نے ایسا کیا تہا اور بعض کا اعتقاد یہ ہی کہ تا [illegible] بہمنیہ نے کسو بہمن کو قتل کا
حکم دیا اور اپنے ہاتہ سے مارا تہا یہ غازی اسی روز سے [illegible] لقب کیا تہا وہ [illegible] ادا فتح ہو گیا
دفعتاً اس شخص کو جیسے امیر الامرا موصوف کہ جسکی تعریف میں ایک کتاب علیحدہ ملا عبد الکریم ہمدانی نے [illegible] موقوف ہی اور
اسکے حسن تدبیر و کمال [illegible] کا حاصل ہو تہا کسی کے مفتری ہونے سے بے تحقیق قتل کروا دیا امرا کا قطعاً اس [illegible]
[illegible] اطاعت میں ان کے قصور [illegible] ہونے لگا اگرچہ بعد تفحص کے [illegible] بے جرمی ثابت ہوئی سلطان نادم ہوا لیکن کیا فائدہ
اور جب کوئی شخص سرکشی اختیار کرتا تہا اور سلطان نے [illegible] میں آئی تہی ظاہر میں تو سکوت کرتا تہا لیکن باطن میں
ہر گہڑی خواجہ مرحوم کو یاد کرتا تہا اور افسوس میں رہتا تہا یہاں تک کہ غم اسکا [illegible] ہو [illegible]
روز [illegible] لکہتے ہیں کہ اسوقت شاہزادہ محمود خاں کو ولیعہد کیا اور امرا کو [illegible] کر [illegible] لاتا تہا کہ [illegible]
ہی اسواسطے کہ جب امرا میری اطاعت پوری نہیں کرتے باوجود کہ سالہا بادشاہی کی ہی اور [illegible] شمشیر [illegible]
ملک فتح کیے ہیں بعد میرے اس لڑکے کی کیا اطاعت کرینگے اور جب [illegible] ضعیف ہو گیا [illegible]
سنہ [illegible] میں قدم اقلیم عدم میں رکہا وقت نزع [illegible] جس وقت ہوش آتا تہا کہتا تہا کہ [illegible]
خواجہ [illegible] تاریخ اسکا یہ ہی [illegible] تاریخ [illegible] مدت سلطنت اسکی
نو برس [illegible] دن کم [illegible] سلطان محمد شاہ بہمنی کا بیان سلطان محمود شاہ [illegible]

تخت بہمنی یعنی تخت فیروزہ کو کہ جو اس زمانہ میں خوبی اور نفاست میں ممتاز تھا قصر شکارگاہ میں رکھا
اور دو کرسیاں دو پایہ کی دونوں جانب اسکے نصب کیں ایک پر شاہ محب اللہ اور دوسرے پر سید احمد کو افضل اور اصلح مشائخ اس
زمانہ کے تھے فاتحہ خیر پڑھ کر تاج بہمنیہ اسکے سر پر رکھا اور دونوں ہاتھ پکڑ کر تخت مذکور پر بٹھلایا اور آپ دونوں صاحب
دونوں طرف کرسیوں پر متمکن ہوئے امرا جو حاضر تھے جیسا ملک حسن نظام الملک بحری اور ملک قوام الملک اور صفدر الملک قوام
اور قاسم برید ترک نے سلطان سے بیعت کی باقی جمیع امرا اور ملوک اور صلحا اسکے غلام شہر ہوئے اگرچہ زمانہ
اسکی سلطنت کا امتداد پایا لیکن فضل ازلی [illegible] ہوا تھا علاوہ اسکے یہ ہوا کہ محمود شاہ ضعیف العقل اور
عیش و عشرت دائم الخمر تھا چنانچہ بعد میں اسکے اجداد کے مسکن اور وطن وہاں بیان کیا اور بہمنیوں کی
سنجیاں عراق اور خراسان اور ماوراء النہر لاہور دہلی وغیرہ کا ہوا تھا قصہ خوان [illegible] کو بہمنیہ [illegible] پس
ہر ایک ذی منصب کو ہوس [illegible] کی پیدا ہوئی اور ہر ایک [illegible] دوسرے کی فتح میں ساعی ہوا [illegible] میں قائم
رہ کر اپنا منصب [illegible] پر مسلط ہوا کہ رفتہ رفتہ سوا نام کے شاہی نزدیک سلطان کے کچھ نہ رہا اور [illegible]
[illegible] وہ مر گیا اور بیٹا اسکا امیر برید قائم مقام باپ کا ہوا وہ اس سے بھی زیادہ [illegible] کہ بعد سلطان کو
بعد قتل [illegible] عدم اور وجود برابر ہو گیا یہاں تک کہ [illegible] شمار کیا جاتا تھا ہر دو سلاطین [illegible]
حالت میں [illegible] تاریخ زندگی کی [illegible] ۹۲۴ھ [illegible] اسکی زندگی کا [illegible]
شاہی اسکی ساتھ تزلزلات کثیرہ اور انقلابات [illegible] پایان [illegible] جا بجا
[illegible] آئی [illegible]
ذکر سلطان احمد شاہ بہمنی کا بیان سلطان احمد شاہ بہمنی [illegible] مثل باپ کے

دوسرا فرقہ
حکام دکن کے
سلاطین

[illegible]

[illegible] تخت [illegible] احکام [illegible] سید [illegible]

نام کا کیا اور [illegible] سلطان [illegible] حکم کیا [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] تاج [illegible] سلاطین [illegible]

[illegible] اور [illegible] اپنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سلطنت [illegible] سلطان علاء الدین

بہمنی کا بیان سلطان علاء الدین احمد شاہ [illegible] اور [illegible] دو [illegible]

[illegible] علاء الدین [illegible]

[illegible] سلطنت [illegible] بہمنی [illegible]

سلطنت [illegible] بہمنی کا بیان شاہ ولی اللہ [illegible] سلطان

اور احمد شاہ [illegible] علاء الدین [illegible] سلطنت [illegible]

[illegible] علاء الدین [illegible] شاہ کلیم اللہ کا بیان شاہ کلیم اللہ

[illegible]

[illegible] سلطان [illegible]

[illegible] شاہ کلیم اللہ [illegible]

[illegible]

ہیں احمد نگر کو نزدیک ہان نظام شاہ کے جا کر وہیں راہی عالم بقا کا ہوا سبب ہیں آنکے جلا

مسموم ہوا اجل طبعی کے بدلے ابتدا سلطنت اسکی مجہول اور وہ حساب فاتح کا بتقدیر سے نزا آدمی ہے قوم القدرا خان

بیچ حسن گانگوی بہمنی کے جد ابتدای بادشاہی سلسلہ ملک دکھن سلطنت کیے دوسرا اندک ہ نظام

بیان ہیں احمد نظام شاہ بحری کا بیان آحمد نظام شاہ بحری بیٹا ملک نایب نظام الملک بحری کا اور ملک

نایب اولاد ہیں ایک باکے برہمنوں کے تھا نام اصلی اسکا تیما بہٹ اور اسکے باپ کا نام بہرو سلطان احمد شاہ بہمنی

کے وقتوں میں جب تیما بہٹ اسیر ملازمت کا ہو کر آیا اور داخل حلقہ میں بادشاہی غلاموں کے ہوا اسوقت نام اسکا

بدلکر ملک حسن رکھا پیر احمد شاہ نے اپنے بیٹے محمد شاہ کے حوالے کیا تب اسکو ملک حسن بہمنی کہنے لگے

لیکن شاہزادہ ایام طفلی میں لفظ بہری کو تحریف کرکے ملک حسن بحری کہتا تھا اس سبب ہیں بحری

مشہور ہوا اور بعد اسکے رفتہ رفتہ ہنر اپنے سلطنت میں منصب امیری کا پایا اور رفتہ رفتہ اور داروغہ حضور کے کارخانہ

شکاری جانوروں کا سبب کے لفظ بحری کے حوالے کیا بعد اسکے رفتہ رفتہ خطاب اور القاب اشرف ہمایوں نظام الملک

بحری پایا اور حسن التفات خواجہ جہان گاوان کی طرفدار مملکت کا ہوا اور جب خواجہ جہان کاوان مارا گیا اسکا

قایم مقام ہو کر خطاب ملک نایبی اور منصب لشکری کا سرفراز ہوا اور جب محمد شاہ فوت ہوا بموجب وصیت اسکے وکیل السلطنت

اسکے بیٹے سلطان محمود کا ہوا اور وہ یعنی بحری مرقوم بلدہ بیدر میں مارا گیا ملک احمد نے خطاب باپ کا اپنے پر الملک

کر کے موسوم اور مشہور احمد نظام الملک بحری ہوا اور احوال سپاہ اور رعیت کے بسبب التفات کیا کہ تھوڑے زمانہ میں اوکی

جدائی اور دوستی قصبہ سر اور پیوکا نون اور ہیں وغیرہ کے ضبط و نسق سے اسکے راضی ہوکر واسطے ہو کے عنوان

تھا جب ان کے بیچ میں حکایات اسکے کہ ندیل اور راجا بندر ہیں اور راما راجہ اور دوسرے کفاروں کے

حکام سلسلہ دوسرا بہمنیہ

بڑی بڑی جنگ کر کے قلعہ جوند اور بہاکر اور سنگی اور نزدی اور کندیار اور پورب اور جیودان اور کہیر ورک اور
ریجن اور ماہولی تمام کوکن کو مسخر اپنا کیا تہا اور قابض سب ریتا مردانگی اور شجاعت آپکی عالمگیر تہی
کوئی مقابلہ پر نہ آسکتا تہا لیکن زین الدین علی تالش اور شیخ مودی عرب کے یہ دونو امراء اعظم سلطنت بہمنی
سے ہی تہے تحریک سے سلطان عصر کی اگرا وہ بیکار ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ کو ترقی شاہ موصوف کی منظور
تہی ویسے دونوں مارے گئے اور احمال و اثقال انکا موجب زیادتی جاہ و ملک نظام شاہیہ کا ہوا اور
اتہہ بہمنی سمجہا تو ہیں جب فتح قصبہ بیگاپور کی ہوئی وہاں ایک باغ بنا کر نام اسکا نظام باغ رکھا اور اس لیے
فتح باغ ہی اسکو کہتے رہے اور بعد فتح مذکور کے سلطنت بہمنیہ کو کمال ضعیف اور ناتوان دیکھ کر
اسوقت وہ نشان بادشاہان دہلی اور گجرات اور ہند کا تہا سر پر بلند کیا اور خطبہ میں نام سلطان محمود کا محو کر کے
اپنا ثبت کیا بعضے امرا کو یہ بات پسند آئی نظام شاہ کہ زیور عقل سے آراستہ تہا مبادا فتنہ برپا ہو جاوے
خطبہ تو موقوف کر دیا اور حقیقی چتر کے ایسا کہا کہ یہ تو واسطے دفع حرارت آفتاب کے ہی
کی کیا ہی تغیر دینا اسکا مناسب نہیں امرا و دن نے کہا کہ اگر ایسا ہی تو اذن عام ہو کہ سبہی چتر اپنے سر
رکہیں نا چار ہو کر رخصت عام فرمائی اور واسطے امتیاز چتر حاکم اور سپاہ الناس کے اپنا چتر سرخ
کیا اور سب کا سفید پس رفتہ رفتہ عادلشاہیہ اور قطب شاہیہ اور بریدشاہیہ سبہوں نے اس امر کو اختیار
کیا اور اس بانی بنیاد شاہ و گدا ایک سے ہو گئی کیا ف نہیں کہ وہاں ہر بادشاہ کے دوسرا کا تعدد ہو
ہی پہر دو مہینے کو وہ لوگ جو واسطے خطبہ کے مانع آئے تہے خود بخود نادم ہو کر بالاتفاق عرض
کئے کہ خطبہ پیر و مرشد نے اپنے نام کا پڑہوا نا اسمیں ہماری خوشی ہی الغرض انکو اسکے لائق

اور نو سو [illegible] ہجری میں [illegible] نظام شاہ [illegible] ایک شہر آباد کرکے نام اسکا احمدنگر
رکھا لکھا ہی کہ علم شمشیر بازی میں اسکو کمال تھا اکثر اپنے گھوڑے ملک میں فن شمشیر بازی کا ہی شائع ہوا اور اسکے
عہد میں بسبب التماس [illegible] لوگ ہم غریب و فقیر اور ہر طرح کا سپاہی عالم فاضل اسکے شوق سے اسکے
طرف متوجہ تھے اور [illegible] کی باتیں [illegible] پیدا ہوا ایسا کہ لشکری [illegible]
دربار روز ایسا [illegible] ہوتا تھا اگر دو شخص [illegible] اسوقت خون [illegible] کا فیصلہ تھا [illegible] نظام
شاہ بحری کی صلاح [illegible] اور افعال پسندیدہ رکھتا [illegible] تھا اسکا [illegible]
خیال [illegible] ایک [illegible] جمال [illegible] قلعہ [illegible] آپکی اور
آپ سے [illegible] بہت [illegible] اور ارادہ اسکے [illegible] کیا [illegible] زندہ اور ان قیدیوں
میں [illegible] فوراً اس لفظ کے سنتے ہی [illegible] آیا اور [illegible] شوہر کو اسکے [illegible] کر
انعام و اکرام [illegible] ساتھ [illegible] کیا اور وقت مرض الموت کے شاہزادہ [illegible]
کرکے [illegible] یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک
راضیۃ مرضیۃ کو لبیک کہا مدت فرمانروائی اسکی [illegible] برس

بیان برہان نظام شاہ بحری کا

برہان نظام شاہ بن احمد شاہ بحری [illegible] سات برس کی عمر میں بادشاہ ہوا [illegible]
[illegible] اور [illegible] طالب علم [illegible] تھا اور
[illegible] الکتاب [illegible] پسند [illegible] اول [illegible] نام [illegible]
[illegible] نظام شاہ بحری [illegible] مقام [illegible]

عنقریب ذکر کرینگے اور یہاں موضع آشتہ پور سے بابر واپس آیا ہی اور سنہ ۹۳۲ میں سلطان علی سعید شاہ طاہر کو
عالم زیر دست نصیب الامیر کا ہوا اور صبیہ کا ر سلطان بی بی مریم دختر یوسف عادلشاہ کو جشن و طوی
آئین عقد ازدواج میں لایا اور موضع پاتری کہ وطن آبا و اجداد سلطان کا تھا عمادالملک برار کی
بہتوں کو جو اہل ہوا بے تہی بطریق انعام عنایت فرمایا بعد اسکے ماہور کا قلعہ جو طرف علاءالدین عمادالملک
تصرف میں دلادہ ... نہایت صلح ... تسخیر الجیور کا ہو اور عمادالملک معتقد کی یادگار
کو کیا سلطان محمد شاہ واسطے ... اعانت کیا اور دونوں لشکر جنگ کے واسطے نظام شاہ کی
اتفاق میں بہ پہچہ مقابل ہوا بعد جنگ صعب کے عمادالملک اور محمد شاہ منہزم ہو کر فرار اختیار کیے
اس جنگ میں تین سو ہتھی فیل اور خیمہ اور خرگاہ اور تمام کار خانجات شاہی بہ قبضہ برہان نظام شاہ
برابر ... اور سنہ ۹۳۵ میں بیدر میں قلعہ قندہار کو سر کیا اور سلطان بہادر گجراتی سلطان علی
سلطان کے ولایت بیدر پر متصرف ہوا ... شاہ طاہر کی تدبیر ...
شاہی کا ... سواری ... چوگان بازی ...
کوہستان ... سواری ... چوگان بازی ...
بہت خوش ہوا اور تعریف کی اور ... آفتاب گیری سفید کہ بادشاہان ... لیا تھا عنایت
فرمایا اور نظام شاہ نے بہ صحبت شاہ طاہر کی طریقہ اہل تشیع کا اختیار کیا سبب اتحاد مذہب کے
فرمان روا ایران کا یعنی شاہ اسمعیل صفوی نے آقا سلمان طہرانی المشہور ... کو واسطے
مبارکباد کے روانہ کیا اور ایک غلام ... تحفہ اور ایک عدد الماس ... قیمتی

حکام دکن کے

دوسرا دفتر

بیان

مرض جسمانی سے جان جان آفرین کو تسلیم کیا وقت انتقال اسکے پانچ بیٹے تھے حسین نظام شاہ جانشین
عبد القادر کہ ماں ان دونوں کی بی بی آمنہ تھی اور شاہ علی بطن بی بی مریم سے اور شاہ حیدر داماد خواجہ
جہان دکنی اور میران محمد باقر کہ وہ بیجاپور میں فوت ہوا اور شہزادہ سلطان محمد خدابندہ بنگالہ میں جاکر
مدت سلطنت نظام شاہ کی ستائیس برس اور تھی جاننا چاہیے کہ اتفاقاً جس سال برہان نظام شاہ اجل طبیعی
سے گذرا اسی سال سلطان محمود گجراتی اور سلیم شاہ بادشاہ دہلی بھی [illegible] زوال خضر [illegible] تاریخ کہی
حسین نظام شاہ بحری کا بیان حسین نظام شاہ بعد رحلت جلوہ افروز تخت سلطنت کا
برادر اعیانی اسکا کہ [illegible] عزم سفر تا کشتی اختیار کرکے قلعہ میں [illegible] کیا چند کہ دو [illegible]
حال اسکے ہوئے لیکن سلطنت تقدیر میں نظام شاہ کے تھی منصوبہ اسکا درست نہ آخر الامر نزدیک [illegible]
دیکے اور [illegible] جماعت مثل [illegible] عبد القادر طرف برار [illegible] عماد الملک کے جاکر مر گیا اور
شاہ علی اور میران محمد باقر اور محمد خدابندہ عادل شاہ پاس بیجاپور کو چلے گئے اور شاہ حیدر پرینڈہ کو روانہ ہوا
حاکم وہاں کا خواجہ جہان کہ دختر اسکی حبالہ نکاح میں شاہ حیدر کے تھی ارادہ رکھتا اس امر کا کہ شاہ حیدر داماد اپنا بادشاہ احمد
نگر کا ہو [illegible] اور تربیت میں حسین نظام شاہ کے بتقلید اختیار کی تھی اس طرف متوجہ ہوا اور لشکر
دستیر کو روشن کی [illegible] خواجہ جہان [illegible] اور اسکا داماد دونوں [illegible] طرف عادلشاہ کے
بھاگ گئے اور نظام شاہ قلعہ [illegible] کو فتح کرکے آپ [illegible] احمد نگر کو ہوا [illegible] کہ نظام شاہ [illegible]
اور [illegible] طرف [illegible] مستولی ہونا [illegible] ہوا اگرچہ
بھی چاہتا تھا کہ [illegible] سلطنت کا [illegible] عم زادہ [illegible] شاہ علی کے [illegible] ایک رائی اس

کو اختیار کی تہی قضات اور علما رضا فت میسر ہوی دختر شاہ بنت عماد الملک کو ساتھ حسین شاہ بہ زینت دیگر
سالہ حسین شاہ کے عقد باندہا اور آخر سنہ ۹۶۷ نوسی سینسٹ مین قلعہ کالنہ کہ مقبوضہ نظام شاہ تہا لیکر
مع اور چند قلعون کے فتح کیا اور سنہ ۹۶۹ نوسی انتہر مین اپنی بڑی بیٹی کو کہ نام اسکا بی بی خدیجہ تہا اور وہ بطن
بیبی جوزہ ہمایون کے وجود مین آئی تہی شاہ جمال الدین حسین بن شاہ حسن کو شادی کردی اور سنہ ۹۷۰ نوسی
ستر مین دوسری بیٹی مسمی بی بی جمال کو عوض مین ابراہیم قطب شاہ کے سپرد کیا بعد اسکے چاند بی بی بنت
ثالث کو اپنی سلسلہ ازدواج مین علی عادلشاہ کے اور بدلے سلطان بنت ابراہیم عادلشاہ کو حبالہ نکاح مین مرتضی
نظام شاہ مین پور اسکے لاکر عداوت کو جو ایک سالہ صدا سے تہی مبدل کیا اور قلعہ شولاپور کہ باعث نزاع کا تہا
جہیز مین چاند بی بی کے مقرر کیا بعد الفراغ رسوم عیش و سرور کے تینون بادشاہ اور علی برید کو راس
الملک واسطے استیصال رام راج کے براق و سامان جنگ کے دل و یکجہتہ ہو کر اسکی بربادی کی بندش کی مقام
فرمایا اور رام راج مذکور بہی ستر ہزار سوار اور نو لاکہ پیادہ کی جمعیت لیکر انجانب سے متوجہ ہوا قضا کا
کردگار وقت جنگ بسبب غرور کبر سنی اور بوقت ہزیمت جنگ کو بازی طفلانہ جانکر رام راج سوار
سنگاسن کا تہا قضارا الہی ایک ہاتہی قریب اسکے جا پہنچا اور کہار اپنی جان بچانیکے سبب سنگاسن کو پٹک کر
بہاگ گئے اور ہاتہی پیدل رام راج کو شناسا سے فیلبان کے سونڈ مین لپیٹ کر اور روپیا اور فیلبان نے تعظیم
اسکو لشکر نزدیک حسین شاہ کے کہ داروغہ ہاتہیو کا تہا لیگیا حسین شاہ نے بغایت استعجال راس کو نظام شاہ
نظام شاہ بہت سر اسکا کاٹ نیزہ پر چڑہا کر اسکی لشکر بلند کیا اور بعد اس فتح عظیم کے احمد نگر
مین نزول جلال فرماکر گیارہ روز ہوگئے تہی کہ فراط شراب اور کثرت مباشرت سے استسقا ہوکے

دوسرا فرقہ
حکام دکن کے
بیان مین

مرتضیٰ اور برہان و سیدیان چاند بی بی اور بی بی خدیجہ سلطان کی بی بی خونزہ ہمایون کے اور دو بیٹے شاہ
قاسم اور شاہ منصور اور دو دختر آغا بی بی اور رقیہ سید عبد الوہاب بن سید عبد العظیم کی اور بی بی جمال سلطان جو سید
سلطنت کی بیان میں ابو المظفر مرتضیٰ بحری کا بیان ابو المظفر مرتضیٰ نظام شاہ ابن حسین نظام شاہ
بن [illegible] تخت سلطنت پر جلوس افروز ہوا اور ان کی خونزہ ہمایون کہ [illegible] مہمات
بادشاہی کا [illegible] بعد سلطان کے بادشاہ [illegible] بادشاہت کی کہ آپ
و [illegible] دایرہ کو سلطنت کے عنایت الٰہی سے [illegible] پایا اور لشکر [illegible] بہت [illegible] اور
وقف علما اور سادات کے واضح ہو کہ مرتضیٰ نظام شاہ آدمی صاحب اقبال تھا چنانچہ جمیع فتوحات [illegible]
فتح قلعہ دہار [illegible] خان نامی شخص [illegible] علی عادل شاہ کا [illegible] قلعہ [illegible]
[illegible] نظام شاہ [illegible] سال [illegible] بادشاہ [illegible]
[illegible] ہمایون [illegible] اور [illegible]
پر [illegible] ہوا اور [illegible] فتح [illegible] قلعہ [illegible] نہایت [illegible]
[illegible] خونزہ ہمایون کو [illegible] نظام شاہ [illegible] مذکورہ [illegible]
[illegible] دولت [illegible] اور [illegible] فرمایا اور [illegible]
[illegible] کی [illegible] تاریخ [illegible] فرمان [illegible]
[illegible] خان مذکور [illegible] نظام شاہ ایک [illegible]
لشکر کے [illegible] ایک [illegible] کہ [illegible] ایک [illegible]

[illegible]

سالانہ ہیرے کی کشور خان کے لیے ہوئے آیا اور وہ کا نذجب مطالعہ میں نظام شاہ کے گذرا تو جواب بے ادبانہ
اسکے خفا ہو اور آپ ہی سوار ہو کر ایسا فرمایا کہ کھوڑے سے ہزاروں کا جب قلعہ کو فتح نکرو نگا سوار ہونگے بعد
ریکے عرض کیا کہ بطریقہ قلعہ گرفت ہیں نہیں ہے جواب میں آپ فرمایا کہ ہم ہیں اگر اجل آ پہنچی ہی ہو گی ما وگر نہ ساتھ
ہم دیکھو توفیق سے قادر تھوں کی زمین کے ورہ دو کے جا کر بیچ و پیچ سے تو کر کو امل ہوا ہوں اسپ
ہو کر انہے جوش اور سلاح مسنون ہی سنگ لا پہنایا اور آگے کھوڑے کی ال کی گئیں جبکہ نزدیک پہنچا برج
دیوار سے قلعہ کے تیر باری شروع ہوئی اسی کہ ہر دفعہ دو میں ہزار توپ اور تفنگ اور بان چلتی تھی
کہ ہر کو آکے جا کے بیچ ہول اور فنا اسکا پیدا ہوا باوجود نکے نظام شاہ پر کچھ اس نکش ہوا تھا کہ آپ ہی جا کر
کہ دیوار قلعہ کی وہاں سے تخمینا پچاس گز پر رہ گئی اسوقت توپ کے ہی تیر اندازی اور گولہ باری شروع
سے وہاں وہیں گولیاں نظام شاہ کے سلاح پر ہی پہنچیں لیکن سچ کہ دین کو کار آیا تھا کہ درست ہی بیچ
دو میں ایک بار شور اور غوغا قلعہ کا بلند ہوا اور توپ چلنی بھی بند ہو گئی لوگوں کو حیرت ہوئی کہ اسکا کیا باعث
ہے جب کھڑکی کو دیکھے اور اندر جا کر دیکھے تو ایک شعر زنا تو نے کہا کہ ہو سوا تا تھا اور سواکے کوئی دو حہا
بس اسکا کنگرہ لشکر دیا اور نظام شاہ موافق عزم آپ مرادکو پا کر شاداں اور فرحاں شکر الہی کا بجالایا بعد اسکے
عین الملک اور نور خان سے کہ وہ دونوں امرا بزرگ بادشاہ کے تھے جنگ ہوئی تھی خواجہ کی عین الملک
تو مارا گیا اور نور خان زندہ دستگیر ہوا اس اثنا میں فرنگی لوگ قلعہ ریکنڈہ کا جو قریب جوار بندر
چیول کے ہے قبضہ میں تمام ساخت اور استحکام بہ اپنی مقدور ہو کر ایسا کہ اسلام کو نظر حقارت سے
دیکھتے تھے اور مقام ایذا اور اہانت میں اپنی سعی کرتے تھے نظام شاہ وہاں جا کر محاصرہ کیا ::

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

[illegible]

قریب دو سال کے جنگ رہی سبب اہل اسلام بہت شہادت سے مستفیض ہوئے اور تمام امرائے نظام شاہی جیسے سابقہ
عیسوی جہان کو بہ سنگ متفق ہوئے اپنے اسباب معیشت کا برشاہ کو اطراف سے اندر بہیجا کرتا تہا مرتضی نظام شاہ آزردہ
محنت سفر سے تنگ آکر آخر الامر کینہ سے خواجہ میرک کے برخواست کرکے جب احمد نگر میں داخل ہوا
اور اخلاص خان حبشی کو کہ ایسے زبردست امیر لشکر میں اسکی تہا بسبب جرم سازش کے بند کیا اور جمال الدین
کو اخراج کیا اور خواجہ میرک کو خطاب چنگیز خانی کے سرفراز فرمایا اسی میں علی عادل شاہ نے چاہا کہ ابراہیم قطب شاہ
بہتے وہ ملک نظام شاہ کا ہوتا تہا ملاقات کرکے بالاتفاق اسکے دفع میں نظام شاہ کے سعی کرے جو خواجہ میرک
المخاطب بچنگیز خان کہ باپ ابراہیم دولت نظام شاہیہ کا بنا لکہ اسکی وقت ہوگئی عادل شاہ کیا اور حسین
انہیں ملاقات قطب شاہ کا ہو کر نظام شاہ سے ملاقات کروائی اور بہ آمین قرار و مدار ٹہروایا کہ علی عادل شاہ تمام کرناٹک سے
اسقدر کہ محصول سرکار برار مملکت برار اور بیدر سے قابض ہوئے اور مرتضی نظام شاہ ولایت برار اور بیدر کو قبضہ اقتدار
تفالان بدار الہام عماد الملک اور علی برید کے چہینکر لیوے اور قطب شاہ مال رہے ایکدوسرے کے بایں بخشش طمع وانکے سرکش نظام
نے جب تفالان برفوج کشی کی باتیں ہی ہوئی صلح شمس الملک کہ وہ جواب میں جسم کو کہ گیسن
آمادہ مہمت کا ہوا اور اکبر شاہ بادشاہ دہلی کے فکر سے ہی چاہیے کہتے ہیں کہ شاہ موصوف نے
عرض اسکی بہ دون قبول کرکے اور ایک مردم درگاہ سے اپنے بہیکر نظام شاہ کو پیغام اپنا مقصد
میں ہو گذر کر تسخیر برار اور محاصرہ کہلا بہیجا لیکن کچھ فایدہ مرتب نہوا اور نظام شاہ موافق
اپنے پیام شکست فاش دیکر چند کہ وہ بہتے ہی دلاور دل بازی میں قصور کیا ۹۹۲
نوبت پاسبانی حسن تربیت سے چنگیز خان کی جو قریب سے ایک تاجر کے

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

که ہندوستان سے تازہ وارد ہوا تھا تفال خان اور اسکے فرزندون کو گرفتار کر کے بھیج برہان عماد الملک
سے که خاندیس کے قلعہ میں قید کیا تھا کل کیکو ازان مملکت سمت ایک قلعہ سو اور میں بھیج کیا
مرقوم ہی که وه سب سے اچھا اہل شیعی تھا کہ ... اور تمام دوستان انکا باقی تھا بس نظام شاه نے تمام برار کو
فتح کر کے ... ہر دولت ... تقسیم کیا تاریخ اسکی فتح کیا فاتح ملک برار پائی گئی ہوید اہو که جس وقت مرتضی نظام
شاه مشغول ... قلعہ ... کا محاصره ... اور شہزاده حسین کی اور چنگیز خان ... کامل ... اسکی ...
تھا گنجینہ ... کہ ... حشمت ... تھے ... تھی انکا ہی کو ابھی فرزند مرتضی نظام شاه کا ... امر
... خان نام ... اور ... ہوا تھا جب کہ مرتضی نظام شاه ... اور تشویش ... کو سمت برار ...
فتح آئی ... سے ... شاه فاروقی حاکم ... اور خاندیس کہ اول ... تفال خان کو ...
پناه دی تھی فرصت پا کر ... کو برہان عماد الملک فرزند ... عماد الملک کا ...
... سوار ... آدمی ... چال ... اور
[illegible]
... بات ... کے قلعہ ... اور نظام شاه
... تمام ... اور خاندیس کی ... اور چنگیز خان ...
کو اعیان ... شاه ... نام ...
چنگیز خان ... اور سلطان ... نوبت ...
[illegible]

پہنچی تب کئی سبب پشیمان اور غصہ ہوئے حدیکہ ایسا ڈرا کہ مزاج کا فروا واپس برخاستہ ہو گیا آخرکار قاضی
بیگ یزدی کو وکیل السلطنت اور میرزا محمد تقی نظیری اور عین الملک شیرازی کو وزیر کیا اور سنہ ۹۹۳ نو سو ترانوے میں
آپ ترک پادشاہی کر کے قلعہ میں احمدنگر کے بعد ادھر محلوں میں گوشہ نشینی اختیار کی اور بیٹا سلطان حسین کو بیدران
اور تمام عورتوں کو قلعہ سے نکالکر دوسرے جا بھیجا گیا اور دروازہ کو قلعہ کے شاہ قلی نام غلام کو کہ شاہ طہماسپ
ایران سے بھیجا تھا بپایان اپنے صلابتخان خطاب کا گرام کیا سپرد کیا تھا سپرد کیا اور ایسا فرمایا کہ سوا
صلابتخان کے کوئی منظور نظر سلطان کا تھا کوئی اندر آنے پاوے کہتے ہیں اس بادشاہ جنت طینت سے تصدیع
سے خلق کو بہت ایذا پہنچی اور اس کی سلطنت میں انتظام ملک کا شروع ہوا جتنی قتل و کشتن بندگان
خدا کا ظہور میں آیا تب خداوند خان نے بیٹے اس نے کے کو مار کر دلی اور اعلی کو مطیع کیا ظاہر ہوکر ادھر آیا
بیدرنی یزدی ہوئے سلطان کے بیچ بالاتفاق کہ سب کی نفاق امورات مالی اور ملکی کو سرانجام دیتے تھے
وسی اوقات سید مرتضی اور صلابتخان کی جنگ ہوکر سید مرتضی منہدم ہوا اور بعد انہدام کے رہ
اور خداوند خان مع شہزادہ برہان شاہ برادر نظام شاہ اکبر بادشاہ پاس جا کر فراہم ہوئے
اکبر بادشاہ نے ارادہ تسخیر دکن کا خان اعظم عزیز کوکا کو بھیجا ساتھ شاہزادہ مذکور کے سید مرتضی اور
خداوند خان کو روانہ کیا کوکا نے اگرچہ ولایت برار پر آکر ایلچپور اور بالاپور کو غارت کیا لیکن میرزا محمد تقی
نظیری سپہ سالار صلابتخان اور راجہ علیخان نے بیٹے کوچ کر کے ایسا تعاقب کیا کہ تا کوتک کا کو [illegible] شاہ
پہنچا دیا اور یہی واضح ہو کہ ایک بار نبی فتح شاہ نام صلابتخان کے واسطے خدمت سلطان کو مذکور [illegible]
سعودہ بانبی مذکور بجو ابسلطان کی ہو کر قدر و قیمت بیش از بیش پیدا کی تھی اور فرمان [illegible] صبح

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

مرصع آلات کے جو چاہتی تہی ہر وقت مانگ لیتی تہی اکثر بدستور دو تسبیحیں قیمتی خانم سے سلطان اسکے کار
نظام شاہیہ میں آئیں تہیں ملک کی بادشاہ بیوہ اسکی بہی صلابتخان سے اس عطا کو نامناسب کر دو تسبیحیں اس
وضع کی اسکو اوس پاتری مذکورہ اس امر سے واقف ہوکر بادشاہ سے عرض کیا خانم کو تمام جواہر دینا جو سرکار خانہ میں تہا
اسکو اکثر دیا غفلت سے اس حرکت کو مجنون یہ حمل کرکے نام بکاڑ دور کیا اور صلابتخان سے بلوا کر سیاہ کیا کہ تو
نکو رام میں پامال سے کہا کہ میں بندہ با اخلاص ہوں نظام شاہ نے کہا کہ میں تجہسے آزردہ ہوں اور قید
ہائے قید کرنیکے تہی نہیں گیا سوار ہوں یا رو خادار عرض کیا کہ قلعہ واسطے بند کرنیکے میں حج ہوں آپ یہاں
جاکر غبار خاطر کو صفت کیجیے کہ تاکہ نظام شاہ قلعہ اندر راج پور کا حکم کیا اسکی سیاہ پانی الفور کہیں اک سیر
بادشاہ نے ڈالی اور پالکی میں بیٹہ کر روانہ ہوا اور اوس قلعہ کو ہوکر سینی سینی آپ مقید کیا مقدار ان احوال
کے سلطان شہزادہ میران حسین بسبب غازی روسیوں کے بدگمان ہوکر ارادہ اسکے قتل کا کیا اور بسبب ارادہ
ایکروز کمال اشتیاق دیدار بلوایا اور اول شفقت پدرانہ پیش آیا اور حکم بہ پاس کا دیا قلعہ سکو دن دیا
جہجیکے سنو میں اسکو لیاف اور بالاپوشیں لپیٹ کر آگ لگا دی اور آپ دروازہ پر بیٹہا شہزادہ مرکے جلا کیا
اسکی زندگی بہی اور بالعکس اسکے وہ محل سلطان شہہ میں رکہتی تہی پاتری مذکورہ احوال پر آکے
حکم کیا کوار کہول دے شہزادہ وہاں سے بچ کر نکلا اور طرف دولت آباد کے جاکر دم لیا اور
یہ سلطان حسین سپہ داری المہا لمرید ماں کہ بعد صلابتخان کے وکیل السلطنت ہوا تہا آنکی مدد
اور میران شاہ یہودی سے مرزا جان کی ایک جمعیت کی اور ایک سپاہ کا جمع کر آیا ان
سے چہوٹے بڑے سلطان کو حرکات ناسزا سے دور نہیں چکے تہے اور سپہ کنارہ کش

اور اوسپر کوستال بھیکے پیشتر شاہزادہ اندر قلعہ کے آکر باپکو قید کیا اور عام شہر کیہ بار قول الاستقلال مرتضی نظام
شاہ بحری کا اٹھارہوین رجب ۹۹۶ھ نوسے چھیانوین ہجری میں ہوا مدت سلطنت اسکی چوبیس برس پانچ مہینے ہین میران
حسین شاہ کا بیان میران حسین شاہ معروف کہ ماہ تاج دکھن ہوا عمر اسکی سولہ برس کی تہی اقتضائے عالم
کیے وہیں لہو ولعب کا ہوا اور جفاکاری خونخواری کی سبب بیدریغ آدمیون کو قتل کرتا تہا چنانچہ وارثان باپکے
معروف وجانکر چہاپاو نکو تہہ تیغ کیے بیچون بیستکہ ان دنون مین پندرہ آدمی کو قتل کروا اور میرزا خان بسبب ہی
یہ دولت حاصل ہوی تہی بکار ظریبا اور مجلسمین اپنی باپکے پایین کبہو تو یہ کہتا تہا کہ فلانی تلوار سے اسکو مار ڈالو
اور کبہو یہ کہتا تہا کہ فلانے ہاتی کے پاون تلے ڈالو اگر کچہ اور نکالیں میرزا خان نے نالایق جانکر پکڑکر قید کیا اور
شاہزادہ اسمعیل بن برہان شاہ بن نظام شاہ کو کہ قلعہ جیاکر مین محبوس تہا بلاکر سولہوین دن کہ اسوقت عمر اسکی
بارہ برس کی تہی تخت نشین کر کے مراسم تہنیت کا بجالایا کہ دفعۃً جمال خان نامی ولد عبدالقادر خان منصبدار
منصبدار دن مین کا سائلہ ارکان دولت دکنیون کو فراہم کیا ہوا اور واسطے رہائی میران شاہ کے پہنچا اور
غل غپاڑہ ہوا اور گفتگو طے ہیا ایک نوبت سپارکی پہنچی اور ایک دو آدمی قلعہ کے پہنچی میرزا خان نے دروازہ قلعہ کا
بند کر دیا اور ہیبت میران شاہ کا سرکات کر نیزہ پر چڑہایا تا آدمی باہر کے دیکہکر یہ جانین کہ یہ دیکہا اور
واسطے تماسو کے تو مارا گیا پہر کیا حاصل اطاعت اسمعیل شاہ کی بہی کیا اور پریشان ہو جاوین لیکن کچہ فایدہ نہوا
لوگ دروازہ قلعہ کا جلاکر اندر در آئے بلوہ ہو گیا اور خونریزی اور غارتگری شروع کی تمام رفقا میرزا خان کے
مارے گئے قلعہ سے آلت کرکے بہاگا تہا کہ میرزا خان بہی گرفتار ہوا اول اسکو گدہے پر چڑہا کر تشہیر کیا بعد
کے اسکے جمال خان نے اعضا اعضا جدا کرکے کوچہ و بازار میں جابجا لٹکوا دیے کہتے ہیں

دوسرا دفتر حکام دکن کے سلاطین

کہ معاذ اللہ شاہ دن تک بازار رہی اس عرصہ میں ہزارہا غریب شہباز قصبہ یعنی ہلاک کو پہنچے مدت سلطنت
میران شاہ کی دو مہینے تین دن کسو کا شعر ہے پچہ کشی با دشاہی را نشاید اگر شاید بجز دو مہ نپاید

اسمعیل شاہ کا بیان اسمعیل شاہ بیٹا برہان شاہ کا تخت نشین ہوا عمر اسکی بارہ برس کی تھی جمال خان
مہدوی مختار کل ہوا برہان نظام شاہ باپ اسکا آخر وقت میں مرتضی نظام شاہ کے خروج کر کے شکست پایی تھی اور
منہزم ہو کر اکبر شاہ کے گیا تھا جب فرزند شہ ہوا بھائی میران شاہ کی سی اکبر شاہ سے رخصت ہوکر واسطے لینے
ملک موروثی کے آیا سنہ ۹۹۹ نو سو ننانوے میں جمال خان سے اور اسکے لڑائی ہوئی قریب تھا کہ فتح جمال خان کی ہو پہ بہین ایک گولی
قضا کی آئی اور پیشانی پر جمال خان کے لگ کر نابود کو پہنچایا اور برہان شاہ نے اسمعیل شاہ کو مقید کر کے
ملازمت میں باپ کی لا بیٹھے مادہ تاریخ اس فتح کا محمد شریف کربلائی نے بطریق تعمیہ کے یہ بیت
بگوہر هیچ مذہب سر جمال گرفت ؛ مدت سلطنت اسمعیل نظام شاہ کی دو سال دس ماہ سترہ روز

برہان شاہ کا بیان برہان شاہ آخر عمر میں مریض بیماری موروثی کا ہوا اور بعد جلوس کے
سنہ ہزار میں قاصد بکلیندہ کے فرنگی صاحب لو کو نکے اخراج کا ہو کر بندر چیول کی طرف بہادر کی جو کی
کہ کنارے دریا کے واقع تھی ایک قلعہ بنا اللہ نام اسکا کہو الہ رکھا اور جمیع لشکر کو اسمیں کا بیٹر قید کیا اول اول
تو غلبہ اسلام ہو نیکا رہا لیکن آخر کار جب کمک عیسائیوں کی آئی بسبب بد تدبیری کے شکست فاش واقع ہوئی کہ قلعہ بھی
ٹوٹ گیا اور مال و اموال اتواب و افراد بغیرہ غارت ہوا اور آدمی مثل مہرہ شطرنج کے مارے گئے مجلس فراج
بادشاہ کا بسبب کبر سنی کے متحمل اس کو فتا اور غصہ کا ہو کر مرکز اعتدال سے بہر گیا اور رفتہ رفتہ
مائل طرف سو القینہ اور اسہال خونی و تپ محرقہ کے ہو کر سلطان کو صاحب فراش کیا اسوقت ابراہیم شاہ

نا امید ہو کر بیٹے ابراہیم کو لیے ہوئے کہ کسی اخلاص خان کہ زمانہ سلطنت اسمعیل خاں کا تھا دلگیر ہو کر ولیعہد کے مقابلہ
کو چلا ہوا برہان نے باوجود اس ضعف کے پالکی میں سوار اور آفتاب گیری اور چتر اور تمام لوازمہ سلطنت کے ابراہیم
کو عطا کرکے ہمراہ اپنے بیٹے کے بھیجا اور اخلاص خان کو منہزم کیا وہ تو بدحال ہو کر برندہ کی طرف بھاگا اور سلطان دوسرے
دن اس معرکہ کے کہ ضعف مزاج پر بہت ہو گیا تھا اٹھارویں تاریخ شعبان کی سنہ ۱۰۰۳ ہزار تین میں بعد از انتقام
سو ہو امیر عہد [illegible] سلطنت اسکی چار سال [illegible] ابراہیم شاہ کا بیان
ابراہیم نظام شاہ بعد [illegible] باپ کے مسند حکومت کا ہوا اور میان منجو دکنی وکیل السلطنت قرار پایا [illegible]
بسبب اختلاف آرای ارکان کے ایک لڑائی [illegible] برادران عادل شاہ سے ہوئی اور ابراہیم نظام شاہ بسبب غرور جوانی
اور [illegible] مارا گیا مدت سلطنت اسکی دو دن کم چار مہینے احمد شاہ کا بیان احمد شاہ بن شاہ طاہر
میں دو از دہ سالہ کو بعد ابراہیم نظام شاہ کے میان منجو نے بالاتفاق اعظم میان درگاہ کے اولاد اور احفاد
سے نظام شاہ کی جانکر حاکم اور فرمان روا کیا اور بعد چند روز کے ثابت ہوا کہ وہ خاندان نظام شاہیہ سے نہیں
ہے اسمیں نفاق آیا اور نوبت جدال و قتال کی پہنچی ناحق فوج بیکاری ضایع ہوئی پس امرا نظام شاہیہ [illegible]
کر [illegible] ہو کے اول میان منجو قائل [illegible] احمد شاہ دوسرے اخلاص خان حبشی [illegible] شاہ نامی [illegible] سلطان
مطیع و منقاد اسکا ہوا [illegible] انکخان حبشی شاہ علی بن برہان شاہ اول کو کہ اوقات عمر کی بسر [illegible] کو پہنچی تھی اسکو
اپنا بادشاہ کیا سلطان مراد ولد اکبر بادشاہ کہ حسب الارشاد [illegible] برہان شاہ کے ارادہ تسخیر دکن لگا رکھے
گجرات پر آیا تھا اور [illegible] دیکھ رہا تھا کہ [illegible] عرضی میان منجو کی متضمن طلب کے پہنچی اور شاہزادہ
[illegible] احمد نگر کا ہوا اور مرزا عبدالرحیم المخاطب بخانخانان اور راجی علیخان حاکم خاندیس بھی

چھٹا باب

ملوک شاہزادگی ہوئے بی بی چاند سلطان کہ بیوہ ہوئی تہی وقت میں مرتضی نظام شاہ کے اکبر بادشاہ کی
قلعہ احمد نگر کو ریکہتی تہی جب احوال ایسا نظامت بدہ کی خبر سکو سن پہنچا کر کہ ہمت کی و سلطنت دولت
اور رفع بجنت اور انتظام شاہ کے بیہاں جان ریحیت یا بہ او کر شہر اور قلعہ میں خطبہ اوسکے نام کے بہادر شاہ
بن ابراہیم شاہ کے کہ وہ طفل شیر خوار ڈیڑہ برس کا تہا کہ لوگون کی طرف سے استمالت کیا اور فوج اکٹہا
کرنے لگی اور عادل شاہ اور قطب شاہ وغیرہ سے بہی امداد کی طلب کی ... ہوئی ... سہیل خان خواجہ سرا
کو چہہ ہزار سوار سے عادل شاہ نے روانہ کیا اور مہدی قلی سلطان ترکمان کو پانچ ہزار چہ ہزار سوار اور پیادے
ہمشار دیکر قطب شاہ نے بہی بہیجا غرض میان منجو اور اخلاص خان وغیرہ کو انکو سبب جمع کر کے عفیفہ زمان دولت
سے اپنی رفع بہی ہوئی صلح ... لاز راہ میں ... پاس اردہ سے نکل آئی اور انکو سبب ... سوار ہوکر
شہر احمد نگر سے قتال وجدال کی ہوئی اور خندق کو پاٹ کر ... بہر دیا اور معلون کو بیبا کیا اور اوسکے جان
بہی لوگون کو خان خانان نے ایک طرف سے خالی کرلیے ہوتے قلعہ میں درآیا اور اوہو بہرا لوان باوجود
پچاس گز دیوار قلعہ کی اس دن تک لگاکر توڑ ڈالی تہی اور بہت ہمان قلعہ میں ... اوس جگہ سے ...
آپ برہنہ ... ہوکر ... دیوار بلند ... کی اور ... تہی ...
اور ہیں زبانزد ... جاری تہا اسی روز سے نام اسکا جو چاند بی بی تہا چاند سلطان مشہور ہوا اور صبح ہوکہ
جناب شاہزادہ ... دلگیر ہوکر اوسوقت ... میں ... اور بعد چند روز ... کمی آذوقہ سے
آکر صلاح ... بنائی اور پیام صلح کا کیا اول اس نے ... انکار کیا بعدہ کچہ ...
... مرتضی کی کہ وہ زینت بانو سرکار نظام شاہیہ کا تہا ... اپنی ...

دوسرا ...
حکام دکن کے
بیان میں

دیا اور وہ ولایت برار پہنچا اور اکبری کا ایک مصاحب تھا اور شہزادہ اور خانخاناں بعد ولایت کو گئے
اور سہیل خان لشکر بادشاہ اور جمعیت قلی ہمراہ کرکے سپاہ شہزادہ اور کل امرا نظام شاہی ایک
اکٹھا ہو کر سرحد [illegible] اور بہادر بن ابراہیم شاہ مقتول کو [illegible] قلعہ میں [illegible] پاس [illegible]
اور خلیفہ کا نام [illegible] رواج دیا اور اعلیٰ شاہ اور [illegible] ابراہیم کا بیٹا [illegible] بادشاہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] بادشاہ کا بیان [illegible]
[illegible] بادشاہ ہوا اور خلیفہ [illegible] کا نام [illegible] سلطان کی [illegible]
[illegible] اکبری [illegible] اور [illegible] بیجاپور [illegible]
[illegible] سہیل خان اور [illegible] سہیل خان [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور [illegible] ابوالفضل [illegible]
[illegible] اور خانخاناں [illegible]
[illegible] شاہ [illegible] ابراہیم [illegible] دام [illegible]
[illegible] شہزادہ [illegible]
[illegible] نظام شاہ [illegible]
[illegible] سہیل [illegible] شہزادہ [illegible]
[illegible] شہزادہ [illegible] خانخاناں [illegible] نظام شاہی
[illegible] شہزادہ [illegible] آباد [illegible]

[illegible]

حکام دکن کے بیان میں

چاہا کہ قلعہ شہزادہ کو دیدے اور جان اور ناموس کی امن لینا صیح خان خواجہ سرا ... باہر آکر ... [illegible]

[illegible] سلطان ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نظام ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چار ... مرتضی نظام شاہ کا بیان ... مرتضی نظام شاہ ... علی ... [illegible]

[illegible]

اور ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

نظام شاہ ... [illegible]

[illegible] مرتضی نظام شاہ ... [illegible]

سلطنت ... [illegible]

[illegible]

عادل شاہ کا بیان ابو المظفر یوسف عادلشاہ ترکمان کہ وہ فاتحہ اقبال خاندان عادلشاہیہ کا ہے اولاد سے
سلاطین عظیم الشان روم کے ہے واضح ہو کہ جب باپ اسکا سلطان امراد سنہ ۸۵۵ آٹھ سو پچپن میں اجل طبعی سے مرا
بڑا بھائی اسکا سلطان محمد تخت نشین روم کا ہوا اسوقت یہ نہایت صغیر سن تھا بھائی نے اسکے قتل کا ارادہ کیا تا کو
مدعی سلطنت کا نہ ہووے ماں اسکی اس امر سے آگاہ ہو کر واسطے بچانے جان کے اسکو حوالہ ایک سوداگر
کے ساوہ والے کے کیا کہ نام اسکا خواجہ عماد الدین محمود تھا کیا اور اسکو واسطے تربیت کے لیکر شہر ساوہ میں
رکھا اور بعد چند روز کے جب یہ جوان ہوا تو واسطے تجارت کے وارد دکن ہوا چونکہ وہ یوسف جمال بھی ساتھ اسکے تھا یہاں
سے ملک التجار محمود گاوان کے سرکار میں نظام شاہ بہمنی کے بیچ آیا ہوا اور محمود گاوان نے والدہ نظام شاہ کی اسکو
اسکو بیچ کر ہوا عزیز خان امیر آخور سے کہ وہ بھی ایک غلاموں سے سلطنت خاندان کا تھا کہتے ہیں کہ امیر جو بہت
بوڑھا تھا اور یہ جوان ہوشیار تھا جتنا کام اپنا تھا اسکے ذمہ ڈال دیا تھا یوسف عادلشاہ اس فرصت پاکے
شاہ بہمنی کے پاس جاکر ایک معاملہ عرض کیا کرتا تھا اور جب امیر آخور مر گیا یوسف عادلشاہ نے بسفارش ملک التجار کی منصب
کو پہنچکر اسکی جا پر قائم ہوا پھر چند روز کے بعد اس خدمت کو ترک کرکے نظام الملک ترک پاس کہ وہ ان دنوں میں
بزرگ زیادہ تھا گیا اور اسنے اسکی لیاقت پیدا کی وہ اپنا بیٹا کہتا اور ایک لحظہ بے دیکھے اسکے
نرہتا تھا ایکوقت ترک کو مرکر طرفداری برار کی ہوی اسدم یوسف عادلشاہ کو اسنے خطاب
عادلخانی کا دلوایا اور مرتبہ کو اسکے زیادہ کرکے ساتھ اپنے لے گیا وہاں بعنایت ایزدی کام اسکے
لائق اس کے ظہور میں آئے کہ داخل زمرہ امرا ہزاری ہوا پھر رفتہ رفتہ بڑے امیر عظیم الشان ہوکر
خودطرفدار بیجاپور کا ہوا اور وہاں لشکر فراہم کرکے بعد فوت سلطان محمد شاہ کے کہ بہت سی

مروج فرمانروائی میں ہمیشہ کی ظاہر ہوا تھا ارادہ سلطنت کا کیا اور جلد تر نسبت سابق بڑی کوشش کر کے ارادہ
کیا پس ۹۰۸ ہجری میں بحکم اسپ یمن الغرب والملک لمن غلب خطبہ بیجاپور کا اپنے نام نامی پر پڑھوا
چترشاہی بلند کیا اگرچہ حکام اطراف دخل نہ دیتے بیچ مسکر بہمنی کے حدود بعض کی پیشتر میں لیکن
تائید ربانی شامل حال اسکے تھی وہ ہمیشہ مظفر و منصور رہا واضح ہو کہ یہ مسئلہ نہ لکھا ہی کہ بانی اس
مذہب کے رواج دینے کا اطراف دکن میں اول یہی ہوا ہی اور بتدریج بہت قلعہ تصرف امرا سلطان محمود بہمنی
سے نکالے اپنے متصرف ہوا کہتے ہیں کہ آپ بہت تیر انداز تھے بیجاپور تک اور اکثر ... تک اسکا عمل تھا اور آپ ہی ...
لقب ظفر خانی کو شاہی سے بدلکر نام اپنا عادل شاہ رکھا مسجد عیدگاہ بیجاپور میں مشہور ہے اسنے بنائی ہی قلعہ ارک بھی
کا کہ اول خاک سے تیار ہوا تھا اور کچھ کر کے سنگ ہوا یوسف عادلشاہ شاعر اور علم میں مشہور اور شجاع
اور عدل اور انواع اقسام میں معروف تھا خط نستعلیق خوب لکھتا تھا علم عروض اور قافیہ میں اسکو مہارت کلی تھی اور علم موسیقی
میں بھی وقوف تمام رکھتا تھا طنبور اور عود خوب بجاتا تھا اہل ہنر کو عزیز و اکرام رکھتا تھا ہمیشہ مجلسیں اسکی شعرا
و دانا سے بھری رہتے تھے اور آپ بھی شعر کہتا بلدہ بیجاپور میں بعارضہ سو القینہ کی ۹۱۶ میں انتقال کیا
مدت سلطنت اسکی بیس برس چند مہینے زیادہ تاریخ اسکا یہ ہے کہ رفت تا ماند شہنشاہ عادل

اسمعیل عادلشاہ کا بیان

اسمعیل عادلشاہ ابن یوسف عادلشاہ جب جانشین باپکا ہوا ... کمسنی
اسکے کمال خان دکنی کہ امرا بہمنی کا تھا میں جانب آنکے یوسف عادلشاہ کے کارو کر نیکے نسبت سے ...
کیکر مختار کیا تھا اور دوم ... امرو کلاکے بھی اپنے منصب سابق کا مقرر کیا تھا ...
سبب سے ... طرف مذہب ... کے حکم ... کیا اس عطیہ عظمی کا بجا لا کر ... ہوا اور ...

دوسرا دفتر
حکام دکن کے
بیان میں

اور چاہا کہ آپ بھی سلطنت حکام دکن سے کہلاوے یوسف خان بابر اسمٰعیل عادلشاہ کی پیش فتنا عو شیکدیت نہیں آیا
تدبیر مردانہ کی کہ وہ اور صفدر خان بھتیجا اسکا دونوں مارے گئے مقتول ہوئے وقت جنگ کمال خان بھی پایہ موصوفہ
آپ سے وابستہ ہیں کہ تیرہ کمال شاہزادہ کو ساتھ لیکر کل محل کیجیئے کہ سلطنت ... حیث المکان
ہاتھ سے وقت دیکر کہ وہ کانا اسمٰعیل شاہ کا تھا اراکیا اور شہرت مشہور یہی تھی آپکے کام آیا اسمٰعیل عادلشاہ نے سکو
بخیر خواہان دولت کی زحمت کرتا ہوا آپکے خانہ جنگ سا تھا کیا اور ہمیشہ آرام ہوں سردار اسکا نام رکھ اور کہہ عا
فرد بیدار کردار واضح ہو کہ جب اسمٰعیل عادلشاہ حد بلوغ کو پہنچا بہت تدبیر اور مردانہ شجاع نکلا اور حسن لیاقت کو اسکی پسند
کر کے خطاب شاہ کا اسمٰعیل صفوی بادشاہ ایران نے عنایت فرمایا اور بہتیرے عادات بیان کی ہیں کہ ہمیشہ
جنگ میں اسکے غضب عقل ... قدم تک آتا نہ تھا اگر فرشتہ نے بیکہ نام ہیں مقابلہ کرنا کبھی نہیں آتا تھا
پائی اور اسہ ... کمال خرابی کہ دریا کے ساحل ... کو پہنچا اور برہان نظام شاہ بحری اور قاسم برید
اور علاء الدین عماد شاہ والی برار جمع ہو کر محمود شاہ بہمنی کے کہ وہ سلطان عصر مملکت دکن کا کہلاتا تھا کبھی بہ اتفاق
اور کئی بار علیحدہ علیحدہ بہ شامت کارزار کا سلطان سے گرم کئے لیکن ہمیشہ شکست ہوئے اور ... فتح عین
اسکے ہی ... معلوم ہوا کہ ... کی مانند تین ... کہ ایک انمیں سے آپ تنہا برابر ایک لشکر
جانتا تھا ایک تو اول یہی کہ اسمیں مرزا جہانگیر قمی کے حسن ایالت سے کہ وہ بار اکثر تھا باقی در رزم و
جنگ و ... کہ اسمٰعیل عادلشاہ اصلاح دیتا ... عسکر غنیم ہے اسکے اگر اسمٰعیل عادلشاہ
واسطے مبارزت کے طلب کیجیے اور ساکیے کہ مرد ہی اور مرد انکی وہ ہی کہ ایک ایک تنہا عمر
چاہیے کہ خصم سے مقابلہ کریگا اسمٰعیل عادلشاہ پر شیفتہ ہو کر فوراً عزم رزم کیا ہر چند کہ اوکیا

دوسرا فرقہ حکام دکن کے بیان میں

اور نوبت بہ نوبت دونوکو مارکر خود ان شہران آیا لشکر مین چلا آیا اور اسکے زمانہ مین ایک معاملہ

اسطرحکا عجیب وغریب درگاہ مین واقع ہوا کہ کسی کتاب متقدمین مین مثل اسکے نظر نہین آیا یعنی ترک کو جو صاحب اسکے

اور خطبہ تہا بموجب صدقہ عالم مطابق تاریخ فرشتہ ۹۳۶ نوسی چہتیس مین واسطے تعلیم اسمٰعیل عادلشاہ کے سوار ہو کر آیا اور

اپنے دشمن قوی سے بے اندیشہ ہوکر مشغول طرف عیش وعشرت کے ہوا اور آدمی اسکے لشکر کے بہ تعب منزل بہ جا سے تہے

سو حدود طرف قسم اسکے ہو اور اودہر اسد خان لاری کہ رئیس عقلمند اور نمک حلال اور بہ رو وفا ابراہیم عادلشاہ

کا تہا اور شاہ مرحوم نے اسکو فرزند بولا تہا اور اپنے بہگون نکلا اور قریب اردو کی قاسم برید کے پہنچا خبر ای گرد

آدمی لشکر اپنے پر فوت ہتیار بیٹھا بہ حیلہ اسد خان دہوکا ہوکر سب لوگون کو چہوڑ دیا اور بیس آدمی یکدل و برابر

ہمراہ لیکر آیا جیسے چلا جب اردہ مین قاسم برید کا جا سنا تہا پایا بہ یکبارگی سو تحسین پائی برید

کی لیے نکلا اور وہ اس امر سے اصلا واقف نہوا اب لکہا کہ ایک شخص اسکے ہمراہ رہا تہا فورا آخر شب صبح کے

ہمسان خودم کا ہوا اتنا راہ جب قاسم برید پہنچا ہوا اپنے تئین نادر احوال مین پاکر خیال لشکر جن کا کیا فوراً

کرنے لگا اسد خان لاری نے انکے تسلی دی اور کہا کہ یہ لشکر خدا کا نہین ہی بندہ اسد خان لاری ہی اور احوال

بیان کیا اور بہت سرزنش کی قاسم برید بہت شرمندہ ہوا اور ہوا اسکو کچہ چارہ کار اپنا نہ تہا بعد تلو

قلعہ آصف آباد بیدر کا چہوڑ کر رہائی حاصل کی جب کہتے ہین کہ اسمٰعیل عادلشاہ قلعہ مین گیا خزانہ لوٹنے کے

وہان بارہ لاکہ ہون نقد روپیہ کہ بسبب سکے قیمت بہلا دیے اور آپ خالی ہاتہ واپس

ہوکر گہر آیا اور قلعہ رائچور اور مدکل کو سنہ مین تصرف اہل کفر کے تہا اپنے مفتوح کیا اور

منقول ہی کہ ۹۳۹ نوسی انتالیس مین اور طوی موافق آئین شہر یاروں کے کرکے پایا

بنت یوسف عادلشاہ کو شاہزادہ احمد پسر احمد شاہ کے حبالہ نکاح میں دیا اور سنہ ۹۴۳ نو سو تینتالیس میں سلطان بنت ثانی کو

شاہ موصوف کی موافق شرع شریف کے عقد انعقاد میں برہان نظام شاہ بحری کے دیا اور سنہ ۹۴۳ نو سو تینتالیس میں سلطان خدیجہ

نام بہن کو ابھی کہنے سے اسمعیل عادلشاہ کی علاء الدین عماد شاہ والی برار کو قصبہ اور بجانب شادی کر دی اور ظاہر

ہو کہ اسمعیل عادلشاہ حلیم طبع اور کریم النفس اور سخی مزاج بلکہ بہت خطا بخش تہا اور یہ بہی مشہور ہے کہ

اپنے سے کبہو بہت خشن نکیا اور ہمیشہ علما فضلا اور شعرا سے صحبت رکہتا تہا اور علم موسیقی خوب جانتا تہا اور شعر

خوب کہتا تہا چنانچہ وفائی اسکا تخلص تہا اور جب سنہ ۹۴۱ نو سو اکتالیس میں محاصرہ قلعہ

نواح تلنگ میں تہا اسکو ناگاہ شدت سے آتش ہوا کی ہوا اور تا حصن حسین آباد اپنے ... میں ... ہوا

صبح کے وقت چار شنبہ کے دن ... سنہ ۹۴۱ نو سو اکتالیس میں ... مدت سلطنت اسکی پچیس برس ملو عادلشاہ کا

بیان ملو عادلشاہ فرزند اسمعیل عادلشاہ مصاحب وصیت باپ کے تخت پر بیٹہا چونکہ وہ قابل اس امر جلیل القدر کے

نہ تہا حکم سے یوسف خان ... جو دادی آکی ہوئی بہی محمد سیف نام شحنہ دیوان عام کا آکر اسکو پکڑ لیا اور

اور دونوں آنکہوں کو جو راہ دریافت اسکا تہا کہول کر کے قید کیا مدت سلطنت اسکی چہہ مہینے چند روز تہی لیکن

وہ غیر محسوب ہے. تاریخ ابو النصر ابراہیم عادلشاہ کا بیان ابو النصر ابراہیم

عادلشاہ بن اسمعیل عادلشاہ جو بعد ملو عادلشاہ کے مسند سلطنت کا ہوا کہتے ہیں کہ وہ مرد شجاع

اور مردانہ تہا اور تمام الحیات لشکر کشی اور ... آیا تا چار دفعہ نظام شاہیہ وغیرہ سے جنگ

رہا اور اتفاق ہوا اور یہ نفس نفیس خود میدان کارزار رہا اور جو ہو نہ سکا ... سے

چند قصور کیا لیکن تقدیر میں فتح نہی ہمیشہ شکست ہوتا رہا اتفاقا ایکبار فتح ہوئی تہی اور سنہ ... میں

دوسرا حکام دکن کے بیان میں

میں لڑکی علاء الدین عماد شاہ شاہ برار رابعہ سلطان کو بیاہی تھی اور دو لڑکیاں تہیں ایک

انمیں سے بالی بی بی نام اسکو علی برید کو دیا تہا دوسری نظام شاہ بحری کو اور سبب اسکی وفات

استعال دو برس سے گرفتار امراض متضادہ کا ہوا علاج اطباء نے کیے جو جو معتمد علیہ تہے جب

ہوا حکم کسی بیمار کا کیا لکہا ہے کہ اسمیں تمام حکیم جلا وطن ہوگئے تہے اور ادویہ فروشوں کی

دوکانیں بند رہیں تہیں آخر سنہ ۹۶۵ نوسو پینسٹھ میں اسکی ہوا بادشاہی آپکی چوبیس برس کی

ابو المظفر علی عادلشاہ کا بیان

ابو المظفر علی عادلشاہ یعنی محمد کشور خان کہ

ایک کوٹہری میں چہپا ہوا تہا بعد رحلت ابراہیم عادلشاہ کے اول [illegible] جلوس فرمایا بہر کر اس

جو بعد [illegible] اختیار کی تہی شہر میں آکر آبا و اجداد کے تخت پر متمکن ہوا اور باہر شہر کے جہاں

جلوس کیا تہا ایک قصبہ بنا کر نام اسکا شاہ پور رکہا واضح ہو کہ علی عادلشاہ جو خزانہ کہ وارث

کا تہا اسکے آیا تہا کہتے ہیں کہ نقد اسمیں ڈیڑھ کروڑ ہون [illegible] تہوڑے دنوں میں لوگوں کو

ڈالدیے اور رعیت پر عنایت ایسی کی کہ حاصل ملک کا زیادہ ہوا اور شاہان دکن سے لڑائی

کو بدترین [illegible] جانکر صلح اختیار کی معتمد احسن نے قلعہ [illegible] اور رنگل [illegible]

اور ادونی اور دہاروار اور [illegible] کو لیا اور سوا اسکے بہت سے پرگنے [illegible] اپنے تصرف میں لایا اور

دایرہ مملکت کو وسیع کیا لکہا ہے کہ سلطان طالب علم تہا اور خط نسخ اور ثلث اور رقاع خوب

لکہتا تہا اور [illegible] اچھے آدمی [illegible] سخاوت [illegible] ظاہر ہو کہ

وہ درویش تہا اور صوفی [illegible] عاشق [illegible] تہا [illegible] مجلس میں اسکی [illegible]

باوجودیکہ وہ [illegible] سلطان سکندر تہا مگر تقاضاے دلاوری اور جرأت کے واسطے زیادہ مشہور تہا

سے بیجاپور کی مہم میں جا پہنچا اور [illegible] دیا اور خلعت کہ ساتہ لے گیا تہا اس میں سے کچھ [illegible]

ہمنوا یا بعد چند روز کے جب نفاق اسکا ظاہر ہوا تو ۹۷۲ھ میں سب نے اتفاق سے حسین نظام شاہ بحری

ابراہیم قطب شاہ اور علی برید نے رام راج پر لشکر کشی کی [illegible] کیا [illegible]

تمام راجہ اور [illegible] کرناٹک کے مطیع اور منقاد اسکے تھے جس وقت کہ چار بادشاہ متفق ہو کر اس پر لشکر کشی

کہ [illegible] ہو وہ بہی اس جنگ کے [illegible] اس [illegible] سوار ہو کر [illegible]

جہان [illegible] آخر ہوا کہ میں [illegible] دو پہر کے [illegible] اور

[illegible] واضح ہو کہ [illegible] دکن میں [illegible]

کہ [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible] زیادہ ہو [illegible]

کہ جب [illegible]

کا [illegible] آباد [illegible] کے وہ

داخل [illegible] اور [illegible]

فتح کہ مصطفی خان [illegible] بعد قتل [illegible] اس عدالت پناہ کا [illegible]

خدمت نمایان [illegible] اور وکیل السلطنت کے پہنچا تہا جب فتح [illegible] اسکی

ہوئی [illegible] شوکت اول [illegible] زیادہ ہوئی [illegible] بادشاہ [illegible] خلعت [illegible]

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

سوا آصف خان اور کشور خان کے کہ ان خانوادے سے کسو کو نہ ملا تھا سرفراز فرمایا اور کمال اعتماد پیدا کیا کہ
فراج اس سلطنت پناہ کا بغیر درست تھا اور آرام طلب اپنی ہوا کے سبب کے کل مہمات کار دیا کہ
امر کے پوچھنے کی بھی حاجت نہ رکھے اور ایک طرف عیش و عشرت میں مصروف ہوا اور سلطنت پناہ کو فرزند تھا
ماہ شوال سنہ ۹۸۷ نو سو میں اور زادے ابراہیم بن طہماسپ کو ولیعہد بنایا کہ آگے قبضے میں کسکی
خطبہ کی شادی کی گر بکاہٹ کی کہتے ہیں کہ ستم رسیدہ کو دکن کی بابت قلعے سے باہر نکالا
جو شہزادی کی مادر تھا اور بہت ساری خبر و واقف تھا اس کے خاطر میں ایک آتش الملک کی اور اکرام
سے بیعت کرا لیا اور بہت سا سپاہ اپنی کے ساتھ ملا کے جانب گئے اور مرتضیٰ نظام شاہ کو اپنا نایب
بھیج کیا تھا اس سبب سے بھی دلاور عہد بن علی عادل شاہ نے تھانہ سے لوٹا اور بہت سی بنا پائیں
چنانچہ جامع مسجد بیجاپور کی اطراف سے اسکے ہی لوٹا اس موضع کا اور ایک ریختہ کا اکثر بنا کیا
اور بعض حالات ایلچی اکبر شاہ کا ہندوستان سے دو بار آیا تھا ایک وقت حکیم علی گیلانی اور ایک وقت عین الملک شیرازی
شاہ نے دونوں کا استقبال کیا اعزاز و اکرام سے شہر میں لایا اور حکیم علی کو تحفے اور بخشش دے کر رخصت کیا
اور عین الملک شیرازی پر ایسا تھا کہ بادشاہ مار کیا اور اسے تحفے پیدا کیا اور سعادت کی سبب سے اسکے
قتل کا سامان کرتے ہیں کہ اس موضع پر باوجود کہ جمیع صفات حمیدہ رکھتا تھا لیکن تیز مزاج تھا
تھا اور سیدان صحیح الاعتقاد اور طرف داران طرف مائل تھا جب اسکی آنکھیں بند ہوئیں خواجہ سرا جمال علی نام
پاس آئے تیس آدمی کے ہمراہ تھا کہ بادشاہ کی بد کی بابت ایک چھری سے شہید کیا
اور مردانگی سے کام لیا کہ ایک زخم نہ ہوا اور آخر شب میں بادشاہ شہید ہوا ماہ صفر سنہ ۹۸۸ نو سو

اتھا اسنے خالی مجہہ ہین اسکو بلا کر طالب صلاح کا ہوا مجہہ دا سکے اپنے مہر سے کام بادشاہ کا کام کیا ظلم دیدہ

مادہ تاریخ اسکا یہی لکھا کہ جبکہ وہ موا سبب قاضی کے خزانہ مین اسکے کچھ نہ تھا تھوڑا سا روپیہ کہ اندوختہ تھا سب محمد

مصطفی خان کی سرکار سے آیا تہا سو وہی تہا وہ بہی سالم نہین اسکا تن بہی صرف تکفین ہوا تہا سلطنت کا

کم ہین سن ابو المظفر ابراہیم عادلشاہ کا بیان ابو المظفر ابراہیم عادلشاہ ثانی ابن شاہ طہماسب

سلطان ابراہیم عادلشاہ بموافق وصیت علی کے تخت نشین سلطنت کا ہوا نو سال کا تہا سبب اسکے اکابر کا جو شخص منصب

وکالت سے سرفراز ہوتا تہا موافق حکم عقبہ دور اسے معزول [illegible] بی بی چاند سلطان امور مالی اور ملکی کو انجام دیتا

تہا اور سبب [illegible] کے زشت [illegible] اسکو [illegible] تاریخ [illegible]

تو اسکے [illegible] مظفر اور منصور [illegible] اور مفصل [illegible] اور [illegible]

اختیار کی وہ منہدم ہوا اور [illegible] سلطان المشہور راجہ [illegible] سنہ ۹۹۱ نوسو اکیانوے مین

مرتضی نظام شاہ نے واسطے اپنے بیٹے میران شاہ حسین کے خواستگاری کی بعد چار مہینے کے طرفین سے رسم

جشن و طوی کو انجام پہنچا کر بابکی [illegible] کی ہمراہ چاند بی بی سلطان کے کہ وہ بہی [illegible] ملاقات

برادر [illegible] نظام شاہ کا [illegible] احمدنگر کو روانہ کیا اور یہ بہی واضح ہو کہ ایک ہمشیرہ سلطان

کی اسم اسکا نا معلوم عقد ازدواج مین بریدشاہ کے تہی اور سنہ ۹۹۶ نوسو چہیانوے مین جب سواری صبیہ محمد

قلی قطب شاہ والی حیدرآباد [illegible] چاند سلطان مشہور بملکہ جہان [illegible] لائق

اور [illegible] بموافق [illegible] صیغہ عقد ازدواج کا درمیان آیا تہا قریب پہنچی [illegible] واسطے

استقبال کے [illegible] قلعہ کلیانی سے [illegible] اور [illegible]

میں آئین سلاطین کا بھی عمل ہی لا کر محل سرا کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے آسکے مشرف کیا اور بطن ملکہ موصوفہ سے سنہ ۱۰۰۰ ہزار میں فرزند نرینہ تولد ہوا چونکہ حسب نقل نقار کہتا تھا بعد دو مہینے کے روانہ ملک عدم کا ہوا شاہزادہ اسمعیل بن شاہ طہماسب بادرسلطان کہ قلعہ بلگوان میں بیت برای کے سپرد قلعین مستقیم ورادہ کا ہوا بھاگ کے بعضے مفسدون کے سہ تہ خیک کا ہوا سنہ ۱۰۰۳ ہزار میں بادشاہ نے ارکین دولت عین الملک کو اس کام پر نامزد کیا اسکا ہوا تھا اسکا کام ہونے لیکے اور شاہزادہ کو بھیر کر گرفتہ کیا بلندی کی شی سمجھا کہتے ہیں کہ اس روز خود میں شاہزادہ کی جان تحقیق ہوا اور کتاب گلشن ابراہیمی مع تذکرہ استرآبادی المتخلص بہ فرشتہ احوال شاہان ہند و دکن کے سنہ ۱۰۱۵ ایک ہزار پندرہ کے تالیف کی مجالس سماعون کا کیا ہی انتقال سلطان کا سنہ ۱۰۳۷ ہزار سینتیس میں ہوا ہی مدت سلطنت اڑتالیس برس

سلطان محمد عادلشاہ کا بیان سلطان محمد عادلشاہ کہ ساتوان واسطہ بادشاہان کا ہی جہانگیر بادشاہ نے اسکو فرزند بولا تھا چنانچہ بیت شاہ جہان شدہ از الطاف شاہ خرم ہم فرزندی مشہور عالم ہم بموجب تاریخ بیجاپور کے ماہ محرم سنہ ۱۰۳۷ ہزار سینتیس میں اپنے باپ کے بعد تخت پر بیٹھا سلطنت اسکی تین ریش سلطان محمد عادلشاہ بیان واضح ہو کہ چند روز بعد اور چھایا پیدا ہوت ناجی عاشق و معشوق جو ملک دکن میں سب بادشاہ کے اسی بادشاہ کے عصر میں اور آسکے قلمرو میں تھے اور رضا سو نمات دکن لکہا ہے کہ عمارت اس بادشاہ کے مقبرے کی بیجاپور میں بہت عالی ہے اسکا انتہا اوکہاں ہی ایک مشہور ہے کہ گنبد کے اندر اور ... کہتے اور پچاس کروڑ روپی ہے سلطان علی عادلشاہ کا بیان سلطان علی عادلشاہ

وہ بہت ہشیار طبع اور سپاہ دوست اور سخاوت شعار شجاعت منش تھا فضلا اور صلحا کو بہت دوست
رکھتا تھا اور شاعر کی بہت عزت کرتا تھا اور سکہ اسکا یہ تھا جانشین محمد سوت علی اور عہد میں شاہجہان کے
بسبب سعادت نظام شاہیوں کے بہت ملک اسکا تاراج اور ویران ہو گیا تھا اسد بار اپنی اگاہ ہو کر بسبب
بے باجری اس فرمانروا کی ظاہر کی تب معاوضہ میں پایالیوں کے حکم ہوا کہ ملک کوکن کا جو تصرف میں نظام شاہیوں
کے تھا داخل ممالک محروسہ کا ہو یہی علی عادلشاہ کو عنایت ہو واضح ہو کہ علی عادل شاہ ۱۰۸۳ سنہ دس ہجری میں اس جہان
سے انتقال کیا حکومت قبضہ میں اسکے سے ایام فرمانروائی محمود شاہ کے نو برس ہیں اور تاریخ میں ہیں
خیر مقدم اسکی ۱۰۸۳ سنہ دس ہجری میں دیکھی ہی جاتی ہے مدت سلطنت سر دو بادشاہ کی ستائیس برس سکندر
عادلشاہ کا بیان سکندر عادلشاہ جو سولہوان واسطے عادلشاہیوں کا لکہا ہے وہ طفل
علی عادلشاہ کا ہی جبکہ اسکو اولاد نہیں تھی خواص خان وزیر اور بہلول خان افغان اور سید وقتی نے سلطنت
کو اسکے نام کر اس وقت عمر سکندر عادلشاہ کی پانچ برس کی تہی نامزد کیا اور بعد جلوس بہلول خان نے خواص خان
کو ایکدن مکر سے واسطے ضیافت کے اپنے گہر بلاکر قید کر دیا اور آپ چاہتے کہ امور سلطنت کے تہی مختار ہو گیا سکندر خان
سن حاکم ہوا اور اطاعت بہلول کی اختیار کی شاہجہان نے یہ خبر سنکر شہزادہ اورنگزیب کو
اس طرف واسطے تسخیر بیجاپور کے روانہ کیا بعد ورود شہزادہ کے ارکان یہاں کے ملک تقسیم
کر کے صلح کی اور شہزادہ موصوف روانہ وطن مالوف کا ہوا پس چند سال بموجب قرار داد کے عہد تھا
اسکی دانے کی اور جب سکندر شاہ سن شعور کو پہنچا اور جو امنود پہنچا ملک گہر کا اور پھر فوت
ہو گیا اور اورنگزیب عالمگیر کی جدال و قتال سے براہ دولت سلطنت سے استقلال تام

دوسرا دفتر
حکام دکن کے
بیان میں

ارادہ تسخیر دکن کا کر کے آپ واسطے تنبیہ سیواجی مرہٹہ کے اس مملکت میں نزول اجلال فرمایا اور بجہت عدم یکجہتی ملکی
درمیان کے شاہزادہ محمد اعظم کو بیجاپور پر متعین کیا اگرچہ کہ عبد الحمید دکھنوں میں سے شاہزادہ اور اس کے لشکر میں
بیجاپور ہر طرف سے رسد غلہ وغیرہ بند کر کے سب محتاج آذوقے کیا تھا کہ آثار بندیوں کا اور جنجال جہاڑو کی اور
… کہا پیشتر اسی سے غازی الدین خان بہادر کی عالمگیر ہونے کے بہت کام پڑا اور شہزادہ … رضامند
ہوا چنانچہ دفتر اول میں کہ ذکر آچکا ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۹۷ اور سنہ … میں قلعہ بیجاپور کا بابت سکندر شاہ
کے جاتا رہا اور وہ قلعہ دولت آباد میں قید ہوا اور وہاں قید ہستی سے رہائی پائی اس سلسلہ عادلشاہیہ کا انقطاع
پایا اور وہ سلطنت بالکل منعدم ہوئی جملہ اولاد عادلشاہ کے نو آدمی سو سال فرمانروائی کی اور … تھا

تذکرہ عماد شاہیوں کے بیان میں

فتح اللہ عماد شاہ کا بیان

فتح اللہ عماد الملک اولاد کفار … سے تھا
ہی واضح ہو کہ وہ ایام طفلی میں اول … غلامان خان جہان … ولایت برار کی
تھا ہوا … عہد … شہاب الدین … آثار رشد اور قابلیت کے اس کے ظاہر ہوئے … سپہ سالاری … ہوا
سے تعلق ملازمان سلاطین بہمنیہ کا ہوا … سلطان محمد شاہ کے وقت میں خطاب عماد الملکی کا پاکر سرکار برار کا ہوا
وہاں جاکر سنہ ۸۹۰ ہجری میں بیچ عہد سلطان محمود شاہ کے قلادہ سلطنت کا گردن میں ڈالکر سکہ اور خطبہ
اپنے نام کا کیا

علاؤ الدین عماد شاہ کا بیان

علاؤ الدین عماد الملک پسر فتح اللہ عماد الملک
سریر سلطنت پر قائم ہوا اور سلطنت اپنی کا اپنے پر اطلاق کر کے قلعہ گاویل کو مقر حکومت اپنا کیا اور سنہ ۹۲۳
… میں قلعہ ماہور کا خداوند خان یا خداوند خان حبشی کہ از طرف سلاطین بہمنیہ کے تھا … ہارا کر
لے لیا واضح ہو کہ … خواہر کو اسمعیل عادلشاہ کی خواستگاری کر کے جہاں … نکاح کیا تھا اور جب

سلطان بہادر گجراتی راہ برہانپور سے برار آیا تو ناچار اطاعت اسکی اختیار کرکے خطبہ مملکت مذکور کا اسکے نام سے

کیا اور سنہ ۹۶۰ نوسو ساٹھ میں راہ عدم کی لی ذکر دریا عماد شاہ کا بیان دریا عماد شاہ ولد

علاء الدین عماد شاہ بعد پدر کے تخت نشین اسکا ہوا ... اسکا ... حسین نظام شاہ کو دیا تھا اور ...

حکام دکن سے طریقہ یاری ... اور ... ایام سلطنت اسکے پایان کو پہنچا

ذکر برہان عماد شاہ کا بیان برہان عماد شاہ ... حاکم برار کا ہوا اتفاقاً ان دنوں میں

غلام ... تفال الملک ... ابراہیم قطب شاہ اور حاکم فاروقی ... برہان عماد شاہ کو گرفتار کرکے قلعہ نرنالہ

میں قید کیا اور خطبہ برار کا اپنے نام سے پڑھوایا ... مرتضی نظام شاہ ... برہان عماد شاہ کی مدد

کی ... تفال الملک کو گرفتار ... برہان عماد شاہ ... قید ... سے ...

... سلطان ... اس گروہ کی ... باقی ... قلعہ ...

... آدمی ... سلطنت ... مرتضی نظام شاہ ...

... جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ... محمد قاسم

... کا بیان ... سلاطین ...

... تفصیل اس اجمال کی ... برہان الدین ... ولایت دکن

... سلطان محمد شاہ فاروقی ... بہمنی ... الیہ ... اور ...

... سلطان ...

... اتفاق ارکان ... استقلال تمام ... قلعہ ... اور ...

حکام دکن کے

اپنے نام کا کیا اور اصل دار السلطنت احمد آباد بیدر واسطے سلطان محمود کے چھوڑ دیا اکثر کتب میں لکھا ہے کہ سلطان
محمود فقط بقید حیات تھا کہ سنہ ۹۱۰ نو سو دس ہجری میں بیدر میں کشور روانہ عدم کو ہوا اور مدت سلطنت اسکی بارہ برس

امیر برید کا بیان

امیر برید ولیعہد قاسم برید کا بعد اسکے قائم مقام باپ کا ہوا یہ بھی مثل باپ کے صحیح اور سلیس [illegible] بہادر
جنگ میں [illegible] کہتے ہیں کہ وہ حوالی احمد آباد میں فوت ہوا سلطنت اسکی چالیس برس

علی برید کا بیان

علی برید بڑا بیٹا امیر برید کا یہ وہ شخص ہے کہ اپنے تئیں دیگر حاکموں [illegible] لقب شاہ [illegible]
کو جو اپنے نام کا اوپر کرتے ہیں وہ ذکاوت فہم اور [illegible] طبع میں بے نظیر اور [illegible] احمد آباد بیدر میں [illegible]
بادشاہی کی بعد اسکے ولد اکبر اسکا ابراہیم برید بادشاہ ہوا [illegible] سات برس [illegible] کی بعد اسکے قاسم برید ثانی چھوٹا بیٹا علی برید
کا جانشین ہوا [illegible] تین برس حکومت کی بعد اسکے اسکا بیٹا علی نام [illegible] علی برید ثانی چہار سالہ تھا [illegible]
[illegible] اور بارہ برس [illegible] سنہ ۱۰۱۰ دس ہجری میں اس [illegible] فانی کو ترک کیا بعد اسکے امیر برید نام ایک شخص
کہ وہ بھی اولاد سے اسی خانوادہ کے تھا سلطنت بیدر پر قائم ہوا اور آٹھ برس کام روا رہا اور اسکے
[illegible] امیر برید ثانی خاتمہ طبقہ بریدیہ کا ہے بعد اسکے انہیں [illegible] انجام کار [illegible] مرزا علی [illegible] ایک
شخص امیر برید مذکور پر خروج کیا اور وہ تاب مقاومت کی نہ لا کر طرف بیجاپور کے [illegible]
گیا اور مرزا علی داخل بلدہ بیدر کر حکومت وہاں کی قبضہ اختیار میں کیا اور ایک مدت
تک بخوشی [illegible] ایام عمر کے گذرانے اور صاحب [illegible] گلشن ابراہیمی لکھتا ہے کہ [illegible]
علی برید ثانی ابن قاسم برید ثانی [illegible]
سے خروج کیا اور طرف بیجاپور کے بھاگ گیا اور بقول مؤلف [illegible] [illegible]

امیر برید ثانی ہوا اور ۹۲۸ھ میں میرزا علی نے اسپر خروج کیا اور قاسم جو تحریر کیا ہے اور یہی کتاب سے نقل ہے کہ میرزا علی
بر کمشانہ ہیکہ ایکبار واسطے صید کے گیا تہا اسکو غبار شغال کا اسکے کان میں آیا پوچہا موجب اسکے عو عو کا کیا ہے تب ایکنے
عرض کیے کہ شدت سرما سے فغان میں بادشاہ کی دعا کرتے ہیں فرمایا میں ہزار لحاف بالاپوش عنایت کیا
دیوین ملازمون نے تماشا کو پہانس باندہ کے دو تین شب بعد بدستور آواز شغالان کی آئی پہر پوچہا
اب کیون پکارتے ہیں عارضین جواب دیا کہ شکریہ سرکار کا بجا لاتے ہیں چونکہ وے آرام پایا ہین حق میں آپکے دعا کرتے ہیں
پوشیدہ نرہے محمد قاسم فرشتہ اس نقل کو مختصر کرکے اپنی کتاب میں نام اسکے امیر برید ابن قاسم برید لکہا
واللہ اعلم بالصواب آخر کار ۹۴۵ھ میں میرزا علی اور اسکا بیٹا امیر ملا زمان محمد عادلشاہ
ہوا اسی سلطنت محمد بیدر کی گئی سلطنت بہی پوری ہوئی اور میرزا علی قید رہا کوئی مرت ... سے ...
ہو اقضی ہو الباقی للملک المنان مدت حکومت اسکی کم اٹہارہ برس میں ۱۰۱۸ دس ... میں
بندگان بادشاہی شاہجہان بادشاہ کے قلعہ مظفرآباد بیدر کو فتح کیا الغرض خاندان سے محمد قاسم
برید کے اور ایک میرزا علی چالیس برس تک حکومت کیے جانا چاہیے کہ صحیح میں سوانح
سلاطین بہمنیہ اور بریدیہ کے محمد قاسم فرشتہ کوئی نہیں چنانچہ اسکے کتاب میں لکہا
چہارم کہ قطب شاہ کے بیان میں سلطان قلی قطب شاہ کا بیان سلطان
قلی قطب شاہ ہمدان ... مولد اسکا ہمدان ہے ایام جوانی میں وارد دکن ہوکر جب...
اور اطوار وہان کے ملاحظہ کیے سلطان محمد شاہ لشکری بہمنی پاس کہ وہ غلامان ترک کو بہت
طمع رکھتا تہا اسکے ہمراہ آکر فروخت کرکے داخل اس جرعہ کا کیا اس سلطان کہ علم ...

دوسرا
حکام دکن کے
بیان میں

خوب ماہر تہا اس لیے اشرف محل کی طرف رجوع ہوا اور کل خواتین نے دیانت داری کو اسکی پسند کیا اور بعد چند روز کے انہیں خواتین میں سے کسو ایک کی سفارش سے کہ اُن دنون عیاں مملکت تلنگ کے پرورش ہو کر بہ عہدہ بیے اصلاح احوال ان کی شغل اسکا ہوا ورعنایت الٰہی سے وہان کا رئیس دفع باغیون اور طاعیون کا کیا کہ ساتہہ شجاعت اور اسکی نیک منشی ہو ایسی کہ سلطان محمود بہمنی کے عطا سے منصب امارت کا کسیکو ملکہ بعدہ گولکندہ مع مضافات اور اقطاع اسکے پایا بعد اسکے سپاہ اسکی طاقتور ہوا اور جبکہ بادشاہی سلطان محمود بہمنی کی زیادہ ضعیف ہو گئی پس ۹۱۸ نوسی اٹہارہ میں قطب شاہ اپنا نام رکہہ کر جمیع امور میں قواعد بادشاہان ولایت کے جاری کیے اور بانچ وقت نوبت بجانیکا ارشاد فرمایا لیکن حقوق تربیت کے سلطان محمد شاہ سے غافل نہو کر ہمیشہ تحفہ اور ہدایا لائق اور نقود وافر بیاہ احمد آباد بیدر کو واسطے محمود شاہ کے بہیجا کرتا تہا اور خطبہ میں بہی اسکے نام کو اپنے نام پر مقدم رکہتا تہا اور سلاطین دکن سے مثل برہان نظام شاہ وغیرہ کے سلوک برادرانہ جاری تہا مگر عادل شاہ اور اسمعیل عادل شاہ اور قاسم برید سے ایک ایک وقت جنگ ہوئی ہے اور اہل کفر و ضلالت سے جہاد کر کے بہت اماکن انکے اپنے قبضہ میں لائے اور بتخانے انکے توڑ کر مسجد کر دیئے اور مذہب سلطان کا شیعہ تہا اور قلمرو میں اپنے بتدریج خطبہ میں سے نام اصحاب کبار خلفاء راشدین کے نکال کر اسامی ائمہ معصومین کے داخل کیے تہے اور مدت سلطنت میں اپنے دس بیس قلعے یعنی راجکنڈہ اور دیورکنڈہ اور پانگل اور کہن پورہ اور دیلکنڈہ اور کمانیت اور ایلکنڈہ اور کوندبیر اور سواسکے تمام ملک تلنگ اور نلکنڈہ مسخر کیے تہے ان جملہ فتوحات سے فتح قلعہ ملکنڈہ بیے کی نادر ہے واضح ہو کہ جب محاصرہ قلعہ مذکور کا طول کہینچا اور حصہ نظم سے متجاوزی

ہلاک ہوے سلطان نے راجہ بیری چند والی اس قلعہ کے پیغام صلح کا کیا اور راجہ نے بھی اس معنی کو قبول کیا جب کہ
موافقت کے تفضیل باہمی تحف اور ہدایا ملوکانہ او دہیر کو دیے اور شتر انتہا سنا تب ہر ایک سپاہ شکست ہو کہ ملک بنی کے لیے
کہ ارادہ ہمارا ایسا ہے کہ جاوے قدم ہم قلعہ کو تمہارے دیکھنے ہو جاوے اور جب علم برآوے لشکر منصور ہمارا قصبہ میں ہو کر
ضرور اس سلطنت کے حرمت کے ایسے عوض کر دا کی بہت اچھا سنجہ بلکہ آپ دو پہر آدمیوں تشریف لاویں ملک جب ہو
لطف ہیں گا اور ہے لوگوں نے کہا کہ جب بہادر اندر آوے سلوک اوسے اور اسے قریب ہوئے کہ سکو مار ڈالے شہر یار نے
جب سپاہ بہت جمع ہوئی اور سپاہیوں کے تئیں فرمایا کہ تم سب کے سب طیار رہو اور جس وقت میں فقط دو
سے اپنے اندر قلعہ کے ہو کر تیغ زنی اختیار کرتا ہوں اور فلانی علامت جب
ظاہر ہوئے جلدی پہنچیں پہنچا اور نشان اللہ کے تمہارے آنے تک میں دو نگا تمہیں ہونگا اور
حتی المقدور آپکے سب کے بچانے میں مانع ہونگا کہا ہے کہ شہر یار وقت معہود اندر گیا اور تیغ علم کی قریب دو ہزار
ہزار کے تیر اور تفنگ اور تیغ ہر طرف سے چلنے لگے اور وہ ان چار سو جوانوں کے دفع انکار کرتا تھا کہ سپاہی
سر برابر وقت میں سپاہ نجومی اس طرح سے دس ہزار کفار سے مقابلہ کیا اور جب علامت معہود ظاہر ہو گئی
اور سپاہ شہریار کے جوق جوق اور فوج فوج در کے بعد قتل کئی ہزار آدمیوں کے راجہ کو پکڑ لیا اور اسکے
چھوٹے اور بڑے کو اس قلعہ کے زندہ پکڑا آخر کار سنہ ۸۱۵ ہجری میں سلطان کو ایک غلام نے شہید
کیا اور ایک بیٹے کو کہ نام اسکا جمشید تھا اور مستحق ہوا سلطنت کا [illegible]
[illegible] اور طول عمری باپ کا [illegible] شہید کیا مدت سلطنت اسکی [illegible] اقبال
تیس برس [illegible] اور اس جناب کے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں اول اولاد ذکور کے حیدر خان

حکام دکن

دوسرا ملک قطب الدین تیسرا یار قلی جمشید قلی جو تہا عبد الکریم پانچواں محمد امین چہٹا ابراہیم قطب شاہ اعظم
اسکے تو دریں جمشید قلی قطب شاہ کا بیان چونکہ بڑا بیٹا سلطان قلی کا تہا بعد باپ کے [illegible]
مسند پر بیٹہکر زمام حکومت کی اپنے اقتدار میں لی اور بندوبست دیکہ برادرون کا قرار واقعی کیا [illegible]
بدولت برہان نظام شاہ [illegible] برہان نظام شاہ اور عادل شاہ [illegible]
عادل شاہ [illegible] اور عماد الملک [illegible] نظام شاہ [illegible] سلطان [illegible]
[illegible] نظام شاہ [illegible]
[illegible]
[illegible] سلطان [illegible]
[illegible]
[illegible] نظم [illegible]
[illegible] انتقال اسکے ایک بیٹا [illegible]
[illegible] سلطنت جمشید قطب شاہ [illegible]
ابراہیم قلی قطب شاہ کا بیان ابراہیم قطب شاہ بہائی جمشید قطب شاہ کا [illegible]
واقبال [illegible] دن بارہوین تاریخ رجب [illegible] سن [illegible] سریر سلطنت
پر جلوس کیا [illegible] اور خوانین اور فقرا [illegible] اور انعامات [illegible]
لیا اور [illegible] مصطفی خان [illegible]

وفا یا اور سنہ ۹۶۵ نو سو پینسٹھ میں واسطے مضبوط ہونے بنائے محبت حسین نظام شاہ سے اس سال میں گلبرگہ کے ملاقات کر کے
محاصرہ میں قلعہ کے شریک اسکا ہوا اور ابتدا سلطنت میں جو امرا ایسے کہ وہ بہت بڑا راجہ بہا سبب فتنہ انگیزی
ان امرا سلطنت کے آتش فساد کی اگرچہ روشن کی تھی لیکن یاوری طالع سے شعلہ اسکے بلندی نہ پکڑی اور بعد ازاں تمام
کے جب جلے عادل شاہ قائم مقام اسکا ہوا اور بدلہ اسکے اتحاد کا ساتھ امرائے استحکام پایا امرائے شہر یار نے بھی اظہار یکجہتی
کا کرکے موافقت طلب کی شہر یار موصوف نے انکار میں قباحت تو دیکھی اگرچہ طلب اسکا ہوا اور یہ تینوں فرمانروا باتفاق احمد نگر کو روانہ
ہوئے پس چند روز شکست انکی دیگر طرف قلعہ گولکنڈہ کے جو دار السلطنت اپنا تھا مراجعت کی اور بعد اسکے چند دلیروں کو عزم
محاربہ کے تقابل مدار المہام علی عادل شاہ کے متعین کیا عنایت سے اللہ تعالی کی لشکر مذکور سپاہ برابر پہ مظفر
اور منصور ہوا سنہ ۹۶۸ نو سو اٹھسٹھ میں بعد ادائے رسوم سور اور سرور کے سادات اور علما ساعت
سعید میں بیبی جمال بنت حسین نظام شاہ کو عقد ازدواج میں ابراہیم قطب شاہ کے لائے اور بالکل نظام
شاہ اور قطب شاہ ہر دو فرمانروا قلعہ کلیانی پر گئے اور سخت محاصرہ اسکا کیا لیکن قلعہ مذکور مسخر نہ ہوا
اور بہ نیل مقصود اپنے اپنے دار السلطنت کو پھر آئے واضح ہو کہ اصل قلعہ گولکنڈہ کا ابتدا میں احداث
ہوا کسی راجہ کا تھا بعد ابراہیم قطب شاہ حسب الالتماس مصطفی خان کے پکے اور پتھر سے تیار کروایا اور
اندرون قلعہ کے دوکانیں اور مکانات اور راستے اور بازار تھوڑے دنوں میں مرتب ہوئے اور امرا اور خوانین
محل بنگلے اپنے اپنے واسطے بنوا کر آسودہ ہوئے اور جملہ فتوحات سے سلطان کے یہ بھی ہے کہ ولایت
و پرگنات راجہ بندری کے قبضہ تصرف میں اپنے لا کر بتخانے وہاں کے توڑ دیئے اور مسجدیں تعمیر فرمائیں
اور بیچ سنہ ۹۷۲ نو سو بہتر میں حسین نظام شاہ کا انتقال ہوا اور مرتضی نظام شاہ ::

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

جانشین اسکا ہوکر علی عادلشاہ سے ہنگامہ کارزار کا گرم کیا سلطان اکثر اوقات امداد اور مشاورت سے اسکے
پیش آیا اور ۹۷۹ نوسی اناسی ہجری میں قلعہ راج بندریکا فتح کیا اور بعد اسکے سعی ملک نایک کی تمام قلعی اور
ولایت کو تسخیر کیا دایرہ مملکت وسیع کیا اور یہ بہی لکہا ہے کہ آخر کو درمیان سلطان کے اور نظامشاہ
کے حیدر و زبدہ مزکی الٹکی اور سلطان نے واسطے اسکے دفع کے عادلشاہ اور نظامشاہ او ر علی برید سے موافقت پیدا
کیا تہی لیکن یہ بات سودمند نہوی بلکہ وہ دونو متفق ہوکر سلطان کا جو بستہ دادو دو نایک اور بیعت جانا
سرداران پر کی لے لڑکے او ر جب کے مغلوب ہوا یہ سلطان نے بمقابلہ آکے اور فتح پائی اور دارالسلطنت کے
زمانہ میں اور ۹۸۰ نوسی اسی ہجری میں امیر شاہ میر کا قلعہ کوندیریکا مفتوح ہوا اور بعد اسکے
نایاب ہیں ... ولایت ... سلطان ... شہزادہ سلطان قلی کے

عادلشاہ ہوئے کی طرف جانا رہا اس سے ہوا واضح ہو کہ سلطان نہایت ضابطہ مزاج ہوشیار طبیعت اور سخاوت شعار
اور صاحب فطانت تہا لیکن کمال جابر آزار رسان اگرچہ مم پسندگان خدا کو ستایا غریب تہا اکثر حاکم کرتا تہا کہ
مجرموں کو بادل کے ناخن ضرب تازیانہ کے سر اٹہون کی نوک سے جدا کر کے رو برو حضور میں لا کر کہین ہوئے تکی
ہوا اور کہتے ہیں کہ ولایت تلنگ سے دفع دزد اور قطاع الطریق کا مہینہ مین ایسے انہوا کہ سوداگر او ر
قافلہ اور رفیق کے روز و شب بہ جاتے ہے مرقوم ہی کہ سلطان عارضہ سے تپ محرقہ کے روز پنجشنبہ اکیسوین
تاریخ ربیع الثانی کی ۹۸۸ نوسی اٹہاسی ہجری میں رہرو آخرت کا ہوا مدت سلطنت اسکی بتیس برس نو ماہ
اور سنین عمر اکاون سال ابراہیم باغ اور حوض حسین ساگر اور کٹورہ کنکو بدڈیل زمانہ مین اسکے
عمدہ سے قلعوں میں آئے اور اسکو ابھی فرزند ہوئے تہے اسمین چہہ بیٹے تہے اور چند بیٹیاں ...

بیچ بیان محمد قلی قطبشاه کا بیان محمد قلی قطبشاه تخت سلطنت پر باپکے جانشین ہوکر
بلا اختلاف ارباب تواریخکے واسطے لشکر مرتضی نظام شاہکے طرف قلعہ بلدرک کے متوجہ ہوا اور وہاں جاکر
برج کو اسکے جو مانند سینہ ماہی کے مستحکم تہے مثل خانہ عنکبوت کے شکست اور منہدم کیا حاکم اسکے
جو طرف سے ابراہیم عادلشاہ کے تہے جنہون نے ولی نعمت کو اپنے اس امر سے مطلع کیا اسنے ایلچی اپنا اور پیغام اظہار محبت اور یکجہتی
کا کرکے باعث دفع تزلزل اس سرزمین کے پہنچایا سلطان بپاس خاطر اسکے محاصرہ کرکے باگ عزیمت
کی طرف مستقر خلافت کے منعطف کی اور بعد داخل ہونے دولت سرا کے ایلچی کی تعظیم بلوازم شاہانہ کی بجا لاکر
سوا ملکہ شاہ میر کی ازدواج میں اپنے منتظم کیا بعضے لکہتے ہیں کہ سلطان نے تکلیف اور ترغیب شاہ میرزا کی بنا پر
اور اخلاص نظام شاہ کے واسطے مدد اور کمک سید مرتضی سبزواری کے دار الخلافت سے لشکر قلعہ سولہ کو بیجا اور بکلی فتح
کرکے متوجہ تسخیر بیجا پور کا ہوا اور وہاں لشکرون نظام شاہ اور قطبشاہ کے باتفاق اکثر تو پشیمان ہین بلکہ علاقہ عادلشاہیہ
کار ہا حوالی ... اسکے قطبشاہ تسخیر سے ولایت عادلشاہ کی دست بردار ہوکر چند مہینوں اور ...
کمال خوشی استعجال پر دار السلطنت گولکنڈہ کو تشریف فرما ہوا اور لڑکی شاہ میرزا اصفہانی کی کہ
ابراہیم قطبشاہ کا ... اپنے نکاح میں لایا اور سنہ ۹۹۵ نوسو پچانوے میں خواہر اعیانی کو اپنے
جشن طوی کرکے واسطے ابو المظفر ابراہیم عادلشاہ کے بیجا پور کو روانہ کیا ... ہو کہ دسوین
سال جلوس کے سلطان ایک عورت فاحشہ بہاگمتی نامی پر عاشق ہوکر اپنا اسکو دیوانہ ...
کیا کہ ہزار سوار اسکے ملازم رکاب تہے اور وہ بطریق امرا کے دربار میں آیا جلسہ
کرتی تہی اور انہی دنون میں سبب خرابی آب و ہوا کی گولکنڈہ کے خلقت بیس ...

دوسرا دفتر

حکام دکن کے سلاطین

بہی چار کوس پر وہاں سے ایک صحرا خوش تہا اور آب و ہوا اس جا کی نہایت خدا آگہی سے رکار ایک شہر عظیم بسایا اور اسکو
دار الحکومت اپنا قرار دیا اور نام اسکا بہاگ نگر نام پر فاحشہ مذکورہ کے رکہا بعد چند سال کے وہ مرگئی تب اسکا نام
نام موسومہ مذکورہ کے بلفظ حیدرآباد سے بدل گیا اگرچہ بہت دنوں تلک پہلا نام زبان پر خلق کے جاری رہا لیکن اب شہر معروف
اقلیم میں حیدرآباد دکن سے مشہور اور شہرہ آفاق ہے دورہ اسکا اسوقت میں پانچ کوس کا تہا اور دوکانیں چودہ ہزار اور اسکا
بارہ ہزار تہیں اور جمعیت بالفعل سے زیادہ ہوا اور بعد بنا کے وسط شہر میں جلال الدین بادشاہ نے ایک عمارت چار منزلہ بنائی
چہار طاق نہایت بلند بنا کر کے سقف کو ایک سنگ سے ایک سنگ کیا اور ہر چہار گوشہ میں اسکے چہار منار نہایت
مستحکم و مرتفع اور ان چاروں مناروں میں پانچ ہیں ... اور مقابل اسکے طاق کے ہر سمت اور بازار
طویل اور عریض آراستہ ہوا اور دست غربی تا قلعہ گولکنڈہ اور شرقی تا قلعہ سلطان نگر و جانب شمال تا دامن کوہ
طور جنوبی تا کوہسار ... اور متصل اسکے جامع مسجد اور پہلو میں مسجد مذکور کے حمام اور سوا اسکے
دار الشفا و مدارس ... بہی سب خرچ ہر ایک کا سرکار سے مقرر ہوا اور بعد الفراغ عمارات بالا
سے ایک ... کہ طولاً عرضاً موازی ہزار ... درعہ قرار دیکر وسط میں ... اسکے ایک کمان ... بنایا اور ...
جسکو ... کمان کہتے ہیں طاق شرقی دروازہ دولتخانہ کا مقرر ہوا اور طاق غربی دروازہ
کا اور اندر اسکے ... محل اور چند محل اور ... محل اور داد محل کہ وہ مقام اسکے عدل و داد کا تہا بنائے گئے
تیار ہوئے اور ما ورا اسکے چونکہ سلطان کو شوق عمارت کا تہا بہی محل کنار رود موسی کے اور ... نہایت
کہاٹ جانب شمال دولتخانہ ... باغ اور ... محل کہ اسکے سات گنبد ہیں اور باغ ...
عمارت کوہ طور جانب جنوب دولتخانہ اور جہان محل اور جامع مسجد بیچ ... قصبات کے ...

مدرسے اور خانقاہ اور دار الشفا بنائیں اور حمام خانے متعدد اور تالاب ایسے ہیں کہ اب تک باقی ہیں

لاکھ ہون خرچ عمارات مذکورۃ الصدر میں کیا کہ قلعہ محل ... اور حصار ... اور گلکنڈہ ...

فتوحات سے سلطان کے ہیں اور سوا اسکے ولایت ... کہ بادشاہ کو اہل اسلام ... اسکی ...

سلطان نے بہت ملک ... اور حاکم کو ... جسکا نام بابا ... نہایت ...

بہت دفعہ کفاروں کو مغلوب اور ... کیا اور ... اس ... کی ... معقول ... اور ...

اکثر ... اور ... سنہ ۱۰۱۱ دس سو ... میں ... حیات ... اور ... سلطان

محمد ولد ... ابن ... اور ... سلطان کے سنہ ۱۰۱۶ ...

قصہ غریب ... کا ظہور ... اور ...

دار السلطنت حیدرآباد ... ارادہ ... محل اور عمارات ... کہ ...

... وقت ... ایام میں ... اور مغلوں ...

... اور قفل دروازہ کا توڑ کر داخل عمارات ... اور مجلس ... کی ...

... کیفیت مذکورہ ... سلطان خفا ہو کر

علی آقا کوتوال کو ... کہ تمام مسافروں اور مغلوں کو شہر ... اور ...

... کر سودا کر ... اور ... کر ... اور ...

... عام ... اور ... ہوئی کہ قتل ... اور ...

کا ... اور تمام مال اور متاع ... لوٹ لیا اور ... قتل اختیار کیا

کہتے ہیں نیم شب عشق مجوسی میں قریب سو غریب کے مارے گئے اس بعد سلطان نے جو سنا برہم ہوا اور واسطے سبکے

جو جو کہ باعث اس فتنہ کے تہے دریافت کرکے سیدان بعض کو حکم قتل کا دیا اور بعضوں کی کہال کہنچوائی اور بعض

ہاتہی کے پاؤں سے بندہوایا اور مال و اسباب جس سکا جو کچہ کہ گیا تہا وے سب دلوا دیا الحق یہ جو از قومی کے بدائی کردہ

نہ کہ از انزلت باشد بہر اینہ واضح ہو کہ سلطان رحیم و کریم اور سخی تہا اور پاس اتباع کا اور علماء و رحم کا اسکو بہت

تہا چنانچہ عہد سلطنت میں سنجے برادروں کو مسند عزت پر تمکن کرکے انیس روز جلیبین اپنا کیا تہا اور ہمیشہ انسے بندہ نعمہ کا ظ

ملتا تہا اور وہ بہی اس امر کو فوز عظیم جانکر کمال اخلاص اور یکجہتی سے برادر بزرگ پاس اپنے تہے اور ہر گز ہر گز تمیں

بسبکے دل تک کسی طرحکا غبار فاطر نسبت بادشاہ کی اپنی طرف نہ تہا الحمد ہی یہ وعطیہ الہی ہے کہ ہر ایک

اہل دول کو میسر نہیں ہوتا اور شاہ عباس بادشاہ ایران نے اسکی لڑکی کو واسطے اپنی اولاد کے خواستگاری

کی تہی یہ امر بہی اسکے لیے ہمسروں میں موجب عزت کا ہوا تہا اور جملہ اوصاف اسکے یہہ بہی ہے کہ عہد سلطنت

میں اپنے حکم کسیکو قتل کا نفرمایا باوجود اسکے کو کوفت قتل کی تہی یہ غزل مصنفات سے اسکی اقوال

با شمع بکو کرمی دیوانہ خود را بکاتش نبد از رشک تو پروانہ خود را بہوش و خرد از پا در افتند

چو مستان چون سر کشی زکرس مستانہ خود را بستان محبت بدو عالم نفروشند بکیفیت نہ جرعہ

پیمانہ خود را بابا د تو عاشق بکند دست ز خورشید بسیم مہ و پروانہ فانہ خود را ای دولت احمد

مردان رہ عشق است بہر دانہ ہمین رہ رو مردانہ خود را واضح ہو کہ جب اسی عہد سلطان کی یحیی

میں مرض سل قوی ہوا کہ مزاجمیں اسکے ضعف کلی آگیا بس ہفتہ کے دن ستر ہویں ذیقعدہ کی سنہ ۱۰۲۰

سی بیس میں جہان عالم بقا کا ہوا بس لاش کو اسکی ... متصل قلعہ گولکنڈہ کے

دفتر دوسرا

حکام دکن کے بیان میں

پہلو میں برزکوہ کے دفن کیا سنین عمر اسکے انچاس برس اور ایام سلطنت بموجب تاریخ کے تیس سال ماہ اور

نوشتہ لوح مرقد سے اکتیس سال اور بموجب تاریخ قطب شاہی تینتیس سال سلطان محمد قطب شاہ کا

بیان سلطان محمد قطب شاہ ابن پوردل کہ اسکے اکبر حیلہ عزیز ہمسر کی سنہ کہ واقع ماہ عشرہ

کا تخت پر آیا اور کامہ خواص و عوام کے گرفتار رحم اور انکے ... محمود میں ... آبادی کے ... سلطان

... اکبر ... واسطے ... ... سکین ...

اور ... ... سلطنت ... سلطان ... اور

... سلطان ... بعد ... اور ... فضل

کا ہو ... اور ... سلاطین ... ابراہیم عادل شاہ ... نظام شاہ

اور ابو المظفر شاہ عباس والی ایران نے ... ایلچی واسطے ... روانہ کیے وہ ... مشہور

... عالم پناہ ... ایران کی ... واسطے ادای ...

اور ... ولایت ... اپنی روانہ ... ملک ... جلال ... پاس ...

ایک ... واسطے استقبال کے روانہ اور ... سلطنت کا ...

کی ... اور ... ... شرف ... ... اور حضرت

کے اظہار محبت اور اتفاق کا ... زیادہ ... محبت ... اور ...

... اور پچاس ... اور سوا ... شاہانہ ... اور ...

... آدمیوں ... جو ... ہمراہ ... ہوا ... کہ ... سلطان ...

[illegible]

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

طرف ابا کی اور تعمیر عمارات عالی کے مصروف تہا اسواسطے دار السلطنت حیدر آباد میں حکم کیا کہ ایک بڑی جامع مسجد سوائے جامع مسجد
اول کے بہت بڑی عظیم الشان تیار کریں حسب الامر ابتدا اسکی بنا بانیان درستکار نے کام اسکا شروع کیا لیکن اوسی عہد میں اس
بادشاہ کے قریب بیس ہزار ہون خرچ اس مسجد میں ہوئے اور وہ اتمام کو نہ پہنچی پس وقت میں سلطان عبد اللہ اور سلطان ابو الحسن
تانا شاہ کے انجام پائی تو بھی کچھ کام باقی رہ گیا تہا سو وہ عہد میں شاہ غازی عالمگیر کے سنہ ۱۱۰۰ گیارہ سو چار میں صورت
اختتام کی پائی الحق کہ وہ مسجد شریف مسجد ایک ہی کمال شکوہ اور رفعت اور روح افزائی سے مطبوع قلوب اہل اسلام کا و زمانہ
کی ہی اور نام اسکا کہ مسجد ہیں جانب اللہ زبان پر خلق کے جاری و ساری ہی اور سوا اسکے قصبہ سلطان پور حوالی
فیض آثر گولکنڈہ کے اور عمارت بہت پانچ محل اور مکانات میدان دریا کے اور دکانیں چار بازار چار مینار کے
سے سلطان کے بنی اور وہ کوس ملبہ سے دو طرف سڑک طرح شہر کی ڈالا کہ سلطان نگر اسکا نام رکھا اور قلعہ
بنا کئے لکہا ہے کہ ماوراء اسکے سلطان جامع علوم عقلی اور نقلی کا تہا اور نہایت ذکی طبع اور شاعر بہ بدل تخلص اسکا
تہا چنانچہ یہ مطلع اسکا ہے: بلب چہ ریزی تو از وصف لب ان یا نہان شدہ ز شرم زبان در دہان یا ؛
سخی اور شجاع با تدبیر اور قرآن خوان تہا کہ از سنہ ۱۰۳۰ سن ہجری میں تیرہوین تاریخ جمادی الاول
کو انتقال فرمایا ہے عمر اسکی وقت انتقال کے چوبیس برس ایک مہینہ ایکدن کی تہی اور مدت سلطنت کی
چودہ سال پانچ مہینے بیس دن مادہ تاریخ رحلت: خسرو عادل با بیداد؛ سلطان

عبد اللہ قطب شاہ کا بیان

سلطان عبد اللہ قطب شاہ کو ان روز دن ۱۰۳۵
کہ سن شریف اسکا گیارہ برس پانچ مہینے گیارہ دن کا تہا بعد انتقال سلطان محمد قلی قطب شاہ کے

[illegible]

دار الاقتدار کے اسکو تفویض منصور خان حبشی اور ملک الیاس اور ملک یوسف اور ملک عنبر کہ ہر ایک ان میں رکن رکین اس دولت خداداد کا تھا

واسطے دفع خلل اور رفع فساد اوباش سلیدہ کے بندوبست کیا اور بازار کا کرکے نشین یہاں قصر محمدی محل کے اور تخت سلطنت پر

وصیت شاہ مبرور کو قیام دیا اور جمیع چاکر محلات کے شرف ارب بساط بوسی بجا لائے اور شعرا نے مادہ تاریخ نذر گذرانا

بزم ہند جہاں از جلوس شاہ عبد اللہ ایضاً شد شاہ دکن قطب زمان عبد اللہ پس چاں گلستان عجم و الم طبقات

انام کا بہارستان شادمانی اور نغم سے مبدل ہوا اور دل ہر ایک کے دماڑس کرتی واضح ہو کہ سنہ ۱۰۳۷ ایک ہزار

سینتیس میں والی ہندوستان کا یعنی شاہ جہان بادشاہ کو واسطے دفع خان جہاں کے دار السلطنت اکبرآباد سے

نہضت کرکے دار السرور برہانپور کو قدوم میمنت لزوم سے اپنے مشرف کیا تھا استحکام اور اخلاص سلطان

کی نظر کرکے شیخ محی الدین کو تا عطوفت شاہ مع ہدایا کے لائق سرکار دیگر روانہ فرمایا تھا

جبکہ سفیر مذکور آیا عرض ہو کر کہ سلطان بلدہ سے گلکنڈہ تشریف فرما تھا شرف ملازمت سے مباہی ہوا

عہد موصوف نے اسکو تشریف خسروانہ اور پچاس گھوڑے اور دس زنجیر فیل اور ایک لاک

پچاس ہزار ہون نقد مدت اقامت میں عنایت کیے اور چونکہ عہد سے سلطان مغفور کے بنیاد دوستی

اور امارت کی شاہ ایران سے استحکام پائی تھی سلطان مغفور نے بعد جلوس کے حیرت خان کو مکتوب محبت

اسلوب اور اقمشہ اور امتعہ نفیسہ دیگر روانہ ایران کو کیا کہتے ہیں کہ ہنوز مشار الیہ وہاں نہ پہنچا

تھا کہ شاہ عباس فوت ہوا اور بادشاہ جوان بخت شاہ صفی بہادر خان اسکی جا پر جلوس کیا اور شاہ موصوف

نے سفیر مذکور کو بعد حصول سعادت بساط بوسی مکرمت بے اندازہ سے سرفراز فرمایا لکھا ہے کہ

عہد میں کے دار السلطنت حیدرآباد میں پہنچے سنہ ۱۰۴۰ دس سنہ چالیس ہجری کے بیچ کی ایران سے

سعادت اندوز ہوا قحط ہوا تہا کہ فوق اسکے متصور نہتا اسو سلطان نے ازروی رعایا پروری خلق کی جہانتک ہوسکا کمی
نکی اور بعضے اسکے بیان کرتے ہیں کہ ایام بارش میں چار مہینے علے الاتصال مینہ برسا اور رود موسی کو طغیانی
ہوئی کہ پانی پل پر سے بہتا تہا اور اندر شہر کے آگیا تہا مگر اس زمانہ میں ایسا کبہی نہیں سنا کہ
فرنگی اسطرحکا ہوجس اس ندی کو ہوا تہا غرض کہ چہٹی شعبان ۱۰۸۳ سنہ دس سو تراسی میں ہمشیرہ کو اپنی مع
سامان جہیز کے کہ قیمت اسکی پانچ لاکہ ہون تہی واسطے عقد ازدواج سلطان محمد عادلشاہ کے دار السلطنت حیدرآباد سے
روانہ کیا واضح ہو کہ سلطان عادل اور باذل اور سخی اور مشہور اور قدرشناس تہا کہ عہد میں اسکے علما و فضلا اور شعرا بہت سے
حیدرآباد میں فراہم آ پہنچے اور بہت سی کتابیں اور رسالے ہر علم کے وقت میں اسکے تصنیف اور تالیف ہوے از انجملہ کتاب
برہان قاطع تحقیقات میں لغات فارسی کی بہت اچہی اور معتبر ہے واضح ہو کہ میر محمد سعید میر جملہ المخاطب
خانخانان نوکروں اور تربیت یافتوں سے اسی شاہ عالیجاہ کی ہے اول ذی اقتدار اور صاحب منصب
اس سرکار تہا خداوند نعمت سے اپنی منحرف ہو کر ملازمت حضرت جہان بادشاہ کی اختیار کی
اور بسبب انحراف اسکے سلطان محمد فرزند کبیر عالمگیر کے جو حسب الارشاد پدر والا قدر کے حیدرآباد پر آیا
تہا ایک جنگ عظیم ہوی اور حیدرآباد تصرف اولیاء دولت کے نکل گیا بعد شکست سلطان نے ماقبہ اور
ایک لڑکی اپنی سلطان عبداللہ دس لاکہ روپے کے جہیز سمیت بحبالہ نکاح میں شہزادہ کے دیکے
صلح کی اور ملک کو اپنے بچالیا پس میر مذکور سنہ ۱۰۶۹ دس سو انہتر میں اسی فتوح سے جناب
سپہ شہریار ہندوستان کے خطاب سے معظم خان کے مشرف ہوا پس تیرہویں سال جلوس عالمگیر کے خانخانان کا
خطاب اسکو ملا اس شہر میں ایک تالاب کہ فلعت سے اگر بسیر جملہ کا تالاب کہتی ہی جانب مشرق بلدہ کے

دوسرا دفتر
حکام دکن کے بیان میں

مستقل فصیح ہے۔ ایات البینات سے اسکی ہی کہتے ہیں کہ سلطان کو فرزند نہ تھا مگر تین بیٹیاں ایک منسوب
سلطان سید عالمگیر سے کہ وجہ اسکی آوارگی و دربدری کا تھا حسین سید احمد کہ وہ سادات اور متصفا عرب سے تھے تیسری
منسوب ابو الحسن تھا کہ سلطنت قطب شاہیہ کہ وہ سلطان کی بانی طرف و زینت [illegible] کیا تھا اسکا عشرہ
میں محرم الحرام کے بہت معروف عزا اور ماتم جانب [illegible] تھا اور سوات اسکے موافق مذہب اثنا عشری
جیسے کہ اسکی علاوہ کی اور سیاہ کرنا علم نکالنا اور مرثیہ خوانی اور تعزیہ داری اور ترک کرنا لوگوں کو تنبول وغیرہ کا
اور لباس پہننا علی ہذا القیاس اکثر کئے تھے اور آب بستہ یا عاشورہ کے دن تک ہمہ خلق [illegible] پیتا تھا اور گیارہ دن
تک ممالک محروسہ کی نوبت موقوف ہو جاتی تھی رحلت سلطان عبد اللہ کی تیسری محرم سنہ ۱۰۸۳ ہجری میں ہوئی اور
ہوئی ہی وقت انتقال سن اسکا سات برس کا تھا مدت سلطنت ستاون سال آٹھ مہینے سلطان ابو الحسن

قطب شاہ کا بیان

سلطان ابو الحسن قطب شاہ عرف تانا شاہ کہ وہ داماد عبد اللہ قطب شاہ کا تھا بعد اس سلطان
کے باعانت سید مظفر تقی اور مادنا اور اکنا کی کہ وے دونوں بھائی پیشکار سید مظفر کے تھے سریر سلطنت پر
قائم ہوا اور سید مظفر کو وزیر اپنا کیا بعد چند روز کے وزیر نے چاہا کہ بادشاہ کو مطیع اپنا کرے
بادشاہ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور تدبیر بیچ مادنا کو جو پیشکار مستقل اسکا تھا دمساز اپنا کر کے
قلمدان وزارت کا سید مظفر سے لیکر سپرد [illegible] مذکور کیا کہتے ہیں کہ ابو الحسن [illegible] اپنے نہایت
امور مملکت کی اسکو بالکل تھی پس [illegible] مذکور نے عہد وزارت [illegible] اہل اسلام کا [illegible]
بھی [illegible] اور رجب [illegible] کا آباد [illegible] اور [illegible] اہل اسلام کی اہانت کی وہ لوگ جو
ہمراہ تھے اس حرکت سے بہت ناراض ہوئے پس [illegible] سلسلہ [illegible] اس خاندان کا ہوا اور [illegible]

حکام دکن دوسرا دفتر

اسکی وزیر اور بادشاہ دونو گرفتار ہوئے یعنی چند روز میں رایات عالمگیری نے عزم دکن کیا اور اول فتح بیجاپور
کی مد نظر کی اور اس مہم میں جب طول کھینچا بادشاہ کو غیرت اقتضا سے رای صواب کی شولاپور پر اگر قیام فرمایا
تھا کہ اس عرصہ میں یہ شہرہ ابو الحسن کا جو نام ہے آپ کا صاحب کہ وہ لشکر میں عالمگیر کے تھا جسمیں قطب الملک بادشاہ
کی کہ مضمون اسکا یہ تھا کہ ہم پاس رہ کر کیا کرتے ہیں اب کہ انہوں نے سکندر کو تعلیم جا کر محاصرہ بیجاپور کا کیا
ہی تو واجب ہے کہ ہم اسکی کمک کو فوج روانہ کریں اور آپ بھی ایک طرف مستعد پیکار رہیں دیکھیں
حساب کس کس سے مقابلہ کرتے ہیں پس بنا بر غضب سلطانی کا جوش میں آیا اور بادشاہزادہ شاہ عالم بہادر کو
خانجہاں کوکلتاش سمیت واسطے گوشمالی کے مامور فرمایا اگرچہ سرداران نے ابو الحسن کے استقبال شاہزادہ کا کیا اور
طرفین سے کشتہ ہوئے لیکن ہر دفعہ غلبہ شاہزادہ کا رہا آخر کار حیدرآباد لوٹ لیا تا ہو سکیں شہر فادن کی لی پردہ ہوئے
شہر میں ایک غدر عظیم ہوا لیکن کی بن آئی ابو الحسن قلعہ میں جا کر متحصن ہوا اب بھی ان بنا پر بعد فتح
بیجاپور کے بادشاہ خود تشریف فرما ہوئے اور ایک مدت جدال و قتال کی مشغول ہوئے ہر چند کہ اہل قلعہ نے سخت سعی
میں اپنی کمی نکی اور لشکریوں کو بادشاہ کے انسداد محاصرہ سے تنگ آخر الامر نسیم فتح اور فیروزی کی پرچم پر لہرائی
عالمگیر کے بھی چنانچہ مفصل احوال اسکا بیچ دفتر اول کے بیان میں بادشاہ دین پناہ عالمگیر کے گذرا اور بادشاہت
دکن کی آخر ذی القعدہ سنہ ۱۰۹۸ ہجری انتہا کو پہنچی قصہ کوتاہ سبب قطب شاہوں کے بکل گئی پس سلطان قطب
ہوا اور وہ زمانہ شوم کا کہ وہ ملعون صفیر یا فساد کا تھا سبکا عالی جناب عالمگیر نے جو تاریخ اس فتح کی
میں تذکرہ اور بیچ جہت کے نظم کرکے ذہن میں عالمگیر کی گذرانی یہ ہی قطعہ ابو الحسن سے تہا انجام کار
کر دید دل زار اہل مکان تقدیر: چون برون رفت او بکامش نشست شاہ اورنگ زیب عالمگیر

مرض سے انتقال کیا دی سکے سنہ ۱۱۱۱ گیارہ ہجری مین جان جہان آفرین کو سونپی واضح ہو کہ تانا شاہ کو وہان ایک لڑکا
ہوا تہا کہ اسکو بندی سلطان کہتے تہے تا حال اسکا احوال کچھ معلوم نہوا چار محل شاہی پر رود کو شکست اور کوسہ محل
کچھ فاصلہ پر اسکے سلطان نے اپنے عصر مین تیار کروایا تہا اب زمانہ نے اسکو منہدم کر دیا مدت سلطنت سلطان ابو الحسن کی تیرہ برس
تیرہ برس تین مہینے مشہور ہے کہ سلطان مرحوم چودہ برس ایام طفلی مین صرف کیئے اور چودہ برس تحصیل علوم مین اور چودہ
علاقہ اطاعت مین مرشد کے کہ نام انکا شاہ راجو تہا قدس سرہٗ اور چودہ سال سلطنت کے اور چودہ سال قید اسیری کے جملہ اعداد سنین اسکے
برس ہوے الحاصل سات آدمی سلطان قلی قطب شاہ سے سلطان ابو الحسن تانا شاہ تک ایک سو اسی برس تلنگانہ
مین فرمانروائی کیئے اور بعد اسکے کوئی حاکم مستقل نو رنج کہین نہ رہا اور یہ تمام ممالک ملحقات سے
اقلیم ہندوستان کے ہو گئی اور یہ بہی جانا چاہیئے کہ عبد الرزاق نام ایک شخص متوطن لار کا ملازمون سے
سلطان ابو الحسن کے تہا جس وقت کہ اسنے سنا دروازہ قلعہ کا کہل گیا اور فوج عالمگیری اندر درآئی
انتظار کمر اور زین باندہنے کا بہی نکیا فقط اقتضائے جوہر ذاتی کے سپر تلوار لی اور گہوڑے کی پیٹھ پر
چار جامہ سے سوار ہو کر دس بارہ آدمیون سے مقابل فوج شاہی کا ہوا باوجودیکہ اس آشوب مین رفیق بہی
اسکے جدا ہو گئے وہ پروانہ صفت ہاتہ پاون مارتا تہا اور کہتا تہا کہ جب تک جان ہے نثار ابو الحسن کرونگا
اور ہر دم قدم آگے بڑہاتا تہا اور تلوار کرتا تہا اور جو اسکو زخم پہنچاتا تہا اسکو جواب دیتا تہا حتی کہ سر سے پاؤن
تک زخمون سے چور ہو گیا حسب قضا اسکی نہی دروازہ تک قلعہ کے لڑتا ہوا پہنچا اور سوا ان بیشمار زخمون کے
بارہ زخم اسکے منہ پر آئے تہے کہ چہرہ پیشانی کا کتر آنکہون پر آپڑا بلکہ ایک آنکہ بہی کٹ گئی تہی
تن اسکا کانپنے لگا تب لگام گہوڑے کی چہوڑ دی اور اپنے کو سنبہالے رہا گہوڑے نے ::

ذکر دوسرا

حکام دکن کے بیان میں

اکبر رفت نکلے پیچھے آپ سے پہنچا دیا سمجھا اللہ کیا اور یہ بھی خبر سنا چاہیے حسن بیگ کو بہت ضبط اور تفحص اموال ابو الحسن اور وہ مہر بعد

نوکر دل سے مقصدی سرکار عالمگیر کے فارغ ہو گئے عبد الرزاق کو آپ ہی عالیمن کے وہ پنجہزاری تھا اور ایک شخص جان باقی نہیں تھی

خان بابر کے عزیزوں کا ابو الحسن ... اور حقیقت حال اسکی عرض

کروائی خلد مکان انہیں جرات اور شجاعت پر اسکی آفرین کر کے حکم کیا کہ جلد اسکا علاج کریں اور اقبت ... کیا تو اسکے

تن پر کتنے ہاتھ زخم تھے سرکار سے اور تاکید سے جراحوں نے ٹانکے دیئے اور علاج شروع کیا زندگی کی بہی

بارہ دن بعد اسنے آنکھ کھولی بعد عرض اس امر کے بادشاہ نے حکم کیا کہ بیٹے دونوں جوانوں کو بہیجو اور دیو

کہ وہ منا صب سے سرفراز ہوویں اور التماس عفو جرایم کے طرف سے پدر کے بجا لاویں اسنے لکنت زبان سے

اور بے قدرداں کے بجا لا کر جواب دیا کہ ہنوز اس شخص کو توقع حیات کی نہیں بالفرض اگر جیا بھی تو

پایا خدمت بیچ مراتب نوکری کے ادا ہونا محال اور اگر نوکری بہی ہو سکی تو جس شخص کا کہ گوشت اور پوست

نمک سے ابو الحسن کے پرورش پایا ہو یقین ہے کہ وہ نوکری عالمگیر کی نکریگا یہ جواب حضور میں پہنچا طبیعت کے

خفا ہوئی لیکن آفرین کہا اور فرمایا کہ بعد صحت کے بلوالینگے اور حال دریافت اسکا دلوا دیا وہ صحیح ہو کہ بعد

صحت بہی وہ اطاعت پر عالمگیر کی رضامند ہوا جب کہ حکم قید کرنیکا ہوا اسوقت خان فیروز جنگ بہادر

شفیع ہو کے اور اسکو اپنے پاس بلوا کر رکہا اور چند روز راضی ہوا اور کر کے سنہ ۱۱۰۰ گیارہ سو ..

چار ہزاری اور تین ہزار سوار سے شریک ملازمان بادشاہی کا کیا پس خطاب خانی کا اور ایک گہوڑا

اور ایک فیل سرکار عالی سے ملا اور خدمت فوجداری ... کی عنایت ہوئی باوجود اس عنایات کے ...

بہانہ سے حج بیت اللہ کی رخصت لیا اور ... وطن کو چلا رہا جا کر ... کیا ...

لاسکی عبدالکریم کو جو بیٹا اسکا تہا اوپر روانہ کیا اس بابین مین جرآت کے حسب الطلب بادشاہ ایران کے وہ آیا وطن

رابی ہو کر انتا راہ مستقیم ملک جاودانی کا ہوا اناشاہ بیٹے اور بیٹیان وہ فرزند اسکے تہے جاگیرین و نوکر

اور ملک ابا مین رسیدا حکم فرمایا قدرت خدا کی تہی آپ اسیے تک جلال در وفاداسکے بیچ مین سیاہ توان مذکور

سلاطین دہلی کے بیان مین بہادر دلیخان کا بیان سید بہادر دلیخان سبزواری الملقب جان سپار خان بعد انتقام

کے کہ وقوع اس امر کا سنہ ۱۰۹۱ اور سنی اکتیسا لوین ہوا ہی طرف سے بادشاہ عالمگیر کے صوبہ دار حیدرآباد کا ہوا جو کہ جان

ہمراہ ناناشاہ کے قلعہ دولت آباد تک جانیکا بہی حکم تہا تو وہان سے جاکر آپنے تک اسکے روح اللہ خان بیرخشی بندوبست اس ملک

کا کیا جان سپار خان نے دم وداپسین تک کمال حسن عمل سے ولایت مین اپنی عمر کو بسر کی اور سنہ ۱۱۱۱ سار و ستیرہ ہجری مین

ملک بقا کی سیا تہہ اسی جہان گذران سے روانہ ہوا رستم دلیخان کا بیان رستم دلیخان خلف الصدق

جان سپار خان بعد باپ کے شاہزادہ کام بخش کی طرف سے نیابتا حسب الاستدعا بادشاہ کے صوبہ دار حیدرآباد کا ہوا

اور بعد عالمگیر کے فاضت راالہ کار طلبی اور مال اندنی سے سپاہ فراہم کر کے تادیب مفسدون کی کرتا تہا

اور ایک سال تک خودرائی سے حکومت کی اور جب کام بخش اسطرف کو آیا ملک حیدرآباد اسکے حوالے

کی بعد اسکے ایک ہفتہ کے عرصہ مین شاہزادہ بدگمان ہو گیا اور کہنے سے مفسدون کے بلا اثبات تقصیر اسکو

مروا ڈالا یوسف خان کا بیان یوسف خان روزبہانی بدگشتہ ہو کر کام بخش کے

طرف سے قطب الدین بہادر شاہ بادشاہ کے صوبہ دار حیدرآباد کا ہوا اور بعد حاصل ہونے اس سرفرازی کے

پایڑا امی مبتدی کو کہ سپاہیہ فساد اس فواج کا تہا بہت کشش اور کوشش سے مدت بعد سین ہاتھ

لایا اور بند جدا کر کے سر حضور مین روانہ کیا اور باقی اعضا کو اطراف و جوانب مین بہجوا دیئے

مبارز خان کا بیان

مبارز خان نے فتح فرخ سیر کے خلعت صوبہ داری بلدہ مرقوم کے
سے فراز ہوا لکھا ہی کہ جس وقت مبارز خان یہان آیا تو داخل دروازہ پل کے ہوا اسوقت حیدرآباد درجہ
اس آبادی کے کہ وقت قطب شاہیہ کے تہی ویران ہو گیا تہا کہ دروازہ پل کے رستم دل خان کا مکان کہ جو
دار الامارت تہا ایک شکستہ بستہ ہی تہا ... دوکانین تمام ویران ہو گئی تہی سب خان نے باللہ حفظہ
اور سعی بلیغ بہم پہنچا کر بارہ برس کے عرصہ میں بہر آباد کیا اور شہر پناہ کو اس نے تیار کیا اور جب صوبہ داری دکن
کی حسین علی خان کو ہوئی تب بہی خان موصوف بطور نیابت اپنی جاگیر طرف سے اپنے بحال رہا یعنے جس وقت امیر الامرا
نظامت دکن کی سرفراز ہو کر داخل خجستہ بنیاد ہو گئے خان مذکور نے انکی ملاقات کی امیر الامرا نے انکے خوبی
کو معلوم کر کے سلوک پسندیدہ کیا اور مقتضی المرام کر کے صوبہ ریاست ایدر الی رکہی اور جب نواب آصفجاہ
بہادر نے آکر دولتخواہی خسروزمان محمد شاہ بادشاہ کی با عقیدت پاینده کر کے دکن پر تشریف فرما ہو
خان موصوف نے حیدرآباد سے متحرک ہو کر اورنگ آباد پر ملاقات کی اور حصار کو اخلاص کے مستحکم کیا
اسوقت نواب موصوف نے بہی تجویز منصب ہفت ہزاری اور شش ہزار سوار اور خطاب عماد الملکی سے کام
لیا بعد اسکے زمانہ جب وجوہ وسے سادات کے خالی ہو گیا اور خدمت وزارت کی سپرد نواب آصفجاہ بہادر کے
بسبب ہوا و ہوس کے باوجود اتحاد مذکور کے کہ جو اسکو نواب ممدوح کے ساتھ تھا فراموش کر کے کہ بیدا
فوج کی جاری کی اور خفیہ سند کل دکن کی صوبہ داری کی فرمین مہر بادشاہی سے حاصل کر کے نواب ممدوح
سے محروم کیا اس ہنگام کا بطور رسالہ حرف بحرف درست ہی نہ ازان بعد مطبوعات رہا ہی اور سری
محرم الحرام سنہ ۱۱۳۷ کی روسی ... نزدیک قصبہ شکر کہیڑہ متعلقہ صوبہ برار کے کہ خجستہ بنیاد سے

چالیس برس ہی سے فتوحات آرا ہو کر ہاتھ سے نواب صمصام جنگ کے مشہور اور مقبول ہوا جانا چاہئے کہ اول حیدرآباد صمصام نامی اسکا مقبول ہی اور مہتمم نواب موصوف

آٹھواں تذکرہ نواب آصفجاہ اور انکی اولاد کرام کا بیان میں

نواب آصفجاہ کا بیان نواب غفران مآب آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ نام اصلی انکا میر قمر الدین خان ہی آبای کرام ان عالی مقام کے ولایت توران میں مرجع کافہ انام کے تھے سلسلہ اجداد کا شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی قدس اللہ سرہ کو پہنچتا ہی اور نسب شیخ بزرگوار کا ساتھ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے منتہی ہوتی ہی اور نواب کے جد والا کا نام میر شہاب الدین خان غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ ہی بیچ عہد عالمگیر کے سمرقند سے وارد ہند ہوئے ہیں انتقال انکا بیچ ولایت گجرات کے کہ وہاں کے وہ صوبہ تھے سنہ ۱۱۲۲ گیارہ سو بائیس ہجری میں اجل طبعی سے ہوا ہی اور مدفن انکی شہر کے باہر متصل اجمیری دروازہ کے ہی اور نام جد پدری نواب کا نواب عابد قلیخان ہی علیہ الرحمہ مولد نواب عابد خان کا علی آباد ہی کہ سمرقند سے تین کوس پر واقع ہی آخر عہد میں شاہجہان کے وارد ہند ہوئے ہیں اور والدۂ ماجدہ نواب عابد خان کی صلب سے شیخ صحیح النسب میر حیدر ہیں کہ سلسلہ انکے اجداد کا ساتھ بحر ذخار خاندان رسالت پناہ صلی اللہ علیہ واله وسلم کے منتہی ہوتا ہی انتقال نواب عابد خان کا ضرب سے زنبورک کے سنہ ۱۰۹۸ دس سے اٹھانوے میں قلعہ گولکنڈہ پر ہوا ہی مرقد مبارک انکی تین کوس حیدرآباد سے جانب شمال مغرب کے واقع ہی اور نام جد مادری نواب آصفجاہ بہادر کا سعد اللہ خان بہادر ہی وہ وزیر اعظم شاہجہان بادشاہ کے تھے تاریخ ولادت نواب آصفجاہ بہادر کی چودہویں ربیع الاخر سنہ ۱۰۸۲ دس سے بیاسی ہجری میں مطابق لفظ نیک بخت کے ہی سنہ ۱۱۰۰ گیارہ سو ہجری میں خطاب سے چین قلیچ خان بہادر کے سرفراز ہوئے اور سنہ ۱۱۱۶ گیارہ سو سولہ ہجری میں صوبہ داری بیجاپور کی ساتھ تغیری رستم دلخان کے اور اضافہ سواران اور انعام پانچ لاکھ دام

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

سربلند ہوئے اور سنہ ۱۱۱۱ گیارہ سیرہ ہجری میں بادشاہ دین پناہ عالمگیر نے انکو بگی زمردی امیر حسین قلیخان بہادر کو ہودا
ہوا عنایت فرمایا سپس نوابکا زیادہ ہوا اور بعد رحلت عالمگیر اورنگ زیب کے جاجا اعظم شاہ کے دکن سے دارو دار انکی خدمت
دہلی ہوکر جب سعادت ملازمت بہادر شاہ کی حاصل کی ظل اللہ کو کہ شاہ کے پیش آئے اور ساتھہ اور ساتھہ پنجہزاری
ہزاری منصب اور چہ ہزار سوار اور خطاب خان دوران سے سرفراز کرکے صوبہ داری اودہ کی اور فوجداری لکھنؤ
کی عنایت فرمائی عبد الجلیل بلگرامی نے تاریخ اسکی لفظ خاندوران بہادر میں پایا ملاحظہ ہو کہ جبکہ نواب سعادت خان رو
عالمگیر کا سلطنت میں بہادر شاہ کی بنا پایا تو یہ بات مزاج میں انکو آرام کی کہ شاہ محب اور نوکری وغیرہ سے کنارہ کیا
میں گوشہ نشینی اختیار کیا لیکن کبھو کبھو واسطے زیارت آستانہ مکین کیا اور ملاقات بزرگان پر دوڑ کے جایا کرتے تھے بعد فوت
جہاندار شاہ کے وقتمیں بیٹے فرامین استمالت آمیز بھیجکر ترغیب نوکری شہ بے اندازہ کی مگر پاس عالیجناب نے بال اندیشی
سے اس امر کو قبول نفرمایا مگر بعد چند سے جمدۃ الملک نواب اسد خان بہادر درمیان آکر ملازمت کروائی اور اوایل عہد
میں فرخ سیر کے نواب حسین علیخان الملقب عبد اللہ خان کو نواب مرحوم سے ایسی الفت تھی کہ اکثر عبد اللہ خان کہتے تھے
ہم تین بھائی ہیں بڑے کہ اسمیں یہ نظام الملک میں اور حسین علیخان دو تو خود واضح ہو کہ فرخ سیر بخشی مراد کو
پہنچے اور زمانہ انکے موافق ہوا ہر ایک امیر کو موافق حوصلہ کے امورات سلطنت اور صوبہ داری والا اختیارات
سرفراز کیا چنانچہ داود خانپنی کو کہ نایب ذو الفقار خان کا تہا نیابت سے انکی معہ صوبہ داری برہانپور کی کہ خان
موصوف کی ذات پر تہی تغیر کرکے صوبہ دار احمد آباد گجرات کیا اور مبارز خان کو کہ دو ہفتہ قبل سے صوبہ
گجرات کا تہا موقوف کرکے صوبہ دار حیدر آباد کیا اور گجرات کہ خان فیروز جنگ پدر والا قدر نواب کو تہا عوض
نواب کو صوبہ داری برہانپور کی معہ فوجداری کرناٹک عنایت کرکے منصب سات ہزاری اور سات ہزار سوار

و دو ہزار سوار سے اور خطاب نظام الملک فتح جنگ سے سرفراز کیا اور جب اخبار تسلط مرہٹہ کی کہ بادشاہ کو عرض ہوئی قطب الملک

نے سر انجام و انتظام امور مہام دکن کا نام سے نواب ممدوح کے تجویز کر کے رخصت دلوائی عنایت الٰہی سے نواب ممدوح نے اسکا

ایسا بندوبست کیا کہ جس سے رضامند ہو کر شکر جناب باری کا بجا لایا جس وقت صوبہ داری دکن ضمیمہ بخشیگری کا نام سے امیر الامرا حسین

علیخان کے مقرر ہوئی اور وہ حضور سے روانہ ادھر ہوئے نواب ممدوح نے حسب الطلب داخل دار الخلافت ہو کر ملازمت

کی حاصل کیا اور جب رفیع الدرجات تخت نشین ہوئے نواب ممدوح دہلی میں تھے ادھر شد دربار کی موقوف کہی

نواب ممدوح کے عوض فوجداری مستقل مراد آباد کے بقبل [illegible] صوبہ داری مالوہ کی ٹھہرائی نواب ممدوح اس تقریب کو سمجھ کر

حضور بادشاہی سے اسطرف فساد کنارہ کش ہوئے اور پوشیدہ ہو گئے کہ وقت محمد شاہ کا نہایت درد واقعی مالوہ میں ٹھہرا کر سنہ ۱۱۳۲ گیارہ سے

تمسیں [illegible] ہزار سوار اور پیادہ کی تشدید کی اور طرف دکن کے کوچ فرمایا رجب میں دریائے نربدا سے گزر کے قلعہ آسیر

کا طالبخان سے اور شہر برہانپور محمد نور خان سے کمک کی قبضہ میں کیا عالم علیخان کو جب خبر پہنچی

دلاور [illegible] ہوا اسیر و فتح کی افواج کی نواب ممدوح کی خبر پہنچی باعد تعالی کی مدد کی مقابلہ بالعکس ہوا

تھے دلاور علیخان بخشی کے بموجب فرمان حسین علیخان کے ساتھ کمال ... کے خود وکالت سے اپنی کوچ کیا اور بارہ

ہزار سوار سے آب نربدا سے پار ہو کر بہ قصد حسین پور سرکار ہنڈیہ پر آیا اور چہ میں شعبان سنہ ۱۱۳۲ گیارہ

سے قیمت اتنا رداد مقابل نواب کے ہو کر ہنگامہ کار زار کا گرم کیا کہتے ہیں کہ وہ در وقت اسکے بند گاہ

میں اسلاف جانبازی کو جلوہ گر کیا کہ آثار رستم کی نامہ اقبال اسکا بر اول کے ہمراہ تھا اور نواب

محمد الملک خان بہادر منوو مل شکوہ آیا کہ وہ سال اسکے پیشگاہ سے محمد شاہ کی خطاب خانی

اور منصب عالی سے سرفراز تھے اور میں پیدا سودا الطاف نواب کے ہو کر دو ہزاری منصب اور ... سوار

اور جاگیر میں قرار پایا تھا چونکہ نواب نے وقت سواری جناب فردوس رتبہ کے ایسا کیا تھا عرض کیا کہ حضرت وقت نیک
اور کوشش کا یہی تامل اور فکر کا نواب نے بمقتضائے خالق موقوف رکھے بہرکیف زبان فارسی فرمایا کہ قلعہ
خان مذ الیہ نے گستاخانہ گزارش کیا کہ یہ وضع ارشاد کی عین مناسب اس محل کے ہی حضرت کو جو فرمایا ہی بلا
یک ارشاد فرما دیں بندہ جو مناسب گزارش کریگا اور قلعہ ... حکم ... فیل ...
موعود پہنچا ہی ... فیلبان کو اشارہ کیا اور ... ہاتھی کو ... طرف ...
قدیم جو اطراف ہاتھی کے تھے حملہ آور ... اور ... اختیار کی دلاور علیخان ...
بڑا ہاتھی کہ ... ہاتھی کے ... اور ایک ... اور ...
اور ... ہاتھی ... اور فتح ... نواب ... ہاتھی ... اور
عازم ہونے کا ارادہ کیا چونکہ درست رایا محمد ابو الخیر خان بہادر کے ساتھ پہلے اس جنگ کے ...
اور ... خواصی ... فرمایا کہ تامل کرو محمد ابو الخیر خان بہادر کو اور ... اول ہم ...
بہادر کی ... اس لئے کہ فتح ہماری ... چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا
بموجب مراۃ الصفا اور ... آصفیہ ... کہ ... دلاور علی خان ... اور
نواب کے ... مقابل ... ہوئے ... آدمی ...
قائم ... اور نواب ... دلاور علیخان ... سوار ...
ہاتھی تک نواب کے آ پہنچا اور اسی ... خواصی ... نواب ... بندوق ...
نشان ... فتح و نصرت کی عسکر ... اور ...

سلاطین دکن کے دوسرے

نواب کا شگفتہ ہوا واضح ہو کہ تعلیق سے عبارت دہلی کی روایت ہندا آثار سے ثابت ہے تاریخی خاتمہ دلاور علیخان کا ذکر ہے محمد ابو المحمد خان بہادر

کے ہو ہی پس سید عالم علیخان ہمشیرزادہ امیر الامرا ایک دکن کو واسطے تدارک سید دلاور علیخان کے ہمت باندھا اور اکیس نو

ہزار سوار مع پیدل وغیرہ ہمراہ لیکر خجستہ بنیاد چلو رہی ہوا اگرچہ نواب نے عذر اپنی لڑکی کا [illegible]

عمر سے اپنی طفلی [illegible] نصایح دلپذیر واسطے رفع فتنہ کے لکہی لیکن نصیحت اور غیرت بے فائدہ [illegible]

کو تیس کروس پر بالا پور سے مصاف آرا ہوا اور سید عالم علی ہاتھی پر سوار اور مستعد ہو اصحاب محمد ابو المحمد خان

بہادر واسطے دفع کے متوجہ ہو ہر چند ہمراہی اسکے فن جانبازی بیچ کمی نکئے اور رستم سے زور

مانند شیر غران کے فن دلاوری کو میدان کارزار میں اونچا دیا اور کوئی سبقت کا [illegible]

لیکن چونکہ نسیم فتح چمن اقبال آصف [illegible] ہوئی [illegible] سید عالم علیخان کا [illegible]

نقش عنصری سے پرواز کیا پس نواب [illegible] فتح و فیروزی کے داخل خجستہ بنیاد ہوا اور محمد ابو المحمد خان بہادر

کو ڈیڑھ ہزار کی جاگیر مرحمت کی حسن علیخان اس واقعہ جانکاہ سے مطلع ہو کر بکثرت جمعیت کے

مع محمد شاہ بادشاہ واسطے انتقام لینے کے دہلی سے کوچ کیے تھا کہ [illegible] راہ وہ [illegible]

خنجر اجل کے [illegible] متعاقب اس امر کے عبد اللہ خان بھی بادشاہ سے جنگ کر کے قتل ہوا

اور نجم الدین علیخان [illegible] بھائی اسکے میدان جنگ میں گرفتار کیے گئے چنانچہ من اولہ الی آخرہ دفتر

اول میں اس کتاب کے مذکور ہے [illegible] اسکے نواب نے خس و خاشاک سے فتنہ و فساد کے میدان سلطنت دہلی کو خالی

پاک و صاف واسطے ملازمت بادشاہ کے دکن سے ارادہ دار الخلافت کا کیا متصل اسکے ماہ ربیع الآخر

میں اعتماد الدولہ محمد امین خان بہادر [illegible] حضرت وزیر الممالک دہلی نے بھی [illegible] جہان سے [illegible]

دوسرا دفتر

حکام دکن کے سابقین

سے کیا پس بادشاہ نے خبر آمد آمد نواب کی سنکر [illegible] ملتوی رکھی اور بعد حصول شرف

ملازمت کے نواب کو بتاریخ [illegible] جمادی الاول [illegible] بہ منصب وزارت کے [illegible] اور قلمدان مرصع [illegible]

گران بہا کی ممتاز فرمایا نواب نے ہر چند چاہا کہ بندوبست قرار واقعی کرے لیکن یہ ہم کاری کے خلل انداز دولت کے

ہوئی بادشاہ کی کہ ایک زمانہ دورہ بھی با غایت اندیشی کے آپکی صحبت [illegible] مردم سلطان [illegible]

مال اندیش نے صلاح [illegible] ملک گیری [illegible] بہانہ سے [illegible] مزاج کے واسطے [illegible] غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ

[illegible] پور کو کہ وہ ہم نام اور ہم جد [illegible] جد امجد [illegible] نیابت اپنا کہ عہدہ دار الخلافت [illegible] دریا کی کنارے [illegible]

[illegible] شکار کے بہانے سے چند روز کے بعد [illegible] شور انگیزی مرہٹہ کی صوبہ احمد آباد اور مالوہ میں سنتے ہی [illegible] اسطرف کے

ہوئے سلطان دار السلطنت میں کینہ سے لوگوں کے غازی الدین خان بہادر کو نیابت وزارت سے مقرر کر کے

اعتماد الدولہ قمر الدین خان کو مقرر کیا اور سند صوبہ داری کل دکن کی نام سے مبارز خان کے کر دیا اور

طامع بھی حقوق نواب کے کہ ایسی مرتبے خطاب وغیرہ سب طفیل سے نواب کے پایا تھا فراموش کر کے بارادہ

ہوس کے [illegible] داران صاحب فوج پچاس ہزار سوار لیکر حیدرآباد سے عازم خجستہ بنیاد کا ہوا نواب کو

یہ خبر ہوئی کہ مبارز خان نے خروج کیا یعنی اور وقائع نگار نے دہلی کے احوال خلاف سند کا بھی لکھا [illegible]

بہادر کو فوجدار [illegible] کر کے اسطرف رخصت ارزانی رکھی اور آپ [illegible] عزیمت کو اسطرف [illegible]

عنایت الٰہی شامل حال ہوئی یعنی بتاریخ [illegible] محرم سنہ ۱۱۳۷ گیارہ سو [illegible] میں [illegible]

صوبہ بیرار کے کہ خجستہ بنیاد سے چالیس کوس ہے مقابلہ عسکریں کا ہوا کہتے ہیں کہ وقت [illegible]

خاں اور [illegible] کہ دو فرزند مبارز خاں کے ہیں ہراول تھے پہلے ہی [illegible] قضا کی ہوئے

واضح ہو کہ اس واقعہ جانکاہ سے عقل مبارز خان کی جاتی رہی اعتبار فتح اور شکست کا بالکل نہ رہا ازبسکہ اپنی سپاہ کو گرتے
ہوئے دیکھنے کی اور ہاتھی گھوڑے بسیار اڑے پڑے کشتون کے پشتے بن گئے فیلبان بھی مضمون سے چند ہو کر گر پڑا مبارز خان بخیر
احوال اپنے پر ایسے غرض غصہ ایسے اپنے فیلبان ہو کر شل ہو گئے ناگاہ آسی فیل جانور کا ہاتھ آخر کار
جراحت مہلک ہو کر درجہ قتل کو پہنچا کہتے ہیں کہ جنگ میں تخمیناً تین ہزار آدمی طرفداران خان مقتول کے مارے گئے اور
اہل لشکر نواب کے سوا ظہیر الدولہ کے کسو کو آفت جانی نہ پہنچی بعد کشتہ ہونے خان شجاعت نشان کے بخشیا وجود فرزند
رونق افروز ہو ا بعد چند روز کے بیدو سے اطراف و جوانب اسکے فراغت پا کر متوجہ حیدرآباد کے ہوئے اور سوچ کر
وارد ہو کر کوشک محل کے باغ کو مضرب خیام اپنا کیا خواجہ احمد خان المشہور بہ ہاشم خان پسر مبارز خان
با پاس ہو کر حیدرآباد میں تھا بعد چند روز کے نواب کو احوال پر اس کے ملتفت پا کر و بخیال قلعہ محمد نگر عرف گولکنڈہ
میں ۱۱۳۷ سنہ گیارہ سی سینتیس میں سپرد اوسکے دولت کے گھر کے ظل رافت میں اس جناب
آ بیٹھا اس جناب نے طرف تنبیہ مفسدان اور تادیب سرکشوں کے توجہ فرمائی اور بلاد مقبوضہ اور قلعجات مقبوضہ
سے کچھ کیا واضح ہو کہ بہت سے عرصہ میں متمرد اور کوہ نشین قسم قطاع الطریق سے مطیع اور منقاد ہوئے
اور ظلم اور تعدی سے ان لوگون کی طرق اور اماکن اس طرف کے سب معمور اور مامون جیب ظل اللہ
کو ہو گئی تسلط سے نواب کے اور بد کرنے سے تمام کو بتیار وقت جانا اور ساتھ ارسال فرمان عنایت عنوان
سند تقرر صوبہ داری دکن اور وکالت کے ساتھ خلعت اور فیل خاصہ سواری اور جواہر بیش بہا اور خطاب
آصف جاہی سے سرفراز کیا اور سنہ ۱۱۴۰ گیارہ سو چالیس میں نواب نے عضد الدولہ کی باغی سرکار سے مقابلہ
کر کے عازم حیدرآباد ہوئے اور سنہ ۱۱۴۱ گیارہ سو اکتالیس واسطے بنانے قلعہ اور شہر پناہ برہان پور کے حکم کیا

[illegible]

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

اور سنہ ۱۱۴۳ گیارہ سو تینتالیس میں جاں نثار خان بہادر صوبہ دار نادر چہار نواب سے سر پیچ میں قضا کیا اور سنہ ۱۱۴۳ گیارہ سو
تینتالیس میں شہر برہانپور کو منقرب خیام ازبکیا اور دو دن بن سکر و ہیں وارد ہوتے ہوئے مسلکہ مقام مذکور سے
برآمد ہو کے کہتے ہیں کہ سنہ یا نقلوت کی فاکر دروازہ صلح کا اٹھوکا اور نو ر منتو مفاد سے ہوگو اور وہاں ارادہ جسینہ
بنیاد کا فرما اور محمد ابو الخیر خان بہادر کو جو اپنے خلوت سے کہ مامور کر شہر برہانپور میں سنہ ۱۱۴۴ گیارہ سو
چوالیس میں اپنے رجب بل برکتہ آپ نے اظہار کیا کہ ولیث ہو کر کہ دوران غنیم بنی کیداران متعلقہ بکار رجحت طلب
کرتا ہی اور فی الحال اسکا چیدہ ہو کیا ہی بیانی سو فوج نے اضافہ کر کے لشکر سو سوار ہمراہی ان کی ہیں اور طرف
کے نو سو سوار اور پیادہ وبرق انداز بیشمار ہمراہ ہر کر کثرت کو اسکی خیال نکیا اور فورا سو لاکوس کی مسافت قطع
کر کے سر پر اسکے جا پہنچے اور صف منہج ہاتھ ہوئے بر بازار حرب کا گرم کیا جیت تقوع ضارعہ کیے جان سے مار کر اور
بہتوں کو زخمی کیا اور دو آستہ ہی قزلباش سے پکڑ لیے بعضی گھوڑے اور اسباب و ملاحظہ لیتے
بعنایت ایزدی بزرگی راہ لی اور بہادر منصور مراجعت کر کے چہار کھڑی رات گئے داخل شہر ہوگئے اور سنہ ۱۱۴۴
گیارہ سو پینتالیس میں نواب راہ دیوگڈھ اور خاندیس گذار دو اور سمرقندیم اور بہ پیشتر روزال میں ارادہ تجسیہ ہنساد کا فرما
اور سپرد مالک پنہور کو آپنے اس اور بیشتر میں حضور والا نے کر فرامین مستحالت آپ ہی لکھ کر لیست فرمائیے
فساد سے سر بھوں ہیکہ منطبق خاطر نہی یا وجود اسکے اوائل سنہ ۱۱۴۹ گیارہ سو انچاس میں خلف ارجمند نظام الدولہ
میر احمد خان بہادر ناصر جنگ کے صوبہ داری دکن کی سپرد اور محمد ابو الخیر خان بہادر کو متعین جا ہزارہ خود
کرکے روانہ شاہجہان آباد کو ہوئے اور شمس الدین محمد حیدر کو جو دار وغہ فیلخانہ تھے منصب صدی کیا
سرفراز اور رضت عوض بیکی رسنے ممتاز فرمایا اور آخر ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۴۹ گیارہ سو انچاس میں

فارغ ہوکر صوبہ داری اکبر آباد اور مالوہ کی حاصل کی متعاقب اسکے نادر شاہ والی ایران نے بپا انتظام
سلطان ہندوستان کی سنہ ۱۱۵۱ گیارہ سو اکاون میں ایا وہ وہ اونتیں سبکا ان جبلی کو ہوئیں کہ معاد ابد منتہا
آخر الامر تصفیہ اسکا اسے صوبہ کے نواب کے ہوا جیسا کہ دفتر اول کندرا اور انہیں اوقات میں شمس الدین محمد [illegible] کو سات
اضافہ دو سو کے پانصدی منصب اور خطاب [illegible] نواب عنایت فرمایا ہے عالم لکہا ہی کہ خان سو صوبہ متعلقہ نواب
تہے چنانچہ نواب جب صوبہ میں نادر شاہ کے چلے خان موصوف اور درگاہ قلیخان بہی ورود شار الیہ ساتہ ہاکر تہی خبر
بعد ایام آنے وہیج نادر شاہ کے حوالی دکہنیں کو بالے اور بلند آوارا اور باجی راو ڈپٹیا بالاجی باو کا جو قلعے اور جار
اطراف مانپور کے اپنے قبضہ میں کرکے جہند افساد کار ہا کیا تہا اور نواب کے جنگ کو [illegible] ناقضہ دریش فتنا کرو کا
بارہویں محرم سنہ ۱۱۵۲ گیارہ سو [illegible] میں باجی راو [illegible] کیا اور دو فتنہ فرو ہو اپنی [illegible] جو میدان خالی دیکہا اور
اپنے تئیں مطلق خاطر پا کے بسبب بعض کے اطاعت با کے [illegible] خود مختاری اختیار کی [illegible] ابتدا سے خود خان صاحبزادہ
محمد ابو الخیر خان بہادر کہ قریب [illegible] نسبت کو انکی [illegible] طلب کیا اور [illegible] فرمایا کہ منظر الیہم [illegible] عرض
کی کہ بہت مناسب لیکن اول سر انجام [illegible] کے واسطے جو [illegible] قابل [illegible] مقرر ہے [illegible] فیروزی ہووے
معتمد علیہ ہر [illegible] حال [illegible] العزم [illegible] آخر نتیجہ اسکا یہی ہے آپ ارادہ فرمادیں تب صاحبزادہ
کہا کہ نہیں ہی مطلقا ارادہ میرا [illegible] نہیں ہے اسوقت [illegible] واسطے تہا [illegible] اور رفاقت
کی پس خان معز الیہم روانہ اپنے مقام کو ہوکے اور صاحبزادے بموجب عزم بالجزم کے مشغول حکومت بالاستقلال
نواب کوت جہان اباد میں جو معلوم ہوا بادشاہ کو [illegible] فرزند کی اطلاع کرکے واسطے اصلاح امر
کے رخصت لی اور سنہ ۱۱۵۴ گیارہ سو [illegible] چون میں عازم دکن ہو کے بعد داخل ہونے خجستہ بنیاد کے محمد ابو الخیر خان

دفتر دوسرا حکام دکن کے بیان میں

بہادر کو مصروف بندوبست قلعہ ہوکر تہے مجبور ہے اس خبر کو سنکر بالائی عبور کر کے روز شنبہ اٹھارہویں
جمادی الاول کو ملازمت حاصل کی اسوقت ہمراہ نواب کے مطلق فوج نہتی اور جو لوگ کہ تھے وہ بھی ہمراہ ناصر جنگ
کا مارتے تھے الحاصل ... خان معز کرے نواب نے خاطر عاطر کو اپنی مطلب پایا بیسویں جمادی الاول کو ناصر جنگ نے
ستر ہزار سوار فراہم کر کے واسطے مقابلہ کے سوار ہوئے نواب نے متوسل خان اور خواجم قلیخان اور
برادر جمیل بیگ خان اور رحیم اللہ خان کو ہراول بیچ ... اور محمد ابو الخیر خان بہادر کو جو نقارہ ...
اور متہور خان اور تسلیم خان کو واسطے کمک کے مامور فرما کر فیل خاصہ پر سوار ہوئے نہایت ... لڑائی
شروع ہوئی بعد غروب آفتاب فوج ناصر جنگ نے فرار اختیار کیا علاوہ برین فیلبان بھی ناصر جنگ کا زخمی ہو کر
ہاتھی پر سے گر پڑا لیکن ناصر جنگ بہادر باوجود دو زخم تیر کے جو ... آئے تھے ہاتھی کو ہولتے ہوئے
نواب کے ہاتھی تک پہنچ گئے اسوقت لوگ نواب کے گرد ... ہاتھی کو ایک گھیرے اور متوسل خان نے خانہ عماری
میں اکر چاہا تھا کہ ضرب سے ناصر جنگ کو مارے ... الہی سمجھا ... آپکے منع کیا اسی عرصہ میں ...
نے بھیجی ہاتھی کو اپنے ہاتھی سے ناصر جنگ کے ملا کر انکو اپنے پاس لے لیا اور ... نواب کے ...
فتح کے نوبت بلند آوازہ ہوئی اور ناصر جنگ کے ... منفعل اور محجوب ... ماہ ... کی
ہوئی ... خان ... فتح آکی دو دن ... گذرانی ... دوسرے ... عرض کی کہ سلامتی ...
کی ... دو دو دن ... نواب کو کمال ... حاصل ہوا ... سو ...
... نواب کی کہ اکثر اسمیں ... حاضر دربار جہاں ... متضمن ...
... صاحبزادی ... ناصر جنگ کا لکر ... نواب کے ... ملاحظہ کر کے

تاکہ کدورت طرفین میں راہ نہ پاوے اور قرار اسکا ہو دل ہو اٹھا لیوے اور فرمایا جیسا کہ مقتضا وقت کا تہا صاحب

لوگون نے عمل کیا اگر درمیان ظل اللہ اور کسی شہزادہ کے ایسا ماجرا درپیش ہوتا تو ہم بھی ایسا ہی کرتے خیر بعد

ونصب قلعہ اور گیرایی آن لوگون کے جو ملاتیہ شریک ہوگئے تھے نواب صاحبزادہ کو قلعہ قندہار مین لکر کہ آپ بدر کے

پہنچے اور آپسی سال بعد چند سفارش سے بیگمات محل کے صاحبزادہ کو بحضور ملازمت کی دی اور قلعہ مذکور سے طلب

فرمایا صاحبزادہ سو سو حاضر ہو کر کمال لجاحت اور الحاح سے قدمبوسی کرکے اور عفو جرایم سے سرفراز ہوئے تو ارتکے

آغوش مین لیا اور کلمات پند و نصایح کے ارشاد کیے پس کدورت باطنی طرفین سے زایل ہوئی تو رتبہ تفصیل

نفیس جمیع مقدمات مالی و ملکی کو انصرام فرماتے تھے کہنے سے بعضے مدعا اخلاط کو فی الجملہ ارام ہو

واسطے خدمت دیوانی کے امر کیا بارے ایک معتمد الیہ متدین کو کہ نام انکا راقم کو نہین پہنچا تجویز کرکے مردہ

سرفرازی امر دیا کہ اطلاع دی محمد ابو الخیر خان بہادر کہ مشیر حضور نشین اور نیکخواہ سرکار تھے بہتر

بجا مگر اس شخص کو کہ بیچ اسکی دین تفویض خدمت مذکور کا تہا ورود سرا پا حاضر ہوئے اور عرض کی دیوانی نواب زادہ

ہو کر جب حاضر ہوئے غیر وقت کا پوچھا کہ ارشاد کیا کہ سرور کل دیوانی کیا جنہیں ہیں قیاس الیاس انا ہے کہ نہ ہیجا ن

ابا ہیں ظل اللہ کو مستکر تعیین اس امر کا ہو کہ اصفہا سبب کرسی کے آرام طلب ہو گئے ہین بالکل اور سبب ازین قبیل جو

واسطے اجرا کاروں کے دیوان مقرر کیا ہے اور نہ مناسب ہی نواب نے فرمایا کہ میں تو حکم کر چکا خان معز الیہم نے عرض کی

کیا مضایقہ دربار کے وقت کیا عرض ہی کہ ارشاد اعلام کا بیگہ کو ہو فقدوہ کچہ حکمت عملی کر کذرینگا واضح ہو جب

حکم اعلام کا خان موصوف کو ہوا خان معز الیہم نے نام انکا لیکر زبان فارسی میں ندا دی کہ از صدمہ دار ہوئے باہنور سرفراز کیا فت بعد چند

کہ مردمان داد و قف سمع حال بار خدمت کہتے رہے کہ نہیں حکم اعلام دیوانی کا ہمی ہوا اور نسب الایا بہادر معز الیہم کے

دوسرا دفتر

حکام دکن کے

مجاہد جنگ کا جد اد اکرو ایا اور منذر سے فرازی کی دلوا دیا اب رجوع کرتا ہوں طرف مطلب کے واضح ہو کہ
نواب نظام علی خان ۱۱۶۵ گیارہ سے پینسٹھ میں عزم کرناٹک کا کیا اور ۱۱۶۶ گیارہ سے چھیاسٹھ میں محمد ابو الخیر خان بہادر کو آٹھ
ہزار سوار واسطے مقابلہ بالاجی راؤ کے کہ وہ پینتالیس ہزار سوار کا سردار قوم مرہٹہ سے تھا روانہ کیا آپ بھی بعد
[illegible] میں آیا اور فتح عظیم نصیب [illegible] اور محمد ابو الخیر خان بہادر نے تعاقب کیا بعد [illegible]
معدودے چند [illegible] اور خزانہ وافر اور مال [illegible] پر قابض و متصرف ہوکر [illegible]
نواب نے دو ہزار سوار اور خطاب بہادری اور علم و نقارہ مرحمت کرکے روانہ برہانپور کیا ۱۱۶۸ گیارہ سے اڑسٹھ میں
رونق افزا خجستہ بنیاد کے تھے قدرے مزاج ناساز ہوا اور ۱۱۶۹ گیارہ سے انہتر میں بندر ہوں [illegible]
صوبہ داری برہانپور کی بیچ [illegible] کے [illegible] خواجم قلیچ خان [illegible] محمد ابو الخیر خان بہادر کردی [illegible]
گیارہ سے [illegible] میں [illegible] ہندوستان اور [illegible] کی پہنچی تو واسطے [illegible]
امراض [illegible] اور [illegible] وغیرہ خجستہ بنیاد کے کچھ کیا لکھا ہے کہ اس سال [illegible] ان [illegible]
اور بندر سورت اور احمد آباد و گجرات اور اکثر ممالک جنوبی میں [illegible] قحط غلہ کا پڑا تھا کہ [illegible]
مقرر پائی تھی اور بعد [illegible] اس عالیمقام کا دارالسرور برہانپور ہوا خبر انتقال بادشاہ اور وزیر اعتماد الدولہ
قمر الدین خان بہادر کی آئی نواب غم اور الم اسکا بہت ہوا میں اور [illegible] نوبت موقوف رہی پھر جب خبر جلوس
احمد شاہ کی آئی جشن جلوس شاہانہ فرمایا اور نوبت کا حکم دیا مزاج [illegible] اعتدال سے [illegible]
روز بروز بیماری زیادہ ہونی شروع کی [illegible] حیدر آباد کے ستائیسویں جمادی الاول [illegible]
[illegible] مقام کیا [illegible] امراض [illegible] آثار سفر آخرت [illegible] نمایاں ہوئے اور [illegible]

باوجودیکہ موسم برشکال کا تہا افراط گلولہ ہاے تگرگ وژالہ مین یہان تک کوچ کرکے قریب میمنہ کے پہنچا مگر سب کو ساحل
جیحون پر خیمہ زن ہوے کہتے ہین وہان طبیعت عالی ایسی بگڑی کہ بالکل طاقت و توانائی نہ رہی آخر کار سنہ ۱۱۶۱
گیارہ سو اکسٹھ مین جو تہی جمادی الثانی کو جہان فانی سے رحلت کی صاحبزادہ ناصر جنگ ہمراہ رکاب تہے بعد تغسیل
وتکفین کے نماز جنازہ ادا کرکے محافہ کو روانہ خلد آباد کیا بعد چند روز روضہ مین حضرت برہان الدین اولیا اور
مرحوم دفن ہوے اور یہہ بہی واضح ہو کہ وقت انتقال دو گہڑی آگے نواب ناصر جنگ کو لکہ کر کے دس نصیحتین بتائی
تہین اول رئیس دکن کو لازم ہے کہ حتی المقدور مشغول کہ یہ زمیندار اس نواح کے ہین ہی نہ کرے دوم انہدام
بنیان بنی آدم مین ہرگز جرات نہ کرے مگر مجرم کو حوالے قاضی کے کرے اور آپ حکم قتل کا نہ دیوے سوم بموجب حکم
بحکم فسیروا فی الارض پابند مقام علی الدوام نہ رہے چہارم بیداد کو دفع کرے اوقات کو اپنے واسطے نظم امور متعلقہ
کے تقسیم کرے اور وقت فرصت کے ہمیشہ روز اپنے پاس رکہے پنجم واسطے قیام دولت زمینداران دکن ہمیشہ دلجوئی اور انکی
تعظیم کرے ششم کسو کا حق تلف نہ کرے اور پاس مروت کا ملحوظ رکہے ہفتم سزاوار دہ کو جیسی چاہئے ملکی اور
مامور کرے اور کم کاسہ کاری کا موقوف نہ رکہے بلکہ فرقہ اسلام عیسائی سال اہات و ستاں و جنگ ...
تا دو بکر محروم نہ رہیں ہشتم راہ دار اصحاب کو بجا فرزندون آپ کے پرورش و تربیت اور اونکی قدر و منزلت میں
سعی بلیغ کرے اور بعد آپ کے الدیہا کو جملہ فرزندون اپنے شمار کرکے در پے اونکی شکست نہ ہووے اور کوشش
سخن بر عاقلان نگرے نہم ارذل کو خدمت مجلس مین بار نہ دیوے دہم اونی کو کار
عمدہ اور عمدہ کو کار اونی نہ دیوے یازدہم ہمیشہ ادب سلطانی بجا لاوے اور اطاعت مقصود
کرے چنانچہ نادر شاہ نے ایکدن قطعات سے مجھ سیاہ عطا سلطنت کے مخاطب کیا تہا

دوسرا

حکام دکن کے [illegible]

میں بعوض کلاہ نوکریشہ ہوئی لفظ تکلہ اسی سے مشہور ہوا کہ شاہ موصوف نے کہ تحسین تکلہ تبارک اللہ کی بابت

اور آفرین فرمایا دوازدہم ناصر جنگ میں اقدام کیا اور اول حق ایسا قائم کیا سید

جنگ میں محمود دہلی [illegible] اور حق تعالیٰ نے اور اپنی جا پر قائم رہے اور زنہار در مقابلہ جنگ کے سیزدہم

بوسیلہ کہ میں جمع کیا ہی اگر اسکو طرف سے قدم بقدم ہیچ ترجیح کرو تو البتہ طبقہ بطبقہ [illegible] چہاردہم

پیچ وانہ جو ہمراہ [illegible] موجود واسطے [illegible] سپاہ اور بیاران خصوصاً واسطے [illegible] ہو

ہی بالکل [illegible] پانزدہم [illegible] امرا [illegible] اس میں جو [illegible] اگر وہ حالا

یا عمل قرار پایا مقصد [illegible] اس امر کا ہر حال میں ضرور [illegible] زنہار [illegible] تمام [illegible]

وکردن زد [illegible] اور لفظ [illegible] جو مشہور [illegible] انہیں [illegible] اور

[illegible] قرار کرے [illegible] آیا [illegible]

[illegible] مقصد [illegible] اور [illegible] تاریخ رحلت

جناب [illegible] اور لقب [illegible] وقت انتقال [illegible] از انجملہ [illegible]

[illegible] صوبہ دکن [illegible] فرزند [illegible] امیر الامرا [illegible]

خان بہادر [illegible] نظام الدولہ ناصر جنگ [illegible] احمد علی خان بہادر [illegible] امیر الممالک آصف الدولہ صلابت جنگ [illegible]

[illegible] خان بہادر [illegible] نظام الملک آصفجاہ ثانی میر نظام علی خان بہادر [illegible]

[illegible] میر محمد [illegible] خان بہادر اور [illegible] الملک [illegible]

[illegible] جاہ میر مغل علی خان بہادر [illegible] اس جناب کے

حصار شہر برہانپور بھی کہ سنہ ۱۱۴۱ گیارہ سے اکتالیس میں بنایا تھا اور نظام آباد بالاگھاٹ تعمیر فرمایا اور بیچ مسجد

کاروانسرا اور دولتخانہ اور پل بھی بنایا اور اتمام حصار شہر حیدرآباد اور نہر رسول پورہ شہر اورنگ آباد میں کہ بعد مرور دہور

بیکار شکستہ ہو گئی تھی اور طبیعت نواب شہید کی موزون تھی باوجود عدم فرصت امورات ملکی بہت سے دیوان

فارسی اشعار آبدار کا تیار فرمایا ابتدا میں تخلص جناب کا شاکر تھا بعد آصف کیا چنانچہ یہ اشعار طبع اور نواب کے نظم میں

چون گل ہوس بیک یار گریبان دریدہ است :: آئینہ زسوز سینہ بلبل گداختہ است :: زنہار دل بنقش نگار جہان مبند ::

رنگی که دیده رنج گل بی بقا نیست :: شاکر برنگ برق درین عرصه جهان :: دامن زخویش برزده یکره مفت است

نواب ناصر جنگ شہید کا بیان

نواب نظام الدولہ ناصر جنگ میر احمد علی خان بہادر بعد پدر بزرگوار

کے دو دن تک بعد فوت عزا رہے اور جب تیسرا دن ہوا موافق ضابطے کے ختم کلام اللہ اور فاتحہ ہو چکے بر اتفاق

سب امیروں کے جادۂ اطاعت کی تھی حکم نوبت کا دیا چنانچہ تا بیان دو سردار اطاعت کی قسم کی مگر سعد اللہ خان بہادر مظفر جنگ

کہ سابق میں طلب ہدایت محی الدین خان تھے جادۂ انحراف کا اختیار کیا اگرچہ امر حسب خوشنودی نواب ممدوح کا مبنی

کو کام فرمانداری کا سپرد کیا دو سرے وقت موقوف کیا اور جب ظل سبحانی احمد شاہ بادشاہ کو خبر رحلت نواب مغفور آصفجاہ بہادر کی پہنچی

فرمایا اور عماد الملک غازی الدین خان بہادر کو کہ وہ حاضر دار الخلافت تھے دربار میں طلب کر کے خلعت ماتمی سے سرفراز کیا اور

خدمت وزارت کی جو بعد قمر الدین خان کے انتقال آئندہ نواب مغفور کے ملتوی تھی ابو المنصور خان بہادر

صفدر جنگ کے سپرد کی اور بعد چند روز کے بعض بعض ارا کین سے شبل جاوید خان وارد عمدہ نواب

خاص سے متنفر ہو کر نواب ممدوح کو دکن سے طلب فرمایا نواب ممدوح حسب الطلب سنہ ۱۱۶۲ گیارہ سے

باستی بانصف خاطر جمع نہ ہونے کے اس سے علی الخصوص ہدایت محی الدین خان کے

انکا نواب ممدوح سے یعنی تہا عازم ہندوستان ہوکے اور وقت نہضت فوجداری بگلانہ کی محمد ابو الخیر خان بہادر
کو اور بیگم قاضی ابراہیم کو عنایت کیا اور صوبہ داری برہانپور کی خواجہ قلی خان کو اور محمد ابو الخیر خان بہادر کو خطاب شمشیر
بہادر سے سرفراز کیا اثنائے راہ شقہ دستخطی خاص فتح و نصرت کا بیگاہ سلطانی سے شرف صدور پایا اور ضرب ... عبد الن...
ہدایت محی الدین خان کی بہی متواتر پہنچی پس ان سب عرضی حضور میں کر کے معاودت کی اور بکمال صعوبت کے
موسم برسکال کا تہا خجستہ بنیاد کو پہنچے اس عرصہ میں سعد اللہ خان بہادر مظفر جنگ عرف ہدایت محی الدین خان پسر
خان عرف چندا صاحب کو متفق اپنا کر کے ادہر کا طرف آئے انور الدین خان بہادر شہامت جنگ ... نواب ممدوح
تہے عزم مقابلہ کیکے نکلے ہنوز چند منزل انہوں نے طے نہیں کی تہی کہ مظفر جنگ و سرداران مذکور داخل ارکاٹ ہوکے
اور ہندوستان کا کر کے ایک جم غفیر فرانسیسوں کا جو ساکن بندر پہلچری کے تہا طلب ما کر کے چہٹی شعبان سنہ ۱۱۶۲
گیارہ سے باسٹھ میں انور الدین خان پر آئے اور انکو مار لیا نواب ممدوح کو جب خبر ہوئی آخر رمضان المبارک خجستہ بنیاد سے محمد ابو الخیر خان
شمشیر بہادر کو ساتھ لیکر کے آپ تیس ہزار سوار اور توپخانہ بیشمار اور ایک لاکھ پیادہ لیکر متوجہ ہوئے پس نزدیک قلعہ پہلچری کے
ربیع الآخر کو سنہ ۱۱۶۳ گیارہ سے تریسٹھ میں مقابلہ فریقین کا ہوا تمام توپ چلتی رہی بعد غروب آفتاب کے ہوا کا بار
موقوف رہی رات کو مردم دو نوبت کے دم لیئے دوسرے دن شاہ نواز خان اور محمد نواز خان گرفتار کر کے
مظفر جنگ ہدایت محی الدین خان کو لشکر میں نواب ممدوح کے لے آئے نواب ممدوح بہت خوش ہوئے حکم فتح کے
شادیانوں کا دیا اور ہدایت محی الدین خان کو زندہ نظر بند فرمایا ہر چند کہ دولتخواہوں نے عرض کی کہ بقائے ہدایت
محی الدین خان کی موجب فتنہ اور فساد کا ہی ہوگا بار دیگر اسقدر ہمت نہ آپکے قتل کر ڈالنا انکا اسوقت بہت

دوسرا دفتر
حکام دکن کے
بیان میں

مصاحبوں کو جان اور مال کی امان دی اور قصور معاف فرمایا اور اسی ضمن میں رشید خان کو صوبہ داری خجستہ بنیاد کی
دی جو محمد ابو النجیب خان بہادر کو تھی دیکر حضرت محمد ابو النجیب خان بہادر خجستہ بنیاد کو سید خان مذکور کے سپرد کیا یوں
کیونکہ ان روزوں صوبہ دار رہا کہ عوام قلیجان پیچھے قبایل پاس آئے اور جسمیں جو بیچ میں انواع
انواع کے جبر شروع کئے تو نواب ممدوح نے در سبکی اس امر کی واجب جانکر فوج واسطے انکی مدافعت کے متعین فرما
چشم زخم لشکر اسلام کو پہنچا اور قلعہ نصرت گڈھ پنجرہ کا جو بہت سخت اور لگا کر تا کا بہانہ شیخان فراست کیا
پس نواب ممدوح نے کمال غیرت ذاتی اور حرارت دینی سے واسطے تدارک کے خود بنفس نفیس متوجہ ہو کر فرار سے
سرداران افاغنہ کرناتک کو جو ملازم رکاب تھے بطمع ملک بالی کی نقض اتباع کر کے قریب قلعہ کے پہلی کے
بہی بہ تاریخ سترہوین محرم الحرام کی سنہ ۱۱۶۱ گیارہ سو اکسٹھ لشکر پر نواب ممدوح کے اور توپخانہ
سے گذر کر دولتخانہ تک پہنچ گئے نواب ممدوح فیل ہاتھی پر سوار ہو کر طرف افاغنہ مذکورہ کے ایسا
ہے کہ بالاتفاق ایک دفعہ انکا کرین روان ہو کر وقت موعود پہنچا تھا جب ہاتھی نواب ممدوح کا قریب
بہادر کے ہاتھی سے کہ وہ سردار افاغنہ کا تھا ہوا نواب ممدوح نے تو اضع سے قبل اسکے بیچ کے ایک تھا سر
پر رکھا باوجود اسکے ادہر سے ادب عمل میں آیا تو بھی نواب ممدوح نے اس حرکت کو حمل بیچ آئی اور انکی
شرف پر کہ آج مجھکو یہ بیجا ہوگا واسطے دکھلائی دینے کے آتین ہماری کے قدر سے بلند اور فرمایا
کہ ای برادر وقت کشش اور کوشش کا ہے جان اور دو شخص خواصی نشین اسکے تھے حق نمک
طاق نسیان پر رکھ کر عامل قہر و غضب منتقم حقیقی کے بالاتفاق نواب ممدوح پر بندوقیں
اور سینہ بے کینہ کو انکی ہدف تفنگ اجل کا کیا فوراً اسیکو وہ جناب نفیس فرار و روضہ رضوان کے

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

ہوئے بپاس کم ہمت جانثار بیرے یالی کو پیٹھ دیا اور جلدی سے نواب شہید کا سر نیزہ پر بلند کیا انا للہ

وانا الیہ راجعون پھر آخر روز لشکر کے لوگوں نے سرتن سے ملا کر تابوت نواب شہید کے روانہ بیجاپور کیا

لفظ حسین خاں شہ مادہ تاریخ نواب کا بھی اور مدت سلطنت کی جناب کی دو سال چھ مہینے دس روز ہیں اور یہ بھی جاننا

چاہیے کہ نواب شہید تین روز قبل شہادت کے ہات پر ایک زخم لگ کے تو بہ کی تھی اور تا دم شہادت پیر کہ اور نواب

کمال ترحم مزاج تھا فصیح الکلام صاحب قلم سہی علم شریعت و علم موسیقی اور فن مصوری

ماہر اور موزون طبع اشعار ہندی و فارسی دونوں خوب کہتے تھے اکثر سلاطین دکن کے شعر دیکھنے میں آئے ہیں لیکن

مجرے کلام نواب شہید کا سب سے اعلا اور افضل ہے چنانچہ یہ ابیات انھی کے ہیں نام تخلص مقرر کر کے کہتے ہیں

فرزند خاص حضرت آدم نمیشود ٭ فرد دار دریا دل ہست کو پر فشان بہرسد ٭ ای صد جا من کنار تیپا

بیرسد ٭ وله اگر بوی ان گل صبا میرسد ٭ زخم دل ما دوا میرسد ٭ دل از من ربایند گل سیاه ٭ ز جا تیپا

بجا میرسانند ٭ و دوہر کجا شستند ان سر و دبیکرد و بلند کردن پنجه ہم ز دور بیکرد و بلند ٭ ہدایت

محی الدین خان کا بیان مظفر جنگ سید احمد خان بہادر ہدایت محی الدین خان ابن نواب سعد اللہ خان حقیقی

فرزند صبیہ مغفرت مآب کے ہیں نواب شہید باوجود موجود ہونے سلطنت کے نواب امیر الممالک صلابت جنگ سید محمد خان بہادر اور

آصفجاہ ثانی نواب میر نظام علی خان بہادر اور شجاع الملک بسالت جنگ میر محمد یوسف خاں بہادر اور ہمایوں جاہ ناصر الملک

مغل علیخان بہادر چاروں فرزند مغفرت مآب کے نظر کرنے کمسنی اور علم و کاردانی کے حیلہ مردان اہل اسلام اور

گروہ فرانسیس سرداری بیرخان جلالت نشان کے رضامند ہو کر ریاست پر قائم کیے اور ٹہہائوں جلد میں

قتل نواب ناصر جنگ کے بہت تکلیفیں اور محالات سیر حاصل لکہو الیتے ہدایت محی الدین خان بعد جلوس شہید صوبہ دار

بعد انکی مہری انکا نام ہے محمد ابوالخیر خان شمشیر جنگ بہادر کرکے ارسال کی کہتے ہیں کہ حسب نقل سند مذکور کی مہر کی
ہوئی قاضی بلدہ کی خواہم قلبی انکی بچشم خود دیکھی کیفیت نوشتہ کردی اور متصدی شہر [illegible] رجوع ہوئے اور [illegible]
راہ اس نامی پرس کو مقید یا سرکار نواب شہید سے اگرچہ جدا فرنے تہا لیکن قتل مین نواب شہید کے بعد شہید کے بہی [illegible]
رکہتا تہہ واس خطاب بکردوا انبا کیا آپ چند روز کے بعد ہدایت محی الدین خان کے طرف سے پہلچری مال اکرکیان پہنچے حاکم وہان کے
ملاقات کی اور وہان سپاہ فرانس کو ہمراہ لیکر عازم حیدرآباد ہوا اور ملک افاغنہ مذکورہ مین اگر سنبہلان انتقام نواب شہید کی
ہوا چونکہ وہ [illegible] گستاخی ہوتی تہی [illegible] ہر دو حریف علی الخصوص ہمت بہادر خان ہدایت محی الدین خان سے نقاض
نقصف اموال نواب شہید کا شروع کیا ہدایت محی الدین خان کو مرشد [illegible] تادیب کو واجب ولازم جانا اور [illegible]
ربیع الاول کے [illegible] پر قوم مذکور کو ہمراہ لیکر صف آرا ہوئے ہمت بہادر خان اور دوسرے سردار
اوہر سے بہی مقابلہ پر آئے اور جنگ عظیم وقوع پائی بہت سے نامور آدمی دونو طرف کے مارے گئے آخر کار
ایک تیر ادہر سے آکر آنکہہ مین ہدایت محی الدین کے ایسا لگا کہ کام انکا تمام ہو گیا لیکن رجہ رگہنات داس
[illegible] کہ خواصی مین ہدایت محی الدین کی بیٹہا تہہ تدبیر عقلمند لائے یعنے جسد کو ہدایت محی الدین خان کے
[illegible] حوضہ مین اسطرح پر قایم کیا کہ یہ کہوے تہا کہ یہ قالب بیجان ہے اور لشکریان طرفین کے بدستور
مشغول جانبازی رہے حتی کہ ضرب بندوق کی گولی سے بہادر خان مارا گیا اور پٹہان فرار اختیار کیا اور [illegible]
لشکر سے اسکا کات کر نیزہ کی نوک پر بلند اور آوازہ شادیانہ بلند ہوئے جب داخل خیمہ ہوئے [illegible]
کہ ہدایت محی الدین خان خان کا بہی کام تمام ہوا اور یہ بہی واضح ہو کہ اس لڑائی مین ایک زخم تیر کا [illegible]
آصفجاہ ثانی میر نظام علیخان بہادر کے [illegible] وہ بہی [illegible] پر لا میدان جنگ تہے آیا

دوسرا

حکام دکن کے بیان میں

لیکن مآل اسکا بخیر ہوا تحسبن اللہ غافلا عما یعملون الظالمون عجیب یہ واقعہ ظہور میں آیا یعنی سب اتفاق باہم متفق قتل نواب
شہید کے پر ہوا کہ سات ہزار روز کے عرصہ میں بوقت شب قتل نواب کا بہی اپنی سزا کو پہنچے دو دیگر دن جنگ کے مقتولوں کو صحرا میں دفن
کیے اور طرفہ تر یہ ہے کہ لکہتے ہیں کہ تابوت نواب کا بہی مجروح جسد مبارک کو ہوا چنانچہ کد راسی تاریخ روضہ میں داخل کیا
بعد نماز مغرب کے جسد مبارک شوقن ہوا العظمۃ للہ قاتل نواب شہید کے بقتل از وقت آنکے بہ خاک ہوگئے و بلدی کہ خون ناحق مرد دانا
شمع را این چنان ہدرد کہ شب را سحر کنند تا ورا آپکے بہ شہید احسان کرم کہ اکثر ہدایت محی الدین خان کو نصیب اور بعض ملک نا ملک کی
دیتا تہا چند روز بعد ہاتہ سے محمد علیخان پسر انور الدین خان المخاطب بانور الدین خان کے مارا گیا اور کشایش دامن اس کی قتل
ہو گیا استطاعت سے بعد اسکے سرداران قرابست بہی اپنی قوم میں گیارہ سو لشکر شیدہ پوش والے ہو آئے
کا تردد بیکے زندہ وشکستہ ہوئے حاصل کلام بعد قتل نواب شہید کے دہ ناحق تہا ایک عذر ہوا کہ اسطرف کے لوگوں
سے تا دم زیست کوئی آسودہ نہ رہا اور یہ بہی واضح ہو کہ ہدایت محی الدین خان بس مرد شجیع تہے اور کمال زیرکی
وقت بسبب حدت ذہن کے بیشتر راغب طرف علوم معقولہ کے تہذیب منطق از بر تہی مدت حکومت انکی
مہینہ بیس دن نواب صلابت جنگ کا بیان نواب امیر الممالک آصف الدولہ صلابت جنگ سید محمد خان
بہادر بعد کشتہ ہونے مظفر جنگ ہدایت محی الدین خان کے بذل کرنے کے میر نظام علیخان بہادر اور نواب
محمد شریف خان اور میر مغل علیخان کے مسند ایالت پر تمکن پایا اور بعد ضبط ربط زمان لشکر بندی حیدر آباد کا
ارادہ کر کے کرنول پر آئے اور مسند نشینی کے دو ہا ہیکے فارغ ہو کر متوجہ کرنول ہوئے اور اسکو مفتوح کیا و تائب شہید
بر آئے اور خزاین قلعہ محمد نگر اور شہر پر متصرف ہو کر بعد طی منازل کے رونق افزائے اورنگ آباد ہوئے واضح ہو سبب
شہید ہونے نواب ناصر جنگ کی باغی پیٹھان اپنا کو بہتی غازی الدین خان فیروز جنگ بود

تعزیت خلعت صوبہ داری دکن کیسے بخطاب نظام الملکی کے مخلع ہوکر چونکہ مفصل احوال مظفر جنگ بہ ہدایت محی الدین خاں کے
بیچے خطوط اظہار دانائی اور زرمات بنام سپہ سالار محی الدین خان اور بنام سعد اللہ خاں کے اور سند سپہ سالاری و دیگر ہر اہل خدمت
سند صوبہ داری پالکنڈہ کی مع فرمان بادشاہی کے نام سے خواجم قلی خان کے روانہ کیے محمد انور خان شمشیر بہادر نے حقیقت
سے نواب صلابت جنگ کو عریضہ سے آگاہ کیا نواب نے مضمون خان الکا شمشیر بہادر کو جہاں زوار بالکی اور امام جنگ خطاب سے سرفراز کر کے
صوبہ داری بلدہ مذکور کی ارسال کی خواجم قلی خان جیسا کہ داخل بلدہ ہوئے امام جنگ شمشیر بہادر عمل کامل کر کے
شیخ ریاست اور محمد غیاث خان کا بدار بخشی فوج بہادر سے صوبہ بعہدہ خواجم قلی خان کو ہوئی صد سیاہ ان
چو کمیں بلند ہوا تھا او تھا کہ حسینا محمد ابو الخیر خان بہادر کا نصب کر دیا کہتے ہیں کہ اس کا میں چند تقریبات یا تک
سے پر پیش ہزار روپیہ خواجم قلی کو بابت طلب سپاہ وینے پر فیصلہ ہوا اور خود بخود ارباب کا وبار سے مقدمہ ہوکے حسب
امام جنگ شمشیر بہادر جو پیچ کیا نواب صلابت جنگ نے شمشیر امام جنگ کو چھ ہزار سوار کی تنخواہ منظم کر دیا اور یہ بھی واضح
ہوا ان دنوں ماہ شوال میں خزانہ پانچ لاکھ روپیہ کے زیادہ کا سو صفح جباۓ مقبوضہ افواج سے نظام الملک سپاہ
راہی ہوا قریب شہر کے پہنچا امام جنگ شمشیر بہادر استراحت کرکے داخل شہر کا ہوئے اور متصل اس کے سند بلدہ مذکور کو
بہادر امام جنگ شہر سے گذر کر روز جمعہ بنیاد دیتے کہ اثنا راہ مرض فالج سے بیمار ہوا اور انتقال میں
جو بہوس نقیض کو ملازمت نواب صلابت جنگ کی حاصل کی اور بعد الحاق امام جنگ شمشیر بہادر موصوف نواب صلابت جنگ
پایہ بار رہے ذی الحجہ سنہ ١١٦٦ گیارہ سو چھیاسٹھ میں ارادہ سے تنبیہ بالاجی راو پیشوا کی راہ شہر اورنگ آباد
سے نکلے اور شمشیر بہادر امام جنگ کو ہمراہ لیا اور نصرت جنگ جینڈ ولی پر مقرر کیا فوج مرہٹہ کی یہ خبر سنکر
پسپا ہوئی اور سواری نواب صلابت جنگ کی تا احمد نگر پہنچی پھر وہاں سے توجہ

دوسرا دفتر

احکام دکن کے

[illegible]

طرف دار الحرب پونہ کے فرمایے سنہ ۱۱۶۵ گیارہ سو پینسٹھ ہجری میں بارھویں تاریخ محرم الحرام کی بالاجی پنڈت
پچاس ہزار سوار سے مقابلہ کیا امام جنگ شمشیر بہادر باوجودیکہ مفلوج تھے فوج سپاہ میں سے کو ممانعت کرکے گروہ گروہ
نمایاں بہم پہنچایا کہ آخر کار غنیم واپس گیا دوسرے روز واسطے طلب کے امام جنگ شمشیر بہادر ناصر جنگ بہادر
پسر محمد امجد خان بہادر ہمشیرہ زادہ کو بھیجا اور عزیز الدین خان نوابزادہ کو بھیج رفقا بھی ساتھ کیے رخصت کیا بالاجی
اسطرف سے ہر ایک سر گروہ فوج کو بھی ہمت [illegible] زمین کی [illegible] مذکورین فوج غنیم
کو اور ہزیمت کے [illegible] شکست عظیم دی محمد امجد خان کو زخم کاری آیا اور [illegible] شہید ہوئے
کہ بعد اس جنگ کے صلح [illegible] آپس کی باتیں [illegible] فتح جنگ [illegible] شمشیر بہادر امام جنگ
دار السرور کو روانہ ہوئے اور نواب صلابت جنگ داخل حیدر آباد ہوئے اثنا میں امیر الامرا فیروز جنگ [illegible]
پیشگاہ سے اعلیحضرت بادشاہ کی بایماء رخصت کا لیکر عازم اس نواح کے ہوئے چونکہ منظور الہی یہ تھا کہ ریاست دکن کی
نواب صلابت جنگ بحال رہے فیروز جنگ محتشم بہادر آکے ساتویں ذی حجہ [illegible] علت [illegible]
[illegible] بقا کو [illegible] بعضے کہتے ہیں کہ مسموم ہوئے العلم عند اللہ عجب فتح غیبی کہ جو وہم و خیال
میں کسی کے نہ تھی ظہور کی ابتدا سنہ ۱۱۶۶ گیارہ سو چھیاسٹھ میں نویں تاریخ محرم الحرام کی [illegible]
محمد [illegible] امجد [illegible] دس ہزار روپیہ کی جاگیر [illegible] سرکار [illegible]
حیدر آباد سے بلند و ممتاز ہوئے اور سنہ [illegible] میں فرمان بادشاہی اور خطاب [illegible] محمد خان بہادر [illegible]
اور سند صوبہ داری دکن کی بسبب انتقال فیروز جنگ حضور [illegible] ہوئی [illegible]
شمشیر بہادر امام جنگ [illegible] ربیع الاول [illegible]

اور سنہ الف میں جو آثار لیں سے کہ انکا سردار موسیو بوسی زادہ راجہ رگھناتھ داس تہا جیسے سکندر خان بہادر رکن
الدولہ کے طلب تنخواہ پر کدورت آئی اور بہادر بسبب تقلب تنخواہ خدمت وکالت کی مطلقا ترک کی اس خدمت عمدہ
پر سنہ الف گیارہ سو ستر میں صمصام الدولہ صمصام جنگ شاہنواز خان بہادر مقرر ہوئے اور سنہ الف گیارہ سو اکہتر میں
عالمگیر ثانی واسطے نواب کے ایسی ترتیب بہیجے مادہ تاریخ اسکا یہی مصرعہ از شاہ شد آمد ماہی بہم مرتب اور ایسی
صوبہ داری رام اور خطاب نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر قسمت از ہو کر مع فوج تعینانی اور بعضے امرا شریف فرما
اس سمت کے ہوئے اور آپ بہی ارادہ ہے اور نگ آباد کے نکلے اسی ال الجمہور مظفر خان نواب صلابتجنگ کا بہا موضع یودان
پر کہ زیادہ بہادر سے ایک جنگ صعب ہوئی آخر کار صلح عمل میں آئی قریب تہا کہ جملہ فرانسیس لوگ متعلق
موسیو بوسی کے باعث ورود نگار انبدا بہادر کے بہ ہدایت محی الدین خان ہمیں سپاہ کے کول اور راجہ سبد کر و غیرہ کو بہ صلابت
تنخواہ جاگیر اپنی تہر اکر ذی اقتدار ہو کر یہ تہے صمصام الدولہ برطرفی اکی دلوادی پس و ہان سے اتہکر ظاہر
حیدر آباد پر آئے اور چاہا کہ قلعہ بیدر کا لیں قلعدار نے ہشیاری کی ایک روز بیگ قلعہ کے آپنے بدر اس ضمن
میں چہبیسویں تاریخ رمضان کی رونیجان نام ایک شخص کو حیدر جنگ عبدالرحمن خان صاحب اختیار کار رفاقت موسیو بوسی
کے سو بہانہ بے ایم خاص کہ وہ داماد اور بہانجہ شوکت جنگ تہا اور نیابت صوبہ داری حیدر آباد کی انہی
متعلق تہی اور رو ہنچا ہے عبد الملاقات کا اسکا تمام کیا آپ بہی مرتبہ مرتبہ یکدم اسکو سا سہجا یا کہ وہ بہی
ساتہہ ہو بیدہ فرانسیسوں نے موسیو بوسی کے شہر کو بطور نازحت غیر آئے قصبہ میں لاکر قصر چار محل میں اور
اور واسطے رعب شمی داب کے چار محل مذکور اور چار منار پہ توپیں نصب کیں دین نواب اور مقبلہ ان خان
بہ ہدایت سکر و ان سے چلے اور جب وہاں آئے فرانسیسوں نے انکا مقابلہ کیا بہر کچہ سمجھے اور صلح کیا ہوا۔

صلابتجنگ داخل شہر ہوئے اور حیدرجنگ نے ملازمت حاصل کی لیکن صلابتجنگ نے موسی بوسی کو سیف الدولہ
عمدۃ الملک خطاب دیکر طرف بندری کے اور سکاکول محالات جاگیر اسکے روانہ کیا اور آپ مع صمصام الدولہ متوجہ
فجستہ بنیاد کے ہوئے اور شہر صفر سنہ ۱۱۶۹ گیارہ سو انہتر میں موضع دیوبلی پرگنہ کلدام کیر کار ملکنڈور کو اناسی
ہزار روپیہ کو دام یعنی ہزار روپے اور پرگنہ راجگوپال پور سرکار مذکور فولاک ہزار دام بموجب اندازہ مبلغ مذکور
تنخواہ جاگیر سے انہ اضافہ ایکہزار سوار اور خطاب جانثار کے ساتوں ... الدولہ کو رفعت پناہ محمد اکرم خان کو در
صدرالمہام کے بعد انتقال پدر ... سے ... سال ۱۱۷۰ گیارہ سو ستر ہجری میں صمصام الدولہ کو
... ہوا کہ دو برس انہوں نے ... کو ... اسکا دس بارہ لاکھ ... اور ... صمصام الدولہ
... لیکن انہیں کچھ اور سوجھی غرض مطلب اپنا حضور میں نواب صلابتجنگ کیا چونکہ وہ بذر ... الامس ...
نصف ... احوال و ... ضروری ... کہ شہر پناہ ... اباد کو ... ہوا اور وہاں ...
شخص ... عرصہ میں ... سلسلہ جنبان ... سے ... نواب صلابتجنگ چارہ کار ...
نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر کے ... سمجھ کر ... نہیں ... طرف فرمایا نظام الدولہ میر نظام علیخان
اسوقت ... کہ بالاجی راو اور ... سے نواب صلابتجنگ کی ... لیکن ... زخم ... پہنچے
... سے ... نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر ... سے ... اور ... داخل ... فجستہ بنیاد کے ارادہ ...
... اور ... صمصام ... جاکر ... وقت ... کو ... سے ... صمصام الدولہ
... ربیع الاول سنہ ۱۱۷۱ گیارہ سو اکہتر میں قلعہ سے آئے اور ملازمت نواب صلابتجنگ
اور نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر ... حاصل کی اور ... نظام الدولہ میر نظام علیخان

حکام دکن سے دوسرا ... بیان

ہر ایک کے ہمراہ ادنی اور ملک اور بیدر اور بیر کی وقت جنگ کے نامزد فرمایا اس عرصہ میں بمضمون [illegible]

جنگ کو سمجھایا کہ اگر یہ مہم بھی نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر کی انصرام پاوے تو انکو ریاست میں اختیار کلی [illegible]

زیادہ صلاح یہ ہی کہ آپ بذات خاص ارادہ فرماویں نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر اس امر کے [illegible]

لکھی اور دلکو نواب صلابت جنگ کے وسوسوں سے پاک کیا جب وہ مطلبی خط [illegible] صلاح والا [illegible] کی

نظام الملک آصفجاہ ثانی کے سرفراز ہوکر تمام ریاست کی [illegible] اختیار میں لائے اور ہر ایک [illegible]

خواہ رعب و داب خواہ تالیف قلوب سے [illegible] کیا اور [illegible] کا کام [illegible]

تفویض کر کے صلح کی اور [illegible] فرمایا [illegible] جنگ کا [illegible]

اور [illegible] جاگیرات [illegible]

[illegible] اور حیدر جنگ [illegible] داخل [illegible]

کر دیا پس نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی [illegible] فتح ہو کے اور [illegible] کل قبضہ اختیار میں [illegible]

آپکے چند روز میں [illegible] صمصام الدولہ [illegible] اور [illegible] بہادر [illegible]

[illegible] آصفجاہ ثانی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نظام الملک آصفجاہ [illegible]

ثانی [illegible]

پیغام کہلا بہیجا اور اسکو جلد طلب کیا وہ اجل گرفتار چند آدمیوں کو ہمراہ لیکر دیدہ دلیری سے بتاریخ سویم رمضان کی قریب نصف النہار کے بساعت گیارہ گہڑی میں ہمیشہ کے حجرہ میں نواب نظام الملک آصفجاہ شہید کی چلا آیا اور نواب نظام الملک آصفجاہ شہید نے رفقا اپنے سے ایکایک کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ میں انکو تمہارے سپرد کرتا ہوں جسکے باعث سے اپنی محفوظ رہے اور آپ تیار نہیں ہوئے بلکہ حسب الحکم دوستی کے بہ نظر اتحاد پیر جوان کے مامور ہو چکے تھے حسب الارشاد کام انکا تمام کرتے ہیں کہ قمقام جنگ نے پیٹ کر دونو ہاتھ اسکے پکڑ لیے اور رستم خان ذی قرابت بزرگان اقوام اور شمشیر جنگ متعاقب اسکے دیگر کے دو جلد ہر تہیگاہ میں اسکے آیا اور غلام سید خان نے سر پر تلوار لگائی اور بموجب قول ہر عالم راجہ پرتاب وند نے شمشیر چلائی آخرکار بیہوش ہوکر گرا انکو انہوں نے ذبح کر ڈالا اس پر حیدر جنگ کو نامردہ چاند ہیں لپیٹ کر ایک کونے میں ڈالدیا اور نواب نظام الملک آصفجاہ شہید کا غلام محمد غوث خان بہادر کہ سپہ اصلاح کرکے کہوڑے پر سوار تمام لشکر سے نکلے اسمیں جوانان بار جو ہمراہ حیدر جنگ کے تہے انہوں نے چند منٹ تک لعین کے بازو پر ایک تلوار لگائی لیکن حافظ حقیقی نے نواب نظام الملک آصفجاہ شہید کو بچا لیا اور کوبیان بیت ہوا برکتیں اور نواب نظام الملک آصفجاہ شہید نے تہوڑی سی مسافت طے کر کے آپنے تئیں ایک شہر پر پہنچایا کہ سنجار فیق آنکی صبح ہوا کہ وہ دونو دیوان وہان سے وارث حیدر جنگ اور نہ پیو بہوتی چلا گئے قدرت الہی کی جسکو وہ چاہتا ہی فتحیاب کرتا ہی ایک زلزلہ عظیم برپا ہوا اہل توپخانہ اسکے مقام حیرت میں تہے اور کلمات ہذیان کے زبان پر لاتے تہے غرض نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی نے وہ جرأت کی کہ کارنامہ رستم اور افراسیاب کا منسوخ ہوگیا تو نے جب سنا کہ حیدر جنگ کس طرح پر مارا گیا اسکے حواس جاتے رہے اپنے تئیں نواب صلابت جنگ کو عرض ہوئی نہیں معلوم ویسے کیا سمجہے لیکن کچھ دا اچھا کیے جب اپنے تئیں نزدیک شہر کی سوسی

حکام دکن کے دوسرا بیان

پہنچایا تھا نتیجہ یہ امر فی الحقیقہ اسکی اطمینان کا باعث ہوا اور نظام الملک آصفجاہ ثانی متوجہ طرف بنگلہ

راجہ چندر حیدرا بہو اور آپ حقیقت حال سے آگاہ کیا آپنے ازتیس ہزار سوار نزد نواب ممدوح بھیجکر

پس نواب ممدوح کمال بہادری اور دلاوری سے انکو روانہ ہوکے اسیمیں ابراہیم خان گاردی

قدیم رفیق منصور ہوسی کا کہ وہ جمعیت سنگین اور توپخانہ قدیم تہا ارسطو آثار راہ تیرا تہا اتفاقا سامنا

آپنے باوجود دیکہ مونسیو بوسی نے لکھا تہا کہ مطلع ہو سید داد نہ ابکا ہو تا اور ہرگز انکو جانے نہ دیتا ابراہیم خان

یہ مال اندیشی کو کام فرمایا اور چونکہ جنگ سے ملازمت نواب ممدوح کی بہی کی تہی ہمراہ آپ کے نعمت پانیکے

آیا اور ہمسر نوکر تہا نواب ممدوح اختیار کی اور رکاوٹ کی توپخانہ کے جو جبہ آگاہ میں سے کہیں آکر جیت سے

پہلے آپ ہی اعیان و انصار آپ کے ہمراہ ہو گئے اس ترجمہ میں منصور بوسی کی اعوات بعضے باقاعدہ لکہا نام

کو واسطے قتل صمصام الدولہ اور بیان الدولہ اور عبد النبی کے کہ وہ سیاق سے محبوس اور زیر اختیار آپکے اختیار میں

تہے مامور کیا اور اس کشتن یا عاقبت اندیشی نے ایک ایک ضرب میں ایک ایک مظلوم کو شربت شہادت پلایا

مادہ تاریخ میں آیۂ کریمہ وجوہ یومئذ مسفرہ پائی اور ایک رباعی اشعار نظم کی ہیں رباعی صمصام الدولہ آن امیر والا و کشتہ

ناحق شدہ در گلش گاہ دغا واسطہ او آزاد بہ بجر مدیسنا تاریخ بار یا شد پہ یزید کردہ شہید آن کسان سید را

اما بعد القصہ نواب ممدوح تمہید میں رضا گورا ہسمر پانچویں روز گو ہیںجکر تو مدارک کے ماضی عالم آرا میں فرمایا

خان بہادر خلف ارشد امام جنگ محمد ابو الخیر خان شمشیر بہادر مستقر تہے وہاں آکر احراز شرف ملازمت کیا اور

سور دوڑ تمکیں پایا نواب ممدوح نے عبد اللطیف کا ارادہ برا رکا کیا اسمیں منصور ہمراہ آپ کی کہ وہ

صلابت جنگ بذریعہ دلال ہی معصوموں کے بالا ہی رہو اور جانوجی بہونسلہ کو لکہا ہے کہ تم بہی نظام علی کی

واسطے تصفیہ کے پونا کو بالاجی راؤ پاس روانہ کیا اور خود بیت قصبہ بہم پاکر جہادولی کیلیے بندو القفار یارانی
ایام جہادولی کے واسطے نیبہ گرانڈہ کے کہ وہ ایک قصبہ تھا اور یاباپ جانوجی بہونسلہ کے شورہ پشتی اختیار کی
تھی متوجہ ہو کئی دن تک کشمکش جدال و قتال کی ملتہب رہی اور وے ہمیشہ ہزیمت ہی پاتا رہا جانوجی بہونسلہ
جو دیکھا کہ گرانڈہ اب مقاومت کی تاب مدوح سے نہیں رکہتا ہی آپ عزم مقابلہ کا اسکے ساتھ کیا غایت الٰہی
پیش لشکر اسلام تب بھی غالب ای رہا پس جانوجی نے چند مہیں ورآئی پر نواب ممدوح سے صلح کرلی اسیا میں علاوہ
سید قان بھی پونا سے آیا اور کیفیت حال سب وہاں کی مطلع کیا اور یہ عرض کی کہ صلاح دولت اسکی
ہی کہ آپ حضور میں نواب آصف الدولہ صلابتجنگ کے اقامت فرما دیں رفتن بیشتاں سے عزیمت کو جانب حیدرآباد
منعطف فرما اور اس طرف کو نواب آصف الدولہ صلابتجنگ بعد گشتہ ہونے جنگ کے اورنگ آباد سے نکلکر
حیدرآباد آئے اور دیوانی خاکی شوکت جنگ کو اور دیوانی دکن بشیر جنگ کو عنایت کی اور نواب نظام
الملک بسالت جنگ کو مدارالمہام اپنا قرار دیا اور موسیو بسی نے ذوالفقار جنگ اور حیدر جنگ کو قائم مقام اسکا کیا
اس عرصہ میں غلبہ سرداران انگریز کا کہ اکثر بنادر دریا شور کے اپنے قبضہ میں لا چکے تھے موسیو بسی کو ایسا
اور یہ بھی سمجھے کہ زمیندار نواح سکاکول اور راج بندری کے جیرہ دست ہوگئے ہیں موسیو بسی تو پہلے ہی
سے راہی ہوا اور ذوالفقار جنگ کو طرف راجبندری کے روانہ کیا پس موسیو بسی وہاں جاکر چینا پٹن کو جو بندر دارالامارت
انگریز کا ہی محاصرہ کیا اور تسلط کا زور شعار پایا انجام کار انگریز غالب آئے اور فرانسیس کمال خستگی سے
پہولچری کو بھاگ گئے واضح ہو کہ یہ ابتدا اقبال قوم انگریز کی اور ادبار اہل فرانسیس کا اس نواح میں ہی اور
ذوالفقار جنگ کی اور ... ہزیمت پا کر تمام سپاہ اپنا لٹوا کر الورہ شکست فرار ہوا اور نواب آصف الدولہ صلابتجنگ

حکام دکن کے

دوسرا دفتر

ارادہ تنبیہ زمینداران سرسکا کول کا فرمایا کہ تو ذو الفقار جنگ کو شکست فاش دیکر دلیر ہوے اسکے پیچھے جنگ سری

نواب آصف الدولہ صلابت جنگ کی بہو نکہ پہنچی ذہانکا قلعہ دار جو طرف سے حیدر جنگ کے تہا سرکش ہو کر بلا تامل

بالاحصار سے توپ انداز شروع کی نواب آصف الدولہ صلابت جنگ نے اسکو بھی محاصرہ کر لیا ایک مہینہ میں صلح سے لیا

اور وہاں سے ٹہیکے پیشکش قرار لینے کے لیے ہو سندہ تک پہنچے تہے کہ اتنے میں خبر آئی کہ نواب نظام الملک آصفجاہ

ثانی حیدرآباد پہر آئے بعد وہاں سے معاودت فرما ہو کر آپ [illegible] جس وقت یہاں پہنچے تو نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی

جو قبل سے داخل ہو چکے تہے بلدہ سے نکل کر استقبال کیا اور منزل [illegible] لوگوں کو بہت خوشی حاصل

ہوئی بعد چند روز کے نواب شجاع الملک بسالت جنگ تو اپنی جمعیت سے [illegible] ہو کر رخصت

ہوے اور نواب آصف الدولہ صلابت جنگ اور نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی متفق اور شیر و شکر ہو کر مشغول نظم و نسق مالی

اور ملکی کے ہوے موافق معمول سابق کے بدستور نواب آصف الدولہ صلابت جنگ نے نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی کو مدار المہام

کیا اور باتفاق و ربط مقابلہ [illegible] کے کہ وہ لاکہ سوار سے آ کہڑا ہوا تہا لڑے اور خوب لڑائیاں ہوئیں ہر وقت نواب نظام الملک

آصفجاہ ثانی نے بہت سعی و کوشش عمل میں لائی کیونکہ میدان جنگ اپنے ہاتہ سے خالی کیے بہت

سے مار کر کے خاطر خواہ تنبیہ کی نواب [illegible] آخر الامر سنہ گیارہ سو [illegible] میں ساٹھ لاکھ روپیہ

محالات [illegible] سوائے شہر [illegible] اور بیجاپور [illegible] اور قلعہ [illegible]

برہانپور اور قلعہ [illegible] کی جاگیر [illegible] بہت سے مواضع اور قلاع [illegible]

لاکر صلح کی [illegible] فقط حیدرآباد اور [illegible] صوبہ برار اور [illegible] بیجاپور سوا [illegible] روپیہ [illegible]

رہ گیا شعرا نے قطعات تاریخ کے جو [illegible] کہے [illegible] قطعہ [illegible] سال تاریخ رقم [illegible]

ملک گیری قطعہ کر فتند کفار آخر کرا : ذکر دولت آباد و حصن علم رفت : محمود سال تاریخ برایج گیتی : چنین بود رقم

دولت آباد هم رفت قطعه در شاه اسلام کافر گرفت : برین شکل فرمان تقدیر رفت : دبیر خرد سال تاریخ او

رقم زد عجب حصن تسخیر رفت : [illegible] انکے بعد زیادہ ہی وجہ ہے کہ عامل نے وہاں کا بس اس اسلام سے پیشتر [illegible]

ہر دوان غنیم کو چند مہینے تافرکی ہی اسوقت مرہٹے غنیم کی طرف سے کیدار المظفر کے ہوئے اور نواب صلابت جنگ شجاع الدولہ

اور نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی متوجہ حیدرآباد اس ضمن فرمان شاہنشاہ عالم بہادر کا متضمن اوپر خطاب امیر الممالک کے

نام سے نواب آصف الدولہ صلابت جنگ کے شرف صدور پایا اور نواب آصف الدولہ صلابت جنگ نے بسرو چشم قبول کر کے شادیانے

دوڑا ہوئے متعدد بالاجی راؤ [illegible] دار الامارت کو پہنچے [illegible] دسواس راؤ ولیسرا اور سداشیو راؤ بھاؤ [illegible] بھائی [illegible]

مع جمعیت کثیر دارایان نامی اور سپاہیان کار آزمودہ اور توپخانہ فرنگ ہندوستان کو واسطے مقابلہ درانیوں کے

کہ انہوں نے زور شاہ درانی ایران کے [illegible] اسکے مقابل ابھی [illegible] کیا واقعات [illegible]

زمین پر [illegible] گذشت ہے وہاں کی متعلق ہیں جاتے [illegible] اور [illegible] دفتر اول [illegible] اس کتاب کے

احوال ان بادشاہان ہند کے [illegible] قلم [illegible] اسواسطے اس سے اغماض کر کے [illegible] اپنے مطلب کے [illegible]

بعد اسکے [illegible] بالاجی راؤ [illegible] سر [illegible] ملک [illegible] امیر الممالک [illegible]

انہیں خبر آئی کہ وسواس راؤ اور بھاؤ وغیرہ سرداران اہل کفر [illegible] ہوئے [illegible]

نواب ممدوح سے [illegible] جنگ [illegible] دروازہ صلح کا [illegible] نواب ممدوح آصفجاہ ثانی بھی اس امر کو غنیمت

جانکر راضی ہوئے اور حیدرآباد [illegible] افواج کو موافق معمول کے [illegible] منصب [illegible] امیر الممالک [illegible]

خان بہادر خلف [illegible] جنگ حیدر یار خان بہادر کو چار ہزاری منصب [illegible] جنگ [illegible] الدولہ :

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

ہے

خطاب جب مصرعہ مشتمل مادہ تاریخ سکہ جو یہ ہے خطاب شجاع الدولہ ہمایون ۱۱۷۸ کی بارہ سو پچاس

میں عطا فرمایا بیس ایام جہاد میں معلوم ہوا کہ بالاجی راو آخر روز شنبہ اٹھویں یعقوب بیگ الدولہ سے اس جہاں سے

گذرا اور امور ریاست کا اسکے بیٹے کے والد سے جو مادہو راو نام صغیر سن تہا اور برادر اعیانی مستمی رگہنا تہہ راو سے قرار

پایا پہر اسکے اور نواب ممدوح کے بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں ہر وقت لشکر اسلام غالب آیا امیر الممالک کو اردو میں چھوڑ کر

رگہنا نواب ممدوح آصفجاہ ثانی بنفس نفیس کسی جلے گئے اور فوج مخالف کو منہدم کیا اس دو کوس تک بکالیا ناظم الملک

میر مغل علیخان بہادر چہوٹے بیٹے نواب مغفرت مآب کے اور رام چندر کہ عمدہ سرداران لشکر اسلام تہا غنیم سے مل گئے بلکہ

اعدا قوی دل ہوکر چاروں طرف سے حملہ کرکے نواب ممدوح پہلے ہی رنجیرہ سے توپخانہ کے تکل کرنا شروع کیا اور جو ابتدا انہیں

سپاہ بایا حکم تعاقب کا دیا یہاں تک کہ لشکر نواب ممدوح کا تا کوس پہونچا کہ بیچ گرداب کے تہیں دیا ہے

رگہنا تہہ راو سے متعاقب ہوئے اور کہنے لگے کہ دو کیا کریں خانان کو ہمارے اسلامی تو بیگانہ ہم نے دیا جاتا ہے

کے روز تک سب آتش میں اور تمام سپاہی کو جلا دیتے ہیں ایام ہو کر رگہنا تہہ راو نے صلح کی بلکہ لاکہ روپیہ

کا ملک عوض بخشش دیا اور بیدر کے جہنڈے جہاد الاخر ۱۱۷۵ بارہ سو بخشش سیکہ پیش تسلیم کیا چونکہ ان روز دونوں بسبب مسکن

کا تہا نواب ممدوح پہر بیدر پائے جہاد کی کیا اور امیر الممالک کو کہتے ہیں کہ بنوں نسبت مشہور ہے تہا

سب امری سعادت مالی اور ملکی ہوں حوالہ اور کارکنان دولت قلعہ بیدر میں منزوی کر لیا میر الممالک ان ہی دنوں

چہے دل بیمار ہوا دہکیے بیمار بیع الاول روز پنجشنبہ ۱۱۷۵ بارہ سو ستتر عیسوی میں رحلت اسی سال ہی پاکر

سیاح گلستان عدم ہوا مادہ تاریخ انکا یہ ہے مصرعہ امیر الممالک شہید شدہ ۱۱۷۵ اور سلطنت انکی ہی

برس رہی نواب میر نظام علیخاں بہادر کا بیان نواب مغفرت مآب آصفجاہ ثانی نظام

دوسرا دفتر

حکام دکن کے

الملک نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر سکندر جاہ کہ تھا بجہہ جانشینی فرزند نواب مغفور آب بجا تھے ہین نورالدین

ممدوح کا نوزدہم شوال سنہ ۱۱۷۷ گیارہ سی ستتر مین ہی چنانچہ اس مصرعہ سے تاریخ طلوع آفتاب ز صبح دولت

نام اصلی میر نظام علی ظل عاطفت مین بزرگوار کے خط آصفجاہی اور جنگی سپاہ ایسا زیبا ہے بہر عالم شاہ ہین ہفتہ

رفتہ ویسی ہی افعال پسندیدہ ظاہر ہوئے امیر الممالک صلابتجنگ نے سنہ ۱۱۷۱ گیارہ سی اکہتر مین کہ آصفجاہ ثانی کی حکومت

سر کے منصب ولائیت ولیعہدی سے معزز اور مکرم کیا پس بعد تمام اختیار ریاست کی اپنے قبضہ مین کیا اور چند برس حکومت

سے رفقاء دور اندیش کی تدبیر سے ماہ رمضان سنہ ... مین درجہ قبل کو پہنچایا اور پانچ برس تک چادر ... اطاعت

رہے آخر الامر دولت کو مفتح ... موجب ارزال امر ریاست کا ... اتفاق ارکان دولت سنہ ۱۱۷۵ گیارہ سی پچہتر

بیچ قلعہ بیدر کے پوشیدہ اور پنہان کیا جیسا کہ گذرا اور بعد ... ہوئے امیر الممالک ... مستقل ہوکر مہاراجہ ...

کو کہ وہ بہمن ... بندی سالکن ... کر کے بطنا مختار کل کیا اور واسطے انتظام ... فساد ... سے

رابطہ ... روانہ کیا کہ ... پونکال ... درمیان ... اور ... کہنا ... ربع

... واسطے ... کہنا ... پہنچے تھے کہ ... اور ... شکست

پا کر ... صلح کر لیا ... پہنچا کر ... اور وہان آیا اور باہم ملاقات

ہوئی اور ضیافتین عمل مین آئین ... اس فتح کے ... ملک ... قلعہ ... کیا

... مہاراجہ ... بہادر ... تو وہ ... مہاراجہ ... قلیل

مین قبل ... صلح ... ہم ... پنڈوان ... مستکین ... کر کہا ... اور

تاب مقاومت کی ... جیسا کہ ... غنیم ... تاراج ... کیا اور ...

آباد پر آیا سالار جنگ ناظم بیدر وہاں تھے وہ بھی آ کے سعی بلیغ کی حتی کہ دو دست حسرت کاٹتا ہوا الٹا نہ پہر آیا اور خود
بیسویں شعبان کو داخل اورنگ آباد ہوئے پس غنیم بیدر جا کر ملک سرکار کا تاراج کرنے لگا حضور اس امر سے مطلع ہو کر واسطے
دفع کرنے کے اورنگ آباد سے بالا پور پر آئے غنیم کو جو یہ معلوم ہوا نزدیک سے اورنگ آباد کے ہوتا ہوا راستہ حیدر آباد کا لیا قصد
بیدر کا تھا تعاقب سے اسکے تداعی ملک غنیم کی اولیٰ جانکر متوجہ دار الحرب پونا کے ہوئے چونکہ قبل پہنچنے لشکر اسلام
کے باشندے اس دیار کے خوف تاخت و تاراجی کے جلاوطن ہو گئے تھے لشکر اسلام ایک قلم عمارات پونا کے جلا کر ساتھ
خاک کے برابر کر دیے اور مال و اسباب وہاں کا لوٹ لیا چنانچہ مادہ تاریخ اسکا یہی رباعی آصفجاہ دوم سلیمان
اعلام ؛ آبادی قوم برہمن شد تمام ؛ تاریخ شنو شعلہ طبع زرگار ؛ آتش زد بہ پونہ را سپاہ اسلام ؛ اور رکناتھ راؤ
حیدر آباد پر آکر ارادہ اندر شہر کا کیا شجاع الدولہ بہادر دلیجان ناظم بلدہ نے بند و بست شہر کا کر کے ضرب توپ
و تفنگ سے اکثر زغالان گنگیہ (?) کو لقمہ آتش جہنم کا کیا وہ ذلیل مقصود دو ماہ یہی پہر کر طرف پونا کے راہی ہوا اس عرصہ
میں موسم برسات کا جو آیا بندگان عالی نے ارادہ جہادی کے طرف محمد آباد بیدر کے توجہ فرما ہوئے تا راہ جب فصل بہار رو
پر آئے جانوجی بہونسلہ جو ہمراہ رکناتھ مہاراجہ پرتاپ چند کے تھا اس سال اگر جہاد اورنگ آباد سے ہو تو صلح ہی کہ
وہاں پونہ بھی قریب ہے اور ناگپور بھی قریب مہاراجہ ترغیب اس مقدمہ کی دے کر عرضی کی حضور بہر وجہ
کو اسکے پذیرا کر کے عطف عنان فرما کر کہیں کہ جب کنارہ دریا کے گنگ کے پہنچا ندی جٹا دریچی (?)
واسطے لوٹانے کے جیدر دو دل الفاق توقف کا ہوا ان ہی دنوں میں فوج کے دو حصے ہو گئے ایک حصہ ہمراہ رکاب
نواب جیدر وجہ کے پار اتر گئے اور دیگر ہمراہ راجہ پرتاپ چند کے اس طرف آئے رہے اسی دم جانوجی بہونسلہ
بسبب خبث کفر کے کہ مضمر سینہ رکناتھ راؤ سے سازش رکھتا تھا بہانہ ہنگامہ سپاہ کے واسطے

دوسرا

حکام دکن کے

تنخواہ کے راجہ [illegible] کہ [illegible] فاصلہ پر جا اترا غنیم جو [illegible] ہو کے تھا [illegible] رسید

آپہنچا اور [illegible] آدینہ کا کام کیا [illegible] کردکار [illegible] اور [illegible] مہاراجہ [illegible] فتوری [illegible]

کے بار [illegible] کہتے ہیں جوانان [illegible] کو نیے [illegible] کہ وہ مہاراجہ [illegible] دکن [illegible]

[illegible] مہاراجہ کا تمام کیا [illegible] ہو کہ بسبب [illegible] اسکے [illegible] فوج اسلام پہنچا [illegible]

[illegible] آزردہ خاطر اور [illegible] آخر [illegible] اور [illegible] خاطر خواہ کا ارادہ کیا [illegible] دولت [illegible]

[illegible] اور [illegible] نامہ و پیغام [illegible] کہ صلح کی اس [illegible] مدار المہام [illegible]

[illegible] اور [illegible] رکن الدولہ [illegible] اور غلام [illegible] خان کو خطاب [illegible] الدولہ [illegible] جنگ اور [illegible]

[illegible] جنگ [illegible] بہادر [illegible]

[illegible] آصفجاہی اور کل [illegible] ہزاری منصب اور [illegible] ہزار سوار اور [illegible]

[illegible] اور [illegible] الدولہ [illegible] الملک [illegible] عالم بہادر [illegible] اور اول [illegible]

[illegible] فرزند [illegible] رکن الدولہ [illegible] اختیار [illegible]

الملک [illegible] انتقال ہوا [illegible] نوبت [illegible]

[illegible] اور [illegible] آئے اور [illegible] عازم [illegible]

اور [illegible] خاطر [illegible] کہ وہ [illegible]

[illegible] اور [illegible] کیا [illegible] اور [illegible]

[illegible] بیان [illegible] اور [illegible] ہیں اور [illegible] حیدر [illegible]

محرم سنه اکیاره سی الشهد بیان محمد مراد خان کوکه ده مرتبه زیارت سے سرفراز تہا قصاص مین قتل ہوا اور فرزند

سے ہوا اور خالہ زاد دیگر کہ نام اسکا ہمت خان تہا قلعہ محمد نگر عرف گولکنڈہ مین بند کیا یہانتک وہ وہ زہر سے

قید حیات سے رہائی پائی بعض موقوف سرکار شجاع الملک آصف جاہ بہادر فرزند انکا اصفجاہ ثانی سے ابدیت پاکر

تہا مدینہ لانہ زیادہ متوجہ ہوکر فاعنت کی پناہ لی تہی اور قلعہ کرنول مین متحصن ہوکر تب جا کر محاصرہ کیا اور

شقت بر کارہ سے دروازہ اعظت دیکھتا کاوا کرکے سامنے فرمایا شجاع الملک آصف جاہ بہادر نے

کیا آپ مین نیاپی کسی عہد و مواثیق درمیان لاکے منہو وقال ہی حاکم قلعہ کو بہ نذر ملازمت سے محروم

حاضر دربار بندگان عالی حضرت انکو صوبہ داری تعلقہ اربار کی ہوا اور مابین ہمت کی اور آپ یہان سے دارالحکومت

کو نہضت فرما محمد علی خان عالم و انکا بہ نیابت بلدہ ارکاٹ پیشکار ہوا اور نیز چناپٹن مین جاکر آپ سہاردار ان

انگریز کا با بندگان عالی حیدرآباد بہادر خنجر جنگ بہادر کے استمال کیے یس ناظم مذکور نے صلح امداد کا فوج بطور

آپ والا کے مبلغ نقد سے داخل خزانہ عامرہ کیے انہین دنون میر اسمعیل خان صوبہ دار برار کی عزل مین الدولہ

سیف خان کو نظامت خجستہ بنیاد کی عزل سے بارہ جنگ رکاوہ قلعہ کا تسلیم صحت ہوے اور بعد انقضائے ہو کر

اعانت دا دہو اور انکو مہم سلسلہ کی منظور نظر سے ہی لوازمہ سے کیا اگر یہ برار کے گوشمالی ہو سلسلہ

تا بمقاومت کی آپ مین نہ پاکر صلح کی اور کہتا ہے رود اد سے مدوح ہو کر روانہ ہوا

ہوا اور وہان سے ممدوح نربدا کا کنارہ پر آپہونچے وہان اور ہونے کے بعد سکنداد ہوے رکن الدولہ سیکا

کا اور ممدوح نے خیاط آسکے بہت اچھی طرح سے عمل میں لاکر عمدۃ الملک خلعت فاخرہ اور جواہر

اعلی عنایت کیے بنا اتحاد کو محکم فرما کر سو لا اور پیشکش لیکے سکر قدم رکھا اور وہان سے

زیارت مرقد سید محمد گیسو دراز قدس سرہ اور ملاقات صاحب سجادہ کی حاصل کرتے ہوئے حیدرآباد
کو سعادت بخشی بعد ورود میمنت الا یک سردار انگریز نے کہ در پے استیصال حیدر علی خان تک تھے استمداد چاہی
بندگان عالی نے قبول کر کے پھر نہضت فرمائی مزاج حیدر علیخان کا جو فساد پر گشتہ تھا [illegible] پر ہمہ سو
رجوع ہوا اور اعانت اپنی چاہی پس رکن الدولہ نے مزاج کو حضور [illegible] کر دہرالا سردار انگریز
نے مجلس کا رنگ دوسرا پایا کچھ جمعیت جو ہمراہ تھی رخصت [illegible] پس [illegible] اور حیدر علیخان لڑکے
ہو کر مقابلہ انکا کیا [illegible] ہوئی اس میں بندگان عالی نے [illegible] رکن الدولہ حسن انقیاد
حیدر علی خان کا اور تمنا آستان بوسی کی [illegible] ظاہر کر کے اظہار کیے نواب [illegible] معروضہ کو پذیر کر کے پروانگی
اذن کی دی اور حیدر علی خان مذکور نے حاضر ہونے کا ارادہ کیا رکن الدولہ واسطے استقبال کے روانہ فرمایا اور عنایا
خلعت الماس کا اور کلگی سر پیچ [illegible] کی اور سر پیچ مرصع [illegible] سالک مروارید اور دست بند اور ایک شمشیر مرصع
اور ایک سپر [illegible] اور ایک خنجر [illegible] قبضہ کا دیکر باندازِ رخصت کا عنایت کیا بعد دو دن کے پھر [illegible] حیدر علی خان مذکور
کے قدم رنجہ فرمایا حیدر علیخان [illegible] اور [illegible] کو لیکر واسطے استقبال کے [illegible] آداب [illegible]
بجا لایا اور [illegible] ہزار روپیہ نقد اور [illegible] ہزار [illegible] کی نذر گذرانی اور چبوترہ پر [illegible] بٹھلایا جواہر [illegible]
[illegible] اور پارچہ اور پوست [illegible] اور دو عدد قلادہ فیل [illegible] اور [illegible] فتح [illegible]
[illegible] میں [illegible] بعد [illegible] حیدر [illegible] اور [illegible] مشغول
محاصرہ [illegible] محمد علی خان [illegible] الدولہ [illegible] حال [illegible] کر کے [illegible] بندگان عالی کی
[illegible] صلاح وقت پائی اور آپ [illegible] رمضان [illegible] گیارہ [illegible] میں

حکام دکن کے بیان میں

چوبیس ذی‌الحجہ صلح کر کے مسیح وکلای فرنگ مستر اولی صاحب وغیرہ لور تحائف مرسلہ لارڈ گورنر صاحب بہادر اور
سراج الدولہ والاجاہ کے دوسری شوال سنہ کو حاضر خدمت ہو حضور جو اتنا راہ منتظر اس کے تھے بمقتضاے
مقدمات صلح کا قرار دیا وکلا کو خلعت و جواہر دے کر رخصت کیا اور واسطے لارڈ گورنر صاحب بہادر اور سراج الدولہ والاجاہ
جواہر اور ہاتھی روانہ فرمایا اور ابراہیم بیگ [illegible] ابن فاضل بیگ خان کو کہ رسم و رسوم اور والا جاہ اور
والاجاہ کے حق میں سفارش کی لکھی تھی ہمراہ ملک شہر نزدیک کے وکیل حیدر علی خان کے اور بعض دارو دن کو ہمراہ
تھے جواہر و خلعت دے کر رخصت کیے ہو ہشتی ذی الحجہ کو دروازہ پیٹھ لا تک جلد اہل بلدہ [illegible]
[illegible] مطابق سنہ جلوس والا کے محمد مکارم خان چیدہ راقم کو پرگنہ راجگوپال پور پرگنہ ملکو [illegible]
حیدر آباد [illegible] ہزار دام تنخواہ جاگیر لور مع اصل و اضافہ ہزاری منصب [illegible] اور
[illegible] خاں [illegible] اور محمد منور خان [illegible] صدی منصب اور [illegible] خان [illegible] صدی منصب
سپاہی ہو [illegible] حیدر آباد کو [illegible] قرار دیا [illegible]
[illegible] کر کے بلدہ کو [illegible] انتقال کی [illegible]
[illegible] شعبان سنہ ۱۱۹۸ کو بلدہ [illegible] تشریف فرما ہو [illegible]
ذیقعدہ کو وقت سعادت [illegible] راہ [illegible] موکب منصور [illegible] قلعہ [illegible] رکن الدولہ [illegible]
ولد حیدر حسین کو کہ وہ ہمیشہ مصدر [illegible] کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] ہو کر دو مہینے [illegible] دن کے [illegible] فتح کر لیا [illegible]
طرف [illegible] اور غرہ محرم سنہ ۱۱۹۹ [illegible] میں محاصرہ قلعہ [illegible] کا عمل:

حکام دکن کے بیان میں
دوسرا دفتر

میں آیا ہر چند کہ بیٹے نے بسیار اور بیدار کیے اول کشتی اپنی ظاہر کی میں بعد طرف عجز کے رجوع ہو کر قلعہ سے نکل آیا
بس ضابطہ جنگ دیونے حسب الحکم حضور کے قبضہ اپنا کیا اور خود بدولت ساتھ فتح و ظفر کے بارہویں صفر کو مراجعت
ستر ویں تاریخ میں داخل بلدہ ہوئے اور بسبب کمال جانفشانی کے کہ قلعہ مذکور ضابطہ جنگ دیونے ظہور میں آئی
ظفر الدولہ خطاب عنایت کر کے منصب دو ہزاری اور دو ہزار سوار ذاتی مرتب سے سرفراز کیے اور ستائیسویں تاریخ جمادی
الاولی کی اسمعیل خان بیٹی کو نکاح اور متصدی گری ایلچ پور اور برار کی ہوئی اور اکیسویں جمادی الاول سنہ ۱۲۰۵
بجائیمیں بسبب باران کے واسطے نماز استسقا عید گاہ کو رونق افزا ہو کر کمال عجز و انکسار سے طلب نزول باران کی
میں اس سال بہت مینہ برسا یہانتک کہ ساتویں ربیع الثانی صبح کے دن رود موسی کو ایسی طغیانی ہوئی کہ فصیل کو
عزیز ریہ سمت جنوبی شہر کے توڑ کر اندر سے رواں ہوئی اور ستائیسویں تاریخ ماہ مذکور کی چار محل کا رونگ نہ میں
اس محل بادشاہی کو بنیاد نابود کیا اور بہت آدمی جل گئے اور سنہ میں بعد تحویل آفتاب جہانتاب کے برج حمل میں اور آداب
تقریب نوروز کے کہ عہد سے جمشید قدیم رسم سلاطین فردوس کا ہے پانچویں تاریخ سے جمادی الاولی کی آخر جمادی
تک جشن شادی صاحبزادہ کبیر عالیجاہ بہادر کا صبیحہ تاج الملک کی جمیع رسوم نجی و حنابندی و برات
وغیرہ کے اس طمطراق سے کہ مبادی جلوس شاہان تیموریہ کے اس زمانہ تک اسطرح کے ساز و سامان
تماشا سے سواد دکن میں جلوہ افروز ہوا التزام پایا اور اسی ایام میں فرمان عالیشان شاہ عالم
بادشاہ کا جو صدور پایا سوار مبارک سی لباس نگار رنگ کے واسطے استقبال اسکے جلو ریز ہوئی
ہیں کہ تقریبات مذکورہ میں اکثر امرا کو جواہر اعلی اور خلعت ہائے بیشمار عنایت فرمائے اور بعد اسکے چھبیسویں تاریخ
ذیحجہ کی دہونڈہ و پنڈت کو راجہ رایان خطاب اور خدمت پیشکاری رکن الدولہ کی بحال رکھ کر ہو گئے

عنایت ہوئی دوسرا صفدر دوسری شعبان کو شنبہ اکیارہ سو ستاسی ہجری میں واسطے مقابلہ رگھناتھ راو پسر راگہو کے

بعد فوت نارائن پسر اور نرائن راو ہور راو ابن بالاجی راو کے قابض و متصرف تمام ملک و مال کا ہوکر بسبب جہل و فساد اپنی کے

طلبگار چوتھ کا ہوا تہا اور ارادہ سے ملک گیری کے ہوتا ہے لشکر اول طرف حیدراباد کے نہضت کی تھی واسطے دفع اسکے

کوچ فرمایا اور بیدر پر دو دن تک لڑائی ہوئی لوگ طرفین کے مارے گئے پہر صلح ہوئی اور ہزار شب مہابدار اور سوم

ضیافت کے جانبین سے عمل میں آئے پس حضور قلعہ بیدر کو ملاحظہ کر کے طرف گلبرگہ کے روانہ ہوئے اثنا راہ میں نوج

ہمایوں میں خلعت اور فرمان پیشگاہ سے حضور شہنشاہ عالم بادشاہ کے بصدارت بابا ہونے استقبال کر کے اسکو بالوزیز

شکر کی بجا لائے پس داخل موضع مذکور ہوکر زیارت خواجہ کی مشرف ہوئے اور وہاں سے کاجے چھوڑ کے طرف عنان

کو منعطف کیا اور نواحی دریا کے پہر اک جا کر جو جو زمیندار کہ سرکش ہوگئے تھے انکو گوشمالی دی وہاں امیر الامرا شجاع الملک

قلعہ راجور سے نکلکر آئے اور شرف ملازمت سے حضور کی مشرف ہوئے اور مہمانی کے دھوم دہام سے کی حضرت

اسکو قبول فرمایا اور بہادر نے بھی انکی ضیافت کی واضح ہو کہ رگھناتھ راو بعد مصالحت کے بندگان عالی سے

ہوکر طرف حیدر علی خان کے چلا گیا اور ملک سرا اور قلعہ دہاوار بطور اجارہ کے پچیس لاکھ روپے اس سے لیکر لکہہ دیا

اور وہاں سے طرف والاجاہ کے روانہ ہوا اس باب میں کاربرداز پونا کے جو تسلط سے رگھناتھ راو

کے راضی نہیں تہے مصلحت سے بندگان عالی کی ساتھ اپنے اندیشہ مند ہوکر اول سباباجی بہونسلہ کو کہ وہ بھی

رگھناتھ راو سے ملا ہوا تہا معرفت ترامک کے اپنی طرف کر لیا من بعد وساطت سے عریضہ کے دربار رفیع

فساد رگھناتھ راو کے حضور سے طلبگار امانت کے ہوئے بندگان عالی نے معروضہ کو انکی پذیرا کیا اور

طفرایات واسطے کمک کے ماہ ذی قعدہ سنہ الیہ میں اپنی جا سے متحرک ہوئے اور ارادہ ہر سے

حکام دکن [illegible]

[illegible] آگرہ [illegible] لشکر [illegible] کیا [illegible]

[illegible] اور [illegible] عسکر [illegible]

[illegible] اس [illegible] کیا [illegible]

[illegible] لشکر [illegible] کیا [illegible]

[illegible] کیا [illegible]

[illegible] لشکر [illegible] العمال [illegible]

[illegible] امیر الامرا [illegible] الملک [illegible]

[illegible] گرفتار [illegible] لشکر [illegible]

[illegible] امیر الامرا امیر الملک [illegible] مقام [illegible]

[illegible] لشکر [illegible]

[illegible] اور معلوم [illegible]

[illegible] لشکر [illegible] حکم [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] کیا [illegible] تمام [illegible] اس [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] کیا اور [illegible]

گذر کر ہولکر اور سیندھیہ کے طلبگار مدد اور کمک کا ہوا اور موضع اندور پر اقامت پذیر ہو کر ... کا ارادہ رکھتا

ہو لیکن بندگان عالی نے طرف خجستہ بنیاد کے عنان توجہ کو منعطف کیا اور بریک بندت پیشکار کو ... سپاہی کے ساتھ

ہمراہ رخصت کر کے بایشان رخصت عطا فرمایا اور واسطے تنبیہ ... کو مامور کیا اور بعد ... دولت ... خجستہ

میں ... ہو سرداران ... کو ... جواہر کی ... اقامت ... کو ... نظر انور سے گذرا

... بالیدہ ... منزل ... سکھا ... غرض ... خجستہ بنیاد نزول ہو

وہاں سے رونق پذیر ہوا وہاں مہاراجہ ... رہا ہو کر ... پہنچا ... دیا گیا

... سے ... کہ ... رہا اور ... سیندھیہ آمادہ ... رہے ... ملک ... عالی

منیر الدولہ ... الملک بہادر ناظم خجستہ بنیاد کو جواہر و خلعت ... واسطے ... کے ... اور

ارادہ سے ... رہا اور ... عہدہ کاربردازی ... خلعت و جواہر ... سپاہی ... کے

نامزد کئے گئے ... کاربرداز ... درمیان رکھتا تھا اور ہولکر

سیندھیہ ... رکھتا تھا ... ہو کر ... انگریزی ... چلا گیا اور

بندگان عالی واسطے تنبیہ ... سپاہی ... رفیق رکھتا تھا اوسکا

ہوا تھا اور ... رفاقت ... خاندیس کو چلا گیا تھا ... رکن الدولہ کی

متوجہ ہوا اس عرصہ میں خبر ... انتقال ... بیگم صاحبہ ... الدولہ ... حضور کی مسمع

اقبال میں پہنچی کہ ... کو ... اور ... مادہ تاریخ ... پایا

ع عمدہ بیگم بیام جنت رفت ۔ اور بعد وصول ... بلدہ فرخندہ بنیاد پر نزول اجلال فرمایا ۔

دوسرا ہنگامہ دکن کے بیان میں

اور ظفر الدولہ کو حکم محاصرہ قلعہ مذکور کا ہوا چار سو ان نے قلعہ پستامین ہو کر بہت دن قلعہ مذکور کو تسلیم
اور لیا پیچھے دو تین کے کیا بعد فتح قلعہ مذکور کے ظفر الدولہ کو واسطے درستی سوا انجو اب مضافات کے طرف بیدر ہو کر حکم رخصت
کر کے آپ بھی اس مقام سے چھٹی تاریخ صفر کی پنجشنبہ گیارہ سنہ بانیجہ میں کوچ کرکے اثنائے راہ عجب الاتفاق ہوا یعنی
رکن الدولہ بہادر ایکدن حاضر ہو کر تنہائی میں بعضے مقدمات عرض کر رہے تھے کہ دفعتاً فیضو نام ایک کاڑ دیلی
کٹارہ کھینچ کر بلا تامل پہلو میں مدار الیہ کے گذرانا بجلس ازانکا تمام ہو مقربان درگاہ نے ضرب شمشیر اسکو بھی اپنا
قتل کر دیئے ہر چند کہ اس سے پوچھا کہ تو نے یہ کیوں کیا اور کسکے کہنے سے کیا آخر کچھ نکہا اور عقدہ اسکا
حل نہوا لیکن کان تھا بہت خفا ہو کر جو شند فی الحقیقت سو ہو یہ دو گھڑی دن آئے میں شرف الدولہ اور رکن الدولہ بہادر
کلمات تسلی کے ارشاد کیے اور تمام رفقا اور وابستگان رکن الدولہ کو ہمیشہ بہ اعزاز و اکرام رکھے اور رعایا گھرو
شرف الدولہ کی بحال رہا اور چوتھی تاریخ ربیع الاول کی انشاء اللہ گیارہ نوبی میں میں ہو دابی بہوکر
اور برکھوجی بہونسلہ مستصور آکر ظفر الدولہ کے عازم حضور ہوا اور استقبال ظفر الدولہ اور رکن الدولہ بانا سنت
حاصل کی حضور نے خلعت اور جواہر اور ایک قبضہ شمشیر اور ایک زنجیر فیل انکو اور انکے کاربردازان کو سرپیچ مرصع
عنایت کیے اور سات تن کو ماہی کی آیں نگین جامہ میں تشریف لیکئے سردار انکو چار قطعہ تن ابوشاک اور دو کشتیان
جواہر کی اور گھوڑے ہاتھی ملاحظہ میں لائے اور دو گھڑی دن باقی صوبہ برار ایلچ پور کی نام کے جاگیر دکھ بہ قید
بائی واضح ہو کہ پیشتر سے رکن الدولہ چونکہ سابق نگہبانی تمام ہیں اسمعیل خان بھی اور ظفر الدولہ کے عداوت
قلبی رکھتے تھی یعنی ظفر الدولہ کو منظور یہ تھا کہ خان مذکور ناظم ایلچ پور یا بل ای نقیا کے ملک ہوا اور
وہ اس بات کو بدتر مرگ سے جانکر عذر و خفگی اور نشاء بہادری کی اقتضا کر کے ظفر الدولہ کے بہتک

اعتبار میں ہرگز نہیں آتا تھا اور وہ سپاہی ہوشیار کہ حصار [illegible] پر [illegible] نہیں کیا تھا

اور [illegible] کہ ظفر الدولہ ہمیشہ [illegible] کی تمہید مخالفت [illegible] طرف [illegible]

[illegible] کہ [illegible] اور [illegible] ظفر الدولہ کا [illegible]

[illegible] لیکن [illegible] ہمراہ [illegible]

کا [illegible] احوال [illegible] ظفر الدولہ [illegible]

حضرت [illegible]

انکار [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] خان [illegible] ظفر الدولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible] ان کی [illegible]

[illegible] ظفر الدولہ [illegible]

[illegible] ظفر الدولہ [illegible]

استفسار سے گذر کر صورت حال کے تکلیف سے بیچ گیا اس وقت عجب طرح کا زلزلہ لشکر ظفر الدولہ پر ہوا [illegible]

بعد شکست [illegible] ہند و ترک دستان کے جو اور ربط [illegible] ہو کیا تو کہ ظفر الدولہ کے گرد و ارکین [illegible] سے [illegible]

اور وہ بہادر [illegible] ساتھ [illegible] جان [illegible] تسلیم ہوا اور نام بہادر [illegible] اور کار [illegible]

الچ پور کو جا کر زیارت شاہ [illegible] جس سے کی بجا لایا اور [illegible] ظفر الدولہ کو [illegible] شمشیر [illegible] اور

ہزاری [illegible] اور خطاب [illegible] الملک بہادر عطا فرمایا اور صوبہ داری الچ پور کی [illegible] کو عطا

[illegible] الملک [illegible] خان کے واسطے [illegible] اسمٰعیل خان [illegible] خان اور بہلول خان کی [illegible]

کی [illegible] اور [illegible] کیا اور [illegible] سے فرزند کا اس [illegible] الملک

[illegible] یار خان بہادر کی [illegible] حضور [illegible] بہادر [illegible] الامرا [illegible] بہادر کی [illegible]

پانچ برس [illegible] اور [illegible] اس [illegible] حیدر یار خان [illegible] رقم کیا ہے [illegible]

کو [illegible] اور [illegible] مصورہ میں [illegible] کیا اور [illegible] واسطے [illegible]

[illegible] اور [illegible] تاریخ [illegible] کی [illegible] خان بہادر کو [illegible] رسالہ داری

کی [illegible] اور [illegible] آور ان میں [illegible] کا [illegible] اور [illegible] اور کی

[illegible] کے واسطے [illegible] رکھا تھا اور [illegible] وغیرہ [illegible]

[illegible] ہوا اور [illegible] جو روانہ کیے [illegible] آپس [illegible] درمیان [illegible]

[illegible] مخالفت کا بلند ہوا [illegible] تھا اگر بدون [illegible] اختیار [illegible] طرف [illegible]

[illegible] ہوا اور [illegible] طرف [illegible] اور [illegible] کی [illegible] سبب [illegible]

حکام دکن کے [illegible] بیان میں

طلب کریگا [illegible] بالاجی پنڈت [illegible] نظر کر [illegible] اس [illegible] پنڈت [illegible]

[illegible] ڈالا اور پنڈت [illegible] کو [illegible] اور [illegible]

[illegible] مشغول [illegible] اور [illegible]

[illegible] بالاجی پنڈت [illegible]

[illegible]

حاصل [illegible]

[illegible]

[illegible] بھیجا اور [illegible] آگے لڑائی [illegible] اکبر [illegible]

وہ واپس آیا [illegible] قلعہ [illegible] اور چار ہزار [illegible]

[illegible] قلعہ [illegible] کیا [illegible] اور بالا [illegible] پہنچا [illegible]

[illegible] اور [illegible] لڑائی [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible] فوج [illegible]

[illegible] بالا [illegible]

[illegible]

[illegible] لڑائی [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

۳۹۰ [illegible]

بولکه رد ولی عهدی سیواکاده بولداده ... [illegible]

[illegible] ... اختیار ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حلادنبه ... [illegible]

کلام و سخن [illegible]
سامعین

[illegible]

سوای [illegible] ہو [illegible] کرے [illegible] الغرض [illegible] کبو او حیدر [illegible] فساد [illegible]
اور [illegible] جہاں [illegible] گیا [illegible] کی جان [illegible]
[illegible] بالا [illegible]
[illegible] کلکتہ کو [illegible]
[illegible] واسطے [illegible]
[illegible] بالا [illegible]
[illegible]
[illegible] انتقا و مصالحت اور [illegible]
[illegible] کی [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] باستقلال [illegible] سلطان [illegible] دل [illegible]
[illegible] واسطے [illegible]
[illegible] ظفر الدولہ [illegible] خطاب [illegible]
[illegible] حیدر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

سے انجناب سے شادی کر دیا اور تیغ جنگ محمد ابو الفتح خان بہادر کو حکم نگہداشت فوج کا دیا بہادر

موصوف نے عرصہ قلیل مین فوج شائستہ مردم باکار اور سلاح دار سے امصار و بلاد کے ساتھ دریا بخشش

قرار کے انتظام کیئے پس مبارز الملک قرار سے حاضر ہوئے بعد مدت مستقل اس کے حضور سے رخصت ہو کر تعلقہ ذیل کو چلے

گئے اور چونکہ سعین الدولہ غلام سید خان قلعہ اودے سے حاضر ہو کر دخیل امور ریاست ہوئے تھے مبارز الملک نے اصلاح

انجانک دولت سے وقار الدولہ کے حضور مین عرضی کی کہ حاضر ہونا فدوی کا موقوف ہے پس کہ غلام سید خان کو

حضور سے خارج کر کے قلعہ اودے کو روانہ فرما دین چنانچہ حضرت نے پاس خاطر ان کے کیا یعنے سعین الدولہ غلام

سید خان کو روانہ اودے فرمایا اور مبارز الملک کو نامہ جلد حاضر ہونے کا لکہا تھا ساتھوین ذیحجہ کو سنہ الیہ مین

واسطے تدارک حیدر علی خان کے نابردہ خود سرنگ پتن کی بغاوت متعلقہ امیر الامرا انجناب کے قبضہ تصرف مین آگئے

تشریف فرما ہوئے کہ مقابلہ جدال و قتال وغیرہ کا ظہور مین نہ آیا مراجعت کر کے ستر ہوین جمادی الاول سنہ ۱۱۹۱ گیارہ سو اکیانوے

مین عماری کے سوار ہو کے ساتھ تیغ جنگ محمد ابو الفتح خان بہادر اور امیر الدولہ کے سعیدین داخل ہوئے اور

تیغ جنگ محمد ابو الفتح خان بہادر کو مع اصل و اضافہ چہہزاری منصب اور پنجہزار سوار علم و نقارہ اور جہالردار پالکی اور

خلعت عنایت کئے اور چوتھی شعبان المعظم یعنے گیارہ سو اکیانوے ہجری میں بیگم صاحبہ نے انتقال کے رحلت فرمائی چوتہا

سفر بار دیگر واسطے تادیب حیدر علی خان کے سترہوین ذیحجہ فرخندہ بنیاد کو نہضت فرما ہوئے لیکن حیدر علی خان نے مقابلہ

کا طاقت و قدرت کب بہم پہنچا واسطے منازعت انگریزون کے متوجہ ہوا اس سبب سے بدون مراجعت کے

بہدر پار ہونچکے بعد سلوک و بیعت الاخر سنہ ۱۱۹۱ گیارہ سو اکیانوے میں داخل حیدر آباد ہوئے اور تیسری رجب

سنہ الیہ مین کدخدائی دوسری صاحبزادی نقشبندی بیگم صاحبہ کی ذو الفقار الدولہ فرزند امیر الامرا کے ہمراہ

حکام دکن کے ... بیان میں

تکلف سے بالی کے کر دی اور خلعت عبد الغفار خان قمر الدولہ منصور جنگ بہادر کو بخشا اور شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان
بہادر کو خلعہ اور کلغی سپہ ورن کی عطا کی اور نویں تاریخ شوال کی وقار الدولہ علت خبط دماغ سے جو کئی
بار لگ چکی روز بعد مر گئے اور سنہ ۱۱۹۳ گیارہ سو ترانوے ہجری میں اٹھویں ربیع الثانی کو مستنصر بالله صاحب نظم
جماعت طرف بادشاہ انگریزوں کے سے آئے اور فائز ملازمت ہو کر تحائف مرسلہ گذرانے واضح ہو کہ بعد قتل کرنے الامرا
اور ترقی مدارج شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر کے جو کہ خدمت دیوانی کی معطل تھی نوبت بپاس خصوصیات
اور صدق ذاتی کے جملہ امرا نامدار سے شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر کو واسطے تفویض امر جلیل دیوانی
کے انتخاب فرمایا بہادر موصوف نے شجاعت منشی اور مال اندیشی سے قبول کر کے بذمہ اپنے لیا اور اشارہ طرف
الله غلام سید خان بہادر کے کیا اس روز سے معین الدولہ غلام سید خان بہادر ہو کر منشا تاسی کے آ خود زمان اور ارکان خدیو
جہان کے حضور میں ہو کر قلعہ اوسا میں کہ انکو سوانح تھا گوشہ گیری اختیار کی تھی اور بعد فوت وقار الدولہ کے انکا
حضور میں آنا ہوا تھا ظفر الدولہ ... کے موافق آپ سے کیا تھا جی کہ ظفر الدولہ مبارز الملک نے عرضی دربار سفارش خان
موصوف کے لکھی تھی اور حسب تجویز شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر کے معین الدولہ غلام سید خان کو بادیر(؟)
بخان مشغول مقام سے حرکت کر کے سنہ ۱۱۹۳ گیارہ سو ترانوے ہجری میں اٹھارہویں شعبان کو بلدہ فرخندہ بنیاد
میں تقبیل آستان خدیو کامران سے ... اور ... شمس الدولہ محمد
ابو الفتح خان بہادر کی راہ سے کہتے ہیں کہ ... حضرت اقدس ... کو ...
اور اک مبارک تو لیتے تھے اور ... اس امر عظیم ... کو دریافت فرماتے تھے
اور گاہ گاہ ... کہ کیونکہ شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان

بہادر کے ہمراہ بنوکا اور جو موجود تھا شمشیر بکف رہے بلکہ خان سعد اللہ خان کے ساتھ اور جماعت ہم

ذی فہم بہت سے شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر کے [illegible] تھے بالاتفاق اس کی تعریف و توصیف بیان کرتے

کو سوار کر کے دریا کی طرف متوجہ ہوئے اور سپاہ کے امرا کو طرف [illegible] معین الدولہ علام [illegible] خان بہادر

پہنچے بعضے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ منصب و الا کو جو کہ [illegible] ہیں کا اس آگے الامر

شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر کے پہنچے اور سوار اور [illegible] منصب [illegible] شمس الملک اور [illegible]

مروارید عطا کیے اور معین الدولہ علام [illegible] خان بہادر جو کہ [illegible] تھا [illegible] اس کی اور ایک

[illegible] سے کئی مروارید اور [illegible] فاخرہ اور [illegible] الملک [illegible] اور [illegible] ابو الفتح [illegible] عالم بہادر

کتاب [illegible] جو [illegible] السلام [illegible] الملک علام [illegible] خان بہادر [illegible]

[illegible] شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر کے جو [illegible] اس [illegible]

کمال [illegible] اور [illegible] بہادر [illegible] سے بہادر [illegible] کو [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible] اور حصول [illegible] سوداگران

اور [illegible] اور مال [illegible] ظلم [illegible] اور [illegible]

[illegible] جمیع [illegible] اور [illegible] اور [illegible]

[illegible] علام [illegible] خان بہادر [illegible] اور [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible] کہ [illegible] اور [illegible]

اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible]

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

اور تنخواہ نقدی منصبداران دکی فی روپیہ کوت آنے مقرر ہوئی اور ان سب امثلہ میں اضافات و کالتاً حق
چونکہ اکثر حق منصبداران وصیح ہوتا تھا یا و مفاسد کی یا وہ کسو کو نہ پہنچتا تھا بعض کو شتابی اور بعض کو ابطا
سے کم اکثر حاجات کو کوئی آہ و فغان سے لب تک پہنچی تھی اور ارباب بضاعت از دلی محصول اور عدم وصول تنخواہ
اور فاقہ کشی سے ہلاک ہو گئے اور صاحب استطاعت اذیت سے جور و ستم قالب تحول تسبیح الحفیظ کی برکت و
لیکے ورد زبان تھی الحق عامہ اللہ بما عملہ الحق جو آمدم بر سر مطلب چونکہ مزاج حضور کا طرف شکار کے مایل تھا اور کنارے
بہ تالاب سنکراج کے کہ دو کوس فاصلہ پر شرقی جانب شہر کے واقع شکار گاہ حضرت ستارہ احتشام شمس الملک
محمد ابو الفتح خان بہادر کے سنہ میں تو تیار ہوئی تھی واسطے تردد کے تشریف فرما ہوئے اور چند روز وہاں اقامت فرمائی
اور مکرر بارہ کوس کے احاطہ میں بطور قمرغہ کہ ہندی میں آکھیٹ کہتے ہیں شکار کر کے مراجعت کی اس ضمن میں خبر علت مبارز الملک
کی مرض سرطان سے آئی اور خلعت استقلال کا نام سے اختتام جنگ خلف مبارز الملک کے روانہ ہوا تھا سوین رمضان
سنہ ۱۱۹۵ گیارہ سے پچانوے میں پیچ دو شنبہ کے شمس الملک شمس الدولہ تیغ جنگ محمد ابو الفتح خان بہادر کے نور ہائے نفیر
جادو لی اختر برج کامرانی یعنی فرزند سعادت پیوند شمس الامرا ثانی ابو الفتح محمد فخر الدین خان بہادر تولد ہوئے
پانچواں سفر سولہویں محرم سنہ ۱۱۹۶ گیارہ سے چھیانوے نو بجے بلدہ سے نکلے اور حوالی قلعہ محمد نگر کے
سیر و شکار کر کے سات تین مہینے کے عرصہ تک کوچ اور مقام کرتے ہوئے شوق سیاحت ممالک
محروسہ کے تھے اس ضمن میں بیدر ہویں جمادی الاول کو اس کا قلعہ مضرب خیام فلک احتشام کا تھا کہ
ناگاہ صمصام الملک عارضہ ضیقی سے آمادہ سفر آخرت ہوئے چونکہ وہ خیرخواہ خاص و عام اور آدمی لایق
تھے کبھو کبھو سخن فارسی ہندی کہہ کر خدمت میں حضور کی وقت و صت عرض کیا کرتے تھے

خودبخود کو معلوم ہوا واسطے رفع اس ملال کے ملاحظہ سپاہ اور افراد حبشیان وغیرہ کا ہوا چنانچہ اول جمیع

تیر اندازان ممتاز اور قراولان قدر انداز اہتمام سے شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر کے مجاہدان دین اور غازیان

نصرت قرین جوق جوق حاضر میدان عرض ہو کر فن سپہ گری کو اپنے جلوہ گر کیا بعد اسکے گولہ انداز اور جوانان

بلاتن کے ایک تہ کر انواب و بنادیق و رسکلہ وغیرہ کے کمال عظمت سے شلک علی الاتصال و بلا انفصال کئے اور بان انداز روں

اور برق اندازوں نے چستی و چالاکی بان کو ی سبقت رعد و برق کے لیکئے پہلوان کر کے حیدر آباد پر آتے اور ہوا میں

کو ماہ منیر کی تاثیر سے چین ساغر روشنی چراغان اور آتشبازی فراوان اپنے کر کے جو تھی جمادی الثانی کو روز جمعہ داخل بلدہ ہو کر

اور بعد نزول اجلال کے واسطے ملاقات شاہ فیض اللہ صاحب اور شاہ ابو اللہ صاحب خلف شاہ رضا صاحب کے ارادہ فرما کر واضح ہو سپہ کر الہ بادر

یکسو میں جنگ سنر بالن صاحب خصم ہو کر روانہ بندر کیتل ہو اور سیلح رنقا ان شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر کو جو

بہمند کا غایت کیا اس عرصہ میں اعتد البان اقتشام جنگ بن ابراہیم بیگ ہونگے کی جو بعد پدر مسند استقلال

سے مقہور و سپاہی ہوا تہا سمع شریف میں پہنچی واسطے تنبیہ اس نا اہل کے شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر

کو ارشاد ہو بہادر مذکور نے حسام الدین خان معقب کیا نسی میان کو اپنے لوگوں میں سے روانہ کیا منقلب

اسکے حضرت صاحبزادہ سکندر اقبال میر اکبر علیخان بہادر کو صمصام الدولہ خطاب دیکر مع خصوص کا ہ اقتشام

میں دیو شیہ اگرچہ مقابلہ میں کی تکی لیکن فتح حسام الدین خان کی ہوئی اور وہ قلعہ دخل بان مستحصن ہوا

بیچ اس سال محمد امجد خان بہادر کو بلقب جناب خطاب عنایت فرمایا اور یہی واضح ہو کہ اسی سال میں حلت

امیر الامرا ارسطو جاہ محمد شریف خان بہادر کی جو حضور کے چہوٹے بہائی تہے ہوئی ہی ... حبشی

ذی حجہ سنہ الہ حیدر آباد سے نکلکر آپ بنفس نفیس متوجہ قلعہ نرمل ہوئے اور جب نکہ ...

حکام دکن ... دوسرے ... سال نہیں

ظفر بیگ الیور ... پہنچا تیسری تاریخ محرم کی ... گیارہ سے ستانوین میں قلعہ ... کو سرگردہ فوج کیا کہ

واسطے محاصرہ قلعہ مکتبال کے مامور فرمایا اور تسلیم انگریز کو مقتضائی سپے سرگردہ مذکور کی ... سرگردہ

عجب الاستاد والا پایک عزت کی اسطرف کو منعطف کی اور بھو ... نزول سکے ... مقصود کا ہمہ کرکے توپ

اور ... زلزلہ قیامت کا کنارہ میں ... قلعہ مذکور کے ... ظفر الماس نام قلعہ ... اٹھائیسوین محرم

کو قلعہ مذکور مسخر ہو گیا و دست گیا اور خواہان عفو جرائم کا ہوا حضرت ... مقصود تھا کہ یہہ قلعہ ... حوالہ ...

آپ بعد ملاحظہ قطعہ کے متوجہ مقصود ... ہوئے ... کیا ... ہو کر ... بیہ ... ٹیپو

بائیسوین ماہ مذ کی صاحبزادہ سکندر اقبال ... اکبر علی خان بہادر کو کہ ... بیہ ... سفر ... و عقب ... کی

شادی کتخدائی ہوائی بادھور اونکی ... کو روانہ کیا اور آپ ... کو ... ابراہیم ... و ... آئے ... بہی

سب ... قلعہ مکتبال کے مقابلہ ... کیا ... کی ... تخت ... اپنی ... میں ... شمس الملک

محمد ابو الفتح خان بہادر ... اور ... حکم ... حضرت ... کا تہا ... امیر الملک ... ہوا ...

محمد ابو الفتح خان بہادر ... اور شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر ... کر ... خوب اور ...

دیکھتے ... حتی کہ شام ہو گئی اکثر ... کشتہ اور زخمی ہوئے ... انگریز ... ہنگام ...

پہلی ... کا ... ہی ... فتح ... غنیم کی انہزام ... کی ... بہت ... ہوا ... اور

اور ... ہیوت ... [illegible] ... سوار ... پایگاہ ... اور ... نذر ... کی

[illegible] کی ... اور ... جنگ کی ... آئی اور ... [illegible] ... خاص

حضرت ... مراجعت ... کیا اور ... موافق حکم ... [illegible] ... کا

دل صبح دربار سے کہ دست بشیر الملک کو سپہ کر اہتمام جلسہ کو بلوایا اور عقود جواہر فرمایا اور رخصت کے

انکے دوسری صبح عنایت کیا اس قلعہ بدل میں انکو سنگانہ دوست کہ تخت جیسے ہی کان عصمت واسطے [illegible]

دربار ہو عقب تسبیح [illegible] شامل حال اونکا دولت ہوئی ارادہ ہوا کا کیا [illegible] ہمیں [illegible]

اقبال سعد الدولہ میر اکبر علیخان بہادر دعوت کا واقع ہو کہ آیا [illegible] ملازمت حاصل [illegible]

رجب روز جمعہ سنہ ۱۱۹۵ گیارہ سو [illegible] نوبت [illegible] [illegible]

میں دیوانی صوبہ دکن کی اور خطاب شجیع الملک اشجع الدولہ [illegible] عنایت ہوا [illegible]

[illegible] سال [illegible] اور [illegible] [illegible] اکا [illegible] دکن [illegible]

بشیر الملک [illegible] ابو الفتح خانبہادر [illegible] پیشاوری [illegible] شمس الملک غلام [illegible] خان بہادر [illegible] اور

بجای [illegible] [illegible] [illegible] الدولہ [illegible] دیاست [illegible] آیا اور [illegible] [illegible]

دکن اور دفتر مال کا [illegible] بہت [illegible] الہام [illegible] [illegible] اور [illegible] اطاعت

بجالا دیں کہنا میر عالم بہادر کا [illegible] معز الدولہ [illegible] نصب [illegible] اور [illegible] [illegible] روان

میں نجم الدولہ واسطے [illegible] المرتضی [illegible] حسب الحکم حضور [illegible] [illegible] شمس الملک غلام

خان بہادر [illegible] رسوم [illegible] [illegible] العدق [illegible] الملک [illegible] الدولہ [illegible] تقی خان بہادر

کی [illegible] شجیع الملک [illegible] الملک [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] خان [illegible]

مہمان [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] سلطان [illegible] [illegible] میر [illegible] خان [illegible]

حضرت اور سرکار میں جو آپس میں منازعت و مخالفت اختیار کی تھی سنہ ۱۱۹۱ کا رمضان ... کو ہو چکا والا ورزید و لا

یکہ ... دونوں ... مصالحت اقرار ہم کرکے ... دونوں ... حضور والا ... ولایت ... کو

... ہوا ... بالاجی کی ... شمشیر ... اور ... ملک ... قبضہ ... حضرت

ملک ... کا اختیار ... اور ملک ... کا دست تصرف ... دولت ... اور ... ملک

... بالاجی بار ... فتح ... اور ... سرکار ... ایک ...

سال آئندہ ... بالاجی ... اپنا معاودت کی ... بالاجی ...

کا ... بالاجی ... حضرت ... ہزار سوار اور ... ہزار پیادہ ... ساتھ

... بالاجی ... بالاجی ... اور ... اکثر ... بالاجی ...

... سلطان کی کوتاہی ... مالک ... فتح ... حصے ...

ہونا ... اور ... حصہ ... ملک ... اور ... فتح ...

سو ... عالی ... تاریخ ... کی ... دار الخلافت حیدرآباد ... سعد ...

... ۱۱ ... علیخان ... ہزاری منصب ... آصف الملک

خطاب ... صاحبزادہ میر ذوالفقار علیخان بہادر کو ... ہزاری منصب ... ہزار سوار ... انتظام الدولہ

خطاب اور صاحبزادہ میر ... علیخان بہادر کو ... ہزاری منصب ... ہزار سوار ...

نصرت الدولہ خطاب عنایت ہوا اور ... خان ... ہزاری منصب ... خطاب ...

... حسین ... آصفجاہ ... تاریخ ... ربیع الاول ...

اور ریاست ہائی زر دھاری اور ایک منزل ہاتھی چہار دانہ نظر انوریہ کہ [illegible] اور [illegible] الاعظم کی [illegible]

جواہر دیگر [illegible] پیش [illegible] سالین [illegible] سواری [illegible] اور [illegible] الملک [illegible]

خان بہادر [illegible] مرصع [illegible] اور ابو الفتح محمد [illegible] بہادر [illegible] الملک [illegible]

خان بہادر [illegible] الملک [illegible] الدولہ [illegible] بہادر و [illegible] بہادر [illegible]

سو روپیہ [illegible] عطا [illegible] بالائی [illegible]

وہاں کا عوض [illegible] حضرت [illegible] واسطے انجام اس [illegible]

اس موافق زر نقد بالائی [illegible] اور [illegible] پور اور قلعہ [illegible] کی [illegible]

[illegible] اور [illegible] قرار داد [illegible] عرض کی کہ بالفعل [illegible]

[illegible] الالتماس [illegible] بالائی [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] الامراء [illegible] اور [illegible] آصف [illegible]

[illegible] کا [illegible]

محمد ابو الفتح [illegible] بہادر [illegible] الملک محمد [illegible] بہادر [illegible] ابو الفتح

[illegible] بہادر [illegible] انتقال [illegible]

[illegible] اور بہادر [illegible]

[illegible]

[illegible]

دوسرا دفتر
حکام دکن کے
بیان میں

مع دو شالہ بیش قیمت اور گھوڑا عمدہ باہتمام سے ابہت جنگ کے بخشا اور ہوا فیروزگری تکلف کی دربار سرور و انبساط
کا رقص و آتشبازی آرائش وغیرہ سے گرم اور اہل موت ارباب محفل اور تماشائی خاص و عام مشاہدہ سے
شگفتہ خاطر تھے اور روز ضیافت حضور کے دوسری سفر کو منیر الملک غلام سید خان بہادر نے واسطے خلف بہادر موصوف
کے بطریق رسم جشن بندی بسبب کمال اتحاد دلی کے نہایت تکلف و تزئین سے ضیافت کی تھی سو تمام امرا سا تھ ہی اشتیاق
سے غنیمت یار خان خلعت اعلیٰ مع جواہر بیش قیمت کے لیکر آئے اور رو لفظ ابتدا ظاہر کی گیا اور خود بدولت تشریف ارزانی
رکھکر دولہ کے طرف سے ہر ایک کو واسطے اور سعادت آپکے عطر پان عنایت فرمایا اور بسم رسم کی بدر شمس الملک محمد ابو الفتح خان
بہادر کی پذیرا کر خوابگاہ میں جلوہ پذیر ہوئے اور ساتویں ماہ الیہ کو حسب رسم جنوائی کی داماد ولی سعادت مآل
نذر شادی کے بہادر محتشم الیہم کو سرپیچ مرصع عنایت کر کے آٹھویں ماہ مسطور کو کوچ کیا اور لشکر ظفر پیکر رونق افزا
ہوئے اور دوسرے دن وہاں سے قلعہ پرینڈہ جو باہتمام رفعت الدولہ اور عظیم الدولہ کے سر ہوا تھا ایک سوار ہو کر اور دوشنبہ
مذکور کو امیر الملک مہابت جنگ شجاع الملک اور بخشی کی تعلقہ داروں وغیرہ کو سرپیچ مرصع مکلل اور سلک
مروارید کے عنایت کر کے نقارہ و کوس کا بلند آوازہ ہوئی اور چند منزلیں طے کر کے اسی مہینے کی ... تاریخ
قلعہ دار ... فیض بارہ اندوز ہوئے اور وہاں آٹھ ... ہوا اور کتاب الغیب ...
عزیمت کو بطرف قلعہ ... سیف ... اور ساحل ... تشریف ارزانی رکھے اور وہاں
مقام کئے اور بہ روز ... شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر اور منیر الملک غلام سید خان
بہادر اور رفعت الدولہ اور شمل ... امرا ... اور تماشا ... وغیرہ کا
دیکھتے تھے اور نذر ... کی قبول فرمائے تھے کہ ... صاحبزادہ اصغر

سید اکبر علیخان بہادر کو مع اصل و اضافہ نو ہزاری منصب اور نو ہزار سوار اور خطاب سکندر جاہ اور ناصر الملک [illegible]
علیخان بہادر کو مع اصل و اضافہ نو ہزاری منصب نو ہزار سوار اور خطاب ہمایون جاہ سے سرفراز کیا اور ضمن میں
[illegible] اکثر ارکین دولت بھی مناصب عالی اور خطابات عمدہ سے بہرہ مند ہوئے [illegible] مزاج گرامی [illegible] نواحی [illegible]
سوار [illegible] عالی [illegible] ہوا [illegible] راہ [illegible] بالاجی پنڈت اور [illegible]
پیرہان [illegible] صاحبزادہ سکندر اقبال سکندر جاہ میر اکبر علیخان بہادر [illegible]
ملاقات ہو [illegible] بالاجی پنڈت اور [illegible] اپنے فرزندوں [illegible]
ہوئے پس بالاتفاق [illegible] فاصلہ [illegible] ٹیپو سلطان [illegible] اور [illegible]
[illegible] خاطر پنڈت [illegible] ارادہ [illegible] ٹیپو سلطان [illegible]
[illegible] عسکر [illegible] اور [illegible]
[illegible] خاطر حاصل [illegible] کیا تھا آیا حضور [illegible]
[illegible] اور اگر صلح مد نظر ہے تو [illegible] فیصل [illegible]
[illegible] اس ضمن میں حضرت [illegible] اور بالاجی [illegible]
[illegible] اس کی اطلاع [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] ٹیپو سلطان کا فتح [illegible] عالی [illegible]
الملک [illegible] رکن الدولہ [illegible] ہزار سوار [illegible] رکن الدولہ [illegible]
اور جمعیت [illegible] ایک ہزار سوار [illegible] جمعدار اور [illegible]

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

جمعداری راقم کو سات سو سوار کہ رسالدار در عوض اسکے بر کینہ مغل گڈھ جاگیر اور خطاب اور منصب سہ ہزاری
سکے تھے اور پالکی نشین اور عماری نشین چنانچہ اکثر بیت فیل جو کہ باک کی تھی اور چونکہ نا تیخان معرالیہم کا
بجہول اور ناپال تھا بتجویز نیر الملک کے گذرانیدہ ہو کر جنرد عماری آمیز کی گئی اور خود دیدہ سکی نذر اسکی
ترتیب فرمائی اور لودیخان بہادر جمعداران ناپی کو تین ہزار سوار جرار کے واسطے اعانت کے مراہ سے فوج و با
کے چھوڑ کر بر عاقبت فرمایا اور آٹھویں رجب کو لالے چبوترہ سے عبور دریا کشنا کر کے ناپالی کو پہنچے اور مقام کر
ہوئے انیسویں کو داخل حویلی فرخندہ بنیاد ہو کر ہنوز جائے آسودگی گرم نہوئی تھی کہ منصوبہ اپنا افغانیان نے
گوش گذار رشتہ بیان بنیاد فیض بنیاد کا کیا کہ بعد مراجعت سواری مبارک کے فوج قاہرہ نے محاصرہ قلعہ کا دا مچی
ہاتھ سے چھوڑ کر رسالان عبو سلطان کے چھوڑا اور سلطان مذکور نے جو پہ سستی نمک حرام اپنی پہلواری اور
جوانمردی کا تصور کرکے ایک لاکھ پیادہ و چوسٹھ ہزار سوار چھ ہزار بار تاپ سو توپ و کرنال سے چھیسویں رجب کو قلعہ ادونی
کے اوپر ارادہ سے اگر چہ نظم عظیم کہ ان سے دفعات عصمت و اقبال کو جو وہاں کے جاد اجماع مبح ابل و عیال تھے
وہاں مقیم ہیں پہنچایا و مصروف محاصرہ کا ہے اور روز بروز آتش جدال و قتال کی شعلہ زن اور چونکہ عنایت الہی
شریک حال ہے اقبال کے حضور کے محافظین قلعہ کے بسبب گرمی شجاع الملک مدد گار کے اسکے جال
نکر کے جا برابنی قیام کئے ہوئے ہیں بلکہ تقریباً ستر سوار اور بندرہ پیادہ لشکر مخالف کے خبر نے
تلوار سے مار ڈالے اور مادر اسکے تنہا رالیہ نے چاہا تہا کہ نکسر لگا کر برج و بارہ کو قلعہ کے اوپر اسکے
جوان اندر سے اور ڈہیلے لگا کے دفعتاً نکلکر نقب زنوں کو ظلمت میں اجل کا کیا اور تمام نور کے سر کو
حصار کے سپاہ کے ساتھ برابر اور مال دستیاب وہاں کے رہنے والوں کا بالکل دست بردار کر دیا گیا

پس مزاج خود کا برہم ہوا اور غلوی طیش و غضب چاہیے کہ خود بدولت و اقبال بطریق ایلغار قدم رنجہ فرماویں بس شمس

الملک محمد ابو الفتح خان بہادر اور مشیر الملک غلام سید خان بہادر عرض کی کہ حضور عالی کو تکلف فرمانا واسطے اس امر کے

ضرور نہیں اقبال سے حضرت کے ان شاء اللہ تعالی ہم چاکر عرصہ قلیل میں سعی اس کام کا سرانجام کرتے ہیں پس ہمراہ ارکان

سو الیماعز شعبان کو ساتھ سرکردگی ہمایون جاہ میر مغل علیجاہ بہادر کے ہمراہ افواج قاہرہ کے آگے روانہ ہوئے اور مشیر

ہوکے چلے گئے ہیں بعد عبور دریا کشنا قلعہ دیوی تک کہیں دم نہ لیے اور حضور پہنچا مرشد کی پاس خاطر مبارک سے اطلاع

محو شکی ہوئی تھی علم ہوئے تھے کہ منزل مقصود پہ جا پہنچے پس بہرام ہمہ کیمپ لیا اور اہتمام قلعہ گیری کا ہو ا اور سلطان جوان

مرد اہمر آزودی الاقدام کا نام سنا کر محاصرہ کر کے قلعہ شاہ دوبہ کو فتح کیا پس امیران نامدار نے ساتھ آصف جاہ کو قلعہ مذکور

با استقامت تمام کمال محافظت رکھون اور پاکوں میں سوار کر دا کر قلعہ مذکور سے بہ عجلت کیا اور دریا تنبہدرا عبور کرکے

دار الاجاہ اگلا سے نا موس اہل قلعہ پا بجو رہوئے اور امراء موصوف بلدہ میں ہو رہے جو امراء وغیرہ شکستہ ہو واسطے اصحاب

پہنچا کر اپنی مقصود ہو اور ثنا را ہ عنایت با رعد و طلبی کا مطالعہ کرکے پیش کر کے فاصلہ تک کوچ اور بہادر نیز

کے چند افسران نامی کو بیس ہزار سوار کے واسطے امداد بندوبست وہاں کے رخصت کیے اور آپ عزم

آستان بوسی میں حیدر آباد کی راہ لی بعد قطع منازل معدودہ کے بتیسری ذیقعدہ کو داخل

بلدہ ہوکر نذر حاضر ہوئے کی گذرانی نورالحیات میں اس سے خوش ہوئے اور تو یہاں سلامی کہی ہو اور اس الحمد للہ

حافظ حقیقی نے ناموس آصفیہ کو صحیح اور سالم رکھا اما لیالت تدوینے بھی بدرین تہنیت کہیں مدیں بیس ایالت

چلدو میں خدمت گذشتہ کے شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر اور مشیر الملک غلام سید خان بہادر کو

جشن عید اضحی میں طرہ مروارید کا اور آویزہ مروارید عطا فرمائے اور وزیر من آسکے بیاد نبہا جیو

[illegible]

سپر مرصع شمشیر مرصع پیش قبض مرصع اور اپنی زرہ ان کو عطا کیا اور جواہر عنایت کیے اور غرہ محرم سنہ ۱۲۰۱ بارہ سو ایک

میں ہو بیگم صاحبہ الیہ عالیجاہ کی والدہ کہ فوت ہونے سے تعزیت میں انکی تین دن موقوفی نوبت کا امر فرمایا اور

آپ رونق افزا واسطے پرسش کے ہو کر خلعت ماتمی دو فرزندوں کو انکے عطا کیا اور بہت دلاسا دیا اور صفر

سنہ مذکور میں استقبال سے عید الاضحی کی فارغ ہو کر واسطے ملاحظہ لشکر کے تشریف لائے شمس الملک محمد ابو

الفتح خان بہادر کے گھر بتقریب ضیافت تشریف فرما ہوئے اور سنہ الیہ میں شجاع الملک کو خطاب امیر الامرا اور جیغہ

مرصع اور کلگی اور ملبوس خاص اور جوشن اور خود درعی اور ایک قبضہ سپر اور ایک قبضہ شمشیر مرصع عنایت کیا اور صمصام

اور سپر علیحدہ میں نزد جوار ہو پلی میں تشریف لے گئے جہاں قرار پایا کہ فیمابین میں اسی سال ہریرام پنڈت اور ٹیپو سلطان

اور بہادر بندہ بر ضرب زد و خورد ہوئی ٹیپو سلطان نے قافیہ پنڈت مذکور کا بہت تنگ کیا آخر الامر نے مبلغ پچاس لاکھ

ایک بار آکر ٹیپو سلطان نے پیام صلح کا کیا اور نصف لاکھ پچاس لاکھ کی ادا کر کے ہر سال دینا قبول کر کے آخر ملک کو سپرد

ہوا اور ہریرام پنڈت نے امرا الملک کو اور لشکر فیروزی اثر حضرت کا متعینہ پنڈت مذکور نے دولت آباد کے پاس جا کر کے

ملک پر ظفر انتساب ہوا آخر کے انتیسویں ربیع الثانی سنہ ۱۲۰۱ بارہ سو ایک میں خواجہ بہاء الدین حافظ

الدین خان طرف ٹیپو سلطان کے داخل بلدہ ہو کر صلح نامہ اور جواہر اعلی اور قسم قسم پوشاک اور ایک اسپ

اور ایک زنجیر فیل ملاحظہ میں لا کر پیش کیا، بجھ مذکور کو معقول جواب فرمایا اور سنہ مذکور

میں قلعہ ادونی و رائچور کا بیچ جمیع ملک سرکار کی سرکار میں لینے اور اخراج کرنے کا حسب الارشاد دار الاسلام

بہادر نے جا کر ضبط کیا اور تمام سرکار کا جھگڑا کر مراجعت کی بعد آنکے راجہ شوپور کا اور

دسویں ماہ متعلقہ ان ملک کے اور ملک مذکور کی غیرہ سے ہو گیا تھا بموجب حکم نصیر الملک کے راجہ وست

دوسرا دفتر

حکام دکن کے ساتھ

[illegible]

تنبیہ اسکی کر کے مطیع و منقاد کیا اور سلسلہ بین خصال ستمبر دوران پیشگاہ سے بادشاہ آباد نے جشن صحت اسکا

ترتیب دیا اور سلاطین کی ضیافت کی تاہ ... قادری ... شاہ و امرا ... عنایت ہو جیون غلام ... سرور ...

فضل اللہ جملہ کبار دین بلدہ کے شریک بزم دعوت ہو کر اخلاق و ارادت سے نواب عہد صبیح مصطفیٰ ... سے اور ... جشن

ابتہاج سے ذو الفقار الملک کو بیچ اصل و اضافہ نہ ہزاری منصب ... سوار اور خطاب جہاندار جاہ اور شمس الملک کو شمس الامرا

اور ممتاز الدولہ کو ممتاز الامرا اور ماہی مراتب اور شمس الملک عظیم الامرا خطاب کئے علی ہذا اور اکثر ...

ممتاز ہوئے اور جشن عید اضحیٰ ستمبر ... سیف الملک خلف اعظم الامرا کو خلعت دیوانی ... سکندر جاہ بہادر کی

بہادر کا اور غالب الدولہ کو فریدون جاہ خطاب عنایت ہوا اور فتح ہو کہ نوبت جشن نوروز اور عیدین اور سالگرہ اور تقریب

فرمان بادشاہ اور تقریب زنانہ در ... شہر ... ہوا عقد ازدواج ... چند ... ان کے اکثر رفقا اور بندگان کو عہدہ ... اور

نالکی اور جاگیر اضافہ پیش قرار اور مرصع آلات گراں بہا کرم اور مجتمع فرماتے ہیں ... ضمن میں ... پیدا ...

محمد لطیف الدولہ جاگیر بیکہ بازیوں تمام گھوڑے کے سوار دو شالہ کا اسکو زیر بند کہ اس باست بلند مرتبت این

بہ تمام الیہ کا تھا بیج ... چوڑی عطا ہوا ہی اور بہ تقریبات شادی و ضیافت ان امرائی اور ...

ضیافت علما اور مشائخین اور زیارت اہل اللہ کے تشریف فرما ہیں چونکہ فردا فردا بیان کرنے سے

سوا تعریف و توصیف اور اخلاق فیض رسانی حضور اور عزت افزائی بندگان کے فائدہ کچھ ... کا واسطے

ناظرین کے منظور اور مرتبہ تھا اس لئے جابجا درگذر کیا حضور نے شمس الامرا امیر کبیر ابو الفتح خان بہادر کو نہ ہزاری

منصب اور دس ہزار سوار اور ماہی مراتب اور ... جواہر مرصع ... اور لکھن کے عطا فرمائیں اور بیگم ...

رسالہ و پالکی ... ہیں ... جشن ... الیہم کے اکثر گھوڑے ... ہزار ہزار اور پندرہ سو کی قیمت کے اور ... سلاحدار

دوسرا دفتر

احکام دکن

اور بارگیر پانچ پانچ سو اور ہزار ہزار روپے کی رابیہ بخشے اور پیادہ ریخت البیم پانچ ہزار اسی سرفراز کیے

بیمنت سیکروم اٹھا اور وہاں سے تنبیہ مخالفین مسافرین کے دن رات حاضر حضور مبارک تک خواہ قدوہ بادو فاختہ سکال

[illegible] پہنچے بہر کہ آپ تک رفیق نگاشتہ ہر اوقات ہیں اور بیسویں تاریخ جمادی الاول [illegible] کی قلعہ محمد نگر میں آ پہنچے

تہتیج مزاج کے رونق افزا ہو اور محل نو احداث کو آراستہ و تیار ارباب بیا بازار کو حکم زینت دکانوں کا دیا اور

زینت حضرت اور امرا عظام الشان معروف خرید آرا ہو نو زینت فرما کہ اماکن یادگور رہ لئے کہ ایکدن ایک فرزند

پرورده بیگمات محل کا کہ نہایت آرام اور واقف نہی تو نہیچ انسان کی تہا نزدیک سمند آ پہنچا خود سیار کا [illegible]

سر پر پہنچ کر کے دو ہی نو جشی سنت دفعتاً کاٹ کھایا پیش مبارک خود بدولت کا آ جو وہی ہوا کہ ان [illegible]

عرصہ میں اندمال پایا اسی جگہ میں ایک [illegible] اور بعد صحت غسل فرمایا چونکہ سالگرہ بھی قریب تھی [illegible]

کیفیت شادی غسل صحت اور جشن سالگرہ یکجا ہو کر [illegible] دونوں تقریبیں انجام کو پہنچیں [illegible]

تاریخ اسکی یوں کہی [illegible] قطب الدین خان اور علی رضا خان اور حافظ

فرید الدین [illegible] روانہ کیا تھا مقرون باریابی ہو کر [illegible]

[illegible] غلام خان [illegible] لارڈ کورنواس صاحب بہادر [illegible]

[illegible] ٹیپو سلطان کا [illegible]

[illegible]

[illegible] لارڈ کورنواس صاحب بہادر [illegible] اطلاع دی [illegible] ٹیپو سلطان [illegible]

[illegible]

سالک مسالک شقاوت کی اور کج باطنی کا ہوا اور ان ایام میں نواب صاحب شمشیر سلطنت کے غرہ رجب سنہ بارہ سو

چار میں حیدر آباد سے نکلے اور باغین گوردہ میں اس نزول اجلال فرمایا اور وہیں بعد چند روز کے ایک سیاہ اور بیماری کی

ہوا اس ضمن میں مزاج شمس الملک شمس الامرا محمد ابو الفتح خان بہادر کا بسبب بیماری سل کے جادۂ اعتدال سے گردان

ہوا اور بیت بہت آسیب پا سکیں کی قصبہ کہتے ہیں کہ سید روف یار نظام سپاہ جابت ہاکی سردار

قطرات باران ایسی کثرت سے ہوئی کہ ایک خیمہ اہل لشکر کا ثابت نہ رہا ڈیرہ جات پارہ پارہ ہو گیا اور بہت

اسباب اور پیلے علی بخت وبالا ہوئے وہ رات کس مشکل سے بسر ہوئی رات کی ایسی صبح ہوئی ورنہ

سب لشکر ہی اور اس آسمانی بلا سے نجات پا کر شکر نجات ادا کیا بعد اس کے وہاں سے کوچ

کیا بعد ورود قلعہ آباد کے بانگ ہزار ہا درخت جنہوں نے قلعہ کے بالکل احاطہ کیا تھا

سوا ان کے شاہ جہاں آباد دہلی کی اور رائے سنگھ کے بسبب اجازت امیر الامرا قلعہ رائچور کے

حضرت شرف ملازمت کے حاضر ہوئے بعد تسخیر قلعہ کو پل ساتھ فتح حاصل کئے اور بعضے سرداران

مرتبت مثل مرتضی الملک قلعدار زور آور جنگ اور راجہ رام داس وغیرہ کے اور سرداران

بارگاہ شمس الامرا محمد ابو الفتح خان بہادر اور پیش دستی انگریزی افسر کی ہمراہ قلعہ کنداپور کو

اور عطائے خطابات اور جاگیر کے سرفراز ہوئے اور پیشکش والا جناب رخصت حاصل کر کے روانہ

مقصود ہوئے اس ایام میں سید علی خان تاج الدولہ بہادر جو واسطے اخذ قلعہ بلی سرور ولی کے

سرکار سے نصرت جنگ حیدر علی خان نائک کے جاگیر بادشاہ کی طرف سے نواب صاحب کے روانہ ہوئے

اور وہاں جا کر بہادر معزز ہوئے کشت و خون سے آپ زخم کاری اٹھا کر بعد اقبال کے

اور شکست قطب الدین خاں کی خبر ارسطو سلطان کے سپاہ بہادر بقیہ اسکا ستفتین قسیح قلعو نکو بہادر خوار والا جن آیا اور

کلان کے پاؤں یار بہادر افبال کے ہم رہبندیت کے اکتاہ کیا انتہوں نے ماہ صفر سنہ ۱۱۱۸ ہ میں بلخ بہ بجریں مقام مذکور بجیع ملک محمد

صفدر جنگ بہادر کو خطاب اختصاص خان کا خطاب ہوا ور سیدوں تاریخ ربیع الآخر کی السنہ میں شمس الامراء شمس الملک سید ابوالفتح خان

عارف محمد جنگ کے یا عوض ہر کا رجعت الہی سے ہوئے نور سید سنہ کی رہیں دلی اکثر نیت شہر حیدرآباد کے بجا ہوا اور اعتماد

سلطان نظر یا رکا اور دارم الکتا نعمت فرزند سعادتمند کو اپکے افضل الامرا فخر الدین خان بہادر الہی ظاہر ہو رہے بیس الملک

خورشید الدولہ امام جنگ سید بہاؤ الدین خان بہادر دام اقبالہ کو دیا گیا مرحوم کو یا در ہا اور آپ بدیر بعد اول

درجہ صوبہ داری انتظام کا مادہ تاریخ انکا فضل الٰہی کرے کہتا ہیں انکا ایمان زبانہ میں لاش کو یا

مرحوم کی چند منادی لشکر کے ایک قطعہ پالات کیا ہر وہاں سے لاکر نزدیک قدم بیہ جشن قدس

کیا عنایت نواب ممدوح کی عالم بہادر مرحوم کے بسبب جانفشانی اور خیرخواہی کے بہت تہی خلف الصدق

شمشیر طلب فرمایا اور بعد کے سبب داخل لشکر فیروزی اثر ہونے کے صاحبزادہ والا قدر جہاندار بہادر کو وقت

استقبال کے ایک منزل سے آگے بھیجا الارشاد کے دونوں منظور نظر فانی ایک تارہ ہیں ہم پلہ

فاطمہ صاحب کے حضرت سے اختیار رہے اور ایک دیوان عطا ہوا اعلیٰ اور جمیع خطابات شمس الدولہ شمس الملک

شمس الامرا اور کل جاگیرات پدر والا قدر کے اپکے کوجلد ممالک ستر لاکھ روپئے کی تجویز فرمایا اور

امیر الملک بہادر کے سبب منصبی نیابت پر انکی مقرر کیا اور دار الملک اور امام الملک اور اعظم الملک وغیرہ

جملہ اقربا رکا وہ کو بدستور آپ جاگیر حال پر بحال رکھا اور شمس الامرا فخر الدین خان بہادر بہی ہمعصر ہوا اور جاگیر تعلقہ

اکبر کو شکر جاگیر داران سرکار کو چار لاکھ کی جاگیر ... فاطمہ بہادر مرحوم کی

حکام دکن کے

دوسرا دفتر

خلف [illegible] کے [illegible] سلطنت [illegible] بیمار [illegible] سب سے اکثر [illegible] عمدہ [illegible] بہادر [illegible]

کی کیا [illegible] اور [illegible] بتلایا گیا [illegible] عمدۃ الملک بہادر [illegible] اکثر [illegible]

[illegible] کر [illegible] انہیں [illegible] ہم [illegible] اور [illegible] اکثر [illegible] اور [illegible] کے واسطے

کیا [illegible] ثابت [illegible] کار [illegible] کے واسطے [illegible] عطا فرمائی اور

[illegible] برس [illegible] برس [illegible] کا [illegible] الرحیم کا [illegible]

[illegible] اور [illegible] کا [illegible] کہ [illegible] واسطے [illegible]

[illegible] کیا [illegible] اور [illegible] اور [illegible]

[illegible] شعبان [illegible] الدین [illegible] الملک [illegible] بہادر [illegible]

[illegible] بہادر [illegible] شوکت [illegible] شاہی

کل صوبیات [illegible] المبارک [illegible] الدولہ [illegible] الملک [illegible] سرفراز

فرمایئے [illegible] فوج اور [illegible] سپاہ [illegible] اور

[illegible] ہزار [illegible] اور [illegible] ہزار [illegible] فیل اور [illegible] سوار [illegible]

[illegible] کیا [illegible] اور [illegible] بہادر [illegible]

[illegible] قلعہ [illegible] اور [illegible] واسطے [illegible]

سلطان [illegible] اور [illegible] کی [illegible] بہادر [illegible]

[illegible] اور [illegible] عالی [illegible] کہ

[illegible]

ہمیشہ ہوا اور [illegible] میں [illegible] کو [illegible] سلطان میں بالکل [illegible] ہوا [illegible]

[illegible] میں [illegible] اور حاصل [illegible] ہوا [illegible] اس [illegible]

[illegible] اور [illegible] قلعہ میں [illegible] ہوا [illegible]

[illegible] کی اور فوج سلطان کی [illegible] تمام [illegible] جو [illegible]

[illegible] ہوا [illegible] سلطان [illegible]

[illegible] فوج [illegible] صورت [illegible]

[illegible] قلعہ [illegible] تمام [illegible] ہوا لیا اور [illegible]

اس [illegible] فتح قلعہ [illegible] اور [illegible] فتح قلعہ [illegible]

[illegible] ہوا اور [illegible] اکثر فوج [illegible]

[illegible] المقام [illegible] ہوا [illegible]

بہت تعظیم و توقیر [illegible] اور [illegible]

[illegible] لشکر اسلام [illegible] ہوا [illegible]

[illegible] اس وقت [illegible]

[illegible] مقابل [illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ [illegible]

[illegible]

کہ جنہ زیب سوار ہونگا پھر کیا اور رفو چکر ہوا کہ شکست عظیم ہو لارڈ کورنر صاحب بہادر مترددو متفکر ہوکر بہ

بہ تجویز انکو زیادہ جمعیت چاہیے اور کہلا یا کہ اگر یہ ترسے از ماریکیے دوبارہ ناب مقاومت کی ہم میں نہیں کی ارتجھ

پیدا جمعدار دن اور سلحدار دن پایگاہ اور دیوانی پیادون کہنگر کہ اگر انکو چشم زخم پہنچا پھر کوئی ہم میں سے سلامت

نہ بچیگا فورًا ابا تی پر سوار ہوا اور مع سرداران پایگاہ وغیرہ کے مقام سے اپنے دوڑا اور رکنگاہ میں انکی جا کر ایا

شروع کیا اسد اللّٰہی چلنے سب کے سب فوج دشمن کا خاتمہ ہو کر چھپے پاؤن بیکرار جنگ الٰہی سلطان اپنی

شاہ ہوا لال باغ اور کیمپ کو چلا گیا لارڈ صاحب بہادر داخل قلعہ بنگلور ہوئے اور اس فتح کو نام سے اسلام

بے تعداد لشکر بار کیا اور کچھ لکھے گئے ہیں بعد اسکے سید و لشکر میں نوبت فوج اور والد کو رنر صاحب بہادر کے

کرانی غلہ کی شروع ہوئی اور رفتہ رفتہ اس نوبت کو پہنچی کہ پانچ روپیہ آدھ سیر دال کے

تلف ہوگئے اور سب کے سب الٰہی فوج کا تاراج لکھے لارڈ کو رنر صاحب بہادر نے دیکھا کہ احوال آگے کو کیسا ہوگا

اور فوراً فاقہ کشی سے ایکدوسرے کو جاتا ہی کہ بلخ کر جاوینا و مصنف اس فتح کبیر کی ارادہ سے آیا اور مع ہوگیا

پس نیر الملک اعظم الامرا امیر الامرا القاب کم عالم بہادر کو واسطے تقویت کے رخصت دیوانی ورد روانہ کیا

اور یہاں رضا علی پالینٹ کے ارسال کیا اس عرصہ میں بڑی رام سے نیت جمعیت بہت سی دوبارہ واسطے

صاحب بہادر کے روانہ ہوا [illegible]

[illegible]

[illegible]

دنیا کیا علاوہ یہ کہ [illegible]

اور وہاں سے صحیح دار السرور برہانپور تا سمت بنگالہ کو راج بندر اور مچھلی بندر اور پونا اور ناگپور اور ارکاٹ اور

صوبہ فرخندہ بنیاد اور صوبہ بیجاپور اور تمام پرگنات میں قبضہ دار و سار تھا مشیر الملک اعظم الامرا [illegible]

[illegible] بے سہولی کہ کشش [illegible] ایک عالم کو ساتھ [illegible] سکہ بار کیا [illegible] ملا بار [illegible]

مشیر الملک اعظم الامرا و صاحبزادہ سکندر اقبال [illegible] سکندر جاہ میر اکبر علی خان بہادر کے ساتھ [illegible]

روانہ ملک [illegible] اور [illegible] اور حویلی و باغ کے اطراف میں قلعہ گورم کنڈہ کے نزدیک [illegible]

[illegible] قصبہ [illegible] فاصلہ [illegible] اور وہاں سے مؤید الدولہ کو [illegible] قلعہ [illegible]

[illegible] موضع [illegible] انگریزی [illegible] عبور [illegible]

[illegible] خبر آئی کہ لارڈ کارنوالس صاحب [illegible] متصل قلعہ [illegible]

اور [illegible] ٹیپو صاحب [illegible] تین ہزار کی جمعیت اور چار ہزار [illegible] قلعہ [illegible]

ٹیپو سلطان [illegible] لال باغ [illegible] متصل [illegible]

انگریزی [illegible] محافظت [illegible] اور [illegible] ہمراہ [illegible]

[illegible] غلہ فروشوں کا لوٹ لیکے [illegible]

[illegible] خبر آئی کہ ٹیپو سلطان اور علی [illegible] قلعہ گورم کنڈہ کے [illegible]

[illegible] مؤید الدولہ [illegible]

[illegible] گرفتار ہوئے پس صاحبزادہ سکندر اقبال سکندر جاہ میر اکبر علی خان بہادر

[illegible] گورم کنڈہ [illegible] اجلال [illegible]

دوسرا دفتر

احکام دکن کے

[illegible]

قائم کئے اور بعض قریہ اور مظفر الملک کو تمام قلعے اسطرف کے اور ستنجیہ قلعہ کو سرکیا بعض کے کہ ...

ہینچے تھے سپرد کیے اور دوسری تاریخ جمادی الاول کی اطلاع ہوئی کہ راے گڑہی اور ساوندری اور بعض قلعے بالکل اور

سرنگ پٹن کے بھی فتح ہوا اور بعد اسکے فتح قلعہ بالکری کے وہاں بھی قلعہ اسی نواح کا تھا آئی بس بلا کسی

تامل کے اور پہر نزدیک منگلور کے بھی پہنچے بہت تنگ ہوی اور قلعہ کو تنگ کر کے فتح پایا حاصل لارڈ صاحب

ساتھ کمال تکلف کے سوری ہو اور جشن بالکل کو فتح کیا اٹھارہ چھوٹا انگریزی جوہا ...

پیسے اترے ہوی تھی وقت بعد اسکی سواری کے تو پیں سلامی کی ہیں بیس تاریخ جمادی الاول منشی الملک اعظم الامرا

رسید ایک کوس واسطے استقبال ہمراہ بہت پہنچ کر بیچ پنڈت کو بعد ملاقات چند بار بیچ اوپر خیمہ سرکار

بھیجوادین کو رخصت کیا اور لارڈ کورنوالس صاحب بہادر اور جنرل میڈوز صاحب اور مسٹر جونی صاحب و دیگر ا

تریب سواری کی تھی بہت نزدیک ہوتی ہوئی فرودگاہ سے اپنی پانچ کوس کی راہ طی کرکے حصہ کیا ایک خیمہ خاص

استادہ تھا اگرچہ ملاقات کی صاحبزادہ آفاق سکندر اقبال عطاء اور پایدان سے ہدارات کی اور سواروں کو زودہ

بہ اسکی جای رسپ قریب تمام ہری پنڈت اور آپا بلونت اور دوسرے سرکردہ پنڈت پہ جہاں کہ انگریز اور بالکونی

تاریخ جمادی الاخری کی لارڈ کورنوالس صاحب بہادر اور جنرل میڈوز اور مسٹر جونی صاحب استقبال اعظم الامرا

کی دیوانخانہ میں صاحبزادہ آفاق آئے اور صاحبزادہ کے ساتھ میانہ عمدہ کئے مسند زیادہ کئے اور ایک

تختے اور باقی لشکر کے فتح فرنگ کے بدستور بیچ آداب مجری کا لای اور صاحبزادہ نے ایک قبضہ شمشیر

تحفہ لارڈ کورنوالس صاحب بہادر کو دیا اور دوسرے سرداروں کو فقط پایدان عطردان عنایت کئے بس

سرداران مذکور راہ طلب کیے ہیں ... منشی الملک اعظم الامرا کے کہ بس قریب آئے اور عطردان پایدان ...

رخصت ہوکر سن عید قریب شام مشیر الملک اعظم الامرا اور میر عالم میر ابو القاسم بہادر مع بعض ارکان دولت آصفیہ
ڈیرہ میں ہری پنڈت کے جا کر تخلیہ میں نقشہ سرنگ پٹن کا دیکھا اور عطر و پان پاکر رخصت ہوئے اور [illegible]
ماہ مذکور کی شہزادہ واسطے ملاحظہ فوج انگریزی متوجہ ہوکر کیمپ میں ہری پنڈت آیا پلوست وغیرہ جملہ سردار
مرہٹہ کے ہمراہ رکاب تھے اور لارڈ گورنر صاحب بہادر مع تمام افسران فوج کے پانسو تیر سوار کلاہ پوش واسطے استقبال کے آئے اور
موافق ضابطہ اپنے آداب مجری بجا لایا واضح ہو کہ لارڈ صاحب بہادر اور جنرل ہیرس صاحب اور [illegible] صاحب سوار
سے بعد الملاحظہ قول میں [illegible] ملاحظہ سے تمام فوج انگریزی کے فارغ ہو کر خیمہ کا [illegible] لارڈ گورنر
صاحب بہادر کے تشریف لیے گئے وقت رخصت لارڈ گورنر صاحب بہادر نے بعض تحفہ جات فرنگستان کے

تحفہ دیے اور عطر دان پاندان روبرو لائے اور جلو خانہ تک مشایعت کی پس گیارہویں تاریخ کا
شہر مذکور کی فوج سرنگ پٹن ہو کر دو کوس کے فاصلہ سے رسالہ کے [illegible] ہوئی جمعیت انگریزی
بھی [illegible] اتری اور ہری پنڈت نے جانب دست راست خیمہ کیا واضح ہو مقام مذکور [illegible] ہوئی
زرنگاری خیمہ ٹیپو سلطان کا سپاہ انگریزی نے گرا دیا تیر اندازی [illegible] لال باغ کے [illegible]
ٹیپو سلطان نے تاب نہ لاکر سلطان پیٹ کو کہ وہ [illegible] تمام [illegible] کی بھی چھوڑ کر داخل سرنگ
پٹن ہوا [illegible] آتش جدال و قتال کی شعلہ زن رہی اسی عرصہ میں خبر آئی کہ جنرل [illegible] صاحب
بہادر آٹھ ہزار بار چار ہزار تیر سوار کلاہ پوش وغیرہ لیکر بندر بمبئی سے واسطے کمک لارڈ گورنر صاحب
بہادر کے آتے ہیں پس محمد ابراہیم خان خلف [illegible] خان اور اعتقاد الملک پانسو سوار [illegible]
صاحبزادہ کے طرف سے اور ایک ہزار سوار طرف سے پنڈت کے وہاں گئے اور چار پلاٹن لارڈ گورنر

دوسرا امر احکام دکن سے [illegible] سابقین

بہادر کے واسطے لائے جنرل صاحب موصوف کے روانہ ہوئے کہتے ہین دوسرے دن اسکے ٹیپو سلطان آٹہ ہزار
سوار سے جمعیت مرہٹہ کی اکثر لا اور فوج مذکور نا بلا کر بہاگی اور لارڈ گورنر صاحب بہادر کی بنا پہ لارڈ گورنر صاحب
نے بہت کمک کر کے دو کوس تک ٹیپو صاحب کو بہگایا بعد اسکے ٹیپو صاحب جا کر بنگاہ کو جنرل ایکرم بی صاحب کی اور طرف
متعاقب اسکے لارڈ گورنر صاحب بہادر نے شبخون کر کے تیرہ لشکر مین ٹیپو سلطان کے تزلزل عظیم ڈالا صبح کو اسکے بعد جو
ان مقامات کے ٹیپو سلطان نے پیام صلح کا بہیجا کیا بعد سوال جواب کے یہ ٹہرا کہ تین کرور روپیہ نقد اور نصف
ملک اور دو فرزند اپنے بطریق یرغمال ادائی قرض تک سرکار انگریز کو دیا اور صلح کو بہیجا ٹیپو سلطان
نے قبول کیا کر عمل مین اسکے جو دیر ہوئی چہبیسوین تاریخ ماہ مذکور کی صبح کے وقت جنرل ایکرم بی صاحب نے اپنی
جمعیت سے مقابلہ کیا کہتے ہین اس ملک مین بہی بڑی لڑائی ہوئی دو تین روز تک ہنگامہ کارزار گرم رہا بعد
وکلاء ٹیپو سلطان کے نوشتجات مہری موافق قرارداد کے لیکر آئے اور ہوا کیمپ عالم بہادر کے سرپتن کی تاریخ
رجب المرجب کی دو فرزند ٹیپو سلطان کے عبدالخالق نام وہ سالہ اور معزالدین نام ہشت سالہ نقرئی عماریون پر
بیٹھے ہوئے شرقی دروازہ سے سرنگاپٹن کے چند کوس تک روانہ ہوئے پر آ رہے لارڈ گورنر صاحب بہادر خود اور دلا
جانب طرف [illegible] کے ڈیڑہ کوس تک استقبال کر کے بیچ اس خیمہ کے جو راہ مین استادہ تہا ملاقات کیں ان
لارڈ گورنر صاحب بہادر کی ملاقات آئے لارڈ گورنر صاحب بہادر نے ہاتہ دونو اطفال کا پکڑ کر کرسی پر لا بٹہایا اور دلدہی
اور دلاسے کی باتین کین اور عطردان پاندان دیکر اس [illegible] جو واسطے انکے مقرر کیا تہا
ارشاد کا حکم کیا اس دن سے آتش جدال و قتال کی منطفی ہوئی بندگان خدا خونریزی سے نجات پائے
پس لارڈ گورنر صاحب بہادر واسطے پاندان دیکے خیام مین اطفال مذکورین کے گئے اطفال نے

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

پانچ پارچے بادلہ کے ایک سرپیچ مع جیغہ مرصع اور ایک قبضہ شمشیر لارڈ گورنر صاحب بہادر کو اور ایک قبضہ شمشیر

دلاور جنگ کو تواضع کیے لارڈ گورنر صاحب بہادر نے بھی ایک ضرب بندوق علی عبد الخالق کو اور ایک جیغہ [illegible] کی

معز الدین کو دی اور بعد [illegible] اعظم [illegible] بادشاہ ان کے مراجعت خیمہ کو کیے اور پانچویں تاریخ [illegible] سلطان

[illegible] سیف الملک اور چند اشخاص [illegible] لارڈ [illegible] صاحب [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] مع جیغہ مرصع [illegible] باہم [illegible] رخصت کیے [illegible] شہزادہ آفاق مع فوج [illegible]

اور [illegible] پنڈت [illegible] اور [illegible] انگریز مع جمعیت اپنی [illegible] بلند کیے اور [illegible] سلطان

[illegible] ہمراہ صاحبان انگریز کے [illegible] تک گئے اور لارڈ گورنر صاحب بہادر نے [illegible] لیجا کر اعزاز و اکرام

[illegible] قصہ کوتاہ چونکہ بخت [illegible] اقبال [illegible] ہر چند کہ [illegible] بیان

حضور [illegible] سنجیدہ [illegible] بدو [illegible] قتال [illegible] خصوصاً [illegible]

لیکن [illegible] اعمال [illegible] عہد [illegible] الہی [illegible]

[illegible] اقبال اور اتفاق سے انگریزان شجاعت [illegible] تمام [illegible]

[illegible] اور تمام [illegible] اطمینان سے [illegible] اور طبیعت عالی [illegible]

[illegible] سوال [illegible] ولایت کا اعظم الامرا کی واسطے [illegible]

[illegible] اعلام [illegible] کہ [illegible] الدولہ [illegible]

[illegible] قرار [illegible] طرف [illegible] اعظم الامرا [illegible]

[illegible] کہ گویند [illegible] ہو [illegible] ہمیشہ [illegible]

رکھتے ہیں کہ مکان سے اپنے چار منار تک بسنه سر برہنه پا چلے آئیے میر عالم میر ابو القاسم خان بہادر یا سب حضور پر نور

عرض کیجیے اسوقت کہ سرکار بسبب ... میں مدار المہام کی یہ صورت ہوئی انسب یہی ہے خود ... تو اسکا کیا علاج

ہے کہ اگر بہ برودت ... صاحبزادہ کو آغوش میں لیکر دیکھے دیں تو یقین ہے کہ شفای عاجل عنایت ہو سکاکی ... واسطے

بیمار بیکا ہو حضور پر نور نے اسکو پسند کیا اور میر ابو القاسم علیخان بہادر ... جنگ ... الدولہ ... الملک ...

وہ سب جو ہوتے ... چار ... آغوش میں ... سلطان ... الدولہ ...

سکے ہوا اس اعظم الامرا ... آخر ... الحال ... اور ... حال

لیکن ہو ... بلد ... ہوا ... جلال ... اور ... واسطے فراہم ... کر لیا

اور ... توقف ... واضح ہو ... مقام ... آتے ہیں ... محل ... زادہ

سکندر اقبال فتح ... خان ... بہادر ... اور ... ظفر ... بہادر

سے ... تو ... ہو ... الدین ... الامور ... شعبان

کو ... جلال و قتال کی ... آدمی ... مقتول ... اور ... بہادر

نامی ... لشکر ... آیا ... فتح ... لشکر ... ہیں

ان ... لشکر اسلام پر قوی دل ہو کر ... لایا اور ... ہے ... ولاور

... عنان عزیمت ... ہوکر داخل لشکر ہو ... ہوی اور ... جلال و قتال کی

... سکا ... اٹھا کر ... قلعہ میں نزول اجلال فرمایا ... ہاں

صلاح ... کی اور رفاہ خلایق کی مصلحت میں ... انحراف

دوسرا دفتر احکام دکن کے

رہی تھی طرف سے اعظم الامرا ہمون بعوضین ملازمان کے پہنچایا حضرت نے سب معروضہ کو اسکے تسلیم کیا

وکیل کو واسطے استحکام بنا کے صلح کے لشکر میں اور بدلت کے جاکر نے الامر عالی شاہ بمصالحت کو رشتی میں

بیچ صلحنامہ فیمابین کا نون رمضان کو لکھا گیا حضرت نے بعد اسکے اعظم الامرا کو کہ بانی مبانی اس جنگ کے تھے حوالے

اہل پونا کے کر کے بارہوین ماہ مذکور جھنڈا سعادت کا افراشتہ کیے بیچ دسوین تاریخ میر عالم میر ابوالقاسم

خان بہادر واسطے درستی بعضے امور کے پونا کو گئے تھے مراجعت کر کے بہرہ اندوز ملازمت ہوے اور آستانہ اقبال

راو بھی بامید آستان بوسی کامیاب ہو کر کوچ کیے ساتوین شوال سنہ [illegible] بروا نہیں حضرت تک داخل

بلدہ فرخندہ بنیاد ہوکر رونق افزای مسند جاہ و حشمت کے ہوے اسی سال تاریخ وقعہ کی روز دوشنبہ [illegible]

کو بندگان [illegible] صلحنامہ کے پونا کو گیا تھا حیدرآباد کو پہنچ کر [illegible] ملازمت سے فرق فرسا فلک مباہات کا ہوا اور

سال بعد ورود مسعود بلدہ حیدرآباد میں اندک فاصلہ سے بیرنگی فلک شعبدہ باز سانحہ دوسرا ظہور میں آیا خلاصہ

اسکا یہ ہے کہ راجہ [illegible] جو غنیمت میں اعظم الامرا کی تمت امور ملکی و مالی کا بنا کر تھے سو [illegible] رکھو تم

راو کی کفایت سرکار کا ارادہ کر کے مزاج کو حضور کے طرف تخفیف سپاہ کے مائل کیا چونکہ آن روز [illegible] جمعیت انگریزی

کی واسطے استحکام اس کے فیمابین سرکارین اور رعیت [illegible] نفیس صلاح سے عالم بہادر کی عمل میں آئی

تھی چنانچہ حضور سے رخصت انکو ملی اور وے [illegible] دار السلطنت سے کوچ کر کے [illegible] تک پہنچے

اس ایام میں [illegible] فساد انگیزی [illegible] مردم جو [illegible] تنزل میں اعظم الامرا کے آئے تھے اور [illegible] دوری

بارہ دار السلطنت [illegible] انکی جلوہ ظہور کا بنایا خفاش وار [illegible] زوال نور آفتاب جہانتاب [illegible] بندگان عالی کے

کے ہوے تا سبب تبدیل روشنی ساتھ تاریکی کے [illegible] اپنے بلند پرواز [illegible] گون

چیدہ تہا کر انہوں نے کیا آخر والا مرد دار الامارت کو جمعیت سے ولادت انگریزی کے خالی پاکر وقت فرصت جو
دیکھی قصد شہزادہ کے کنبہ عالیجاہ سے بیاخت و سازش کی اور کر اٹھا یہ عیاری اپنی بابتہ کر صاحبزادہ کو خیال باطل پر آمادہ
کیا اور بعض عوغہ کی سنکر چودہ تاریخ ذیحجہ کی شہر حیدرآباد سے نکلے اور سلطان پور راو زمیندار اور دو سگر مفسدوں
رعدور وغیرہ کی رفاقت کا اظہار کرکے عازم قلعہ محمدآباد بیدر ہوئے اور فوراً قلعہ مذکور پر قبضہ اپنا کر لیا اور زمیندار
نے بہی عبداللہ خان حبشی پر کہ وہ حسب الارشاد جوانان بارسالہ لیکر واسطے تادیب صاحبزادے کے روانہ ہوا تہا اثنا راہ
غفلت میں آکر گرا اور جمعیت کو اسکی پریشان کردیا خود عبداللہ خان زخمی اور رسالہ و عیال اسکی گرفتار ہوئے جب اسپہوں
یہ خبر دار الی و رحیم ہوا پہنچ روزگار و نکا اتفاق ہوا امید جاکر پر نزدیک صاحبزادے کے سمیع ہیں نصف سمجہا اول
شفقت و رحم پیغام فرما کر عنایت نامہ مہر کیا بی لکہا ہے کہ واقعہ تہا اور ہمواری مزاج معصوب خوش ترقم جان
اطلاع فرمایا اور جب طبیعت شہزادہ کی اصلاح اور ہمواری سے میل کیا تہا ہو کر نتیجہ ریاست کو سپاہ ضرورت
ہو سکی جمو کو ساتھ اسکی جمعیت و سرکشی اور دلیروں سے بہت سرکشی کی عالم ہے اور ان کی باکار سردار الملک کہاں تہی
میان کو واسطے تادیب صاحبزادی و تنبیہ فتنہ انگیز ان کے تعین فرماتے ہیں قریب صحن لشکر فیروزی اترنے کے ادبار
چیتون نے باندھ سیموں کے بازو بلا آخر کار تاب نلاکر بہاگی اور صاحبزادہ کو لیکر جہت بیدر کو پہنچے سوار
سید محمد باقر علی تا پنج سیموں میں سے ہو چلی ہیں سے اور محمد عظیم خان اور سکین خان وغیرہ جمعدار ان
مع کو جمعیت باکار کے ان روز دن آپنے اپنے پرگنوں میں تہے یہ خبر سنکر ہمراہ اپنے آگیا ہو گئے
بعض نکران ہمراہی صاحبزادے میں گنڈی پر مقابلہ ہوا تقاریخان کی تلوار انگشت خنجر پر محمد باقر علی کے
پڑی کہ انگوٹہا اوکا کٹ گیا اور ضرب شمشیر سے باقر علی نے رخسار تارخان کا زخمی ہوگیا اور محمد داود خان

حکام دکن کے

دوسرا دفتر

بہادر قوم خلیل نارافم بیگ کہ نسبت الله بن تغلق سے سرفراز ہوکر استطرف زیلعہ ہوکر نہیں اور شاہ صاحب
کو دہلی پایتخت تاراج ممالک محروسہ بنا بر حفاظت نگہداشت سواروں کی کر کے جلد ہر ابد کی جمعیت
الکہنا کی پہنچی لیکن اتفاق مقابلہ کا نہ پڑا القصہ چونکہ سپاہ منعقد ہے بیچارہ چھوڑا قدم بقدم پانسو کے
ہے اور فرصت تیاری اسباب جنگ کی نہ دی ہر چند فرزند زادے ابل توپ خانے ثابت قدم کمک چاہی بکرہ پاس
حضور مرا فتنہ کے پیغام کو نہ سنا اور کلام کو جانتے ہیں صاحبزادے اور رفقا انکے مایوس ہوکے اور دشمن سے اراکین
فوج انگریزی کو کہ وہ برطرف ہوکر کتل و اثر ابلی بہت کیے تھے مستعد کرکے پر و انکی تعاقب صاحبزادے کی بہنی تھی
غلبہ سے چہار ہوئی افواج قاہرہ کے ہمراہی صاحبزادہ کے فوراً جون نبات النعش منتشر ہوکے اسوقت صاحبزادے
خواب غفلت سے بیدار ہوکر سراسیمگی سے اپنی بارہ آئی و وہم اپنے لشکر فیروزی اور امید عفو جرائم کے فوج ضروری اپنی
ساتھ لیکر عازم آستان بوسی ہوئے اثنا راہ دفعتاً ایک اجل نے آواز دی اور صاحبزادے نے لبیک اجابت
بہ جاری کیا کہتے ہیں کہ صاحبزادہ موصوف قبل خروج کے ایک محضر لکھوایا تھا کہ آنجناب شمس الامرا ابو الفتح محمد
فخر الدین بہادر اور امجد الملک اور سرکردگان بارگاہ کے کل اراکین دولت کی مہریں تھیں چنانچہ آخر
اطفار نا ہیرہ فساد کے خلوت مبارک میں جو کہ خاتون ور وزراء شمس الامرا ابو الفتح محمد فخر الدین خان
بہادر کے سپاہیوں کا بندوبست بہادر سواے کے دو ہزار آجاتے تھے سلامی پہر میں کہ
اور یہی واضح ہو کہ بیچ اپنی سوارت کے بعد فوت سواری اور
کے چار پانچ پر ریاست میں اتفاقاً کبیب اختلاف داروں خلل پایا اور ستارہ اسکی
دولت کا اوج سے مایل طرف حضیض کے ہوا حتی کہ رفتہ رفتہ ریاست مذکورہ کا انہدام پایا چنانچہ

وہان یہہ ایسی ہو اتفاقت بہم پہنچای کہ حسن تدبیر سے ایسین نجیب اثر رو انکے گذشت جو تہہ صوبہ محمد ابانا بندر کی

لیکر بیچ ۱۲۱۲ بارہ سی گیارہ ہجری کی خدمتمین حضور کی پہنچایا آن دنون حضرت نیاز رسیر و نشانکا نقش و الا الہ کہ

مین تہے بمجرد اطلاع کی سوار مبارک قلعہ گولکنڈہ کو آی اور اعظم الامرا کو وہان حاضر ہونیکا حکم دیا

محتشم الیہ کی خاطر پر ساتٹ کر دی بالاتفاق جمہور دیکہہ وہان ملاحظہ جیب قریب ہے اور خوف سے

کی توپ چھوڑنیکو کہا چونکہ حکم تہا مجرد ہونے پر بالاحصار جلد اوتاب قلعہ اور بلدہ

کی سسکر کوہ اندازن نے جلد اوتاب بانز نساؤ کی بیچ اور آور ان توپ بلدہ کی

حضور بہت محظوظ ہوے اور بہو اور کہ بیداری ساز فتح خاطب الامر و دود اور

فاتحہ ہوا اور کوتہے بہر تمام کو کرناۓ اور بلدہ قدوم میمنت لزوم

رونق تازہ اور باشندون کو وہان کے مسرت بے اندازہ حاصل اور زیادہ

ندیم اپنا کیا چونکہ ٹیپو سلطان نے بسبب جہل و نادانی کے کوس سلطانی کو بلند آوازہ کیا تہا اور یہ خواہ سکہ مین

نسبت علاوہ یہ کہ صلح گذشتہ پر اکتفا نکرکے سلسلہ جنبان با عہد ایلچو کا تہا مشیر با تدبیر اعظم الامرا

درست کرداری اور راست گفتاری بقا عہد اور ایفاء وعدہ مین گذارش خدمت حضور کرکے

کی فہمایش کر کے وہ دلیرار حضور فیض گنجور اور سرکار عظمت مدار انگریز بہادر سے باعانت طرفین کی

۱۲۱۳ بارہ سی تیرہ مین خود کو بیماری فالج و لقوہ کی عاید حال ہوئی حکما بلدہ اور اطباء اطراف و اکناف

حاضر ہوکر ادوایں مفیدہ بجا لاتے ہر چند کہ اور آی لیکن

افاقہ حاصل ہوا اسی ضمن مین افسران انگریزی قصد استیصال ٹیپو سلطان کے نکلے اور حضرت کو

بھی اطلاع کی چونکہ فراخ دلانا سارتھا آئندہ واسطے اعانت انگریزوں کے برادر نواب میر ابوالقاسم میر عالم بہادر کو معتمد [illegible]
الدولہ اور بہرام جنگ اور حیدر نواز جنگ اور ابو تراب خان بہادر کو آٹھ ہزار سوار سے اور روش رائے کو چار ہزار پیدل کے
سے روانہ فرمایا و آخر واضح ہو کہ جمعیت انگریزی نے گرد کی ہے اور فوجیں قاہرہ کی بشوکت عزم بالجزم ہو کر [illegible]
اور دل [illegible] ۱۲۱۳ بارہ سو تیرہ میں کام [illegible] سلطان کا رزم گاہ میں ہوا [illegible]
میر عالم بہادر مراجعت کر کے مع فوج فیروزی اور آئے اور مستفیض خدمت فیض درجت ہوئے چونکہ رفاقت
رزم میں بے القراشی کلی عطا کیا حضرت [illegible] مہم [illegible] کی [illegible] دوام الحیات رونق افزا بلدہ
رہے اور مشغول صرف بزم و انبساط اور تزئین و کدخدائی اور طوی [illegible] سے ہو جیسا کہ مذکور
ہو ابھی واضح ہو کہ اعظم الامرا ارسطو جاہ پونا سے آتے ہوئے ایک بی بی کو نکاح کر لیے آئے تھے اور
انہیں سبب سے وہ بی بی بیگم کہا کرتے تھے بطن سے اس بی بی کے ایک لڑکا پیدا ہوا اعظم الامرا ارسطو جاہ
نے اس لڑکے کو آغوش میں سرور افزا بیگم کے کہ وہ زوجۂ ثانی ممدوح کی تھی دیا اور لڑکا [illegible]
پیدا ہوا اسی ضمن میں میر جہاندار علی خان بہادر المخاطب کیوان جاہ بطن سے روشن آرا خانم
بندگان عالی میں پیدا ہوئے حضرت نے اس مولود مسعود کو بھی اعظم الامرا ارسطو جاہ کو بیٹا کر دیا اور
اعظم الامرا ارسطو جاہ نے سرور افزا بیگم کے سپرد کیا اور چونکہ میر عالم میر ابوالقاسم خان بہادر [illegible]
[illegible] اپنی [illegible] الملک حیدر یار خان بہادر خلف صمصام [illegible] خان بہادر سے منسوب تھی ۱۲۱۴ بارہ سو چودہ میں حضور [illegible]
[illegible] میں اپنے [illegible] محل اسی واسطے مجلس [illegible] عطا فرمایا اور آپ بھی [illegible]
ہو کر [illegible] اور [illegible] تاریخ ربیع الثانی کی کہ وہ روز جلوہ کا تھا [illegible] اور [illegible]

دوسرا دفتر

حکام دکن کے

سانحے

[illegible]

اور زرہ اور دستبند مرصع اپنے دست خاص سے دولہ کو باندھے اور بعد کنگنی بہی جواہر گران بہا ارکش کشتی اپنے بیش
بہا سے ملی زر مہہ شادی ور دولہ مبارکباد یہی مرشد زادہ آفاق سکندر اقبال فرخی فال سکندر بہادر کا عقد
عصمت قباب جہان پرور بیگم صاحبہ سلطہ صبیہ مرتضی یار خان عرف بالمہیار خان بیٹی اور نواسہ بہادر بیگ جان شبستان
رہنمسکری اور رقاصہ جہان مہر طلعت مہ پیکر بیت دیری ایسے ہی شری دو روز تک عقد طلائی کسر کا رائق نابنی سے
اور جاگیرات وحطاب بہرہ مند ہوئی اور چودہویں رمضان المبارک سنہ بیرون پرنکشنبہ ریاض النساء بیگم کو ساتھ خان یاران محمد
علیخان بیگ کے شادی کر دی اور سنہ ۱۲۱۵ بارہ سو پندرہ میں پانچویں تاریخ محرم کی کہا بیماری دار الملک بار سیکنہ
سے اور قاتل اپنے صاف نکل گئے معلوم نہوا کہ کون اور کہاں سے آ پہنچے تھے حضرت کو کمال ملال ہوا اور اپنی واقعہ
حسین شہید بادہ تاریخ انتقالی اور انکی بیٹی میں ایک جشن ہوا اور رسوم ملوکانہ کے عصمت بنیاد مریم مکان
صاحبزادی فاطمہ نسیم النساء بیگم صاحبہ سلطانہ کو عقد زوجہ ارشد میں الامرا ابو الظفر محمد فرزند سلطان بہادر اقبال ایسے دیگر ہیبت شاد کام کے
جو کہ الفت و الفت انکو پدر بزرگوار کی دوستی ہنگام قبل از مہم ہی ایسے ہی صحبت شریف فرما ہو کر ملتفت ہوتے تھے
جمالی آرا اپنے جلوہ بار اور نواحوال ادب اندازہ عطا کئے اور باوجود ایالت الدین شریف ہی روز ہی محمد خدای بہادر
مریم عصمت رابعہ ثانی جمال النساء بیگم صاحبہ کہ مہ عقد نسبت روشن اختری بہی صاحبزادی صاحبزادہ سکندر اقبال فرخی فال سکندر جاہ بہادر
کی بیاہ رسم تکمیل ہوئی شہزادہ حضرت رفیع الدولہ رفیع الملک محمد تاج الدین بہادر جبکہ بارہ سو تیرہ سال کی عمر میں
کی اتفاق روزگار سے صاحب عبادت ہوئے اور ایسے دور کو گزرے انکو صاحبزادہ حسینیہ علی خان بہادر سے ساڑھے بارہ برس
سے ہیں بلکہ خوبی کی بیماری کہ باطن بزرگ ظاہر ہوئی انتقال کیا اور ہمشیرہ کمال النساء بیگم جنت مکانی
عوض میں بقدر کر دیا بیٹے شمس الدین محمد خان بہادر النماط ابن امتیاز الدولہ فلک مختار الامرا اس سے کیا

دوسرا دفتر

حکام دکن کے

خان ابن میر حیدر خان کا شعر یہ ہے منعقد فرما کے اور ۲۶ سنہ ۱۲ بارہ سو میں اللہ تعالیٰ نے جب صاحبزادہ سکندر اقبال کو

فال سکندر جاہ بہادر کو بطن سے بہو بیگم المخاطب جہان پرور بیگم صاحبہ کے صاحبزادہ مسعود خصال میر تفضل علیخان عطا

فرمایا تو حضرت مدظلہ العالی نے عنایت فرمایا جو دو جشن کا دربار کیا اور ارکین دولت نے نذریں تہنیت کی گذرانیں فرد ۱۲۱ بارہ سو

سترہ میں جب اللہ جل شانہ نے بیمار کیا بیچ تقریب سواری کے حضور آئے اور صاحبزادی کو روبرو تشنہ ہو کر

ملاحظہ کئے اور فرط محبت سے چکنی کی ڈلی اپنے منہہ کی کھلا کے اور ارشاد فرمایا کہ رفتہ رفتہ تمہیں بیٹا ہوگا چنانچہ

ایسا ہی ہوا بعد دو مہینے کے فرزند ارجمند محمد فرید الدین خان بہادر پیدا ہوئے اور حضور مکرر دوبارہ دیکھنے اس مولود کے

رونق افزا ہوئے محل سرا ہو کر بعد کے تکلفات ضیافت فرش و فروش ہوئے اور دختر نقشبندی بیگم کو

عبد اللہ خان بہادر اور محمد علیخان کے سنہ ۱۲ الحال میں شادی کر دی بس اعظم الامرا ارسطو جاہ نے تقریب بسم اللہ خوانی

سیف الدولہ میر جہاندار علیخان بہادر کی شروع کی تھی کہ اس عرصہ میں وقت موعود نواب آ پہنچا سنہ ربیع الثانی

سنہ ۱۲۱۸ بارہ سو اٹھارہ ہجری میں بسبب مرض جسمانی کے خود بدولت تشریف فرمائے روضۂ جاودانی ہوئے نعش

اعظم الامرا ارسطو جاہ نے ترتیب سے صاحب کے رقعہ لکھا اور جمعیت انگریزی بلوا کر دو سو جوان انگریز قریب قلعہ خانہ

میں اور پیر پیسہ ہر دروازہ پر پہرہ صاحبزادہ کے واسطے حفاظت اور اندیشہ فساد کے قائم کئے اور ارکین دولت نے جنازہ

کو محل سرا لا کر صحن میں گنبد کے دفن کیا اور جالی سنگ مرمر کی بہت خوشنما اطراف قبر کے تیار کئے ہیں

صحیح اور سالم ہی سر پا کے دروازہ کی پیشانی پر یہ قطعہ کندہ ہے قطعہ پر رود پاک میر نظام علی خان

اختصاص فاتحہ زین مصرعہ عجب دو تاریخ رانجوں نستوجب بہشت و با خلاص فاتحہ نقیب بعد وفات نواب کا عفران ۱۲۱۸ ۱۲۱۸

اسی وقت انتقال نواب کے بیٹے صاحبزادے تھے سکندر جاہ میر اکبر علیخان بہادر دلی عہد مسند فرمان روائی

جہاندار جاہ پس اکبر جاہ حقیقی بہائی سکندر جاہ کے اور سلیمان جاہ رئیس الملک مدظلہ و زاد اقبالہ کہ ابتدا ان
راقم مجہول ان جناب کا تہا شب و روز حاضر باش پس مورد عنایات بیشتر کہ ان علوم ضروری کی تحصیل حضرت
گرامی میں عرض کی ہیں اور صاحبزادہ کو ایک میرزا نوازش علیخان نام رفعہ اللہ تعالیٰ درجہ بہ حصول علوم عربی
اور فارسی تعلیم کیا ہی اور سب سے چہوٹے کو انجاہ نور دیس صاحبزادیان نقش بندی بیگم زوجہ میر دارا جاہ
سلیمہ بیگم زوجہ معظم الدولہ خان رستم جنگ کی اور دارا جاہ موصوف جہان آرا بیگم زوجہ رستم یار جنگ پسر تہور جنگ النساء بیگم
عرف مغلی بیگم زوجہ فتح یاب الدولہ پسر میر حشمت خان باشندہ دہلی ریاض النساء بیگم زوجہ میر محمد علیخان پسر ارزی [illegible]
مریم زمان بشیر النساء بیگم صاحبہ خاص محل شمس الامرا ابو الفخر محمد فخر الدین خان بہادر مد ظلال جلالہ کابلی بیگم زوجہ [illegible]
خان ناظم جنگ امیر النساء بیگم زوجہ فتح یاب جنگ عرف مغلو صاحب پسر اول ہمایون جاہ مغل علیخان بہادر قمر بیگم المشہور گنو بیگم کہ انہیں بخشی
بیگم صاحبہ نے اپنے آغوش میں لیا تہا اور اکثر انکے گہر مہمان جایا کرتی تہیں [illegible] خواجہ ہاشم [illegible] فخر الدین خان [illegible] سلطنت
غفران مآب کی بالیں پس ہی اور ایام زندگی سپہر [illegible] نواب سکندر جاہ بہادر کا بیان
نواب سلطنت مغفرت منزل الدولہ آصف الملک سکندر جاہ میر اکبر علیخان بہادر جنت منزل فرزند نواب غفران مآب میر نظام
علیخان بہادر کے ہیں ولادت باسعادت جناب کی سنہ ۱۱۸۱ گیارہ سو اکیاسی میں ہوئی ہی اور بعد انتقال غفران مآب کے
لیاقت اور الیاقت کے اراکین دولت چونکہ جانشینی پدر والا قدر کی منظور تہی ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۸ بارہ سو
اٹہارہ ہجری میں وسادہ کو فرمانروای سلطنت کے قدوم میمنت لزوم سے اپنے سرفراز فرمایا اور اسی ماہ
[illegible] بیس ہزار روپیہ ماہوار ہر ایک [illegible] المضاعف کیا اور فریدون جاہ بہادر کو کہ وہ
سب سے بزرگ تہے اضافہ چار ہزار روپے کے امتیاز بخشا اور چونکہ سلمہ اللہ ان محل خاص اور ایوان

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

عام اور آئینہ خانہ شمس الامرا بہادر مدظلہ کا کہ جس میں آپ ویسے تشریف فرما ہیں صورت [illegible] کی قبول کیا تقدیر
ضیافت [illegible] اور آئینہ بہادر محتشم الیہم اراکین دولت [illegible] اور [illegible] الملک [illegible]
میں بالا جی [illegible] خاصہ [illegible] محل میں [illegible] سرکوب [illegible] سلطنت
[illegible] دولت [illegible] بہادر [illegible] کر [illegible]
اور متصل [illegible] جس [illegible] اعتضاد بہادر کی [illegible] انتقال [illegible] میں [illegible]
کمال تجمل اور تکلف سے [illegible] کا دیا [illegible] میں تقویت [illegible] اور [illegible] کی [illegible]
ہوئی یہی [illegible] سلطنت [illegible] اسلامی [illegible] اور [illegible]
اور [illegible] میدان [illegible] اگر جو [illegible] بازی [illegible] نوبت [illegible]
کیا [illegible] اس وقت مظفر الملک علی [illegible] بہادر [illegible] سوار [illegible]
جو [illegible] عرض کی کہ اگر حکم ہو تو بندہ ان پر گھوڑا چلا [illegible] حضرت [illegible] جو [illegible]
جنگ [illegible] بھی [illegible] انہوں نے بھی [illegible] اور [illegible] کیا [illegible]
ہوئی اور حضرت وہاں آکر [illegible] کیا اور آپ [illegible] شمس الملک شمس الامرا بہادر اور
اعظم الامرا [illegible] بہادر [illegible] جنگ کو [illegible] کیا [illegible] کشتی [illegible]
سیاحت [illegible] روان ہوئی [illegible] الملک [illegible] بہادر بھی [illegible] جو [illegible]
اور [illegible] معلوم [illegible] کیا [illegible]
[illegible] کام [illegible] کشتی کا [illegible] کیا۔۔

[illegible]

دنیا نام چیلا شمس الامرا بہادر کا سنیے ہو دیکھا آپ ہی کنار [illegible] کر سکا بہادر [illegible] الملک [illegible] کیا ارسطو جاہ
دیکھیں حضور [illegible] سکر گشتی کر کے اکبر [illegible] اور [illegible] بہادر [illegible] فرمایا کہ تمنے کیوں تکلیف کی اور [illegible]
سے کر دیں گشتی میں [illegible] اور [illegible] پانی کا [illegible] سید [illegible] نہ رہا [illegible]
بہادر [illegible] بہت تعریف کی بقول [illegible] مجلس [illegible] اس شاہ [illegible] شاہ عالم بادشاہ
استقلال [illegible] صدر [illegible] بیگم [illegible] میدان
[illegible] عالی [illegible] اور [illegible] سند [illegible] لا کر صدر [illegible]
اور [illegible] اور سند [illegible] [illegible]
[illegible] سوار [illegible] اور [illegible]
[illegible] سوار [illegible] زبان [illegible] اور [illegible]
[illegible] ایمان [illegible] اور [illegible] آئے اور [illegible] دولت [illegible] گذرانی
اور روز [illegible] تاریخ [illegible] کی سنہ [illegible] صاحبزادہ [illegible] اور [illegible] علی خان
بہادر [illegible] اور صاحبزادہ میر [illegible] علی خان بہادر صمصام جنگ اور صاحبزادہ میر [illegible] علی خان بہادر [illegible] جنگ
[illegible] اور [illegible] کامیاب ہوئے اور روز چہار شنبہ [illegible] محرم سنہ ۱۲۱۹ بارہ سو [illegible]
میں جب طائر روح ارسطو جاہ کا آشیانہ تن سے پرواز کیا میر عالم بہادر [illegible] واسطے [illegible] اپنے لارڈ
گورنر صاحب بہادر کو [illegible] پاس خاطر [illegible] اتحاد نامہ در باب [illegible] لکھا [illegible]
[illegible] اول [illegible] بیمار [illegible] کیا [illegible] بیگم [illegible] اور [illegible] صاحبہ [illegible] والدہ

[illegible]

باجدہ بیگم بالجملہ بتاریخ بست و پنجم ربیع الثانی کی سنہ ۱۲۲۰ ہجری میں میر ابو القاسم میر عالم بہادر موصوف کو خلعت امیر دیوان عطا فرمایا اور بلدہ میں فاتحہ ختم نماز کے بعد رئیس میر صاحب موصوف مخاطب ہو کر کوی گئے اور وہاں سے اپنے گھر میں سوار ہوکر حضور کے بیکران بہادر بیری عنایات میں متبہ ہو کے حاضر دربار ہوئے آئینہ خانہ میں برابر بیٹھے بہادر فراکسندیہ سے فرزندی کی بیری ہمراہ میں حضرت السلیم بیرومرشد فرزندی کے جوانان انگریزی جلو خاص اور دروازہ کے بائیں صاحبزادوں کا سپاہ مولود بعد وفات بیگم صاحب کے وقت جنگ کے اور سندیہ سے ریاست کی بہو جیسی قرار داد کہ احوال السکان دفتر دوم میں معلوم ہوگا اور کو ہم زاد اور اہل ہندو رجوع ملت عظام بہادر کا بانا اس کی سرکار کمپنی بہادر سے بتوسط کرنل صاحب بہادر کے کہ آپ کی بارعقل سے مستفید ہو کر حکم الامر ابہادر کو ہوا مردم پاکا کہ ہر ایک کے خانہ سے اور مال و اسباب تمام ضبط کر کے بادشاہ کا پیش مذکور سرکار کی موقوف ہو کر مادام الحیات خانہ نشین ہو اسی سال دوسری شادی بہمراہ حیدر یار خان بہادر کی ہمشیرہ صاحبہ نواب عالم بہادر بہ ہمشیرہ حقیقی زوجہ اول سے ہوئی تھی اور الشمس میں دو صاحبزادے بیچ میں علیحدہ کی ملاقات میر مسعود علی خان بہادر اور میر فیروز ذوالفقار علی خان بہادر پیدا ہوئے بیست و ششم ربیع الاول ۱۲۲۱ بارہ سو اکیس ہجری فریدون جاہ تیسرے اس جہان کو پدرود کیا اور یکم ماہ ربیع کی سنہ ہجری محمد بدر الدین خان بہادر دو فرزند ۔۔۔ شمس الامرا بہادر کے تولد ہو اور ماہ رجب میں میر عالم بہادر نے سامان جشن سالگرہ نواب کا اپنے گھر اکٹھا کر کے عرض کیا کہ آپ خود بدولت بنفس نفیس رونق افزا ہوں سرکار عالی نے قبول فرمایا مذکور اس کا ابتدا آغاز و انجام کا لکھتے ہیں کہ جشن مذکور میں تمام امرا کی صاحب خدمت العظیم کے جمیع ارکان و اعیان و اہالی شہر کے تمام سامان جواہر گران بہا اور لالی پر صاحب کے طرف سے بندگان

[illegible]

دفتر دوسرا

حکام دکن کے بیان میں

[illegible]

عالی کے مخاطب ہوئے اور نامی پلے سر لشکر کا اوج شرف کو پہنچا چنانچہ شمس الامرا بہادر تہہ جاگیر پشت [illegible]
اور بخشیگری سات ہزار سوار اور سات ہزار پیادہ اور پالکی جھالردار کی اعتبار اور منیر الملک بہادر تہہ مرتبہ دیوانی
بادشاہی اور جمعیت و جاگیرات و [illegible] پیشی کی افتخار اور شمس الملک اور رفعت الملک اور حشمت جنگ جاگیر
متعلقہ جات و جمعیت ہشیار جنگ ممتاز اور عزیز الامرا اور بہرام الملک اور امجد الملک اور حسام الملک جمعیت [illegible]
[illegible] سپاہی اور اعتصام الملک اور رشید الدولہ منصب بخشیگری اور جاگیرات لائقہ سے بہرہ ور اور بخشی الملک
افتخار جنگ مرتبہ بخشیگری فوج اور ضیاء الملک اور ضیاء الدولہ خدمت عرض بیگی سے کرم الدولہ اور [illegible] الملک جمعیت
سے سرفراز اور [illegible] الدولہ اور [illegible] جنگ محکم جنگ ناصر الدولہ سکندر الدولہ [illegible] جنگ محترم الدولہ [illegible]
جلال الدولہ نامی جاگیرات و جمعیت کا سرکار عالی سے [illegible] الدولہ عمدة [illegible] اور [illegible]
اور سعید الدولہ [illegible] بخشیگری [illegible] صدارت [illegible] ذی اقتدار اور محمد [illegible] بہادر اور سلطان میاں
جلیل [illegible] جاگیرات و جمعیت کا [illegible] اور راجہ چندو لعل اور راجہ گوبند بخش اور راجہ [illegible] اور راجہ
خوشحال چند راجہ [illegible] راجہ [illegible] راجہ [illegible] راجہ دیا بہادر راجہ [illegible] رام ہمہ جاگیرات و جمعیت
سے بین الامثال ممتاز و مرجع [illegible] اور جواہر [illegible] و مناصب و خطاب سے علی قدر المراتب سرفراز اور
کامیاب ہوئے اور [illegible] تاریخ شوال کی سنہ [illegible] کو برج [illegible] ناکامی اور [illegible] محمد
الدین [illegible] بہادر منجملہ فرزند شمس الامرا بہادر کے پیدا ہوئے [illegible] تاریخ [illegible] سو کہ راجہ
[illegible] رام [illegible] صاحب [illegible] اس کتاب کا تھا اور قبل انتقال [illegible] کے واسطے بندوبست
بلاد [illegible] صوبہ برار وغیرہ کے جمعیت [illegible] روانہ ہوا تھا [illegible] جلوس [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

احکام دکن کے بیان میں دوسرا دفتر

اور کسیا بارک کلان صاحب کہ وہ میر عالم رشید ہوئے اس لیئے کہ میر صاحب موصوف طرف سے انکے نزدیک

[illegible] صاحب بہادر ور [illegible] لگی تہی کہ شرح اسکی بہ طرح [illegible] اور [illegible] مقام ایسے [illegible]

داخل بیت الریاست ہوا اور تقریب ضیافت کی کر کے حضرت کو اپنے گہر لیگیا لاکہ روپیکا چبوترہ وضع کر کے فاصہ

مسند [illegible] لگوائی [illegible] رفتہ رفتہ مزاج کو حضرت کے طرف میر عالم بہادر کے پہیرا اور تب بہی صاحب الیہ

[illegible] اعیان شہر [illegible] اس عرصہ مین [illegible] صاحب بہادر [illegible] چونکہ وہ میر صاحب میر عالم بہادر بہت

میر صاحب معز الیہ ایکروز دروازہ [illegible] جو [illegible] اور [illegible] دونون [illegible]

[illegible] کو چلے گئے اور [illegible] صاحب بہادر [illegible] صاحب [illegible] حاضر دربار ہو کر خیر خواہی [illegible]

میر صاحب معز الیہ کی ظاہر کی طبیعت کو حضور کی عفو جرائم پر [illegible] لایا اور [illegible] میر صاحب معز الیہ کی [illegible]

نہین آئی کہ روانہ کیا پس میر صاحب معز الیہ نے ضیافت تیار کی اور زر سلطنت [illegible]

ہو کر [illegible] کو [illegible] پہنچایا اور راجہ مہیپت رام کو قتل [illegible] شہر [illegible] کیا [illegible]

[illegible] جمعیت اکٹہا کی اور جو سر بغاوت کو اپنے دکہلایا سرکار [illegible]

بہادر اور [illegible] وغیرہ [illegible] صاحب بہادر [illegible] رکاب [illegible] اور [illegible]

صاحب [illegible] جوانان [illegible] کے واسطے [illegible] اس [illegible] جمعیت [illegible] ہوئی

مہیپت رام اور [illegible] تمام سپاہ کو [illegible] کہ [illegible]

وغیرہ [illegible] اور [illegible] اور توپخانہ کو [illegible] مقابلہ [illegible] اور [illegible]

وقت [illegible] ایک [illegible] تہا [illegible] اور [illegible] واسطے [illegible] کا [illegible]

حکام دکن کے بیان مین

ہین کہ دو چہے ہوے از انجملہ ایک ٹکڑی کو لیکر کارن صاحب یکبارہ بر مخالفان گرے اور پہلے صدمہ مین تین
چہین لین گئے کہ جون جون ہر اک ٹکڑہ جاتے تہے تون تون سپاہی کفار کے منتشر ہوتے جاتے تہے لیکن اچہی
پر بہی غالب آیے کارن صاحب مار لیا اور دوسری ٹکڑی کہ جسکے ہمراہ صاحب موصوف ولیم بالمر صاحب بہادر اور ستاکہ زنبور سوار تہے عقب مین
گر پڑے انہین بہی ہٹا دیے ستقدہ ہلون نشان کہو کر کوی لگ بچہاتے ہوتے ہو اکثر بہیرے ادہر اودہر منتشر ہو کر فرار ہو
آدمی انہین سے ایک اور ان کا نون کا سر لیے اور چار بار کی الامان الحفیظ جا کے لگے کسی کی جمعیت شکست
اور سپاہیون نے فرار اختیار کیا کہ یکہ لوگون نے دیکہا غیرت آیا کہ خداوند کو ہزیمت کیا دکہلاتین کہہ کے
ہو گئے اور یکہ رسالہ جمع ہو شہاب کے ہوے محمد حنیف کہ انہین لوگون مین تہے وہی کام آئے
اور ضیاء الدین بہادر جو منتشر شمس الامرا بہادر کے بیٹے کہ پہلی شادی جناب حشمت السیم کی اہل قریب
صاحب بہادر موصوف کے ہوئی تہی بسبب غفران پناہ داماد یہ سرفراز فرمایا وہی میدان جنگ
تشریف فرما کے روضۂ رضوان ہوے اور مردان دلاور قادر صاحب کی کا شام کہا نام گہوڑا
مرا اور دو زخمی ہو اور چہے سو آدمی کارن صاحب کے ایسے ہی اور تین سو دار اور پانچ زنبور سوار
ولیم بالمر صاحب کے مارے گئے اور سوار ان متفرقہ سے نہین معلوم کہ کتنے کشتہ ہوے اور کتنے مجروح
اور طرف مخالف کے کتنے درجۂ قتل کو پہونچے ولیم بالمر صاحب نے سب پیشہ روزگار
کو چہوڑ دیا اور بازرگانی اختیار کی اور کوٹہی احداث کرکے بنا داد و ستد کی امرا سے ابن
دیار کے ڈالی مین بعد جب دور جمعیت انگریزی متعین ہوی وہ باغی با عاقبت اندیش منہدم ہو کر نابود
کو چلا گیا اور ایجاد فی النار ہوا اور حکام پر ضلعداری کے راجہ گوبند بخش بہادر چہوٹے بہای راجہ

احکام دکن کے دوسرا دفتر

راجہ چندولعل کو دس ہزار بار اور دس ہزار سوار کی جمعیت سے ملوز ہوئے اور ابتدائے سنہ ۱۲۲۱ بارہ سو
اکیس میں بائیسویں تاریخ صفر کی چہارشنبہ کے دن میر عالم بہادر نے پیشکاری ایام راجہ چندولعل کو حضور سے کروائی
[illegible] شمس الدین شاہ عالم بادشاہ جہاندار [illegible] جہان [illegible] اور اکبر شاہ ثانی نے انگریزی [illegible] آج بارہ میں [illegible]
[illegible] چون [illegible] کہ [illegible] کا حکم دیا اور [illegible] تعزیت و تہنیت [illegible]
[illegible] سال [illegible] ۱۲۲۳ بارہ سو [illegible] تاریخ رجب رفیع الدولہ [illegible]
بہادر [illegible] حضور واسطے [illegible] اور [illegible] دیئے اور [illegible] تاریخ شوال
[illegible] وقت [illegible] میر عالم بہادر [illegible] عالم [illegible] لارڈ [illegible]
واسطے [illegible] شمس الامرا بہادر [illegible] نام [illegible]
[illegible] عالی جاہ [illegible] بہادر [illegible] کی [illegible] نے [illegible] کیا
[illegible] تاریخ دسویں شعبان کی سنہ ۱۲۲۲ بارہ سو [illegible] میں [illegible] بہادر [illegible] راجہ چندولعل [illegible]
[illegible] بہادر [illegible] دربار [illegible] اور [illegible] انہیں [illegible]
بہادر [illegible] دن [illegible] تاریخ ماہ [illegible] کی دربار [illegible] حاضر ہو کر [illegible] سرفرازی
[illegible] اس سال [illegible] کلان ہوا [illegible] فصل [illegible]
[illegible] اور انہیں [illegible] خود [illegible] صاحب [illegible] بہادر [illegible]
[illegible] فرماتے ہیں کہ وقت [illegible] کرسی [illegible] اور [illegible]
[illegible] ناگاہ [illegible] آگ کی بارود میں جا پڑی اور [illegible]

طمطراق کے ہاتی اور گھوڑے جمعیت سرکار کے جو ہمراہ رکاب تھے چابک چابک کر اختیار سے فیلبانوں اور سائیسوں

سے نکل گئے اور درمیان سواران رکاب اور مردم جلو کے تلاطم عظیم پیدا ہوا مہند الملک صاحب جو کہ ان کا عہدہ

صحن میں ایستادہ تھا متعلقین جھوٹ کے اسکو آگ لگ گئی اور وہ تمام جل گیا حضور پر نور ہاتی اور جواہر گران بہا

پیشکش قبول کر کے سعادت ورما ہوئے سنہ ۱۲۲۶ بارہ سو چھبیس میں اکیسویں رمضان کو ایک دمدار تارا جانب مغرب طلوع ہوا اور دو

ایک مہینے تک دکھلائی دیتا رہا اور تیسری تاریخ صفر کی سنہ ۱۲۲۷ بارہ سو ستائیس ہجری امیر الملک محمد افضل جاہ بہادر نے انتقال کیا

اور سنہ ۱۲۲۸ بارہ سو اٹھائیس میں اٹھائیسویں تاریخ ذیحجہ کی بخشی بیگم صاحبہ والدہ حضور کی نے فوت ہو کر روضہ جاوداں کو رحلت کی

اور اکیسویں تاریخ رمضان کی سنہ ۱۲۲۹ بارہ سو انتیس میں مولود مسعود مقصود محمد محمود سلطان الدین خان بہادر کا اور

بیسویں تاریخ رمضان کی سنہ ۱۲۳۰ بارہ سو تیس میں نونہال گلشن اقبال گل سر سبد دولت و جلال محمد رشید الدین خان بہادر دوسرے

فرزند شمس الامرا بہادر کے پیدا ہوئے اور ماہ رمضان سنہ مذکور میں ہمراہیوں نے صاحبزادہ مبارز الدولہ بہادر کے

بسبب فوج انگریزی کے ایک خیاط پر غضب کر کے ہنگامہ جدال و قتال کی بنیاد ڈالی عین بلدہ میں

حویلی پر صاحبزادے کی توپیں چلیں آدمی طرفین کے کشتہ و مجروح ہوئے خود صاحبزادہ بہادر بھی زخمی ہو کر سرکار

کی جانب سے رات ہوئے اور تشفی بذریعہ الطاف بایانور است صفا و بابیگم شمس الامرا بہادر مدظلہ اور منیر الملک بہادر کے

صاحبزادہ کو اپنے پاس بیت الریاست میں بلوائے۔ چوتھے روز معرکہ مذکور کے تا دیوالگاہ قلعہ محمد نگر رخصت کر کے

سرکار روانہ کئے صمصام الدولہ بہادر برادر حقیقی اور ممتاز الدولہ داماد حضور اور نسبت الہی بیگم صاحبہ ہمشیرہ

معظمہ والدہ حضور اور جہان پرور بیگم صاحبہ محل خاص حضور نیک سیر حال صاحبزادہ سے ہو گئے

پانچویں رمضان سنہ ۱۲۳۱ بارہ سو اکتیس میں محمد فرید الدین خان بہادر فرزند شمس الامرا بہادر کے

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

دوسرا

حکام دکن سے

عنوان شبابین اجل طلبی سے واقف ہفت برس ہوکر سنہ ۱۲۳۳ بارہ بھی تشبین شجاعت تمثال انگریزی
انگریزی کو مقابلہ ہوکر آیا پھر دو والی مجھی آیا پنا اور گھیرا باجی والی ناگپور سے در بغض ہوا اور سر جارج مالکم صاحب
بہادر شاہدہ استیصال قوم مذکور کا کر کے ملک سیپہ پر چینا پٹن کو گئے اور وہاں بحکم افسر دکن معطل
اسطحی بٹہ ہوا اور حیدراباد سے اور سینگا تا سے ملاقات کی راجہ چندو لعل عوراً رسے بیجہل کو ہزار سوار
دیگر بلدہ سے روانہ کیا راقم الحروف نے جلد نہضت کر کے بیدر ملی پنا ازل جسنہ بنا کو پہنچے اور وہاں ملاقی ہوئی صاحب
بہادر کے ہمراہ ایلچی پس مسیح مالکم صاحب بہادر رخصت ہو کر اور سب آباد پر اور چینا پٹن سے لفٹنٹ صاحب بہادر
بھی وارد دہکو وہاں کے سردار خان نام گیلے زی پٹھان جمعدار تین سو سوار کا جسکا بید کان سکا پر
دو لتدار سے جو ہمراہ رہا بیجہل کے بنا اختیار کرنے قلعے کو جنگ دانا بان بافرہنگ کا اور آئین حدود وری علی
بہ انصاف لوگوں کو نکلتے دیوس صاحب بہادر کے تنخواہ بی کی اور لشکر سے آئے کے اپنی جاگیر کو چلا آیا اور وہاں ارادہ
رہا کا رکھتا تھا کہ راجہ چندو لعل نے مخالفت کی پر خان مذکور اس ارادے سے مطلع ہو کر پونا کو چلا گیا اور وہاں حاکم
ملازم باجی راو کا ہوا اور مالکم صاحب بہادر بھی پونا کو آئے اور وہاں سے ناگپور کو نہضت کی اور ریزیڈنٹ صاحب بہادر
ریزیڈنٹ ناگپور کو فوجیں سکر عظمت مداری اکثر ایک ریکھ ہوشنگ آباد سے فیضیہ سرد ہ اور زنلہ کیا ر دو
زبردست مقام کیا اور لفٹنٹ صاحب بہادر اور دیوس صاحب بہادر سے اور سنگ آباد سے بیجہل کی طرف ناگپور کو
کے اب ہو بار آئے اس عرصہ میں جنرل سلک کینڈ الجنٹ صاحب بہادر جو چینا پٹن سے واسطے تنبیہ
راہی ہو کر گذر انکا حیدر آباد سے بنا سے الہ آباد وارد بلدہ ہوکے راجہ بالا پرشاد واسطے استقبال
فوج کو تا کیے اور راجہ چندو لعل لگن بہادر کی جوکی تک اور منیر الملک بہادر میر عالم سے

الا کب بشو ابھا کرید آیے اور کوئی بات انہیں اونا ریکے اور فضیات [illegible] زر بے علیہن آئی اور دربار [illegible]

سعید وسل [illegible] حضور والا کے دربار سفاجان عالیشان صاحبان انگریز کے محمد صلابتخان بہادر [illegible]

نے ناظم [illegible] کو لکھا کہ جلد جا کر [illegible] کریں چونکہ بہادر [illegible] افواج [illegible]

سابق [illegible] خیر خواہی اور وفاداری اور رفاقت [illegible] موافقت [illegible]

مخالفان کو [illegible] واسطے [illegible] کریم [illegible] محمد صلابتخان [illegible] اتحاد اور [illegible]

[illegible] محمد [illegible] خان بہادر کو آغوش میں [illegible] جنرل [illegible] صاحب [illegible] دیا تھا اور [illegible]

[illegible] ترقی عنایت کی تھی اور [illegible] جنرل [illegible] خان بہادر [illegible] رکھا تھا [illegible]

[illegible] فرمان [illegible] محمد ابراہیم خان [illegible] زادہ کو [illegible] اور محمد فتح جنگ خان بہادر [illegible]

اور [illegible] ناظم موصوف [illegible] اور غلام [illegible]

[illegible] محمد فتح جنگ خان [illegible] محمد صلابتخان [illegible]

ہمراہی [illegible]

[illegible] زبان [illegible]

صلابتخان بہادر کا اختیار [illegible]

[illegible] صلابتخان بہادر [illegible] صاحب بہادر [illegible]

[illegible] جنرل [illegible] صاحب بہادر [illegible]

[illegible] صلابتخان بہادر اور [illegible] صاحب بہادر [illegible] محمد صلابتخان

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان میں

بہادر کی واسطے داخل ہوکے کھڑی ہوی جنرل کنندا نجف صاحب سلامت و دولت سے بالکم صاحب بہادر کی محلہ
عسکر محمد صلابتخان بہادر کا دیکھتے ہوے داخل خیام و خرگاہ ہوے اور ترپن سلامی کی سر ہوئیں بعد کنندا
صاحب بہادر و بالکم صاحب سمیت فوج فیروزی از عبور دریا زبدا کہ شور و خاک ہو چکی تھی اور محمد
صلابتخان بہادر کو سپاہ ہمراہی یکان بالی سے اور عسکر سے پیج ایک کرنل کو مع ایک کر دیا
سوار و کی دیگر واسطے امداد خاں پیش ہو اس جانب کے دیا اور کھلی اطاعت تو پانچ
تاریخ ذیقعدہ کی بمقابلہ ہو ورش اول سے آیے اور لڑا اور ایک چنانچہ جو سوب
تاریخ ماہ مذکور کی جو قتل ہوی اسکی عرض ہوئی اور ہوا ہیں آٹھ تاریخ جنگ افغان در گاہ
پناہ طرف ملاحظہ کے کام آیا پانچویں محرم الحرام سنہ ۱۲۳۳ بارہ سو تیتیس ہجری میں خبر سے بکا کندرا
اور چھٹی تاریخ ماہ مذکور کی افواج بار کرکے پونا سے نکلا اور بلدہ مذکور میں بہادر کا ہو گیا
ساتویں تاریخ شہر مذکور کی واسطے آیا جی اور شام وکلا جو وارد حیدرآباد حکم اخراج
نکالا دیے طرف سوکلون روانہ ہوے اور سولہویں تاریخ ماہ مذکور کی اطلاع دی کہ باجی
پونا سے نکل بھاگا اور سپاہ انگریزی داخل بلدہ مذکور ہوی پس سولہویں تاریخ وزیر راجہ چند ولسن
رسیدنت نیابت اگلس فتح ہوا اور وہاں
گورہ کاؤن پر سپاہ انگریزی بسر گرم تعاقب جنگ کرکے طرف
کیا اور محمد صلابتخان بہادر بھی مع کرنل وغیرہ رسالہ انگریزی کے پیچھے پونا کو آئے
الفنسٹن صاحب بہادر اور نظام ملاقات کی بالکم صاحب مو کر

مخالف کے ہمراہ اپنے بار اطاعت مقصود مراجعت فرما ہوئے اور ساتھویں تاریخ صفر المظفر کی روز دو
شنبہ جناب صاحب بہادر نے لشکر درہ پر آپا جی بہونسلہ کو پکڑ لیا اور وہ پناہ میں سرکار کمپنی بہادر کے آکر نظر بند ہوا
تاریخ ماہ مسطور کو جشن فتح ناگپور کی عرض ہوئی اور جو سیوین تاریخ شہر مذکور کی منیر الملک بہادر اور راجہ چندو لعل
شمس الامرا جناب صاحب بہادر کی کہ در شش کی تانیا اکیس بار اخراج صاحب سے ہوئیں باجی راو ہونا ریکو ... تھا کہ
سرکار انگریزی ... سوا ... جمعیت ... ساہو کر یاوری اقبال سے ... آئے اور آپنے لشکر میں عزت
باجی راو نے جو سنا تھا ... وہاں سے پہر کر تلی پور پر آیا ... مقام مذکور پر ...
تاریخ ربیع الثانی کی ... فاش ... لشکر مخالف کا بہاگا اور ... ان انگریزی ...
... راجہ ... منیر الملک اور راجہ چندو لعل بہادر ...
... عرض کیا ... آپا جی بہونسلہ ...
... ذکر ...
... باجی ...
... اور ...
... وقت ماہ رجب المرجب میں سپاہ انگریزی ... تمام ...
... اور ... بیارام چندر اور صوبہ دار ...
... اور ...

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

جار ہو آ سبون کے جبھی ہند و دیجی پر سبب ارادہ خاندیس بیا بھیج کیا اثنا راہ بیمار ہو بیس جمعہ بقیہ مالکم
صاحب بہادر بیہ اپس یکر بیا اور تمام قلمرو میں بہبود ایکہ باوقار سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کا ہمارا ہو گیا بچہ
شہر بیماکو شکست باجراو کیا ای اور ریا اکلین ہار افواج جبی ہو میں بسر آنجو بن ماہ سنہ کو رقعہ ب نشینہ
صاحب بہادر کا دربار کر فتاری باجراو کیکہ نزدیک را جہ چند ولعل کے آیا تھا اکلین اور فوج جمعی سر میں تمام
ممالک محروسہ میں ہوا اور بہو سکہ عمل سرکار انگریز کا ہو گیا اور جو بہت ہوملک سرکار دولتمدار ہی بہ موقوف ہو گئی
اور ریاستہا سکا سہ کے جہت کئے اور خداجان و فتحن صاحب بہادر نے محمد صلابتجان بہادر کے واسطے ضبط تعلقات سرکار عالی
اراب جو ہوسکہ طرف تیجی اجازت دی اور راجہ چندولعل بہادر نے بہی محمد با مدار خان بسر محمد صلابتجان بہادر کو جو
بلکاپور میں تیجے دہیات مذکورہ انہے تصرف میں لا دکھایا بس محمد فتح جنگ خان بہادر بہ اس نقطہ کو دست آویز کرکے جمعیت
اپنی بڑہائی اور جمعدار دیگر اضافہ کئے اور ہائی بہت کہ جو ہم کہتے ہیں کہ تقریباً سو ہائی اپنے لشکر میں تہیہ اور
محمد منصور خان نے بیں قبلہ گاہ راقم کو کہ دسالی ہے ہمراہ میں دخیل اور مصاحب ہیں سفرہ اپنے شریک بویرہ ضبط
میں ریاست و قصبات وغیرہ کے حسب الامر سرگرم اور پس بود دعایت ہوناز دل ہم محمد صلابتجان بہادر اور ہم محمد فتح
جنگ خان بہادر کے تیرہ و امیران با توقیر اول دو سو سوار اور دو سو روپیہ ہوار یعنی اصل اضافہ ہیں قرار دے گئے
بعد اسی فوجکا نجشی ہوا اور کہ قلم کچالی پر طرف کیا مختار کیا اور سنہ ۱۲۳۳ بارہ سو چونتیس میں کہ بعد آئی جیمز خاص محل
بہادر کی میر نور الدین علیخان بہادر سے لپر دہ بیگم بنت نقرا آبادی جلوہ ظہور کا پائی اور بادشاہ
بکے جلہ بیابر و سہاط مغفرت ماب کے مع صاحبزادگان عفران مآب ہمراہ مہمات و شریک انجمن اور
اور نواب مسیح الملک جاہ اور جہاندار جاہ اور صاحبزادہ جہان و جہانبان پاک الدولہ بہادر ہنرمند ہی کے

دوسرا حکام دکن کے بیان میں

طرف سے دولہن بیگم کو شاہ بیگم دولہن [illegible] اور بیاہ بیک روز بحضور طرب دولت کے شادیخانہ میں عروس کی

تشریف لائی یعنی طرفین سے رسمیات شربت خوری کی ہو دی قرار داد ہوا کہ محمد صلابتخان بہادر ناظم ایلچپور اپنے ابتدا

جلوس سے عہد ہوا ان کے حاضر دربار ہو چکے تھے اور پروانوں سے بالکل نا موافق ہوئی بلکہ محمد فتح جنگ خان کو مدار المہام

ناظم موصوف کے تھے اقتدار کو راجہ چندو لال بہادر کے خاطر میں نہ لاکر اپنے تئیں قرب سمجھنے میں عدیم المثال جانتے

تھے چنانچہ ایکبار اسی اثنا میں عند الملاقات راجہ گوبند بخش بہادر ناخوش کیا تھا لیکن راجہ چندو لعل بہادر در پے

نہ ہوئے اور فکر معقول کی یعنی نامدار خان کو اپنے سے متفق کر لیا اور دوسرے زیرک جو اقتدار پر فتح جنگ خان کے رشک

رکھتے واسطے معقول [illegible] بہت سے [illegible] ہیچ پیچ کئے اصل میں نقصان ایسا کیا تھا اس مقدار کی بہی کہ راجہ

چندو لعل بطور اتفاق کے نامدار خان کے ضامن ہو کر انہی [illegible] جناب [illegible] حضور میں طلب کیا اور وہ بھی واسطے [illegible]

ہونے کے بابت اجازت چاہی اور [illegible] محمد صلابتخان بہادر چار و ناچار محمد فتح جنگ خان کو کہ وہ مدار المہام

اور [illegible] نامدار خان تھے بہت دیکر [illegible] روانہ کئے فتح جنگ خان [illegible] روز کار [illegible]

کے دالا کے ساتھ زینت و شوکت [illegible] منازل اور مراحل [illegible]

صاحبعالی [illegible] عظمت [illegible] حاصل کر [illegible] کلاہ افتخار

فرقدان کو پہنچا [illegible] تاریخ ربیع الاول [illegible] ایک خیمہ زن ہو کر [illegible]

راقم کے [illegible] ہمراہ رکاب تھے [illegible] حیدرآباد [illegible]

جنہیں بہ اسوقت عمر محرر کی دس برس تھی [illegible] جمال مبارک کو ایک نظر دیکھا تھا

[illegible] سترہ روز ہو کر [illegible] ملازمت کا [illegible] مقام [illegible]

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان میں

ہاتی ہو ضدہ کا پچیس سو اریہو کر اس کمترین کو طلب کیے اور آپ بھی وہان تک قدر رنجہ فرما کہ سید ہین

تشریف لائی اور خانہ خدا ہین شخص بیت دو قدم آگی بھی تشریف رکہی قدویا پانچ روپی ایک اشرفی نذر دی قبول

فرما اور سیر پیچ کہ اپنی لگایا اور آبدیدہ ہو کر سید محمد قدہ مذکور بیت عاصی کو بٹھلا کر آپ گہوڑی پر سوار ہو

ہمارا درخیر سوار ہمراہ طرف مکان کے جلو ریز ہوئی اور بعد اصل ہو کے دولتخانہ مین با اخصاص

کے تشریف رکہی بعضے مردے کہ ہمراہ لیے تیار ہند کو سب ہو ئی نذر دین کمترین نے بھی خدمت خلعت کی کہ

صبح آپ نے ایک قبضہ شمشیر اور ایک سرج دو ہزار روپی نقد اور ایک دوشالہ ایک رومال سو آپکے اور کچھ تہان قسم پارچہ

خلعت عنایت کر کے بسعادت ورخصت سر کار عسکر ہوئی کہا ہی کر بسہولت سوار ہوا ۔۔۔ تا بہجا ہین بھی قدرا بخدمہ محمد فتح خان

بیتا خوش تھے اول مادر صاحبکو الک بلا کر ملاقات کی اور بعد اسکے فتح جنگخان کو یاد کیا اور تنہا ہین ایک بولا کہ

صلابتجان نے تمکو سرانجام کار پرداز کی اپنی موقوف کیا اب صلاح یہی کہ تا امداد زمان حضور والا مین حاضر

رہیں اور تم مجسمہ بنیادین جا کر ہمراہی بین راجہ گوبند بخش بہادر کے اوقات عزیز کو اپنی بسر کرو جو اس کاررا

کچہ اور ہوگا تو خدمت سب کی فتح جنگخان حصہ باری فلک کی دلمین اپنے جگہ ہو کر اس امر کو قبول بالضرور کیا

انتظار مصیبت ہین اسکے متعاقب اپنے اور آگے جو آئی کار عظمت مدار کمپنی بہادر کا اور جابجا جو سردار بیت نا مدار تھا

پر کے لشکر مین آکر ہر چہار سو سپاہ کر دیئے کہ جو ملازم صلابتجانکے ہین الک ہو جاوین اور جو نوکر محمد فتح جنگ

خان کی ذرئیت تھے ہین وہ پاس اسکے رہیں مردم مذکور دل ہو کے بسبب ہو طرح کی خرابی لشکر مین اس کی سید سالار

بادشاہ کہ قدیم نام انکا قرار پایا فرمایا تھا ترغیب اور امری دی تھی لیکن محمد فتح جنگخان کے

کی اور ایکہزار پانسو سوار اور ایکہزار دو سو اور پانسو پیادہ کے ہمراہ آپکے بجانب شمال گئے اور

دفتر دوسرا
حکام دکن کے بیان میں

بیدل خستہ و آوارہ ہو گئے بار ہوین تاریخ شہر مذکور کی قاضی کو رتبہ یار ... کا مادہ کہ خجستہ بنیاد کی
مشمولہ حسب الحکم ربیع ... صلابت جنگ سے تمامی جمعیت ہمراہی اپنی یعنی صلابت خان ...
بابیک روانہ ہوئے اور بخشائے جو انہیں ... ضبط ہوا دو نو صاحب ... الگ ہوئے یہ ملازمت حضور
میر نواب محمد منور خان ... والد بزرگوار جاعتی ہر چند کہ ملازم محمد صلابت ... بہادر کے تھے لیکن بسبب رفاقت بزم
رزم کے بس ... غایت محمد فتح جنگ خان اور ... محمد صلابت ... اور محمد فتح جنگ خان کو جو بیچ ... تھے نیستا
غیرت پائی کئی لا علاج مدد ... ہمراہ رکاب محمد فتح جنگ خان کے واضح ہو کہ ... قطع ...
کر محمد فتح جنگ خان خجستہ بنیاد کو پہونچے ... اتری راجہ گوبند بخش بہادر مع فرزندان
واسطے مزید اخلاص کے وہاں آئے اور معانقہ کیا اور ... کہا کہ ... نہیں رکھتا ...
بیعت ... محمد فتح جنگ خان ... کہا کہ ہم ... اصیل تلوار کی
رکھتے ہیں جس کی کمر ... ہیں اور ... خان ... الا
... اور ملاقات کی راجہ صاحب ... غایت کی ... محمد فتح جنگ خان کا امر ...
... داخل ہوئے خجستہ بنیاد ... ربیع الاول سنہ ۱۲۳۵ ...
انتقال کیا ... راجہ گوبند بخش ... خجستہ بنیاد ... آخر ذیقعدہ ... بعد عشرہ شریف محرم الحرام
بارہ سو ... داخل فرخندہ بنیاد ہوئے راجہ چندو لعل بہادر نے ... کام ... ضلعداری
... اور محمد ... کو کہا جو تعلقات ... کہ فقیر سے ... ہو سکے ... پاس ...
... اور ... رقم ... حکم حضور کا ... ارسال کر ... انہوں نے جواب دیا کہ اول ... ہیں

[illegible]

دوسرا فن

حکام دکن کے بیان

[illegible]

حاضر ہوئے اسلئے ہمنے در عیوض اسکے ضبط کئے بہرآمد حکم لکہا کہ ہمنے جو تصرف [illegible] کر لیا تہا اور
سبب یہی کہ اسکو ضبط کر دا اور جو عیوض کہ حاصل ہو داخل سرکار کرو نہ کہ تکو متصرف مختار کیا تہا عرض [illegible]
بعد وضع اخراجات [illegible] قصد ہوا کہ نسبت دیہات کی جو کہ ورثاء دن محمد فتح جنگ خان [illegible]
کی تحصیل [illegible] میں ہو [illegible] تہا بعد گیارہ مہینے کے ایلچی اور کو بھیجا [illegible] ہمراہ جنازہ انکے [illegible] سلامت
[illegible] اور [illegible] نام محمد شریف الدین خان صاحب کہ قدیم [illegible] فدایان [illegible] روانہ کئے [illegible]
موصوف نے راجہ چندو لعل بہادر کے اطلاع کی راجہ چندو لعل بہادر نے [illegible] حسب الطلب راجہ صاحب [illegible] کے روز [illegible]
صلابتجنگ بہادر [illegible] سرکار [illegible] جو وہاں [illegible] وغیرہ چہوڑ کر چلے آئے [illegible] جمادی الثانی
میں داخل حیدرآباد ہو کر [illegible] خان [illegible] ملازمت راجہ بہادر کی حاصل کی راجہ صاحب بہادر نے [illegible] لعل [illegible]
[illegible] سوار ذات کی اور [illegible] سوار [illegible] ملازم کیا [illegible] تاریخ ماہ شعبان کی [illegible] میں والدہ [illegible] شمس الامرا بہادر
انتقال فرمایا [illegible] مادہ تاریخ کا کیا مطابق واقعہ کے کہا ہے [illegible] ماہ شوال [illegible]
چندو لعل بہادر نے نو لاکھ روپیہ کا ملک [illegible] بالا [illegible] والدہ
مسودہ اوراق [illegible] غایت [illegible] والدہ [illegible] جعفر خان نام ملازم کو اپنے پاس [illegible] اور
بدستور حاضر [illegible] دربار [illegible] اور تیسری تاریخ ذیحجہ کی روز شنبہ [illegible] فردوس [illegible]
عزت مآب جنگ کا [illegible] صاحبزادی [illegible] حضور کی [illegible] ظہور [illegible]
ماہ [illegible] سنہ [illegible] میں راجہ چندو لعل [illegible] والدہ کو نامہ نگار [illegible] خود [illegible] فرمایا اور ایک [illegible]
تسکین [illegible] اپنی مہر سے لکہہ کر عنایت کیا حسب الارشاد [illegible] سلطان [illegible]

[illegible]

دوسرا دفتر

احکام دکن کے بیان میں

واسطے رخصت کے گئے راجہ صاحب بہادر نے ایک دفعہ بارہ ایک کا پیشکش قیمت دیگر پر فراز کیا اور بعد ان رخصت کا [illegible]

دیا بیس [illegible] والا دھارا اور ایک جوڑی دستہ کی مرصع ... عطا فرمایا اٹھائیسویں تاریخ ماہ مذکور کی

سے اور اٹھائیسویں تاریخ کو کوچ فرمایا اور داخل [illegible] ہوکر بیچ باغ [illegible] کی رہا [illegible] سب مل بیٹھے ہم سبھا [illegible]

اور رو و بان [illegible] سنا جاتا ہے کہ دو روپیہ [illegible] اور کہتے ہیں کہ مشہور خان [illegible] انہا [illegible]

اور باشندہ کان [illegible] اس [illegible] کے بعد [illegible] فرمایا اور جو وہ [illegible] آدمی روز [illegible] بہادر کا [illegible]

اپنے اکثر کو آپ نے انہیں نذر کر دیا اور بہت اچھے [illegible] اس ... [illegible] ... دولت [illegible]

سرہ کا کہ درگاہ آن بزرگ کی نواح ایلچپور میں بھی ہوا واسطے زیارت [illegible] تعالیٰ [illegible] اور [illegible] بہادر

دعوت [illegible] آدمی [illegible] روانہ ایلچپور ہو اور [illegible] داخل ... ایلچپور [illegible] صلابت

[illegible] اور [illegible] جناب [illegible] [illegible] عالیجاہ [illegible] اور [illegible]

رخصت سب کہا کہ محمد مشہور خان [illegible] تمہارے [illegible] روانہ ہوا [illegible] والد [illegible]

اور [illegible] پھر [illegible] آئیے اور سب کہا کہ [illegible] اور وہاں سے رجعت [illegible]

پھر داخل [illegible] بہادر [illegible] اور [illegible] بہادر [illegible]

[illegible] راجہ صاحب بہادر [illegible] والد [illegible] خوش ہوا [illegible] تعریض [illegible]

[illegible] اپنی سب لکھا کہ ہم [illegible] روانہ [illegible]

[illegible] مشہور خان کو ضبط کر دیا اور انہیں [illegible] اصلاحات بھی [illegible] دیکھو [illegible]

بہادر [illegible] غلام حسین خان بہادر ابن محمد [illegible] خان مرحوم کو [illegible] صوبہ دار ایلچپور [illegible]

احکام دکن کے بیان میں دوسرا دفتر

والا کو یہ خبر نہیں کہ راجہ صاحب بہادر نے انہیں لکھا ہے واسطے محافظت قلعہ کا بندوبست کیا غلام حسین خان بہادر
سے کہ بہت موافقت تھی انہوں نے محاصرہ کر کے یہ کہلا بھیجا کہ یہ بات واسطے تمہارے اچھی نہیں ہے جو چندو لعل
[illegible] بغاوت ثابت ہوئی محمد [illegible] خان نے مجھے بدون اطلاع راجہ چندو لعل نہیں بھیجا ہے تعلقہ چھوڑ دو
اور ایلچی پور کا [illegible] درمیان میں [illegible] کی تکلیف [illegible] حال تمہارے ہوگی والا [illegible] قلعہ
خالی کیا تھا کہ قادر علی خان [illegible] تمہارا چندو لعل [illegible] محمد صلابت خان بہادر کو لکھ کر
[illegible] ایلچی پور [illegible] اور قلعہ اکوٹ کا خالی کر دیا اور باقی تعلقہ [illegible] اٹھوا لیے اور [illegible] علی
خان کو [illegible] وہ اپنا اہل قرابت [illegible] اور ملازم [illegible] چنانچہ ایک [illegible] تو وہ کبھی
[illegible] تعلقدار [illegible] حیدرآباد کو رخصت کیا اور محمد شرف الدین کو [illegible] لکھا کہ [illegible]
[illegible] خان بہادر [illegible] تعلقہ کی [illegible] اسواسطے کہ وہ [illegible] خوش [illegible] محمد شرف الدین [illegible] راجہ صاحب بہادر [illegible]
[illegible] صاحب بہادر نے فرمایا اچھا کیا مضائقہ انہیں [illegible] احکام کیا اور والا نامہ [illegible] ایلچی پور [illegible] حیدرآباد
[illegible] اور جو کچھ [illegible] سرکار کو سمجھا دیا اور روزگار راجہ صاحب بہادر [illegible] سرکار کے [illegible]
محمد [illegible] خان بہادر [illegible] طلب [illegible] لکھا اور [illegible] کہا کہ تم یہاں چلے آؤ پھر ہم تمکو [illegible] بدستور بحال رکھیں گے
پھر والا ایلچی پور [illegible] اس [illegible] تمام زندگی اور [illegible] البتہ تباہ ہو گیا [illegible]
[illegible] بموجب [illegible] اپنے [illegible] داخل ہوئے ایلچی پور [illegible] اور بدستور سابق مختار کار [illegible]
بات کو چنداں عرصہ گذرا تھا کہ مزاج والا کا مرکز اعتدال سے پھرا اور آثار علامت قطع زندگی [illegible]
پس والا نے حاجی [illegible] طلب فرمایا تا قائم مقام اپنا کریں والا نے اجازت نہ دیں اور [illegible] فرمایا کہ [illegible]

[illegible]

تمہاری مفارقت منظور نہیں وجہ یہ ہے چاہیے قائم مقام اپنا کریں جدا [illegible]
والدین کی سفر حج سے اولی بہی خصوصا والدہ والدہ بہی بسبب ضعف و پیرانہ سالی [illegible] کیا پرورا کیا [illegible]
پرستی میں ہیچ امانت و دکنوا بہی قوم سے اور کبار دین سے اس بات کو جو کر زہد [illegible] سپاہی روزگار اور خدا
مشہور رہا یہ الدہر [illegible] دار عصمت بنا یہ لقب [illegible] کیا جو فرشتہ کا تا وراہ قوی کرکے مطلع میں [illegible]
[illegible] فراغت رہی محرم ربیع الاول ربیع الآخر رجب وغیرہ میں [illegible] طعام پکوانا اور [illegible]
[illegible] کہلا دینا اور [illegible] ایک لقمہ بہی واسطے اپنے نفس کے [illegible] آخر عمر [illegible]
[illegible] روزہ اور تلاوت قرآن اور [illegible]
[illegible] الحجہ [illegible] بعد ادا [illegible] دال چاول [illegible]
[illegible] اور بالکل طاقت عبادت معبود حقیقی کی [illegible] اور لباس فاخرہ
سے ضروری کے سوا ہمیشہ پرہیز اور انکار ہی بالکل تھا اور نہایت قانع انہوں نے [illegible]
تاریخ محرم الحرام کی [illegible] جناب ابا عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالی عنہ کے [illegible]
[illegible] ایک قطرہ پانی کا نہ پینا اور طہارت کا نہایت خیال [illegible]
خدمت کے مقرر [illegible] کسی کو پانی سودا سلف وغیرہ کو ہاتھ نہ لگانے دینا حتی کہ کبہی اس [illegible]
[illegible] اور ایک [illegible] اپنے تصرف میں نہ لایا [illegible] اور طبیعت قناعت [illegible]
[illegible] سے حاجت روای [illegible] اہل قرابت سے [illegible]
[illegible] انکی والدہ کے [illegible]
زادہ [illegible] بہی کسی خاطر [illegible] انکی بیان سے

در ذکر حکام دکن کے بیان میں

[illegible]

دوسرا دفتر

احکام دکن کے بیان میں

خارج ہیں اور اکثر لوگ اس امر سے واقف ہیں جبکہ انہوں نے سنا کہ مجھے تردد ہوا یعنی کہ جز وقت بلکہ

والا سکے انتقال کی آتی عقد [illegible] اور یہی سنا کیا کہ آپ انکا [illegible] بہادر نے ضبط کر لیا

جو اس قدر ہو ہیں جاری ہی تو [illegible] میراث [illegible] وراثت [illegible]

ہاں وقت مضمون [illegible] شروع سنہ ۱۲۳۳ بارہ سو تینتیس ہجری میں [illegible] تاریخ محرم الحرام کی روز [illegible]

[illegible] سبب [illegible] بہادر [illegible] قلعہ گولکنڈہ [illegible]

اور گولکنڈہ میں لیجا کے حکم نزول کا دیا اور وہاں [illegible] لیکن انہیں [illegible] اور صاحبزادی قدر النسا بیگم عقد [illegible]

[illegible] بادشاہ ابن [illegible] بیگم کے [illegible] شہزادی [illegible] بہت النسا بیگم صاحبہ

[illegible] والدہ نواب [illegible] داخل [illegible] ہوئی ایام [illegible]

[illegible] کمال النسا بیگم صاحبہ [illegible]

[illegible] اکبر جاہ بہادر کو حکم کیا کہ تم وہاں [illegible] اکبر جاہ بہادر گولکنڈہ [illegible] داخل [illegible]

[illegible] والدہ [illegible] امیر منور علی [illegible] بہادر [illegible]

بہادر کو ہمراہ لیکر اپنی حویلی [illegible] اور تمام [illegible] والدہ [illegible] اکبر جاہ بہادر [illegible]

[illegible] وارث ہو [illegible] واضح ہو کہ [illegible] بیگم صاحبہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۲ بارہ سو [illegible] میں مولوی عبد الکریم صاحب سید [illegible] میر عالم بہادر کی [illegible]

[illegible] تاریخ محرم الحرام کی [illegible]

رطب تمیز مابین الاسلمین کے ہمیشہ ان میں جمع ہو کر واسطے قصاص خون شہید عصر فتنہ مجمل کردہ پیدا ہوا نہیں کی جگہ
تھی ہر شخص کی [illegible] وقت اس پنجہ مسکان سے نکل کر تیغ زنی اختیار کیے تمام کمینے بیت سے اور
ادنیٰ اور اعلیٰ طرفین سے مارے گئے منصور خان اور نیاز بہادر خان دو شخص بہ مدار امتحان فتنہ کے تھے ہوئے اور طلوعی خان
مساحت محمد خان رضی اور اسعد خان [illegible] ہوئے لیکن تمام اسکے [illegible] ناظم [illegible] کو حکم رخصت کا دیا حسید
کہ اور ہوون [illegible] مسعود خان کے لیکن حضور [illegible] الی صحبت انگریزی کو حکم محکم صادر ہو کر فرمایا کہ دلداری بمشید ناظم کی [illegible]
بہادر اور بارہیت جنگ کے صد ہیں تمام درمیان [illegible] بمقام [illegible] اور نہایت گولہ اندازی کا [illegible]
سلیمان [illegible] ہوئی [illegible] دفع الوقت [illegible] آخر [illegible]
[illegible] صورت [illegible] ہوا [illegible] اول [illegible] سعید [illegible]
[illegible] اقبال صمصام الدولہ بہادر [illegible]
[illegible] اکبر جاہ بہادر [illegible] بہت تکلف [illegible] دولت خانہ عالی [illegible]
[illegible] فرودگاہ اکبر جاہ بہادر سے روانہ ہوئے واضح ہو کہ [illegible]
مبارک [illegible] مزاج گرامی [illegible]
طرف [illegible] ماہ [illegible]
[illegible] فرودگاہ اکبر جاہ بہادر [illegible] شمس الامرا بہادر [illegible]
بہادر [illegible] تمام [illegible] ماہ [illegible]
[illegible] دولتخانہ حضور پر نور [illegible] آتشبازی [illegible]

[illegible]

از دست دیگانہ نوشاہ بیگم روانہ ہوئے اور بغرۂ جمادی الآخر روز پنجشنبہ فرصت پہر آخر سے نوشاہ
صمصام الدولہ بہادر بطمطراق ملوکانہ سوار ہو کر روز رجب المرجب والا جاہ نے دست مبارک سے ساچق بیگم صاحبہ کا
بہ حضور پر نور بسکین باندھا اور آہستہ آہستہ بکو [illegible] آتشبازی اور روشنی وغیرہ ملاحظہ فرماتے ہوئے بڑی دیر کو پہونچے
بزرگان عالی نے آکے کہ مجلس طوی کی طرف عروس کے وہاں بقرباہی تھی اور رسمیات فرو زر روبرو حضور کے عمل میں
آئے بسفید فرودگاہ پر اکبر جاہ بہادر کی تشریف لیکئے باقی رسمیات وہاں ہو دی ہو کر اور بعد عقد و جلوہ وقت صبح
عروس رخصت ہوئی بہ وقت شمس الامرا بہادر اور منیر الملک بہادر بطور مہمان اے چند و لعل بہادر رصدارکان
دولت ہمراہ رکاب تھے بانکوں پہر روز دوشنبہ وقت عصر نوشاہ خورشید کلاہ بنا برادا رسم [illegible] آرائش اور
اور خواصہائے رفعت الملک دو دولہانہ پر حرم عروس کے تشریف فرما ہوئے اور وہاں فرودگاہ میں اکبر جاہ بہادر کی جا کر
بعد ادائے رسم نصف شب [illegible] الاول سرانجام ہو کر آئے اور پھر نیا جالا ہو کہ فرزند اکبر جاہ بہادر کے دنیا [illegible]
کیا بتاریخ جمعہ دن فضل النسا بیگم صاحبہ اور نوشاہ آخر روز کو [illegible] اکبر جاہ بہادر کے محل
خاص انتخاب کا بہاتے اور بعد ادائے رسم شکر واجب فرماتے ہوا اور پانچویں جالا حضور میں ہوا اور
بیت بعد [illegible] ہر چہار رسم [illegible] نوشاہ کو رخصت فرما اور بیگم صاحبہ کو [illegible]
رسم [illegible] غایت [illegible] اور [illegible] اگر [illegible] مفصل فرما اور [illegible]
صمصام الدولہ بہادر کے [illegible] واضح ہو کہ عروس [illegible] ایک محل [illegible]
سعد [illegible] جناب [illegible] اور [illegible]

بارا از انجملہ پانچ پہر اور آٹھ دختر اور [illegible]

احکام دکن بیان

[illegible]

پیر زوالفقار علیخاں بہادر [illegible] درجہ [illegible] لشکر [illegible] کو ارشاد [illegible] جاگیر

علیخاں بہادر [illegible] مدار الملک کی عنایت سے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] ذی الحجہ

سنہ [illegible] ہجری [illegible] اکبر بادشاہ [illegible]

[illegible]

[illegible] جاگیر [illegible] علیخاں بہادر [illegible] محمد علیخاں اور [illegible] خان

[illegible] محمد علیخاں بہادر [illegible]

بہادر [illegible] قوم افغان [illegible]

[illegible] بہادر [illegible]

پیر زوالفقار [illegible] متعلقان [illegible]

[illegible]

[illegible] افغان [illegible]

[illegible]

[illegible] دولت [illegible]

[illegible]

احکام [illegible] بیان

قلعہ کو جنگ کرکے فتح کیا اور حصار کو جابجا توڑ ڈالا پھر بعد ضبط کرنے خاطر خواہ ملک و مال کے [illegible]

راجہ [illegible] کو گدی پر بٹھلا دیا چنانچہ ہنوز ریاست وہاں کی [illegible] قائم ہے اور [illegible] کمپنی بہادر [illegible]

و تعمیر کیا ہی حصار کو [illegible] ناقص حسب الارشاد [illegible] دو دفعہ اکیس اکیس بار [illegible] سر ہوئیں [illegible]

محمد صلابت جنگ بہادر ناظم [illegible] کے قضا کی [illegible] بارہ سو [illegible] نجم السماء شمس الامرا بہادر کہ علم ہندسہ میں ایک

کتاب مسمی بہ شمس الہندسہ فرانسیسی زبان سے فارسی میں تالیف فرما کے [illegible] جدید کیا ہی [illegible] تاریخ اسکی

سید [illegible] الاصفیا صاحب [illegible] شمس الہندسہ [illegible] اہل کرم اور [illegible] بارہ سو

پچاس [illegible] بہادر [illegible] انتقال کیا [illegible] بہت [illegible] اور [illegible]

[illegible] ہمیشہ [illegible] اور [illegible] اسی واسطے عبادت [illegible] نواب [illegible] واسطے فاتحہ [illegible]

[illegible] چنانچہ جناب [illegible] عمارت [illegible] اور [illegible] زیارت [illegible]

سعادت کی بعض ارباب تحریر نے [illegible] ذات الذات [illegible] مرقوم کیا ہے کہ ربیع الاول

دو پہر چار گھڑی [illegible] بارہ سو [illegible] صاحبزادہ کبیر [illegible] علی

فرزند ارجمند سعادت [illegible] صاحبزادہ [illegible] اکرم [illegible] علی خان بہادر [illegible]

[illegible] اور [illegible] شمس الامرا [illegible]

الدین خان بہادر کی پہلی شادی [illegible] کی بڑی شان و شوکت [illegible]

[illegible] و وقار اور [illegible] صاحبزادوں ذو الاقتدار [illegible]

[illegible]

اور دو خوان کا حسب تعداد ہر ایک کے عنایت کیے اور اکثر بندگان اور اہل دربار خصوصاً علاقہ داران نوشاہ کو بقدر حوصلہ دوشالہ و کمخواب جوڑے عطا فرمائے واضح ہو کہ روز ابتدائے جشن تا سوم بسبب نزدیکی عمارت کے روشنی و آتشبازی اور رقص و سرود دیر رات گذشتہ تک آرایش و زینت میں مستغرق رہے اور بعد شب سواری نوشاہ کی بجائے خود چودھویں لیلۃ البدر سے تھی اور چونکہ باقی نہ رہی ان میں دکھایا اہل عیش کا تماشا اور ایسی تحصیل دولت یعنی مشاہدہ زیب سوار اور جوانان میں مقولات ہوتیں اور اقبال نوبت تمام جمعیت شہر کی بغیر تکلیف ہی سپاہ سرکاری اور اہل دعوت ارباب رقص اور درخت آرایش اور تخت کنول و مرد کی قطار کنول جو زعفران نسل ستاروں کے چمکتے ہوئے اور نہال آتشبازی اور مہتابی اور تیجے وا متصل و بلا منفصل دو رستہ کھڑے ہوئے اسمیں جوق جوق مردم رنگین لباس ہاتو میں مشعلیں لیے جلوہ اور ہر جوقیں ایک رقص لیے ہی دار سکان سرگرم مراتب کرتے آئیں اور درمیان کلان بارگاہ کے نوشاہ گھوڑے پر سوار آور پیچھے کاریں بدر علی ذی شکوہ مع اور فرزندان والا شان زدہ قبا و جواہر آرا پہنے ہوئے بزرگ جلو میں ساتھ تو سن باد پیما دی امرائے دولت سے دکانیں و کوٹھوں پر اور تمام راہ اور ناکوں پر کوچہ و برزن کے باشندگان شہر بلکہ اطراف دیہات و غیرہ کے تھی پردہ دار مستورات میں سیانہ ورانہ آن بیٹھے ہوئے میدان کوٹ چوراہہ حوض چارسو کہ اصل لفظ چارسو کا حوض ہے اور شہر کا حوض آکر کھڑی ہوئی تھیں کہ گویا موجودات کل ساکنان بلدہ کا فرزین کو حاصل تھی اور ماہ رمضان سنہ میں میر جہانگیر علیخان ولد میر صاحبزادہ صاحبزادہ ناصر الملک ناصر الدولہ بہ فرزند علیخان بہادر کے متولد ہوئے اور تیسری ماہ محرم بارہ سو چوالیس ہجری میں منصور باپ کے نواب ابو الجاہ بہادر نے رحلت کی بعد ابتدائے سنہ میں

دوسرا دفتر

احکام دکن سے

جز آئی کہ کمال النسا بیگم صاحبہ اور ہوئی سب خواہان گلشن جاوید ہوئے منعقد سنہ اللہ میں صبیہ کلان شمس الامرا
بہادر کی رحلت کین افسوس کہ دوران سنہ میں ذی قعدہ کو روز جمعہ سنہ بہ مرض حبس تاسیئے نواب نے انتقال فرمایا
خلد برین گئے ہوئے مادہ تاریخ ہے مگر دریغ سکندر سنہ آلیجات دفتر اکا صحن کہ سید میں بازو بریدہ
نامید عصمت بیگم صاحبہ قدسیہ تھی فرا اور جالی نسل مرقد عفو اثاث سنگ مرمر کی تیار ہے کئی لقب بعد وفات نواب کا
مغفرت منزل ہی وقت انتقال نواب کے و صاحبزادے تھے جناب فلک مقام مالک رقاب زمام اعظم و معظم ارکان سلسلہ دولہ
سلطنت ابد مدت دولت مرتبت ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر صمصام الدولہ میر بشیر الدین علیخان بہادر مبارز الدولہ میر
علیخان بہادر میر تفضل علیخان عرف میر بادشاہ بہادر میر منور علیخان بہادر کہ راقم خدمت والا میں انکی دستکار میں علم ریاضی
کلیں ہر روز بطور درس گذرتی ہیں کیا اور میر ذو الفقار علیخان بہادر اور میر محمود علیخان اور میر حیدر علیخان بہادر اور میر فتح
علیخان بہادر آٹھ صاحبزادیاں جمال النسا بیگم صاحبہ معظمہ مکرمہ غفور النسا بیگم نامدار النسا بیگم بخت افروز بیگم سلطان النسا
بیگم صاحبہ نور افروز بیگم حشمت النسا بیگم صاحبہ نور جہان بیگم اور جاننا چاہئے کہ جمال النسا بیگم صاحبہ مغفورہ اور کمال النسا بیگم صاحبہ مرحومہ
اور نامدار میں مہین صاحبات و تمکین ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر اور صمصام الدولہ بہادر اور مبارز الدولہ بہادر
بحسب ترتیب بطن مطہر سے فضیلت النسا بیگم صاحبہ مرحومہ کے ہیں اور غفور النسا بیگم اور نامدار النسا بیگم اور میر تفضل
علیخان بہادر رحم اقدس سے جہان پرور بیگم صاحبہ کے ہیں اور بخت افروز بیگم اور میر محمود علیخان بہادر
شکم سے رفعت النسا بیگم کے اور باقی امہات جداگانہ سے اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ شادیاں نامدار النسا بیگم
سلطان النسا بیگم صاحبہ نور افروز بیگم حشمت النسا بیگم صاحبہ کی بعد نواب مغفرت منزل کے عہد سعادت مہد میں
ناصر الدولہ بہادر خلد اللہ ملکہ کے ہوئی ہیں چنانچہ مذکور ہوگا اور غفور النسا بیگم اور نور جہان بیگم منور نا کتخدا

ذکر محامد مغفرت منزل تا بہی اختتام اس بیان کے عرض کیا جاتا ہے بعضے محامد نواب برگزیدہ ارباب فہم
نواب سکندر جاہ بہادر پر واضح ہو کہ نواب اعلی علیین مقام آیات مغفرت تمام عادل اور قابل کثیر الفضل
قوی ہیکل قوی دل نہایت متحمل خوش صفات بلند ہمت بارگر [illegible] فراخ حوصلہ علم دوست [illegible]
[illegible] علم فقہا حدیث اور اہل علم طلب کے استفسار [illegible] موزون طبع رغبت [illegible] جناب کا شغل [illegible] تھا
[illegible] منظور کی تہی جیسا کہ [illegible]
[illegible] ارکان دولت کی [illegible] جلوس [illegible] بادام الحیات [illegible]
[illegible] حکم کیا تمام [illegible] مالی اور ملکی پر اختیار [illegible] دل کا [illegible] حکایت
حضور مغفور [illegible] وقت [illegible]
[illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] ارسطو جاہ [illegible] غلام [illegible]
ضبط کیا [illegible] عیال و اطفال [illegible] ارشاد کیا [illegible]
[illegible] ارسطو جاہ [illegible] فرمایا [illegible] قدیم [illegible]
[illegible] ارسطو جاہ ضبط [illegible] بادام الحیات نواب [illegible]
حکایت واضح ہو کہ [illegible] نواب [illegible]
[illegible] مغفرت کے وقت [illegible] مردان اکبر جاہ بہادر [illegible]
[illegible] اکبر جاہ بہادر [illegible] سلطنت [illegible]
اور [illegible] فرمایا کہ اکبر جاہ بہادر [illegible]

حکام دکن [illegible]

کثرت مردم و فساد ناحق ظہور میں نہ آئے حکایت [illegible] درمیان فرید و نجابت بہادر اور سلیمان شکوہ بہادر

لشکر [illegible] ہوکے [illegible] اصطفا [illegible] ہو [illegible] فرید و نجابت بہادر [illegible] تقریب [illegible] خوالی [illegible]

دعوتیں [illegible] فرمایا چلیے [illegible] سلیمان شکوہ بہادر کو واسطے میدان [illegible] فیل خاصہ [illegible]

[illegible] کا [illegible] حاکم [illegible] الدین [illegible] اور [illegible]

عنایت کیا [illegible] فتح [illegible] حکایت [illegible] کہ نظام الدین حیدر صوبہ اودھ [illegible]

جلوس فرمایا اور [illegible] خطاب [illegible] دیا [illegible] ارادہ [illegible]

تخت مرصع [illegible] کروانا ہے اور نظام الدین حیدر [illegible] حضرت جہاں پناہ کی [illegible] اوس میں

تحفہ [illegible] ارادت [illegible] واسطے حضرت کے فرمان اجازت [illegible] بادشاہ کا [illegible] اللہ

[illegible] حضرت کے [illegible] اور [illegible] شاہی [illegible] اور [illegible] آبا و اجداد کی [illegible]

[illegible] فرمایا کہ کچھ حاجت نہیں [illegible] شادی [illegible] جواہر [illegible]

[illegible] جلوس [illegible] ایام [illegible]

[illegible] بادشاہ [illegible] فرمایا

اور [illegible] الملک بہادر [illegible]

[illegible] بہادر [illegible] ملاقات اکثر [illegible] حکایت [illegible] انتقال [illegible]

[illegible] بادشاہ بہادر [illegible] یاد فرما کر [illegible] دوام [illegible] سلطنت

[illegible] بادشاہ [illegible] اور [illegible] فرمایا [illegible]

دفتر دوسرا
احکام دکن کے
بیان میں

مذہبی دیوانی اور عشرہ فرزندان کو پہنچے واسطے ملاقات عیدین روز ہشتم کے [illegible] اور یہی جا بجا پہنچے
وقت بالاتفاق جملہ [illegible] بہادر کے عہد میں بار بار [illegible] سال قبل از انتقال [illegible]
فرزندوں کو بلا کر عیدین روبرو ایک دو پہر [illegible] واسطے حفظ مراتب کے مذہبی دیوانی
تا ارتباط زیادہ ہو اور غبار نفاق کا بلندی پکڑے [illegible] پہنچے بعد فرزندان [illegible]
دولت مآل کے [illegible] سلطنت [illegible] کی [illegible]
ناصر الدولہ بہادر کا بیان فرزند [illegible] سلطنت [illegible] افضل الدولہ
مظفر الممالک نظام الملک آصفجاہ رابع فرخندہ علی خان بہادر بوقت انتقال [illegible] بہادر کے رونق افزا
ہوئی [illegible] اس امر کی [illegible] علیخان کوتوال بلدہ [illegible] بہادر [illegible]
پر منادی اس کی نام [illegible] چہار سو بلدہ [illegible] کیا ہو کر وہ
تجہیز و تکفین [illegible] منزل [illegible] روز [illegible] فاتحہ و زیارت کے
واسطے [illegible] رسم تعزیت [illegible] دولت سرا [illegible] عرض [illegible]
تعزیت کے آئے خود شمس الامرا بہادر اور [illegible] الملک بہادر اور [illegible] بہادر [illegible]
مارٹین صاحب بہادر [illegible] مارٹین صاحب بہادر [illegible] رسوم تعزیت ادا کئے [illegible] دیوان [illegible]
شمس الامرا بہادر [illegible] استفسار [illegible] مختار [illegible]
بہادر رخصت ہو کر [illegible] ارکان دولت [illegible]
ایوان خاص [illegible] دوسرا [illegible] روز [illegible]

احکام دکن کے بیان [illegible]

جو السین میں زود عماری کی سوار ہو اہی ہیں دیوان اور بخشی کار الوان صاحبزادگی سے جلوریز خلعت

مبارک [illegible] محل [illegible] میں نزول اجلال کئے اور [illegible] صاحب [illegible] بھی چند [illegible] مکان

سے [illegible] آگے قریب نصف النہار کے مسند فرمانروائی پر جسے صوبہ دکن کی خود جلوس فرمایا اور

[illegible] نقار خانوں کی بلند ہوئی [illegible] ارکان دولت [illegible] کی گذرانیں [illegible]

مبارکباد دیتے ادام اللہ ملکہ و اقبالہ بخشی ذات کی اور مجلس میں جا کر اول [illegible] جہان [illegible]

[illegible] المناقب فضیلت [illegible] عرف [illegible] رجال [illegible] سوم [illegible] تہنیت کی دیں

[illegible] جاہ بہادر [illegible] اور [illegible] مرصع کار [illegible] ارسال کئے [illegible] قبول فرمایا اور [illegible]

بہادر [illegible] جو [illegible] کو [illegible] سواری [illegible] نور [illegible]

[illegible] تمام مال [illegible] احوال [illegible] انتقال [illegible] وقت [illegible] سوار [illegible] ہو

جانب مقصود [illegible] قبول [illegible] شمس الامرا بہادر [illegible] اور [illegible] الملک بہادر

اور مہاراجہ چندو لعل [illegible] اور [illegible] صاحب [illegible] جہان [illegible]

[illegible] محل [illegible] قبول [illegible] صاحب [illegible] جلوریز ہو شمس الامرا بہادر خود ہی

[illegible] الملک بہادر مہاراجہ چندو لعل گھوڑوں پر سوار [illegible] حاضر تھے دروازے [illegible] آئی

[illegible] کثرت خلقت کی ہوئی [illegible] مہاراجہ چندو لعل کا [illegible] شمس الامرا بہادر [illegible] چندو لعل

[illegible] چندو لعل [illegible] ضعیف [illegible] اور [illegible] زیادہ [illegible] ہوتی [illegible]

وہاں فیل خاصہ کو بٹھلا کر اپنے ہی خواصی میں سرفراز فرمایا [illegible] اور [illegible]

فرمایا پس دو گھڑی دن رہے اور اکثر سپاہیان و عطاء ... محظوظ و شگفتہ خاطر سوار ہو کر باغ ... کی
میں تشریف شریف ارزانی رکھی واضح ہو کہ ... تقریب جلوس ... ساده ... فرمایا ...
چند ... کو ایک ... روپیہ بابت ... منزل ... سعادت ... اعتبار ...
مدار المہام ... زیادہ ... صحیح ... اور ... کی ... طرف ... اور ...
قبول ... ایک ... اور ... اور اصحاب ... پادشاه دین ... اور ...
... اور ... جو ... کی ... اور ... کے ... انہیں ...
افعال ... باز آویں اور رواج ... ہندا ... اور ... ہوئی ... کی ... اور ...
... و نبات کی ... ہو ... اور ... کی ... کرنے اور ... مہوس ...
اور ... قدیم ... میں ... ایک ہزار سوار ... اور ...
... اول ... سواری کی ملازم ... اور ... واضح ہو بابت ... آصفجاه بہادر
... ہندوستان میں ... انہیں ... واضح ... محمد اکبر شاه بادشاه کی ... اور ... ۱۲۲۵ ...
میں اول میر محمود علیخان بہادر کو جو ... ایران ... ہے ...
... میر فتح علیخان بہادر کو کہ ... اس کی ...
... سلطنت ... بادشاہی ... ایک ... حکومت ... ۱۲۱۱ ...
کا دیا اور ... کو جو تین سو ... اول ... ہزار ... بہادر ...
اور دو ہزار ... کامیاب ... ۲۴ آخر ربیع الثانی میں ... بیعت شده یاران ...

دوسرا ... حکام دکن کے بیان میں

احکام دکن کے بیان

شہر کو موسی ندی نے جوش کر کے ایک بات ہل گئے۔ دروازہ کا جو مقفل تھا جا بہا اور کنگرے تا باغ [illegible]
بہا لیگیا سو اسکے اور نقصل کوئی جائے شکستہ اور ریختہ کیا اور بلور رحمت کیا دیوں تاریخ صاحبزادہ میر نور
علیخان بہادر مکان بیچ ہیوں تھے اور وہ گر کی حویلیاں جب حکم سامی قدر ریختہ کرا اور سنہ الدین کا [illegible]
سلیمانجاہ بہادر کا امیر الدین نام کوئی کام نمک کا مہاراجہ چندولعل سے لیکر پیدا ہوا اور پیشتر میں جاکر امیر زادہ [illegible]
کی ایکر بال بارہ سو روپیہ کا اور ایک دستار کہ جو آئے تو افضح کیا بعد وہاں سے پونا کو گیا اور ناصر الملک بہادر نے
اور وہ تحفے جو دونوں نے مشیر الملک اعظم الامرا بہادر کو سلامت میں بھیجے دیکھا اور طرف سے
بہادر کے یہ پیام کیا کہ ہم اور کچھ نہیں لانا چاہتے ہیں کی زیارت کو میں آئے ہیں اسد میر قاسم علی خاں
ہو ناصر الملک بہادر نے کہا بہت اچھا تم یہاں آؤ ہم لکھتا لیس امیر الدین یہاں قلعہ اقامت کی داخل
نہیں اہل قرابت سے کا زمانہ دار نواب نظام سے مشہور کیا اور ساتھ ہر ایک سکو دیدار سے بہتر زیادہ حقیقی کر
ردی کچھ دے اور صاحب موصوف نے ریزیڈنٹ بہادر کو حیدرآباد سے لکھا ریزیڈنٹ بہادر نے مہاراجہ چندولعل کو
اطلاع دی مہاراجہ نے کہلایا کہ وہ ادنی ملازم سلیمانجاہ بہادر کا ہے محض نمک کا کام لیکر گیا تھا اور
یہاں جاکر یہ حرکت کی بہت برا ہے تا سکے ناصر الملک بہادر کو لکھو کہ وہ مع دارو گیر سرکار نظام کا بھی علاقہ
گرفتار کر کے اسکو یہاں بھیجدو چنانچہ ریزیڈنٹ بہادر نے جیسا کہ مہاراجہ نے کہا تھا ویسا ہی ناصر الملک کو لکھا
بہادر نے دو دن بعد واسطے پکڑ لینے کے تیار ہوں امیر الدین جو [illegible] کا اور [illegible]
[illegible] شہر بادیہ پیما ہوا مہاراجہ مطلع ہو کر تلاش اور [illegible] اور دربانوں کو تاکید [illegible]
یہاں ملی پکڑ [illegible] ادنا سرا سے معقول اس حرکت لغو کی اسکو دی جائے [illegible]

مگر کسو نے بک جب پناہ میں سلیمانشکوہ بہادر کی حویلی میں انکی داخل ہو جاکو داخلہ ہوا امیر الدین مذکور نے سبب اس

ور خبر اسکی اونکو جا کر قریب بلدہ کے پہنچا اور جب فصیل شہر پناہ بشکستہ اور ہنوز دیوار اسکی مرتفع

نہیں ہوئی تھی رات کے وقت شہر کے اندر آیا اور پناہ میں سلیمانشکوہ بہادر کے داخل حویلی ہو گیا مہاراجہ چیندو لعل پیشکار

حویلی کا اور وہ باوجود اس کے بہت خفا ہوئے اور حضور کو اطلاع کی پس حضور نے [illegible] سلیمانشکوہ

بہادر سے کہلا بھیجا کہ امیر الدین قابل آپکی پناہ میں رہنے کے نہیں ہے [illegible] فقط واسطے آپکے خاطر [illegible]

کی بھی نہیں معلوم کہ آپکو اطلاع ہے یا نہیں خبر ایسا ہی کہ ایک نوکر مہاراجہ چیندو لعل [illegible]

وکنایت جوابیہ معاملہ ایک بات ہی [illegible] اور باید داد طرف [illegible] سلیمانشکوہ [illegible] پناہ دی

[illegible] حضور تو [illegible] مہاراجہ چیندو لعل نے [illegible] طلب [illegible]

فرمایا جو کہ [illegible] واسطے حرمت [illegible] ایک مدت تک مکان پر اسکے محاصرہ رہا

انہوں نے امیر الدین مذکور کو [illegible] آخر الامر مہاراجہ چیندو لعل نے آٹھ ہزار روپیہ [illegible] سوار

بھیجا کر [illegible] اور اس عرصہ میں ایک [illegible] بھی انہوں نے

[illegible] مہاراجہ صاحب [illegible] سلیمانشکوہ بہادر [illegible] امیر الدین

مذکور کو [illegible]

[illegible] اور حضور سے [illegible] سلیمانشکوہ بہادر سے [illegible]

حضرت [illegible] واسطے اظہار اس امر کے خواص و عوام [illegible] السواری فرزند کو [illegible] بلوا کر خواصی

سے سرفراز فرمایا چنانچہ بندگان عالی [illegible] اور عباس علی خان

نام عرف بخشی صاحب سے فرزند کو ہمراہ لیکے طلب فرمایا کہ ملازمت کی نذر لی اور عنایت بیش بہا سے انکا رتبہ بلند کیا اور

اور ایکدن لشکر میں بلکہ رخصت کیے مبارز الدولہ بہادر چند بیلے پاس سے اور کچھ روپیہ قریب اٹھارہ لاکھ

آدمی کبھی دونوں میں آسمان ... نہیں اکثر کبھی نہیں ... اور انتظام ملک ... رہا ... اندر ۱۱۴۱

بارہ سنہ جلوس میں قلعہ ... کو حاکم کیا جو کہ معز الدولہ تھا اور ... انکی ...

فرار ... دست ... فوج ... اختیار کر ... بازار ... کہ ... کیا ...

پچاس ہزار ... منصب کی ... فتح کر ... اور صورت ... ڈالی ... اور ... چند ...

رفتہ رفتہ ... انکی جمعیت ... الامراء ... عقب ... انکی ... اور نوبت ... کی ...

مرتبہ ... معز الدولہ ... سوار ... اور ... و غیرہ ... روانہ ... کو ...

... نصیبت السابق ... واسطے ... آپ بھی رونق افزا ... بہادر

... اور دولت ... ماحدہ ... اور پھر ... اور داخل دولتخانہ

... ذو الفقار علیخان بہادر ... سے مراد علیخان ... ہوئے

... رونق افزا ہوئے اور بعض ... ماہ ...

... جنگ منور الدولہ ہمایون جنگ ذو الفقار الدولہ قطب الدولہ ... الدولہ

... الدولہ ... الامراء بہادر ... خطاب اور ... ہزاری منصب اور ... ہزار سوار اور ...

... اور ... نالکی ... اور ... سے محمد رفیع الدینخان بہادر ... جنگ ... الدولہ

اور محمد سلطان الدینخان بہادر ... جنگ ... الدولہ اور محمد ... الدینخان بہادر کو

حکام دکن کے بیان میں دوسرا دفتر

دفتر دوسرا

حکام دکن کے بیان میں

رفعت جنگ معظم الدوله اور محمد رشید الدین خان بهادر کو بهادر رفعت جنگ … الدوله اور … الملک بهادر کو امیر الامرا اور فرزند
ارجمند شجاعت الدوله سراج الدوله اشجع الدوله اکرام الدوله اور مهاراجه چندو لعل بهادر کو راجا راجهای بهادر
فرزند دل بند اسکی راجه بالا پرشاد کو راجه مهاراج اور … بخش کو … بهادر …
پنجهزاری منصب اور چار هزار سوار اور علم او نقاره اور نوبت … اور فرزند دو کو اسکی خطاب …
صاحب اور … اور غلام حیدر خان کو نوبت قدیم رفیق کو … اور … الدوله
خطاب عنایت هوا اسکی بهت … اور … خطاب خانی اور …
لایق سپاهی هوا اور شهر رجب … مطابق سال دوم جلوس والا که فدوی … ماه سلطان …
سفرت منزل سکندر جاه بهادر کی … جناب محتشم الدوله محمد سلطان الدین خان بهادر خلف شمس الامرا امیر کبیر
جلوه گر هوا واضح هو که جناب محتشم الیهم نے ایک لاکه روپیه خرچ کرکے تقسیم طعام … اور
… بهت ساتهه … و قلعون … دو شالے … کو …
تقریب … بڑی دهوم … موقع … جیسے که … انعام … اور
حضور پرنور کی … تکلف … تشریف … مهمان سرا … شاه …
… دروازه سے دیوانخانه تک … بادله کی …
… ارباب همراه رکاب … که …
… مسند … دیوانخانه میں … رقص … آتشبازی …
… فرزند … محتشم … مسند …

دالکی اور خود جناب امیر صاحب نے رسم شربت خوری حضور بہت خوش ہوئے اور شربت پیا بہ جہت
ہار سو بہونکا بہت ہزاران قیمت بہادر محتشم الیہم کو عنایت فرمایے جناب امیر نے کشتیان قرنفل کی اور
طبق جواہر کے اور ایک زنجیر فیل نذر گذرانے نہال آرایش کی ایسی وضع کے کہ ہر شاخ اسکی شاخ شہباز تا
کی تہی اور سبو بخور کے سراسر قلعیدار ارک کے فروغ و لمعات میں افزون ثریا تخت سے تو ایکا نمودار
اور ایام و لیالی میں منجہ کے جو دربار کہ شبانہ روز جلب کا تہا افراط آتش رنگ اور کثرت سوز و گداز شمع و
سے بلا تکلف آئینہ راجہ اندر کے اکہاڑے کا تہا اور حسن بستہ آلات با فوق اسکے نہ تہے بلکہ وہ محفل اہل ظلمت
کی تہی اور یہ انجمن ارباب نور و ایمان کی سب میں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا: اور چونکہ سینہ مہر کا
موصوف کا دلپذیر ہر جوان و پیر کی بلکہ سابق ازین بار العین جیسا کہ گذرا استادوں میں اقتدار الدولہ بہادر
رشید الدین خان بہادر کی مشاہدہ کر چکے تہے قند مکرر چاہنکو واسطے دیکھنے ترکیب اور گلکاری آرائش
نخل چراغان اور تزئین تخت روان کنول و فانوس اور طرح آتش بازی دہی تمام شہر کے نزدیک و دور آ
بڑہون میں اپنے نگلک سرراہ دروازہ خاص سے تا دیکہانہ نوشاہ کے ایوان عروسی ما دونسے تک
آتشبار رنگین فراہم ہو کر مشاہدہ سے تماشے کے دوشادوش نسیم فرحت تازہ اور فضا
بے اندازہ کے تہی انہیں آوان میں قبل یا بعد بموجب رسوم متعارفہ بلدہ کے نور افروز بیگم صبیہ مغفرت منزلت
مبارکہ نکاح میں دلاور پادشاہ بنیسہ غفران آب کے دیتے سال چوبیسویں میں ہجری کو نامور جناب عمدۃ الملک محمد رفیع
الدین خان بہادر نسبت ناسازی مزاج کے واسطے ہوا خوری دریا کے بحسب تشخیص و تجویز ڈاکٹر و ہجو
مچہلی بندر ہوئے واضح ہو کہ بعد ورود مسعود مقام سے بنابر حسیات و تفرج ہر روزہ کے کوس دو کوس
تک سطح آب پر ایک جہاز مقرر کیا اور چودہویں تاریخ صفر سنہ ۱۲۴۷ بارہ سو سینتالیس ہجری

احکام دکن کے بیان

دوسرا ... حکام دکن بیان

ہو کر جزیرہ کوریتی تک کہ قریب بمبئی ... وہاں جہاز سے پیادہ ... مقام فرمایا ... اور ... انگریز ...

اور جہاز کا ... اور ... آگے دو سرے روز ... صورت ... کی بابت ...

... جہاز کو طرف کلکتہ ... الا ... اگر ... چلے ... جہاز ٹوٹ جاوے ...

... اور ... طرف ... عنایت الہی سے ... ہوا دس روز کے ...

چھبیسویں تاریخ ماہ ... کی ... جہاز ... کلکتہ ... وہاں نزول اجلال

فرمایا تمام ربیع الاول اور ربیع الثانی میں ... تکلف ... صاحب ...

... صاحب ... تکلف سے ... کی ... جمادی الاول ... خالی ...

... میں ... شہر ... آئے اور ... ہادی ... روز جمعہ ...

... ہو کر ... مہاراجہ بہادر ... ولایت کا ... انگریزی ...

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ محمد فتح خان ... پہلے اس ... انگریزی کی ...

... اور انہیں اور ... قانون اہل فرنگ تیار کیا تھا اور ... ماہ ... ولایت ...

واسطے ... ضبط و نسق اور ... اور ... کار ... فتح خان ...

اطلاع ... کیا ... اس ... عوام ... اور اہل علم ... مدد کار ...

... بلکہ ... امتیازی ... بیان ... لیکن قیاس ... کو ... جانتا ہے کہ ...

... حرکت ... رسل صاحب بہادر ... کو ... تا ... انگریز ...

... وار ... آ ... ایک ... محمد فتح خان ... سپاہ ...

اور چونکہ ان ایام میں ولایت مذکورہ میں سازوسامان انگریزی موجود اور سرشتہ آئین پر فرنگ کچھ تیار اور درست
کار و اسطے ادائے فرمان کے مستعد و آمادہ نہیں تہی عذر ار سرشتہ کیا ہوا تب یہ تجویز ٹھہری کہ اچھا اگر پانچ ہزار
جوان بھرتی ہوں تو ہوں کیا مضائقہ یہی بحال رہیں مگر افسر ہمارے طرف سے ہو ملک ایلچپور سے بہی
سوار لیا ہو غرض بہر صورت اول کیا انہیں ... افسر ہو کر آئے اور رقبہ جوان اسکی تحویل میں دیکر اور
یہ عہد کپتان گرانٹ صاحب کو ملا پہر کپتان ... صاحب آئے کہ نام ... سوار ہو کر انگولی ... محمود آباد ایلچپور سے ہو کر اور
تحریر فتح جنگ خان ... خود ... نادر زمان بہادر ... پانسو سوار جنکا نام ہے محمد فتح جنگ خان ... سالداری ...
بیگ اور ... بیگ کی پلاٹن مذکورہ ... تحویل میں افسر انگریزی کی دیئے چند عرصہ بعد جوانوں نے ...
داخلہ کیا تا اور تنخواہ اگر دروازہ ... لیجانی موقوف کر دی اور ... چوکی پر بہی نوکری ...
... افسر لوگ ... اندازہ ... روپیہ ... کرکے تقسیم کرنے لگے اور محاصل ملک کا بہی کم ہو گیا ... محمد نادر زمان
بہادر نے واسطے عدم خسارہ کے تخفیف ہونا ... چاہی اور مہاراجہ چندو لعل کو بہت ... لکہا کہ ...
ہزار روپیہ ماہوار ... اور ... ہزار ... آخر کار ... چار سو کر ... دس لاکہ روپیہ کا
تعلقہ کہ اس وقت ... آٹھہ کا رہ گیا تھا چھوڑ دیا اور گذشتہ ... مہاراجہ چندو لعل نے تعلقہ تو ...
میں رکہا اور تنخواہ ان لوگوں کی ... تنخواہ ... دو ہزار جوان اور پانسو سوار بہی ...
نظام ... قبل ... پلاٹن اور چار رسالے تہے اور ... محال ... اور ماہ رجب ... میں حضور ...
خوانی ... زادہ ... زمان ... بہادر کی ترتیب ... اور دولت ... حاضر اور ...
... اور ... آخر ذیقعدہ میں ... اور ... لڑائی ہوئی چونکہ ... قوم کا ...

شاہ علی بندہ سلطان شاہی چوک مینار و غیرہ میں خوش ٹاپلی بہت آدمی طرفین کے کشتہ و مجروح [illegible]

لشکر کہ جلا ہے کے بہت ہنگامہ شر کیا آخر کار رعب غالب ہے اور مبارز چند و لعل نے سکہون کو شمشیر [illegible]

کیا اور ۱۲۴۸ بارہ سو اڑتالیس میں منیر الملک امیر الامرا بہادر بیمار ہو کے سفر دنیا کی انتقال کیے مادہ تاریخ

انکا سید نور الحسین المخاطب قادر جنگ خلف نصیر الاصفیا صاحب مغفور مرحوم سے ہے جون مرگ امیر الامرا [illegible]

زرد ہوئے عالمی تمام یک کلیہ تاریخ ز سال رحلتش گفت ار شش جہت او زاد شش [illegible]

جو کہ عمارت ہمیشہ ایوان رواں کی ہے جو مہم قبض اختیار میں مہارا جہ چندو لعل کی تھی پیشتر ابیکے [illegible]

رہی اور خلعت ... مذکور کا فرزندوں کو بہادر معز الملک کی جہت ہوا اور انکی ... [illegible]

... بلدہ میں قحط ہوا اور اس قحط میں ایکمن دو سیلون ... وقت دو کا ... بازار کی ... [illegible]

... میں ایک پارچہ الماس کا ... وزن میں ... کا قصہ ... [illegible]

داخل سرکار ... اور ... [illegible]

... [illegible]

طور کا ... علوم ... ربیع الاول ۱۲۴۹ بارہ [illegible]

میں فضیلت ... والدہ ماجدہ حضور عالی کی راہی عالم بقا کی ہوئیں اور ... [illegible]

... محمد عظیم خان کی سبب قتل اور عدم احتیاط [illegible]

ارباب اہتمام ... ہوائی کی ... اور ... [illegible]

... دو کان کو آگ لگی ... جو لوگ نظارہ کنان ... اور ... [illegible]

اکثر تماشائی قریب اسّی ہزار آدمی ملک خاک سیہ برابر ہوگئے وسط [illegible] دیکھے [illegible] جناب معظم الدولہ

محمد بدر الدین خان بہادر کی امیر کبیر بنت علی اللہ خان المخاطب بصدر الدولہ حسین فرید و فقاہ بہادر مرتب کی

ہوئیں تاریخ نوروز روز نو افراد کو محمد [illegible] ابراہیم کو شاد کام فرمایا اور سترہویں تاریخ دیکھو مہاراجہ چندولعل بہادر

کی اور [illegible] جمیع امراء عظام کی ضیافت اچھی طرح سے عمل میں آئی اکثر لوگ [illegible] فارغ البالی کا

سینہ بہت روشنائی کم ہوئی دو بڑے [illegible] شعرا اور [illegible] پہلے آدمی [illegible] خصوص [illegible] ہمراہی

نوشاہ کے اور ارباب [illegible] وغیرہ کے لئے اور دل ہر ایک بشر کا شادمان ہوا [illegible] کو رسوم جلوہ دوی

اسی ان [illegible] دو دو ہزار روپیہ اضافہ کر کے [illegible] موصوف الصدر کو چہار چہار ہزار روپیہ [illegible] سے ممتاز

فرمایا اور انہیں دنوں میں فرمان واجب الاذعان بادشاہ جمجاہ اکبر شاہ ثانی کا مشتمل تعزیت رحلت

اور تہنیت جلوس نواب کے صادر ہوا خود بہ استقبال اس کا باغ لنگم پلی تک کرکے بموجب دستور قدیم

کمال خشوع اور خضوع سے قبول فرمایا اور وقت مراجعت [illegible] جمعیت ہمراہی امیر کبیر کے [illegible]

[illegible] تھیں ملاحظہ کیجئے اسکا نقل بندگان عالی کی بھی [illegible] رقم ہوتی ہے

نقش نگین ابو النصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ غازی نقل فرمان شاہ موصوف مورخہ

سیوم ماہ ذیقعدہ [illegible] اثنا عشر جلوس سلطانی مطابق [illegible] بارہ [illegible] ہجری [illegible]

وایالت منزلت شوکت وشہامت مرتبت مسند ارائی دولت قاہرہ مؤید سلاطین سلطنت باہرہ

فیض فام ابہت وجلالت مرکز دایرہ حشمت وعظمت فدوی خاص الخاص سودۃ الاخلاص [illegible]

شمع محفل صدق وارادت چراغ نور افروز انجمن فدویت عالی فطرت واقی فطرت [illegible]

دوسرا فرمان

احکام دکن کے بارے

سرانجام مهمات سلطانی متکفل انصرام تدبیرات جهانبانی متوجه النقیبات دار الاکرام مستلزم الفخامه واحترام

نادرة التعرف علی الاطلاق مرجع الامراء بالارادة والاستحقاق مؤسس ارکان دولت ما معتمد فی تقویم

اعیان دودمان کارگزاری فرزند ... مرتبت بلند ... پیوند ... نظام الملک نظام الدوله افضل الارکین

السلطنت آصفی ... علیخان بهادر فتح جنگ سپه سالار بیاور وفادار ... زبان

... افزایند ... بدرگاه ... مرجع ... جهانیان ... مخصوص

... بکمال صدق ارادت ...

بالنهایة ... واقبال ...

علی الخصوص ... بالنهایا ...

... بالم ...

...

... ایام ... قضا ...

... اعلی حضرت ...

...

...

... المتین ...

... جناب الهی ...

بودن آن فرزند ارجمند ... انتظام ... مهام

[illegible]

ممالک متعلقهٔ انجناب بموجب ورود واسطهٔ عریضهٔ انبساط نامه مصور خاطر اطهر والا گردید درباره درخواست

خطاب و القاب بدستور پدر خود که بعرض عرض بندگان اقدس اعلی رسانیده بود نظر بقدم بندگی و وفود الفت پایند

سوابق الایادت باقتضای فرط الفضائل حضور والی که نمونهٔ فیوضات ربانی است بالقاب و خطاب موروثی مع زیادتی بهم

دوری جم سلطانی الفاظی چند زاید بر آن در صلهٔ و یکرنگی انعزیز خاص و افی اختصاص نموده سرفراز و ممتاز

فرموده هم بامید که مورد الطاف الاکمال است شکر و سپاس این مراحم بیقیاس و مکارم افزون از قیاس بجا آورده پیشکش فدویت

رسانیده مبلغ یکصد و یک [illegible] بر دوار بتفصیلی که در فرد علیحده مرقوم آمده بمحض منظر کرامت منظر اقدس

که بفرط تفضلات حضرت والی انشرف قبول موصول گشت لازمهٔ رسوخ فدویت و صدق خانه زادی آنکه همواره

به علی الدوام بعرایض سعادت وارادت التیام خود که مستنبط الاتفرا احوال [illegible] دو توجهات خاص باعث

و اقبال قرین حال فدویت مآل خود روز افزون ابد مقرون داند انتهی اور یہی جا با جا اسکے

الاوراکین سلطنت [illegible] تنها و [illegible] واسطے بندگان کے فرمان اس خاص فرمایا باقی بدستور تا

[illegible] مدارالمهامی [illegible] عمدة الدوله محمد رفیع الدین خان بہادر بخطاب نقش خود منصوب ہوکر ایک کتاب علم ادب میں

رفیع البصر تالیف کی اور ایک کتاب لغات زبان انگریزی کی زبان فارسی میں لکھی اور خوابیدگان ہمیشہ

[illegible] اگر طلبا کو انعام دیا عادت ہے اسکا قصور نہیں [illegible] انکی اس صاحبزادون منصور جنگ قطب الدوله

محمود علی خان بہادر صدر [illegible] کیا اور بسبب اباره می اوکالت پاس احمد خان سے وصل [illegible]

[illegible] راجه جالالپرشاد کی شادی کی تقریب اور مهان پرور بیگم اور جمال النسا بیگم کا

[illegible] صبیه عمده الملک [illegible] تمام صاحبزادون کی بہی مغفرت منزل سکندر جاہ کی تہی

[illegible]

دفتر دوسرے حکام دکن کے بیان میں

ایک ہی دن بعد نماز مغرب کے سب رنگین لباس اور جواہر پہنے ہوئے آپ حضور صحن میں دیوانخانہ کے زیر نگینہ
تشریف فرما تھے باریاب خدمت ہوئے واضح ہو کہ میر تفضل علیخان بہادر معروف میر پادشاہ وقت جلوس ہو واسطے
تہنیت کے حاضر نہوئے تھے بلکہ سابق سے کہ بارہ برس کا عرصہ گذرا تھا ملاقات نہوئی تھی اس روز احمد ازسر نو
ملازمت سے کامیاب ہوئے اور نذر گذرانی گئی ہیں کہ ہوا محل کے ایکطرف سوم کے جو مقرری ہیں واسطے
رد البلا کے موتی کی پیش حضور سے ایک بالا سالک مروارید کا منور الملک بہادر کو عنایت کیے گئے میر تفضل علیخان بہادر
کیا بارہ دن بعد سو ... او تہکر فرمائی رجب المرجب عالی کو پہلا اور ایسی جلسہ میں ایک بار ہو مولوی نظام الدولہ بہادر
اور ایک ذوالفقار الدولہ بہادر کو ہر جنت فرمائی اور برکات کی اور سے الیہم دریان دو ہلون جو ان بابت مفصل
کاروائی کی جو ... بر غلہ کی بخانہ ہوئی چونکہ عنایت الٰہی شامل حال تھی جلد اس شرف وقعہ اٹھایا اور اتہار تو
محرم کو قریب نصف النہار شنبہ ۱۲ بارہ بجی یا وقتی روہیلوں اور عربوں کا ایک خانہ ان جیسی یا وہ فساد کے
بانیکہ بکرار ہو کر ... چلا اور یہان تک فساد عظیم برپا ہوا کہ تمام بلدہ میں ... اس فریق کے
جہان عرب اور روہیلے ایک جا تھے تیغ زنی اور بندوقچی اختیار کی یہ لوگ جو بار ریہن افراد و
لشکر سے لاکہیں مقتولون کی آمد کو بس مات ہوں کیسے تھی ... کی خوبیہ کہ انتظام دوست میں
معقول سرکار میں دیگر روہیلوں کا اخراج کروایا اور آپ ایک بیانب ہوئی اور ان کو مغلوب کیا اور ابتدا ۱۲۵۰
بارہ بجی دن میں سے پہر کے وقت بچے سوسم ... رہا اور ایسی کیک ریزی ہوئی کہ ... چشم دید
چنانچہ بیرون بلدہ زیر دیوار ایلی محل کے ایک جابجا ... ہر چہار سمت کے
اس قدر کار فراہم ہوئے ہیں کہ قریب تین ہزار انفاس کے ... ہو گئے تھے ::

اور بابین دیوار حصار باغ جہان نما کے بمقدار نیم گز ارتفاع اور یون گز عرض کے پہنچ چکے تھے اور با

اہتمام نیچہ وہان کے کہود کر نیڈیون پر یار کرکے واسطے رفع پانی کے داخل شہر کے راہ کھلی اور سوا اسکے حسب

الارشاد جناب معلی القاب کے کہیں کہود کر جو سہین کیے اور کہا اس اور بڑا الدیچہ تھے ایک ہفتہ تک بہ مبالغہ

پایا ہر ایکی بیشتر سمیر بیس ہفتہ تک ہشت و باکی رہی بیز ربا آدمی بہ نسبت اور وقت کے ہلاک ہوے اور

چہلیسوین تاریخ ماہ ذی الاول کی پیشتر ایسی نصف النہار وقت نماز ظہر سمت مشرق سے آئی اور طرف شمال

چلی گئی اور اسی برس میں خبر انتقال اکبر شاہ بادشاہ دہلی کے مسکر وارث نقاہت و آبروئے کو پہنچی

مطابق بنا بچہ واسطے اکو اسی لغور تمام طبع ہوئی اور روشنی کی فرشتہ نے واضح کیا

نہ کیا اور اس برس مادہ میں ایک ہی شمس الامرا بہادر کی کتابیں علم جر ثقیل اور علم ہیئت اور علم آب اور علم

اور علم مناظر اور علم برقیات کی زبان انگریزی سے زبان ہندی میں ترجمہ کرا کر نام اپنا شستہ کیا بعض حکیموں کی

تاریخ مستامدی مولوی حافظ شمس الدین محمد المتخلص بہ فیض نے بیچ تقریظ الہ نوار شمس الامرا ایضاً موجودہ

شمس الامرا کی ہیئت تالیف میں بیچ طبیعہ جس سے ارسطو نہ دیکھی آن بلد بلدان علما اطراف اکناف ملک کے مقدار

درانہ کو انعام عطا فرمایا اور یہ بھی واضح ہو کہ انہیں دنوں میں ایک ہی تکمیل سفر اور مصر ساحلی

اللونر پیچ ہیں کو درگاہ اوج جلال شاہ نور اللہ مرقدہ کی معتمد الدولہ بدر الدین خان بہادر کا کشتی جہاز

بریک جھکا ہوا سمندر بادہ قیل خاصہ کے پہنچ گیا بچہ کے بہادر موصوف اس سے کو شہر میں اور

علم کرکے رو بندگان عالی کے دور رقم کاری بیاں عجائب عطوم بہ اس کی ایک کی لکھاتے ہیں اور اسے

حسد اسکا بیہ کیا اور بہادر موصوف پشت زین پہ گھوڑی کے سوار ہو کر بہ سیر ہمراہ رکاب

[illegible]

دفتر دوسرا [illegible]

احکام و کسب کے بیان میں

[illegible]

قصور انتساب ہو کے حضور اور جملہ حضار جبارت خلقی اور مستی عقت مورد رئی کو بہادر موصوف کی بہت پسند کیے اور

تحسین و آفرین کہے پس جب سوار مبارک بھی گرد دلی نہ کو لے آیے شمس الامرا بہادر امیر کبیر بہت خوش

ہوے اور راحت جان کو اپنے سینہ بے کینہ سے لگایا اور رشتہ مدارہ بھی تھین ہی اپنی مذہب کے نوکر مبارز الدولہ بہادر

پس جمع ہو کر اسکو اپنی طرف لیجے دین کیا تھا بسبب اسکے حضرت الافرا [illegible] دو الا صاحبزادہ موصوف نیز ہو اپنی ربیع

کو سیانے ہوا کے سوار ہو کے بارود اور قلعہ یالوف بہو اور مردم قوم نہ کور فرداً فرداً تدارک میں اس عمل شنیع کے

پامال ہو کے دو اہل ہند کا نہ کیے اور بندہ مندوں میں ربیع الثانی سنہ الہ میں صبیہ بھائی پرور بیگم مست بلقیس السا بیگم

کو میر ابو القاسم بیمن الدولہ بہادر قدیم منصب دار قرابتی میر عالم بہادر کو کمال زینت و آرایش اور ساز و سامان

دربار کا نہ سے شادی کی دیا اور بعقاد اسکے چونکہ عنایات با حوال شمس الامرا بہادر کے بیشتر ازیں ہمہ کمال غور اور پرداخت

اور فرط مہربانی سے کہلایا کہ ہم کتخدائی سماۃ حسن النسا بیگم صبیہ مسعود نغل جم بارگاہ سکندر جاہ بہادر کی اقتدار الدولہ

چہوٹے فرزند سے تمہارے کیا چاہتے ہیں تاریخ ٹہرا اور تیاری کر دو بہادر محتشم الیہ نے معروضہ کیا کہ انکی

شادی ہو چکی ہے فرمایا کیا مضائقہ تمہاری بہی شادی ہو چکی تہی جو وقت پر کے حضرت غفران مآب نے

عقد ازدواج سے اپنی صاحبزادی کے سرفراز فرمایا پس بہادر محتشم الیہ نے معروض کیے بہت خوب اور ماہ

شعبان میں رسم منگنی کی قرار دادن خولشی سے جلوہ ظہور کو پایا جلوس میں نوشاہ کے تمام جمعدار شہ سوار

پیدل آدمیوں کو لیے ہوے پیدل اور دوبرو ہر فوج کے اتنا اور راہ قدم بقدم اہل کار فرش کرتے جاتے

تہے اور ناچ لولیان ماہ سیما اور پری وشان گلگون قبا کا ہوتا جاتا تہا اور ہر دم حلقہ باندہے ہو

کہڑے ہوتے اور دیکہتے اور بہر کچہ قدم چلکر ٹہرتے اور بدستور کہڑے ہوتے اور ناچ ہوتا

[illegible]

علی ہذا صورت مبارک بھی نہایت واقعی عجب طرح کا لطف واسطے ناظرین تھا چنانچہ راقم بھی اس وقت موجود
تھا کہ روبرو رئیس الملک سلیمان جاہ بہادر کے بیٹھا ہوا اس آن بان شان کو بھی ملاحظہ فرمایا اور اس قدر پسند کیا گیا
پسند کیا اور جناب امیر کبیر بہادر محتشم الیہم صاحبزادگان ذوی الاقتدار گھوڑوں پر سوار اس سے کرا
معظم الدولہ محمد بدر الدین خان بہادر محتشم الدولہ محمد سلطان الدین خان بہادر رشید الدولہ محمد رفیع الدین خان بہادر
آس پاس نفس نفیس کے ہمراہ نوشاہ جلوریز [illegible] نمایاں ترتیب شادی کی [illegible]
نور اور سراج الملک اور مہاراجہ چندو لعل کی جدی جدی دولھا ہیں نوشاہ کے [illegible] اور [illegible]
اوری اور جوڑے کل سپاہ میں تقسیم پائے اور رنگ ناچ اور روشنی اور آتش کا جیسا کہ اول ذکر ہوا اسکے
بہا اور چوتھی کے دن [illegible] زرد رنگ [illegible] ہم بارگاہ سکندر جاہ یعنی مظفر الدولہ [illegible]
بہادر واسطے طلب [illegible] الارشاد [illegible] اعظم [illegible] نوشاہ [illegible] امیر کبیر بہادر [illegible]
جملہ [illegible] کمال تعظیم [illegible] رخصت [illegible] تقریب [illegible] منور الدولہ [illegible]
خاں [illegible] صاحبزادے [illegible] منزل [illegible] مقرر کی اور [illegible] جواہر [illegible]
اور رقص [illegible] ۱۲۵۹ [illegible]
صاحبزادہ [illegible] افضل الدولہ [illegible] شمس الدولہ [illegible] عنایت اور [illegible] صمصام [illegible]
امیر [illegible] ذو الفقار الملک [illegible] الملک [illegible] ظفر الملک اور [illegible]
الملک محتشم الملک معظم الملک اقتدار الملک اور سراج الدولہ کو سراج الملک اور غلام [illegible] خان کو [illegible]
الدولہ مخاطب کئے اور [illegible] مہاراجہ چندو لعل [illegible]

حکام دکن کے بیان میں

اور جمعدار کو اور اکثر عہدوں اور تھانوں کو اور متصدیوں کو خالی اور جیسکی اور راجکی سے سرفراز کیے
پندرھویں ربیع الاول ۱۲۵۸ھ میں اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بہادر کو جب بطن سے [illegible]
پارگاہ سکندر جاہ بہادر کے محمد محی الدین خان بہادر عرف سبلی صاحب پیدا ہوئے تقریب میں جلد
ممدوح تشریف تشریف ارزانی رکھکر ہمشیرہ زادہ کو اپنے مشاہدہ کیے اور ایک کلام تعریف حایل جیب
اور سر اور پیشانی کو لگایئے اور پسند فرمائے کہ موجب برکت کا ہی اور نذریں لیں اور جواہر بیش بہا عطا
کیے چونکہ آب و ہوا بلدہ کی بہت دنوں سے غلیظ ہو گئی ہی سبب اسکے اکثر لوگوں کو بیماری ہیضہ کی
ہو جاتی ہی بدستور شہر جمادی الاول ۱۲۵۸ھ میں استفراغ و اسہال سے بہت آدم ہلاک ہونے لگے اور ادنی
آدمی فرقہ ہنود سے بموجب عادۂ مستمرہ دف و سنکھ بجاتے ہوئے ہر کوچہ و بازار سے گذر کر جہاں
جہاں کہ دیول ہے جانا اور پوجا مانا کی کرنی اختیار کیے ایکدن مسلمانوں کو تحقیق ہوا دو چار
مقام پر سر راہ جرات کر کے ستان پرستش کا لوٹ لیا بدستور حسینی علم میں کہ راقم رسالہ
وہاں بہی ایک دیول تہا اہل اسلام بطور اتفاق جوانوں کے اعانت سید مولوی نشیر علی کی کہ [illegible]
علم منطق الف دیکھا ہی حملہ کر کے دیول مذکور کو توڑ ڈالا اور آسیبا کھیرے ہوکر [illegible]
کہ اسکا انتقام کریں مہاراجہ چندو لعل نے پاس اسلام کا کیا اور انہیں آنکھہ دکھلائی الحمد للہ
مدرسہ بھی بنوز موقوف ہی اور ۱۲۵۸ھ بارہ سو اٹہاون میں اتہا و نہیں مہاراجہ چندو لعل نے چونکہ [illegible]
جاہ بہادر کی صحبت سے [illegible] ہزار روپیہ ماہوار اسکے جڑہ کئی تھی سپاہ لیکن نقد کاری ہونے کا [illegible]
غرۂ صفر ۱۲۵۹ھ بارہ سو انسٹھ میں ایک ستارہ اکلان مشرق طرف [illegible] جو خوب نکلا تہا کہ راس اسکا
قریب افق اور دم قریب نصف النہار جلدہ گر رہتی ہوتی تہی اور دم اسکی طرف مشرق کے

دوسرا
حکام دکن کے بیان میں

بابی جیالی تھی کچھ کم ایک مہینے کے حکومت کر کے بعد اسکے ربیع الاول میں کہ ستر سو ستم کرہ بانی بہادر نے
علے الاتصال تواتر پائی رسالہ اور شہر میں کہ قدر اکفعف الدولہ بادشاہ دولاور جنگ غفرانمآب صدیق قدر اور ملک
محمد رشید الدینخان بہادر کی جلوہ ظہور کا بابی اور طرفین سے رسوم تہانگی و صفائی رنجش و عداوت کی با میں نہایاں
اور ترک زبان سے موری ہو اور آپس میں نیک کمال عالی طلب زر نقد سرکے واسطے ادائے تنخواہ سپاہ اور انواع
سرکار اور ساکر دفینہ اور جواہر نایاب و غیرہ کے کہ قبل اسکے تھی بدنظامی رہے خزانہ عامرہ رہا تھا مہاراجہ
چندو لعل کو کہ تیکھی کشیدہ خاطر ہو کر رسیدنٹ جنرل فرزر صاحب بہادر کے واسطے مشاورہ کے تنہا دفتر کا اور
دیکھ حساب طلب فوراً حاضر دربار ہو اور خلوت میں حکومت با استقلال سے اپنی جو خزانے میں صورت کو تنہا
سلف کیا نہیں وہ جاہ ملاقاتیں مالی کچھ ہوئیں اور خود بدولت اپنے تئیں مختار ریاست قرار واقعی سمجھا
دسویں تاریخ شعبان کی مدت سے تنخواہ کی موقوف کر کے بیس ہزار روپیہ ماہوار واسطے اخراجات
اور خیرات کے نقد کر دیئے اور راجہ رام بخش بہادر دیوان کو راجہ معزول کر کے منصوب فرما اور
سراج الملک بہادر کو وکیل رسیدنٹ جنرل فرزر صاحب نایب رسن راجہ صاحب سے جو دستور کر راجہ چندو لعل کا
تہا دیکھ حال بہادر اور دیوانی جادہ اختیار کیا اور راجہ چندو لعل جو کہ سے قید و بند ایام معزولی میں بزرگ تا
روپی لوگوں سے کہ تمام قیام کے و مستحفظ کر دیئے اور تمام زر نقد پیشابین کر بحال ہوئے صاحب نیک
ہیرہ فرصت بحضور مہاراجہ زمان علیخان بہادر طالب الدولہ مصلح علیخان کو بلا کر مقبلے راجہ بہادر سے کہا کہ وہ اقتدار
تنہا ضبط اسکے فرما دے اور اس روپیہ سے بیس ہزار روپیہ ماہوار مقرر کر دیئے اور دسویں محرم ۱۲۶۰ھ
کے دو ساتھ میں مدار خان بہادر ناظم ایلچ پور قضا کی محمد ابراہیم خان بہادر زادہ انکا چاکر

جہاں کی متمکن ہوا اور رام بخش بہادر واسطے ارسال تشریف استقلال کے جو دہ لاکھ روپیہ طلب کیے [illegible]
روپیہ روانہ کیے از انجملہ بیس لاکھ روپیہ اخراجات دیوانی [illegible] تمام اہلکاران [illegible]
خلعت استقلال کا روانہ ہوا اور نوبت [illegible] الفاظ کی سنہ [illegible] میں حضور [illegible] شمس الامرا بہادر امیر کبیر [illegible]
[illegible] مسند [illegible] آنقدر [illegible] جو [illegible]
قرض [illegible] اکرام الدولہ [illegible] دیکھا تھا [illegible] نہیں معلوم کہ جہاں [illegible]
رات کے وقت اندر [illegible] فرزند کو [illegible] درجہ ہلاکت کو پہونچایا اور [illegible]
ہوا [illegible] گرفتار [illegible] کا [illegible] ارباب [illegible]
[illegible] لشکر دیا اور [illegible] سنہ [illegible] بعد [illegible] ایک آواز غیب سے ہوئی [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] اسکے علاقہ [illegible] اپنی جا سے حرکت کی [illegible]
سبب [illegible] منکشف ہوا اور [illegible] سنہ ۱۲۱۶ [illegible] میں [illegible]
[illegible] محی الدین خلف اقتدار الملک [illegible] الدین خان بہادر فرزند [illegible] شمس الامرا
[illegible] میں [illegible] اور [illegible] آگ [illegible]
[illegible] راقم [illegible] قصد [illegible]
حاصل کیا قصد [illegible]
[illegible]
[illegible]

معاملات دکن کے بیان میں

[illegible]

گلوں نے بکہ باز ہو کہ لب ہیں فرط خندہ سے ہر ایک غنچہ لبی کا منقار بجا رہے ہیں در رخشوں [illegible]

بنے ہیں محو خندہ دندان نما ہر ایک انار اوچھل اوچھل کے دکہاتے ہیں جو حسن فوارے کنار جو ہیں کہڑے ہیں بکہ سرو [illegible]

ہوا کم باد صبا ہے فضا گلشن میں تو رہے نہ گل کی جدائی کے کوئی بلبل خوار زہے گلشن خوان طعام عالم میں [illegible]

نہر نظارا اب ہی قوارہ گل ہو کہ ہوئی ہی آئینہ بندی ہر ایک چمن میں متاع حسن سے لبریز ہی ہر ایک بازار [illegible]

[illegible] در درج گوہر کیا ہی [illegible] دل [illegible]

ای خجستہ شعار [illegible] سرور [illegible] عشق کا بار [illegible]

لطیف [illegible] دلدار [illegible]

دو [illegible] گل [illegible]

حیا [illegible]

[illegible]

تو [illegible]

ارم [illegible]

نگاہ [illegible]

بہار نہال باغ ارم [illegible]

ہر ایک [illegible]

ہر [illegible]

دوسرا دفتر احکام دکن کے بیان میں

رکھے ہی جیحجے تربیت کی قصر بہار ، فروغ بخش شرار طبیعی وولے کرے بیچھول زر وسیم نثار گذاری

نذر قدیمی شکل کر کر چو ایک عرب بنی ربیع لغوی بکنار ، گرامی جوہر جوہر فکل نثار تمام ، رکھا ہنا گرسکے ہوا رنگیا

طلا ورق نثار ، رہ ہر ایک بیچھے بر فن بی بستہ پادہ شوق ، ہمیں محور رقص ہر ایک ابرکے صبا ، سبز ہر ایک زمین میں آنا انطرہی

بادہ پرورش ، ہوا بہی بیٹھ خورشید صرف ہو وار ، وفور عطر وگل ہر کرد یاں آ محفل ، ہوا دماغ ہر ایک کا بہی طبلہ

عطار ، صبا جو دل کے بیچ میں نوروں لگا کیے ، بہار بہی فوج ہی بپا بہی وہ مرد آ ، جبھی آج ہی لازم کہ ہو پیدا

ہر دو میں جا کے دعا ، جیہ عوض جنید ہوتا ، یعنی ناخن بدل ونوال کے ، رنگا رنگ یہی بستہ ، ہر اعتقاد کا مطلع

طلوع مہر بہی تاجب وجود بہار ، کہیں زمیں میں سایہ کہ جب تلک نثار ، ہمیشہ ہی الہی ایام جب تلک وہ ، جیسے قدم ہی زمانہ کا جب

رہوار کر کے حلول ہو بیچ میں جب تلک صورت ، قیاس ہی ہر خیال تا ہو وہ ستہ بکار ، ہو وقوف وہیولی ارنیا ، ہمیں تا بعد اقتدار ہمیان

دو حرکت تاسکون کہ ہو قرار ، بیان علت ومعلول ربط آفتاب ، بیان بین قیمت بر ہر ایک ناپائی تا اظہار ، ہو وجود ہیولی کو ہو شکل

عروس تا نفع بعد وکو زمین میں جب ہوکر جدا ، کروی شکل ، ہو ا جزا ئے بیچ لایک ، زمین کرو ، جدا جب ایک ہوا

ہر ایک تا بہ جہت تک ریگ قائم ، بدار وہ سمہ کرے جب تلک ہوا ، کہیں مر کو لازم زمیں کا جب تک جب

مرکب جب تک کرے ہی ہوہ گزار ، ہمیشہ ہی پال دنیا میں جب تلک گردش ، وقت کرال ہے مقتضا ہوتا بہار

رہے وہ سایہ بعد و بدر میں بت خورم ہو ورد عید وشب ، بلبل بہار ، ہمیں القول ہے ہنالف زمانہ ہو

موافق سوافق ہو گردش دوار ، عدو کا گل تماشا دار ، ہے ہر کہ ، نہال آرزو ہے ، وہ بستان ہو آرزو بار

شگفتہ اسکے چمن میں ہی گل اقبال ، ہو زینت وہ ستہ ، غنچہ مراد ہار ، ہو اسکے زیر نگیں ہفت کشور عالم

مطیع حکم رہے اسکے چرخ کج رفتار ، رنگ شمع ہنالف کو اس گلستان میں ، وہ آتش ہے گل ہاونی جیسے

حکام دکن کے بیان

بیکہ محمد رسول دوم محی الدین ۔ زیب پناہ میں سکے بیراز تصفار بہی دورکن میں اسم شریف کے سکے ۔ علی الدوام

الٰہیں سکے لیے ہیں سرکار ۔ دعا ایک ادیب میں کرتا ہوں اپنا ہی بیں ۔ حضور فیض آیت کہیں بکار بکارند خدا اگر

کرم و ثنا دیکار ہیں دولت عز دکن کو نذر آئے یہ ہو گے زرنگار ۔ اور اسکے بچو لکھا ہو اسم سیہ خوانی طفیل صاحب

مختار و صید ریگرار ۔ اسے سطح ہر ایک بیت کی بند ۔ مصطلح ہیں نہ بجز اکثر شعار ۔ اور جو مفتوح رمضان

سنہ الف میں معظم الملک محمد [illegible] بہادر [illegible] دربار [illegible] زادہ الله [illegible]

فرمایا سنا [illegible] تاریخ ذیقعدہ کی سنہ [illegible] الملک محمد سلطان الدین بہادر عالی [illegible] خراسان

کا [illegible] ہو کے اور [illegible] محمد [illegible] فائض ہو [illegible] اسکے ایک [illegible] تھا اور اہل اسلام

[illegible] کرنی [illegible] شہر [illegible] تو [illegible] تھا جب کہ [illegible] ہوچکا ہی اور [illegible]

[illegible] بہا بوس [illegible] سنہ [illegible] الملک محمد رفیع الدین بہادر [illegible]

مسجد عالی [illegible] امداد فرما کر نام اسکا [illegible] اسلام ہی اور [illegible] تاریخ [illegible] اور [illegible]

الاول [illegible] بارہ ہی [illegible] میں [illegible] کی سا [illegible] شہر کو تماشا قیامت دکھلائی

حتی کہ ارباب [illegible] در [illegible] الله اللهم احفظنا من کل بلا [illegible]

اس عہد میں سراج الملک بہادر [illegible] ریزیڈنٹ جنرل فریزر صاحب بہادر [illegible]

پہنچا ہی کہ وہ اسکے تحصیل [illegible] الیہم کی ہی [illegible] آگئے اور لارڈ کو [illegible] صاحب بہادر [illegible]

جا بہی لارڈ کو [illegible] صاحب بہادر [illegible] ریزیڈنٹ صاحب بہادر [illegible] حضور کو لکھا کہ آپ [illegible]

کام لیتے میں دیوان کا ہوتا ہے [illegible] کو [illegible] سرفراز فرما [illegible] حضور [illegible] اسکے جا [illegible]

ذکر دوسرے احکام دکن کے بیان میں

اور ریذیڈنٹ صاحب بہادر سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ راجہ چندو لعل ہی فقط پیشکار ہی تھے اور دونوں عہدے
دیوانی و پیشکاری کی بجا لاتے تھے بدستور راجہ رام بخش بھی سرانجام دونوں عہدوں کا دیتے ہیں بعد ریذیڈنٹ
صاحب بہادر نے لارڈ گورنر صاحب بہادر کو بہت تعریف سراج الملک بہادر کی لکھی اور مکرر سفارش [illegible]
کی چاہی اور سلطان کا نامہ درخواست کیا حضور پرنور نے [illegible] کو [illegible] فرمادیں لارڈ گورنر صاحب بہادر نے
جواب بھیجا کہ [illegible] ہمارا آئین نہیں کہ ہم خدا کی [illegible] میں [illegible] دخل دیں [illegible]
اب فلاں شخص کو دیوان کر لیکن چاہیے ریذیڈنٹ صاحب بہادر نے [illegible] کہا کہ راجہ رام بخش [illegible]
خدمات دیوانی و پیشکاری کا نہیں ہو سکتا ہے اور تنظیم و تنسیق ریاست کی اہم [illegible]
خاندانی شخص امیر ہو تجویز کریں مدار المہام فرمایا کہ اس کی بابت سراج الملک بہادر اور [illegible]
شمس کہ فقط انہی میں پائی جاتی ہے اور غیر میں نہیں اور قید ریاست کی [illegible]
ہوا اور روانہ کیا واضح ہو کہ [illegible] اور دربار عام میں ملاحظہ [illegible] ریذیڈنٹ صاحب بہادر
طرف سراج الملک بہادر کے عرض کی اور خود [illegible] شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے متوجہ ہو کر فرمایا کہ
امیر کبیر [illegible] سے سرکار [illegible] ہیں اور [illegible] کیسے [illegible] ہوا
ہیں ہم انہیں دیوان کرتے ہیں جنرل فریزر صاحب بہادر [illegible] کہ یہ بات [illegible]
جیسا آپ فرماتے ہیں شمس الامرا بہادر امیر کبیر ایسے ہی ہیں لیکن ہمارے اور [illegible] نہیں سراج
الملک بہادر کے گھر میں کئی [illegible] سے خدمت چلی آتی ہے اور [illegible] کے [illegible]
در حقیقت میں حضور [illegible] کا کیا ہے [illegible]

حضور کمال بیدلی بعد عدم توجہی کے پاس خان ازالہ و نور رفقا ان رکھنے کے سبب رسید بہ نسبت صاحب ایلچی کے بجا طاہر
رضامند ہوئے اور معتمد السلطنت کو مدار المہام فرمایا چونکہ ہر امر عنایت صاحب ولایت کے موقوف تھی سفارش
پر ایام کار پردازی میں جو کام کہ معتمد المہام کے ہوا سو پسندیدہ خاطر ہمایون ہوا چنانچہ ذکر کیا جاتا
سولہویں ذیقعدہ سنہ [illegible] میں خلعت [illegible] پر یہ معمولی گشتی میں [illegible] کہتے ہیں کہ آخر
عمر بہادر معزی چالیس برس چار مہینے ایکدن کی تھی اور روز [illegible] اپنے مکان میں تشریف فرمانے [illegible]
واسطے تعظیم کے سرو قد او تہم کھڑی ہوئے اور [illegible] آپ ہاتھ [illegible] لی اور [illegible] لگا کر رو رو کے [illegible]
منصبداران رفقاان وغیرہ کہ جو جو کہ ہمراہ آئے تھے فرداً فرداً ہر ایک کے انعام دیکر روانہ کئے اور صبح [illegible]
ماہ مذکور سنہ [illegible] کو تشریف عنایتی بکورہ زیب بدن کر کے حاضر دربار سلطنت ہوا چونکہ [illegible] صاحب بہادر [illegible]
تھے اور یہ دستور ہوا ہوا [illegible] دیوان عام میں [illegible] صاحب بہادر [illegible]
کلاہ پوش کے آئے حضور برآمد ہو کر اول [illegible] ملاقات کی بعد کے شمس الملک بہادر کو [illegible] خطاب معتمد المہام
اول [illegible] خلعت کی بخشش کی [illegible] بعد منصب [illegible] نذر [illegible] ہو کر نذر [illegible] کی گذرانی [illegible]
دربار تشریف فرما اپنے دولتخانہ کو ہوئے اور [illegible] پر جلوس کیا چونکہ ارباب [illegible] ارکان [illegible]
ارکان سلطنت سے [illegible] نذریں [illegible] گذرانیں [illegible] چندرام [illegible] بہادر [illegible] اور نذر دی [illegible]
بقدر [illegible] ہر ایک [illegible] اخلاق [illegible] پیش آئے اور راجہ رام بخش کے واسطے تالیف قلوب کے ہمکلام ہو [illegible]
سے سراج الملک بہادر [illegible] وزیر آصفجاہ [illegible] صبح کو [illegible] راجہ صاحب موصوف [illegible] دربار وزارت [illegible] تیار ہو کر
سے روانگی چاہی حضور [illegible] فرمایا بالفعل کیا ضرورت ہے [illegible] کہلا بھیجے [illegible] راجہ صاحب [illegible] خانہ

دوسرا ... حکام دکن کے بیان میں

شایان ہوچکا اور ان کاروں نے طرف بہادر سوز کے رجوع کیا اور ماہ سنہ ... میں معظم الملک محمد بدر الدین خان بہادر
حج و زیارت سے حرمین الشریفین کی زادہما اللہ شرفاً مشرف ہو کر معاودت فرما ہوئے شمس الامرا بہادر امیر کبیر منتظم
الملک محمد رفیع الدین خان بہادر اور اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بہادر آصف نگر تک بلدہ رونق افزا ہو کر
باعیین ملاقات کیے اور وقت ملاقات کے فرزند سعادتمند کو بسبب ... اللفت کے سینہ سے سینہ لگا کر روتے تھے
اپنے برابر بٹھا کر شادان و فرحان ... ہوئے اصل ... جب ... رجوع کرتا ہوں طرف
بالا کے واضح ہو ... دیوان ہوا ... بلدہ میں ... اخراج عرب کا عوام و خواص میں ... ہوا ... چونکہ فی نفسہ
افواہ عوام کی بھی اثر اسکا مطلق ظہور میں نہ آیا بلکہ قوت و قبضہ زیادہ ہوئی کہ حسب الارشاد وزارت کے
دیکھ اور تقاضے ... سرکاران ... پر تھے قرار ... اور بازار داد و ستد ... انکا ... پایا
اور چونکہ محمد ابراہیم خان صوبہ دار ایلچپور بسبب عدم ادائے زر ... حسب تنخواہ کار پردازان سرکار کے
مناصب ... اپنے مستقل ہوا جناب معز الیہم نے ... خان جمعدار کو سواران ... اور
اور جوانان عرب ... وغیرہ ساتھ ہو کی جمعیت ... چند ... واسطے اخذ قلعہ ایلچپور
روانہ کیے ابراہیم خان نے انہیں دخل دیا اور سنہ ۱۲۶۳ بارہ سو ترسٹھ میں ... واسطے طلب
تنخواہ کے ... خانہ میں ... کیا اور جو ... اپنا ... دکھلایا جناب معز الیہم نے واسطے ... جمعیت
انگریزی کو بلوا کر بار ... میر عالم بہادر کی اور ... مقصد ہوں تنخواہ انکی دیکر
برطرف کیے پس ... جمعیت ... کی بھی بار اوری ... ہو سکتی ... اور
ناپسند خاطر ہمایون بندگان عالی کا ہوا فقط پس چونکہ راجہ چندو لعل ... داخل ... خارج کو

ہالکی محروسہ کے زیادہ کیا تہا اوسکے واسطے لات دیکی بارہ پلٹن لین کی پانچ ہزار جوان علی غول کے تخفیف کیے

یہ بات بہی پیش نظر ہمت عمدة الامرا حضور کی اچہی نہ کہلائی دی پس انہین آدان بین پانچ سو جوان

چہورو نکا ہوا جناب معز الیہم نے طلب کیے اور واحسن علیخان بہادر کو تو الی بلدہ کو واسطے عرض کے آیا کہ اوسکے بیچ

ہین سو جوان عطا فرماکے بہادر موصوف نے اونکو اون پر مقرر کیا اور آپ حکم دیا کہ بعد دو پہر رات کوئی گہر سے

باہر نہ نکلے اور اونکے والون کو تاکید کی کہ جو کوئی بعد عرصہ مقرر کے آجاوے تو صبح تک کہ پر بہار سے روشن

ہوسکے پر بعد تحقیق و دریافت کے رہائی کی کہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے اہل دربار نے اور دو منزرا عزہ کو

کردی آمین ہمیشہ لوگون کو اذیت ہوی حضور پر نور نے استفسار فرما ارشاد کیے کہ یہ آئین او دستور العمل ہمارے دار الانشا

کا نہین ہے سب کام ضروری ایسے ہین کہ واسطے اوسکے آدمی کو نکلنا پڑتا ہی خصوص بیاہ شادی پس معلوم ہوا کہ دو

بہی اگر نا کہ پہ آجاوے تو صبح تک تہہارے سے ضرور پہنچے کہ جب دار الامرا کی جناب معز الیہم کے دستخط ہونے کا عرصہ

تنخواہ ہین مبلغ دو لک افزاود ان کسی کے کارکن کو کچہ نہو یا خود دیکہ تاکید کی اور یہ یا فیصل اقتضا کو زیادہ فرمایا کہ

ہوکر بائیسوین تاریخ رمضان کی بلدہ سے روانہ ہوئے آمر اموصوف سر ور کر ہوے اور جا وزارت نایب اب کہلا

کہ تم بلدہ میں رہو افزاود ان کی تنخواہ دیگر ادا ہو دن فیصلہ اس کا ہم تم سے نہ دیکہے جناب کہ عید الفطر ہی ہے

اور جناب معز الیہم کو واسطے نذر کے یاد فرمایا لیکن خود کو وہان رہنے سے عرصہ گزرا اور بہنوز خبر

کی مسموع نہوی جناب معز الیہم نے بہی ہر چند کہ تنخواہ افزاود ان کی نہ پہنچی تہی مگر آپ بہی روانہ ہوے اور

ہوکر بطیب تحمل سے اپنی منزل پر جا اترے خود بدولت بیسی دن قبل ایکے آئے ہے موضع انبا پور کو صلوۃ

ہوے اور وہان سکونت اختیار کی جناب معز الیہم جب وہان ہمراہ رکاب ہوے پہر سے دور دیگر دن

آور یہ بھی متعاقب ہوا ایکہ سراج الملک بہادر بھی بدستور اپنی شکل پر [illegible] خوب [illegible] صحیح [illegible]

[illegible] سیف الله سے کہلا بھیجا کہ ہم [illegible] کو [illegible] بیس [illegible] اور حضور [illegible] عید [illegible] یہی وہاں [illegible]

واسطے [illegible] بہادر [illegible] الیہم کو یاد [illegible] کیا [illegible] کی دروازہ [illegible] داخل [illegible]

اور [illegible] بارہ [illegible] محرم الحرام [illegible] اور [illegible] کا [illegible]

[illegible] کہ [illegible] کیا اور [illegible] کی [illegible] کا [illegible]

[illegible] کہ [illegible] کا [illegible] بیان [illegible]

[illegible] کی [illegible] اور [illegible] کا [illegible] اور [illegible]

[illegible] اتفاقا [illegible]

[illegible] کی [illegible] اور [illegible]

[illegible] دروازہ [illegible] اور [illegible]

[illegible] روز [illegible] اور [illegible]

[illegible] اول [illegible] روز [illegible]

ابراہیم [illegible] اسلام کا [illegible] مولانا حضرت [illegible] شاہ [illegible] الیہم [illegible]

السلطان [illegible] اور [illegible]

[illegible] شاہ [illegible] قادر قدس سرہ [illegible]

اگر [illegible] عام [illegible] اور [illegible] مسجد [illegible]

بیان احکام دکھن [illegible]

[illegible]

الکتاب ہوئے شمس الامرا بہادر امیر کبیر بھی [illegible] کی [illegible] دقیقہ [illegible]

الملک محمد رفیع الدین خاں بہادر اور افتخار الملک محمد رشید الدین خاں بہادر [illegible] سلام [illegible]

[illegible] آیا ان سب نے [illegible] اور [illegible] اپنے مکانوں میں [illegible]

[illegible] دار [illegible] مسجد [illegible] اور [illegible]

عام [illegible] اول [illegible] مجروح کر دیا [illegible] اور لوگوں نے [illegible]

[illegible] اور [illegible] دروازہ میں [illegible] مسجد [illegible]

[illegible] شاہ علی [illegible]

[illegible]

[illegible] مجروح [illegible] مسجد [illegible]

[illegible] اور [illegible] دروازہ [illegible]

اور بعضے [illegible] آدمی [illegible]

مار ڈالا ایک شخص [illegible] اور ایک شخص [illegible]

[illegible]

[illegible] مجروح کیا اور [illegible]

[illegible]

[illegible] آدمی [illegible]

[illegible]

بحال کیے تھے مگر بسبب دیر ہونے کے غارت ہوگیا صحیح ہے کہ اب تک ان کی تاریخ بابت شخص مرزا سعادت علی بیگ و خواجہ

غلام حیدر برادر نسبتی اور ایک سپاہی متعلقوں کے لیکے بیچ سلطان شاہی کے قریب دایرہ میر حسن صاحب بنگال والے

میں رہتے تھے گھر پر انکے چوری ہوئی وہ بھی پار کیے اور آقا دولہ کو پکڑ لیا آقا نا آرقی غدر کی تھی

شمس الامرا بہادر امیر کبیر بار بار ... ہو کر گذارش کی کہ قصہ ... ہی اور حضرت رحمت ... سے

اس کی تحقیق تو اولی و اقرب بندگان عالی قاضی بلدہ اور جملہ علما اور مشایخین حنفی المذہب اور ...

شیخ حیدر اور نواز ... اور ... امام علی ... اور ... اور ... سرکار ... اور ... شخص ...

شمس الامرا بہادر امیر کبیر ... اور حکم ... دیا اور نہوں ... عرضی کی ... میں ...

... پہر ... بیچ قصاص ... جو جمع ہوں ... سزا دی ... دوم ... کی ...

و جماعت ... ہو سوم اگر کوئی ... دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ... اور ... انکی ... اور ...

اسکو مارڈالا تو خون اسکا ... ہو ... کا قصاص ... چہارم ... سو ... کا ... شمس الامرا بہادر

امیر کبیر ... ہو اگر ... اور ... کو ... الہیہ ... ہوں ... علما ...

میں فوراً خدمت ... کر ... موقوف ... کی ... کر ... ہی ... میں

ابھی بھی موقوف کر ... شمس الامرا بہادر امیر کبیر ... فرزند ان ... اقتدار الملک ...

خان بہادر ... ہاتھ باندھ کر عرض کی ... اس طرح ... ہیں ... ہیں

اسوقت موقوف ہوتا ... حکم ... ابھی موقوف کروا دیتے ... بالفعل ... انکا ... ہوا

مذہبیں کا ہی طول کھینچیگا ... آیندہ اگر ... مبارک ... بحال فرما ...

دوسرا ...

احکام ... بیان

خود بدولت منزل میں ذاکر عرفی حوالہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے کر دیے شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے دو ہزار آدمی

امتیازی بیچ بیان کے شیخ محمد مقیم اور محمد صادق کو بہمراہ جمعیت متعلقہ کے ذمہ انتظام آستانہ علما دین پناہ کے

سراج الملک بہادر نے بھی بھیجا واسطے رفع فساد کے ایک اقرار نامہ اس مضمون کا نزدیک علما دین کے ابلاغ

کہ جسکا ترجمہ ہندی یہ ہے یعنی اقرار نامہ سراج الملک بہادر کا علما اہل سنت و جماعت سے ہمارا عام دیا جا تا

جو شخص کہ علت تحریم سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے گرفتار رہتے ہیں اور بسبب اسکے گرفتار ہونگے تو آسیر دار القضا

جاویں گے اور آسنے اکیسوین تاریخ رمضان مبارک کی ز تاریخ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ور روز عاشورہ عالم علیہ

اور علاوہ شعبان اور ستیسوین تاریخ محرم الحرام کی نسبت حضرت عباس شہید رضی اللہ عنہم نکالنا موقوف کیا جاوے نکالا

اس میں مجلکا ان لوگوں سے لیا جاویگا اور احکامات جابجا جمیدہ ہونگے کہ اگر آیندہ کسو سے ایسی

ہو گی خون اسکا ہدر ہوگا انتہی چنانچہ بسبب اسی علیکا یا سپاہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر اس کا معروضہ کیا خود

انہی کو ارشاد کیا پہر بہادر محمد سلیم نے روانگی کو توالی چاہی کہ ہے حکم ہوتا ہی چونکہ محمد وزیر اسوقت حاضر

نسبت دو نے فرمایا کہ بالفعل انہی کو مامور کر دیجیے آسکے شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے وغیرہ نے پرچا کرکے

انہی آنے اور تقصیر کیے اور محمد وزیر کو بلوا کر حکم منادی کا دیا محمد وزیر بموقع خود سرفرازی جناب اعلی

اور عمدۃ الملک محمد رفیع الدین خان بہادر اور اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بہادر کو دیکر دیوان عام

ستر قدر جہان پناہ کے نکلے اور بلدہ میں ہر چہار سو منادی امن کی دی افضال الہی چونکہ شامل حال تہا

رفع فساد ہوا تمام رافضی شیر پی منگوا کر اپنے اپنے گہر میں ختم صحابہ کا دلوائے اور اقرار

کیے اور دم چہار یار کا مارنے لگے اور ایک ایک جہنڈی ایک ایک صحابہ کبار کے نام سے

اپنے اپنے دروازہ پر نصب کیے مسجدوں میں علما کی ریاست ہوگئی شمس الامرا بہادر امیر کبیر بھی پرانی جھوٹ
دولت سرکار اپنے معاودت فرما کے منصب کا سبب جس کو انکار کیا تھا چندر کو ہمت ہو صاحب الاشارہ بندگان عالی
کیے آپ لوگوں کو رخصت ہوا اس روز سے محمد وزیر خدمت کو تو آپ ہی پر منصوبوں اور طالب اللہ مشغول ہو کر
سنہ الہند میں محمد ابراہیم خان ناظم الجمہور نے قضا کی چونکہ بعد خان متوفی کے اولاد صلبی ان کی کوئی مرد نہ تھا
زوجہ خان متوفی کی وارث ملک و املاک کی ہوئی اور زمام تمشیت کل مہمات کی اختیار میں اپنے [illegible] الاقتدار غلام محی الدین خان
ابن محمد فتح جنگ خان کے دی طالب اللہ سے حضور کے گذشت موضع میں جو دکی طلب کیا [illegible] تھا نہ دیا
اختیار چلا کچھ آدمی پاس کیے اس میں [illegible] صاحب کو فارغ ہو معلوم ہوا کہ بندگان عالی مدار المہام
راضی نہیں کرنل [illegible] صاحب بہادر کو کہ ذکر انکا دفتر سوم میں آوے گا واسطے دریافت کے روانہ کیے کرنل صاحب بہادر نے آ کر اور
خود بدولت ملاقات فرمایا کہ مدار المہام ملک کو ہمیشہ خوشی ہے دیوانی ہمیں کیا رزیڈنٹ جنرل وزیر صاحب
انہیں دیوانی ہو وہ قابل اس امر کے نہیں ہیں ہم چند روز رہ کر دیکھو جو اوضاع کہ اطوار
ہوں گے چنانچہ کرنل صاحب بہادر واسطے تحقیق کے گونٹی میں طرح اقامت کی ڈالی اور خود بدولت
شوال میں آصف نگر واسطے تفریح کے تشریف ارزانی رکھے بعد ایک ہفتہ کے وہاں سے سیر
چادر گھاٹ پس کرنل صاحب بہادر کئی مہینے رہے اور حقیقت حال کما ہی معلوم کر کے چلے
اب کہا کہ واقعی آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پایا خاطر جمع رکھنے میں جا ہی
بہادر سے کہتا ہوں اور اب مختار نامہ لکھواتا ہوں کہ جناب اپنے مشغول اور جب جا میں منصوب فرما دیں
پس صاحب بہادر کیجے اور مفصل احوال جو بہانگا تھا لارد کورنوالس صاحب بہادر سے بیان کیجیے کے اچھا

دوسرے حکام دکن کے بیان میں

معلوم ہوا اسم نامہ لکھتے ہیں شہید حضور پر نور روشن اور موضح ذکر کیے تھے کہ ماہ ذیحجہ میں نامہ آیا اور میر منشی

تاریخ ماہ مذکور کی سنہ ۱۲۵۱ میں یعنی سنہ ۱۲۶۰ بارہ سو چھتیس ہجری مطابق ماہ مئی انگریزی سنہ ۱۸۱۱ اٹھارہ سو

اور تا الیٰ میں سوی گذار عطارد کا جرم آفتاب سے ہوا اور جو دہویں تاریخ دربار عام میں ریزیڈنٹ بہادر حاضر

ہو کر خط لارڈ جنرل لارڈ صاحب بہادر کا گذرانا اور لکھا تھا کہ ہم کو رقومات سے ریزیڈنٹ صاحب بہادر کے معلوم ہوا ہے کہ سراج

الملک سپہ سالار انجام مہام دیوانی کا دیکھتے ہیں لیکن وجہ بیمری ورنگی خدمات کی ہے کہ اور کوئی

نا ہوا خواہ ہیں جو عرض کہ ایک طرف سے انکو ہوتی ہے ان امور سے مہتم ہوتی آپ نے جو انکی معذرت سے مختار ہیں

انہیں معزول اور کو منصوب فرماویں ہم اس کو خوش نہیں حضور نے مضمون نامہ کا دربار اصفا فرما کر

جنرل فریزر صاحب سے ارشاد کیا کہ جو معلوم ہوا ہے اسم اور آپ دولت سے آیا اور کو بحال فرماتے ہیں

جنرل فریزر صاحب نے عرض کی بہتر کہ ہم ان لارڈ گورنر صاحب بہادر نا خوش ہوں گے جو خود پسند کرد ہا خوش ہوں گے

تو اچھا حضور آپ کی جا پر سراج الملک ہی قائم ہوں گے ہم کو کلکتہ کا ارادہ کیا کہ ایک تیس چکے ہوں گے اور خود بھی

سراج الملک بہادر کو موقوف فرمایا دربار برخاست ہو کر گورنر کی کو چلے گئے اور سراج الملک بہادر نے جام

ہیں اگر ان سے جو صحیح سند ہوئیں ماہ مذکور کی سراج الملک بہادر کو حکم ہوا کہ تم بلدہ کو جاؤ اور

کو دیوانی کی منادی ہوئی کہ ہمراہ رکاب کی ... سب لوگ جو تیار ہو کر چلے

گئے ... پر سے تالاب کی پر سے آئے سراج الملک بہادر تنہا اپنے نوکروں سے داخل مکان ہوئے

بعد چند ... خود بھی بلدہ میں تشریف لائے اور ایام عشرہ کے اطمینان سے گذرے ... وزیر

غلام حیدر خان وغیرہ کے ... قرار پایا کہ سیف جنگ ابن امجد الملک ... امجد خان کو دیوان کرنا

کرنے میں بموجب کمپنی لارڈ گورنر صاحب بہادر کے خاندانی امیر یعنی غلام حیدر خان نے عوض کی بہت شتاب ہم کو

دیکھ دیوان ہوئے کے سرانجام مہمام کا ہم مہمام چارابلیان دو ملکو دیکھ پر لیکن ریسیل نام سے بہادر ہوئے صوبہ کے لارڈ گورنر صاحب

بہادر کو نامہ لکھا ستر وین دن جو آیا کہ اخبار سے ہم کو ظاہر ہوا ہے کہ وقت پہنچنے آپ کو بیہدکر کے رہنے میں آپ سے ہوا ریتی

خانگی متعدد کی بہتی ہوتی یہ بہوتر کام رہا ہے ابھی اسکا نظم و نسق آپ کیا ہو کا پس حضور سلطان الوری اقتدار الملک

محمد رشید الدین بہادر کو یا فرما کے اور ارشاد کہ ہم مہمات والد کو دیدی عنایت کرتے ہیں تم انہیں رضامند کرو شمس الامرا

بہادر امیر کبیر کہ کی معروضہ بیش کئے خود سب پذیر فرما اور لکھ کہ ہم موافق عقد نامہ کے معتمد کے تسلی رسالطنت سے خاطرجمع

اور بیہر عالم کے خدمت لیکے بلس ارتقار اور سہر رضا سے طرفین کی ساتھ کمال خوشی خورمی کے خدمت مذکورہ

بہادر موصوف کو عطا کر کے ممتاز فرمایا جیسا کہ صحیح دار معروض بیان میں اتابی بندگان عالی نے فرط

الطاف و جوش عنایت سے چوتھی تاریخ ربیع الثانی کی روز پنجشنبہ ۱۲۶۵ بارہ سو پینسٹھ ہجری

سرفراز کے خلعت ہشت پارچہ گران بہا صوبہ قدیم خانسامان اور فرزند امیر الدولہ اور مرحمہ محمد

جاند وغیرہ کے ابلاغ فرمائے شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے سپاس عقیدت اعتبار کا ادا کر کے

نفاذ کے دولت ولی نعمت اور رفاہیت بندگان اور آسودگی خلائق اور درستگی امور کی جا پیچ

اور بسر و چشم اس خلعت فاخرہ کو قبول فرمائے اور فراخور حوصلہ ہر ایک کے سر تیغی اور نقد و جواہر وغیرہ

وغیرہ سے صلہ عطا کئے اور عام شاکر و بیشہ کو سرکار والا کے جو ساتھ آئے تھے قریب ہزار روپے

کے انعام فرمائے اور تشریف مذکور کو موافق رسم مبارک پہنا کر حکم دو وقت کا دیا چنانچہ جا بجا

جا بکدست نقارہ دو وقت کے ہوئے اور حضار دربار نے زبان تہنیت کی ؛

ذکر دوسرے احکام دکن کے بیان میں

شادہ کی صبح اسکی مطلع ہوکر عماری سوار تھے دونوں صاحبزادگان ذوی الاقتدار عمدۃ الملک محمد رفیع

الدینخان بہادر اور اقتدار الملک محمد رشید الدینخان بہادر سکے کوٹھی کو جلوہ ریز ہوئے اور وہاں حیدر صاحب

کو کے ہمراہ سینٹ صاحب بہادر حاضر دربار جہاں مطاع حضور پر نور ہوئے بندگان عالی انکا ہیں پراید ہوکر طلب

فرمایا اور روبرو صاحبان مذکورہ کے خلعت دیوانی اور وکالت کی ارزانی رکھی وربسبب مزید الطاف کے محمود آگاہ

طرف سے رسالہ وپالکی قدیم اور علم ونقارہ بہمع کل انکا تعلق وحال الامارت وزارت کے سابق کے مطابق کے دستور اعظم

وہمایوں اسوقت جاری نہیں سرفرازی رقعہ مذکورہ کی کہ ازاں بعد جنرل فریزر صاحب کو رخصت کیے اور بیرون

فرمایا دربار شاہی میں درآمد ہو کر آپ کہ آج ہم مطمئن ہوئے اور جناب وزیر الوزرا آواب بجا لاکر

باہر نکلے چونکہ خلوت مبارک میں تمام امرا ومنصبدار واسطے ادائے مجرا تہنیت کے دور رستہ کھڑے ہوئے تھے

اب ہمراہ فرزندان عالی قدر میں آپ نے لوگوں کے سب کا سلام لیتے ہوئے کمال دروازہ تک پیدل آئے اور وہاں

سے فیل پر احتشام پر سونے کی عماری میں سوار ہو کر دیوان پہنچے ہوئے بقول شخصے ف مندند

رزارکان با کران نوکری ہو اکشت کو مرفشان متوجہ بیت الوزارت کے ہوئے نامہ نگار آصف

تک بیالیس منزلین منازل عمر کے طے کی تھیں اور ہنوز نقشہ دربار بندگان عالی اور ترکیب نکات

خلوت مبارک بسبب لحاظ چند امور مصرحہ کے نہ دیکھا تھا اسمیں حسن اتفاق جاننا ہوا چونکہ عماری

ناتوان اور ضعف بہت تھی جب سواری صحن میں بیت الریاست کے لب حوض واسطے

ادائے مجرائی تہنیت کے روبرو کردن وقار اقتدار الملک محمد رشید الدین بہادر کے پہنچا

جون سمیں الطاف فرما اور کرم گستر میں فرمایا کہ ہم کسطرح آئے ارباب قرب بساط

احکام دکن کے

منصب اور رسالت ہزار دو ہزار

دفتر دوسرا احکام دکن کے بیان میں

فیض انتساب نے عرض کی کہ خواجہ سرور و نظام الملک اور مجاہد خان [illegible] طرف [illegible] کہ انکو اندر [illegible]
لیے تو ناستا ذی ہیبون لیدام اعدہ اجلالہ و اقبالہ [illegible] نزول اجلال [illegible] ایالی اور موالی سلطنت [illegible]
اہل قلعہ [illegible] وغیرہ اگرچہ جمع ہو کر اور نذریں پیش [illegible] کی کہ در اہل [illegible] ہوا خواہ ہیں اور [illegible]
شکر [illegible] کا بجا لایا اور مردمان [illegible] نے رضا مندی اور [illegible] [illegible]
اور [illegible] حسین علی بیگ [illegible] ابیہ [illegible] قرار [illegible] [illegible] جناب [illegible]
[illegible] قیام [illegible] پیدا [illegible] [illegible] بیگ [illegible] کر [illegible]
[illegible] اچہ [illegible] ہیں اور [illegible] عقیدہ [illegible] فرمایئے اور آدمی [illegible]
تنخواہ سپاہ [illegible] لاکھ [illegible] ہزار روپیہ ماہ بماہ کر دیئے اور ادا کر [illegible] [illegible]
[illegible] پانچ لاکھ [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] بہنچا تھا اور [illegible] لاکھ [illegible] جاگیر [illegible] [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] جاگیرداروں [illegible] [illegible]
[illegible] قطاع الطریقی اور راہزنی اختیار کی تھی [illegible] [illegible]
فرمایئے [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] چار سو آدمی [illegible] اور قلعہ [illegible] [illegible]
[illegible] گرفتار ہوئی [illegible] واسطے [illegible] [illegible]

[illegible]

کہ جسکو منصوب خط وہاں کا ان جمعدار انکے ایکجا فراہم کر کے بعد فیصلہ تنخواہ و قرض کے ہر چند تھا کہ

چنانچہ تین ہی نفر اس تقریب سے الوال پر جمع ہوگئے ہیں اور دو مہینون کی تنخواہ ہر دو کا رسالہ اور جوان

وغیرہ کو دلوا دیئے غلام حسین خان ناظم ایلچپور تھے جو سنا کہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر با توقیر نامور و مختار ہو کر

انتظام مملکت کے میں خوش اور مطمئن ہو کر بشرط مستعد استقلال جو مہربانی حضور کی ہو سر الاکر ری دینی قبول

چنانچہ از انجملہ سوائے ان لاکھ نقد بھیجا گیا اور جناب محتشم الیہم نامہ اپنی مہر کا بنام تسکین خاطر لکھکر دیئے اور

میں اسکے ایک کلام شریف ولایتی اور شاہی کتب خانہ کا بیت عمدہ طلائی کار بطریق تحفہ ابلاغ کریئے اسکی

ہوئی الحق اگر سوا اسکے دیے اور کوئی چیز بھیجا تو جناب محتشم الیہم کیونکر قبول کریں صورت معاملہ کی اس

سوال پر یہی کہ ہم سرکار دولت مدار تطمیع و استعمال سراج الملک کی نسل پر تاب الدینیان داروغہ

خاص اور اصلی وغیرہ ہزار ہا روپے لیکر کہ دو چار جیسے تھے کہ دیوانی کے بطمع مستعد ہوویں اور پیرو دار المہام

میں کہلاوین سب ہو کہ بندگان عالی ہمیشہ کو اس سے ناخوش اور بیدل ہو جاوین اور ایسے خلاف

ظہور پاوے کہ جیسے جو کسکا ہی کہ اگر قابل اس امر کے میں تو کل ریاست میں یہی میں مکمل جاوے خلاف واقع

جو جو کہ اسکے بیچ میں آیا وقت بوقت حضور میں طرف سے امیر کبیر صاحب جاہ و توقیر کے عرض کرتی

یہاں تک ہووے کہ وہ سرکار سے قربت رکھتے ہیں اور اہل قرابت کو مختار نہیں کرتے پیر و مرشد بالاستقلال میں

خود بدولت تالا دیتے رہے لیکن وہ ہمہ وقت حاضر اور قابو پر اپنے سرگرم تو بھی دو مہینے تک کہ حکم

نفرمائیے جیسا کہ اول ارشاد کیے تھے کہ ہم تم سے موافق عفو ارتکاب اور مغفرت منزل کے مثل ارسطو جاہ

اور میر عالم کے خدمت لیتے رہتے ویسے ہی عمل فرمائیے ستعد تا کی سینے سینے کچھ خیال کریا

احکام دکن کے

احکام دکن کے بیان میں

یہ جانتے تھے یہ معاملہ جو کہ رفت گذرین اہل فتار اور تعلقداران عمدہ عجب طرح دیکھیں مجلس میں
حاضر ہونی سے آزادین ہوا اسدہ کرین دور شریک نہیں وسیتے تھے کہ مجلس عرض کرو کہ تمہے ہو دنا سزد فرماتے تھے
انکو یاد ہو کہ تھی یہ معاملہ دیہو ںئے تھے پہلے لاتے تھے عذرین کرتے تھے خداوندکا ایک حکم مدار المہام کا
ایک حکم ہو دیوانا کہ تھے بہ حسب الارشاد مختار کار دو عملہ ہو گیا امیر کبیر نے عباد قرنوقت محتشم المہام کو اندیشہ ہوا فرخ
رنجیدہ ہو گیا سببی انتظام میں زیادہ ہی بہتر یہ ہوا یہ کہ ہمیں ایسی منظور ہو کہ یہ مالداری میں صلاح وجنس اور
تو ایسی بڑی ہے حد بہت سرفراز ہو کہ ملک میں سرکار کے کہ خسارہ اٹھنے دیا نہ لینا رفع خسارہ فرمانا مزاج کا جو اب
یہ بات ور آپنی اقتدار الملک محمد رشید الدین خان کو یاد فرمایا اور دس لاک روپیہ طلب کیے اور شمس الامرا بہادر امیر کبیر
پر یہ حکم صادر ہوا کہ ہم نے اپنا تمام ملک تمہارے حوالے کیا ہے ہم تمکو سب طرحکا اختیار دیا ہی رہات
میں نقصان ہے بالفعل استقدر روپیہ داخل سرکار کر دیا جاوے تم اگر جا ہوگے تو بہت کچھ وصول ہو جاویگا
انہوں نے جیب یہ بات اپنے قبلہ گاہ سے عرض کی وہ کے فرمایا کہ میاں یوں تو جان و مال ہمارا سب
سرکار کا ہی لیکن جلد وہ میں تفویض خدمت کے جو حضرت طلب فرماتے ہیں یہ کوف طریقہ ہی
روپی دیا اور کام لینا مشہورہ رہے بازو سکتا نہیں ہی جو اقبال اس معنی کا کیا ہی حفظ و
اد آکو زبان ولی نعمت اور رعایت خلق اللہ کیا ہی واسطے اپنے نفع و ضرر کے اس
ترک خدمت اولی ہی اور مکان ریاست کے باریاب ہو کر خود سے گذارش کی کہ نمک خوار قدیم
نسل اور بندگان سرکار کے ظاہر کچھ اور باطن کچھ نہیں رکھتا ہی اور بسبب کبر سنی اور
نقاہت مزاج کے متحمل اس سنگر کا ہو سکتا ہی حضرت نے اور کسو کو تجویز فرمانا اندیشہ ہی

کہ مبادا ابتری زیادہ ہو جاوے اور ہوا خواہ بدنام حضرت کے اس دن بھی بظاہر تسلی کی اور حشمت الملک کو بحال رکھا
لیکن باطن بات آزردہ اس راہ سے کہ ہمیشہ انکو کل ریاست کا اپنے مختار کر دیا اور رفتہ رفتہ [illegible]
کر لیتے ہیں خیر معلوم ہوا اس عرصہ میں غرہ رجب کو بعد مغرب پیچش کا ایسی شدت سے ہوا جلی کہ [illegible]
جو دلن سے اور کہار کر لے گئے اور دو تین آدمی کل بعد میں صدمات سے انکی جان بحق تسلیم ہوئی اور کئی [illegible]
زخت کئے بعد اسکے اور دو مہینے کے بعد دریغ کام طرف شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے رہا اسمیں انکے دن [illegible]
محمد رشید الدین خاں بہادر خلف سر دربار رہ رہے والد بزرگوار کے جو جو باتیں کہ حسن فتح کہیں [illegible] صلاح
ہے وہیں صاف حضور میں گذارش کر دیں بندگان عالی نے اضافہ فرمایا کہ اندک کشیدہ خاطر ہوئے اور اہل کاروں [illegible]
قابو پایا فرصت وقت غنیمت جانا اور دیوان بلدہ کو کہ سابق سے آمادہ کر رکھا تھا طلب کر کے کہلا بھیجا کہ
رو برو حضور کے اتنا کہدو کہ ہم تہہ لاکھ روپے کار پردازان سرکار کی ماہ بماہ کمک کیا کرینگے بہر حکم [illegible]
سلطنت کا کر لیتے ہیں اور تمہارے بھی جو جو کہ مطالب ہیں اجرا کرینگے دیوان مذکور نے بار بار [illegible]
معروضہ کیا اور اثر بات عرض [illegible] وزارت کو جو [illegible]
روز ہوئے تھے کہ غرہ اول ماہ رمضان المبارک بہادر موصوف کو بھی تکلیف سے تردد [illegible]
معاف فرمایا اور یہ کہلا بھیجے کہ معروضہ کو تمہارے ہم نے پذیرا کیا اب آنجناب سے بھی جو منتظر
اس فرمان واجب الاذعان کے تھے بہت گذارش کہہ کے کہ دربار بند کئے اور [illegible] کی
بیٹھ کر ہو کر دیوان امارت میں اپنے خانہ نشینی اختیار فرمائیے اور طرف [illegible]
و فرزند اپنے کار خانجات اور ترتیب سپاہ [illegible] ذات کے بدستور سابق مشغول ہو رہیں

احکام دکن کے بیان

اتنا ہوا کہ پانچ لاکہ روپیہ بابتہ تنخواہ جمعیت سابق اور باکا اسکے اخراجات دیوانی مین بافضل صرف ہوچکے
تہے باحق ان لوگون کا بہی چہ بابہ جہرہ کیا اور دیکہ دیسے عادی ماہ بماہ تقسیم لینے سکے تہے اورست اور شمالی
اور باقی بہرت سی لارڈ کورنر صاحب بہادر نے جو بابت افضل فریزر صاحب بہادر رسیدنت کو بیان
بیہ لکہا کہ تم ہمارے طرف سے ایک نامہ مودت شامہ واسطے رفع ملال اور رنج خاطر سرکار نظام کے
اور امیر کبیر کو ارقام کرو اور یہ بہی انہین لکہدو کہ ہم بہوسے انکی کی اتفاق مین اسواسطے کہ یہ دوستی
ارکان اور ہوا خواہ ایسے جیسا کہ رسیدنت صاحب بہادر لارڈ صاحب کے نامہ مودت آگین کو لیکر
حاضر دربار ہوئے اور ملاحظہ مین حضور کے لاکہ دیکہ کر دل کا اچہا ہوا دوشنبہ مہمان اسرار بلاد
اسکا بیان پیدا ہی بسبب شہرت کے نقل اسکا لکہنے مین نہین آئی چو چہ بموجب اظہار بالا اسکے سفارش
امیر کبیر وزیر بابند بہی رو گردان ہوا اپنے عہدے سے راجہ رام بخش بہادر کو عہدہ معزول ہوا
اللہ کے ارکے خوف سے فرض خواہون کے گہر سے اپنے زنانہ لباس پہنے ہوئے میانہ کے سوار داخل
عمارت ہو کر کوٹہی کے مکان مین پیچ پناہ خداوند نعمت کے پہنچے ہوئے پچاس لاکہ روپیہ
نذرانہ گذرانیدہ کہ تیجی مین اسکے بہار ریاض فرمائے اور روپیہ دلوا کر توقیع ہر یکر فرار
عزت کے انکی حویلی کو روانہ کئے اور متعاقب اسکے بیچ مین تاریخ شہر شوال المکرم کی
سنہ ۱۲۲۵ھ مین خدمت پیشکاری کی عہدہ دار جمعیت ہوئی اہل دفاتر کو حکم ہوا کہ منضبط کی
بس انتالیسوین تاریخ ذی قعدہ کی یکشنبہ کو سنہ روان مین تمام رات مسیر ساز صبح
رود موسی کو طغیانی ہوئی جملہ مکانات دو طرف ساحل کے دور دور تک بستہ فصیل کی

احکام دکن کے بیان میں

جابجا یہ شکستہ ہوگئی اسوقت اوڑ ہو کہ صاحب سیدڑ ابشر یعنی الہ بارش ہمایکہ اول نہ کہیں ٹہیرے دوسرے تو بجے تک یاد کم

سات انچہ مینہ برسا اور تمام فصل ہرن سیندہ میں اسنچہ صورت طوفان کی تہی اسیدہ علیت اپنے رحم کیا دس بارہ ہزار گہر دیوار اور

مکانات بہیکے ہوئے اسن گلیا کہ کرنے رہے اور تیرہویں محرم سنہ ۱۲۶۶ بارہ سو چہیاسٹھ ہجری میں سوا جنگ عظیم سالار کے

قطعے کوڑہ پر درمیان شیعہ اور سنی مذہب کی لڑائی ہوئی لوگ مارے گئے اہر جابجا کے کوتوال بلدہ بمجرد وقوع امر بذات

اپنی ذات سے جاکر اہل خلاف کو پکڑ لیا اور فتنہ فرو کیا ساتویں جمادی الاول کو جمعہ کے دن عید نوروز کے دربار میں

حضور پر نور محمد محی الدین خان بہادر عرف مستعلی صاحب سنہ تنزل صف الصمد اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بہادر

شاہی کرکے اسوقت نذرانہ خاصیں مہمات طلب فرماکے تیغ جنگ بہادر خطاب موروثی جد اعلی کا اسکے

عنایت فرماکے اور راجہ رنگ راو کو سپرتی پیشہ بابت تفویض پیشکاری پاگاہ سرفراز کرکے اطاعت

شمس الامرا بہادر امیر کبیر کی مامور کیے اور عمدۃ الدولہ غلام حیدر خان بہادر کو نوبت اور فرزند

ارجمند کی بشرت جنگ خطاب مرحمت فرماکے منصب اسکے ماہ میں کذرات جملہ تعلقات کی غلام حیدر خان

ہوتے اسکو اکر راجہ رام بخش بہادر پاس بہجوا دیئے اور سنہ الیہ میں اسماء و نامور شاہ علی کہ فن

ریاضی میں ید طولی رکہتے ہیں اور رسالہ قوشجی اور کتاب شرح چغمینی راقم بیان النسب کو کہا ہے ایک رسالہ

مصباح الافلاک رد میں بیات فیثاغورث کے تالیف کرکے تحفہ مجلس ہمایون شمس الامرا امیر کبیر بہادر کے

کیا غرض یہ ہے سواد اوراق رجوع کرتا ہی طرف مضمون بالا کے واضح ہو کہ راجہ رام بخش بہادر نے بمجرد بحال

ہونے کے باوصف قریب ثلث راقم زیادتی مخارج اور کمی مداخل ممالک محروسہ کی دروازہ

جود و عطا کا کہولدیا اور قلم کو جاری رکہے دریا کے لوگ نوکر رکہے کم مواجبوں کے پیشے

حکام دکن کے بیان میں

[illegible]

دفتر دوسرے کے حکام و [illegible] بیان میں

مثلاً پانچ روپیہ یا پچیس روپیہ ایک اضافہ کئے منزل بیانہ فیل خانہ و کبوتر وغیرہ ہے ہر ایک کو جدا اور [illegible]
جو اوس علی قول ہے [illegible] جلیبی وغیرہ اور پیشکار و بنیہ سب [illegible] ایک قلم [illegible] ہو [illegible]
منصب یا برد دفتر سرکار رہا سو کہ [illegible] بیچے ہزار آدمی [illegible] سال [illegible]
از انجملہ ستر ہزار [illegible] ہوا اور ایام [illegible] اور اکثر [illegible] حال اور [illegible]
سے وہ مستثنیٰ الا ماشاء اللہ [illegible] عرض [illegible] تنخواہ [illegible]
ہزار روپیہ سے [illegible] لاکھ [illegible] جاگیر [illegible]
کے تعلقات [illegible] حاصل [illegible] لیکر [illegible]
جاگیردار [illegible] تحصیل کی [illegible] اشخاص [illegible] سلطان [illegible]
تو نقد کیا حاصل ہوا اور بعض [illegible] قرار پاتی ہے [illegible] اور
انکو ترجیح کر دیا [illegible] جاگیر [illegible]
آدمی کم سخن [illegible] وسیلہ تکلیف [illegible] داروغہ
میں اسطرح [illegible] اسلام [illegible]
بار [illegible] انجملہ [illegible] ربیع الثانی کا مکان [illegible] آدمی [illegible] اور
ندی [illegible] رہتا تھا [illegible]
[illegible] قرض [illegible] روپیہ [illegible]
مدت گذری اور تنخواہ روپیوں کی [illegible]

[illegible]

بکر لیه وے مضطرب ہوکر پناہ میں راجہ صاحب کی جا بیٹھا پس یہی واسطے رہائی اپنے ہاتھ سے قرضخواہوں کے
حق اسکا ہوا سو بیان ہے جو صورت معاملہ کی اس منوال پر دیکھی چونکہ سر آمد تمسک نمودار واسطے دادرسی ایک
ساہوکار کو ناحق پکڑ لیا جب راجہ صاحب سو جب ایسے گرفتار کرینگے تو پھر آسامیان اپنے مطلب کس سے لینگے
کہ پیشتر راجہ صاحب [illegible] آگے کر کے ساہو کے [illegible] کو چھڑا دیا کیونکہ کیفیت زر کے
عوض کی [illegible] کر دیتے ہیں کیا کیا اور کیونکر [illegible] بارگاہ [illegible]
اب بہتر یہی کہ انہیں خلاص کر اور راجہ صاحب نے قوم مذکور پر واسطے استخلاص کے جو بلا [illegible]
اپنا حق ثابت کر [illegible] اور روپیہ [illegible] جمعیت روانہ ہوئی [illegible] میان [illegible]
سے تھیں [illegible] کوتوال [illegible] عبد اللہ [illegible] علی [illegible] کر [illegible] اور [illegible]
اٹھا [illegible] ہوئی چونکہ [illegible] میں [illegible] بھی [illegible] دست [illegible]
چند آدمی طرفین کے مقتول و مجروح ہوئے آخر کار [illegible] آسامیان بھی [illegible]
اور ایک [illegible] آدمی پکڑ لا کر [illegible] اور صوبہ دار میں غلام حسنین ناظم [illegible]
سرکار [illegible] ہوئی اور [illegible] آدمی [illegible] گیا [illegible]
قصبہ [illegible] اور [illegible] غلام حسنین ناظم [illegible] اور [illegible] رام [illegible]
[illegible] بسیار [illegible] تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ راجہ رام بخش [illegible] غلام حسنین
سے روپیہ [illegible] زیادہ اس سے جو شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے دیوانی میں اپنی [illegible]
طلب کیے خان موصوف نے جواب دیا اسقدر تو اب ہو نہیں سکتے اور میں نے [illegible] روپے

دوسرے مقدمہ غلام حسین کے بیان

جو شمس الامرا بہادر نے سفارش کی تھی قبول ہوگئی تو اس تقدیر پر کہ انہیں اصلاح ہو جاوے اور دولت کی منظور خاطر

ہے اگر تمہیں بھی دعوی اس امر کا ہے تو بہتر ہے [illegible] الامر [illegible] استقلال [illegible] کا کی البتہ

تو نہیں کچھ کام کرتے ہو اور یا جاتے اور لاتے جو قدر روپئے [illegible] میں وہیں کرو ملک [illegible]

[illegible] سرکار [illegible] اور [illegible] جو کہ [illegible] ہوتا

[illegible] کیا اور سب کا کام ضبط کر کے کار [illegible] اور [illegible] کا [illegible] اور [illegible]

[illegible] قلعہ کی باڑی [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] دیکھا

[illegible] اور [illegible] اپنی [illegible] اور [illegible] جلا دیا

[illegible] کی جو [illegible] کو [illegible] آئے ہیں انکی [illegible]

[illegible] آدمی [illegible] وغیرہ [illegible] قریب [illegible]

[illegible] غلام [illegible] ایک شخص [illegible] سراج الدین [illegible]

منشی [illegible] ملازم راجہ صاحب کے ہوا تھا اور [illegible] سراج الملک [illegible]

[illegible] سرکار [illegible] استعفا کیا تھا [illegible] راجہ صاحب سے عرض کی کہ [illegible]

[illegible] اگر حکم ہو تو تمام [illegible] وغیرہ سے غلام [illegible]

[illegible] لیتا ہوں پس راجہ صاحب نے اسکو [illegible] کیا اور جمعیت کو اطراف و جوانب کی

[illegible] آدمی سرکاری اور [illegible] ہزار [illegible] جمعیت [illegible] ہزار کی جمعیت [illegible]

[illegible] اور [illegible] نام ایک [illegible] ایک [illegible] جمعیت

[illegible]

اپنے دو چھوکرے سیف الدین کا فون بیاکر اعلام حسنخان کو کرچہ کردیا جب خبال سلطانی اور صفی بیگ
پیر زادے کے واسطے دو قیچہ روانہ ہو تہے اسیم ستارہ جلال الدین کا فون بھی سراج الدین گزرا یا اور روشنائی
بیار اتھو روانہ دروازہ گڑھی کا بند کریکے کو لیان مارنے رہے انہیں سے مرزی الدین بیٹا سراج الدین کا تورن
کو مار دیا اور توپیں بھی چھین لیں سیف الدین کا فون پر جو آپکے یہان دو انہی مار کری چہو کر سراج الدین
فرار ہوئے غلام حسنخان چوکہ سراج الدین کا سنگوہ بدرست خود بلدہ آیا کچھ کرکے موضع سندھی
جو بابن الحسن کا فون اور کا فون اور بالج پور کے واقع ہے آئے ہیں زبانی مشہور کیا کہ مشغول کرنیکی اور
سراج الدین کا جو بالج پور میں تباکیوہ واکر پکڑوا دیا ساتھ سو آدمی ساتھ تھی سراج الدین گرفتار ہوئے
[illegible] اور اودھ سے سو اسو دیڑہ سو قطعے نقرات متعدد اسکے رہے جبکہ مدت کار پروردار
یہاں اپنی کہانا ریاست تنخواہ سپاہ الاک جھوٹی چھٹیاں کردین اکٹہ وقت کچھ روپیہ باقی تھا ہوا اور بہ
خوریکی جمعیت دیکھ نقد کرلیا اور صف تک آخر شوال اکثر لاک روپی چڑھ گئے اور ورہ رفتہ
خوشامدی دلال بنیہ بال مردم خورآسودہ حال اور فارغ البال بقول شخصے کہ جبکہ لاہی اسکی بھینس
عمل رہا جب تک تہا اور بندہ کا تھا اس خاوندی اپنی طرح دیجاتے تھے اور شہر رمضان المبارک سنہ الیہ میں
لو ادائیں لاکہ روپی کا مالک شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے طلب فرمایا بہادر موصوف بلا عذر عمل
مو سکا ریکے دخل دیکر بموجب رسم ملک اپنی جمعیت ہمراہی اپنی کم کردی اس ضمن میں چار
مہینے کی دت کی تنخواہ سپاہ باکاہ کی جو بسبب خرچ ہونے پانچ لاک روپی کے اعزا تھا دیوانیان
پڑھ گئی تھی جناب شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے فرمایا کہ بالفعل دو مہینے دو باقی اور بھی [illegible]

[illegible]

حکام دکن سہان [illegible]

[illegible]

ذکر دوسرے معرکہ کے بیان میں

دیتے ہیں کہ دوکان [illegible] انتیسویں شوال کو چہار شنبہ کے دن [illegible] شیخ ہوئی [illegible] پہلے [illegible] صاحب
[illegible] میں [illegible] کو وا [illegible] کیا [illegible] کو
لیا اول چند مرد کہ آدمی پیچھے پیادوں کو آگے [illegible] دروازہ [illegible] کی [illegible]
اور پھر کر چل نکلے اور دیوار کا ارادہ کیا اور توپ بھی [illegible] ان کے پیچھے دروازہ [illegible]
باغچے آپنے [illegible] کسی ایک [illegible] زخمی کر دیا [illegible] شمس الامرا بہادر [illegible] باغ [illegible]
[illegible] کہ ان دیہاتی کو [illegible] کیا جز آئی [illegible] کر [illegible] اور انہیں [illegible] دیا [illegible]
[illegible] شیخ محمد مقیم [illegible]
[illegible] حکم [illegible] پیدل رحمت خاں [illegible] آدمیوں [illegible] کیا وہ [illegible] پہنچ [illegible]
[illegible] اور بھی [illegible] سرکاری [illegible] محمد حسن [illegible] وغیرہ [illegible] دو [illegible] جمعیت آئی
ایکبار تو [illegible] یہ لوگ دوکانوں [illegible] ادھر ادھر ہو گئے اور جمعیت دوسرا [illegible] بھی
[illegible] حضور کی [illegible] چاہئے [illegible] دو [illegible] کو [illegible] شیخ محمد مقیم کو [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] ساتھ ہو گئے اور ایک [illegible] محمد [illegible] جمعدار [illegible]
سرکار کا وہ بھی [illegible] دوسرا بار بھی [illegible] کیا اور [illegible]
[illegible] سرکار کا اور رحمت خاں [illegible] ایک [illegible] محمد مقیم صاحب
[illegible] اول [illegible] دو آدمیوں کو مار لیا پھر [illegible] اندر کو بھی [illegible]
[illegible] کر اندر ہو گئے دو چار [illegible] توپ کو بھی کھینچ کر دروازہ میں

یہ لین جیسا اتنک کا وہ بھی چھوڑ کر بغل میں نقارخانہ پر چڑھ کر اور بیٹے بندوقین بار لگا اسوقت شیخ
رٹی جرأت کیا یہ توپ کا بگڑیے پر بیٹھے گولیان رستی تہین تھی کہ بارود پر اسکا ایک چھان بمرزی فار
محمد حسن الدین کا کھڑا ہوا تھا پاؤن کان کو لگی گولی وہ بھی گر پڑا الوکت ہیں تیر ترک ہو پہنچے کہ یہین سکا ہو
اب بہو کہ وہ پہرملہ کرین اور توپ پالہ آگی ہو کہ یہا ہین سہین آ سیتی بو پہ کہ آکے سے مکر ارقم
اور بیسوین شوال کو خبر یہ محمد فاضل تعلقدار کے ہاتھ سے مجو ہی پہونچے بہار افغان قوم سدھو کو بھیجر
راجہ کے واسطے مالگذاری کے آیئے تہے اپاسے مامیدہ گار دل کے بندکان نے اعتقاد فرما کے اور قد افغان
قصاص میں فاضل مذکور کو داخل ادنی کیا ہو گئے جو ہیں ذیقعدہ روز چہارشنبہ ملک الاکیم صاحب
جم بارگاہ سکندر جاہ بہادر پوتے بشیر الملک محمد سلطان الدین بہادر مرحوم کی ہوئی اور داخل بہشت برین ہوئیں
اس عرصہ میں طبیح ارباب حضور پر نور کی خوب نیت ہو اکہ تاحق ارباب غرض وطلب مضیدو واسطے
انتفاع اپنے ہمیں امیر کبیر بہادر سے بدظن کر کرکہا ہی انتیسوین تاریخ ماہ مذکور کی بابلی حویلی رونق
بہو کر واسطے ملازمت کے طلب کیئے جناب امیر کبیر صاحب جاہ دو توقیر چو دسوین تاریخ ماہ رمضان
المبارک سنہ گذشتہ کی اور دیوانی بیت بر دوشنبہ بر کرخانہ نشین تھے بلا تامل ہیانہ سوار ہو کے حاضر
خلوت مبارک سے تو دیکھ جہت یا وقرا کے اور دربار یا لی میں بہت سی باتین تالیف قلوب کی
کین اور چلتے وقت ایک جیب ہو کا امراہار اٹہارہ ہزار روپے کا عنایت کر کے رخصت کیئے الحمد للہ
شکر ہی کو زایل فرمایا ہے ہوا خواہوں کے بشارت تیہم کونذرین رفیع ملال کی گذرانین دو شنبہ
جناب امیر کبیر صاحب جاہ دو توقیر سے شش ہزار روپے بابتہ نذر شکر کے بیگما یتوں پر بار کے

اپنے حضور میں روانہ کیے پس شنبہ کے روز چوتھی تاریخ ذیحجہ کی دربار مواجل فرزند صاحب بہادر اور پنج
عدم بست و کشاد دربار کے ایسی گفتگو کی کہ بجز برخاست ان کے موصوف صاحب بنگالہ پہنچے ہو بندہ
ظہور الدین وغیرہ چند چہار آدمی سرکار انگریز صاحب کے گرفتار ہوا اور ذخیرہ انکا ضبط سرکار دولتمدار ہوا
آخر محرم شروع ۱۲۳۹ بارہ سو ہجری میں ستائیسویں تاریخ عمدة الملک محمد فصیح الدین خان بہادر اور اقتدار الملک
محمد رشید الدین خان بہادر ہر دو صاحبزادگان شمس الامرا امیر کبیر صاحب الحکم سامی واسطے استقبال کمشنر انجیف صاحب بہادر
چپا پٹن جو بنارس جنت دار دیدہ ہوکے دولت سرا اپنے سے نہضت کرکے شمس آباد زندل اجلال فرمایا چنانچہ وغیرہ
پانچ گھڑی دن چڑھے صاحب بہادر وہاں آئے اور ہر دو صاحبزادگان موصوف سے ساتھ کمال تعظیم
اور تکریم کے ملے اور خیام میں اپنے جا اترے بعد دو گھڑی دن رہے واسطے ضیافت
کہانے کے خیمہ گاہ میں صاحبزادگان کے تشریف آئے اور پانچ گھڑی رات گئے تک فارغ ہوئے
محفوظ جانب فرودگاہ اپنے مراجعت کی اور علی الصباح کمشنر انجیف صاحب بہادر اور ہر دو صاحبزادے
ذوی الاقتدار وہاں سے ارادہ کوٹھی کا کرکے باتفاق سوار ہوئے اثنا راہ میں عیدگاہ کے پاس
اور بعضی توقف کرکے پھر وہاں سے جو سوار ہوئے تو آپس میں اختلاط کرتے ہوئے کوٹھی کو تشریف
آئے پس کمشنر انجیف صاحب بہادر اور بڑے صاحب بہادر کے ملاقات ہوئی وہ تو داخل کوٹھی ہوئے
اور ہر دو صاحبزادگان شمس الامرا بہادر اپنے اپنے دولت سرا کو مراجعت کیے بندگان عالی
متعالی موصوف واسطے صاحب بہادر کے خاصہ عنایت کیے پھر دو پہر کو سراج الملک
بہادر بھی پروانگی سے حضور لامع النور کی کوٹھی کو جاکر صاحب بہادر موصوف سے

لائے اور پانچویں تاریخ برام بخش کے گھر پر سرکار کا ڈیرا ہوا اور وہ جریدہ مکانوں پر چند روز تک جا کر
دعوتیں کیں زیب النسا بیگم زوجہ میر عالم بہادر کی تو یہیں اور گیارہویں تاریخ سراج الملک بہادر کے یہاں اور یہاں اپنی گنبد
تکلیف صاحب بہادر کو بلا کر رسم ضیافت کی بہت تکلف سے ہوئی مسعود صاحب موصوف باغ جہاں نما کے
سیر کا ارادہ کیا حکم بندگان عالی کا شمس الامرا بہادر امیر کبیر پر بھی جناب محتشم الیہم انکی دعوت کی اور بہ تجویز
صاحب گڈکان جہاں نما کے روز دو شنبہ اپنے اپنے تشریف فرما باغ ہوئے اور قریب گنبد تکلیف صاحب بہادر
رزیڈنٹ صاحب تشریف لیے چلے اور جب داخل بلدہ ہو چکے راستہ دولتخانہ پر جناب امیر پایگاہ و توقف کیا اور
ان کے اور سیر دولت خانہ باغ امیر محتشم الیہم کی سیر کر کے جہاں نما کو آئے اور ضیافت کھا کر
بعد ملاحظہ آتشبازی اور رقص وغیرہ کے مسرور و منبسط رخصت ہوئے مسعود چونکہ صاحب بہادر کو ذوق
سیر شکار کا از بس تھا عنان عزیمت کو اسطرف منعطف کیا اور اطراف و اکناف شہر کے
دو شنبہ بار کے بس قواعد کل لین دیکھ کر ستائیسویں تاریخ ماہ مذکور کی روز آخری چہارشنبہ روانہ
مچھلی بندر ہوئے چلتے وقت صاحب بہادر کو بندگان عالی نے فرمایا اور شمس الامرا بہادر امیر کبیر
مسعود اپنی ہمراہی بندر مذکور تک بنا بر سبب ہمراہ کر دیے چونکہ ان دونوں کام
مستقل اور مذہب بہادر واسطے اس امر کے بس متقاضی تھے اول مونیر الدولہ روشن علیخان بہادر
اور ظہیر الدولہ اور سیف جنگ اور میرزا محمد حسین خان اور علی اور الدولہ کو جو ارکان دولت
انتخاب فرمایا کہ ان چہار امیران نامی میں سے کسی ایک ایک کو دیوان کرنا مسعود گنبد نشین کے
تو کہ اپنے منظور اب کیا : : : : دیوانی کی بہی ارتا ہوا عرضی الکو پہنچا بی منظور فرما کر

فصل دوسرا در
احکام دکن کے بیان
میں

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیانمین

اس مرد کو نشہ کرین کو کہا سب ہوا اسکا اور حسب ارشاد الیہ حاضر ہو خدمت شہنشاہی مین عرض کر کے ایک صورتی زر
کی سو شہر قیان دو ہزار روپے نقد عنایت فرمایا اور سو جوان لیکر شہر حیدرآباد مین خدمتکار ہین مقصد اور جا کے
بہت تنا کر دیتے ساتھ ہیکر روانہ کیئے اور حویلی ان امین الملک بہادر کی اسکو ارشاد کی سو اسکے اور بھی ہزار روپے
کی پروانگی رہ سپند پر نشان کو واسطے عرضداشت الیہ کہ سونی جیسے اسکے بادشاہت نجومی ہمہ سونی الیہ عاریان نتھے
صحیح ملنی رشید الملک اور کل صدر النوجی دیوانی واسطے ملاقات رشید جہاں دار کے گئی تھی گیا اس کھوما نچ
کندر الیند آوے تیا عطیات خاوندی کچھ حصہ کہ نابردہ کا تھا اور جسقدر کہ صرف میں اسکے آیا سو اوبا باقی
ہوا اور مدار المہامی بدستور معطل رہی بیچ مظفر الدولہ کی ایل وایو اور واسطے طلب تنخواہ اسکے کئی روز دنگہ فساد
اندر کر کے آرہے تھے چودہوین تاریخ جمادی الثانی روز دوشنبہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو انکی برطرفی
کا حکم ہوا بہادر محتشم الیہم دو سو آدمی واسطے فہمایش کے اور چند جوان بار اپنے علاقہ
بار رعب و داب بیجا اپنے دیکے کو ور رکھتے کھڑے ہوئے ان جوانون نے مار کر اونہا دیا
اسمین دو جوان اسمین کے زخمی اور دو دیگر تہہ دل یا نتو کشتہ ہوئے انہین آدمیون نے پہلے قلعہ نارور کا
اپنے قبضہ مین لا کر سر شورش کا بلند کیے نہیں صحبت گنبذ کی جا کر خیر انکی کو شمالی دی اور قلعہ کو
دست بدی کے ظالمون سے چھڑا لیا اور ان سبکو باہر کر دیا اور اخبار سے یا معلوم ہوا کہ جو بنی
تاریخ رجب کی روز پنجشنبہ آدھی رات کے وقت کر نول مین رو دو کہیں یا کو و دفعتاً ایسا جوش
ہوا کہ نصف شہر بہ گیا او و بیجا پوری تجار کو بڑا نقصان اوتھانا پڑا غرہ شعبان میر علی جمعدار
سکہ کہر پر قصد ہوا اور چار آدمی طرفین سے ایک دو تماشائی مارے گئے سلطان عالیجناب کے

[illegible]

عہ بون جمعدار صاحب بکڑ لیا اور دوسری کو جملہ سپاہ کے جمعداروں اور برقنداروں کا درود سرکار عالی
پر دنگہ ہوا خود بدولت نے یہ ٹھہرایا کہ دولاکھ پچاس ہزار روپیہ نقد دلوانا اور عرہ ماہ مذکور سے جمعیت جاری کر دینی وہ مانے لیکن کچھ تو زوال
بداطوری میں آ ہی گئی نیولالال دروازہ اور فتح حصار بلدہ کا بہت پرانا ہو گیا تھا بنیاد سے منہدم ہو کر استحکام
عصر کیا گیا از سر نو پھر ایک کھڑا کیا اور تعمیر دونوں کی بدستور پہلی آنی بعد ازیں ایک جمعدار نام تاج محمد
فکرا حمد علی نام شہید تخلص قریب مکان بدر جنگ عبد اللہ بن علی جہاں بہادر رہتا تھا دفعتاً ہی کسی شب وقت
میں بے غایب ہو گئی وہ قریب تلاش میں تھا اور گھر والے سب حیران کہ الہی کیا ہو گیا اسی میں ان تاچہار روز
ہوا ہے پھر کہ چودھویں تاریخ اسی ماہ میں علی الصباح جمعدار مذکور جو باہر جا بیٹھا تو دیکھا کہ ایک گٹھڑی جا در
میں بندھی ہوی باہر دروازہ کے رکھی پائی اسکو کھولکر دیکھا کیا ہے کہ لڑکی اپنی ہی ہے کسو نے جان سے مار کر
وہاں رکھ گیا ہے لیکن زخم کسی چیز کا جسم پر نمایاں نہیں اور قاتل نامعلوم حضور میں فریاد ہوا خود بدولت ایک روپیہ
دلوائے اور کہلا فرمایا کہ بالفعل اسے دفن کر دو اسکی کچھ دریافت ہو رہیگی اس وقت تو آتش جان لیا بسبب جعبدار کے
قصاص کے پھر بارہا آخرکار جب وارث کو نہیں سمجھا تام سے ایک روپئی کہ وہ شخص عبد اللہ بن علی جمعدار کا
ہی تھا رد دیا اور زر دیت میں مستغنی ہو کر جا بیٹھا پس آخر ماہ میں ایک نمبر لارڈ صاحب بہادر کا نام سے
حضور کے آیا اسمیں سخت تقاضا زر قرض سرکار کمپنی کا تھا سراج الملک بہادر جمعیت جمعدار سٹھ اسے ذمہ لیا
اور کرکر دیوا ہی تھے اور نیند نہویں تاریخ رمضان کی رشید الملک منشی خاص نے عالم جاودانی کا ارادہ
اور فرزند اسکے ابتدا سن تمیز میں خدمت سے ملتی کریکے ممتاز ہو ئے بائیسویں روز پنجشنبہ دو پہر
وقت دفعتاً گرد دوسوی کو طغیانی ہوی اکثر خانہ بلکہ پانی سے بھر گئے چند آدمی جو لب ساحل

[illegible]

دوسرے دفتر کے احکام و کسی کے بیان میں

عافل کہہ دیے تھے ہر کیے اور کچھ دو اب بھی تلف ہو تیسری تاریخ شوال کی دو دفتر کا ولیکن لیکر ایک سو دار
وارد بلدہ ہوا امیر امرا جمعدار صاحب نے کل ارکان کو تو ادنی اعلی سو آخر سب ملاحظہ کیے لیکن بیچ ہو
یا آخر ذیقعدہ ایک جاگیر پانچ ہزار روپے سال کو واضح نہ دوں سیمان سجادہ نشین حضرت صاحب الدین
قدس سرہ کی جو دو گئی روز تشریف فرما ہے حضور نے مہدی جنید پیچھے اضحی کر کے اور نویں تاریخ ذیحجہ کی عرفہ کی روز
وزیر کو نوابی کا موقوف دربار ہو کر فضل الدین خان بیٹے امام الملک کے اس کام پر مامور ہو کیسویں محرم الحرام سنہ ۱۲۶۶ بارہ سو
اور ست مہینے میں ہند بخش راو ورا جہ رام بخش کو خطاب الاکرت دو الا صاحبون نے لیکر داخل قلعہ گولکنڈہ کیا پھر چو دہویں
صفر کو خدمت سورو فی کو نوابی کیا حسن علیخان طالب الدولہ کی طرف سے مقرر ہوئی اس مہینے مزاج اکبر جاہ بہادر کا بیمار
ہوا البتہ النسا بیگم صاحبہ واسطے عیادت آئی کیے اور بھائی کو اپنے دیکھ آیا بیسویں تاریخ ربیع الثانی کی روز
شنبہ بہادر سعد الملک ہوئے اور کوئی رسم لگنے تعزیت کی بلدہ میں عمل میں نہ آئی بیسویں کو دو سے
تفریح طبع اور تماشا سبزہ زار کے خود رونق افزا ہے سرور نگر ہوئے پانچویں تاریخ جمادی الاول کی
وقت مراجعت جو کہ سراج الملک سید باغیں اترے ہوئے تھے جو ہین خبر سواری کی پہنچی وہ کے
بھی شہر کا ارادہ کیے سید وی پٹھان اور دروازہ باغ کے خیمہ دیکر واسطے طلب تنخواہ کیے تھے
بیٹھے تھے تابع آئیے ہر چند کہ بہادر سعد الملک نے واسطے سوار ہوئے کے تامل فرمایا اور چاہا کہ وہ کے
اول ان لین تو بہتر ہے لیکن حاضرین نے مزاج کو پھیر دیا اور کرسی بیٹا نہ آیا پہ تو مستعد ہے کہ
اس میں آن بیٹھے رفع کیجیے لگا دیے بولے اگر ہم اسے ہم بیٹھے ہو رہے تو عزت ہی کبھی نہ سمجھی کہ
ہمیشہ تیار ہو کر واسطے مقابل ہوئے کے میدان میں آ کھڑے ہوئے پچیس جو لوگ تھے دلاور جنگ محمد خان

رسالدار وغیرہ انہیں جمعیت پائی آخر کار بسیار جلا آت بیجا دون کو وہ بونے لعل بیگ گوردار وایرہ این [illegible]

ابیر رشکاین شیر و سیح کی گئی آؤرین کہا چاہیے انہیں باوجود زخمی ہوجانے اور کر پڑنے کسی اشخاص [illegible]

تواین صورت کو جو لیے پیدو کرکے کون کو ہٹا دیا جو سامنے ایا مار لیا سپاہ نے تک پہنچ گئے ایک [illegible]

زخم ہوئی ایک جیب تک رخسارہ پر لگا اور دیا بین آنکہ با کہا رو بیٹھا سپاہ کو سہارا لیکر [illegible]

دروازہ پہ دکر لیا کوتوال [illegible] بہن ایک گولی [illegible] سپر پا دستہ [illegible]

[illegible] و دو کر کی بیجا ابتیت ہوئی مودی کہ کر آئی [illegible] کو نزد [illegible] زندہ [illegible]

دران بیت [illegible] کا تو اس رنگ [illegible] اس پیشان ما ربیکہ اور چار زخمی اور انہیں [illegible]

گولیوں [illegible] بنانے [illegible] زخمی ہوئے اس ہو نہایت بہادری جرات کیا [illegible] الاول [illegible]

[illegible] ہو کن [illegible] بیجا کام آئے جو انہیں باور کرکے [illegible] دو اوک [illegible]

بندہ الا کے [illegible] مسجد [illegible] الالکل ملاد الکلام [illegible] دیا [illegible]

[illegible] کرار [illegible] بیچے کہ مزاج [illegible] کا کیا [illegible] وقت استعداد [illegible]

زخم ہا در ہوا [illegible] [illegible] کی جو کہ کہ [illegible] ماہ [illegible]

دیا اول [illegible] تال اللہ [illegible] کام [illegible] رخسارہ [illegible]

[illegible] دولت جاگیر [illegible] اور

[illegible] ہوں اور دو لاک

[illegible]

ایسا کیجیے کہ خود تو مالک ہیں رعایت فرمائیں ایک سبھوا ہوں جمعیت روانہ کرتا ہوں مالک ضبط

مرتبا ہوں کی لشکر وار آمادہ ہوکے جب طرف مدار المہام نقشہ فساد کا نظر آیا شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے مکرر

بیچ دربار حضور پر نور کے التماس کیا اور عرض کیا کہ مدار المہام سب کہتے ہیں ارادہ انکا اور ہی ہے خداوند نعمت

و نسبت اپنی ہیچ فدوی عالی سے ہرگز نہیں ایک آدمی کا ریکا بس کرتا ہوں کام سے آدمی واسطے

اطاعت اگر دل ملازمان عالی کا حاضر و برکرم ہوں جو عذر کوئی بھی ہو کا نہیں کار پرداز ان ذی رتبہ سپاہ کو کسی طرح دور نہ کر

ہو نہیں سکتا اور ماہ الیہ ہیں کہ ہمارے سے ہوا ان کے روپیوں کی ہوی ہیں فوج ان میں تقسیم ہو صورت عذر کی پیدا

خود بخود حضار فرمائیں کہ سب ارشاد دیکھئے کہ ارادہ ان کا اور آپ جیسے امیر کے نقاض ہوگا تو ضرور فتنہ عظیم برپا ہوگا

چونکہ عنایت خداوندی کا شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے سابق سے حال آگاہی ہی اور روز افزون

بیان ہو کر صاف کہلا بھیجا کہ ہم فقط کیجیے سراج الملک کے تم سے اس قدر مبلغ دو فوج اور رسد کے واسطے

اگر ایک مشت سبیل نہیں ہو سکتی مضائقہ نہیں بتدریج ادا کرنا ہمارا حکم بھی نافذ ہوتا ہے اور ہم بار

بھی نہیں ہوتا شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے دو لاکھ روپے نقد کو اپنے اور واسطے باقی کے فی سال

دو لاکھ ادای تک دیے جانا مقرر کر کے دستاویز لکھ دینے کو ہو بہتر ہوتے ہیں اور آپ بھی مدار المہام

[illegible]

تو کہہ ثبوت بطرف [illegible] ماہ میں نور الملک [illegible] آشتی کی ہوی چونکہ خود

انہیں بہت چاہتے تھے اور [illegible] بھی نہایت [illegible] اعتقاد رکھتی [illegible]

فرمایا ہو گا اور صاحبزادہ نہیں سے اول روشن الدولہ میں بعد ذوالفقار الملک [illegible]

[illegible]

الملک مظفر الملک اور فرزندان صمصام الملک اور بیگمات نواب تاج محل بیگم صاحبہ جہاں پرور بیگم صاحبہ جمال النساء بیگم صاحبہ
نجم النساء بیگم عصمت النساء بیگم بہمہ بہو شمس الامرا بہادر امیر کبیر دفع دفعہ کر کے بھی بہ سبب قرابت قریبہ کے جا جا کر
دیکھ آئے اور راجہ چاندو لال میں گزارش کی بلدہ کی غرابت پر راجہ تانتک بخش راجہ بالکند کو بلایا اور یہی
نہیں ہوا بلکہ ... واسطے نذر کے ... بہادر کو لیا گیا از ... صدور ... ہے انہی
کو عنایت کیا ... واسطے طلب تنخواہ ہو اور دس پانچ ہزار روپیہ روش علی خان بہادر کی جاگیر سے
ہے ... دار کا راجہ چندو لال ... شمس الامرا بہادر کا ہو ... قرب جاوے اور راجہ
شوالیت ... مقبول ... کے سوا ... رائے بالا پرشاد ... گیا
اور ایک نسک ... بیان کیا ... اور ... مطالب ... حضور اور سراج
اور جملہ ارکان دولت ... اور دل میں عزت ... ایسی ... کہ بھیجا
سراج الملک بہادر کے طرف سے بھی ... آٹھ دس روز ... جا رہا ...
اور سفا کی پیچا اپنی پناہ میں ... دلیر ... ہو کر ... زبان ... نالا
کیسے ... اور ... ارکان دولت ... بیان ... اور واسطے ... اور جان ...
اپنے اور ... اطمینان ... بہادر ... آخر کار ... اگر ... الامرا
والا ... جاگیر ... کہ ... زندہ
زندہ ... آئے اور ... فرمایا کہ خوب ہوا ...
... کو رکھ لیا کہ یہاں سے الگ ہو ... دنیا و ... عبرت کرتے ہوں اور بار دیگر ... علی ... اور

[illegible]

دفتر دوسرا
احکام دکن کے

اور پیچھے میں پھر تمام پیادے اور جمعدار وغیرہ انگریز دوست ہوئے اور پانچویں تاریخ محرم الحرام کی
بارہویں تاریخ ... مختار الملک بہادر نے قضا کی خود ... پہونچے ... فاضل ... لشکر ...
شیخ ... شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے بھی اپنا لشکر ... کیا اور اقتدار الملک ... بہادر
... جنازہ ... آئے اور ... وقت ... سکھوں ...
... اور ... کیا ... انکی ... کیا کہ ... دیا ... تنخواہ
فیصلہ ہوا ... اور ہم ... اپنی تنخواہ ... لیکے ... جمعدار
... ہمارے ... سکھوں ... ہم ... تنخواہ ...
ایں بعد ... تمام جمعدار ... وغیرہ ... ہزار ...
... روانہ ہوئے اور ... شمس الامرا بہادر امیر کبیر کی ...
... جمعیت سرکاری ... بہادر ...
... اور ... سنبل اور ... بہادر ...
... اور ... آپ ... جمعیت ...
... علی ... جمعدار ...
سکھوں ... جمعدار ... اور ...
... سرکار ... اور ... جمعیت ...
برخاست کی اور فیصلہ ہوگیا اور ماہ صفر میں ... یہ خبر آئی کہ ... انتقال کیا

حسب الارشاد محمد وزیر واسطے ضبط مال و اسباب بیگم کے روانہ ہوئے اور جو مال متروکہ بیگم اسپین ہزار روپے
نقد اور چھ سو اشرفیاں داخل خزانہ کئے اور ماہ ربیع الاول میں جلد صاحبزادہ واسطے ضبط ...
مبارک میں آ بیٹھے کچھ بندوبست ہوا چوبیسویں تاریخ ماہ الیہ کی روز چہارشنبہ حسن علیخان ... الدولہ کو ...
اور ایک ... انکا کرایہ ... کا کام ... اور محمد سعید نام ...
حسن علیخان کا تھا مختار خدمت ہوا اور ... تاریخ ماہ مذکور کی جنرل فریزر صاحب بہادر ... خدمت ...
دیگر ... تاریخ ... الاول کی ... اور ... خان ...
بہادر ... ہوا اور ... تاریخ ماہ الیہ کی روز دوشنبہ کرنیل ... صاحب بہادر بجائے جنرل فریزر صاحب بہادر ... داخل
... ہوئے اور ... دربار ہوئے اور ہر وقت ... سپاہ ... کی رہی
آخر الامر ... تمام اکاون لاکھ روپیہ کا ملک ازانجملہ ... لاکھ بابت تنخواہ
... تنخواہ اور باقی اخراجات دیہات اور قرض سابق وغیرہ میں احاطۂ قلمرو ... اپنے سپرد ...
... ہر وقت ... رفع کیا چنانچہ مفصل بیان اسکا آخر میں دفتر سوم کے ...
پس تیرہویں تاریخ شعبان کی روز شنبہ مہر خاص تنہا ... عنایت کئے اور ...
... بیمار کیا سبب ... جہان پرور بیگم صاحبہ خاص زوجہ ...
کی ... اور ... ماہ الیہ کی ... فیض الدین خان ... مغل علیخان بہادر ... بھی
اوسی صدمہ سے جان بحق ہوئے اور اٹھارہویں تاریخ شب جمعہ سراج الملک بہادر نے بھی
قضا کی اور ... تاریخ ... بخش خدمت ... کی ...

و متصرف ہوئے اور ماہیوں تاریخ مشکل سکہ دراں اور جناب نواب فرزند شجاع الدولہ بہادر ابن منیر الملک بہادر

مرحوم تعین ہوکر مسند نشین صدارت ہوئے والی ہو دونی ہے پنجم سرفراز و ممتاز ہوئے اور مہاراجہ راجہ چندو لعل

پیشکار بالا دست دربار راجہ چندو لعل بہی جو ہیں ہر سکی عمر ہیں صدقہ پیشکاری جو نکو آنہی یا مونیرہ ہو

جانشین صدر الصدور صدر پر صدارت کی آئیں ہر سکی عمر ہیں مگن اور کام پہ قلعہ کے فرزند قلعہ دار ہوا

سال بحال جو بلکہ پہ ارکان دولت کم سن اور نو جوان ہیں گو نہ مادہ تاریخ ان سکا یوں کہا ہے

ہذا الامر ہست جملہ بار گاہ و طفلان شدہ لیکن اب انہیں سالار جنگ بہادر کو جوان ہیں مگر سب انہیں ہیں

بیچہ جوان اور سالہ بہ پدر سکے بہ علی ہذا القیاس اور ربیعین کے کہ ضبط ہو اضحی بہاں پر وریکم صاحبہ کا ہوا

میرا دوست شاہ فرزند کہ مسکر میانہ سکہ سوار کو ہاتھی کو چلے گئے کرنل لو صاحب بہادر نیر انہیں ملاقات کی

اور حضور میں رقعہ لکھا حضرت نے سیف جنگ فرمایا دیکھے جا کر انہیں سمجھا لیکے آئیے اور سمجھے

ماہ مذکور روز چہار شنبہ معظم الملک محمد بدر الدینخان بہادر خوابان رفتہ رضوان ہوئے مادہ

تاریخ انتقال یہ راقم ہے ہے حیف معظم الملک اور ماہ شوال میں اخبار سے ایسا معلوم

ہوا کہ شہر ازمیں کابل ایک بہر زلزلہ عظیم ہوا ہے اسمیں بقول بعضے پندرہ ہزار اور بقول بعضے بیس ہزار

آدمی اور بیشمار دواب تلف ہوئے اور ماہ ذیحجہ کو کرنل لو صاحب بہادر بہی بدلی ہے

جان الکزاندر سی پی بسبی صاحب بہادر سکے روانہ ولایت ہوئے اور دسویں کو بندگان عالی

پیہ تہنیت عید کا دربار فرمائے صاحبزادگان فلک جناب قمر رکاب صاحبزادہ کبیر

مونس دلپذیر افضل الدولہ میر تہنیت علیخان بہادر اور روشن الدولہ جہانگیر علیخان بہادر

دوسرے کلام و کیفیت سال میں

سیح چند دیگر برادرزادوں کے یاد ہوئی فرزندوں اور بھتیجوں اور دیوان و بخشیگری کی نذریں گذرانیں اور [illegible]

بالقب نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے سرفراز ہو والیسر رضا جاہ و توفیق بخشش السیم مصنف الامرا والا نذریں ایک کی اعزاز

و منصبداران اہل کار و غیرہ کے جو کہ حاضر تھے لیکن گنتی میں نہ آئے بہ اتفاق موافق معمول کے [illegible]

فرمانے کے بعد [illegible] دولت سرا کو روانہ ہوئے حضور پر نور آفتاب [illegible] واسطے [illegible]

[illegible] سرور [illegible] رفاہت [illegible] واقع کہ سنہ جلوس [illegible]

شنبہ سلخ ماہ سنہ کامل ۱۱۶۹ بارہ سو انتیس ہجری تک ایام سلطنت نواب [illegible] برس [illegible]

گیارہ روز ہوئے [illegible] شریف حضرت کا [illegible] سال کا ہی اور [illegible] جناب سلطنت [illegible]

کو روضہ صاحبزادہ [illegible] اول عنوان صحیفہ دولت دیباچہ کتاب خلافت [illegible] الف

پروردگار سخن پناہ خورشید نگاہ بیش [illegible] فیروز

فیروز روز و شب نواز دشمن سوز [illegible] و قار قوت بازو [illegible] شجاعت [illegible]

و جاہت فروغ دودمان زیب انجمن خاندان درۃ التاج جہانبانی زینت اورنگ کشورستان

آرایش میدان جرات پیرایش ایوان عفت دین پرور [illegible]

اخلاق مرشدزادہ انفس و آفاق باعث افتخار و تفاخر افضل الدولہ میر تہنیت علیخان بہادر

نصرت و اقبال را باد رکاب اندر رکاب نصرت و تایید را باد عنان اندر عنان لا زالت

شمس اقباله و نواله مشرقة فی الآفاق ما دامت فی الدهر آثار العشی والاشراق دو شنبہ

دو پہر کے روشن الدولہ میر جہانگیر علیخان بہادر [illegible] نصف [illegible] چار [illegible]

جا در کہاں تک کہ جسکا ذکر آ دیکا اور رت محل یہ اپنی حویلی میں احداث کیے تو اب تک بھی انکا حال ایک

برس سے ریاست ششن صوبہ دکن کی زیر فرمان واجب الاذعان اولاد امجاد نواب مغفرت مآب آصفجاہ نظام الملک بہادر طاب

ثراہ کے ہے اللہم زد فزد ہم تا زد ستا ہو رونق عارض تابان یہ مہر و ماہ کے یہ مدعی پامال ہوں اولاد آصفجاہ کے

خاتمہ دفتر دوم

بنا کے بعضے بلاد و اماکن و قلعجات ملک دکن اور کچھ رسوم عام اس نواح کے اور وجہ

تسمیہ بعض بعض مقام خاص حیدرآباد اور وہاں کے نامی امرا اور وہاں کے باغات بیان میں ضمیمہ احوال ابتدائے دولت

اور کوشوارہ صوبجات پوشیدہ نہ رہے کہ اب راقم مختصر احوال بعضے اماکن نامدار کا کہ بالا مذکور نہیں ہوا اور

چند مقامات اور سوا اس دیار کے جو خواص و عوام میں مشہور ہیں ادراک معلومات اسکے

طبیعت بغرض قطع کی پامال جو کہ عند التالیف تسوید اوراق گذشتہ کے کتب سابقہ سے بہ احتیاط

بابابا لکھنا انکار کرکے لیے ازلی قوت سمجھ کر سرچا قید قلم میں لاتا ہے اور مصنفات آن

و عمارات خاص بلدہ کی کہ در وسعت و رفعت میں بیمثل اور نضارت و لطافت میں بے بدل ہیں

اور کیفیت شہریار عجائب اور تفریحات غرایب کی جو جو کہ فی زماننا احداث پائی ہیں اور منور

پیرایہ ترقیم کیفیات سے پانچ جاری ہو کہ معاینہ بر روکار ہی اور معلوم خود جا کر لکھی گئی ہیں تا

ارمغان مردمان آیندہ کا ہو

ذکر بنای قلعہ دولت آباد

واضح ہو کہ ملک دکن میں

قلعہ دولت آباد اول جو بنا کیا ہوا راجہ ایل کا ہے پس بسبب گزرش دور دوار کے تفرقہ [illegible] راجہ دیو

گڑھ اور [illegible] صوبہ [illegible] باتو [illegible] ہیں بقول بعض ملک علاء الدین برادر زادہ سلطان جلال

الدین خلجی والی دہلی کا اور بقول بعض خود سلطان بنفس نفیس افواج کشت جب

دفتر دوم

دور مارکر کے بعد قتل و نہب کثیر کے سلطنت خلط ملط لیتھ فیض اپنے لایا اور باج و خراج شہر اکبر رعیت کی

پہ ابتدا حکومت اہل اسلام کی اس نواحی میں بعد پیدا ہوا کہ مستقل مزید میں گرکی کا اعتبار کی دی ہیں ہوا

اور عہد اس کے الی الآن قبضہ میں اسلامیوں کے رہا کہ گر اور حکم ان کا دو بار عمل و عمال کا ان

رواج ہوا وہ بسبب حرکات ناملائم کے ہاتھ سے نکل گیا ہے زین افعال سے قتل عام اہل سے خلاف

طبقات کے تصرفین وہ ملک شاہان نظام شاہیہ کے آیا اور بعد میں شاہجہان کے عہد میں عالمگیر کی

ہمراہ تھا اول کی ہاتھ مالک محروسہ میں ہو گیا ہوا اور اب بہ تصرف حکام آصف جاہی کے اصل نام اس کا دہار کر اور دہ

تہا سلطان محمد تغلق شاہ نے شہر بنایا اور دولت آباد نام رکھا اور کتب تواریخ میں ہم گرد و نواح

سنگ تراش اہتمام سے راجہ کور الدین کے واسطے ایجاد کیا قلعہ مشہور اور کوہ ایلورہ کے مکانات اور مندر

کہ ان مہتادان سنگ کا کار رہا بکسب صنعت فن ہاتھ لگے یہ بنیاد ڈالا دران زمانہ کی مورتیں قسم

اسی لیے تراشے ہیں کہ دیکھنے والے نظارگیاں اس مکان کے عقل بہ دور گئی آئے ہیں اور اسی فن

فن کی دی ہی الحق سنگ تراشی کام موم کا سا ہی ہوا کہ دیکھنے ہیں جیسے بکر تراشی بہت بہ تعریف کے بیان

اور آفرین سب ہیں ایک جوکی تواریخ منرجم زبان انگریزی میں الیف لکہا ہے کہ انکے ایسے

عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام ہست بزرگ زمانہ میں ایلورہ کے مکان اور مورتیں بنی ہیں اسکی تاریخ

کی بری اور فن سنگ تراشی اور فارا شکافی کا کمال کو پہنچا اکثر مورتیں حیرت فزا اور عجیب ہیں

ذکر بنای قلعہ آسیر قلعہ آسیر کا نام ایک اسیر بنایا ہی چنانچہ اصل آسا قلعہ

آسا اہیر کثرت استعمال اور مرور دہور سے تین حرف اسکے یعنی دو الف اور ایک

ذکر بنای
تتمہ دفتر دوم

مورث اعلیٰ کا اسیر ہوگیا اور یہ جیسا کہ معلوم ہی کا وجہ اسکو کہتے ہیں اور شاہزادہ عمدہ صوبہ خاندیس
تہا آبا و اجداد اسکے شاہ سوری تہی اس کوہ رفعت شکوہ کی پناہ میں رہتے تہے اور واسطے حفظ سرحد کے
مشہور ابتدا میں مٹی اور پتہر سے بنا ہی بحقیقت اساکا آیا چونکہ وہ اقتدار زیادہ رکہتا تہا قدیم دیوار کو توڑ کر
حصار سنگ چونے کا کمال متانت سے بنا کیا اسکا نام سے قلعہ [illegible] مشہور ہے ذکر بنای شہر
برہانپور و زین آباد شہر برہانپور نصیر خان فاروقی نے نام سے حضرت برہان الدین اولیا قدس سرہ کے
آبتہی کنارہ میں اور زین آباد نام سے حضرت شیخ مخدوم زین الحق زین الدین نور اللہ مضجعہ کے بنا پایا اور فصیل
برہانپور کی مغفرت مآب نے بنوائی ذکر چبوترہ اور شہر اورنگ آباد کالا چبوترہ احمد نگر
کا سلطان نظام بحری نے واسطے تماشا [illegible] اقبال کے احداث کیا ہی اور شہر اورنگ آباد سنہ ۱۰۱۰ دس میں کہڑکی تہا
میں اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نے آباد کیا ہی ذکر بنای گلکنڈہ و قدیم پل و شہر حیدر آباد و
منارہ و مکہ مسجد قلعہ گولکنڈہ کا اینٹ و مٹی سے ابتدا میں کسی راجہ [illegible] نے بنایا تہا پس جب الماس
مصطفےٰ خان نے ابراہیم قطب شاہ نے اسکو سنگ سے مستحکم کیا چونکہ قلعہ مذکور دار السلطنت قطب
شاہیوں کا تہا اور رود موسی قریب شہزادہ سلطان محمد قلی کہ شکار دوست تہا اور [illegible]
[illegible] سیرہ دار واسطے عدم مخالفت مجبور رہا در وار دریکے حکم پل کی بنا کیا ہوا [illegible]
[illegible] میں اسکے صرف ہوئے [illegible] تفاوت [illegible] سنہ ۱۰۰۰ دس سو میں حسب الارشاد
سلطان قلی نے بنا شہر کی ڈالی ہی [illegible] عرصہ میں کام معمورہ کا بیچ عمارت [illegible]
اسکے انہدام پایا ہی چنانچہ اشارہ طرف [illegible] احوال محدثات مذکورہ اور اماکن سلاطین

قطب شاہیہ کہ اب بعض ان میں کے ویران اور بعض منہدم ہیں دفتر دوم میں اس نامہ کے کیا ہی اور مادہ

تاریخ بنا اس شہر کا یا حافظ ہے اور اتمام کا فرخندہ بنیاد اسوقت بلدہ میں حصار تھا نہ فصیل مبارز خان

دکنی ہی اور نواب آصفجاہ مرحوم نے اتمام کو پہونچایا کہتے ہیں کہ اول چار منار کی عمارت بنی ۱۰۰۰ ہے

عالیہ ہے ہم پایہ بلندی اسکی چہار آسمان سے اور تاریخ تعمیر اسکی کو بیت العتیق کہی ہے اور کہتے ہیں

عمل اوسمیں کچھ تغیر کرتے ہیں یہ وجہ تسمیہ اسکی بھی ہوا اور اسکی چار برا کلہا ہوا دیکھنے میں آیا ہے

قطب شاہی ابوالحسن تانا شاہ بادشاہ اسکی بنیاد ۱۱۰۴ ہوئی عرف ہوئیں دروازہ اور دیوار حصار

پائدار ہی چار میں جیسا کہ سب ظاہر ہیں اور اتفاق اسکا راقم نے موجب پرچہ کرنا قول اور میں

سے پانچا جانب شمال سطح فوقانی چبوترہ سے بالکل ریگی فورتک ۱۷ اصبع کم ۲۳ گز ہو اور کرسی اسکی

سوا میلان دو گرہ اصبع علیحدہ ۵ گز ۲ اصبع کے اسکا اصل سطح زمین سے سقف تک کم و بیش

معماری ہوتی ہیں و کرکلان نال حضرت ہی کہ خوان سرور صلی علیہ وسلم کا سرکہ کربلا میں ...

جناب سید الشہدا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنا اور وقت کا زنار لیسی کا کر اخود مذکور کا کہ جسکو نقل کہتے ہیں

گر پڑا تھا چہ ببعد ورود دیور کہتے تو دور دور میں سے اسکو پڑا پایا پس وہ رفتہ رفتہ عادت ہوگئی

دست بدست بیجاپور کو آیا اور سلطان عبداللہ وہاں سے اسکو روپے نقد دیتے ہیں

میں رکھکر اور مہر صندل اسکا لفظ اللہ کی صورت پر علم ہو اکر ہمیشہ عشرہ

محرم میں استادہ کرتے آداب و رسوم تعزیت اس جناب کے ادا کرتا

تھا چنانچہ یہ دستور جاری رہا جب وہ سلطنت تباہ ہوگئی علم مذکور

دوم

حیدرآباد میں آیا اور ہنوز بدستور وہ علم مذکور میں متصل دہلی دروازہ کے ایستادہ ہوا کرتا ہی اور عام و خاص
اکثر عود و پھول چڑھاتے ہیں اور فاتحہ حسین مظلوم رضی اللہ تعالی عنہ کا کرتے ہیں اور جو کہ
ماہ شہور سے اسکو نکالنے کا بھی معمول ہی پس روز ہاے علم مذکور کی کثرت خلایق کی اور گرمی و خوشی کی اور ازدحام
[illegible] کی قابل دیکھنے کے ہی تمام شہر کے آدمی ایکجا اکٹھے ہو جاتے ہیں اور جس بی کہ سواے بنی نوع انسان
سے کوئی قسم کا حیوان سواری میں آتا نہیں یا آدمی ہی آدمی ہوتے ہیں ذکر حسینی علم [illegible]
علی امام [illegible] واسطے زیارت [illegible] وطن مالوف کے سفر کیا تہا [illegible] آغای [illegible]
مدینہ طیبہ [illegible] مبارک حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالی عنہ کے [illegible]
وہ زرگر [illegible] ہوکے وارد کربلا معلی ہوا اور ایام اقامت میں [illegible] علم ہوا اور [illegible]
[illegible] و سلطان [illegible] اور بعد چند علم کو [illegible] ارادہ دکن کا کیا چونکہ زمانہ قطب
شاہ بادشاہ عصر [illegible] اور جب علم مذکور قریب شہر بنیاد کے آیا آپ استقبال کے
نکلا اور بڑی تعظیم و تکریم سے لا کر جس جگہ کہ اب ہی اسوقت غریب [illegible]
طلاکاری [illegible] کیا اور علی الدوام عشرہ شریف میں محرم الحرام کے وہاں ایستادہ کرنیکا حکم دیا اور [illegible]
عود و گل [illegible]
آغا علی نے مکان مذکور کو [illegible] کیا اور نقار خانہ اور [illegible] ابتک [illegible]
اولاد آغای مذکور کی ہیں اور ہر عشرہ میں بندگان عالی [illegible] ایک آدمی [illegible] وزرا امیر حیدرآباد
سے [illegible] کہ خود اپنے [illegible] ہوا [illegible] کہ جسکا ذکر قریب [illegible] آئیگا

دفتر دوم

وہاں جو جاتے ہیں اور قبر اور فاتحہ کا ہدیہ ارواح طیبین الطاہرین شہدائے کربلا کو کرتے ہیں اس میں

بھی جو اپنے گھر بار سے ... مدینہ ... میں سرکار کے متعلقین آغا کو علی بخشتے ہیں وظیفہ

حشمت علی بی بی ... شہزادہ حیات بخشی بیگم عرف ... صاحبہ اور عبد اللہ قطب ... کہ ایک ...

خوش ... وہاں ... کیا اور پھر ... کا ...

حشمہ خود ... بی بی کا حصہ ... قائم رہا اور وہ ... کا

جانے کے ... عین ... سعادت ... حاصل ہوا ... کہ اگر کوئی ... ہم ... کو ...

توسل ... ولا اس ... مدینہ منورہ ... کا ... کہ ... سے ... کہ ... میں اس ... کا ... کیا نام ...

بعد سیدۃ النساء علیہا التحیۃ والسلام کے ... خدا ... ہیں اور ... کا ... ساتھ اس کے ... الطفال خاص عام ...

نقل ... رد ... جا کر ... کو جا ... کرتے ہیں اور ... ہیں کرتے ہیں اور ثواب ... کا ...

روح اطہر ... ذکر ابتدای ... نقل ہی کہ ... عبد اللہ قطب شاہ ...

میں ... ہاتھی پر سوار ... دفعۃً ہاتھی مست ہو گیا اور جنگل کی راہ لی ... ہر چند ...

... تمام ... حیات بخشی بیگم بی بی صاحبہ ... اور ... کیا ... الحاح ...

واسطے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دعا کی اور عرض کی کہ اگر شہزادہ میرا سلامت آوے تو ایک

لشکر ... ہاتھی کے ... ہمو زن ... حسینی علم ... لیجا ... اور وہاں ...

اور ... تقسیم کرونگی جب ... روز ... بی بی ... چار ... آئی ...

بند ہوا ... خیال ... ہاتھی کو ... گذرے تو شہزادہ میرا ... خدا کرے

ذکر تتمہ

دفتر دوم

اور فی الجملہ تکلیف سے تنہا پی فرصت یاد کرتے ہیں کہ ایک مہینہ تین دن بعد ہوا ہوں کہ محمد کی بستی
تا آئی کیا اتری اور شہزادہ جانے سلامت کہ کو آرام بس لالی پا صاحبہ سے وعدہ پھر بارہ سو [illegible] لشکر [illegible]
شہزادہ کی کمر سے باندہ بڑے جلوس سے جسپی علم کو لیکے اور وہاں اسکی [illegible] کو بٹھوا دیے [illegible]
ہو کہ رسم اسکی خاص عام کا عشرہ ہیں محرم الحرام اس روز سے اس بلدہ میں مدت یا ہی اور تا الی الان برابر
ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ کلی صورت کی جو اب ہو رہا ہے ہیں فیل خانہ بادشاہی تہا اور وہاں [illegible] صورت
نام ہاتی خاص [illegible] بنا کر رکھتے تھے ذکر علم بی بی جو کہ بی بی صاحبہ موصوفہ تشیع مذہب تہیں
اور علموں کی معتقد بس اسلیے علم اسد محمد علی ال [illegible] کہ طرح [illegible] اہتمام سے [illegible]
[illegible] جانب شرق [illegible] کیا اور صحیح روشنی اور تجمل سواری کا اسکا سے مقرر پایا اس
[illegible] سے [illegible] اسکو بی بی کا علم کہتے ہیں اور بعضے حیدرآ علم بھی بولتے ہیں ذکر [illegible] فصل
کہ [illegible] بلدہ قریب موضع [illegible] جو ایک پہاڑ واقع ہے اور عوام الناس
اسکو [illegible] کا پہاڑ کہتے ہیں وجہ اسکی یہ ہے کہ اس پہاڑ پر ایک [illegible] دیول تہا اور
[illegible] سال کا ایک بار اسکی جاترا کیا کرتے تہے انہیں دنوں [illegible] یعقوب [illegible]
خواب دیکھا کہ ایک شخص آیا اور اسنے کہا کہ تمہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ یاد فرماتے ہیں [illegible]
بیدار [illegible] عالم خواب ہیں اسکے ساتھ ہوا [illegible] ہوا بالای کوہ [illegible] صبح
کہا کہ وہ جا پایا [illegible] روشن افزا ہیں اور [illegible] دو کمان [illegible] ہوا ہی [illegible]
رو برو کھڑا ہوا جب [illegible] صبح [illegible] ہوکر پہاڑ کو گیا اور دیکھا کہ علم [illegible] ہیں جو حضرت کو

تشریف فرما دیکھا تھا وہاں جا کر جو نظر کی اس شکستہ مزار پر نشان حضرت [illegible] کا بابا [illegible] پر
رویا کو سچ صادق پایا اور سمجھا ایک مجرب ہوا اور اس کی درستی کی سعی تلاش کی اسی قائم کیا کبھی کبھی
آپ واسطے فاتحہ کے جایا کرتا تھا یہ بات ہندوؤں کی بابت آپ کی ورد [illegible] اور مشہور ہے ان کی جا را
[illegible] آیا اور یہ مشہور انہوں نے میلاد کی محفل [illegible] ابراہیم قلندر شاہ آپ کو مقام بالا [illegible]
اور جانب شمال جو کہ کی دور صحرا میں [illegible] آتی ہی پوچھا کہ یہ کیا ہے [illegible]
کا جو ہمہ وقت حاضر رہتا تھا آپ ہی یوں [illegible] کہ یہ [illegible] بیمار [illegible]
آگے یا تاریخ سب صحیح و محقق کیا کر یہ [illegible] سلطان [illegible] فرما [illegible]
سابق [illegible] کو اپنے وطن [illegible] [illegible]
ڈالا اور [illegible] مسلمان [illegible]
تاریخ وفات شاہ صاحب کے ولادت کی بھی وہاں کیا اور جشن میلاد النبی علیہ السلام کا ترتیب دیا [illegible]
جو قریب [illegible] قدم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی [illegible] ربیع الاول [illegible]
[illegible] دیکھا تھا میں اس جناب ولایت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقرر پایا اور [illegible]
مکانات [illegible] بالائی کرہ اور [illegible]
لوگ امیر امرا [illegible]
ہوتی ہیں اور نیاز و فاتحہ اس جناب کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں [illegible]
خوانی اور [illegible] طعام کے تقسیم وغیرہ میں بہت تکلف کرتے ہیں کہ ما فوق اس کے اس ملک میں [illegible]

دفتر دوم

ذکر تتمہ

[illegible] منصور نہیں ہوتا پس [illegible] میر نظام علیخان آصفجاہ ثانی اپنے عہد میں [illegible] وابستگی

[illegible] اور [illegible] کل [illegible] فتح [illegible] جاری [illegible] جبل [illegible] اور علم [illegible] اور حسینی علم [illegible]

[illegible] اور صحیح [illegible] الامام [illegible] وہاں [illegible] اور [illegible] برکات اور آثار بزرگوں [illegible]

[illegible] علی نام [illegible] سال [illegible] میں [illegible]

[illegible] برکات [illegible] مسجد میں [illegible] اور [illegible] امام [illegible] علی [illegible]

[illegible] صندل [illegible] اور [illegible] علی [illegible]

[illegible] زیادہ [illegible] بادشاہ [illegible] علی [illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] حضرت علی کرم اللہ وجہہ [illegible] رکن الدولہ قطعہ

چون [illegible] رکن الدولہ امام حسین [illegible] بنا کرد [illegible] نام [illegible] تاریخ [illegible]

[illegible] امام [illegible] مذکور [illegible] جنوب [illegible]

[illegible] آثار [illegible] عالم [illegible]

[illegible] باغ [illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] امام [illegible] وقت [illegible] :

شیرین واسطے استعمال کے مہیا آبادی اکثر اسکا نہیں پتہ لگتا ہے ہر ہر کرہ باغچہ بیرونی قبل اسکے فصل واسطے

کے باغی پارکن الدولہ کے ہم اور نہر کا نقیب آتا تھا اور اکثر امور سے سنت شیتوی کی کہ باقی اسکے باغ

اسکے بسبب ہر چند تلاش کیا سکی اور نیز ہی کی ترتیب ہی شرف سے ہم ہیں اہل مقدور ہیں باقی ہم

تالاب مع مسجد کا بیچ منافع گنج بیرون شہر کا واقع ہوا ہی اور یہ ہی باغ کہنہ تالاب

بجنسہ اور بیچ کا اس صحن بہار بہوی ہی کہ وہ ابتدا سے انتہا تک ایک نصف دایرہ ہی

ہی جیوٹے چیوٹے اکیس نصف دایرے اور آمد صحن ہوا سکی گہری ہو دوام باعث سکی استحکام

اور پائداری کے ہیں باغ جہان نما کا بیان واضح ہو کہ بیرون شہر سمت جنوب مایل بغرب

بیچ اہیں دروازہ علی آباد واقع دروازہ دامن کو ہیچ میں ایک میدان دلکشا اور صحرا

جانفزا ہی کہ ابتدا عہد میں نواب مغفرت منزل آصفجاہ ثالث کے بیچ سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تئیس ہجری

نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر خلد الله اقباله نے کئی بیگہ زمین وہاں کی سرکار سے مدار میں

زمین قطعہ پر ایک باغ وسیع اور عمارت بیچ اور مغرب طرف دروازہ باغ کے بازار اور غیرہ

مطابق کے بنوا یہیں اور چونکہ مزاج نواب ممدوح کا طرف عمل الاکن کے بیشتر ملتفت اور مایل

ہو رہا ہی وہاں کا جاری ہی جنانچہ تفصیل ہر ایک ناکی یہ ہی اول ایک مکان خود اندر صحن

عمارت عالی کے جانب مغرب واقع ہی باہتمام حاجی بدر الدین کے تیہم پایا اس بیچ حضور پرنور

نواب ناصر الدولہ بہادر خلد الله ملکہ کے سنہ ۱۲۴۲ بارہ سو بیالیس ہجری میں تیار اسکا ن سی چہار

کہ دولت خانہ جہان نما دہ تاریخ اسکا ہی باہتمام میر اظہر الدین کے تیار ہوا بہر تیار اسکا

باغ کا اور کیاریان چمنستان جہان تک کہ سمین دو طرف مکان بیضے بطور نشیمن اور تین کول حوض اسکے
باہر جو اراضی اندرون باغ کی طولاً چہ سو گز اور عرضاً تین سو گز ہی بعد اسکے اہتمام کپتان میٹر جان صاحب
کمر بیگ فہرست ملازمان سرکار نواب ممدوح سے تہی کچہ فاصلہ پر باغ ہے کے شاہراہ عام ہے ایک بازار وسط میں
طول اور دو طرف اسکے دکانین پختہ و اقدار اور ہر ایک کے تین تین کمانی دروازہ ایک انمین سے بڑا اور
دونون پہلو مین دو دروازہ متوسط اور ایکطرف بازار کے شکوہ محکمہ یعنی چاوڑی اور باہر بازار کے پلے سوے
دیوار کے ہر دو سمت شمال و جنوب کے تین مکانات چہاونی لکی سواران رسالہ و توپخانہ آبی و جنسی کے اور پر مغربی
دروازہ بازار کے ایک گنبد یعنی بالاخانہ پر شیرین کا مع ایک مکان خورد بنا ہوا ہے بس اہتمام یعنی غازی الدین خلیفہ اظہر الدین
کے جنوب میں کلان عمارت باغ میں باغ کے دو مکان اور جانب شرق اسکے ایک دوسرا باغ مع کنج مسمی
شمشیر گنج کہ دروازہ آمد و شد اسکا شرقی و یہ طرف دروازہ علی آباد شہر کے ہی اور دو مکان جنوبی میں
قصر جہان نما کے اور جانب جنوب مغرب بیل اس قصر عالی کے بیرون دیوار حصار میدان وسیع باغ
تو محلہ اور ات سے روزگار کے اس وضع پر کہ بیچ کا مکان مثمن صحیح کی فاصلہ پر اور محاذی چہار اضلاع
مشرق و مغرب و شمال و جنوب اسکے چہار مکان مستطیل اور انسے تہوڑے فاصلہ پہ محاذی دو دو کے
اضلاع پانچ [illegible] ن دالکی و بیرت سکے دوسرے چہار مکان وہ بھی پیچوار مستطیل اور باہر اسکے دیوارین
متوازی ایکدوسرے کے پیچ در پیچ بہت خوشنما مانند خوبان جہان کے اس وضع پہ تیار ہوئے
ہین کہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں جانیوالے کو بہت مسافت طی کرنی پڑتی ہے
بلکہ راہ فراموش بہی کر جاتا ہی اس طرح سے کہ جس مکان سے نکلا تہا پہر اسمین

تتمہ دفتر دوم

آتے ہیں حضور مالک کوئی باہر سے مکان وسطی کا ارادہ کرکے چلے اور بیراہ پہونچے سید ہا اور سے تو اول تیسرا
مکان ملے روبرو سے گذر یگا اور انکی سیر کر لیگا تب ہاتک پہونچیگا اور بیچ مین انکے دریا مین اسطرح رکہا گیا کر
انہیں بندکر دین تو ہوا بہلیات ہو جاوے اور کہولدین تو ہمیشہ رہان سبحان اللہ اس سے زیادہ کیفیت
اسکے دیکہنے سے علاقہ رکہتی ہے اور ایک مکان بہت باغ خوش آئین اسیطرف اسمین بہی تین مکان ایک بڑا اور
دو متوسط اور باہر اسکے بہی ایک راہ چاہ آب شیرین بہتر عسل اور انکمین سے واسطے شرب مدام انواع مردم
مرغ مور وغیرہ کے تیار ہوئی چنانچہ مادہ تاریخ بناے چاہ مذکور کا راقم سے یہی ہے ہست این چاہ نور بسے
شمس الامرا اور اس زمانہ تک مبلغ دو لاک روپے اسمین ذات ایوانات کے اور ایک لاک روپے بابت آرایش
تزئین مثل درخت کانچ ولنترو دیوار گیری کوچ وکرسی میز وکہڑیان فرش وغیرہ کے اور دو لاک روپے بابت تیاری
بازار چلیمہ پانچ روپے تقریباً خزانہ عامرہ سے سرکار ممدوح کے صرف ہوئی ہین الحق حدیقہ مذکورہ اماکن سے
اس ملک کے مستثنی اور ممتاز ہے مردم اقالیم سبعہ کے حضور صاحب لوگ اور لیڈی لوگ ولایت
انگلستان کے مع رسیدنٹ بہادر جو صادر اور وارد اس بلدہ کے ہوتے ہین واسطے تفریح کے وہان
ہین اور سرکار فیض آثار نواب سے سید فواکہات عطریات طعام وغیرہ بموجب جو صلہ اہل سیر کے تحفہ
پہنچاتی ہی اور دیکہنے والے اضافات مکان اور اشیا رخارجہ مثل گلدستون اور شیشہ آلات اور
آلات زمانہ سے اور دیگر عجایبات وتشمین اور چمن بندی طرح طرح کے اشکال مطبوعہ
اور گل رنگ رنگ کے اور حیاض وانہار اور جہندکی اسکے فوارون کی ایت اقسام دیا اور شکار
اور طیور قدرتی اور مصنوعی اسکے طرب انگیز ہوتے ہین اور بقدر فہم اپنے تعریف کرتے ہین

دفتر دوم

ظہور میں ایک شتر مرغ ہی اور ایک شیر صحرائی جو پنجرے میں ہے جو ہیں ایک سمت باغ میں رکھے ہوئے ہیں
صاف تماشے مقام مذکور کے یہ ہی کہ ایک کوہ مصنوعی ہی ایک مکان میں ایک چار پایہ سے آویزان کہ اسکی چار
مانند دہانہ کرتا ہے اور ایک بار ایک تار اوسکے نیچے سے نکلا ہوا ہی کہ منتہا اسکے ایک چھوٹی سی قیف لگی ہوئی ہے اور وہ
انسانوں کے کلام کرتا ہی اس طرح پر کہ وقت تکلم ایک شخص ایک قیف کو لیکر اپنی ناف سے لگا کر کھڑا ہوتا ہی
جس طرح کا سوال کیجیے وہ کوہ جواب صورت صدا دیتا ہی در وہ بہیں جب الارشاد امیر ... اسکے تیار ہوا ہی
سوا ان جناب کے کسو کو معلوم نہیں ہی اور جناب ممدوح بہی تیسری چوتھے روز کبھو صبح کبھو سہ پہر
کے وقت واسطے سیر مکانات کے تشریف فرما ہوا کرتے ہیں اور کبھو کبھو سال میں ایکدو وقت
صاحبزادہ اقتدار الملک بہادر دام اقبالہ کے ہفتہ عشرہ اقامت بہی فرماتے ہیں ذکر راجہ باغ
واضح ہو کہ سابق میں باہر فتح دروازہ کے چھوٹا سا باغ ناکرام کا بہار آجیت و لعل بہادر کہ ...
مختصر احوال اسکے بعد ہی بیان کرینگے میں آتا ہی آخر عہد میں نواب مغفرت منزل آصف جاہ
ثالث نے اسکو خرید کیا اور اسمیں ایسی ایک عمارت عالی بنائی ہی کہ وسعت و رفعت میں
ہیچ اس نواح کے نظیر اپنا نہیں رکھتی متعدد اطراف و جوانب میں اسکے حوض اور مکانات بہت سے ہوا
سنہ ۱۲۴۳ بارہ سو تینتالیس سے آٹھ برس تک سلسلہ ترمیم کا چلا کیا چنانچہ مادہ تاریخ اسکے اتمام کی
باغ آرام او دام باغ ہی کہ جس سے سنہ ۱۲۴۳ بارہ سو ... حاصل ... ہیں اور ربائی ...
ہی کہ پندرہ لاکھ روپیہ اسکی تیاری میں صرف ہوئے ہیں اور ایسی بڑی بڑی ضیافتیں بندگان عالی
حال حضور مد ظلہ العالی اور وکلا سرکار انگلنڈ کے ہزار ہا روپیہ کے اخراجات راجہ نے

تتمه دفتر دوم

کا بھی نقل کہ ایک سال مہاراج نے فیاضت بندگان عالی کی بہار دریچہ موسم میں مقرر کرکے سرود [illegible]

ہیئت لزوم کا کیا ہر چند کہ خود وہ دست پذیرا فرمایا جو کہ تشریف فرمائی کو کسی جہت سے [illegible]

مبدل سانحہ جوان سے ہوئی بوقت حضور اعلیٰ نے ارادہ فرمایا تھا جسکے راجہ موصوف نے آرائش کر دی

بلدہ سے کاغذی الہ مصنوعی بنا کر تمام چمنوں میں ایسی قائم کیئے کہ اہل نظارہ کو تھوڑے سے فاصلہ سے [illegible]

درخت معلوم ہوتے تھے ذکر بنا پل جدید واضح ہو کہ نواب سلطنت مآب بندگان عالی حضور پر نور نواب

ناصر الدولہ بہادر آصفجاہ رابع ابتدائے عہد میں تاریخ ۲۵ [illegible] ۱۲۴۵ [illegible] ہجری کے پچاسی ہزار روپے

خزانہ عامرہ سے عنایت فرما کے اہتمام سے الفنسٹن صاحب کے [illegible] اسٹورٹ صاحب بہادر کے متصل دروازہ

چادر گھاٹ رود موسی پر ایک پل تیار کرایا کہ جسکا [illegible] کا ارتفاع اور بارہ گز چار سو گز کا عرض اور [illegible] کا طول ہے

ذکر چندو لعل کا احوال

راجہ چندو لعل [illegible] راجہ [illegible] داس کے اور [illegible] رام [illegible] لکھمی

[illegible] اور لچھمی رام بیٹے سولچند کے [illegible] سلسلہ [illegible] کا بقول [illegible] اپنی کتاب مسمی بہ [illegible] گلدستہ آفاق

لکھا ہے راجہ [illegible] وطن [illegible] لاہور [illegible] نے خدمت کروڑگیری کی

فی جنسہ عالیہ [illegible] تعریف کی تھی [illegible] لچھمی رام اس خدمت پر مامور [illegible] اور راجہ نانک رام جو [illegible] میں بہشت

نصیب غفران مآب کے خدمت سے کروڑ گیری صوبہ [illegible] حیدرآباد [illegible] اور [illegible] حقیقت [illegible]

راجہ چندو لعل کے اور قوم راجہ کی کہتری [illegible] راجہ چندو لعل [illegible] کے تھے والدہ اسکے

[illegible] واضح ہو کہ [illegible] راجہ کی [illegible] نانک رام ایک روپیہ [illegible]

برابر اپنے فرزند کے [illegible] تھے کہ راجہ چندو لعل [illegible] اپنی فقیروں پر تقسیم

دفتر دوم

کیا کرتے اور کلیت را وابنی ذات پر جب ناکام ہوئے بہ بابت سنی اور ایک روپیہ اضافہ راجہ کا کیا اور عنفوان
شباب میں شمشیر جنگ نے ہوشیاری اور کاردانی سے راجہ کی آگاہ ہو کر ملازمت سے اپنی سرفراز فرمایا اور بعد
چند روز کے جب ناکام ہوئے اور کام ایکے فرزند کلیت ادوکا بالکل ابتر ہو گیا بدیع اللہ خاں کروڑ نے ہو کر راجہ صاحب کو
سے اطاعت انکی اختیار کی پس خدمت مذکور نے جب ادہر سے طرف نہ ہو جہاں کے نقل کی جا بہتر راجہ موصوف کو
محرری پر سرفراز مشتی کی مستعین کیا پس ہر روز صبح گہر سے انگریزی چار منار کے بیٹھتا اور حساب کتاب کاری بہاجی وغیرہ کا لکھنا
معمول راجہ کا قرار پایا کہتے ہیں اسوقت بھی راجہ صاحب کے چندان مقدور نہ تھا شام کو بعد انفراغ مقام معلوم میں
برخاست کر کے مکان کو جاتے تھے فقط ایک خدمتگار کا لڑکا زیر بام بستہ حساب کا بغل میں دبائے ہوئے ساتھ
رہتا تھا لیکن معاشین سے اپنا نثار راہ کوڑیان فقیر و نکو دیتے ہوئے قطع مسافت کرنا دستور راجہ صاحب
کا تھا جناب بخشی بیگم صاحبہ بڑی زوجہ غفرانمآب کے اس عمل نیک سے مطلع ہو کر کام پیلے کا عنایت
فرمایا پس شہرت راجہ صاحب کی زیادہ ہوئی اور اللہ جل شانہ نے مرتبہ کو بلند پایا کی بخشا
بعد عہد ٹیپو سلطان کے تعلقہ تامیشہ کا راجہ صاحب کو ہوا بسبب اسکے کہ آن روز دولت خدمت
اور خدمت کروڑگیری بلدہ کی متعلق شمشیر جنگ کے تھی معز الیہ نے حضور سے عرض کر کے
کارپردازی تعلقہ موردلی کی راجہ صاحب کو دلوائی اتفاقاً وہ ہنگام قحط [illegible] راجہ صاحب نے
سعی کر کے افزونی غلہ کی بہم پہنچائی یہ خبر مشیر الملک نے پونا میں سنکر قبل آنے کے جو انہیں عزل
و نصب عمال کا کو ر خاطر تھا تغیری سے مظفر الملک کے تعلقہ متصل اور دیول قدرہ کو بیل کنڈہ
متعلق کرہ ابراہیم آباد کو دل کی سند نام سے جنید و لعل کے کر بہیجے اور بندگان عالیہ اپنے [illegible] رکہا

دفتر دوم

تتمہ

دفتر دوم

پس راجہ صاحب نایب اپنے رخصت ہوکے اور بعد چند روز کے جب مشیر الملک نواب آئے سنہ ۱۲۱۲ بارہ سو بارہ میں [illegible]

اور خطاب راجگی اور بہادر کا دلوا کر چار ہزار سوار اور چار ہزار بار کے واسطے بندوبست قلعہ [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور کبھی کھوٹہ وغیرہ کے [illegible] جلوس سے روانہ کئے پس گڑھ کھری پر راجا لکپت رام ابن [illegible] قایم ہوا اور راجہ

چندولعل نے وہاں جاکر سرکشوں کو اصلاح پر لائے [illegible] دس ہزار سوار اور پیدل [illegible]

اور [illegible] کیا اور جب ادہونی سے لیکر [illegible] ایک قلعہ مذکور [illegible] انگریزی [illegible] راجہ چندولعل بہادر

مراجعت کرکے بلدہ کو آئے اور [illegible] گرفتار [illegible] ہوئے اور [illegible] پس [illegible] الملک

محمد اعظم جاہ بہادر [illegible] بہادر [illegible] کرکے راجہ کو پیشکاری نواب شمس الامراء بہادر کے [illegible]

اس عہدہ میں راجہ لکپت راو سنہ ۱۲۱۳ بارہ سو [illegible] میں مرض [illegible] سے [illegible] اور [illegible] خدمت [illegible]

کی راجہ صاحب بہادر کو ملی قدرت خدا پیشکاری نواب شمس الامراء بہادر کی راجہ چندولعل بہادر

کو اسی مبارک ہوئی کہ عہدہ میں [illegible] مغفرت منزل سکندر جاہ بہادر کے جب میر عالم بہادر

دیوان ہوئے سنہ ۱۲۱۸ بارہ سو [illegible] میں [illegible] راجہ [illegible] جب معز الیہم نے

خلعت پیشکاری کل جمعیت کا پیشگاہ سے حضور اعلیٰ کے دلوا کر [illegible] راجہ چندولعل

بہادر کا [illegible] پر نواب شمس الامراء بہادر کی راجہ [illegible] دیوانی داخل [illegible]

بہادر کو [illegible] واسطے آمد و شد [illegible] مقرر کئے [illegible]

کے جب دیوانی منیر الملک بہادر کو ہوئی معز الیہم نے تمام امورات مالی اور ملکی پر راجہ [illegible]

موقوف رکھا اور آپ [illegible] ہوکر فقط تحریر پر اکتفا کیا اور آسودہ [illegible] [illegible]

تتمہ

دفتر دوم

اور راجہ چندو لعل بہادر نے ابتداء غرۂ ربیع الاول ۱۲۲۲ھ بارہ سے بائیس ہجری میں دیکہا بالاارث درجۂ فرزندی
پرتکلف سے کیا وہ تاریخ اسکی یہ ہے وصال مہاراجہ بمبارکباد مبارک آئین ۔ پہر ۱۲۳۵ھ بارہ سے
پینتیس میں بندگان عالی حضور دولت سکندر جاہ بہادر نے مہربان ہو کر خطاب مہاراجگی اور نوبت اور جہالر دار پالکی
سے ممتاز فرمایا اور ایک کرور روپیہ نقد بطور قرض مرحمت کیا اور ۱۲۴۳ھ بارہ سے تینتالیس میں صاحبزادہ مبارز الدولہ
بہادر قلعہ میں داخل ہوئے چونکہ راجہ نے طلب رسالہ کی سعی بلیغ کی تہی جلدو میں اسکے جواہر بیش بہا اور علم
ونقارہ اور منصب ہفت ہزاری چہہ ہزار سوار بپیشگاہ خلافت سے عطا فرمایا اور ۱۲۴۴ھ بارہ سے چوالیس میں
حضرت منزل مغفور مرحوم نے حلت کی اور ریاست فلک جناب ناصر الدولہ بہادر نے بتقریب جلوس انکے رد طلب
معاف کر دیئے اور ۱۲۴۲ھ بارہ سے [illegible] میں راجہ مہاراجہ چندو لعل بہادر خطاب عطا فرمایا اور کئی
تقریبات میں واسطے تالیف قلب کے مہاراجہ بہادر کے ایک رونق افزا ہوئے اور ۱۲۴۹ھ بارہ سے [illegible]
[illegible] منیر الملک بہادر نے بہی انتقال کیا امور دیوانی معطل رہا اور مہاراجہ بہادر [illegible] قابض اور
متصرف ہوئے کہ حکم حاکم سے حکم محکوم کا نافذ تر تہا واضح ہو کہ سرکار نظام میں سابق سے آجتک کوئی
ایسا خود مختار نہوا اس امر میں راجہ نے کوئی سبقت کا لیا جسکا مآل منصب جاہ میں لیا جسکو ارادہ کیا
منجملہ دولتعماری تشین حصہ نوبت و حصہ علم و نقارہ بنا دیا اب اکثر بدولت مہاراجہ بہادر کی پایۂ
امارت سے متمیز اور سپاہی میں خصوصاً عربوں کی ترقی کا موجب ذات مہاراجہ بہادر کی ہی
اگرچہ وقتیں میں شمیر الملک کے ایک ہزار محمد امین خان نام ایک شخص کی تحویل میں تہے اور دو سو کی
میں کسی ایک جابنی کے چند بارہ سو سن بعد ایسے کم ہو گئے تہے کہ ساٹھ آنکے [illegible] قوم کی

بچیس یقین ہے سکہ پہلے طرف لوگ چیدہ چیدہ بلدہ میں نظر آتے تہے اور بشمار تعداد انکا حیچل گذرہ
زری ہر کل وکے دو سو جوان نکلتے تہے اور دور دور سے کہر لیسے ہوئے تفنگ اندازی کرتے تہے ہر زیادہ ہوا
سکہوں کو مار اکرو وہ بہت سے مہاراج کو زیردست کر ایا کرتے تہے انہے ترقی پا دیکہ کیا رتبہ خطاب
جاگیر تعلقدار قلعدار سبہی کچہ ہیں بقول شخصے بیر شمشیر دار اب حیدر آباد سکہدی ہیں اور چونکہ نوجوان
پاندہ پاندہ کر انکے بیٹر دنیا میں شریک ہو گئے ہیں بیست ہزار ولت سبہی کی گیارہ ہزار ہیں نصف ولایتی ہونگے اور
سولہ سقلد آٹہہ ہزار نو ملازم سکہ ہیں ہر کوچہ و بازار میں شمشیر بکف نظر آتے ہیں اور قصبات میں
ممالک محروسہ کے عمل انکا ہی ہے بلکہ بہر عنوان سبہی غل الحاصل مزاج مہاراجہ بہادر کا طرف انکا بہت
تہا سبب انکے ترقی مدارج کا موقوف او روپیہ بہی بہیجے حتی المقدور جسقدر کہ کوشش کریکے روپیہ
داخل کیا خطاب جاگیر منصب جو چاہا پایا اس پر دہ بدل ہیں بہت امیر فقیر اور بہت ادنی اعلی ہو گئے
ہر شخص نا کسکو مہاراجہ بہادر نے اپنی دست پر کہا تہا قاضی جی تو ال عادل نام کو دربار میں کہا نکے بیٹتے تہے اور مہاراجہ
بہادر مختار کل تہے یہ بہی واضح ہو کہ مہاراجہ بہادر بہی مزاج بہت تہے کرور ہا روپیہ سکان اور بہا
قصبات بلکہ سیاحان اقالیم سبعہ کو خیرات کیا اکثر جلسے و امیدان لاکہہ لاکہہ روپیہ خصوصا ہوا ہیں کل
محتاجوں اور مسکینوں پر تقسیم کرتے اور موسم میں دیو ناتکے آتشبازی وقت خوب ہی اہتمام کیا اور ادہر اتفاقا
اور دکلا انگلند بکرا ندازہ ہر کیا ہم تہے اور جماعت پیرزادہ علما اور شعرا کو بہی مقرر کیا تہا اور جو دہی
تہے تخلص ایا شادان رکہا تہا واضح ہو کہ مہاراجہ بہادر امور ملکی اور مالی سے فارغ ہو کر
واسطے انبساط طبیعت اور تفریح مزاج کے دربار ارباب علوم کا کیا کرتے تہے اسوقت شعرا اعلی فارسی خوان

اہل ایرانی ہندوستانی جمع رہتے تھے ابتداء میں مہاراجہ بہادر اسوقت ایک غزل تصنیف کیا کرتے تھے جب دیوان مہاراجہ
بہادر کا تیار ہو چکا کتاب کی صحت اعتبار کی نسبت رسالہ ... جاتے تھے اور آپ اسکی معنی کرتے
تھے کبھو آبدیدہ بھی ہوتے تھے بہر حال یہ ایجادیں کہ مشکل مشکل اور شعر استادوں کے روبرو مہاراجہ بہادر
کے پڑھا اور معنے اسکی بطریق استفادہ پوچھا جو مہاراجہ بہادر فرماتے وہ واقعی ہوں یا غیر واقعی اہل جلسہ
رکہتا اور ہر چہار طرف سے تعریف کرتی واہ واہ کہتا اکثر ایسا ہوتا تھا کہ شعر بھی کچھ اور معنے بھی کچھ لیکن شاذ و
نادر ایسا بھی ہوا ہی کہ فیض سخن سے معنی برابر ہوتے ہیں چونکہ راقم بھی اٹھویں صفر ۱۲۶۳ بارہ سو تریسٹھ
سے بیدر میں رجب ۱۲۴۸ بارہ سو اڑتالیس تک شریک اس حلقہ کا رہا ہی چنانچہ ایکدن معنی اس بیت کی سے
شوخ چشمی کہ نگاہش نظارہ برق است : چوب بادام نماید قلم نرگس ما : ہر چند کہ معلوم نہیں تجاہل عارفانہ
کر کے یا یوں ہی پوچھا اسوقت ملا محمد باقر خراسانی مشہدی بیٹھا تھا کہ کچھ آپ بیان کرے
مگر مہاراجہ بہادر نے کلام اسکا قطع کر کے ایسا فرمایا کہ وضع بادام کی بند آنکھ کی ہی اور شکل نرگس
کی کھلی آنکھ کی اور دستور ہی کہ جب بجلی کوندتی ہے آنکھ بند جاتی ہے قایل قول کہتا ہی کہ اس شوخ
چشم یعنے معشوق کہ جسکی نگاہ میں عالم برق کا ہی روبرو اسکے نرگس کی شاخ بادام کی قلم ہو جاتی ہے
یعنے جسکی آنکھ چمن پر پڑتی ہی پہول نرگس کے انفعال سے پژمردہ ہو جاتے ہیں واقعی معنے بیت کے
یہی ہیں اور مہاراجہ بہادر کو خیال ناموری کا نہایت تہا اسلیے اہل کمال مثل شاعر قوال وغیرہ
جو ولایات دور دست سے آتے تھے انہیں دوست رکہتا اور انعامات و مواجب لایق بیشتر از
شعار اپنا کیا تہا آخر الامر کثرت اسراف سے جب مخارج ملک کا مداخل سے

زیادہ ہو گیا تنخواہ سپاہ اور اہل کاروں و عیتہ پلٹن وغیرہ مع اقربا حضور اعلیٰ کی چڑھ گئی اس ضمن میں ہوشم
نسبت کا آیا مہاراجہ بہادر نے باعین اسی حضور پر نور کی ضیافت کی ہفتہ عشرہ تک ہنگامہ عیش و عشرت کا گرم
رہا روز بروز رفاقت حضور اعلیٰ نے مہاراجہ بہادر کو روز بروز یاد فرمایا چونکہ اب کوئی بر آمد بہی انہیں سمجھی
عنایت کی اور ایسے شیشے کا دیا مہاراجہ صاحب بہادر نے جو کچھ عظمیٰ کبریٰ کا بجا لایا اور حسن موقع کو موافق پا
مدعا پا کر مزاج کو خود سے جو کچھ حال دیکھا تھا بندہ کر سکا اس لاکھ روپے واسطے رفع خسارہ ملک کے اس وقت
تو نذر دیا اب جیسے ہو سکے اور رفاقت کی نسبت جب کر عرض ہوئی حضور عالی پایہ و جود معافی فرما کر روز بروز
سابق سے ایسے عرصہ سلطنت میں لاکھ آئی ردلی قلعہ کو لکھنؤ سے سکوا کر دیکھے تھے چنانچہ جو اس کا ذکر جا بجا
فرمایا چونکہ بلا اقبال عزت و قدر مہاراجہ چندو لعل بہادر کا نظر و نیاز نفیر و قطیمہ اس دیار کے کرنشی میں جو
کمال کا ہو سکا تھا جیسا کہ تقریباً لاکھ ظاہری لغجوائی کیا لیے رازوں کے بدرترقی مدارج راجہ کا جوادھر
طرف حضیض کے ہوا بہتر نکی سے زمانہ کے خیال بند و بست ملک کا سوا اپنے بھیجے ہمان کے جا کر بلا تامل معروضہ
مدد کیا چونکہ حضور اعلیٰ کو بہت مدت سے کیوں خاطر عاطر تھی صلاح رہنے کے مستقر فرزند رشید صاحب بہادر کے
ستمبر ۱۸۰۶ بارہ سو سال تھے میں تیس ہزار روپیہ ماہوار راجہ کی مقرر کر کے گذرشت منظور کی اور راجہ رام بخش اس
بخشش یا درزادہ کو راجہ کے اقرار کے مدت کیا رہی تاریخ شعبان کی سنہ میں بلکہ اس کے بعد اگرچہ تھا
مدت مذکورہ کی بہت کی چونکہ عہدہ بر امر کار انہیں اثنا در کالمعدوم نقش مراد درست نہیں ہو سکا
روز میں کمی مواجب ہو کر دس ہزار روپیہ ماہوار قرار پایا بسبب مزاج مہاراجہ کا خدمت و دست تھا
اور بسبب اسکے ہر چند کہ انا ثنا البیت موافق انکی امارت کے تھا معہدا جو کچھ پایا ایام سے ولی ان سے

فی الجملہ جسقدر کہ بہ ضبط سرکار ہوئے جو کہ راجہ عمر بہ لب ضعیف القوی داغ بالا دراغ جو بوالفراغ

اعتدال سے انحراف پایا اور بیماری اسہال کی عاید حال ہوئی بعض عشرہ میں مشکل ہے دن تویں تاریخ

ماہ ... بارہ سو ... میں مرغ روح ... چند روز کا قریب غروب آفتاب کے کالبد عنصری سے پرواز کیا

... ہو کر کہ لیا کربلا وبا ... بیر ... برس کی مدت عمر ... انتقال

دو فرزند ... ایک ... راجہ ... بالاجیا ... والمہام ... دوہرے ... دور ... اندھا ... حسب

بارہ ... میں اسوقت عمر انکی برس کی ہی ... اجل طبعی ... دو سیسرا ... کی ... انکی

... مختصر

گوشوارہ صوبجات دکن بموجب یاد فہرست خان کہ از دیوان بادشاہی ... اصل

صوبہ ...
... سرکار
... محال
... محصول ... ...
... محال

... کرور
... لاکھ
... ...

... ...
... ...
... ...
... کرور | ... کرور
... لاکھ | ... لاکھ
... ... | ... ...

دفتر دوم

صوبه خاندیس

سرکار [illegible]

[illegible]

صوبه برار

سرکار [illegible]

یک کرور [illegible]

[illegible]

سرکار [illegible]

[illegible]

سرکار کلام پور [illegible] ده بدی [illegible] دفتر [illegible]

سرکار [illegible]

[illegible]

[illegible] خیر کا علی [illegible] دارد

[illegible]

کرور [illegible]

[illegible]

[illegible]

موافق ده بدی	ده بدی که بدفتر رسیده	موافق ده بدی	ده بدی که بدفتر رسید
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صوبه خجسته بنیاد اورنگ اباد

سرکار [illegible]

کرور [illegible]

[illegible]

صوبه [illegible] اباد بیدر

سرکار [illegible]

[illegible] خیر کا علی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible marginal text]

موافق دیه بدیهی	دیه بدیهی ...	موافق دیه بدیهی	دیه بدیهی ... جمع ...
[illegible]	[illegible]	[illegible] محال	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرور [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صوبه فرخنده بنیاد حیدرآباد دیه بدیهی ...

صوبه بیجاپور

[illegible] سرکار	[illegible] سرکار
[illegible] محال	[illegible] محال
کرور [illegible]	

موافق دیه بدیهی / دیه بدیهی ... شده

[illegible] محال	[illegible] محال	
[illegible]	[illegible]	کرور [illegible]
کرور [illegible]	کرور [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

دفتر دوم

[illegible marginal text]

تیسرا دفتر احکام مختلفہ کے بیان میں ۔ عام ازیں کہ اہل اسلام کے ہوں یا عیسوی الدین
یا ہنود وغیرہ کیا قدیم دکیا جدید بہرصاحب استقلال ہوں یا غیر ذی استقلال بشرطیکہ سوا ان سلاطین
کبار اور بادشاہان با وقار کے کہ جنکا ذکر دفتر اول و دوم میں گذرا اور بھی چند اشخاص ارباب اسلام
امصار مختلفہ اور بلاد متعددہ میں اقلیم ہند کے مثلاً بنگالہ اور بعضا بعد بعضا قرار واقعی مستقل ہوئے ہیں
اور لفظ شاہی کا اپنے اسم کے ضم کیا ہی اور کبھی رد کے ذی الاقتدار ہے کہ رتبہ کو شاہی اور سلطانی کے
پہنچے ہیں اور ضمن میں صاحبان والا شان انگریز نے رفتہ رفتہ پایہ حکومت کا اپنے ہر چہار طرف اقلیم مذکور میں
قایم کیا ہی پس نامہ نگار نے کہنا جملہ حالات انکے بھی اہم جانکر ایک دفتر اور بھی قرار اہم کیا تا
حسن کتاب کا دوچندان ہو اور اسمیں دو مقالہ ہیں مقالہ اول انگریز اور دوسرا شاہان
بالاستقلال اور بیرونی صاحب اقبال کے بیان میں ایہا الناس چونکہ یہ کتاب سبقت سے لیکر لحق
تک انجمن شاہان مملکت ہند و دکن کی سوائے متعلقات انکے ذکر صریح اور کبھی اقلیم کے ذی
سکہ وخطبہ کا اگر آجاوے تو متعلق کرنے شئی میں نہوگا بلکہ صاحب اجنبی یا یا جانکا معہذا سلطان
السلاطین سکندر ذوالقرنین اور شہنشاہ یا کمین امیر تیمور گورکان صاحبقران ہر چند کہ
دونوں بادشاہ ولایت ایران اور توران کے ہیں لیکن وقتیکہ سکندر نے اس اقلیم کو بھی سرفراز کیا ہے
اور امیر با توقیر ممدوح بھی وارد معمورہ ہند ہوا حتی کہ ہنوز بادشاہ عصر اولاد سے انکی
قہرمان نامدار کے قایم ہی قطع نظر اسکے حسن یہ کہ بیان سے انکے قدرت اللہ جل شانہ
وعم نوالہ کی نمایان ہوتی ہی لہذا مختصر احوال انکا روق افزا ناصیہ دفتر ہذا ہوتا ہی اور چہار اجہ

کشن جی اور مہاراج اندر جی کہ یہ دونوں بھی بہت نامور ہوئے ہیں اس دیار کے بیچ بموجب ترتیب اعجاز بیان
اور حسب وعدہ مرقوم الصدر زینت دہ تحریر کیا جاتا ہی مہاراجہ کشن جی کا احوال کشن جی مولد
انکا متھرا ہی ابتدا میں گیارہ برس تک انہیں ایک شیر فروش کے گہر نام اسکا انند تہا پرورش پائی اور وہاں سے
پیچھے ہندوپرست راجہ کنس کو کہ وہ حاکم ملک پانڈو اور انکا تہا مار کر مسند سلطنت پر اوگرسین کو کہ نانا کشن کا تہا بٹھایا
بعد ازاں قابض ہوئے اسکے تمام مال و منال کے جو بیچ دستیاب ہوا پر اسکے اپنا حکم اور عمل جاری کیا پہر رفتہ رفتہ
دعوی پرماتما ہونیکا کیا اسوقت لوگ اسکے اس امر باطل کو حق جانکر معتقد اسکے ہوئے اور اس قول
پر اسکے اقرار کیا بعد اسکے درویشی اختیار کی چند سال اس طرح رہے آخر الامر ناتوان ہوئے
راجہ جرا سندھ اور راجہ کالا یون سے کہ یہ لوگ کتابوں میں مذکور ہیں اسوقت عربستان کے راجہ تہے اور
آئین دین انکا مثل آئین دین راجایان ہند کے تہا بہاگ کر طرف دوارکہ کے گئے اور وہاں
جاکر ایک حصن حصین میں متحصن ہوئے یہاں تک کہ بیک اجل آیا اور روح کو انکی قبض کیا بعضے ایسا کہتے ہیں
کہ وہ زندہ جاوید لازوال ہیں خلائق کی نظر سے غائب ہو گئے ہیں عقیدہ بعض کا ایسا ہی ہے کہ وہ
ہمارے اوتار ہیں اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ وہ پیغمبر ہیں اور بعضے انکو مثل خدا کے پوجتے ہیں اور اسکے
اوصاف اور بہت حکایات نادر مشہور ہیں اور عمر انکی دم واپسین ایک سو [illegible] برس کی تہی
یہ بھی احوالات میں انکے مرقوم ہی کہ انکو سولہ ہزار عورتیں تہیں اور ہر عورت دس دس
بیٹے ایک ایک بیٹی رکہتی تہی اور ہر ایک زن مشغول ایسا جانتی تہی کہ منظور الیہ تمام شب میرے
ہی پاس رہے سوا اسکے اور کیفیتیں ولادت اور قوت اور شجاعت اور ریاضت خصوصا

بیان میں احکام مختلفہ کے

ق عادات اور کرشمے و حکایات ہیں کہ عجائب و غرائب خلاف عقل و نقل ہیں سو وہ کتب مبسوطہ میں مذکور ہیں

سکندر ذو القرنین کا احوال

سکندر ذو القرنین بیٹا ہے فیلقوس بادشاہ مقدونیہ کا جو ایک بڑا
شہر یونان کا تھا حکیم ارسطو نے خود سالہا میں اسکو تربیت کی بعد مدت بیس برس کے
علی نبینا و علیہ السلام بیس برس کے سن میں تخت شاہی پر جلوس کر کے ملک گیری اور کشور ستانی شعار اپنا کیا
جو اسوقت بادشاہ ایران کا تھا مقام دمشق پر اسکے اور سکندر کے مقابلہ ہوا کہتے ہیں کہ بجانب دارا کے
لاکھ پچیس ہزار کی جمعیت دارا کی تھی اور لوگ سکندر کے تھوڑے تھے باوجود قلت سپاہ کے فتح سکندر کی ہوئی
اور دارا بھاگا ایک لاکھ دس ہزار آدمی لڑائی میں اسکے مارے گئے اور زن و فرزند دارا کے اسیر ہوئے بعد اسکے
سکندر مصر اور شام پر قابض ہو کر ایک شہر آباد کیا اور نام اسکا اسکندریہ رکھا چنانچہ تا حال موجود ہے
دارا نے فوج کو اپنی جو دس لاکھ آدمی تھے اکٹھا کیے اور بعزم جنگ سکندر کے نکلا سکندر بھی
ہزار سوار اور پیادہ لیکر اسکی طرف گیا جو اسطرف آب فرات کے واقع ہے واسطے رفع کے چلا اور پانچ منزل تک
لڑائی ہوئی سکندر نے قلب سپاہ میں دارا کے بمقتضائے دلاوری کے گھس کر تلواریں لگائیں اور
محنت کیا یا کیا ارادہ تھا کہ دارا کو زندہ پکڑ لیے لیکن فوج نے مخالف کے منہ پھیر دیا اور دارا نے
پس سکندر نے شکریہ اس فتح کبری کا بجا لا کر فکر میں تعاقب کے تھا کہ خبر معلوم ہوئی کہ دو فوجی
فوج دارا کے اسکو گرفتار کر رکھا ہے فورا کوچ کیا افسران مذکور جبرا دست سکندر کے دارا کو
قتل کر کے اثنا راہ ڈال دیا اور آپ فراری ہو گئے جب سکندر بالین پر دارا کے پہنچا بہت افسوس کیا
اور لاش کو اسکی موافق اسکے رتبہ کے تجہیز و تکفین کیا اور کل ایران پر قابض و متصرف ہو کر

ارادہ ہند کا کیا اور وہان آکر شہر کابل ایجاد فرمایا اور دریا سندھ سے عبور کر کے اس شہر مین رہی عمل اپنا کیا بعد اسکے

چلا تھا کہ پنجاب سے ہو کر پٹنہ پر فوجکشی ہو کہتے ہین پر آگے وہان کے راجہ لاک کی جمعیت رکھتا تھا سپاہیون

سکندر نے بسبب کثرت شداید سفر کے رخصت خواہ اوطان کے ہوئے سو اسی سبب سکندر اودہر سے فسخ عزیمت کر کے ملتان

پر آیا وہان بڑی لڑائی ہوئی اس جنگ مین سکندر خود گہوڑے سے اوتر دیوار شہر کی پہاند اندر در آیا اور اسی حملہ

کو فتح کیا کہتے ہین کہ اس کارزار مین بہت سے زخم جسم سکندر پر آئے کہ توقع زندگی نہ تھی لیکن اللہ تعالے نے صحت کیا

پس طبل مراجعت کا طرف ایران کے بلند آوازہ کیا اور وہان جا کر دارا کی بیٹی سے کہ فدائی اپنی کی اور پہر اپنی بابل کا ہوا

ہنوز تا منزل مقصود نہ پہنچا تھا کہ ایلچی پیک اجل کے مہندس کے بلایا بہشت کے بخار سے سکندر نے عنان عزیمت کو جانب

ملک جاودانی کے منعطف کیا مدت سلطنت اسکی بارہ برس اور ایام زندگی بتیس سال ایہا الناس یہ مدت اور یہ

یہ ترقیات مدارج قدرت خدا کا کیا چاہیے اور سن راجہ اندر کا احوال بموجب سیر المتاخرین مولد

اسکا مالوہ ہے اور سنگاسن بتیسی مین یہ لکہا ہے کہ وہ بڑا فرمانروا ہوا ہے اور وہ آدمی بہت نیک تہا اسکے ایام

بسبب حسن نیت کے کبہو قحط اور وبا کا صدمہ خلق اللہ پر نہ ہوا اور وہ حقایق پر جمیع صناعات اور اکثر علوم

کے وقوف تام رکہتا تھا اور لغات مختلفہ سے آشنا بلکہ ایسے کہتے ہین کہ بولیان جانورون کی

بہی سمجہتا تھا اور اجین دار الامارت اسکا تہا دکن اور اوڈیسہ اور نیپال بہار گجرات سومنات

ممالک اسکے زیر حکم تہے اور ولایت اندربت یعنے دہلی سے کابل تک تسخیر مین

لایا تہا نہایت سخی اور ہمت عالی رکہتا تہا حاجت روا تہا خلق اللہ کی سعی بلیغ کر کے

اکثر مشکلات اونکے حل کیے یہانتک کہ عوام اسکو خرق عادات سے جانتے تہے اکبرنامہ مین

تنبیہ آخر وقت
احکام منجملہ کے
سیاہین

[illegible] موصوف کی قریب القضا ہوئی ملک دکن میں لباس ماتم [illegible]

[illegible] اور [illegible] گذاری دنیا [illegible] ایسا کہ معارضہ عظیم ہوا [illegible] گرفتار قتل کر ڈالا امیر تیمور کا

احوال [illegible] امیر تیمور گورکان [illegible] امیر [illegible] شب [illegible] شعبان کو [illegible]

[illegible] پیدا ہوا [illegible] اور [illegible] شجاعت [illegible] اور [illegible]

[illegible] خاں [illegible] کے [illegible] ہوا کہ [illegible] امیر الامرا کی

[illegible] خاں [illegible] چہار شنبہ [illegible] ماہ شعبان [illegible]

فرمانروائی [illegible] اپنا [illegible] نقارہ [illegible]

[illegible] ولایت ماوراء النہر [illegible] ترکستان [illegible] فارس [illegible] اور [illegible]

[illegible] روم کا [illegible] ہندوستان [illegible] منتج [illegible]

فرمانروایان [illegible] کو [illegible] برابر اپنا [illegible] آٹھ [illegible] کہ [illegible] فتح [illegible] کا

[illegible] الفاظ [illegible] وقت [illegible] عمر [illegible] سلطنت [illegible] چہار شنبہ [illegible]

شعبان کو وقت [illegible] رحلت کیا [illegible] اور [illegible] کو

[illegible] گورکان لفظ ترکی ہے اور معنی اسکے [illegible] اور امیر [illegible]

[illegible] ہیں [illegible] کرتا [illegible] ہیں کہ [illegible]

[illegible] قبل سلطنت [illegible] بادشاہ [illegible] خطاب گورکان [illegible]

[illegible] ہوتا ہی چنانچہ راقم [illegible] وقت [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] کہ [illegible]

نسل میں چنگیز خان کی تھی اور ایک سو نو برس بعد اسکے ہوا ہی یعنی ظہور چنگیز خان کا سنہ ۶۲۲ بارہ سو

میں ہوا ہی اور تیمور نے سنہ ۷۷۱ ہجری میں بمقام سبزوار خروج کیا ہی ابتدا میں تیمور بکریان چرایا کرتا تہا

بیس برس کی عمر سے ملک گیری اور قلعہ کشائی اختیار کی بڑے بڑے شہر اور قلعے اقالیم سبعہ کے کمال

متعصب دین اسلام سبب کر کے ہاتھ میں ... آخر کار عازم فتح چین کا تہا کہ سنہ ... میں

... عالم بقا کا ہوا

احکام سندہ اور تہتہ کا احوال بموجب روضة الصفا وغیرہ کے

عہد میں ولید بن عبد الملک کے حجاج ظالم بن یوسف نے سنہ ... ہجری میں بقول بعض ... بار دو ...

بہیجے روانہ کیا تہا اور دولت مذکورہ محمد قاسم نام ... کو حاکم وہاں کا کیا ... سندہ ...

تربانو میں بلدہ مذکور کو اپنے تصرف میں لایا بقول بعض محمد قاسم پسر عم حجاج ... بمقام مذکور کو فتح کیا

بس بر ... بلدہ ... ہاتھ ... برس ... مسلمانی ... اس ... سلاطین ...

غوری نے پہر طرف ... روانہ کر کے ... ناصر الدین قباچہ کہ وہ غلام ...

سلطان معز الدین سام کا تہا سنہ ... ہجری میں ... خطبہ اپنا کیا اور ... بیس برس تک ... رہا

رہا اور جب وہ سنہ ۶۲۳ ہجری میں ... دریا میں ڈوب کے مر گیا ... طبقہ ... ہوئے

کہ وہ اپنے تئیں اولاد جمشید کے جانتے تہے اور چار نفر ... فرمان روا

بعضے لوگ کہتے ہیں کہ عہد میں اسکے غلو حکام کا کثرت رہا ایک بعد دوسرے کے

بیٹھتا تہا اور اٹھتا تہا اور ... سندہ ... ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ... دیکھے

ارزانی ... ذی ثبات ہوکے ... بیگ بن امیر ذو النون ارغون

احکام مختلفہ کے بیان میں

کہ جہد اور سلطان حسین میرزا ایک تھا وہاں جلوس کیا اور جب وہ بیچ چند سن نوسی تیس میں بعالم بقا کا ہوا
شاہ حسن تیس برس حکومت کی پس میرزا عیسی خان ترخان تخت نشین ہوا اور سلطان محمد بکہر میں سلطان ہوا وفات
عیسی خان کی نوسو اکہتر میں پس بیٹا اسکا محمد باقی ہوا اور نوسو ترانوے میں باقی نے کئی دن ہی مرزا جانی بیگ پسر
میرزا باقی کا بیٹا جانشین اسکا ہوا اور سلطنت وہاں کی بدرخواست کی اور تمام ملک سندھ تصرف میں اکبر بادشاہ کے
آیا اور میرزا جانی بیگ بیچا حاکم سندھ کا مقرر ہوا زمان شاہ میں دو تیرہ سو الاسلام کی پرستان حکو
مات ہیں اور آخر پر کسی نے دہلی کو نہ لیا جو مذکور ہوا پایہ تخت لقد فی آیاۃ اسلام
بسبب سندھ اور اپنی مملکت سے بنی عالم مستقل رہے منقبد نہ تھا مگر نیک وہ ملکی زرخیز تھا
سلاطین اکبری کیونکہ اور سبب قلمرو میں ہمہ کا عظمت دار کبھی ابا دریکہ ملتان اس ملک کا
کا اصل واقع ہو کہ ملتان بہت قدیم شہر ہے اور سواتحات وہاں کی بیشک طول وطویل ابتدا میں
محمد قاسم بیٹا حجاج ظالم بن یوسف کا وہاں مہتر اول میں کا رہا اور تمام فتح ہو کر کے تمام اور
مستقل اسے اسکا پایا اور جب وہ سال کے زیر بسبب سلطان بیچ ملتان کی ہوگیا اول بیٹا اور لقب
پایا سلطان قطب الدین لنگاہ کے یاد دست دولت اقبال کی سولہ برس کہ جہد میں وہ بانی
بیگ راجپوت بہتوں کی قوم سے ایام راجگی میں لقب اپنا لنگا کیا جب وہ سلطان
بیچ عمل میں لایا اور سلطان حسین لنگا پسر سلطان قطب الدین نے پچیس برس پادشاہی کی اور
سلطان فیروز لنگا نے چند تیس برس اور سلطان محمود لنگا نے ستائیس برس اور سلطان
حسین لنگا حاکم ہوا نوسو تیس میں بیچ میں میرزا شاہ حسین ارغون اس ولایت کو تسخیر کیا

حکام ٹھٹھہ

تیسرا دور حکام مختلف کے بیان میں

ہوشنگ کے بادشاہی سے لیکر آوارہ ہوا اور نہایت عدل و داد سے آٹھ برس تک بادشاہی کی اور گذر گیا
سلطان محمود شاہ غوری ہوا اور ایک سال فرمانروائی کی اور مسموم ہوا پس سلطان محمود خلجی کہ امراے ہوشنگ سے تھا
تخت مالوے پر مستولی ہوا اور آٹھ میں تخت پر مستولی ہوا اور بعضے ایسا کہتے ہیں کہ سلطان محمود
ہوشنگ کا تھا اول امیر الامرا ہوا اسکے بعد سلطان غیاث الدین خلجی ہوا کہتے ہیں سلطان موصوف
اپنے باپ کی چونتیس سال تک بیشتر سر کرم صاحب رہا بعد جلوس کے عبد القادر نام
تکمیل سلطنت کرکے آپ پندرہ ہزار حرم کے در قلعہ حمل ہوا اور پندرہ ہزار
میں پانچ ہزار کنیز ترکمان سے لیکر بانو شیشیں بندوقچی بہرہ اور حبشی کی فوج تیار کی
شاہزادگی ملازمت کی ابتدا ہی میں ہاتھ سے بچکر اور اسکے حکومت جہاں
آراستہ کی اور اس مدت میں کوئی فساد برپا نہ ہوا اور کسو قدح کی
سنہ نو سو پانچ میں جہان فانی کو وداع کیا بعد اسکے سلطان ناصر الدین خلجی پسر دوم اسکا
مشغول مہمات ہوا اور گیارہ سال کرکے ساتھ بیداد کے بادشاہی کی پس سلطان محمود
ثانی تیسرا بیٹا غیاث الدین مذکور کا ہوا لقب اسکا گڑا تھا اسواسطے کہ گڑا گھوڑے کو زبان میں
کہتے ہیں اور سلطان موصوف کو اپنے باپ کی کشتی میں کہا تھا عہد میں
اسکے بیچ سنہ نو سو سینتیس کے بہادر شاہ گجراتی آیا اور مالوے کو اپنے تصرف میں لایا
اور سلطان محمود کو طوق زنجیر کرکے چانپانیر کو بھیجوا دیا پس سلطنت اس سلسلہ کی منقرض
ہوئی اور طرف سلاطین گجراتیہ کے منتقل ہوئی سنہ نو سو بیالیس میں ... خان ؛ ؛

افغان نے فتح مالوہ کیا اور شجاعت خان کو صوبہ دار وہاں کی سپرد کی خان موصوف نے تو سکہ اور خطبہ
وہاں کا اپنے نام سے کیا مگر مثل بادشاہوں کے رہا اور ۹۶۲ھ تو سو باسٹھ میں اس جہان سے عدم ہوا باز بہادر
حکومت پر بیٹھا مالوہ کی مستقل ہو گیا کہتے ہیں کہ بہادر مذکور عاشق روپ متی کا تھا پس ۹۶۸ھ نو سو اڑسٹھ میں دیار
مذکور تسخیر اکبر بادشاہ کا ہو گیا اور باز بہادر شہر بدر ہو کر دو ہزاری منصب پر مقرر ہوا اور خطاب شاہ باز خانی سے ممتاز اکبر حال
دس نقر ایک سو اٹھ برس تک سلطنت مالوہ کی اصالتاً اور نیابتاً رہی اور بعد اکبر بادشاہ کے
وہاں حکومت ... کی قائم ہوئی اور اب اتفاق بہادر ... کے اختیار میں ہے چونکہ موسی القوم میں اپنی
صاحب تفسیر ... حکام کا احوال واضح ہو کہ ...
الدین خلجی غلاموں سے سلطان قطب الدین ایبک کے ... بہار ... کا نام ...
جاکر ... بادشاہ ... مالی سے سرکاری کی دی ... کہ ایک روز ...
... بادشاہ ... آیا اتفاقاً محمد بختیار بھی اس وقت حاضر دربار تھا بادشاہ
... اہل ... متوجہ طرف محمد بختیار کے ہوا اور
پوچھا کہ تم ... جنگ کرو گے ... عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ...
ایسا ارادہ کرتا ہے بادشاہ نے کہا اچھا پس محمد بختیار نے بسم اللہ کہکر حملہ ... کیا اور ...
ایک گرز ... دندان پر ... لگایا اور ... کیا تھا کہ دوسرا بھی وار کرے ...
پہنچی ... منہ پھیر دیا لوگوں نے تعریف کی ... حاسدوں کے ... ہو گئے بادشاہ ...
حکومت بہار لکھنوتی کی اسکو عطا کیا خان معز الدین روانہ ہوا اور اس طرف جا کر حسب قول

وہاں کے بیٹھین بنگالہ کے سب ان سے انہوں نے جبر سے لے لیا تھی غالب آیا بعد اسکے لکھمن جیندر ... گوشہ

اور خود سر ہو کر سکہ خطبہ اپنے نام کا کیا اور دین محمدی کو علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمام بنگالہ میں رواج دیا اگلا

یہ پہلا بادشاہ اس مرز و بوم کا اہل اسلام سے ہے اور اسی موقع پر رحلت اس محمود عالم کی ۶۰۲ ہجری میں واقع

ہوئی اور بعد محمد بختیار مرحوم کے محمد شیران خلجی قوم سے آپ ہی سلطان ہو بیٹھا پس علی مردان خان خلجی نے

دو برس سلطنت کی پس حسام الدین عوض خلجی ہوا اور عہد میں اسکے بنگالہ تصرف میں بادشاہ دہلی کے آیا صاحب

تغرل [illegible] طرف سے بادشاہ دہلی کے حاکم وہاں کا مقرر ہوا بغاوت اختیار کی اور سکہ خطبہ اپنا کیا

پر سکہ خطبہ اپنا کیا اور پھر بنگالہ تصرف میں بادشاہ دہلی کے آیا اور عہد میں تغلق شاہ کے بہرام خان عرف تاتار خان

حاکم بنگالہ کا ہوا اور سنہ ... کہ بعد فوت تغلق شاہ کے ملک فخر الدین نام کہ سلاحدار بہرام خان کا تھا ... سات سو

اکتالیس ہجری میں ولی نعمت کو قتل کر کے سکہ سلطنت کا اپنے نام پر جاری کیا اور دو برس حکمرانی کی

پس سلطان علاؤالدین نے ایک سال چند ماہ پس حاجی الیاس المشہور سلطان شمس الدین

بھنگڑہ نے سولہ برس چند ماہ پس سلطان سکندر نے نو سال پس سلطان غیاث الدین نے

سات برس پس سلطان السلاطین نے دس برس پس سلطان شمس الدین نے تین برس

پس کانس نام ہندو کہ وہ نوکر شمس الدین ثانی کا تھا حاکم ہوا اگرچہ کافر تھا لیکن ساعی

رواج دین اور بانی مساجد و معابد کو ... لیکن مطیع اسلام تھا مدت سلطنت اسکی سات

برس پس جیتمل المخاطب جلال الدین بعد پدر سلطان ہو کر مالک تاج و سریر ہوا کہتے ہیں کہ محبت

اہل بیت و رسول کریم علیہ السلام کی اسکو بہت تھی ۸۱۲ ہجری آٹھ سو ... داخل خلد برین

ہوا پس سلطان احمد مدت سلطنت اسکی اٹھارہ برس پس ناصر غلام تا ہفتہ [illegible] بیٹا شاہ [illegible] شمس الدین

بھنگڑہ بیٹا [illegible] سلطنت ہوا اور بعد بتیس برس کے سنہ ۸۶۲ آٹھ سو باسٹھ ہجری میں بیٹا اسکا [illegible] ہوا

باربک شاہ بیٹا حکومت اختیار کی اور سنہ ۸۷۹ آٹھ سو [illegible] ہجری میں یوسف شاہ بیٹا اسکا [illegible] ہوا اور

برس [illegible] عدل و داد [illegible] سکندر شاہ ہوا اور [illegible] دو [illegible]

ہوا اور [illegible] فتح شاہ عم سکندر شاہ نے کمال [illegible]

پانچ [illegible] شاہی کا [illegible] سنہ ۸۹۶ آٹھ سو چھیانوے میں قتل ہوا پس سلطان شہزادہ [illegible]

فتح شاہ کا [illegible] حکومت پر جلوس کیا اور بعد آٹھ مہینے کے [illegible] حبشی [illegible] ہوا

فیروز شاہ [illegible] حبشی [illegible] برس [illegible] حکومت کی پس سلطان محمود

شاہ بن فیروز شاہ [illegible] فتح شاہ کا [illegible] سلطان ہوا [illegible]

[illegible] حبشی [illegible] قتل کیا [illegible] سلطنت ہوا [illegible] حبشی [illegible]

[illegible] ہوا [illegible] پانچ [illegible] مدت سلطنت اسکی [illegible]

[illegible] سید شریف [illegible] قتل کیا [illegible] سید شریف [illegible] سلطان

علاء الدین [illegible] کمال سخاوت اور عدل [illegible] داد و دہش

[illegible] معمورہ [illegible] نصیب شاہ وارث [illegible]

[illegible] سنہ ۹۳۹ [illegible] سلطان محمود [illegible]

[illegible] افغان [illegible]

آئی اور اسنے وہاں خطبہ اپنے نام کا پڑھوا کر محمد خان کو حاکم کیا جب محمد خان فوت ہوا بیٹا اسکا

بہادر شاہ خطبہ بنام اپنے پڑھوا داخل کیا سلیم خان بیٹے شیر خان نے آگرہ بنگالہ اسکے بعد سلیمان خان کرانی

بعد سلیم شاہ کے وارد بنگالہ ہو کر جلوس کیا اور ۹۷۱ نو سو اکہتر میں فوت ہوا بعد داود خان افغان

اسکا جلوس کیا اور ایک سنہ میں کشتہ ہوا پس داود خان افغان بیٹا اسکا ۹۸۱ میں

نو سو اکیاسی ہجری کی جانکہ جلال الدین اکبر بادشاہ نے آکر اسکو قتل کیا پس بنگالہ داخل ہوا ممالک محروسہ دہلی کا

جملہ چھبیس آدمی بمدت مذکورہ میں اہل اسلام سے حاکم مستقل وہاں کے ہوئے اور اسکے بعد

عظمت بدار کیفیت بہادر شاہ کی آگاہی اگر اسکا چاہئے تو مفصل مقالہ دوم میں بیان کیا جاوے گا

حکام کا احوال واضح ہو کہ سابق ایکے بت پرستی پر تھا اکثر راجہ تھا باغ و بہار

پیمبر کو دنیا سے اپنے ہی حاکم مستقل رہے ۷۴۲ شمسی سات سو بیالیس میں ایک شخص شمس

اس کا نام تھا جب وہاں پہنچا اسلام قبول کرکے نام اپنا شمس الدین رکھا اور اطراف کشمیر کا تاج

مدینہ طیبہ سے مشرف ہو کر خروج کیا اور اپنے زمانہ کے آدمی سب کے کی دین اسلام قبول

پیدا کیا اور ترقی کرکے تمام سلسلہ ان کی اولاد میں رہا حاکم بت کو قتل کرکے

اکبر بادشاہ کو دولت خداداد سے علی شاہ ہوا بعد اسکے اسکے بیٹے ہوا پس فتح علی راجہ

ہوا بعد اسکے رستم علی پر ہوا پس احوال اسکا معلوم نہ ہوا اور عہد میں خلد مکان شاہ جہان

اہل اسلام سے سلسلہ حکومت اور سلطنت وہاں کا اپنے ہاتھ میں رکھتا تھا کہ ابراہیم خان بیٹے

علی مردان خان ناظم و حاکم کشمیر نے اسکو پکڑ لیا اور وہ قید میں اسکے جان بحق ہوا

باقی واللہ اعلم اسطرح جیسے آدمی نوسلم آنہوں [illegible] بت کو [illegible] بستی میں [illegible] ہو کے ہیں اور آ

کئے ہیں کہ بت اختیار میں اقران انگریزی [illegible]

کشمیر کے حکام کا احوال

واضح ہو کہ اول

شاہ میر نام ایک شخص نوکر کشمیر کے راجہ کا تہا بعد فوت راجہ مذکور کے [illegible] الدین کے وزارت [illegible] راجہ [illegible]

میں آ پہنچا اور [illegible] سات سو [illegible] المخاطب بشمس الدین ہو کر سکہ اور خطبہ اپنا [illegible]

امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمت [illegible] مذہب کو رواج دیا مدت سلطنت کی [illegible] برس سے زیادہ [illegible] سلطان جمشید [illegible]

ایک سال [illegible] بادشاہی کی پس سلطان علاء الدین [illegible] کشمیر ہوا [illegible] بادشاہی کی پس سلطان [illegible]

[illegible] برس سلطان قطب الدین پندرہ برس [illegible] سلطان سکندر بت شکن چوبیس برس [illegible] سلطان علی شاہ

چہ برس پس سلطان زین العابدین کمال دولت و اقبال [illegible] برس پس سلطان حیدر ایک سال

دو ماہ پس سلطان حسن [illegible] بارہ سال پس محمد شاہ [illegible] آیا

ہوا اور دس برس [illegible] حکومت کی چونکہ [illegible] سادات [illegible] و بلاد

[illegible] جمع ہو کے [illegible] کشمیر [illegible] اور سید [illegible] جنگ ہوئی آخر کار سادات فراری ہو

اور سلطان [illegible] طرفداری [illegible] آٹھ سو [illegible] فتح خان ابن آدم خان

ابن سلطان زین العابدین خان کا ہوا [illegible] خان مذکور نے مدت نو برس حکومت کی

بار دیگر محمد شاہ [illegible] ہوا اور نو مہینے بادشاہی کی پس بار دیگر فتح شاہ [illegible]

کی اپنے اختیار میں کی اور ایک سال [illegible] حکمران رہا پہر محمد شاہ [illegible] بار [illegible]

بادشاہ دہلی کی فرمان [illegible] کشمیر ہوا اس دفعہ گیارہ برس گیارہ مہینے گیارہ دن

تھی کہ ملک چک نے اسکو گرفتار کر کے قید کیا اور سلطان ابراہیم فرزند کو تخت پر بٹھلا کر آپ وزیر اعظم ہوا
ابن محمد ابراہیم شاہ آٹھ مہینے آٹھ دن تک بادشاہی کر کے کوہستان میں بھاگ گیا پس [illegible]
شاہ ابن محمد شاہ مذکور تخت نشین ہوا [illegible] برس چہارم جلوس کے پھر اسکو [illegible]
مشغول مہمات سلطنت ہو کر انتقال فرمایا پس ابراہیم شاہ ابن محمد شاہ متوفی بادشاہ ہوا [illegible]
ہوا اسمعیل شاہ بیٹا اسکا ہوا [illegible] مہینے حکومت کی تھی کہ [illegible] سنہ ۹۵۱ [illegible]
ابن بابا اور کشمیر کو [illegible] خطبہ [illegible] ہوا اور [illegible] وقت [illegible]
معروف بہ ابتدا سنہ ۹۴۷ [illegible] اور [illegible] سنہ ۹۶۲ [illegible]
میں قتل ہوا بعد اسکے نازک شاہ پھر بادشاہ ہوا اور دو برس حکومت کی [illegible] ابراہیم
[illegible] شاہ [illegible] اور [illegible] پانچ مہینے [illegible] سنہ ۹۶۲ [illegible] اسمعیل شاہ [illegible]
مدت حکومت اسکی دو برس [illegible] حبیب شاہ [illegible] سلطنت [illegible]
[illegible] سنہ ۹۶۲ [illegible] غازی چک [illegible] مقید کیا [illegible] سلطنت [illegible]
سلسلہ کی زائل ہوئی اور غازی چک غازی شاہ سلطان ہوا اور چار برس [illegible]
[illegible] سلطنت [illegible] سنہ ۹۷۱ [illegible]
حکومت [illegible] برس [illegible] حسین شاہ [illegible] علی شاہ [illegible] سنہ ۹۸۶ [illegible]
[illegible] یوسف شاہ ہوا اور [illegible] حکومت کی [illegible] سنہ ۹۹۵ [illegible]
یوسف شاہ [illegible] فرزند [illegible] اکبر بادشاہ [illegible] اور [illegible]

خلقت میں منصب داروں کے ہوا اور کشمیر حوزۂ تصرف میں بادشاہ دہلی کے آیا اور سلطنت علیحدہ اس
خطہ کی منقرض ہوئی الحاصل جملہ اکتیس نفر دو سو اکتالیس برس تک جو مرقوم الصدر ہیں سلطنت
ولایت کشمیر کے بالاستقلال بہرہ ور ہوئے اور جب سلطنت گورگانیوں کی ضعیف ہوئی پٹھان خود سر ہو گئے
پس مہاراجہ رنجیت سنگھ نے سنہ ۱۸۱۹ اٹھارہ سو انیس عیسوی میں مطابق سنہ ۱۲۳۴ بارہ سو چونتیس ہجری کے
عطا محمد خاں سے لیا اور اب سنہ ۱۸۴۶ اٹھارہ سو چھیالیس عیسوی کے ستائیسواں سال ہی کہ رعایت افراد والا ان لاہور
کی ولایت کشمیر دار المظفر راجہ گلاب سنگھ کا ہی کہ دو برس ان پاس سردار عسکر راجہ رنجیت سنگھ کا تھا جنگ
و وقعات میں سکھوں کے واضح خاطر ناظرین ہوگا اور گلاب سنگھ نے بسبب مدد کے جو سرکار انگریز کو دی اور
آٹھویں تاریخ محرم الحرام کی سنہ ۱۲۶۲ بارہ سو باسٹھ ہجری میں مطابق سنہ ۱۸۴۶ اٹھارہ سو چھیالیس عیسوی کے
حکومت کیا ہی جونپور کے حکام کا احوال واضح ہو کہ ملک سرور نام الخاطب خواجہ
جہان سلطان الشرق خواجہ سرا سلطان فیروز شاہ کا اول فرماں روا جونپور کا ہوکر سنہ ۷۹۶ سات
سو چھیانوے میں دم استقلال کا مارا اور اکثر اماکن اس نواح کے مثل پرگنہ کول اور اٹاوہ اور کنبلا
بہرائچ اور رای بریلی اور بہار اور تربت وغیرہ پر قبضہ کر کے سنہ ۸۰۲ آٹھ سو دو میں تخت سے تختہ
تابوت پر نزول کیا زمانہ حکومت اسکا چھ سال پس سلطان مبارک شاہ فرزند متبنٰی اسکا قرن
فل نام ایک سال چند ماہ فرمانروا رہا پس سلطان ابراہیم شرقی نیک اخلاق
خوش وضع نے کمال عدل و داد سے اکتالیس برس چند ماہ تک بادشاہی کی پس سلطان
محمود شرقی جلوس کیا اور مثل باپ کے نیک بخت اوقات شریف اپنے عدل و

حکام مختلفہ کے بیان میں

ہوا وہ یں گذاری پس سلطان محمد شرقی بیٹا پانچ مہینے سروری کیا پھر سلطان حسین شرقی بیٹا بعد برادر
کے ۱۹ برس سلطنت میں گذرے سنہ ۸۸۱ آٹھ سو اکیاسی ہجری میں جونپور تصرف میں سلطان بہلول بادشاہ دہلی کے
آیا اور سلطنت اس سلسلہ کی منقطع ہوئی اکا وصل جیسے نفر کلمہ گو دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے باسٹھ سال
سے بیشتر کی سکہ و خطبہ اس مرزبوم کے بموجب منقولہ صاحب مراۃ الصفا کے ہوا ہیں اور بقول صاحب المورخین
مدت سلطنت خواجہ جہاں کی سولہ برس اور سلطان محمد شرقی کی تین برس پانچ مہینے اور سلطان حسین کی
گیارہ برس اور باقی بموجب مرقومہ بالا اس حساب جملہ ایک سو برس کئی مہینے ہوتے ہیں اور یہ بھی آیا ہے
اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مملکت مذکور کو سلطان سکندر بن سلطان بہلول نے سنہ ۸۹۸ آٹھ سو اٹھانوے ہجری میں بعد
مذکور کے ضمیمہ ولایت دہلی کا کیا ہے اگرچہ قبل اسکے سلطان بہلول نے قبضہ میں تحت آیا تھا لیکن فیصلہ تحقیقی
ہوا تھا اور اسی بقول راقم قبضہ میں سرکار سلطنت مدار کمپنی انگریز بہادر کے ہے اور وہ سے حکام کا ہوا
برہان الملک نام اصلی انکا محمد امین ہے باشندہ نیشاپور کے ابتدا میں انکو دارو غگی خواص بادشاہی کی عنایت ہوئی
تھی پھر سعادت خان بہادر جنگ خطاب اور خدمت توپخانہ کی اختیار پایا اور صوبہ اودھ کا ربا اختیار تھا
اسکے سپرد ہوا بعض خطاب برہان الملک سرمایہ افتخار کا حاصل کیے اور جنگ میں نادر شاہ کی شہرت مطلع کی
سنبھالا ہے اور خوب ہنگامہ نبرد کا گرم کیا آخر کار مجروح ہوکر گرفتار شاہ موصوف کے ہوئے پس چاہیے
کہ اپنی مضمون کے روز عید اضحی سنہ ۱۱۵۱ گیارہ سو اکاون میں قضا کیے صفدر جنگ ابو المنصور خان بہادر
بھتیجے همشیره زاده اور داماد برہان الملک کے ہیں اور وہ اول میں ندیم ہوے اور بعد فوت شہزاده داماد
شاہ بیگم تھے کہتے ہیں کہ خان موصوف جنگ میں شاہ ابدالی کی خوب لڑا کیا اور جب محمد شاہ نے

قضا کی اور احمد شاہ بادشاہ مستقل ہوئے اور ان سے قلمدان وزارت کا نہ ہزاری منصب اور نہ ہزار سوار اور برہان
الملک خطاب سے دہلی میں ۱۱۶۱ گیارہ سو اکسٹھ میں صفدر جنگ کو عنایت فرمایا واضح ہو کہ عرصہ قلیل میں درمیان
بادشاہ اور ان کے [illegible] ناموافقت آئی اور جیسے ہی جنگ [illegible] استمداد پای [illegible] سے انتظام الدولہ
قمر الدین خان کی [illegible] صوبہ [illegible] اودہ اور الہ آباد پر صلح ہوئی اور کام وزارت کا مسترد ہوا بعض صفدر جنگ [illegible]
بہت بنگالہ سے بادشاہ کی رخصت حاصل کر کے طرف مقصود کے نہضت کی انتقال صفدر جنگ کا اثنا میں ہوا
[illegible] ۱۱۶۷ گیارہ سو [illegible] میں [illegible] بیماری سرطان سے کہ پاؤں پر ظاہر ہوئی تہی ہوا بعد صفدر جنگ کے

شجاع الدولہ نواب ان کے بیٹے برہان الملک کے جائے پر باپ کی ممکن ہوئے اور تا دم حیات
[illegible] اور مددگار بادشاہ عصر کے کمال تہور اور جلادت سے رہے اور خلعت وزارت کا
مع قلمدان مرصع ۱۱۸۶ گیارہ سو [illegible] میں [illegible] شاہ عالم بادشاہ کی سعی سے انہی حاصل
کیا اور جب اجل [illegible] پہنچی بیماری [illegible] یعنی سرطان سے راہی عدم ہوئے پس مرزا امانی
نواب آصف الدولہ وزیر الممالک [illegible] یحیی خان بہادر پسر بزرگ شجاع الدولہ ۱۱۸۸ گیارہ سو
ستاسی میں مطابق سنہ جلوس شاہ عالم بادشاہ غازی کے بلدہ فیض آباد میں کہ قدیم نام
اس کا بنگلہ ہے مسند وزارت کو زینت بخشی واضح ہو کہ نواب بہت سخی اور نہایت شکار دوست
تہا چنانچہ [illegible] شیر اور جنگلی ہاتی شکار کئے مرزا علیخان لطف نے تذکرہ میں لکہا ہے کہ
[illegible] قید حیات [illegible] شیر کی کہال ان کے تیار کر رکھے ہیں اور ایک عمارت عالیشان
ہاتی دانت کی بنوائی تہی [illegible] ہنوز موجود ہو کی کہتے ہیں کہ اس کے ستون اور کڑیان وغیرہ

احکام مختلف

تخلص نام کو نہیں ہے اور کمال دستہ بزر بار دہلی شعرا کو انعام بخشے فیاض ہیں کہ جو کوئی [illegible] کیا تھا

نہیں ہے الا ایک ذہن ... خفیف ... کی فہم کا انداز کیا ہے لیکن ... اور کرد اوری ... [illegible]

غیر سو چہ ... الثانی ... تاریخ ربیع الاول کی ۱۲ ... ہجری ... میں ... آصفی ... الکہنو میں انتقال کیا

مادہ تاریخ ... تحفہ ... آصفی ... [illegible]

با قیات الصالحات ... ایک ... طبیعت ... کلام ... چنانچہ ... [illegible]

ہے اس عالیجاہ ... مشہور ہے ... آیات ... [illegible]

... نقش پا ... [illegible]

... اکبر ... [illegible]

... آصف ... [illegible]

سخاوت ... [illegible]

کہا یا ہے کہ ... ایک صورت ... [illegible]

... [illegible]

... ارکان دولت ... ایک شخص ... مقام ... [illegible]

اس ... رکھا تھا ... [illegible]

ترقی مراتب ... متوجہ ہوا ... ریاست اور جماعت ... انگلشیہ ... [illegible]

... الاختیار کردیا ... [illegible]

کلام مختلفہ سخن

[illegible]

ایلچی طرفندن ... دیوان [illegible] ... علیه‌ده ... [illegible]

[illegible] ... ایکی [illegible] ... اولوب ... [illegible]

[illegible] ... دیوان ... [illegible] ... مصلحت [illegible]

[illegible] ... آصف الدوله ... [illegible]

[illegible] سعادت [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... کمال ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... سعادت ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... کمال ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... آصف الدوله ... [illegible]

[illegible] ... کیفیت ... [illegible]

احکام متفرقه

بدامور یاں شروع کیں گورنر جنرل لارڈ صاحب بہادر نے مسٹر [illegible] کلکتہ کو طلب کیا اور بذریعہ صاحب ریزیڈنٹ بہادر
کے یہ لکہا کہ وزیر علیخان کو یہاں روانہ کردو چونکہ اسے حقیقت ساری کی یاد تہی اور نیز اسمیں مصلحت [illegible]
انگریز لوگوں سے اندیشہ مند عزم بالجزم حرب پیکار کا دل میں [illegible] روانہ ہونیکا [illegible]
[illegible] صاحب ریزیڈنٹ بہادر نے کہلا بہیجا کہ ہم ملنے کو آتے ہیں اور کہا بہی وہیں [illegible]
[illegible] پس روز موعود کو ریزیڈنٹ صاحب معہ [illegible] گئے اور باہم طعام خوردن ہوا
[illegible] کو مار ڈالا اور وہاں سے مکان کو اپنے اگرچہ بازار میں منادی کروای [illegible]
آمخفی ہوا اور نوبت ریاست عاریتی وزیر علیخان کو پہنچی اور انگریز صاحب لوگ جو شہر میں [illegible]
[illegible] سے مطلع ہو کر اپنے اپنے گہروں سے باہر آئے اور جمعیت کو ملا کر [illegible]
تمام دن [illegible] واجب [illegible] ہوئی اور جانب طرفین سے [illegible] صاحب [illegible]
آدمیوں سے [illegible] صبح اسکی افسران عالیشان انگریزی متعلقوں اور [illegible] کو [illegible]
اسیران [illegible] کردی اور فوج چہوڑ اور واسطے تعاقب کے روانہ کیے وزیر علیخان راہ میں [illegible]
بار [illegible] کیا اور منہزم ہوا آخر الامر [illegible] آدمیوں سے طرف [illegible] گیا اور پناہ حاکم [illegible]
[illegible] گورنر جنرل لارڈ صاحب بہادر نے مسٹر [illegible] نامہ [illegible] کیا کہ واسطے [illegible]
[illegible] لکہا پس راجہ نے وہاں کے بشرط معافی خون اور عدم قصاص کے [illegible] ارباب [illegible]
کیا گورنر جنرل لارڈ صاحب بہادر نے موصی الیہ کو شہر کلکتہ میں [illegible] قید کیا صاحب [illegible] بالفعل [illegible]
الحال [illegible] کتاب اپنی لکہا ہی کہ خود [illegible] مکافات میں اعمال شنیعہ کے وہ گرفتار انواع عقوبت و رنج [illegible]

تتمہ رقیمہ

احکام مختلفہ کے بیان میں

الامر کا یہی کہ اب یہ عرصہ ہوا نامہ نگار کو یہ بات معلوم کہ ایک عالمین ہیں زندہ ہیں یا مردہ واضح ہو کہ

نواب [illegible] منتظم اور نہایت محنت کش اور کمال دانا تھے اپنے منصب [illegible] کی نہج پر تھے [illegible]

[illegible] ۱۲۲۹ بارہ سے انتیس ہجری میں قضا [illegible]

[illegible] اور اعلم چنانچہ [illegible] مادہ تاریخ وفات کا تاریخ [illegible] یوں کہا ہے افسوس فریدوں [illegible]

[illegible] فیض الملک رفت [illegible] غازی الدین حیدر فرزند [illegible] اودھ جلوس

[illegible] جلوہ [illegible] واضح ہو کہ عہد سعادت [illegible] نواب [illegible]

[illegible] اور [illegible] الملاقات محمد اکبر بادشاہ دہلی [illegible] اور جہاں پناہ [illegible]

[illegible] اولیں گذرا [illegible] تاج [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور تمام مجلات [illegible] بالفضل [illegible] دہلی [illegible]

[illegible] وفاء اخلاص [illegible] اتحاد و وفاق تقریب جلوس [illegible]

سلطانی [illegible] علی الرغم جہاں پناہ دہلی کے قرار دیا [illegible] خلاف [illegible]

[illegible] بادشاہ [illegible] اور [illegible] فرمان استقلال [illegible]

[illegible] جلوس فرمایا اور [illegible] تہنیت [illegible]

[illegible] لقب اپنا [illegible] سکہ [illegible]

[illegible] غازی الدین حیدر [illegible] سکہ [illegible]

بیت [illegible] سکہ زد بر سیم و زر از فضل رب ذوالمنن

غازی الدین حیدر رو الاسب عالی زمین اور جلد وہاں [illegible] تقریب سلیح منتظر [illegible] کیا اور ایسی دعا
اور یہ بیان کو انکے جواہر گران بہا بابت ساتو اضع مدار کیا بادشاہ دہلی [illegible] انگریز [illegible]
کیا مطابقہ [illegible] ہم شاہ نے بیان [illegible] شاہ جہانگیر تاریخ [illegible] اس قول کو [illegible]
ادا کی یوں کہی [illegible] کو شاہ اودہ بادشاہ کر دیا [illegible] حکومت ان کی بالاستقلال [illegible]
غازی الدین حیدر نے بھی ستائیسویں ربیع الاول روز سہ شنبہ [illegible] بارہ سو [illegible]
کی اسی روز نصیر الدین حیدر فرزند شاہ مبرور جلوس فرمایا اور بعد نصیر الدین حیدر کہ وہ لاولد [illegible]
انکے آخر [illegible] بارہ سو [illegible] میں جادہ فرازد انکا اختیار کیا چونکہ [illegible] کی تاریخ کی
الامام باڑہ جدید اور رمضان [illegible] اور مسجد [illegible] کام مسجد کا [illegible]
تاریخ [illegible] جلوس کیا تھا [illegible] تاریخ آسیاہ [illegible] امجد علی بادشاہ
ایک [illegible] بارہ سو [illegible] دن [illegible] جلوس فرمایا اور بعد بادشاہ [illegible] شاہ واجد علی [illegible] امجد علی [illegible]
[illegible] بارہ سو [illegible] بادشاہ حکومت کو زیب و زینت ارزانی رکھا اور وہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] الحاصل صوبہ اودہ کا ایک سو آٹھ برس سے تصرف میں [illegible] مہاراجہ اور [illegible]
کے ہی اور دار الحکومت انکا شہر لکھنؤ ہے اور فی الحال [illegible] سلطان
صاحب بہادر اور صاحب اختیار ماہ ذیحجہ [illegible] بارہ سو [illegible] لکھا ہے کہ وقت میں
غازی الدین حیدر کے داخل خزانہ ایک کروڑ ستر لاکھ روپیہ [illegible] اور اب
ظلم و تعدی عمال کے [illegible] لاکھ روپیہ بدشواری [illegible] وصول ہوتا ہے [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

ہنگام کا احوال مظفر شاہ المسمی اعظم ہمایون گجراتی کہ فرزند سلطان محمد فرزند شاہ [illegible]

مرتبہ امارت سے ممتاز تھا اور خطاب مظفر خانی سے سرفراز اور ۹۵۰ میں گجرات کی حکومت

[illegible] پائی اور نظام [illegible] گردن کشی سے [illegible] کہ مظفر ہوا اس [illegible] اقتدار اور [illegible]

[illegible] سلطنت [illegible] استقلال [illegible] ۹۶۹ [illegible]

[illegible] سکہ [illegible] اور [illegible] گجرات [illegible]

[illegible] سلطان [illegible] مظفر شاہ [illegible]

[illegible] مملکت گجرات [illegible] بادشاہی [illegible] سلطان محمود شاہ [illegible]

[illegible] بادشاہی کی [illegible] سلطان [illegible]

[illegible] سلطان [illegible] اور [illegible]

[illegible] گجراتی [illegible] سلطان مظفر شاہ [illegible]

سلطان [illegible] شاہ [illegible] بادشاہی کی اور [illegible]

[illegible] بادشاہی کی پس سلطان بہادر شاہ ہوا اور [illegible]

سے ہمایون بادشاہ سے [illegible] ۹۴۳ [illegible]

[illegible] ہوا پس میران محمد شاہ بادشاہ ہوا اور [illegible]

سلطان محمود شاہ سلیم النفس نیکو اخلاق بانی [illegible]

احمد شاہ تقریباً سات برس کہتے ہیں بعد سلطان احمد شاہ کے اعتماد خان رکن السلطنت نے ایک
طفل کو سلطان مظفر نام فرزند سلطان احمد شاہ کی منسوب کر کے تخت حکومت پر بٹھلایا اور نیابت [illegible]
امور کلی اور جزوی کا ہوا ایسی سنہ ۹۹۵ نو سو پچانوے [illegible] سلطنت اس [illegible] سے زائل ہوئی اور [illegible]
میں اکبر بادشاہ نے کیا جانا چاہئے کہ چودہ نفر اولاد سے مظفر شاہ اعظم ہمایوں کی مرتبہ جلیل القدر
کو پہنچے اور وہ کم و بیش دو سو برس تک اور بلاد گجرات میں اسلام پر بالاستقلال حکمران رہے [illegible]
سلاطین اولو العزم دہلی کا رہا اور [illegible] میں بیان کیا گیا [illegible]
بابت متعلقان کا یک [illegible] کہ وہ مشہور ان قوم [illegible] تھا اور کچھ [illegible] میں دو [illegible] احکام [illegible]
ان احکام کا احوال نصرت داد ملک [illegible] خان [illegible] کہ وہ [illegible] سلطان علاء الدین
خلجی اور سلطان محمد تغلق شاہ کا آسودہ [illegible] کا [illegible] تھا اور [illegible]
واضح ہو کہ اول ملک موصوف نے سنہ [illegible] سات سو [illegible] میں طرف سے بادشاہ [illegible] حکومت
صوبہ خاندیس کی حاصل کی تھی پس نصیر خان [illegible] سے سلطان احمد خان گجراتی کی کہ
اپنے کو خطاب خانی کا دیا تھا [illegible] آٹھ سو [illegible] میں جو لشکر ان [illegible]
وارد ہند ہوا تھا اور چند بات [illegible] امیر تیمور کے سلطنت دہلی خراب ہوئی اور خطبہ اپنے نام کا کر کے
ملک عملی [illegible] قلعہ آسیر کا [illegible] تصرف اپنے لایا اور [illegible] کو [illegible]
مامور کر کے رونق بخش صوبہ مذکور کا ہوا اور سنہ آٹھ سو [illegible]
ایک شہر آباد کر کے نام اسکا برہان پور نام سے حضرت برہان الدین اولیاء قدس سرہ کے رکھا

احکام مختلفہ کے بیان میں

انتقال نصیر خان کا ۸۶۱ھ آٹھ سو اکسٹھ ہجری میں ہوا اور بعد اسکے میران عادل شاہ جانشین اسکا اور بیٹا موصوف
بھی ۸۶۴ھ آٹھ سو چونسٹھ میں رحلت کی میران مبارک المخاطب بعادلشاہ حاکم مستقل ہوا اور اسکی سنہ ۸۷۰
نوسو تیس میں ... داؤد شاہ بن ... اسکا بیٹا ... ہوا ... اور بعد اسکے بھی ۹۱۴ نو سو چودہ
میں ... شاہ بن ... نصیر خان المخاطب باعظم ہمایون مسند حکومت پر متمکن ہوا اس کے
سولہ ... نام سلطنت کی اختیار میں محمد شاہ بن عادلشاہ کے آئی ... فلاں ... اور
... ہوا اور میران مبارک شاہ بن عادل شاہ مشغول امور جہانبانی اور ... ۹۴۴ نو سو
... میں ... میران محمد شاہ ... مسند حکومت پر جلوس فرمایا اور
شاہ ... ۹۷۴ نو سو ... میں ... میران ... راجہ علیخان قائم مقام اسکا
ہوا اور ... ۱۰۰۸ میں اکبر بادشاہ ... سلطنت ... اور
بہادر خان ... اکبر شاہ بادشاہ دہلی ... کیا
اور ... قلعہ آسیر ... اکبر ... فتح ... بہادر خان کی شکست ہوئی
خاندیس تمام ... ممالک محروسہ ... شاہ ... صوبہ ... میں حاکم مستقل ...
اور دو سو ... برس حکومت ... خاندیس ... رفیع الدرجات محمد ...
قطب الدین ... اور طالب خان ... ۱۱۳۳ گیارہ سو ... میں
نواب آصف جاہ ... نظام الملک ... بعد رحلت نواب ...
سپہ سالار ... شہید ... اور ... ہوا کرتا

اور کیفیت ابتدا رقم سکہ تاریخ نجابت [illegible] انگریز بہادر میں اور تفصیل احکام سرکار [illegible] متعلقین سرکار دولتمدار

نواب نظام الملک بہادر والی حیدرآباد دکن اور [illegible] معطلت [illegible] بود [illegible] مشتمل [illegible]

عنوان اور [illegible] ثابت ہوتا ہے کہ بعد تشریف فرما ہونے حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ

التحیات والسلام فلک چہارم پر بطرس نام ایک معلوم مسیحی ولایت [illegible] اقلیم [illegible] کیا

سکونت اختیار کی اور وہاں کے لوگوں کو آئین دین [illegible] سکھلایا [illegible]

[illegible] یہی طریقہ جاری کیا [illegible] پادری [illegible]

مسیحی جادہ پر [illegible] آفتاب دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا افق ہدایت [illegible] طالع ہوا

[illegible] یہی پہنچا [illegible] عیسوی کی بادشاہ انگریز کی ولایت [illegible]

واجب [illegible] اور [illegible] اقلیم [illegible] بعض بعض [illegible] عیسوی [illegible]

میں سلاطین [illegible] نام ایک صاحب عیسوی [illegible]

تا آں کہ [illegible] اور تقویت دین کو [illegible] العلیم [illegible]

ہوئے اور اُن بندگان خدا نے جو سالک دین عیسوی کے تھے ملاقات کی اور طرف [illegible]

سلطان کے [illegible] مراسلات پہنچائے اور تالیف قلوب کرکے [illegible] ولایت کو [illegible]

[illegible] سپاہ [illegible] وغیرہ [illegible] اور [illegible] الغرض [illegible]

گذرنا [illegible] سال [illegible] اسلام کا [illegible] اور دین [illegible]

[illegible] پاپا [illegible] ارباب فرنگ [illegible]

لڑائیاں ہوتی رہیں آخر الامر صلح ہو کر یہ عہدنامہ قرار پایا کہ قسطنطنیہ قبضہ میں اہل اسلام کے رہے اور بیت

المقدس علاقہ میں ارباب فرنگ کے اور دونوں قوم کے لوگ زیارت اس بقعہ متبرکہ کی کیا کریں اگر

حایل مزاحم دوسرا ایکا نہو اتفاقاً بسبب اس قوم کے صاحب اکسب گروہ گروہ وارد اقلیم ہند ہوئے ازانجملہ انگریز

جیسے لوگ نیک نیتی سے اپنی ابتک ہنوز قایم ہیں بہر حال جو معاہدات اہل اسلام اور نابوں کے اس ضمن میں

جلوہ ظہور کا پایا یہ بیان واقعی ہوا ہے اور چونکہ اول ورود پرتگیزوں کا ہوا ہے اس اقلیم میں ابتدا انکا بھی

بیان کرتا ہی عنوان اول بدایت پرتگیزوں کے بیان میں بیچ اقلیم ہند کے [illegible]

تاریخ راجاؤں ہند کی اردو زبان میں انگریزی کتاب سے ترجمہ کی ہوئی میں لکھا ہے کہ اول جو ان نام پادشاہ پرتگیز و [illegible]

سنہ ۱۴۹۳ چودہ سو [illegible] عیسوی مطابق سنہ ۹۰۲ آٹھ سو [illegible] ایک بیڑا جہازوں کا واسطے دریافت بنگالہ ہندوستان

کے بھیجے تمام حدود میں افریقہ کے راہ پا کے ایک شہر میں پہنچے جو پایہ تخت [illegible] کا ہی رہا کیا [illegible]

جہاز یا روٹی [illegible] اس کا جو بیس مردانہ اور مرد دلیر تھا کیپ [illegible] گڈ ہوپ کہ وجہ تسمیہ اسکی معلوم ہو کہ

طوفانی ہو کر [illegible] شمالی [illegible] طرف جا نکلا تھا اسکو ایک [illegible] نظر پڑی [illegible]

دریافت باعث [illegible] کہ [illegible] اور احوال انکا [illegible] لیکن [illegible] لا علاج [illegible]

[illegible] ولا [illegible] کی [illegible]

چند روز میں [illegible] وہاں جا کر پہنچا تو معلوم ہوا کہ [illegible] مذکور [illegible]

حسن اتفاق [illegible] میں ہندوستان [illegible] دریا [illegible] تھا [illegible] الحق [illegible]

داود خدمت [illegible] اور [illegible] [illegible] ابھا [illegible]

سنہ آٹھویں ماہ جولائی سنہ ۱۸۵۷ چودہ سو [illegible] عیسوی مطابق [illegible] فصلی [illegible] بیچ [illegible] کی دی

[illegible] نام ایک شخص کو حاکم [illegible] مع [illegible] مذکور الصدر پروانہ کیا واضح ہو کہ کاہای مذکور

[illegible] پیدا [illegible] امر [illegible] ملک [illegible] کیا اور [illegible]

[illegible] راہ [illegible] نزدیک [illegible] بندہ [illegible]

[illegible] چودہ سو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سوال [illegible] ایک بندہ [illegible] حاکم [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible] اور [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible]

[illegible] چودہ سو [illegible] عیسوی مطابق [illegible] اور [illegible]

مسلمانوں کو [illegible] بادشاہ [illegible]

[illegible] عظیم [illegible] اور [illegible]

حکام مختلف [illegible] میں

جہاز اور بارہ سو آدمی انگریزوں میں سے چلا اور آٹھ جہاز ... واسطے تعلیم و ترویج مذہب عیسوی کے

... کیا ... برابر ... پندرہ سو عیسوی میں داخل ہندوستان ہو کر ...

... بادشاہ ... قبضہ کیا اور قیدی مسلمان گرفتار ... کا کام ... جو ہمراہ ...

... حاکم کی نذر ... اور موافقت ...

... سوداگروں کو ... طرف ...

حکم اخراج کا بادشاہ نے دیا اور فوراً ... پیدا ... اور جو لوگ کہ ... ان ...

بھی میں جہاز ان کا ... اسپین کا لوٹ لیا اور ان کا ... شہر ...

اور ... محمد قاسم فرشتہ ذکر میں حاکمان ملیبار کے یوں بیان کیا ہے کہ

... اہل فرنگ کہیں ولایت سے وارد ... اور ...

... ملیبار ... مسلمان ... ہندوستان ...

... زیادہ ... حاکم اس وقت کا باوجود ...

... قبول ... معاملات میں ...

جانب ... حکم قتل عام ... ملیبار ...

تمام مال ان کا لوٹ لیا اور ... آدمی ...

حاکم ... دشمن ... اپنے پناہ میں ... اجازت دی ...

... قلعہ تعمیر کریں اہل فرنگ یہ بات ...

[illegible]

حصار محکم واسطے ناخن بندی کے تیار کر لیے اور در ضمن اسکے ایک مسجد کہ وہ کنارہ پہ دریا کے بھی تھی تعمیر

بنا کیے واضح ہو کہ یہ پہلا قلعہ اہل فرنگ کا ہی جو دیار ہند میں احداث پایا انتہی پس سنہ ایک

کوچین مذکور سے البوکرک ساتھ ایک لشکر ... کے روانہ ہوا اور نصف ماہ جولائی سنہ

مطابق سنہ نو سو ... ہجری کے داخل بیت الحکومت ہو اسلطان بر ... ونکا مخبر ... آنے ...

چاہتا تھا کہ ایران مصر ہند وغیرہ کو عشرتگاہ اپنی کرے حسب الحکم اسکے بندر گوا ... کر ... کی کا ...

مقابل کالیکوٹ کے جہاز کو اپنے لنگر کرے مسلمانوں سے چاہا کہ وہ بمعذرت ... کی جو ...

اپنی کریں جب اس طرف سے اقبال ان امر کا نہوا التماس آدمیان کے جو اسکے جہاز پہ ...

سے تمام شہر ... روانہ بندر کوچین ہوا اور وہاں اسکے جہاز بھر کے یورپ کی راہ ...

میں جہاز اور آئے اور ... نیل مرام بہر کیے اور جاتے وقت کوچین کو واسطے محافظت کے ...

ایک چند سپاہیوں سے چھوڑ گئے بعد مراجعت اسکے حاکم ہند کالیکوٹ نے کوچین پہ ...

کیا لکھا ہی کہ انہے باوجود قلت سپاہ کے خوب مقابلہ کیا اور لڑ کے پہلے فتح یورپ کی ...

سپاہ پہ ہندوستان کے ثابت کی اور لکھا صاحب تاریخ کلکس ... کا ... کہ اس ضمن میں

حاکم کو ہا بندر ... کا ... موافق ہو گیا اسنے بھی ایک قلعہ تیار کر کے بفراغت تمام تجارت

میں فلفل و زنجبیل کی مشغول ہوئے ... زیادہ ترغصہ میں آکر کوچین پہ ... ہوا

چنانچہ ... میں بادشاہ وہاں کے بعد ... کے قتل کر ڈالے ... مقتول ...

پھر جمعیت اکٹھا کی اور جہازات اہل فرنگ کے زیادہ از ... اپنے ... سپاہ بھی فراہم

احکام مختلفہ سیر بیان میں

[illegible]

[illegible]

ہوئی ساحل پر پہونچا بیش از بیش برہم ہو کر چند پورٹ میں کہ جو کہ اس وقت بڑی [illegible]
لی ہوئی تھیں مراد ساحل کو درست بنایا بلیل مقصود مراجعت کر کے شاہان اسلام [illegible] اعانت
چاہی انتہای کلام سنہ ۱۵۰۵ پندرہ سو پانچ عیسوی مطابق سنہ ۹۱۱ نو سو گیارہ ہجری کے [illegible]
اس وقت [illegible] بادشاہ پرتگیز [illegible] روانہ کیے اور اپنی [illegible]
[illegible] رضامند ہوا [illegible] ہر چند کہ اس وقت [illegible] ہو الیکن اور [illegible] ظہور [illegible]
[illegible] ایک [illegible] کہ جہازوں پر قبضہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] حکومت [illegible] جہازوں [illegible] قوم پرتگیز [illegible]
[illegible] نام مشہور [illegible] سنہ ۱۵۱۰ پندرہ سو دس عیسوی مطابق [illegible]
[illegible] حاکم [illegible] دار الحکومت اپنا مقرر کیا اور [illegible] فصیل [illegible]
اور [illegible] قاسم فرشتہ [illegible] ساحل [illegible]
اور [illegible] ساحل [illegible] اونکا زور [illegible]
[illegible] بہت آدمی [illegible] مقتول [illegible] آخر کار پرتگیز غالب [illegible]
[illegible] مشہور رمضان سنہ ۹۱۵ [illegible] ہجری [illegible] اس وقت ساحل [illegible]
[illegible] کی جامع مسجد [illegible] اور تمام بستی کو غارت [illegible] ویران کیا
اور [illegible] آدمی [illegible] کر ڈالا اور [illegible]
[illegible] اور وہاں [illegible] زمیندار [illegible] کو [illegible]

قلعہ ہوا متصل قصبہ ایک حصار کہ بندر کا تو فتح متعلقات یوسف عادلشاہ کے بنگال لیکر مستقل ہو گئے تھے

مذکور الصدر ۱۵۱۵ پندرہ سو پندرہ مسیحی مطابق ۹۲۱ نو سو اکیس ہجری کہ ان دنوں میں بادشاہ

دکن کا محمود شاہ بہمنی تہا اور سلطان ہند کا سکندر لودی جو سبب فتنہ کے بارہ ہزار

عمل عیسائیوں کا ہو گیا اور اکثر پیشتر کے تھے ان لوگوں کی انتہا ہی میں بہوں [illegible]

الٹ کر ہوا اور بعضے لوگ پیش قدمی سے سامری کا پیچھا کیا بموجب گفتار محمد قاسم کہ [illegible]

سے طرف عالم کے راہی ہوا اہل فرنگ نے بیٹھے سے [illegible] مسقط کا صلح کر لیا اور [illegible] کا گوت [illegible]

نو سو انتالیس ہجری مطابق ۱۵۳۲ پندرہ سو بتیس عیسوی کے بیچ حدود مالیات کے دو [illegible]

۹۴۱ نو سو اکتالیس ہجری مطابق ۱۵۳۵ پندرہ سو پینتیس [illegible]

شاہ دکن [illegible] لیے اور ۹۴۲ نو سو [illegible]

[illegible] موافق ۱۵۵۵ پندرہ سو پچپن [illegible]

اور سکت اور سترہ قلعہ فتح کیے بعد ایک سامری بادشاہ دکن کیا اور عادلشاہ نے بالاتفاق [illegible]

سامری اس [illegible] ہوا اور قلعہ مالیات کا [illegible] بنگال لیکن ہجری [illegible] عادلشاہ [illegible]

قلعہ بر کہ [illegible] اور بندر کو پیشتے تھے ریاست نوکران ادوکے کیا [illegible]

اہل فرنگ آزار دینے میں مسلمانوں کے دلیر ہو کر بیٹھے جہاز جلال الدین اکبر بادشاہ [illegible]

سے فعل اہل فرنگ کہ معظمہ کو زادہ سفر کا آتے جاتے تھے وقت [illegible]

ارباب اسلام کو بہت ستایا کردار بس شقی ہوا اسمیں ہم مترجم انگریزی اور ہم صاحب تاریخ [illegible]

[illegible] قلعہ کا واضح کہ [illegible] اور [illegible] اکثر [illegible]

احکام مختلفہ [illegible] میں

سلطنت چین کی حکومت کرتا رہا ہے جیسا کہ بیان اسکا تاریخ ایران میں گذرا اور فرقہ پرتگال کا ہندوستان میں وارد ہونا

انگریزوں کا چنانچہ رقم پذیر خامہ نامہ نگار ہوتا ہے درضمن اسکے اور قوم ڈچ بھی جو کہ ولایت ہالینڈ سے یا

حاضر اقلیم ہند ہوئے تھے اس میں شامل ولندیز اور قوم فرانسیس اور ڈنمارک [illegible] رہا کیا جاوے

پانچ قومیں عیسائیوں کی ممالک ہندوستان میں آئیں اول پرتگیز کہ جنکا ذکر ہو چکا دوم ولندیز سوم

فرانسیس چہارم انگریز پنجم ڈنمارک اتنا اجمالی حال ذیل بیان احوال انگریزوں کو جو اصلی لکھا جاتا ہے

عنوان دوم قوم انگریزوں کا ہندوستان میں آنے کی تاریخ ہے جو زبان انگریزی میں [illegible]

[illegible] سنہ ۱۵۱۰ [illegible] مطابق سنہ ۹۱۶ [illegible]

اور [illegible] تاریخ کا جانا [illegible] انگریزوں [illegible]

آئے وہاں [illegible] راجہ [illegible] اس [illegible] انگریز جاوا [illegible]

جزیرہ [illegible] کرم مصالح [illegible]

[illegible] مطابق سنہ ۹۹۰ [illegible] انگریز [illegible]

[illegible] سنہ ۱۵۸۷ [illegible] مطابق سنہ ۹۹۵ [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] اور وہاں سے دریا [illegible] جزیرہ [illegible] اور جزیرہ [illegible]

کو آئے اور وہاں [illegible] چین کی تجارت کی [illegible] جزیرہ [illegible] مقام [illegible]

[illegible] جزیرہ [illegible] جاکر لنگر ڈالا اور وہاں

سوداگری شروع کی پھر سولھویں تاریخ شہر ۱۵۹۵ پندرہ سو اٹھانوے عیسوی مطابق سنہ ۹۹۵ نو سو پچانوے ہجری کے

جزیرہ مذکور سے نکلے اور دو برس کا سفر کر کے داخل ولایت ہوئے پس مملکت بنگالہ کی بہت تعریف سنی کہ بہار

زرخیز ہے الزابت نام خود شاہ زادی اور جنرال اڈمیرل ... سے بیان کیے بعد اسکے سنہ ۱۵۹۹ پندرہ سو ننانوے

عیسوی مطابق سنہ ۱۰۰۸ نو سو ننانوے ہجری کے رعایا نے سرکار گورنمنٹ سے تجارت بنگالہ کی اجازت لی اور تین جہاز

کشتی ساتھ لیکے انگلستان ولایت سے چلے اور رفتہ رفتہ تین برس بکنڈن ملابار اور مندل اور کوچین ہو کر ملاکا

اور پرتگیش غیرہ میں اگرچہ بارہا لڑائی کی یہاں کئی جہاز انکے طوفانی ہوئے نقصان پہنچا پس پلٹ کر چھوڑ کر

کوچ کیے وہاں بھی چند جہاز انکے خراب ہوئے آخر ولایت کے وقت آتے اس جا ... مال لیکر

بنگالہ ... بعد ... چونکہ مختصر ... کیفیت سوداگران انگریزی کا ... اولاد ...

مختصر بیان قلم ... بیان جاری کیا ... اسلام ... ذکر ... وغیرہ

ولندیز ... قوم ... تاریخ ۱۵۹۵ ... عیسوی ...

اول جزیرہ جاوہ ... اجازت ... سلطان ... طرف ...

... کے ... آئے اس ... ۱۶۲۶ سولہ سو

... اور کیلوان ... اور ... اور ... ولندیز ...

... ۱۶۱۱ سولہ سو ... پہلے مالدیپ کی طرف آئے اور وہاں سے

بازار کا اختیار کر کے اطراف و جوانب کو روانہ ہوئے پھر سنہ ۱۶۱۶ سولہ سو ... میں

تجارت ... کی ... آر کاٹ ... آ کر ... میں ... اور ...

سنہ ۱۶۰۰ عیسوی انگلستان میں ... ایک طرف آئے اور ... قیام کر کے ... شہر ...
اور نکبار اس طرح سوداگری کی ڈالی ہر چند کہ سبب آئے اور قیام میں اپنے سعی بلیغ کی ...
... کا رعایت ... بار ... خانہ ... رجوع کر ... طرف ... بارہ ...
ذکر ورود اقوام انگریزی ... بالا کہ ... اشارہ کیا ...
کتاب میں اپنی اس مقام پر ... کیا ... جس ... کی بابت ... سنہ ۱۶۰۰ عیسوی مطابق ...
... ہزار ... کے تمام ... تجارت ... کی ... بادشاہ ... سے ...
... سوداگری ... تجویز ... اور ... حکم ہوا کہ ... ولایت انگریزی ... تجارت ...
... ہزار ... کہ ... کی ... پیدا ... ز ... بیاد ... لیکن اور ...
... کیا کرنا ... اس ... کچھ ... ہو ... لوگ ... ایام ... تجارت ...
... سنہ ۱۶۱۰ عیسوی ... ایک ... عیسوی مطابق سنہ ۱۰۲۰ ... جری ... طرف ...
... اپنے ... واسطے ... تمام ... کے ... کیان مذکور ... دیا ...
... کرتی ... کوٹھی ... قائم کیا اور ... سنہ ۱۶۱۲ عیسوی ...
مطابق سنہ ۱۰۲۱ ہجری ... طرف ولایت ... روانہ ہوا اور ...
واسطے ... آدمی ... اور بادشاہ انگریز ... حکم ...
اور بار ... تجارت ... کرتے رہیں لیکن ... کوٹھی ...
... اور ... اس ... خارجا ... انگریز ...

احکام مختلفہ

احکام متعلقہ سکہ کے بیان میں

زبان فارسی میں نظم کیا ہوا جز دی ہی کہ سنہ ۱۶ سو عیسوی میں کوین الزابث نام شہزادی کہ اوس
وقت ولایت انگلستان کی تخت پر مسند آرای حکومت ہوئی ایک جماعت تجارت ہند کا ارادہ کرکے
ایک جماعت کو واسطے اس امر کے مامور کیا کہ کپنی مراد اس سے ہی اور فرمایا کہ کشتی میں جا کر وہاں
سے جنس یہاں کی خرید کریں اور امصار و بلاد میں ہر جانب ... حسب الحکم سلطانیہ
ستر جہاز ... ایک ولایت سے چلا اور راہ دریای ... بندر ... سرحد
... کوین الزابث نے ... جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ہند کی خدمت
میں ... ایک شخص ... کپنی ... کا
مضمون خط کوین الزابث ... محمد جلال الدین اکبر بادشاہ کے ... اور ...
کا جاری رہے اور تجاران ہندوستان ... اور جاری ولایت ... بازرگانان وہاں ...
آیا جایا کریں اور ... ایک ... لوگ ... پہنچا کریں ...
حاصل ہوگی ... ملا ... نام ایک شخص ... فتح ہو ...
رخصت ... خشکی کی راہ سے حلب کو آیا اور وہاں سے ...
جب پایہ تخت اکبر بادشاہ کا تہا داخل ہوا اور ... دربار نامہ کوین الزابث کا ...
مرقوم تہا گذرانا اور عرض کی کہ میں فرستادہ سلطان فرنگ کا ہوں اور ...
حضور میں پہنچا ہوں اور یہ نامہ ملکہ انگلستان کا ہی ... انگریزی ... اس وقت ...
تہا ... حسب الحکم سلطانی نامہ کو لیا اور مضمون مرقوم الصدر ... عرض کیا بادشاہ نے

[illegible]

احکام مفصله

سنا اور دیکھا کہ [illegible] دار الاماں [illegible] فرنگیوں کا [illegible] دریا پار ہوا اکبر [illegible]

ہم دریا کا [illegible] دربار سلطان [illegible] ولایت [illegible] سب [illegible] اور پادشاہ کا

[illegible] اور [illegible] کیا [illegible] ایلچی [illegible] خدمت [illegible] اقبال کا

[illegible] سلطان [illegible] دار [illegible]

[illegible] کیا [illegible] دیا [illegible]

[illegible] پادشاہ [illegible] کیا [illegible] جا [illegible]

پادشاہ [illegible] اقبال [illegible] جہان پناہ [illegible] سلطان [illegible] اور [illegible]

[illegible] فرمان [illegible] انگلستان [illegible] ولایت [illegible]

روانہ کیا اور [illegible] اور تحفہ نفائس [illegible] رخصت کیا ابھی [illegible]

پہنچا کہ [illegible] کا انتقال ہو گیا اور فرمان [illegible] انگلستان [illegible]

[illegible] پادشاہ [illegible] انگلستان [illegible] پادشاہ انگلستان [illegible]

[illegible] سال [illegible]

[illegible] کیا اور [illegible] زمان [illegible] پادشاہ [illegible]

[illegible] ماہ [illegible] سلطان [illegible] ۱۰۱۴

[illegible] صورت [illegible] بالجزم [illegible]

سلطان [illegible] اور [illegible] گجرات اور [illegible]

بہ عدن اور مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا کیطرف جانیکو اہل روم مانع آئے بسبب ضرر جنیہ بندر کہ وہیں پہنچی سردار قوم
پرتگیس کو ٹرتب کیدرا اسنے نصرتخان نام صوبہ دار کو بندر مذکور کے جو طرف سے جہانگیر بادشاہ کے تہا نامہ لکھا کہ اگر
تم انگریزونکو اپنے ملک میں آنے دوگے تو ہمارے اور تمہارے اتفاق نہیگا ہم بندر پر تمہارے چڑہائی کرینگے اور
آمادہ پیکار ہونگے نیابت بہی کہ انہیں دنوں چند برس آئے تہے طرف چلے جاوین نصرتخان نے سنکر جواب میں
اسے ارقام کیا کہ تم کیا چیز ہو اور کیا حقیقت رکہتے ہو جو بندر پر ہمارے یورش کرو دیکہا ہاں تمہارے پیچہ واقعی وکافی
ہون یہ لوگ حکم سے بادشاہ کے یہاں آئے ہیں عدول حکمی ظل اللہ کی کہیں ہو سکتی ہے عقل بگڑ گیا اور شورش سنبہالو
ایلچی پرتگیس کا جب اسطور کا جواب لکہ سورت سے کر دہ گو گیا پرتگیس دریے ایذا رسانی اور غارتگری کے
ہوئے جہازونکو دریامیں لوٹنا شروع کیا اور سردار قوم نے نصرت خان کو رشوت بہی قبول کیا
اندو باتونسے خان مذکور طرفدار پرتگیسونکا ہو گیا جسٹہا کر کے نصرت خان کو ایل طرف
پرتگیسون کے پاکر بدل ور ستر دہ ہوئے بندر مذکور میں تہا کہ جہانگیر بادشاہ نے جنت مکانی کی یاد کی
و بیکہ ۱۶۰۹ سولاسی عیسوی میں ولیم فنش صاحب کو سورتمین انہی طرف سے چہوڑ کر آگرہ کو آیا اور بیکار
ملازمت بادشاہ کی حاصل کی یا سمہ حسب بادشاہ کا گذرانا اس ضمن میں انگلستان سے ایک گروہ اور پانچویں
ازانجملہ میں سردار گروہ مذکور کا شرلی نام کپتان تہا وہ بہی سیدہا جو آیا گوا کو آیا اور وہاں سے سورت
کی طرف دریا کی راہ سے چلا اثناء راہ جہاز اسکا طوفان میں آکر ٹوٹ گیا بہت سے آدمی اور
اسباب وغیرہ غرق آب ہو گیا باقی لوگ جو رہ گئے تہے تباہی کہاتے ہوئے کنارے پہنچے بندر سورت کے
لیکن نصرتخان حاکم وہانکا جو کہ پرتگیسونسے موافقت رکہتا تہا انہیں بسنے ہی آنے نہ دیا ::

ہر چند کہ ولیم فریزر نے سعی کی اور بہت سمجھایا لیکن خان مذکور نے نہ مانا دیتے سمجھا کر باہر صاحب انگریز بہادر
سے بھی پرورش سے انکار کیا عاجز ہو کر تنہا سورت سے چلا اور آگرہ میں اکبر شاہ کے پاس آیا
خشکی کی راہ سے لاہور اور سندھ اور ایران اور بغداد اور حلب وغیرہ سے ہو کر انگلینڈ کو چلا گیا فقط معتبر
اور کپتان شوری نے ہندوستان میں حضور جہانگیر کے ذریعہ ہی سے پادشاہ کے احوال سے بیشتر انگریز بہت مہربان تھا ارادہ
سے محل میں ان سے ایک ہر ستار میں سیمی کپتان تبری ان کو کچھ صاحبی بہت اکرام دیا اور شہزادہ خرم کی ہو کر
مقرری کی اپنے اس امر کو واسطے آیا کہ کار آئے بہت غفلت جانا اور شہزادہ قبول کیا اور خدمت میں جہانگیر بادشاہ کی
تمام کیفیت اپنی تباہی کی اور کیفیت ہمہ دلی نقصان کی گذارش کی پادشاہ نے ان کو بلایا اور حکم
مرد سمجھے اور بجا نہ دیکھا بار بار خدمت ہو کر بھی جا باتیں عرض کی کہ بادشاہ رضامند ہو اور
اپنے ملک کو واپس چلا گیا سب انگریز کا کچھ مدعا حاصل نہ ہوا سب بیشتر انگریزی انگلینڈ کی طرف
ارادہ کیا کشتیاں انگلیس حسن عمل سے اپنے جہاز بار بار دربار جہانگیر کو ان سکونت کیا
مقرر کیا تھا اور ہر ایک پیچ و واسطے عدم حصول تنخواہ بیشتر انگریزی رشوت وغیرہ سے سلوک کیا
کر لیے تھے ویسے ہی ارادہ سے لوٹ جا بیشتر انگریزی انگلینڈ کو مطلع ہو کے اس امر کو بھی واسطے
مصلحت تھا اور دریچے منافعت کے ہوا سطح ہے کہ اسکی بی بی کے دو بھائی تھے انہیں سے ایک
کہا کہ بیشتر انگریز ولایت کو جائے والا ہے الیتہ بہن کو بھی تمہاری لیجا دیکھا بس دوست جدا
ہو جاوے کی مناسب ہی کہ آپ ساتھ نہ دو انہیں یہ بات درست معلوم ہوئی پس انگلستان کو
سب یہ کہا کہ ہم اپنی بہن لیجانے نہ دینگے جب ہو تمہارا چلے جاوے بیشتر انگریز کو جدائی نہ ...

احکام مختلف

ہو اور اسہوائی لا علاج فسخ عزیمت کر کے جناب باری سے امید وار رہو دو بہبود کار ہا اور ...

جیسا مقتضے وقت کا ہو ویسے گذارہ دنیا کا ... بادشاہ متوجہ ہوا ... انگریز آئندہ ...

کا سبب از حقیقت کیا گیا ہے پس ۱۶۱۱ سنہ عیسوی میں ایک انگریز ...

سے چار جہاز ... طرف ہندوستان روانہ ہوا ... جہانگیر بادشاہ ... اسی ... سال ...

میں کہ ... بندر سورت کو پہنچا اور آپ ... جہاز ... اہل ...

حاکم ... وہاں ... گرفتار کر لیا اور ... لیجو ... وہاں ...

ایک بار ... اور تاجر کو ... حاکم ... اور ...

میں پہنچا اور سلطان ... سوال و جواب ... فرمان ...

... اکثر ... پہنچا ...

میں ۱۶۱۵ سنہ عیسوی ... انگریز ... بادشاہ ...

... چار جہاز ... اور ... حاکم ...

... اور ... کپتان ... سورت ... تو وہاں

سے ... اور ... بادشاہ سے رخصت ہو کر ...

... اور وہاں سے ارادہ سورت کا ... در یا ... جہاز ...

... لیکن ... فقط ...

... ایک تاجر ... پاس ...

نکل کر سورت میں آ رہا تھا سورت سے روانہ ہو کر مدراس صاحب کے پاس آیا اور مخالفت سے [illegible]
محی اللہ کو خبردار کیا اور سپاہ کیا کہ خان مذکور کو [illegible] سورت میں
کسی صورت سے [illegible] اپنے نزدیک طلب [illegible] مدراس صاحب [illegible] کشتیان [illegible]
سے جا کر تیار رہیں ان کا مائل ہوا اور [illegible] کشتیان تمہاری [illegible]
میں [illegible] خان [illegible]
اور سپاہ کہلا بھیجا کہ [illegible] بادشاہ کو عرضی [illegible] سورت میں آ کر [illegible]
جا دیکی ہماری کشتیوں کو [illegible]
[illegible] ماہ اپریل ۱۱۹۱ [illegible] عیسوی مطابق [illegible]
[illegible] کشتیوں [illegible] مدراس صاحب [illegible]
بادشاہ کی [illegible] سورت میں [illegible] جہاز [illegible]
طرف [illegible] مدراس صاحب [illegible]
[illegible] مدراس کو بھیجا اور وہاں [illegible] جہاز [illegible]
کیا کہ اپنے بادشاہ [illegible] نقصان کا [illegible] اور سورت میں [illegible]
اونہوں نے [illegible] جہاز [illegible]
پندرہ ہزار روپیہ [illegible] ولایت کو چلا گیا اور [illegible]
انگریز [illegible] جہاز [illegible] سورت [illegible]

احکام مختلفہ

جہاز نے بہی اونہوں سے مقابلہ کیا اور جنگ میں دو کشتیاں انگریزوں کی پکڑ لیں کپتان لیسٹ صاحب

سپاہ میں اسکے گجراتیوں کی کشتیاں جو مال کی بہری ہوئی تہیں کہیر لیں اور اپنے قبضہ میں کر لیں

ان روزوں میں نواب خان میر جعفر خان صوبہ دار سورت ہوا تہا اپنے خرچ ... اس حادثہ کی ...

آیا اور کپتان سے ملکر باہم صلح کی ملامت کیں اور کہا کہ مقدمہ اب تم اطلاع دوستی کی ...

تمہارا مال بلا تامل بندر سورت میں آیا کرے کوئی مانع نہوگا اور تمہیں اندیشہ نہیں دیکا کپتان لیسٹ صاحب

کہا کہ تم طرفدار پرتگیزوں کے ہو اور فیما بین ہمارے اور انکے خصومت ہے چونکہ دوست کا دشمن دشمن ہوتا ہے

بے آشتی کرنے معلوم ہوا ہمیں تمہارے اسوقت بیان ضرورت ہیں میں ... نہیں میر جعفر خان جو کہ

متعلق سپہ سالار گجرات کا تہا شیخ صفی نام حاکم کو وہاں کے اطلاع کی اور لیسٹ کو کہا کہ انگریز سورت میں جا جا

ہیں اور صلح کے متوقع ہیں شیخ صفی نے بعنوان الصلح خیر مضا کہ جدال و قتال کیا جا اور آپ ...

بندر سورت کو آیا اور کپتان لیسٹ صاحب سے ملاقات کی اور تمام سوال و جواب کئے کپتان لیسٹ صاحب شیخ صفی ...

نوشتہ جات شیخ صفی کے درست عہد نامہ لکہ کر جو الکہیا اور جو عہد نامہ کہ شرائط میں ... جہد نامہ ...

حاکم گجرات دستخطی جہانگیر بادشاہ سے مزین کیا ہو ... ... ۱۶۱۲ ...

عیسوی مطابق سنہ ... ہجری ... اور ... اول ...

مدائن ... باب العدن پر اہل جہاز ... کی باد پرس نہوگی دوم ...

آدمی بار در کرشل ... اور ... نہوگا اور ... دربار سلطانی ... سوم جو وقت

مال تجارت کا بارہ ... بندر سورت ... مطلع ہو کر ... دی کر ...

سوداگر شہر کے جاکر یہاں دہنیں خرید و فروخت کریں چہارم [illegible] تین روپیہ سیکڑا محصول مال

کا لینا پنجم جو مال کہ خراب ہو جاوے اور سستا بکے یا دس مال کی قیمت اسکی کم ہو محصول کا نہ لینا [illegible]

جو مال بیپاری کے گھر دلی کو سوداگر لوگ بھیجتے ہیں پھر کر شہر کو لیجاویں ضرور ہی [illegible]

تعین ہو جاوے اور کسی پہر آمدنی کی [illegible] نہو ہفتم جو تاجر کہ شہر میں فوت ہو مال اوسکا [illegible]

نہو ہشتم جو جہاز کہ تباہ ہو جاویں یا تمام آدمی اوسکے [illegible] مال [illegible]

اسکا انکی حفاظت [illegible] کہ دوبارہ جو کپتان آویں اونکے کپتان کو سپرد کر دے نہم [illegible]

کو دریا [illegible] یا فریب گرفتار کر لاویں [illegible] اوسکو [illegible] اور [illegible]

اسکو دلوا دیجئے دہم جو انگریز کہ فرقہ کمپنی سے باہر ہو اگر [illegible] اختیار [illegible]

بندر [illegible] کی [illegible] کہ حکم [illegible] ہیں یا [illegible] دہان [illegible]

مجلس [illegible] آدمی [illegible] اوس بلاد میں ہو اسکے بلکہ کسی نوع کا [illegible] اور نقصان

[illegible] یازدہم [illegible] اہل [illegible]

[illegible] قیمت اسکی [illegible] اور محصول [illegible]

تین روپیہ سیکڑا سے زیادہ نہ طلب کریں دوازدہم اگر کوئی شخص [illegible] اہل [illegible]

جان یا مال کا نقصان کرے تو فوراً حاکم اس بلد کا اور [illegible] انصاف [illegible] فیصلہ [illegible]

حمایت بندر کی روانہ کیا اور [illegible] اوس بارہ [illegible]

بہتر جو ان [illegible] بھی تھا کہ یہ عہدنامہ چالیس دن میں مہر و دستخط [illegible] بادشاہ کی [illegible]

لکھتے ہیں کہ جب عہدنامہ مذا ایشفصہ ہو کر ملاحظہ جہانگیر بادشاہ کے آیا بادشاہ نے سب قرار داد

پذیر کیے اور حسب الاقرار مہر و ہم کیے چالیس دن کے اندر مہر و دستخط سے اپنی سرفراز

ہدایت ہو عہدنامہ پذیر کر کے کپتان لیت صاحب خاطر جمع ہو کر بندر سورت میں آ

اسیر فوج کشی کی وقت جہانگ کی منہزم ہوئے اور کپتان مذکور مظفر و منصور حاضر

ہو کر چلا گیا [illegible] جمع ہوا کہ [illegible] آپ کے اور تجارت کیا کی وہاں کپتان

ہو گیا اور انگریز لوگ گجرات بڑھ وہ کوٹھی بنا کر [illegible] سوداگری شروع کی

[illegible] کہ اگر [illegible] کو [illegible] آخر [illegible] اپنی حکایت [illegible] دیکھنی

حضور میں جہانگیر بادشاہ کے عہد ہی کی بابت مطلب [illegible] ہوا اور فرمایا کہ پرتگیزوں کے

اور [illegible] کر دوا [illegible] حسب الاقرار [illegible] واسطے اخراج پرتگیزوں کے ارادہ

[illegible] کر لی چونکہ [illegible] اور [illegible]

[illegible] سپہ سالار [illegible] سوال جواب [illegible] بادشاہ کی [illegible] جہانگیر بادشاہ کو ملتفت

طرف اپنے کپتان [illegible] شاہجہان ولیعہد [illegible] ذوالفقار خان نام [illegible] اپنے طرف

بندر سورت کو بھیجا اور [illegible] گجرات سے کوچ کو جا کر پرتگیزوں سے موافقت کر لی

اور [illegible] انگریز [illegible] کر دیا بس [illegible] حضور میں جہانگیر بادشاہ

کے حاضر دربار رہا کرتا تھا مزاج سلطان کا [illegible] چنین کا [illegible] چنان کیسی اپنے صاحب اور

[illegible] مخاطب [illegible] سالار کمپنی کو عرضی کی بابت آخر سنہ ۱۶۱۵ عیسوی [illegible] ہجری میں

مسٹر ٹامس نام ایک انگریز نامہ سلطان کشور انگلند کا واسطے سلطان ہند لیکر بندر سورت پر آیا جو بکمال

احتشام مسٹر دلفشان تھا جیسے مسٹر مذکور یکہ اور تاریخ کی تیاری کی اول ذو الفقار خان نائب صوبہ

صوبہ تبریزی خرابی بسیار دیکھ اور بدون مسٹر مذکور دیوان میں باریاب ہوکر انگریز کو حضور میں جہانگیر بادشاہ کے تھا

لایا جیسے جا بجا ہند کے امرا کی تمام کیفیت آیند مسٹر کی سمع نامہ سلطان کشور انگلند اور بادشاہ کی درگاہ

خان کی سیاہ مسٹر مذکور کے گزارش کی بادشاہ نے مسٹر کو ذو الفقار خان کے پاس فرمان بدلانے کا بھیجا

تحویل سلطان کشور انگلند ہوا اور جمعہ و سورت میں بیمار تھا اس سبب ذو الفقار خان کے سلطان کی

مسٹر کو اطلاع کیا مسٹر مذکور اول دیوان میں انگلر طرف دکن کے آیا اور موضع مانڈو میں شہزادہ پرویز سے

ملاقات کی جو کہ شہزادہ طرف مہم دکن کے تھا شہزادہ مذکور سے ملاقات کر کے واپس آیا

مین کوچ کیا الہ کی اجازت لی بادشاہ سے اجمیر میں تھے مسٹر مذکور نے مانڈو سے

طرف اجمیر کے کوچ کیا اور سولھویں تاریخ جنوری کی سنہ ۱۶۱۶ سولہ سو سولہ عیسوی میں شرف اندوز

ملازمت سلطان ہوا اور تحائف وغیرہ گزرانے اور شہزادہ جہانگیر کی بھی ملازمت سے بہرہ اندوز

ہوا اور سلوکی ذو الفقار خان کا گزارش کی پس گو جو بیوپاری جو کہ بار جاتے ہوا

اور دوالی گجرات کا ظلم عرض کیا کہ جیسے مسٹر مذکور کو قید کر کے بہت سا روپیہ لیا

ایک فرمان اس مضمون کا نام حاکم گجرات کے لکھا کہ تمام مال اور اسباب مسٹر کا واپس

کر دو اور انگریز تاجروں کو عزت کیا کرو اور محصول زیادہ نہ لیا کرو

دولت جو کچھ ان کو حکم انگریزیہ ملا صادر ذو الفقار خان کو سخت عرض و جواب وغیرہ

خدمت میں شہزادہ جہان ولیعہد حضور زبان [illegible] کے بسبب قلت [illegible] انگریزی [illegible]

ہوئی آئین [illegible] ہے کہ آپ [illegible] کلام [illegible] تکمیل [illegible]

پیر [illegible] اور اپنی عرض [illegible] پادشاہ [illegible] کلام [illegible]

ارسال کران قیمت [illegible] ادویہ [illegible] عمدہ [illegible]

سرکار دولتمدار [illegible] جہان پناہ [illegible] ولایت [illegible]

زبان [illegible] پادشاہ [illegible]

[illegible] عرض کی [illegible] شہزادہ [illegible]

دوسری طرف [illegible] انگلشیہ [illegible]

فرمایا [illegible] وزیر [illegible]

عرض کی کہ [illegible] ملاحظہ [illegible] آئین [illegible]

[illegible] ١٢١٢ [illegible]

[illegible] العرض [illegible] ملاحظہ [illegible]

[illegible]

[illegible] درگاہ والا [illegible] روانہ [illegible]

[illegible] ارکان دولت اور [illegible] وزیر اور شہزادہ [illegible] ولیعہد [illegible]

ارسال [illegible] اور [illegible] بارگاہ [illegible]

انہوں نے حضور میں عرضی کہ جہاں پناہ لنگرگاہ بندر سورت کی اختیار میں پرتگیزوں کے رہا ہے
کہ از تجارت اسجا انگریزوں کی ہوا کرتی تو ممّا اور جدہ اور حجاز وغیرہ کی سوداگری میں نقصان
اسطرح بادشاہ کو سمجھایا اور وزیر نے لکھدیا کہ شہر ہگلی میں انگریزوں کی تجارت جاری رہے اور
وہاں اپنی کوٹھی بنا کریں اور تین ہزار روپیہ سالانہ محصول دیا کریں مضایقہ نہیں اس عرصہ میں
سنہ ... جشن تولد بادشاہ ظل اللہ کا مقرر ہوا اس دن بار عام میں وکیل بھی جا پہنچا بادشاہ نے حکم
لکھہ دیا لیکن خدمت وزیر کی عرضی کہ حسب الارشاد ... العرض قلم بندی ہوئی اور ابتک ملاحظہ میں
جہاں پناہ کے نہیں آیا بندہ امیدوار ہے کہ علیحضرت کو وزیر نے ... پسند نہ کیا ... اور وہ
بھی بے نیل مرام رہا اس کے بعد منشی محمد ... طرف شاہزادہ کے رجوع کیا تھا کہ اس ضمن میں جہازات
کمپنی انگلنڈ سے بندر سورت پر آئے اور پرتگیزوں سے مقابلہ کیا جنگ میں پرتگیز غالب اور ...
... سورت میں اکر ... نامہ بادشاہ انگلنڈ کا جو ساتھ لیکے آئے تھے دار السلطنت
نزدیک ... بھیج دیا ... وہ نامہ لیکر حاضر دربار ہوا اور گذرانا بادشاہ نے لیا اور
پڑھوا کر سنا اور ... متوجہ ہو کر اول کیفیت بادشاہ انگلنڈ کی پوچھی اور احوال اسکی
سلطنت کا دریافت کیا ... فرمایا کہ ہمارے فرمان ... کھوڑی وغیرہ ...
وجہ قیمت میں اسکی بھی عنایت کی ... عرض کی کہ جہاں پناہ سے ... سورت میں
ہوتے ہیں کہ بارہ میں بیچ ... ذوالفقار خان حاکم سورت کو حکم ہو کہ ...
... روانہ بارگاہ جہاں مطالع کریں بادشاہ نے شاہ جہان نے فرمایا کہ فرمان نام ...

احکام مختلفه

تیسرا وقعہ احکام مختلفہ کے بیان میں

ذو الفقار خان کے لکھو کہ تمام سوغات ولایت انگلنڈ کے اور تحائف وغیرہ سے حضور والا مین روانہ کردے بموجب ارشاد والا کے فوران کیا اور نفایس وغیرہ بجنس اگر ملاحظہ مین گذرے بادشاہ بہت خوش ہوا اور کہنا اپنی مہر سے ایسا لکھہ کر عنایت کیا کہ جو حاکم سورت کا ہو انگریزون کو وہان واسطے تجارت کے جاے دے وضع کا ظلم روا نہ رکھے بفراغت تمام اسباب بازرگانی کیا کرین ایک حبہ محصول کا ان سے زیادہ طلبی نکرے بہت خوش ہو کر مقضی المرام مرخص ہوا اور بندر سورت مین انگریزی کوٹھی کا بندوبست کیا اور وہان سے ایران کے حضور اصفہان کو چلا گیا پس اسوقت سے کشتیان سوداگران انگریزی کی ہر سال فراوانی سے مین انگلستان سے آتی ہیں بیس برس کا عرصہ گذرا تھا کہ جیمس بادشاہ مرقوم الصدر ولایت انگلنڈ کا سنہ ۱۶۲۵ عیسوی مین فوت ہوا اور چارلس تخت سلطنت پر وہان کے قایم ہوا متعاقب اسکے دو برس بعد جہانگیر بادشاہ فرمان ہند کا بھی انتقال ہوا اور شاہزادہ شاہجہان نے فرمانروای اقلیم ہند کی قبضہ اپنا کیا بعد چندے دختر شاہجہان بادشاہ کی بیمار ہوی حکمای معروف وہان کے مداوا مین اسکی سعی بلیغ کی کچھہ فایدہ نہوا اخراج شاہجہان بادشاہ کا بسبب جوش الفت پدری کے نہایت متردد اور متفکر تھا کہ کسی درباری نے عرض کی کہ جہان پناہ بندر سورت مین ایک انگریزی حکیم ڈاکٹر بلٹین نام بہت ہوشیار ہے اسکی طلب ہو انشاء اللہ تعالیٰ علاج سے اسکے صحت حاصل ہوگی فرح شہزادی کا دو برا ہو چکا عرض پذیرا ہوی غرض بادشاہ نے حکم کیا ڈاکٹر مذکور آیا اور علاج اسکا شروع ہوا اور بقول صاحب شاہجہان نامہ اور مہر تاریخ عالمگیری اور بموجب کتب انگریزی کے سنہ ۱۶۳۶ عیسوی سولاسی عیسوی مطابق سنہ ۱۰۴۵ چھیالیس ہجری کے ڈاکٹر لکھتے صاحب انگریز وارد بندر سورت ہوا ان روز وہان

دختر سلطان کی بیمار تھی ارکان دولت نے طرف حکیم مذکور کے رجوع کیا بہر کیف عنایت الٰہی شامل حال
تھی شہزادی اچھی ہو گئی شاہجہان بادشاہ ظل اللہ نہایت خوش ہوا اور بہت صلا اسکو عنایت کیا اور ایک عہدنامہ
لکھدیا کہ خلاصہ جسکا یہ ہی خلاصہ عہدنامہ شاہجہان بادشاہ اسمی ڈاکٹر بلٹین صاحب سرجن
معافی محصول تجاران ڈاکٹر بلٹین صاحب سرحد ہندوستان جہان جاوین بے محصول تجارت
کرین کوئی انکا مانع و مزاحم نہو پس ڈاکٹر صاحب مذکور مطلق العنان ہوکر طرف بنگالہ کے واسطے تجارت کے راہی
ہوئے اور بالیسر بندر سورت سے وہاں پہنچے حسن اتفاق جب وہ وہاں پہنچے زوجہ حاکم بنگالہ کی بیمار تھی اور حقیقت
مشرف آدمی کی بستی تھی ناتا ڈاکٹر صاحب مذکور کا سبب زندگی کا جانا اور طرف رجوع کیا قدرت خدا وہ بھی علاج سے ڈاکٹر
بلٹین صاحب کے اچھی ہو گئی حاکم بنگالہ نہایت خوش ہو کر صدر پروانگی دی کہ جو کوئی سوا سپاہ مقیم تمہارے
سے آوے بہ فراغت تمام تجارت کرے کوئی مانع نہو گا اور جابجا اس کی تعمیل اس میں تقید کردی ڈاکٹر صاحب نے بندر
سورت میں اپنے لوگوں کو کیفیت لکھی اور کہلا بھیجا کہ بلا تامل تم کشتیاں تجارت کی اس طرف روانہ کرو اور انگلینڈ
بہی اطلاع کی وہاں سے سنہ ۱۶۴۰ سولا سو چالیس عیسوی مطابق سنہ ۱۰۵۰ ہجری پچاس کشتیاں بنگالہ کو آئیں
بقول مورخ انگریزی آٹھ سو کی سوداگر تھے ڈاکٹر صاحب نے انہیں نواب سے ملاقات کروائی و خلعت دلوایا تب
اسباب ریشم اور پشمینہ کا ولایت کو روانہ ہونے لگا اور وہاں کا بہت سا مال یہاں آنے لگا پس ہوگلی
بندر میں ایک کارخانہ ریشم و پشمینہ کا ہوئے لوگ بسنے اور اس امر کی اجازت لی کہ ایک سردار اور
تیس سپاہی بڑے بڑے تجاروں کے ساتھ رہا کریں پھر چند روز بعد حسن تدبیر سے تھوڑی جاگیر بنا کر لی
اور ایک حصار مستحکم واسطے پناہ کے بنام فتحہ دفع بنا کیا و قبیلہ حاکم مشہور ہے ہوگلی بندر میں

تیسرا

احکام مختلفہ کے بیان میں

کرتے تھے انہوں نے جگہ دی اور وے وہاں باطمینان تمام مصروف تجارت ہوئے اور درخت اتبہ و نارجیل ایسے نصب کئے کہ بیگنہ جو اسپا سو برس انکے بیچ کو ٹھیاں بنا کر کے رہتے تھے اور بیشتر قلعجات اور معبد انہوں نے وہاں بنا رکھے اور بہت سے جنگی جہاز ان پاس فراہم تھے اور قوم اولندیز بھی کچھ برس قبل انکے اسی ضلع میں کوٹھی کیطرح ڈالی تھی یہ اور وے بالاتفاق ضمیر بارہ اپنے مضبوط کر کے تسخیر ہوگلی کا ارادہ کئے وقاسم خان صوبہ دار بنگالہ نے عزم فاسد سے انکے آگاہ ہو کر حضور والا میں عرضکی بادشاہ بہت خفا ہوئے اور فرمان آ الا قد عالی لکہا کہ انہیں ایک کے رہنے دیں قاسم خان لکہنے بموجب یرضیت بندہ خواہ بیشتر اور معصوم زمیندار صوبہ بنگالہ کو مع فوج بہت سے انکے کیطرف روانہ کیا وے مقابلہ کئے خوب لڑائی چلا بہت لوگ مارے گئے اور بہت قتل کئے معبد اور بت انکے توڑے اور چند گرفتار ہوئے قاسم خان اکو روانہ حضور والا کیا یہاں تک کہ اکثر لوگ اپنی کو بادشاہ دین پناہ نے ایسا فرمایا کہ اسلام کر کے چھوڑ دو چنانچہ حسب الارشاد چند کو توفیق رفیق ہوئی اور ربقہ اسلام کا گردن جان میں ڈالا بندے رہائی حاصل ہوئی اور جو کہ طریق ضلالت پر اپنے رہے اور نور ہدایت سے دل انکا روشنی نہ پکڑا جبس اختیار کئے اور کہتا صاحب جاج نامہ کا کسیا ہی کہ بادشاہ نے ان لوگوں کا جان بخشی کی اور چھوڑ دیا اور ۱۰۴۷ سو لاسی بابت ملک وہان بیچ ولایت کے شاہ انگلیش و دختر اپنی کا ملک سر چارس دوم کے نکاح میں دی اور جہیز میں انکے بنادر بندے بندر ممبئی کا عطا فرمایا کہ ملک سر چارس دوم نے وے بندر کمپنی بہادر کو عنایت کیا پس ممبئی اور بنگالہ میں انگریز صاحب لوگ بار دیم تمام مصروف تجارت ہوئے بعد ۱۰۹۸ سو لاسی کے عیسوی مطابق ۱۱۰۰ سی ہجری بیچ زمانہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے معصوم خان

صوبہ دار بنگالہ نے تاجران انگریز سے بسبب تھے بیوپار انکے دس روپیہ سیکڑا محصول طلب کیا اور بدلے اسکے وہی
جو تہا ہی اور بہار سے قرار ہوا تہا یعنی ساڑھے تین روپیہ سیکڑا اس سے زیادہ ایک حبہ نہ دینگے صوبہ دار نے سختی
کی اور سب ملک چانک صاحب نام انگریز سے جو اس قوم کا سرکردہ تہا فریاد کی بعد ہ درمیان آیا میر جعفر خان
نے اسکو پکڑ کر قید کر دیا لکہا ہے کہ یہی صورت سورت کی کوٹہی کی بہی ہوئی جب چہار طرف سے بیوپار انکا
بند ہوا اور رفتہ رفتہ نوبت لڑائی کی آ پہنچی کار تاجران انگریزی نے کیفیت انگلینڈ کو لکہی وہاں سے اون جنگ کا ایا اور
یہ حکم ہوا کہ نوبت بنگالہ لڑنا اور بادشاہ ہندستان سے صلح ہو سکے خواہ اتحاد سے خواہ فساد سے بیوپار
اپنا جاری کرنا اور کئی جنگی جہاز بندر سورت اور بندر ہوگلی کو روانہ کئے سپاہ انگلستان نے بیوپار افغانت
جب آئی جانب سورت تو کچھ دور دور لنگر ڈالے وہاں کے تمام سوداگر دل میں گبرا گئے لکہا ہے کہ سپاہیان
رو بکار نقصان تاجران بندر کو لکہا ہوا عالمگیر بادشاہ نے جو سنا کہ سورت تمام ویران ہو گیا ہے کبھی
نوابیت پر مامور اس سے معتمد خان ہوا اور کوئی دوسرے سردار ہندوستان کے واسطے فرمانبرداری سے روانہ کیا
اور ہوگلی کی یہ صورت ہوئی کہ قبل وصول انکے جو حاکم بنگالہ نے جمعیت روانہ کی تہی
وے جا کر فورا ہوگلی کو گھیر لیئے اور ان جہازوں کو جو اس طرف آئے تہے اور سنہ کو مانع ہو
اس عرصہ میں طوفان آیا اور بسبب اسکے بہت اہل جہاز تباہ ہو گئے حتی کہ ایک جہاز
سے ڈوب گیا باقی جہاز بہی گلی میں جو وہاں سے ہاتہ کوس پر ہے پہنچے ان لوگوں میں ایک
چانک صاحب نام سے ایسا لکہا ہوا تہا کہ ہم مقام چینا پٹن میں جو ہوگلی سے پاس کوس پر ہے
کوٹہی بنا کر کے اپنا سب سامان آج لائے ان سے اہل جہاز بنادہ نامہ نزدیک چانک

احکام مختلفہ

دوسرا وقعہ
حکام مختلفہ کے بیان میں

صاحب کے روانہ کیا اسنے جواب دیا کہ ہم سب بیان بقول صاحب تاریخ مسبوق الذکر تین سو سوار دس ہزار
پیدل تین ہزار سوار محاصرہ میں تھے ہم انگریز صلح اول ہو گئی تین از و بعد سواے ایک پہر جیسا شہر بنگا
و لیا عمل میں آ دیکھا بس ہم چار سو کی جمعیت آئی اور بنگالے کے لوگ جو بنجر تھے اسپر گولہ اندازی شروع کی
سب بہا گیا اور چانک صاحب فلاحی سے اور تمام جمعیت انگریزی ہو گئیں آ اتری بعضے ایسا کہتے ہیں کہ خوب لڑائی ہوئی
انگریز بہت مارے گئے بعد ہم میر جعفر خان صلح کا پیغام کیا چانک صاحب نے کہا کہ اگر صلح خواہی بخواہیم خانہ و کر
جوی ندارم در زانکہ اور تمام اسباب ہبلی کے طرف بہجوا دیا کہا صاحب تاریخ انگریزی ایسا کہ کبھی صلح ہوئی بلکہ
انکریشہ ۱۶ سو اسی ستاسی میں مطابق ۱۰۹۹ سنہ دس سو ننانوے ہجری کے عہد تھا کہ انگریز بدستور تجارت کیا کرے
شاید ہوا ہو گا واللہ اعلم بالصواب لیکن عمل اسکا ظہور میں نہ آیا اس امر نے قیام نہ پکڑا چنانچہ
بیان سے ظاہر ہے کہ بعد روانہ کرنے چانک صاحب نے اسباب اپنا طرف ہبلی کے حاکم بنگالہ نے پہر جمعیت واسطے
طلب محصول کے روانہ کی مورخ مذکور الصدر لکھتا ہے کہ چانک صاحب کے تھانا اور انگریزی
سپاہ جو وہاں کا پر آئی ہوئی تھی بلوالیا اور ایک حصن حصین اپنے قبضہ کرکے مستعد پیکار
ہو لیکن بنگال کے نواب صاحب پر اتر کر طرف مدراس کے چلا گیا اور نظم جاریہ نامہ سے
ایسا ثابت ہوتا ہے کہ فیمابین کے جنگ میں اس دفعہ بہی شکست بنگالیوں نے کھائی مسعد صاحب
چانک صاحب طرف ہبلی کے چلا گیا اہل بنگالہ نے تعاقب کرکے بہت سا انبار تجارت کا جلا دیا
اور وہاں بسبب خلاف آب و ہوا کے سپاہی لوگ ہمراہی چانک صاحب کے تمام مر گئے کل سو آدمی
پاس اسکے رہ گئے چانک صاحب بہت آزردہ تہا کہ بادشاہ دین پناہ صوبہ دار بنگالہ پر بہت

خفا ہوئے اور فرمان لکہا کہ تاجران انگریزی کی فہمایش کریں کہ بلوا کرتے ہو گیا سو اچہا کیا حسب الارشاد والا
میر جعفر خان چارنک صاحب کو پیغام صلح کا کیا اور کہلا بہیجا کہ حکم بادشاہ کا آیا ہے تم خاطر جمع سے آؤ تمہارے
ہوگلی پہر لنگر گاہ بہی اب ایسا نہیں جو درمیان ہوگلی اور دریا بہی اترو ہم بار دیگر تکلیف نہ پہنچاینگے چارنک
صاحب نے قبول کیا اور جانا کہ بالفعل حاکم بنگال نے خوف سے بادشاہ کے ایسا کہلا بہیجا ہے ضرور آگے کی
دشمنی کریگا مگر جب چارنک صاحب نے دیکہا کہ بنجلی سے ہوگلی کو جانا نہیں ہو سکتا آخر ایسا رکے طرف آیا اور وہاں
تین مہینے رہ کر جگہ کی تلاش میں تہا سو موضع سوتانٹی جو کلکتہ کے قریب ہے مرزبان بہار کی اجازت سے وہاں
اترا اس ضمن میں جعفر خان نے جو سنا کہ سورت انگریزوں سے خالی ہو گیا ہے بسبب سے بیکار ہو کر تمام مال
کمپنی بہادر کا جو خشکی میں تہا لوٹ لیا چارنک صاحب سوتانٹی سے نکلکر مدراس کی طرف چلے جب نیت کو ہس
پہی چلا گیا پہر وہاں سے کو تہید ار مدراس کے چارنک صاحب کو اپنے پاس بلوایا اور بہت صاحبان انگریز کو ملا
سورت کی طرف روانہ کیا تہا منصوبہ اسکی صلاح ہو جاوے لیکن بہت صوبہ دار بنگالہ کو ہوا
نہ آئی آخر کار میر جعفر خان نے نامہ لکہہ کر پہر چارنک صاحب کو طلب کیا اور چارنک صاحب الطلب اکرام سے
نو دعیسوی مطابق ۱۱۰۲ گیارہ سے دو ہجری کے پہر داخل سوتانٹی ہوا اور انگریزوں نے بقول مورخ بالاحاجات
میں بادشاہ کی عجز و الحاح سے عرضی لکہی اور عہد کیا کہ تین ہزار روپے سال بابت محصول کے ہم سرکار
میں گذرانا کرینگے موافق معمول کے پر وہ اپنی تجارت کی ہو اور بنا بر حفاظت ایک قلعہ بکو بنانے
کہتا برن سے ایسا ثابت ہوا ہے کہ یہی تحریر کیا کہ ہم ملازمان شاہ پر بندہ سرکار میں اور
کی راہ دریا سے مانع اگر سایہ دولت میں پناہ ملے تو البتہ پیشکش گذرانا کرینگے حکم والا ہو تو جلیے

اگرچہ ہم بھی مسالک تری کے حاکم و مختار ہیں اور شدہ جہازات حجاج کے بلا شبہ نائل ہونگے اطلاع کر دیتے ہیں

اور ادہر کے دولتکا بھی زر رشوت سے ہاتھہ کرم کرنا شارست انکی بادشاہ نے انکو بھی چھوڑ دیئے اور

انکا بدر اکیا اور قلعہ سوتنا در لٹی کا حسب عہد عالیکے عنایت فرمایا ۱۱۱۷ میں بموجب نظم جار چناسہ فرمان عالمگیر

بادشاہ کا اسمی صوبہ دار بنگالہ کے عرصہ دراز کا حاصل فرمان عالمگیر بادشاہ آئی صوبہ دار بنگالہ

سے بابت کمپنی بابت محصول تجارات انگریزی باجرون سے ہر سال محصول تین ہزار

روپیہ زیادہ نہ لینا چارنک صاحب راضی ہوئے اور وہان رہنا اختیار کیا بسکارو بار تجارت بنگالہ

پایا بہت سے تاجر چارنک صاحب پاس جمع آئے اور دو انکی جمعی چارنک صاحب نے نائب بنگالہ سے واسطے

اور سوتواری قلعہ کلکتہ کے اجازت چاہی اور بابت روپیہ دینا قبول کیا لیکن نائب نے نہ مانا

بردوان کے سرکشی اختیار کرکے فوج کثیر جمع کی اور ناظم بنگالہ مخالف آپکی کہیرا علاوہ برین تاجران ملک فرنگ

جو چارنک صاحب پاس سوتنا ٹی میں تہے اور چاندا نگر میں جو فرانسیسون کی کوٹھی تھی اور چنچرہ ولندیز

بہ خوف زمیندار مذکور کے ناظم مذکور سے کمک چاہی وے جواب دیا کہ تم سے ہو سکے تو دشمن قوی

سے بچنے کی خاطر خواہ حفاظت ہو سکیگی بستی مقبوں کو بھی واسطے بنا ر حفاظت اپنے اپنے احاطے پر

حصار بنانا شروع کیا اس ضمن میں بادشاہ خرابی بنگالہ کی سنکر شاہزادہ عظیم الشان

فرزند محمد معظم شاہ پوتے کو اپنے واسطے بندوبست صوبہ بنگ و بہار اوڑیسہ کے جمعیت مسکین سے

روانہ کیا شاہزادہ نے آکر غنیم سے جنگ کی لیکن وہ سرکش بغاوت سے اپنی باز نہ آیا آخر کار شہزادہ

نے اسکو قتل کر ڈالا اور زمینداری بدستور سنبھال رکھا بہر کیف آتش فتنہ و فساد

تیسرا وقعہ احکام مختلفہ کے بیان میں

کی فرو ہوی چاپک صاحبکے ورود مسعود کو شہزادہ کیے واسطے بر آمد کار اپنے غنیمت جانا اور حاضر خدمت
ہوکر بہت سے عمدہ عمدہ تحفے ولایتی نذر گذرانے اور شاہزادہ کو اپنے سے راضی کرکے سوتا نٹی اور کلکتہ اور
گوبند پور کی سرفرازی کا معروضہ کیا شاہزادہ نے فرمایا کہ اول تم زمینداروں کو وہاں کے راضی کرلو پھر ہم نشان
از راہ لطف عنایت فرمائینگے چاپک صاحب نے حسب اجازت شہزادہ کے زمینداران نواح مذکور کو بہت سا روپیہ دیکر
موافق کرلیا اور حسب الارشاد شاہزادہ کے سوتا نٹی کا حکم ہوا اور کام میں چاپک صاحب کے ترقی ہوئی واضح ہو کہ اول
اقلیم سے یہیں چاپک صاحب نے زمینداری کا ربار کیا تھی پس کلکتہ بسبب انکے خوب رونق پکڑا تمام آدمی اطراف
جوانب کے وہاں آکر جمع ہوئے جب ناظم بنگالہ نے عظیم الشان عرف کے کلکتہ بعنایت حضور آباد ہوا تھی تمام
مسلمان لوگ بہت رہنے لگے ہیں سنا ہے ایک قاضی یہاں سے اسطرف مقرر ہوا تو شاہزادہ سے بیشک کا
ہو گیا اور یہ بات علماؤں نے آئی جب خبر سنہ ۱۷۰۰ تہتر سنہ عیسوی میں انگلنڈ کو پہنچی ہو تو کہ
انہی روزوں کو تہی مدراس کی بہی عروج پکڑ گئی تہی اسکی بہی اطلاع ہوئی سرکار کمپنی بہادر
سے یہ حکم افسر کلکتہ کو آیا کہ کلکتہ مدراس کے حکم سے باہر رہے تم اپنے کلکتے کے اور وے فقط
اپنے مدراس کے خود مختار رہیں [illegible] میں اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نے قضا کی اور شہزادہ محمد
معظم شاہ عرف بہادر شاہ کابل سے واسطے جلوس کے عازم ہندوستان ہوا اور عظیم
الشان فرزند کو اپنے بنگالہ سے طلب کیا حسب الطلب شاہزادہ عظیم الشان فرخ سیر کو
اپنے وہاں چھوڑ کر روانہ خدمت پدر ہوا [illegible] بہادر شاہ تخت نشین ہوئے اور پانچ
برس بادشاہت کرکے دیکہ بہی انتقال فرمایا چونکہ انہیں چار برس کے فیما بین ملک کی

عظیم الشان تو لاہور کے جنگ سے بہاگ کر غرق آب دریا ہوا اور معز الدین نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا فرخ سیر

سیر خروج کر کے متصدی ہوا اور سلطنت قبضہ میں فرخ سیر کے آئی میر جعفر خان ناظم بنگالہ نے فرصت پاکر بہیہ

انگریزوں سے بعوض دریا کی آن رو زور نجرانہ قلعہ کا بنا اپنے سرکار کمپنی بہادر کو لکہا کہ سلطنت ہند

کا یہ طور ہی اور میر جعفر خان بہی ہم سے عداوت اپنی ظاہر کرنے جاہتا ہی جو حکم ہو فرمان سلطان ہند کا فرخ سیر

عظیم الشان ہی اگر اجازت ہو تو ہم وکیل اپنا حضور سلطان ہند کی روانہ کریں فرمان آیا اور نیز

صاحب نے دو وکیل انگریزی جان سرمان صاحب اور استفنس صاحب کو مع تحائف ایک لاکہ روپیہ کا مادر زمین اور ان

زربفت اور شال وغیرہ دیگر روانہ دہلی کیا وہ دونوں جاکر متصدی خواجہ اعظم الملک خانان کے

ہوے اور تحائف وغیرہ جو لیکر گئے تہے گذرانے بادشاہ بہت خوش ہوا اور اہل دربار بہی ان کی

دونوں سے راضی ہوئے اس ضمن میں جو کہ فرخ سیر عاشق تہا ایک بیماری آتشک کی ہوئی

علاج بیماری آتشک کیا ہمراہ وکلا کے مذکور ایک ڈاکٹر ہاملٹن صاحب نام تہا وہ بادشاہ کا

بادشاہ بہت خوش ہو کر فرمایا کہ تم سے اپنے مطلب کہو تو ہم اجرا کرتے

مطلوبہ لکہہ کر گذرانا جو کہ نواب عبد اللہ خان اور نواب حسین علیخان یہ دونوں

بادشاہ

برادر سلطان نشان نہ بسبب تامل ایک چندی کے امر معطل رہا بعد ارکین دولت

بہی اپنے سمجہایا اور بادشاہ نے مہر و دستخط کر کے وہ نوشتہ وکلا کے مذکور کو سپرد کیا

نقل واجب العرض جان سرمان صاحب و استفنس صاحب ہر دو وکیلان ایجنسی

صاحب افسر کلکتہ دستخطی فرخ سیر مشتمل اوپر عہد و پیمان کے اول یہ کہ جو بیان

تیسرا دور

احکام متعلقہ کے بیان میں

[illegible]

طوفاني ہو کر شکستہ جس بندر پر آوے حاکم وہانکا اسکو پناہ دیوے اور مال و اسباب کي حفاظت کرے دوم
انگلنڈ سے جو جہاز کہ آوے اسکا اسباب محصول و راہداری کھولیں اور راستے میں روپے محصول اسکے طلب نکریں
جو سالانہ کہ سابق میں بندر سورت میں دیا کیا ہے اس بموجب ایک رقم ٹھہرا کر سال کو لیا کریں سوم بمبئی
اور مدراس میں ہمارا سکہ جاري ہووے اور اہل محصول ہمارے سکہ کا روپیہ لیویں چہارم سالار آرکاٹ
نے قریب مدراس کے کچھ گاؤں دیے تھے پھر واپس کر لیے ہیں حکم ہووے کہ سپرد ہمارے کریں ہم ان
اسکا موافق معمول کے پہنچایا کریں گے پنجم مچھلی پٹن کے نزدیک دیونام ایک جزیرہ ہے کہ اسکا ساتھ ہزار
کمپني سے لیا کرتے ہیں وہانکا زمیندار طرفدار کمپني کا ہو کر قتل ہو چکا اب رہا کریں ششم ناظم بنگالہ
ہر وقت ظلم کیا کرتا ہے اور بہت مال ہمارا تباہ کیا ہے اسکو حکم ہووے کہ جس شخص پر ہمارا قرض
واجب الادا ہو اسکو ہمارے پاس کلکتہ کو بھیج دینے میں تامل نکرے ہفتم مرشد آباد میں سکہ خانہ بادشاہی
ہے وہاں کے سکہ دار کو اذن بھیجے کہ ہفتہ میں تین دن سکہ ہمارے سکوے جو ہم زر و سیم پر کمپني کے سکہ
بنا کا کریں اور جو زر کہ اسکا ہووے ہم لیویں ہشتم جو مال کہ کلکتہ سے ناجوک بہر جاوے واسطے فروخت کے لیجاوے
محصول دار وہانکا اسکي مہر توڑے اور کھولے نہیں از روي تہنامہ کے جو انگریزي نوشتہ مال کے ہمراہ
رہتا ہے ٹھیکہ لیویں نہم جیسا کہ سابق میں دو ایک مرتبہ میں گاؤں کي زمینداري جارت
سے بادشاہ کي خریدي ہے اس بموجب ہمیں پروانگي ملے کہ ہم بھي کلکتہ کے نزدیک جو سینتیس
گاؤں کشتکار رکھے ہیں انکي زمینداري وہاں کے زمینداروں سے خرید کر لیں اور بموجب بندوبست
سابق کے خراج اسکا داخل سرکار بادشاہي کریں فقط انتہي نامہ نگار مہیر تابي خان

احکام مختلف

[illegible]

تیرہ کام کیت خامہ کی طرف مدراس یعنی چیناپٹن کے پہونچ کر اسد اللہ کلکتہ کا بیان کرنیمین آویگا

ذکر واقعات مدراس

واضح ہو کہ جانب مدراس یعنی چیناپٹن موضع مشہور ہمین ابتداء
دلیم صاحب نام انگریز نے سنہ ۱۶۳۹ سنہ عیسوی مین کوٹھی بنا کر کے رہنا اختیار کیا تھا
طرف سے نواب وزارت مآب آصفجاہ بہادر کے بسبب حسن خدمت تفویض ہوجیسکہ سوای مشمول عنایت ہو کر
صوبہ دار ارکات و چیناپٹن کا ہوا عہد مین آپکے علاقہ تجارت کے بندر چیناپٹن مین بہت سے انگریز صاحب
لوگ وارد ہوگا اور رفاہ شار ایسا خوب اتفاق ہم پہنچای چونکہ فرانسیس بھی جملہ آسی [illegible] بندر
پہولچری مین سکونت رکھتے تھے سبب ولایت کے فیمابین فرانسیسون اور انگریزون کے نزاع کھڑی ہوئی تھا
یعنی فرانسیسون نے دلیم صاحب کے [illegible] کیا نظم ارکات و چیناپٹن [illegible] انگریز صاحب لوگون کی کمک کی تھا
انگریزون اور فرانسیسون کے متعدد لڑائیان ہوئین ہمیشہ انور الدینخان [illegible] اور [illegible] انگریز [illegible]
انگریزون کے صلح ہوئی [illegible] موقوف ہوئی اور مدراس پھر قبضہ مین انگریزون کے رہا اور [illegible]
منعقد [illegible] آصفجاہ بہادر رئیس الدکن نے سنہ [illegible] سنہ عیسوی مین انتقال فرمایا نواب ناصرجنگ بہادر
جانشین پدر ہوئے ہدایت محی الدین خان مظفرجنگ جو نواسہ نواب مغفور کا تھا اقتدار پیدا
نامور کے حسد لیا کہ ہو آدہوی سے جا ہا کہ خود رئیس ہو جاوے حسین دوست خان عرف
چندا صاحب جو نبیرہ سعادت اللہ خان نوبت کا اور داماد علی دوست خان فوجدار دیوان
ارکات کا رہا [illegible] سے جو مین ہزار ہو سپاہ فرانسیس کو متفق اپنا کر کے ہدایت محی الدینخان
کو سنہ [illegible] سنہ عیسوی اکاون مین بلوایا اور ارکات پر قبضہ اپنا کر لیا [illegible] انور الدینخان ناظم

ارکاٹ جو طرفدار تھا بہت سے فوج کو ساتھ لیکر ہدایت محی الدین خان کے جنگگاہ میں مارا گیا پس

محمد علی خان پسر انور الدین خان کو کہ وہ ہوشیار تھا دولت پادروں کو اپنے طرف بلایا واسطے

جنگ کی ملازمت میں ہو اکتھیو ارکٹ عرضی کی واسطے صلح کے واسطے ہدایت محی الدین خان کے صحبت

انگریزی ہمراہ لیکر ... مقابل میں فتح کے لیے جنگ عظیم ہدایت محی الدین خان کی شکست ہوئی

گرفتار ہوا اور چندا صاحب سپاہ فرانسیس کا ... اور محمد علی خان اطاعت انکی اختیار کر کے ...

فرار ہوا ... واسطے ... فرانسیس روانہ ارکاٹ ہوکر ... بندر کو ... اور فرانسیسوں

... مقابلہ کر کے ... آخر کار ... گہرا کر ... ہدایت محی الدین خان

رئیس محمد علی خان کہ تشنہ خون ... کا تھا اپنے اطاعت ... کی قبول کر کے ... دار الامان

انگریزوں رجوع کیا ... اعانت ... کپتان گلکن صاحب ... قلعہ ست داوا آ کے اور

لیا قلعہ ... وہاں ... چندا صاحب کو گھیرا ... واسطے کمک کے کپتان گلکن صاحب ... ہوئی

دو شکست کھا کر قلعہ ... چندا صاحب ... تعاقب کیے ہوئے وہاں ... کپتان گلکن صاحب

مع کپتان ڈالین صاحب ... بلی کو ... مدراس کا حاکم ... انکی کمک کی اور کپتان کلیف صاحب

یہ قلعہ ارکاٹ کا ... چندا صاحب ... راجہ صاحب پسر کو ... مع علی نقی خان ...

روانہ کیا اور ... انگریزوں کی کمک کر کے ... قلعہ ... راجہ صاحب ... مقابلہ

اسکی شکست ہوگئی ... ارکاٹ ... مدراس کی ... کپتان کلیف صاحب

تعاقب کر کے ایک شکست اور دی اور قلعہ ست داوا کے طرف مراجعت کی ... سپاہ

احکام مختلفہ

انگریزی اور جمعیت فرانسیس جنگ ہوئی آخر کار چندا صاحب بہت خراب ہو کر راجہ تنجور کا ایک سپہدار منکجی
نام تھا اسکو کہلا بھیجا کہ میں بہت تنگ ہو رہا ہوں اور چاہتا ہوں کہ تیرے پاس آؤں بشرطیکہ تو دستگیری میری
کرے اور پناہ دے تو اپنے کمال چرب زبانی سے جواب دیا کہ بہتر [illegible] تو بے خوف و ہراس میرے پاس چلا آئیں
میں تجھے پناہ دونگا چندا صاحب شیرین کلامی پر اسکے فریب کھایا اور بے اندیشہ منکجی پاس چلا آیا منکجی نے اسکو پکڑ کر زنجیر میں
اپنے بہت بے عزتی کے ساتھ قید کر دیا چونکہ واسطے کمک محمد علیخان کے فراہم ہوتے تھے [illegible] اسکو بہت [illegible]
عبد الوہاب برادر محمد علیخان اور سالار فوج تنجوری و مرارراو و [illegible] منکجی چار آدمی اکٹھے جمع ہو کر
ہر ایک نے اس مقید کو اپنے پاس رکھنے کی خواہش کی [illegible] کہا کہ انگریزوں کے سپرد کرو [illegible]
بڑھی اور صورت فساد کی نظر [illegible] جی نے اٹھ کر اسکا گلا خنجر سے کاٹ ڈالا اور بولا
کہ اب [illegible] لیجاؤ پس لاش کو اسکی اونٹ کی گردن میں باندہ کر گلیوں میں
لئے پھرائے اور سر کو اسکے خفیہ دفن کیا کہ [illegible] اور بستر لاۓ فرانسیس کی [illegible]
کا ہوا بعدہ وہ ملک [illegible] راجہ صاحب پسر چندا صاحب کو بجا پدر اسکے قایم کیا بعد فرانسیسون
نے اور محمد علیخان کے ساتھ سپاہ انگریزی لڑائی ہوئی کئی بار فرانسیس غالب آئے اور کئی
بار مغلوب ہوئے اور ان لڑائیوں میں میسور کا راجہ اور مرارراو مرہٹہ بھی شریک فرانسیسوں کا
تھا حتی کہ سنہ ۱۷۵۴ اسی طرح تک ہنگامہ گرم رہا پس انگریز لوگ مقام داریوری(؟) تنجاور پٹنا(؟)
بارش مقام کئے ہوئے تھے کہ خبر آئی ولایت میں فیمابین فرانسیسوں اور انگریزوں کے صلح
ہو گئی پس خط آئے اور یہاں بھی لڑائی موقوف ہوئی وہ ملک آسودہ ہو کر اپنے مالک کو

روانه ہوا اور شروع ماه اول ۱۷۵۵ء استره سی پچپن عیسوی مین بیشتر الارنس سردار مدراس کا انگلند کو گیا

گیا اور سرجاک بیستر لارنس کرنل کلیف صاحب انگلند سے بندر مبئی کو آئے بماه ربیع کہڑی ہوی ۱۷۵۵ء استره سی

پچپن مین آنگریہ کا قلعہ جو مرٹہ لوگون کا ستاره سکی زیر حکومت قریب مبئی کے تہا انگریزون نے جنگ کرکے

لے لیا اور ۱۷۵۷ء استره سی ستاون عیسوی مین کپتان کلیاد صاحب نے باستحکام شہر مدراس کو چہوڑکی فرانسیس کی واسطے

افواج بنگالہ کی بہیجی آپ نے اثنا راه کپتان کلیاد صاحب سنا اور اسطرف کو عطف عنان کیا فرانسیس آئے اسکی

مذکور مطلع ہوکر پہر کپتان مذکور بکر مدراس پر آیا اور جنگ کی تنگ کیا جب عرصہ مشہور لالیٹ فرانسیس

وزراک تین پر غالب ہوا اور لشکر ہنود کا آرکات مین آیا اس سے انگریز بہت متردد اور

متفکر ہے لیکن کلیاد صاحب نے تیسرے دفع جاکر مدراس کا قلعہ بتدبیر سے خالی کروالیا اور فرانسیس کی

پہلچری سے لشکر قلعہ جنابہت کا لینے نظام نام قلعہ دار وہانکا مارا گیا اور بہت سے زخمی منعقد

قلعہ سنت داود پر بہت دفعہ لڑائی ہوی آخرکار فرانسیس قلعہ کہ نور اور قلعہ سنت داود ۱۷۵۸ء

ستره سی اٹہاون عیسوی مین فتح کرلیے پس مشہور لالیٹ فرانسیس مدراس پر آیا اور ہنگامہ آرا ہوکر پہر گیا

سوا اسکے بیشتر جابجا فرانسیسون اور انگریزون کے بہت جدال وقتال عرصہ ظہور مین آئے آخر مشہور

لالیٹ مذکور انبوه کثیر سے مدراس پر آیا اور وه مصروف محاصره تہا کہ اسی عرصہ مین کرنل الارنس

صاحب لشکر فرانسیس مخالف کا فراوان دیکہہ کر میدان سے رو گردان ہوا کرنل فورد صاحب نے

لارنس صاحب کی کمک کرکے جنگ گاه مین خوب لڑائی مشہور مذکور پر غالب آیا اور اسکو منہزم

کردیا پہر اور جہازات انگریزی واسطے جنگ کے آئے اور فرانسیس بہاگے اور کرنل الارنس

احکام مختلفه

صاحب گورنر نے تعاقب انکا کرکے طرف پھولچری کے دوڑ کی اور لڑائی مار کر چنجور ام کی جگہ جو انکے تصرف

میں تھی اپنے قبضہ میں کرلی اور کرنیل فورڈ صاحب ۱۷۵۹ سنہ ابتدا اسی سنہ عیسوی میں طرف مچھلی بندر کے گئے و

ہیں بھی اختیار میں فرانسیسوں کے تھا روانہ ہوئے اور محاصرہ کرکے لیا کمیدان فرانسیس افسر وہاں کا مع سپاہ

گرفتار ہوا اور مقدمہ در پیچ فتح اُن روزوں نواب صلابت جنگ بہادر رئیس دکن تھے نواب موصوف ارادہ

واسطے کمک فرانسیسوں کے حیدرآباد سے نکلے اثنا راہ سنا کہ میر نظام علی خاں بہادر نے اخذ حیدرآباد کا

کیا ہے صلاح کرکے سرداران انگریز سے صلح کی اور مچھلی بندر انہیں سپرد فرمایا اور اخراج فرانسیسوں کا ملک

اپنے اقرار کیا اور لوٹ آئے پھر انگریزوں اور فرانسیسوں کا مقابلہ جہازوں پر دریا [illegible] ہوا

فرانسیسوں نے شکست کھائی پس قلعہ واندواش پر نقابت ہوئی قلعہ واندواش کا محاصرہ کیا انگریزوں نے فتح

کیا لالی فرانسیس آیا اور کرنیل کوٹ صاحب سے مقابلہ کرکے منہزم ہوا بعد کرنیل کوٹ صاحب ۱۷۶۰ سنہ ابتدا سنہ عیسوی میں قلعہ

چینا پٹن اور آرکاٹ پر مع سپاہ حملہ کیا اور فرانسیسوں سے جنگ کرکے قابض ہوا [illegible] آنکے مقدمہ [illegible]

ہوئیں آخر کار آغاز سال ۱۷۶۱ سنہ ابتدا اسی سنہ میں انگریز صاحب لوگ طرف محاصرہ پھلچری کے

کہ فرانسیسوں نے بہت مغلوب ہوکر اور چار سردار نامی انکے قلعہ سے نزدیک کرنیل کوٹ صاحب کے آئے

اور پناہ چاہی اور طرف جمعداران کے رجوع کیا اور کہا کہ ہم یہ جگہ تم کو دیتے ہیں مگر تین شرط

اول یہ کہ تمہاری کمپنی ہماری کمپنی جو یہاں ہے اسکے مال و اسباب پر نگاہ نہ کرے اور اسمیں

سے ایک حبہ نہ لیوے دوم کسی پر ظلم نہ کرنا اور بیگناہ نہ مار ڈالنا سوم ہم

اپنے دین و مذہب کے مختار ہیں اس مقدمہ میں نہ بولنا کرنیل کوٹ صاحب نے [illegible]

ہوکر سب قبول کیے اور ایک عہد متضمن شرائط مذکور کاتب ہو امیرداران انگریز جیب عہد و پیمان کر کے

قلعہ کیے انداز [illegible] ہو [illegible] کر دیا اور بہت افسوس کا سبب ہوا یہی دلگیر ہوئی بعد [illegible] شہر قلعہ [illegible]

سپرد اوس تمام فرانسیس یہان تک جو دو ہزار آدمی تھے سپہ گری چھوڑ کر تجارت اختیار کی اور جو

نوکر رہا انہین آئے اور [illegible] کار انگریزی سے انکی ہوا تعداد پانچ تمام توپین اور اسباب قلعہ کا

ہاتھ افسران انگریزون کے آیا اور فرانسیسون سے صلح ہوگئی خبر پہونچی اور رجوع کرنا طرف بنگالہ

و کلکتہ کے ذکر واقعات بنگالہ و کلکتہ واضح ہو کہ علی وردیخان نام المخاطب مہابت جنگ طرف

سلطان ہند کے بنگ و بہار اوڑیسہ وغیرہ کا صوبہ دار تھا چونکہ اسکو صاحبان انگریزون سے موافقت تھی

تادم الحیات اسکے انگریز قلعہ میں کلکتہ کے آسیا زنگاڈالا ہو اپنی الا انگریز کے اور تمام شہر کا

اطراف ہوا اب کو بیچ انتفاع حاصل کرتے تھے اور محصول اسکا جو ہو علی ردی خان کو دیا کرتے تھے قضا

سنہ ۱۱۶۹ ہجری کی ابتدا میں گیارہ سنہ مطابق اپریل کی تاریخ نوین ۹ میں علی وردی جہان سے انتقال

ہوا چونکہ ناظم مذکور لاولد تھا سراج الدولہ نواسہ اسکا جانشین جدا مسند اپنے کا ہوا راجہ کشن بل

نام ایک شخص دیوان علی وردیخان متوفی کا تھا اسکو طرف سے سراج الدولہ کے خوف پیدا ہوا

وہ بہاگ کر کلکتہ کو آیا اور سرداران انگریزون کی پناہ لی سراج الدولہ نے جو شتر در کس تمام

ہو پنچی دار کلکتہ کو لکہا کہ تم راجہ کشن بل کو ہمارے پاس بہیجا دو نامہ بر اسکا ابن جنت [illegible] سردار

بیچ تاون رکہتا تھا اور اسکو جو مذکور سے راہ تھی بس قاصد نا مہ برطرف سے سردار

مذکور کے نزدیک جو در بنگ کے ابلاغ کیا لکہا ہی کہ جو در بنگ نامہ کو

احکام مختلفہ کے بیان میں

دیکھا گمان کیا کہ یہ جعلی ہی ایسی بحیلہ تاجروں کے بنا لیے آیا ہوگا اور نامہ بر کو بنجواب خط کے نکلوا دیا اور یہ اخبار
ابتر دانسن کو ہیدار قاسم بازار کو لکہا ابتر دانے بنا بر اطلاع انکہا سراج الدولہ کو لکہا کہ کوئی شخص نا سمجہ بات بنگالہ کی
راجبلبھ کا بیٹا ہمارے کام سے بنا لیے آیا ہوا سو ہمنے اسکو نکالدیا ہی سکو معلوم رہے کہ سراج الدولہ جیسا ہوا اوسکی
راز مذکور کے پہنچنے اتفاقا اس عرصے میں درمیان ولایت فرانس کی اور انگریزوں کے خصومت پیدا ہوئی
وہاں سے خبر آیا کہ ایک بات ایسی ہوئی بنا بر حفاظت اپنے ہم لوگ جابجا حصار ... درست کر ...
ستر ستمبر قلعہ کلکتہ کی شروع کیا سراج الدولہ نے جو سنا کہ اصلاح قلعہ کلکتہ کی ہو رہی ہے جانا کہ ...
درست کرکے سامان جنگ کا فراہم کرنے پر شروع کیا ...
نہیں ہم ... پہلے تو دیوار بڑہاتے ہیں خندق کہودوا کے قعود اندیشہ
ہے ... اور سوا اسکے ولایت سے خبر آئی ہے کہ فرانس ہمارے اور فرانسیس کے قوم کی نزاع
ہی اس لئے قلعہ کی درست کیا جاتی ہے سراج الدولہ نے اپنی مجلس میں کہا اگر ایسا ہوگا تو اسکے
اور فرانسیس کے مقابلہ میں ناحق ملک ہمارا تباہ ہو جاویگا بہتر یہی ہے کہ انگریزوں کو یہاں سے نکالدیا
تاو انسیں آئیں نیاویگی اور سپاہ راج محل کو حکم دیا کہ تمام متصوبہ آیا کہ آوے اور یہاں
سے تین ہزار کی جمعیت قائم ... ایک طرف جاکر انگریزوں کو نکال دے کہ واضح ہو کہ انگریز لوگ وہاں
ایک گڈہی بنا کے بیالیس آدمی رہا کرتے تھے بیالیس جوان سپاہی تھے پس ... الدولہ میں
لشکر فراہم ہوا اور سراج الدولہ شروع ماہ جون کو مع جمعیت قاسم بازار پر آیا اور ابتر دانسن کو
بلا کر غصہ سے کہا کلکتہ کو لکہو کہ برج حصار وغیرہ جو بنا ہے سب گرادیں ابتر دانسن نے

ایسا ہی لکہہ بہیجا پہر سراج الدولہ نے ایسا کہا کہ تم لوگ بہی حصار سپرد ہمارے کرو اور اس جگہ سے زیادہ بہی ... کردیا
مال و اسباب اس جگہ کا سب تاراج ہوگیا اور وہاں سے سراج الدولہ طرف کلکتہ کے روانہ ہوا اسپر ڈریک نے جمعیت
کہ وہاں تہی اکٹہا کرکے مقابلہ کیا لیکن کچہہ فایدہ نہوا آخر بیشتر مذکور قلعہ پر سے سپاہ اپنی متحصن ہوا اور سپاہیان
انکو تمام عورات اپنے کشتیون پر سوار کرکے روانہ کردیا صبح کے وقت جو سپاہ سراج الدولہ کا قلعہ پر ہوا تب مسٹر
ڈریک اور چند سردار قلعہ سے نکلے بہاگے اور کشتیون پر سوار ہوکر ایک جہاز کے پاس چلے فقط قلعہ کلکتہ مین مسٹر ہالویل اور
چند آدمی سپاہی رہ گئے تیسرے روز سراج الدولہ نے یورش کی اور قلعہ کلکتہ کا لے لیا لکہا ہی کہ سپاہ ...
ہزار روپیہ نقد جو بالای دہر کے تہے اسکے ہاتہہ آئے اور ایک سو چالیس آدمی مع مسٹر ہالول گرفتار
ہوے پس سراج الدولہ داخل حصار ہوکر مسٹر مذکور کو روبرو بلوایا اور بنا بر دریافت خزانہ
کے خشم سے پیش آیا چونکہ وہ خزانہ نہ رکہتا تہا مسٹر مذکور چپکے ہو رہا سراج الدولہ واسطے ...
مسٹر مذکور کو مع ایک سو چالیس آدمی کے جو پکڑے ہوے آئے تہے وقت شام ایک تنگ و تاریک
حجرہ مین جو آب بند کر دیا کہ وہان نفس کو بہی یارا حرکت کا نہ تہا اور آپ بفراغت تمام بستر استراحت پر
آرام فرمایا قضا سے گرد کا روہ موسم گرما تہا ان بیچارون پہ کیا ہوا یہ رو شب قیامت کی گذری
ہوا صبح کو جو دروازہ حجرہ کا کہلا تفحص حق کو جیسا کہ آدمیون میں سے مع روح خالی ...
باقی تیئس جو زندہ تہے انکو ... دیکہا حیرت ہی ... تا کہ ... دفا ...
ہدایت بہی حاصل ہوئی بعد چند روز کے انگریزون نے وہان ایک مکان موسوم ...
یعنی مصیبت خانہ واسطے یادگار سانحہ مذکور کے تیار کروایا ہی چنانچہ تا ہنوز موجود ہی

سراج الدولہ نے پھر اسدن بہت شداید سے استفسار دفاین وغیرہ کا بہتر ہولی سے کہ وہ اسکا وقف سے بھیجے

بہایا اسنے کچھ جواب نہ دیا آخر کار سراج الدولہ نے بہتر ہولی اور کرشت صاحب اور دالکلٹ صاحب کے یہ دونوں بھی

اپنے کچولال قید کرنے سے مقصود آیا اسکو بھجوا دیا اور مانکچند نام ایک شخص کو تین ہزار کی جمعیت سے واسطے ... کے

اور آپ مراجعت کرکے ہوگلی پر آیا وہاں کوٹھیاں فرانسیسوں کی تہی انسے کہلا بہیجا کہ اگر تم مجھے روپیہ دو تو بہتر ہے نقد

پہنچادو کیونکہ تمکو بہی انگریزوں کے سبب نقصان ہے اور اسیطرح کا ولندیزوں کو پیغام کیا یہ دونوں کہ تہی دار ڈرگئے اور

اور ولندیزوں نے چار لاکہ پانچ ہزار روپیہ اور فرانسیسوں نے تین لاکہ پانچ ہزار روپے داخل کیے

پانچ روز بعد نانی نے سراج الدولہ کی سفارش ان تین افسران کی کرکے انہیں

چہوڑوا دیے وے بعد رہائی کے اول ولندیزوں پاس جا اترے اور وہاں سے چنچرہ کے طرف

روانہ ہوئے لیکن بقول لندن سے کرنل لوڈر کلایو صاحب نام ایک افسر دو ہزار کی جمعیت کم انگریزی

گوریے اور ایکہزار ہندوستانی تہے واسطے تنبیہ کے روانہ ہوا اور بقول بعض بہتر دریک

نواح دکن میں مدراس کو آیا اور وہاں کرنل کلیف صاحب سے ملاقات کرکے سرگذشت اپنی

بیان کی واضح ہو کہ بعد کونسل عزم سے قایم کرنے کو بہی بنگالہ کے کرنیل کلیف صاحب اور ادمرل

واٹسن صاحب مع جمعیت مدراس سوار جہاز ہو کر دریا کی راہ سے قلعہ الٹ جو ایک قریہ ...

کلکتہ کے دس کوس پر ہے اکر اترے اور وہان سے ایک نامہ اسی سراج الدولہ مانکچند پاس

بھجوا دیا اور ایک لاکہ روپیہ دینے قبولے آپنے جواب دیا کہ نامہ تمہارا وہ شخص خدمت میں

سراج الدولہ کی گذرانیگا کہ جو اپنی جان بیچتا ہے وہ ہو گا کرنل کلیف صاحب نے کہ قلعہ

احکام مختلفہ کے بیان میں

قلعہ قاسم بازار آیا اور مانک چند سے جنگ کرکے اسکو فتح کیا اور وہاں سے اور کلکتہ پہ فوج کشی کی اول
شروع سنہ ۱۷۵۷ سترہ سی ستاون میں مطابق سنہ ۱۱۷۰ گیارہ سی ستر ہجری کے علی گڈہ اور تانہ مٹی پر آکر آ پہنچے اور
انسے جا بی کلکتہ رجوع کیا اور گولے مار کر جنگ سے اسکو پہر واپس کر لیا اور قلعہ میں جاکر سب شہر کی
پرورش کی اسکے پیچہے بی پیا سراج الدولہ کو مانک چند نے جا کر سرگذشت تمام عرض کی اور یہ خبر سنکر بہت سی
جمعیت لیکر واسطے جنگ کرنل صاحب کے سنہ ... میں آیا کرنل کلیف صاحب نے صلح نامہ بہت لکھ بہیجے اور انتہا جنگ
کی آخر کار رعب سے منہزم ہوا خود پیام مصالحت کا کیا کرنل کلیف صاحب نے شرط پر صلح کی اور عہد نامہ لکھا گیا عہد
اس عہد نامہ کے سراج الدولہ اور میر محمد جعفر خان درمیان کار اور دیوان سراج الدولہ کے تھے ترجمہ عہد نامہ
سراج الدولہ ناظم بنگالہ ساتہ کرنل کلیف صاحب کے مورخہ نویں ماہ دوم سنہ ۱۷۵۷
سترہ سی ستاون عیسوی مشتمل اوپر چند شرطوں کے اول جو مال و جنس کہ سرکار کمپنی بہادر کا تاراج ہوا
ہی واپس دینا دوم جو برج اور دیوار قلعہ کی توڑی ہی بنوا دینا سوم جنس طلا و نقرہ پر سکہ انگریزی ہو وہ
جاری رہنا چہارم جو مال کہ بنگالہ میں جاوے اور آوے انگریزی ہو اسکا محصول نہ لینا پنجم سنہ ... کا نون جو
فتح ... صاحبان انگریز نے ... کے سپرد اور صوبہ دار بنگالہ نے اسوقت سے ... درکنار ششم [illegible]
[illegible] لکھا ہی کہ ایک
[illegible] اور [illegible] ادا [illegible] قبضہ میں
سرداران انگریزان سے رہا قرار پایا جب شرط نامہ [illegible] کرنل کلیف صاحب
ملاحظہ کہ صاحبان انگریزوں کو ساتہ فرانسیسوں کے نزاع قوم کی انہی سرداران انگریز دل [illegible]

چند انگریز بمقام فراسیس تکا تہا طلب کیا اور فورا لے لیا ہر چند کہ مرضی سراج الدولہ کی نہی پہر ضد کو بہی قاسم
بازار کی اجازت جانی سراج الدولہ نے اذن دیا اور فراسیس جو نواب دکن سے مغلوب انگریزان
کے ہوکر آئے تہے نوکر رکہ لیے پہر چاہیں سرداران انگریزان سراج الدولہ کے اس حصہ سے خصومت پیدا ہوئی
لیکن میر محمد جعفر خان کو موافقت بہی ایک اپنی طرف سے میر مذکور کہ صاحبان انگریز و پاس آمد و شد رکہتا تہا
سراج الدولہ جو سفاد اما پر آپ خفا ہوا اور دشمن جانی اسکا بن گیا وہ بہتر ہرچند کہلایا کہ بسبب موافقت تم لوگوں
کے یہ مجہسے عداوت جانی رکہتا ہے اگر کہو تو میں پناہ میں تمہاری رہوں پس جو تم عہد ہوا ہے جا ہو کے میں ایسی
ہو کا سرداران انگریز و یہ قبول کیا اور ایک عہدنامہ میر محمد جعفر خان سے وارد واقعی لکہو الیا اور بعض بعض امرا بہی جو
سراج الدولہ سے ناراض تہے انسے انگریزوں نے لی اور تکلیف اپنی بیان کی منذر کرنل کلیف صاحب نے چند ہزار
انگریزان کو لشکر دیگر مرشد آباد کے طرف واسطے جنگ سراج الدولہ کے روانہ کیا اور ایک نامہ
لکہا تم نے جو زر کہ بابت تاراجی کلکتہ کا دینا کہا تہا سو وہ آج تک چار مہینے کا عرصہ ہوا نہیں بہیجا
اور دوسرا یہ کہ فراسیس جو ہماری دشمن ہیں انکو اپنے قلمرو سے ہنوز نہ نکالدیا بلکہ پناہ میں
اپنی رکہا ہے اگر تمہیں دوستی ہمسے رکہنی ہے تو اسکے سوال کا جواب دے میر محمد جعفر خان اور
دلب رام دیوان اور میر مدن بخشی فوج اور موہن لعل سردار لشکر کو بہیجا وہ سراج الدولہ نامہ لکہکر
فوج کو اپنی حکم کیا کہ طرف پلاسی کے جاکر کہ دشمن پیدا کرو اس عرصہ میں پالی خط میر محمد
کے درباب نہضت نزدیک کرنل کلیف صاحب کے پہنچے اور کرنل صاحب مذکور حسب ترغیب
سرکار اللہ کے اپنی جا سے کوچ کرکے موضع پاتلی پر آ گئے اور کٹوہ کا نون کو

لیے لیا اور وہاں سے بلاشتی کے طرف کوچ کیا اور مقام مذکور پر پہنچے سراج الدولہ سے مقابلہ ہوا لڑائی جنگ
وقوعین آئی میر مدن بخشی فوج سراج الدولہ کا گولہ کہا کر اور گیا آخر کار نواب سراج الدولہ کی شکست
پیدا ہوا اور انگریز صاحب ایک رات میں میر محمد جعفر خاں کے آ اتر کے نواب قوم مستورات اور خزانہ
وغیرہ طرف مرشد آباد کے گریزان ہوا اور میر محمد جعفر خاں افواج انگریزوں سے آ ملا اور کرنل کلیف صاحب
مع خان مذکور مرشد آباد پر آئے نواب نے جو سنا عورات اور خزانہ کو وہاں چھوڑ دیا اور آپ فقط گہوڑے
پر بیٹھ کر طرف پٹنہ کے نکل گیا کرنل کلیف صاحب نے جو میدان خالی پایا داخل مرشد آباد ہو کر میر محمد جعفر خاں
کو ریاست پر قایم کیا واضح ہو کہ تمام زنانہ اور خزانہ نواب کا ہاتھ میر مذکور کے آیا رئیس صوبہ بہار اور بنگالہ
اور اوڑیسہ کا میر محمد جعفر خاں ہوا چونکہ خان مذکور کو ایفائے وعدہ افواج انگریزوں کا ضرور ہوا اسقدر روپیہ
خزانہ میں سراج الدولہ کے پایا جسکے کرنل کلیف صاحب اور لیب ردم کو ساتھ لیکر مہتاب رائے جگت سیٹھ دہلی کا
تھا اسکے گھر گیا اور اس سے ایک لاکھ کا وعدہ کر کے کچھ روپیہ لیکے اور سرداران انگریزوں کی سبیل اور ان
چند کو جو تین لاکھ روپیہ دینے کہا تھا سو اسکو محروم رکہا وہ بیچارہ دیوانہ ہوکر مر گیا پس میر جعفر خاں
نے بعد قیام اپنے سواروں کو واسطے تلاش سراج الدولہ کے تعین کیا واضح ہو کہ وہ آوارہ
دشت وادیار آخر کار راج محل میں گرفتار ہوا بعضے کہتے ہیں ایک فقیر کے تکیہ میں اترا تھا
سواروں نے اسکو پا کر خبر کر کے پکڑ لایا سے دوسری تاریخ ماہ جون کی سنہ ۱۷۵۷ عیسوی
شہادت علیوی میں لے آیا میر جعفر خاں کو ہر چند کہ قتل میں اسکے تامل تھا لیکن میران
پسر میر جعفر خاں نے سراج الدولہ کو ہاتھ سے پیادگان زنداں کے زخم کار سے

احکام مختلفہ کے

مر وا کو لیا بیٹھے کا سوتیلا بھی کہ محمدی بیگ نام ایک شخص کہ وہ نمک پروردہ سراج الدولہ کا تھا اپنے
سے مہرن بیگم مرحومہ الیہ کو قتل کیا اور دوسرے دن قتل کے لاش کو ہاتھی پر ڈال کر آخر تشہیر کی اسکی دفن
کرو دیا پس کرنیل کلیف صاحب میجر کوٹ انگریز کو واسطے تلاش میر لا کے جو خفیہ ہو گیا اعانت میں سراج الدولہ
آرہا تھا مامور کیا میر لا نے اثنا راہ حال سراج الدولہ کا سنکر پشت کیا اور میجر کوٹ تلاش میں اسکی
پٹنہ کو آیا وہاں خبر پائی کہ یہاں تک آیا تھا یہاں سے پھر گیا میجر کوٹ نے رام نارائن نائب حاکم بہار کا جو
سے سراج الدولہ کے تھا اس سے سوال کیا کہ تمنے میر لا کو کیوں اپنے ملک میں آنے دیا اور پھر وہ چلا گیا اسکو مانع
ہوا اسنے جواب دیا کہ مجھے کیا معلوم اگر میر محمد جعفر خان مجھکو لکھے ہوتے تو البتہ میں اسکو روکتا میجر کوٹ میر محمد قاسم
خان داماد میر محمد جعفر خان اور محمد امین خان سردار رام نارائن سے ملا اور یہ کیفیت بیان کی وے
بولے کہ رام نارائن باطن میں سراج الدولہ سے موافق تھا اس لیے میر لا کو اپنے ملک سے
رہ جانے دیا پس رام نارائن نے شجاع الدولہ نواب وزیر حاکم صوبہ اودھ کو لکھا کہ سراج الدولہ کو میر محمد
جعفر خان نے مارکر آپ قائم مقام ہوا ہے جمعیت فرانسیس کی واسطے اعانت میر لا کے روانہ کرنی
میں اسکا بدلا کرتا ہوں اور یہ تینوں صوبہ بہار وغیرہ تمہارے تصرف میں دیتا ہوں
یہ سنا اور واسطے دریافت کے روانہ جانب اودھ ہوا اور جب موضع چھپری پر جو پٹنہ سے
پر پہنچا وہاں معلوم ہوا کہ ایک سردار ان بہار نے جمعیت فراہم کی ہے اور لا سے فرانسیس کی
بھی خبر آئی کہ وہ بنارس میں ہے پس میجر کوٹ بمنتظر فرمان کرنیل کلیف صاحب تھا کہ اس عرصہ
میں نامہ کرنیل صاحب گورنر کا آیا کہ پٹنہ کی طرف روانہ ہو پس میجر مذکور جلد پٹنہ کو واپس آیا

رام نارائن آیا اور سپاہ سے گھبرایا اور چھ نالیون سے بیس آیا اور سب کہا کہ میں تم سے بالکل الگ ہو
رکیا ہوں اور قسمین اٹھا دیں تا دو دن کے بعد کہا مین سید میر مذکور ان باتون سے ہرگز بدنیت نہ تھا اور کو کبھی کیا
میر محمد جعفر خان نے راجہ رام سنگہ حاکم مدنا پور کو طلب کیا سپے اپنے بھائی اور بیٹے کو روانہ کیا
میر مذکور نے راجہ کا قیاس کر کے ان دونون کو قید کر دیا راجہ رام سنگہ نے کرنیل کلیف صاحب کو لکھا
کرنیل کلیف صاحب نے صلح کروا دی پس راجہ لعل سنگہ جو پورنیہ کا حاکم تھا اپنے بغاوت اختیار کی میر محمد جعفر خان
نے میرن کو کمک بھیجی اور شکست فاش دیکر پورنیہ پر قبضہ اپنا کیا اس ضمن میں علی وردیخان کی زوجہ جو نانی
سراج الدولہ کی تھی اپنے نواب وزیر شجاع الدولہ حاکم لکھنؤ اور راجہ رام نراین کو لکھا کہ جعفر خان سے
مہر ابدا تمہاری خبر ہے محمد جعفر خان نے جو سنا اس بات سے بہت متفکر ہوا اور کرنیل کلیف صاحب آیا کیا
لکہا کہ تم خاطر جمع رہو ہماری سپاہ جا بجا تمہارے ملک میں تیری ہوگی اور ہر وقت واسطے اعانت
کے موجود ہے کیا اندیشہ ہے پس انہین او انہین میرن پسر میر مذکور نے محمد مہدی نام برادر سراج الدولہ
کو جو کہ مسن تھا جا کر ناحق مار ڈالا واضح ہو کہ بندگان خدا کو ہر ج مرج بعض حضرت سردار انگریز
میر محمد جعفر خان اور میرن پسر کے بہت تکلیف پہنچی کہ وہ واقعات بہت طویل ہیں اور کتب میں مرقوم
آخر کار بہت خرابی اور ظلم میر جعفر خان اور میرن کے بیباک کا اس طرف آفاق میں شایع ہوا محمد قلیخان
صوبہ دار الہ آباد نے اور راجون سے اتفاق کر کے عزم تسخیر بنگالہ کا کیا اور جو کہ محمد قلیخان کہ شجاع
الدولہ سے رشتہ نیا دہ چچا زاد کے ہوتے تھے شجاع الدولہ سے اس باب میں کمک چاہی
شجاع الدولہ نے محمد قلیخان کو لکہا کہ ابھی تم نے ارادہ بنگالہ کا کرنا درست نہیں تھا مین تمہاری

کمک کرتا ہوں وہ تو ہمت دیتے ہیں کہ متوجہ طرف لیاقت کے ہوئے اور چونکہ ان روزوں بادشاہ
دہلی میں عالمگیر ثانی تھے اور سلطنت نہایت ضعیف تمام صوبہ نام کو بندہ بادشاہی کہلاتے تھے ورنہ
ہر ایک اپنی جا خود مختار ہو رہا تہا اور اپنے ہی زور سے اپنی جاگیر [illegible] ان کو جتاتا تہا کہ [illegible]
کر دیئے از انجملہ شاہزادہ عالی کو ہر ولیعہد بادشاہ بھی ہندوستان میں رہا کرتے تھے شجاع الدولہ نے نامہ و پیغام
محمد قلیخان کے واسطے قوت کے دولت کے انہیں استمال کر کے اپنے پاس بلوالیا اور عزم بالجزم محمد قلیخان نے ارادہ کیا اور ان
سے شاہزادہ نے بھی ایک عرضی پیش خدمت بادشاہ کے لکھی کہ آپ صوبہ داری بنگالہ و بہار اودیسہ کی غلام کو عنایت
فرمائی فدوی جا کر ضبط کر لیتا ہے بادشاہ خوش ہوئے اور خلعت مع فرمان نام سے شاہزادہ کے روانہ کیا سیر
شاہزادہ نے محمد قلیخان کو نامہ لکھا محمد قلیخان تنہا ارادہ کرنے سے موافقت کر شہزادہ کی اولی جانا اور نواز قطع
مراحل کرکے شہر [illegible] اسی اثنا میں [illegible] کو آپہنچا میر محمد جعفر خان کو جو معلوم ہوا سپاہ اسکی [illegible]
تنخواہ کے پراگندہ و تباہ تہی اسنے افسران انگریزوں سے استعانت چاہی اس وقت وہ طرح دیکے اس
کر جمعیت ان پاس کلکتہ میں کم تہی رام نارائن جو اس امر سے مطلع ہوا ایمان شاہزادہ کے
طرف ہو گیا اور عریضے لکھی اور انہیں طلب کیا وہ تو چاہتے تھے ارادہ خروج کا تہا جہت تشریف لائے
محمد قلیخان [illegible] شہزادہ [illegible]
عمل میں لائی شہزادہ [illegible] دیا اس [illegible]
اسکے [illegible] شہزادہ بنگالہ کو پہنچا کوپنے وہاں استقبال کیا تب شاہزادہ [illegible]
صاحب استعانت چاہی دیکے جواب صاف دیا اس سے شاہزادہ کمال منفعل ہوا

اور فقط ایک رفیق با توفیق محمد قلیخان برارادہ محاربہ رام نارائن کا کر کے پٹنہ پر آیا اور اسکا محاصرہ کیا بلکہ
ایک برج کو بیلدار کر توڑ ڈالا اس ضمن میں شجاع الدولہ نے کیا کہ الہ آباد اپنے تصرف میں کر لیا اور میران
پسر میر جعفر خان کرنل کلیف صاحب پاس جا کر سپاہ انگریزی کو واسطے اعانت اپنے آمادہ کیا کرنل کلیف صاحب نے ایک
ایسے کلکتہ سے نکلے دوسرے دن محاصرہ کے محمد قلیخان کو مضمون سے اطلاع دی کہ صوبہ الہ آباد تو قبضہ سے نکل گیا
اور جمعیت انگریزی واسطے مقابلہ کے آرہی ہے پس محمد قلیخان دونوں طرف سے متردد ہو کر رفاقت شہزادہ کی
اختیار کی اور وہاں سے یہاں کا اتنا راہ میسر لائے فوراً اس جو واسطے کمک شہزادہ کے جو ہو جلا تھا محمد قلیخان
کو ہلکر بہت سمجھایا لیکن محمد قلیخان نے نہ مانا اور الہ آباد کو آیا کہتے ہیں شجاع الدولہ نے فریب سے اسکو گرفتار کر کے
قید کر دیا اور وہ زندان خانہ سے راہی ملک عدم کا ہوا پس کرنل کلیف صاحب ہمراہ میران کے پٹنہ پر آئے
شہزادہ بیچ سپاہ و لشکر تھا لاعلاج ساتھ کرنل کلیف صاحب کے زود نہیں سے پیش آیا کرنل کلیف صاحب
نے میدان خالی پاکر تجویز تمام پٹنہ میں بندوبست اپنا کر لیا شہزادہ آوارہ اسطرف پھرا
اور کرنل کلیف صاحب پھر کر پھر کلکتہ کو آئے میر جعفر خان نے جلدو میں اس سلوک کے کرنل صاحب
مذکور کو سنہ ۱۱۷۲ سنہ میں خطاب اور جاگیر سے سرفراز کیا پس سنہ ۱۷۶۰ مستعدہ
[illegible] کرنل صاحب مذکور انگلستان کو چلے گئے اور [illegible] انکا کلیا و نام ایک کرنل ہو اسکے بعد
انہوں نے پس خادم حسین خان کی ولد [illegible] بیار اعانت شہزادہ کے مستعد ہو کے جعفر خان
مضطرب ہو کر کرنل کلیاد صاحب کو لکھا وے مع جمعیت کلکتہ سے چلے اور جعفر خان سے آکر
ملاقی ہو کے اس عرصہ میں عماد الملک نے عالمگیر ثانی بادشاہ دہلی کو قتل کر ڈالا جو ابن بہ [illegible]

پہنچی سہ دار لوگ ہمراہ عالی گوہر کے تھے انہوں نے پٹنہ میں بیٹھ کے آپ نے تخت سلطنت پر جلوس دیا میر جعفر خان

رفیق عالی گوہر کا ہوا اور جو جو امراکہ جعفر خان سے ناراض تھے سب عالی گوہر سے مل گئے اور چالیس ہزار کی جمعیت اکٹھی

ہوئی کرنل کلیاد صاحب نے خادم حسن خان کو واسطے اطاعت جعفر خان کے پیام کیا اسنے نمانا اور فیمابین عالی گوہر

اور رام نارائن کے دو جنگ ہوئے ہنگام ہر دو جنگ آخرین رام نارائن کو زخم کاری پہنچا اور کپتان کارٹ جو

معاون رام نارائن کا تہا اسکا بیشتر رام نارائن بہا کا آخر کار اطاعت عالی گوہر کی قبول کی اسکے بعد میرن اور

کرنل کلیاد صاحب بالاتفاق شاہ عالم سے لڑے اور منہزم ہوئے کرنل صاحب مذکور نے پھر جمعیت فراہم کرکے شاہ عالم سے مقابلہ

اس دفعہ شکست شاہ عالم کی ہوئی حسن اتفاق میرن اور کرنل صاحب ابدا دونوں بار جنگ خادم حسن خان

کے ستد تھے کہ دوسری تاریخ جولائی سنہ ۱۷۶۰ء میں رات کو مہ بہا اور میرن خوابگاہ میں

اپنے صدمہ سے بجلی کے جلکر خاکستر برابر ہوگیا واضح ہو کہ میرن بہت سفاک اور بیباک

ناخدا ترس تہا وہ بجلی دیوان آہ مظلومان اور ستم رسیدگان کا تہا جو وبال جان اسکا ہوا مثل

ہندوستان میں میرن کی بجلی کہ مشہور ہے پس کرنیل صاحب مذکور تو کلکتہ کی طرف بہیر

گئے اور بار تنخواہ فوج سپاہ کا جعفر خان پر ہوا میر محمد قاسم خان داماد جعفر خان نے اسے

دفع کیا آخر کار کہا جعفر خان کا بسبب نہ پہنچنے زر تنخواہ کے سب خراب اور تباہ تہا

اور سپاہ انگریزی کو چہ ماہ تنخواہ دینا کا اقرار تہا اسمیں بہی فرق آگیا اس عرصہ میں انگریزی

انتظام ریاست شمس الدولہ کو تہیدار کلکتہ ہوا اسنے میر جعفر خان کو معزول اور میر محمد قاسم خان

کو عہد و پیمان سب کے استوار کرکے سنہ ۱۷۶۰ء میں صوبہ دار ٹہرایا محمد قاسم خان منفکہ مشاہرہ

...ام مختلفہ کے بیان

سپاہ کو پہنچا پس قلعہ میں سرداران انگریزان اور میر قاسم خاں کے بہت موافقت بہم پہنچی اور ماہ جنوری کی
سال ۱۷۶۱ع سفر اسی اثنا میں میجر کرنابک صاحب واسطے جنگ شاہ عالم کے پٹنہ کی طرف روانہ ہوا بعد وصول
لڑائی کے شاہ عالم منہزم ہو کر پٹنہ سے فرار اختیار کیے اور مسیو لا فرانسیس کمک واسطے بادشاہ کا تا چار ہو کر اسیر
انگریزان کی پناہ لی بعدہ میجر کرنابک صاحب نے خونریزی بندگان خدا کی بجا اندیشہ کر کے استصواب سرداران بنگالہ کے
بیچ شاہ عالم کی صلح کا پیغام کیا اول یہ بات خاطر میں بادشاہ کے نہ آئی مگر صلاح بدیہ کسی مصلحت کار کی منظور فرما کر
مژدہ صلح کا دیکر میجر کے پاس روانہ کیے فوراً کرنابک صاحب بارگاہ سلطانی میں آکر حاضر ہوا اور آداب بادشاہی بجا لا یا غرض
باہم طرح مصالحت کی قایم ہوئی پھر بادشاہ حسب عرض میجر مذکور کے متوجہ پٹنہ کے ہوئے کرنابک صاحب نے
بادشاہ کو اپنی کوٹھی میں لے گیا اور تخت پر بٹھلایا تمام سرداران انگریز روبرو دست بستہ
موافق دستور کے ٹوپی اپنی ہاتھ میں لیے ہوئے بہت ادب سے کھڑے ہوئے قاسم خاں
بھی کہنے سے صاحبان انگریزوں کے بلا علاج اطاعت سلطانی کی قبول کی بہت سا نذر اور جواہر وغیرہ
لیکر حضور میں بادشاہ کے آیا اور نذر گذرانی بادشاہ نے سفارش سے میجر صاحب موصوف کے
قاسم خاں کو صوبہ داری بنگالہ بہار و اوڑیسہ کی عنایت کی چوبیس لاک روپیہ خراج سالیانہ
مقرر ہوا قاسم خاں کو استقلال کلی بہم پہنچا اس عرصہ میں بعد قتل عالمگیر ثانی کے شجاع الدولہ نے
بنا بر جلوس شاہ عالم کے اور احمد شاہ ابدالی والی قندھار کو لکھا تھا اسکی آمد کی خبر پہنچی شاہ عالم
مع ارکان دولت اپنے طرف دہلی کے روانہ ہوئے اور میجر کرنابک صاحب بھی ہمراہ رکاب
سرحد بہار تک رہا پھر وہاں سے مراجعت کی قاسم خاں مختار بنگالہ ہو کر رام نارائن

خانہ کو روانہ ہوئے مخصوص [illegible] بھی اپنے بیت فساد [illegible] ہر چند کہ صاحبان انگریز دولت طرفین کی اعانت کی جانب رفع فساد [illegible] ہو کر کچھ فائدہ
نہ ہوا آخر کار خانہ کو زیر [illegible] آیا اور اسکو مع متعلقوں اپنے [illegible] قید کیا اور [illegible] خان نے اسکا اخراج کر [illegible] میر محمد قاسم خان کا
عروج ہوا اور جا بجا تمام حکام پر اس طرح غالب آیا جو کہ [illegible] کو لازم ہے [illegible] مستحق [illegible] زیادہ ترقی کی [illegible] ظلم کی [illegible] اور عہد
بہاں سرداران انگریزوں [illegible] بھی [illegible] ذکر کیا [illegible] سرداران انگریزوں اور قاسم خان کے نفاق [illegible] انواع و اقسام
طرفین [illegible] اور [illegible] روانہ ہوئے [illegible] فتح [illegible] آخر کار سنہ ۱۱۹۲
سنہ [illegible] شمس الدولہ [illegible] میر قاسم علی خان کی [illegible]
وہاں مضبوط کر لیں اپنی جانب سے روانہ ہوا اور عہد الملاقات [illegible] نور [illegible]
ان کو [illegible] قبول کیا [illegible] قاسم خان تمام [illegible] کو [illegible] لیے کو زمان [illegible]
نیا [illegible] زیادہ [illegible] قید کر دیے آخر کار [illegible] قاسم خان [illegible] ایلچی شاہ عالم
[illegible] وزیر [illegible] سپاہ [illegible] میر قاسم [illegible] شجاع الدولہ [illegible]
[illegible] سنہ [illegible] شاہ عالم [illegible] واسطے [illegible] قاسم خان [illegible] روانہ کیا [illegible]
ہو کے بار [illegible] آخر کار قاسم خان [illegible] شجاع الدولہ [illegible] عازم ہو [illegible] شجاع الدولہ [illegible]
استقبال کیا اور حضور بادشاہ [illegible] بادشاہ [illegible] بادشاہ کا [illegible]
شجاع الدولہ [illegible] میر قاسم [illegible] بادشاہ اور وزیر نے رخصت ہوا اور [illegible]
[illegible] شجاع الدولہ [illegible] اور [illegible] انجام [illegible] بندوبست [illegible]
[illegible] سنہ ۱۱۷۴ [illegible] شجاع الدولہ اور میر قاسم [illegible] سپاہ [illegible] روانہ ہو کر [illegible] پہنچے اور [illegible] سپاہ

[illegible] کام مختلفہ کے بیان [illegible]

احکام متعلقہ

شجاع الدولہ کی مقابل ہوئی پھر کرنائک صاحب اسطرف سے پٹنے جنگ عظیم واقع ہوئی اثنائی حرب میں نزدیک
شجاع الدولہ کی پای شجاع الدولہ نے ہر چند واسطے مقابلہ حریف اور کمک اپنے کہلا بھیجا لیکن قاسم خان خبر ہو آ
الدولہ بھاگ کر بکسر کو چلے گئے اور قاسم خان کو بھی بسبب گرفتار کر لیا اور متعلقان اسکو مقید کر رکھا اور مال تمام اسکا لوٹ لیا
قضاء الٰہی سے ہوا اور کرنیل منرو پھر [illegible] بھیجا کی جا [illegible] ہو کر قلعہ کو آئے اور شجاع الدولہ سے مقابلہ کیا اس میں فتح شجاع الدولہ کی ہوئی
رز [illegible] بھی بہادر [illegible] ایک [illegible] افسر انگریز شجاع الدولہ کہا [illegible] طرف لشکر [illegible] مقابلہ پر آیا اور شکست کہائی آخر الامر منظور ہوا کہ شجاع
الدولہ الہ آباد کی راہ [illegible] بہت مال [illegible] وزیر کا اس میں انگریزوں کی ہاتھ آیا اور بیگمات کو [illegible] قاسم خان بھی قید سے [illegible] وزیر کے [illegible]
کو چلا گیا پھر وہاں سے چند میل پر ایک مکان میں [illegible] ہو [illegible] بادشاہ نواب وزیر سے ناخوش ہو کر بنا مصالحت کی افسران انگریز
انگریز اس بات سے بہت خوش ہوئے اور [illegible] انگریز [illegible] بادشاہ نہیں [illegible] عنایت کیا اور بنارس بھی [illegible] حکم فرمایا
انگریز دلی میں بھی بہادر [illegible] قاسم خان اور [illegible] نام فراسیس کو [illegible] ایک گنبد [illegible] افسران انگریز کا [illegible] قاسم خان نے [illegible]
اور طرف افغانستان کی [illegible] میں روہیلوں کی چلا گیا اور ابھی بہادر شجاع الدولہ کو [illegible] شجاع الدولہ نے تمام [illegible]
بریلی کو روانہ کر [illegible] طرفدار [illegible] واسطے [illegible] کی [illegible] اور [illegible] قاسم خان [illegible]
دی کہ اول [illegible] ہو کر [illegible] لینی [illegible] اور [illegible] ہوئی [illegible]
ہو کر [illegible] قبول [illegible] مقام سے [illegible] واسطے کمک [illegible] کیا [illegible] قلعہ [illegible]
[illegible] آپ [illegible] کیا کہ جرنیل کرنائک صاحب [illegible] روانہ کی [illegible]
[illegible] کمک [illegible] کیا [illegible] شجاع الدولہ متفق ہو کر جرنیل [illegible]
[illegible] قلعہ [illegible]

الغرض جنگ کی نوبت وزیر سے افسران انگریزوں سے صلح کی بات کر کے سرداران انگریز نے کلکتہ کو لکھ بھیجا صوبہ اودہ کو
بنارس بھی عمل سرکار کمپنی بہادر کا ہو گیا اور اجلونت سنگھ جو نواب وزیر کے طرف سے حاکم بنارس کا تھا آپنے ملک [illegible]
حوالہ انگریز کے کر دیا بعد نوبت وزیر اور بادشاہ بالاتفاق واسطے ملاقات [illegible] افسران انگریز کے آئے افسران
نے انکا استقبال کیا اور بڑی تعظیم سے لے آئے بعد نذر گذرانی رسم [illegible] تکلف سے ادا کئے [illegible]
درمیان آیا اور نفاق تھا اتفاق ہوا بعد ازاں افسران انگریزوں اس ضمن میں بیگ جعفر خاں [illegible]
نجم الدولہ خطاب دلوا کر ایالت صوبہ بنگالہ قائم کیے اور انگلستان سے لارڈ کرنل کلیف صاحب بہادر [illegible] مختاری صوبہ
کیے سرفراز ہو کر دوبارہ ہند کو آئے اور [illegible] طرف [illegible] تاریخ [illegible] ۶۵
[illegible] شاہ عالم [illegible] مجلس ہوئی [illegible] نواب وزیر اور بہادر بادشاہ اور کرنل [illegible]
کر ایک [illegible] فراہم [illegible] دونو [illegible] استقلال [illegible] نجم الدولہ [illegible] سوال جواب [illegible] اور عہد و پیمان
فیمابین افسران انگریزوں اور شجاع الدولہ اور نجم الدولہ اور [illegible] سرداران انگریز [illegible]
نجم الدولہ [illegible] خرچ بنگالہ [illegible] داخل [illegible] کیا گیا اور [illegible] نام دو لاکھ [illegible] طرف بادشاہ [illegible]
عہدنامہ لکھا گیا اور مہر و دستخط [illegible] انگریزی ہوا اور [illegible] سند بنگالہ اور اودیسہ [illegible]
نام سرکار کمپنی بہادر کے معرض ارقام میں آئے [illegible] ہوئی اور شجاع الدولہ اپنی [illegible] پر قائم [illegible]
[illegible] انگلستان کے گیا اضلاع دکن اور [illegible] ہر چہار طرف [illegible] فتح [illegible]
بہت سے ملک [illegible] تصرف میں سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے آئے [illegible]
ہوئے چنانچہ فہرست اسکی بالتفصیل جو راقم نے ایک کتاب سے نقل کی ہے بطور جدول [illegible]

احکام مختلف کے بیان

جدول فہرست ممالک … باوقار کمپنی بہادر در اقلیم ہند

اسامی بلاد	تاریخ	ماہ انگریزی	سال عیسوی	سنہ ہجری	اسمائے حکام
بمبئی	۲۰	دسمبر	سنہ ۱۶۵۰ع	مطابق سنہ ۱۰۶۱ھ	بنگالہ کے نواب سے لیے
ہگلی بندر	۱۳	ماہ مئی	سنہ ۱۶۹۹ع	مطابق سنہ ۱۱۱۱ھ	حیدرآباد دکن کے نواب سے لیے
بہار اور اڑیسہ	۱۲	اگست	سنہ ۱۷۶۵ع	مطابق سنہ ۱۱۷۹ھ	شاہ دہلی سے لیے
[illegible] وغیرہ	۲۰	[illegible]	سنہ الیہ	ایضاً	[illegible] کے نواب سے لیے
[illegible]	۲۲	نومبر	سنہ ۱۸۰۰ع	مطابق سنہ ۱۲۱۵ھ	حیدرآباد دکن کے نواب سے لیے
[illegible] وغیرہ	۲۱	ماہ مئی	سنہ ۱۷۷۵ع	مطابق سنہ ۱۱۸۹ھ	لکھنؤ کے نواب سے لیے
[illegible]	۲۲	ماہ مئی	سنہ ۱۷۷۵ع	مطابق سنہ [illegible]	بنارس کے [illegible] سے لیے
[illegible]	۱۵	ماہ جون	سنہ ۱۸۰۸ع	مطابق سنہ [illegible]	[illegible] سے لیے
[illegible]	۱۵	ستمبر	سنہ الیہ	ایضاً	حیدرآباد دکن کے نواب سے لیے
[illegible]	۱۴	مارچ	سنہ ۱۷۹۲ع	مطابق سنہ ۱۲۰۶ھ	ٹیپو سلطان سے لیے
[illegible]	۱۹	جولائی	سنہ ۱۷۹۹ع	مطابق سنہ ۱۲۱۴ھ	ٹیپو سلطان [illegible] سے لیے
[illegible] وغیرہ	۲۵	اکتوبر	سنہ الیہ	ایضاً	وہاں کے راجہ سے لیے
[illegible]	۱۲	اکتوبر	سنہ الیہ	ایضاً	حیدرآباد دکن کے نواب سے لیے
کرناٹک	۲۱	جولائی			وہاں کے نواب سے لیے
[illegible]	۱۰	نومبر	سنہ ۱۸۰۱ع	مطابق سنہ ۱۲۱۶ھ	لکھنؤ کے نواب سے لیے

جدول فہرست ممالک مقبوضہ سرکار با وقار کمپنی بہادر اقلیم ہند سے

اسامی بلاد	تاریخ	ماه انگریزی	سال عیسوی	سنه ہجری	اسماء حکام
بوندیل کھنڈ	۳۱	دسمبر	سنه ۱۸۰۲ ع	مطابق سنه ۱۲۱۷ ہجری	پونه سے راؤ پیشوا سے لیے
کرنک اور بالسواڑه	۱۵	سپتمبر	سنه ۱۸۰۳ ع	مطابق سنه ۱۲۱۸ ہجری	بہار سنگہ راجہ سے لیے
ملک دوآب دلی وغیرہ	۳۰	دسمبر	سنه الیه	ایضاً	دولت راو سیندھیہ سے لیے
ستاره و باڑوارہ	۱۳	جون	سنه ۱۸۱۷ ع	مطابق سنه ۱۲۳۲ ہجری	دیوان راجہ سے لیے
خاندیس	۹	ششم جنوری	سنه ۱۸۱۸ ع	مطابق سنه ۱۲۳۳ ہجری	ہولکر سے لیے
اجمیر شریف			سنه الیه	ایضاً	دولت راو سیندھیہ سے لیے
پونه اور کوکن			سنه الیه	ایضاً	باجی راو پیشوا سے فتح کیے
نربدا اور جبل وغیرہ			سنه الیه	ایضاً	بہار سنگہ راجہ سے لیے
کوکن	۱۷	دسمبر	سنه [illegible] ع	مطابق سنه [illegible] ہجری	ستارہ سنگہ راجہ سے لیے
	۱۲	دسمبر	سنه [illegible] ع	مطابق سنه [illegible] ہجری	حیدرآباد دکن والے سے لیے
کوڑک وغیرہ			سنه [illegible] ع	مطابق سنه [illegible] ہجری	دیوان راجہ سے لیے
کرنول			سنه [illegible] ع	مطابق سنه [illegible] ہجری	دیوان نواب سے لیے
لاہور اور پشاور			سنه [illegible] ع	مطابق سنه [illegible] ہجری	سکھوں سے لیے
ملتان	۲۲	جنوری	سنه [illegible] ع	مطابق سنه [illegible] ہجری	مولراج دیوان سے لیے

از انجملہ جن بلاد کے سر ہونیکا احوال جس طرح سے کہ راقم کو پہنچا ہی اور وہ قابل تحریر ہی اور درضمن اسکی

جو جو اولیاے دولت عظیم فتح پائیں ہیں معلوم ہوگا مفصلا اطلاع کیجاتی ہی پہلا باب حیدر علیخان نے

بہادر صاحب اور اسکے فرزند ٹیپو سلطان کے بیان میں اور داخل ہونا ملک مفتوحہ کا

سرکار کمپنی بہادر میں بقول ارباب تاریخ دکن نامکان حیدر علی منجملہ ان اشخاص کا تھا

جو سپہ سالار صوبہ حیدرآباد کے تھا اور اسکا حیدر علیخان فتح علیخان ہی اور فتح علیخان کے باپ کا نام علیخان

تھا استقامت بود و باش علیخان کو ملک جبل آباد وہ علیخان کو دست تو کر کیا تھا منصب

شایستہ کے جمعدار دو سوار اور ہزار پیادہ کا کیا جو کہ بیٹا اسکے نواب جمعدار کو نامک ہیں اسو اسطے

لقب علیخان کا نامک قرار پایا اور بعد وفات اسکے جب مر ملا فتح ابتدا اپنی نوکری کو اسکے بیٹا دو

سیتھی تھا جو اسکے سر ایک تیج کا ذکر ہوا اور بعد ازاں موجود پہنچا اور دست ہمت کی خالی کا تیاری کر سوبا

پس حیدر علیخان اسکے پدر قائم ہوکر جو کہ لوح بخت پر منقش ترقی کا مرتبہ تھا بتدریج کمال اعتماد کا پایا

کیا کہ راجہ کے کام چوکی و پہرہ کا سب اختیار ہیں ستارہ اسکے دیکھ دیا اور بعد عالم کی اسباب ثابت ہوا کہ حیدر علیخان

ابتدا سے سپاہیں ہنر پیدا دو ہیں کاری تھا اور جس دکن کی قبول کیا تھی منجملہ عمدہ صوبہ داری و رکھدائی کا

پایا پھر راجہ کی نوکری کرنیکی وہاں اسکے صاحب رایہ کا سوا سبھی بادشاہ اعلی درجہ قرابت کو پہنچا اور نام

کیا اسی ضمن میں بلازم ملیبار کے راجہ کا ہو کر سرشتہ زمرہ ملازمان اسکا ہوا جو کہ حیدر علی آدمی اولوالعزم اور

صاحب جرات تھا ایام قلیل میں راجہ کی اکثر قابو پاکر دیوان کو اسکے کہ عبارت ہے

مدار المہام سے تھی علانیہ مار ڈالا اور راجہ کو بیکار محض کر دیا اور باستقلال واسطے اسکے مقرر کر کے

احکام مختلف

تیسرا ادھیائے

حکام مختلف کے بیان میں

...صحبت کا ہوا لیکن یہی راجہ کو مثل تبرکات زرکانہ کے بالکل تعظیم و تکریم کیا کرتا تھا اور کسی امر میں
ناظم چارچنامہ کا اب ہی قریب موضع سنگلور کے دیوانی میں ندیم نام ایک شخص فدار وکے ساکن
تھے کسیکا نوکر تھا بسبب لیاقت ذاتی اور عنایت ولی نعمی کے سردار سنگلور کا ہوا حیدر علیخان صلب
سے ندیم مذکور مسمی فتح علیخان کا ہوا ملا کو اب ہی پہنچا خبر نامہ نگار اختلافات سے اغماض کر کے احوال
حیدر علیخان کا بدو فطرت سے منزالیہ کی بموجب روایت ناظم مذکور معرض ارقام میں لاتا ہی ذکر حیدر علیخان
بانیک مطابق چارچنامہ واضح ہو کہ تولد حیدر علیخان کا سنہ ۱۱۳۷ سترہ سے چالیس میں ہوا
اوایل شباب میں منزالیہ نے بموجب تعلیم پدر کے آئین رزم و پیکار سیکھے اور استعداد پیدا کر کے
اور دکن کے راجون کی چاکری میں سرگرم ہوا اور چالیس برس کی عمر میں حسب الحکم اپنے باپ کے پہلچری کو
ملک فرانسیسون کو روانہ ہوا اور صحبت میں انکی رہ کر بہت سے قانون سپہ گری کے اور قواعد جنگی
ضبط کئے منجملہ ان روزوں نندراج نام نیابت راجہ میسور کا تھا اپنے عہد حکومت میں [illegible] نام ایک شخص
کو مختار کاروبار کر کے آپ طرف عبادت کے مشغول و مصروف تھا اس ضمن میں [illegible] سردار قوم فرانسیس کا ارادہ ملاقات
راجہ موصوف کا کر کے اپنی جگہ سے تیار ہوا اثنائے راہ میں [illegible] حیدر علیخان
کو ایک ہزار پیادہ آٹھ سو سوار کے واسطے دفع کرنے مذکور کے روانہ کیا تا فرانسیس مذکور کو [illegible]
چونکہ مزاج حیدر علیخان کا طرف قواعد جنگ کے مایل تھا اس سے ملاقاتی آشنائی پیدا کر کے اور بہی
قانون فن مذکور کے ذہن نشین کئے اس ضمن میں اسمعیل خان نام ایک برادر حیدر علیخان کا
صاحب عسکر تھا اپنے سنہ ۱۷۵۶ سترہ سے چھپن عیسوی میں قضائی حیدر علیخان نے تمام سپاہ کو

پانسو دہ کی زیر فرمان اپنے کیا غرض سمہ الیہ تک نزدیک شعر الیہ کے پندرہ ہزار سوار اور پیادہ کی جمعیت

فراہم ہوئی یوسف خان موصوف نے دو سو فرانسیس اچھے کار آزمودہ نوکر رکھ کر کمر ہمت باندھی اور

واسطے رزم حکام معاصر ملک کے آمادہ ہوا لکھا ہے کہ موافق عزم بالجزم یاوری بخت سکندر روز میں ہم چشم

و ہمسران و ہمقران کا ہوا کار و بے اقتدار پر حیدر علیخان کے رشک کرنے کے واسطے کشایش ملک سر الیہ کے قصد

ملتوں کو نامہ لکھا اور بستار تاخت و تاراج ملک راجہ کے سر زمین پائن کو طلب کیا واضح ہو کہ بموجب اس ایما کے

لشکر پنڈاروں کا مانند گرگان خردم درد واسطے لوٹ مار کے آ پہونچا حیدر علیخان کو اس کی اطلاع پہنچی ...

نے جو ہیں جمعیت قوم مذکور کی سنی اپنی جا سے روانہ ہوا اور بطریق ایلغار آ پہنچا تا حقاقت نندرام کی کرے اور ملک

صدمات سے غارتگران اور بدطینتوں کے بچاوے لیکن جب نزدیک شہر کے آیا جانا کہ یہ فتنہ ان روکا ہی یوسف خان ...

طرف سے کلور کے کی اور سپاہ کو اپنی ہر چہار طرف فراہم کر کے خود کنارے سینا پٹن پر مقابلہ کیا با سرزدہ

اور فتح نصیب حیدر علیخان بہادر کے ہوئی یوسف خان جلا وطن ہو کر اس صوبے سے ایک پیسہ لاکے بار بار حضور نندرام ہوئے

سرگذشت گذاری کی گذارش کی اور مفصل احوال اپنا معروض بیان میں لا یا راجہ نے کام حیدر علیخان کے سر الیہ کو سونپا

کنارہ و خدمت جلیل القدر دیوانی سے اپنی مباہی فرمایا بعد مطلع ہونے کے میر حیدر علیخان بہادر کے ...

کنارو کے قبضہ تصرف سے راجہ موصوف کے نکل گئے بیچ چند روز میں مستتر دیکھے انہیں آوان میں نوبت

بیچ برادر بندگان عالی یعنی نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی صاحب عدل و داد و الی حیدرآباد کے

میر حیدر علیخان سے واسطے تسخیر قلعہ ... کی کہلا یا کہ ہم نے اسکو تمہیں دیا اپنے پاس

رکھو اور مال و متاع سارا وہاں کا ضبط کر لو حسب الایما اس کے خان مذکور نے حصار مذکور کو ...

شکستی کر کے لے لیا اور اسیر اختیار نواب نظام علی خان کا بالکل نہ رہا چونکہ ترقی حیدر علی خان کی خاطر کو منظور تھی

فتوح اور دریشنی کی نسبت بعد مرگ تارو کے چونکہ زوجہ اسکی تمام ملک اپنے شوہر کے قبضہ کیا تھا

راجہ رام نام سرکار وطرف حیدر علی خان کے رجوع ہوا اور بنا پر تسلط اپنے شوہر کے مشار الیہ کو دنیا قبول کیا

خان موصوف بیچ ہاں آکر مال اور بیٹے کے صلح کروادی اور شہر کو لے لیا ہنوز اس امر کو عرصہ

معتد بہ گذرا تھا کہ پھر فیما بین زن مذکور اور راجہ ملک سرکار کے نفاق آیا اور سپاہی فیض کے ارادہ پر

سوئے آخر کار پسر بیٹا اور زوجہ کنارو کی ماری گئی اور بیجو علی اللہ کا قید ہوا اور تمام پرگنات و تولت تشویش

میسور کے احاطہ تصرف حیدر علی خان کے آگئے چونکہ اس نواح میں خود علی خان موصوف کی روز افزوں ترقی تھی

بدستور حیلہ و بہانہ اور قریب اطراف و اکناف کے مع ملک ملیبار بہ قبضہ معز الیہ کا ہو گیا اب رقم قطع کرتا ہے

کلام کو ناظم مذکور کے اور ضم کرتا ہے قول کو جناب معاد الامر کے یعنی حیدر علی خان بہادر کے

وہاں کا تھا اور تمام املاک اسکے تصرف میں آئے تا ستائیس کو بقلق کی خدمت فیصلہ

نواب نظام الدولہ نظام الملک بہادر آصفجاہ ثانی گذرا کر سند فوجداری کی حاصل کی اور

ستائیس ہزار سوار اور تحفہ جانی بھیجی پائی بسبب نادری طالع کے بلاد و امصار اور سرحد کا اور

اس سرزمین کے لکر ایک دائرہ دولت اپنا کھینچا اور بعظمت تمام بڑھ چڑھ کے تھا کہ جسقدر

ملک میں سے حاصل ہوا تھا ضمیمہ اسکا کیا مثل قلعہ کورم کنڈہ وغیرہ محلات کہ سابقاً

فوجداری کڑپہ سے متعلق تھی اور ثانیاً در عوض چوتھ مرہٹے بلکہ پیشوا و شاہ دہلی کے

دیئے گئے تھے اپنے قابو میں کر لیے اور تھانہ اہل مرہٹہ کا وہاں سے بدقت اٹھا دیا بس جب

احکام مختلفہ کے بیان میں

ما دہو راو پیسوا بالاجی راو سنہ ۱۱۷۶ھ دستہ اپنی ساتھ بہت افسر قوم مرہٹا ہوا سیے یورش کریکے اکثر قلعجات
اور تہانجات متصرفہ کریکے اور زر معتدبہ ساتھ طریق پیشکش حیدر علیخان سے لیکر وقت مراجعت کے ہر دو ان
کو اپنی مع فوج اس نواحی میں چہوڑ دیے چنانچہ احوال انہوں کی طرف انکے ادا کیا جاویگا پس صاحب تاریخ
مذکور لکہتا ہی کہ حیدر علیخان چند سے پاون کہل سے اپنی دراز کی تہی کہ اس ضمن میں جو کہ افسران انگریز
کو منظور خاطر تہا کہ سند دکن کو بہر طور عشر نگاہ اپنا کریں جیسا کہ ظاہر ہی اس طرف کے جوار سے بابالان
مرہٹا کے سوار اپنی بہیجکر کو عسکر خان سے سالار کی خوب سیدہ زر کیا بہر ساتھ صلح خاطر خواہ
رفع شر عمل میں آیا شرح اسکی جا بجا سے بیان ہوتا ہی سو لکہا ہی کہ حیدر علیخان بیشتر دہیات اور
قلعجات قریب ہر اپنی فتح کریکے درپی خیال محال کے ہوا اپنی اقتدار بڑہکر بہر دو سرکار کے صاحبان والا شان
انگریزوں سے کینہ پیدا کیا چونکہ اختر اقبال انہوں کا ہر وقت اوج سکندر طالع سے تہی واسطے دفع
اس فتنہ کے آمادہ ہوئے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہی ذکر جنگہای افسران انگریزی حیدر علیخان
نایک عرف بہادر صاحب مطابق تاریخ مذکور ہوا کہ عزم بالجزم سے اخراج اپنی فوج کے تو پخانہ وغیرہ سیے ملحوظ خاطر حیدر علیخان نایک کے تہا افسران انگریزی مطلع ہوکر بعد کونسل مشورت اول سنہ ۱۱۸۱ھ سنہ عیسوی
میں کرنل سمت صاحب بہادر کو واسطے دفع کرنے اس خان کے روانہ کیا کرنیل صاحب مذکور نے بہیجکر دورود
لشکرکشی کرکے ابتدا جار سے حیدر علیخان عرف بہادر صاحب کے لیے لیے ... مذکور نے نوازش رام
علیخان بہادر آصفجاہ ثانی ساتھ ان کو انتہائی ہوا موافقت کرکے بالاتفاق مع سپاہ و توپ ممدوح
اکثر مقابلہ کیا بعد بہت سے زدوخورد کے شکست کرنل صاحب مذکور کی ہوئی اور شہید ::

احکام متعلقہ

کیری پر قبضہ حیدر علیخان کا ہو گیا پس نزاع کھڑی ہوئی اور طرفین سے فیمابین حیدر علیخان نایک اور سپاہ انگریزی کے متعدد جنگ بیچ عرصہ کارزار کے ظہور میں آئے من بعد بنابر تحمل جنرل کرنل صاحب مذکور نے ہمراہ جمعیت کی قشون کے حیدر علیخان نایک نے ٹیپو سلطان فرزند کو اپنے واسطے واسطے تسخیر مدراس کے روانہ کیا لکہا ہے کہ جب سلطان مذکور وہاں جا کر ہنگامہ آرا ہوا کرنل صاحب کور مقابل ہو کر سلطان کو منہزم کیا پس حیدر علیخان نے چڑہائی کر کے قلعہ دیوی اری یا قصران انگریزوں سے چھوڑا لیا اور متصل اسکے شہر پناہ ٹیپورستر واسطے اخذ قلعہ کے آمادہ ہوئے بناکہ میجر اسمت صاحب در واسطے کمک کے آیے اور حیدر علیخان نایک نے محاصرہ قلعہ کا چھوڑ کر دیا اری کی طرف شرافت لیا اس ضمن میں نواب نظام علیخان بہادر بندگان عالی حضور پر نور حیدر علیخان نایک کے رشتہ دار ہو کے پس محمد علیخان حاکم چینا پٹن نے مطلع ہو کر بہت عرضی خدمت میں نواب محمد مختار کی لکہی اور مستصوب رکن الدولہ کے سوال و جواب اتحاد کا صاحبان والاشان انگریز دونوں کے درمیان لایا اور آپ بہی ہو کر بنا موافقت کی ڈالی پس درمیان دونوں سرکار دولت کے عہد و پیمان ہو کر رابطہ صلح و صفا کا استحکام پایا اور بندر بمبئی سے لشکر واسطے تسخیر شہر بنگلور کے اترا اور فوراً اسکو سر کر کے جہنڈا کمپنی بہادر کا نصب کیا حیدر علیخان نایک جو سنا کہ شہر بنگلور پر بادشاہ کمپنی بہادر کا چڑہا اپنے کاٹ کاٹ لئے اور ٹیپو سلطان کو لشکر جرار ہمراہ دیکر روانہ کیا سلطان مذکور آتے ہی فرصت انکو مقابلہ کی نہ دی جسقدر کہ سپاہی گورے ہمہ دم وہاں موجود تہے سب کے سب گرفتار کر لیا اور جو کہ انکہہ بچا کر جلد کشتیوں پر بیٹہہ نکل جانے کو انہیں بہی پکڑ کر بہت کیا غرض ایک جنرل صاحب والا شان پیچہے انہی گوروں کے سوا اسکے سپاہ ہندی کے اسیر ٹیپو سلطان کے ہوئے حیدر علیخان کار دانی سے فرزند کی بہت خوش ہوا۔

احکام مختلفہ کے بیان میں

اور آپ وہاں جا کر کرنیل فریشمن صاحب کو مع لشکر قتل کیا اور ایک موضع واسطے مقابلہ کرنیل عود صاحب کے قلعہ
ویلور پر آیا اور ڈر کر اسکو بیچ لایا منجملہ سنہ سترہ سو انہتر عیسوی میں کپتان دوری صاحب انگلند سے
کو آئے اور گورنر جنرل لارڈ صاحب بہادر کو در باب صلح حیدر علی خان کے نامہ شاہ انگلند کا بھیجا بس گورنر صاحب بہادر مدراس
نے پیغام مصالحت کا ساتھ خان موصوف کے کیا خان موصوف بھی رضامند ہوا اور عہدنامہ طرفین سے لکھا گیا اور قلعہ اسکا جو قبضہ
میں محمد علی خان حاکم چینا پٹن کے تھا سپرد حیدر علی خان کے ہوا اور حیدر علی خان نے چھ لاکھ روپے سال خراج اپنے خزانہ
پہنچایا کرنا اسی صلح ہوئی اور بعد موقوف ہیں جو کہ صاحب عالیشان بموجب منشا اس کے کہاں ہوسکتا ہے اور زمانہ بھی
ایک حال پر رہنا معلوم ہوتا کہ اس ضمن میں بیچ ریاست مرہٹوں کے صورت نفاق کی ظہور میں آئی
جیسا کہ سبب احوال انکا مطالعہ سے گذر رہا روشن ہوگا بقول صاحب تاریخ الامرا اور صاحب تحفہ علما
حیدر علی خان ایک اول ساتھ سپرد کرنے تھا سیٹ اپنے مشغول ہو اسی میں لاکھ روپیہ نقد بیشک
کچھ زر نقد دیکر ملک سرا اور قلعہ دھارور بطور اجارہ کے قبضہ اپنا کیا اور نوشتہ مہری رکھتا تھا اور بعد
لکھوا کیا بعد آہستہ آہستہ تمام اس کی قوم مرہٹہ کے کنار دریائے کشتانک لے لیے اور محاصرہ میں ورنگل
چیل کے گھیرہ مکار زمیندار روکتا تھا پاون کار کر اسکو ہاتھ کیا اور وہاں سے گرم پہ ایلغار کرکے
قلعہ سدوٹ اور گنجی کوٹہ وغیرہ جملہ محالات پر متصرف ہوا اور عبد الحکیم خان پٹھان حاکم کرپا
قید کرکے ہمراہ اپنے سرنگا پٹن کو بھیجا گیا اور وہاں سے خزانہ اور جواہر بہت اور اسباب بیشمار
حاصل کیا بس اطراف و اکناف میں رعب اسکا ازدحام کو ساتھ ضمیمہ نوکری ملک کیا اور
ہم پہنچائی اور توپخانہ زور دار مہیا کرکے ارکاٹ پر لشکر کشی ہوا جو کہ افسران قوم انگریز

حکام محلیہ

احکام مختلفہ کے بیان میں

طرفدار محمد علیخان کے تھے گیارہ برس بعد بعہد صلح مندرل سالبائی جنگ ہوئی یعنی ماہ ستمبر ۱۷۸۰ سنہ عیسوی

اسی میں مندرہ صاحب افسر عسکر لیکر طرف سے محمد علیخان کے واسطے دفع حیدر علیخان کے شریک ہوا اور کرنیل بیلی صاحب

واسطے کمک اسکے تعینات ہوئے روانہ کرنے سے بیشتر بمقابلہ ٹیپو کا ہوا لکھا ہے کہ وقت کارزار بیلی صاحب نے شکست

پائی اور زخمی ہوکر گرفتار حیدر علیخان ہوئے ہو نیلام ۱۷۸۱ سنہ عیسوی میں جنرل کوٹ صاحب

[illegible] حیدر علیخان نے تین بار شکست کھائی اس صحن میں حیدر علیخان نے بموجب حدیقۃ العالم نور محمد خان

کو بطریق سفارت واسطے اعانت جنگ ارباب فرانس نزدیک بالاجی کے جو مختار کار ریاست پونا کا تھا روانہ کیا پھر ۱۷۸۲

سنہ عیسوی میں لشکر ٹیپو سلطان کا [illegible] بر کوٹ صاحب کے مقابل ہوا اس دفع سپاہ انگریزی نے شکست پائی

اور کوٹ صاحب اور چند دیگر اشخاص گرفتار ہوئے متصل اسکے ماہ مارچ میں چند جہاز جنگی فرانسیسیوں کے واسطے

اعانت حیدر علیخان کے آئے اور قلعہ کڈلور وغیرہ اقسام انگریزی سے لیتے ہوئے جستجو بلحوق حیدر علیخان

کے ہوئے پس سپاہ فرانسیس کو لیکر جماعت حریف پر حملہ کرنا یہ ارادہ حیدر علیخان کا تھا

کہ مزاج موصی الیہ کا انہیں اوانوں میں مرکز اعتدال سے روگرداں ہوا اور خان

موصوف اجل طبعی سے سنہ الیہ میں انتقال کیا لاش کو حیدر علیخان کی شہر کلار میں

مدفون کیے اور ٹیپو سلطان جانشین پدر ہوا بالاجی راو نے اخبار واقع حیدر علیخان کا سنکر

طرف سے سوائی مادھو راو کے نامہ مشتمل تعزیت اور تہنیت کا مع خلعت ماتمی بمعرفت نور محمد

خان سفیر خان مرحوم کے روانہ کیا ٹیپو سلطان نے [illegible] اسکو قبول کیا لیکن بوجہ سلسلہ

موافقت فرانسیس کا [illegible] بلکہ ساتھ موافق نفاق کے قطع ہوا چونکہ نامہ نگار کو

حوادث روزگاری

[illegible]

اطلاع کرنا ہو تشہیر کے افسران انگریزی سے ناظرین کو اس کتاب کے ملحوظ خاطر ہی لہذا حالات ٹیپو صاحب
کو کہ اسکے بنا پر تعارف کیفیت ابتدای خاندان حیدر علی کی بیان کرنے آئی اب باقی کو ایف شایان
اختصار کرکے رجوع کرنا ادھر طرف مقصود کے فقط ذکر جنگہا سے افسران انگریزان ٹیپو سلطان
پسر حیدر علیخان نایک سے بموجب چار جلد نامہ حیدری چونکہ ٹیپو سلطان کو حیدر علیخان
سے بھی زیادہ تر عداوت افسران انگریزان سے تھی بمجرد قایم ہونے مقرر الیہ کے جابجای علیخان کے جرنل
ماتھیوس صاحب ۱۷۸۳ عیسوی ایک بندر ہی سے بلیار کے طرف شہر نور آئے اور وہاں کے
اسکو لیا اس کے بعد شہر کند پور اور منگلور اور [illegible] کو [illegible] ٹیپو صاحب نے سنکر ذات سے اپنی مع سپاہ جرار
ایلغار [illegible] اور [illegible] مقابلہ کرکے ایسی شکست فاش دی کہ تمام جمعیت انگریزی
تباہ ہو گئی بعد جرنل ماتھیوس صاحب گرفتار [illegible] ٹیپو سلطان [illegible] فرانسیس اور
انگریزوں کے ولایت میں صلاح ہو گئی افسران انگریزان نے ہم زبان ہو کے [illegible] اور ہم ٹیپو صاحب
پیغام مصالحت کا کیا [illegible] بالا کا یہی کہ اول ٹیپو سلطان نے [illegible] اور [illegible] جرنل
کو چھوڑ دیا [illegible] نہیں معلوم کہ [illegible] انگریزوں کو مع جرنل ماتھیوس [illegible] زہر دیکر
مار ڈالا اور انگریزوں کو جابجا قید کر دیا اور [illegible] ۱۷۸۴ عیسوی [illegible] فتح کی اور تمام
ملک کا محاصرہ کرکے [illegible] جرنل [illegible] اور [illegible]
اور [illegible] تمام گرفتاریاں لارڈ جرنل کارنوالس صاحب بہادر گورنر کلکتہ
لارڈ صاحب نے [illegible] کہ لشکر فراہم کرکے ملک ٹیپو سلطان کے بنا بر انتقام [illegible] گذشتہ

احکام مختلفہ کے

[illegible]

روانہ کردہ واضح ہو کہ بعد اسکے جنرل میڈوس صاحب بہادر نے کپتان [illegible] پر آئے ٹیپو صاحب

علیہ سے اسکے مطلع ہو کر ایک خط بنامہ صلاح کا ابلاغ کیا جنرل میڈوس صاحب نے درجواب اسکے نامہ کے جواب

لکھا کہ ہمکو تمہاری عہد و پیمان کا اعتماد نہیں تھا ٹیپو صاحب نے قبول کرکے [illegible] پر [illegible] دیا اور [illegible] اُنکی

کی اور معروف طرف افتقاع [illegible] ہوئے جیسا کہ اول کارنوالس صاحب قلعہ [illegible] کو فتح کرکے کیا

[illegible] اور [illegible] ان انگریزی نے بھی قلعجات ٹیپو سلطان کے جابجا لینا شروع کیے [illegible]

کپتان [illegible] صاحب اور [illegible] صاحب مقابلہ ٹیپو سلطان [illegible] انگریزی [illegible] سلطان مذکور [illegible]

ارکان دولت ٹیپو صاحب کے [illegible] اور آصف [illegible] اور علی [illegible] اور [illegible]

بالاتفاق صلحنامہ جنرل میڈوس صاحب کو لکھا جنرل صاحب نے [illegible] ارقام کیا کہ اگر تمہاری [illegible]

ہے تو ایک شخص معتبر کو نزدیک ہمارے واسطے سوال و جواب کے روانہ کرو اور ایک دو قلعہ اپنے

ہمارے سپرد کرو تا صورت اتحاد کی پائی جاوے پھر ہم جلد قلعہ مذکور [illegible]

نے [illegible] دیکھا ایک صلحنامہ [illegible] لکھ کر روانہ کیا جنرل صاحب مذکور نے جواب

میں اسکے بھی وہی شرائط مندرج کیے جو اول لکھے تھے اور اس امر سے بھی اطلاع دی کہ

لارڈ جنرل کارنوالس صاحب بہادر نے کلکتہ سے طرف مدراس کے نہضت کی ہے بعد ملاقات

لارڈ گورنر صاحب بہادر کے پھر ہم واسطے مہمات کے مستعد ہونگے آیندہ تمکو اختیار ہے

ٹیپو صاحب نے خبر آمد لارڈ گورنر صاحب بہادر کی سنکر طرف پوٹلی [illegible] کے نہضت کی اور سرداران

فرانسیس کمک چاہی لکھا ہی کہ وے سلطان کو جا کر دیتے اور بہت تعظیم سے پیش آئے

کام مختلفہ کے بیان

اور ولایت کی درمیان اسکے آخر ۱۷۹۰ء سنہ ابتدا میں نومبر مہینہ میں لارڈ جنرل کارنوالس صاحب بہادر داخل
مدراس ہوئے اور متصل اسکے جنرل میڈوس صاحب نے شہر ویلور یا ویلوٹ کی سمت شروع ۱۷۹۱ء سنہ میں کوچ کیا
ان منصب کیا متعاقب اسکے لارڈ جنرل کارنوالس صاحب بہادر نے بھی اسجانب کوچ کیا اور بہ جلد جلد قطع مسافت
کرکے سرحد میں ٹیپو سلطان کی آپہنچے اور فوراً ویلور و ملبور سے نکلے ہوئے واسطے تسخیر شہر بنگلور کے عازم ہوئے
اور فلعہ کرسکا کا پیہ بارس ماہ میں ایک اسیر نجران کا واسطے رستہ دیکھنے بنگلور کے چلا تھا کہ اثنا
راہ فوج سے ٹیپو صاحب کی مقابلہ پڑا اور شکست کیا کر بہاکا لارڈ جنرل کارنوالس صاحب بہادر نے واسطے محاصرہ شہر
بنگلور کے سپاہ روانہ کی جنرل میڈوس صاحب نے جاکر حصار شہرپناہ لے لیا انہوں نے جو ٹیپو صاحب کو ایما سلطان
موصوف ہرچند کہ واسطے دفع کرنے جنرل صاحب مذکور کے آیا لیکن عند المقابلہ منہزم ہوا اور افسران انگریزان
نے قلعہ بنگلور کا سر کر لیا اور بہادر خان نام جو قلعہ دار وہاں کا تھا مارا گیا متعاقب اسکے کادیل اور داردار کے قلعہ
وارول دونوں قلعے بے جنگ و جدل حوالے افسران انگریزوں کے کردیے بعد اسکے میں مع عسکر ملک نظام
میر نظام علیخاں بہادر ہند کا عالی والی دکن اور سپاہ پیشوا اور فوج دریا موج سرکار کمپنی بہادر کی بالاتفاق
واسطے کارزار ٹیپو سلطان کے آمادہ ہوئے اور کارنوالس صاحب بہادر نے پشت گرمی سے افسران دکن کے
وینکٹا گڈی کی سمت روانہ ہوئے اور وہاں سے پھر بنگلور کو آئے اور بنگلور سے طرف سرنگ
پٹن کے کوچ کیا اسدم ٹیپو سلطان رنگ زمانہ کا بدلا ہوا دیکھ کر سلسلہ جنبان مصالحت کے ہوئے اور
صلحنامہ لکھا تب کارنوالس صاحب بہادر نے جواب دیا اب میں تنہا نہیں ہوں جو دونوں سے بغیر صلاح کے صلح کر لوں
اور بھی دو سردار باہم شریک حال ایک دوسرے کے صلح اور جنگ میں ہیں اگر تم ہر ایک کے جدا جدا

احکام مختلفہ

رضامند کر لیوے تو البتہ یہ امر ظہور میں اویگا اور بنگلور میں پہنچے اور قلعہ انتور کو مسدود کر کے بھی قلعے اپنے طرف کر لیے سپہ سردار ان جمعیت اکریزی اور ہندکا لائے مع سپاہ مرہٹہ نازل سرینگپٹن ہوکر جزیرہ مذکور بطرح جنگ کی والی سعید خان منجملہ سرداران سلطان مذکور مارا گیا اور کارنوالس صاحب بہادر داخل سرینگپٹن ہوئے ٹیپو سلطان نقل مکان کر کے جنوب طرف شہر کے جا اترے اور پیغام صلح کا کیا مگر کچھ اس سے فایدہ نہوا اور ایک جانب عسکر سلطان اور طرف ثانی سپاہ نواب نظام الملک علی خان دکن اور افسران جمعیت انگریزی مع جماعت کثیر کے خوب جنگ و جدال ہوئی بہت آدمی طرفین کے ہلاک ہوئے ہیں بیکن جنانچہ ٹیپو سلطان مرد دلاور اور لشکر اسکا جرار و کرار تھا جسقدر کہ ہوسکا جوانمردی پیش آیا کہ ذہنی و دم میں تاب لاکر مفصل راقم نے بمعرض بیان میں لایا ہی لیکن مثل مشہور ہی کہ جب وقت کم ہووے دل ایک ہووے ہیں پہاڑ کو توڑ دالتے ہیں انجام کار شکست عظیم سلطان موصوف کی ہوئی اور وہ لا علاج ہوکر گزرا افسران ثلثہ سے پیغام صلح کا کیا لکہا ہی کہ کوئی رضامند نہوا پس ٹیپو سلطان نے قلعہ میں سرینگپٹن کے اپنے تئیں محصور کیا کارنوالس صاحب بہادر تب ہی جنگ سے فرصت نہ پائی لاچار ہو دونوں فرزندوں کو اپنے واسطے ظہور مصالحت کے روانہ کیا اور کارنوالس صاحب بہادر نے جو جو شرایط کو چاہے بہت سے سوال و جواب رد و بدل کے سلطان مذکور نے نا رضامندی سے بطریق ناچار ہوکر قبول کیے اور عہدنامہ بمعرض رقم میں آیا خلاصہ مضمون اقرارنامہ ٹیپو سلطان و سرکار ثلثہ مشتمل شرایط اربعہ مورخہ سنہ ۱۷۹۱ انگریزی لکھا گیا یعنی شرط اول جسقدر ملک قبضہ میں ٹیپو سلطان کے ہی برابر نصف چھوڑ دیا جاوے تاکہ افسران ثلثہ نواب نظام الملک بہادر

تیسرا دفتر
احکام مختلفہ کے بیان میں

اور انگریز بہادر اور اہل مرہٹہ آپس میں تقسیم کر لیں دوم ایک کرور بیس لاکھ روپیہ بابت خرچ سپاہ جنگ کے
ازانجملہ نصف بالفعل نقد ادا اور ارسال کریں اور نصف ایک سال کے اندر قسطوں میں ادا کیا ہووین سوم جو لوگ عہد [illegible]
کے وقت سے عسکر نواب نظام الملک بہادر اور سرکار کمپنی بہادر اور پیشوا کے قید میں ہاتھ آئے جاوین اور جو [illegible]
طرف سے پیشوا سرکار کے ہیں کہ جب اقرار نامہ کے ادای تک دونوں فرزندوں کو سلطان موصوف بطریق یرغمال
اوان انگریز اپنے پاس میں بہت اعزاز و حرمت رکہیں پس صلح ہوئی اور دوم ماہ مذکور کے اپنے اپنے دار الملک
طرف اعلام بہجت بلند کیے بعد اسکے جو خبر ہے اس ہا لیکن منظور خاطر کہ کچھ اور بیان سنہ [illegible]
ابہا نوشیوی کے راج گدی ہوئی بعد اسکے ناظم چار جنا [illegible] کہ امام مقام میں مشہور ہے [illegible] طرف
ضد اس انگریز بیچہ اسمیں جو خط دیکر دو وکیل اپنے ایک رسیل کا رسیکو اور ایک بار لیس جو ملک فرانسیس کے حضور [illegible]
کیا اور کمک چاہی ور سپاہ کی درخواست کی دکلا مذکور سیکے اور دو برس سے دار السلطنت کے ایک نام اور دو
مسمی [illegible] کو سمیع اللہ میں ہمراہ اپنے لیکے آیے اور کتاب حملہ حیدری میں جو زری اور الہین اہنون
[illegible] لکہا ہوا ہی کہ موسیو [illegible] نام [illegible] قوم فرانسیس کا ناگاہ [illegible]
میں مورس [illegible] نزدیک سلطان کے آیا اور سلطان نے مذکور [illegible] جاگیر دی اور
انگریزوں کو اس بیچہ سے فرانسیسوں کے بسبب خصومت [illegible] شک پیدا ہوا چونکہ ان روز دون
سرکارین معظمین سرکار نواب نظام الملک بہادر اور سرکار کمپنی بہادر میں عہود و مواثیق
[illegible] وصفا کا خوب مستحکم [illegible] اصلاح [illegible] مشیر الملک اور میر عالم بہادر [illegible]
کار پرداز سرکار ممدوح کے لارڈ گورنر جنرل صاحب عالیشان بہادر کلکتہ کو [illegible] اگر

انہیں آوا ہیں گورنری قلعہ گورکی لارڈ ولزلی صاحب بہادر کی [illegible] ہندوستان [illegible]

اور ارقام کیا خلاصہ خط لارڈ گورنر ولزلی صاحب بہادر اسمی ٹیپو سلطان [illegible]

کیا ہے کہ [illegible] صلح کا [illegible] قطع کر کے دریے ہو گیا [illegible] مضمون [illegible]

اور پارسل وکیل روانہ کرکے حقیقت [illegible] لازم ہے کہ ان [illegible]

اگر [illegible] منظور خاطر ہے تو قبول [illegible] کر کے ایک وکیل [illegible]

[illegible]

[illegible] لارڈ گورنر صاحب بہادر [illegible]

خلاصہ مضمون نامہ لارڈ گورنر ولزلی صاحب بہادر اسمی ٹیپو سلطان

[illegible] جواب نامہ سابق کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپ [illegible] لارڈ گورنر صاحب بہادر [illegible]

[illegible] خلاصہ نامہ ٹیپو سلطان [illegible] لارڈ گورنر صاحب [illegible]

[illegible] سوال و جواب [illegible] وکیل روانہ [illegible]

[illegible]

[illegible] لارڈ گورنر صاحب بہادر [illegible]

تفصیل دفتر

احکام متعلقہ کرنیات

میں

۲۹ ستمبر ... کو ... ہوا تو معلوم ہوا کیا ایضاً خلاصہ مضمون خط لارڈ گورنر صاحب بہادر

انہیں ... صاحب نے جو ... عہد استوار کر لیا اور اپنے غرور و تکبر سے باز آیا ہی کچھ نہیں سوا ہی اور ... کے

... کچھ فائدہ مرتب ہوگا اور جواب اسکا جلد روانہ کرو ... فرصت انتظار کی نہیں ہے ... جواب

بھی دیر ہوئی لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر نے مدراس فوجیں ہر چہار طرف کی اکٹھی کر کے واسطے تسخیر سرنگاپٹن

کے جنرل ہارس صاحب کو مع سپاہ انبوہ روانہ کیا اور بمبئی سے بھی ... صاحب اور کرنل ... صاحب

مع چار پلٹن انگریزی کوچ کیا اور ... جمعیت خاص ... درگاہ بندگان ... میر ابو القاسم میر عالم بہادر

مع چند سرداران نامی آٹھ ہزار سوار ... سپاہ ... اور ... پلٹن انگریزی ہمراہ ... اعلام

کے ... کرنل ... صاحب ... واقع ہو کہ ... نامہ لارڈ گورنر صاحب ...

ایضاً خلاصہ نامہ ٹیپو صاحب ... لارڈ گورنر صاحب بہادر ...

... کیا ہوا تھا ... دیر ہوئی آپ ... صاحب ...

سوال و جواب ... اور عہد و پیمان استوار ہوا لارڈ گورنر صاحب بہادر ... اسکا خلاصہ

یہ ہے ... کام ... اور ... کام ... باتیں تمہاری ... کی ... دوستی

کا ... معلوم ہو کہ جنرل ہارس صاحب مع سپاہ ... کو ... ہیں ...

صلح خواہ جنگ کا انہیں ... سوال جواب ... جمعیت انگریزی ...

ہوئی ... سر کر کے جنرل صاحب مذکور کی سرحد ... میں در آئی اور لشکر ...

کا بھی مع میر ابو القاسم میر عالم بہادر ... لشکر منصورہ ہوا اور جنرل ہارس صاحب ...

احکام مختلفہ ... [illegible]

[illegible]

سپہ دار انگریز پر تقسیم کر دیا اس ضمن میں مطابق عبارت عہد نامہ حیدری کے ایک نامہ لارڈ گورنر صاحب بہادر

کا مشتمل اوپر شرائط تلقہ کے جب جاری ہوا ایضاً خلاصہ مضمون خط لارڈ گورنر صاحب

بہادر بنام ٹیپو سلطان مشتمل اوپر تین شرطوں کے در باب جاری رہنے [illegible]

اور تمہارے قول ہو چکا ہی جو کہ وے ہمارے دشمن ہیں اور دوست دشمن کا دشمن ہوتا ہی اور دشمن کا [illegible]

بطریق محبت کا یہی کہ اول ان تازہ وارد آدمیوں کو ایک بیچ ہوا مخصوص کرو اور دوسرے یہ کہ وکیل [illegible]

بہادر کا تمہارے دربار میں رہا کریگا اسکو منظور رکھو اور تیسرے انگریزی بندر اور منگلور وغیرہ قلعے جو [illegible]

میں ہماروں کی واقع ہیں سرکار نامدار انگریزی میں داخل کرو اس تقدیر پر آپس میں [illegible]

لکھا ہی کہ ٹیپو سلطان نے اسوقت چاہا تھا کہ بموجب نوشتہ مذا کے عمل کرے لیکن اغوا سے [illegible]

اندیشوں سے متردد ہو کر مزاج سلطان مذکور کا طریق مصالحت سے جادہ [illegible] سے برگردان ہوا اور [illegible]

گذر گیا کہ بعوارت سنیچر اس مہینہ میں دو شنبہ تاریخ رمضان کی حسب الحکم لارڈ گورنر جنرل صاحب [illegible]

اور جنرل [illegible] صاحب وغیرہ رنگ کوٹہ پر آپہنچے اور ٹیپو سلطان وارد ہی انکے مطلع ہو کر بنا پر میران اور [illegible]

مالی کو [illegible] فوج [illegible] کے واسطے [illegible] روانہ کیا تھا مجملاً مذکور کیا ہے کہ [illegible] مقابلہ [illegible] قدم [illegible]

مذکور میں [illegible] کنارہ [illegible] ہو کر [illegible] ہوئی فقط سپاہ جدید سلطانی جو متعین [illegible] ہوئی تھی [illegible]

نواح الکل میں جہاں جنرل صاحب نے خیمہ زن [illegible] جا کری اور اکثر کو تہ تیغ کیا چونکہ [illegible] امرا [illegible] مذکور میں [illegible]

صاحبان انگریزوں کے [illegible] ہو کے سپاہیوں کو [illegible] کا امان دیں اور [illegible] کہا کہ تم [illegible]

میں کیوں سبقت کی اور کیسے تم سے کہا تھا پس خود ٹیپو سلطان کے واسطے [illegible]

تیسرا دفعہ

احکام مختلفہ کے بیان میں

[illegible] دوراه [illegible] آیه

[illegible] سلطان [illegible] سلطان مذکور [illegible]

[illegible] عسکر سلطان [illegible] ایچون [illegible]

[illegible]

[illegible] سلطان [illegible]

سلطان موصوف [illegible]

[illegible]

[illegible] سلطان [illegible] سلطان موصوف

[illegible]

[illegible]

[illegible] سلطان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ارسال [illegible]

[illegible] الملك [illegible]

کلا سرکار میں نہ تھے کہ دار المقربات تمہارے برسبیل دوام رہا کرینگے اگر یہ باتیں منظور خاطر ہوں تو

جلد جلد دونوں فرزندوں کو اپنے خیام و خرگاہ میں بطریق رخصت کے روانہ فرمائیں سر رنگپٹن کی طرف لیکے ٹیپو صاحب انکا

جواب کچھ نہ دیا چنانچہ جب ہوا کلام تمام معہ لشکر جنرل ہارس صاحب قلعے کے عقب آئے اور اسکے

روز انگریزی سواروں نے یورش کر کے آن مورچوں جو پاس قلعے کے تھے لے لیے اور ٹیپو سلطان

... سے کہ جانا ہار گیا پھر جانان انگریز قلعے کی مغرب طرف ... حصار کو توڑا اس ...

اور ... پیغام عالی آیا لیکن ... کچھ فائدہ ... ٹیپو صاحب ...

... ارادہ کیا لیکن ... اور غیرت و حیا کے ... عزیمت ... اطراف محل کے خندق ...

اور ... بارود ... کہ ... آگ لگا دیجاوے اور ... میران اور ... قمر الدین خان ...

حیدر کو ... کیا اس ... جمعیت ... کی ... میں آپہنچی ...

... سید غفار کو جو ... انگریزی فوج کا رستہ روکا ہوا تھا بلوالیا اور ...

... اس ... اور ... انگریز ... کر کے اسکو ... لیا اور قلعہ

پر ... تب ٹیپو سلطان نے ... کو طلب کر کے ... کہا کہ ... علاج ... دشمن قوی

... عرض کی کہ ... مناسب ... آتا ہے کہ فی الحال آپ زنانہ کو لیکے مع جمعیت اور

خزانہ ... اور ... کی طرف چلے جاویں یا مجھکو مع ہمراہیان ... کے حوالے کر دیں ...

جاوے ورنہ ... قلعہ کی اس فدوی کو اور ... کو تفویض ہووے ٹیپو سلطان

نے فرمایا کہ خبر اگر ... نہ دیکھے ... جمعیت ... کیا ... ہو ...

کلام محاصرہ ... کے بیان میں

تو کچھ پروا انہیں ایکدم نہ تھی چنانچہ رضا القضا اور میر صادق کو بلوا کر حصار قلعہ کو شیر و شور او ر مضبوط کیا
کو مسپرد کرنا چاہا ہمسیر کو سپرد دیا کیا کہ فرانسیس اور انگریز لوگ سمجھو ہیں انہیں اعتبار و بناء نہیں ضرور
انکو جدا دیکھا بس ٹیپو سلطان نے رنجیدہ ہوکر ایک آہ پر درد نفس سے کھینچی اور کہا توکلت علی الصمد ہو کر
سرداران کی دولت سبب شامی تقدیر الہی در پے انہدام قصر دولت اور استیصال اقبال خاندان کے تھے از انجملہ
اسی دن یہ دیوار قلعہ کی ٹوٹ تک ختم نہ ہی اور آگاہ کیا آج کار رستا متعین ہے لیفیدہ کو جو صلح ہو اور
دن صبح کو ٹیپو سلطان ایک تقاضا اپنے ہاتھ سے تحریر کر کے معین الدین بیگ کو حوالہ کیا اور تاکید سندیدی کہ آج ہی کا
موجب اس نوشتہ کے حکم بابت ... عمل میں آوے یہ موضع مذکور گیا ہی کہ جب رالیہ اسکو کھولکر دیکھے
لکھا مضمون مندرجہ سے مطلع ہو تصاب کے کار وہاں ایک فراش ایک نوشتہ خواندہ ...
حاضر تھا اپنے نزدیک دیکھا اور دوڑ سے آگاہ ہوکر میر صادق کو خبر کیا اور بولا کہ آجکی رات انکو
قید مار ڈالنے کا حکم ہی خبردار ہو جاو اس عرصہ میں پیدرن آیا اور میر مذکور نے ٹوٹے حصار پاس سپاہ کو
بابت تقسیم تنخواہ بلوا کر مسجد اعلی میں جمع کیا اور ٹیپو سلطان واسطے ملاحظہ شکستہ حصار کے آیا
پیرداروں کو اسکے درست کرنیکا حکم دیا اور فصیل پر ایک شامیانہ واسطے اپنے ہوتا کر دیا
چونکہ وہ تاریخ انتہا معین نہیں اور غلام حسین منجم نے نحوست اس روز کی ازدیاد پہر کو ...
کی تھی کچھ خیرات کی اور مراجعت کر کے داخل دولتخانہ ہوا اس ضمن میں سید غفار صاحب
حقہ اور ہو کر مار کیا اتنے میں کسپنی قلعہ پر سفیدرومال ہپیر ایکو دیکھ سپاہ انگریز کی
بروقت شکستہ حصار کے دافستہ داخل قلعہ ہو گئے اور ... میر صادق کو اسی ...

ٹیپو سلطان محل سے نکلکر طرف موریچہ کے روانہ ہوا میر صادق جلدی سے کمک لانیکو گہوڑے پر سوار ہو کر
کا دروازہ کہول کر پاسبانوں کو تاکید شدید دربارۂ [illegible] کے کرتا ہوا باہر نکلا چونکہ اسمیں [illegible]
صورتیں ان لوگوں کی مختلف پائی ہیں روایتیں بہی مختلف غایت کی ہیں ایک سپاہی [illegible]
[illegible] کہا افسوس ہی [illegible] سردار کو [illegible] تو اپنی جان کو بچا کر لیے نکلا اور ایک وار میں
تیغ بیدریغ کر کے خانۂ زین سے زمین پر گرا دیا اور اس طرف ٹیپو سلطان جس وقت [illegible] مورچہ کی طرف
پہنچے تب [illegible] کہ جو آپ نے اسکو بدلا پایا کہا ہی کہ میر صادق [illegible] کیا تہا اور ہر چند کہ [illegible]
[illegible] ہوا تہا آپنے سلطان کو دیکہا اور گوارا نکیا اور [illegible] آکے کہہ دیا [illegible] سلطان [illegible]
[illegible] تلوار علم کی اور مقابل ہو کر [illegible] قدرت [illegible] مقتول کیا آخر الامر [illegible]
ہو کر آلودہ مردانہ در قتل کو پہنچا فرانسیس [illegible] در محل سرا [illegible] ہو [illegible]
شالک کر [illegible] جنرل بیرڈ صاحب [illegible] روایت
[illegible] خانہ [illegible] صاحب کو واسطے سپاہ کے روانہ کیا جب وہ محل [illegible] آگے دو نو فرزند [illegible]
ٹیپو سلطان کے ملاقات کی اور [illegible] مذکور کو [illegible] سلطان مذکور کے اطلاع [illegible]
[illegible] ٹیپو صاحب کہاں ہیں [illegible] بولے کہ ہمیں نہیں معلوم ابہی گہوڑے پر سوار [illegible]
[illegible] ہیں نکل جاتا تو معلوم [illegible] ہونگے [illegible] زندہ تو نہیں لاش ملیگی [illegible]
[illegible] اول [illegible] محل میں [illegible] بالکل کہیں پتا نہ پایا جنرل صاحب نے قلعدار [illegible]
[illegible] بلوا کر غصہ سے ٹیپو صاحب کو طلب کیا [illegible] تلاش کی [illegible] میں لاش

تیسرا باب
احکام مختلفہ کے بیان
میں

سلطان محمد ... کیا اور وفات ہوئی کی بابی صاحبان انگریز سرا ... اور ...

... جب کیا ... کی ... یا ... طرف ... اور ... ہو ... تو اس ...

ایک سو ... آدمی ... انگریز ... اور ... سے ... اور ... باس ... اس

اور ... ایک ... آدمی ... اور ... وہاں ... اور ... سلطان

... خبر ... مقابل ... اور ... ادہر ... ہزار ... اور

انتیس ... فتح ... اصلاح دکن ... نصیب ... دولت ... کی ...

ہوئی اور ... زندہ ... افسران انگریز ... سال ...

حیدر علی ... شہزادہ ... شاہ ... سلطان ... انگریز

دولت ... مملکت ... اور ... اوس ...

حیدری ... شاہزادوں ... سلطان ... اوس ... مقرر

حیدر علی ... شاہزادوں ... شاہ ... ایک ...

... طرف ... اور ... قرار ... اور شاہزادہ

فتح حیدر ... کی ... از ... اور

... تمام ... افسران انگریز ... دیا اور نیپال

دولت سلطان مقتول کا آخر سنہ الدین ... ہا ... غلام حسین ...

تاریخ ... کی ... روح ... کرکے ... شہید اکبر ...

نقل اردو
احکام مختلفہ کے
بیان مین

ایضاً بتوجہ دین محمد منشی سید انشاء اللہ شمسہ کرم اللہ کیفیت تسخیر دہلی کی اور کچھ احوال
پورکا مع فتح احمد نگر زبانی اسطرف کے رہنے والون کی یون گوش زد سامع ہوا ہے کہ
فرانسیس طرف سے سندیا کے مختار تمام ملک اور سپاہ کا تھا بسبب افزونی اقتدار کے یہان حاکم و محکوم سے کچھ
پیدا ہوئی سندیا نے اپنے دربار مین کچھ کلمات ملائم حق مین اسکے کہے وے مسکر ار زدہ ہوا اور لشکر
جو کچھ کہ یورپین اور سقدر سوار تعین تھے اول جا بجا اپنے روانہ کر دیا اور خفیہ جنرل لیک صاحب
کا کلمہ سے واسطے تسخیر دہلی کے طلب کیا اور عند المقابلہ آپ کنارہ کر گیا مگر جسقدر سپاہ کہ قلعہ مین حاضر تھی
از قسم یورپین سے ایک جمعیت نے بادشاہ سے کہلا بھیجا کہ اگر پیر و مرشد کا ہاتھ سر پر ہے تو فدوی جنرل لیک صاحب کو تلوار کی
پہنچا دیتا ہی بادشاہ چونکہ ہاتھ سے کوثر ناظم کے نالان تھے طرح دے گئے جس ... اعلام انبار سے
یہان لیک صاحب نے قلعہ لے لیا اور بادشاہ کی اہوار مقرر کر دی اور تمام امیرزادون اور
آدمیون کو بتار الیف قلوب صاحب ممدوح نے جاگیر و منصب و فدوی خطاب اور دیئے شاہ رہ دنیا ... بعد
جیساکہ صاحب ممدوح نے لکھا ہے شنبہ دویم اٹھارہ سی پانچ عیسوی میں لشکر انگریزی بسرکردگی
سے جنرل لیک صاحب کی طرف بہرت پور کے روانہ ہوا اور واضح ہو کہ ... زمانہ ...
وہان کے ... نواب ... اور ہولکر کے ... مین آئی ہر چند کہ انگریز لوک فتح کے
مردان اس نواح کے عاجز آئے مگر ... اپنی بھی خوب فتح کیا ہولکر کا
جو ہولکر نے شکست کھائی تھا اور راجہ نے واسطے رفع نزاع کے جنرل لیک صاحب سے
... اور ... کی ... عہد نامہ فیما بین سرکار ... مین لکھا گیا اور

جنگ ایک ہفتہ زیادہ لشکر اپنا طرف آگرہ کے رخصت کر دیا اور آپ بھی طرف منزل مقصود کے تشریف لے گئے
اور انہیں ایام میں افراد لشکر دکھنی کہ کچھ باونام سردار کے طرف قندہار روانہ ہوا تھا فتح کر لیا

دوسرا باب حکام دشت کہ بیان ابتدا عروج انکی فتح ہونا ملک سندھ وا

تا [illegible] تا عہد [illegible] الیاس مہارت یعنی ہر قسم عمارت دیکر بعض [illegible]
اور اطراف [illegible] انکے بھی اسی طرح کہ وہ نوع ابتدا آفرینش میں بمقام [illegible] دکن [illegible]
ہمسایان [illegible] والوں [illegible] اور [illegible] مہارتی یعنی [illegible] اور کلکی [illegible]
سعد بن وقاص [illegible] ایران کو فتح کیا اور اولاد نوشیروان کی پراکندہ ہوئی انمیں ایک شخص وارد ہند ہو کر رفتہ رفتہ
[illegible] پور کا راجہ ہوا اور لقب اپنا رانا کیا اسکو دو بیٹے تھے پیرام سنگھ اور بابک سنگھ بعد رانا کے پیرام سنگھ تخت
اسکا جانشین ہوا اور بابک سنگھ [illegible] طرف دکن [illegible] کیا جب متصل [illegible] پہنچا راجہ [illegible]
تھا اسکا [illegible] ہوا اور [illegible] کیا بیٹا اسکا [illegible] بابک سنگھ [illegible] کی جب [illegible]
[illegible] کو جو [illegible] ملک [illegible] پیدا [illegible]
بابک سنگھ کو [illegible] لقب اسکا [illegible] قرار پایا اور اسکی وجہ یہ ہے کہ بہ سبب زبان
ہندی میں زمین کو کہتے ہیں اور [illegible] کاٹنے کو یہ بھی [illegible] دلوں [illegible] زمینداروں
تھا اس واسطے اسکو بہونسلہ کہکر یاد کرتے تھے اور بعضے مورخین نے بیان کیا ہے کہ یہ لفظ صحیح [illegible]
ہے اور اصل نام بابک سنگھ وہ [illegible] زنا کا نہیں بلکہ درمیان انکے اور رانا کے [illegible]
واسطے ہیں اور وجہ تسمیہ بہونسلہ کی یہ بھی کہ باپ نے انکے ایک دختر [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

بجاری کی عاشق ہو کر اسکو نکاح کیا بعد ازاں اسکے بطن سے یہ لڑکا پیدا ہوا اسکے کہا [illegible] اپنی قوم کا
لطیفہ اس لڑکا کو سبب ناسمجھی واسطے اخفا کے خانہ میں پرورش کیا اور جب وہ جوان ہوا دکن میں
قوم برہمن کی عمدہ خاندان کی بیٹی سے کہ وہ لیتے تھیں قوم راجپوتوں سے شمار کرتے تھے بیاہ دی گیا اور عزت [illegible]
پیدا کیا بیان [illegible] لڑکوں [illegible] عقد سے اسکی وانتا کہلا [illegible] سب کو پہونسلہ کہتے ہیں [illegible]
جوتیہ مسلمان [illegible] پرورش کی بہی [illegible] تھا ایک بیٹی تھی اسکی اولاد [illegible]
پہونسلہ [illegible] ذکر کیا اب یہ مضمون [illegible] کیا چاہیے کہ [illegible]
پہونسلہ [illegible] کہ جسکا یہ کاربار تھا جوان ہوا [illegible] والی دکن [illegible]
[illegible] ہوا اور سوار دکن ہوکر [illegible] اختیار کیا [illegible] جاہ [illegible]
[illegible] دولت آباد کا طرف سے نظام شاہ کے تھا اور اسکو [illegible]
سوار کی بہی [illegible] پہونسلہ کو بلا کر [illegible] کا [illegible] کیا اور [illegible]
اور [illegible] اور [illegible] جاہ [illegible] نظام شاہ
[illegible] اور [illegible] سیاجی [illegible] سیاجی [illegible]
[illegible] حسن و جمال [illegible] اپنی بیٹی سے شادی کر دی [illegible] سیاجی
[illegible] نظام شاہ [illegible] حاصل کیا اور جب نظام شاہ ہوا [illegible]
در [illegible] مرزا [illegible] کی ملازمت والی بیجاپور
اختیار کی اور [illegible] اطراف سے [illegible]

جاگیر حاصل کی بعض وقت عالمگیر بادشاہ دہلی نے بھی رجوع کرکے واسطے اعظم خان کو کلاش کے بیس سال
جاگیر میں ڈالا ایک منصب اور علم اور نقارہ بھی انعام پایا بعض حال سے نکلکر نظام الملک کا ملازم ہو کر جاگیر
کا ہوا اور پوتا اسی جاگیر کا نیکو آخر کو راجہ ساہو بیا ملک عم کا ہوا اسکے بیٹے تھے دو لیکن جیجابائی دختر جادو
کی سنبھاجی اور سیواجی تھا تو یہ دونوں بیٹے بھایاں سے بچپن سے ہیر دیکھ کیا اور سیواجی کو محروم نظام
دلش ہوا کا تھا اور ایک لڑکی بیٹے کو بابی کہ نام اسکا انکوجی تھا اور وہ ملک احمد نگر دریا میں اور بستر ف تھا
سیواجی کے بعد بیہم ہو رہی سلطنت عالمگیر بادشاہ کے ساہو جا کر اپنے سنبھاجی کی قتل ہوا دفعہ کہ اسکو اپنا
وطن مقرر کیا تھا اور بستر میں نظام شاہی اور ابراہیم شاہی موجود نہیں بہت ملک صاف کیا اور شہر ستارا کو
دار المقر ٹہرایا بہر شہر رفتہ اسکو ایسا استیلا ہوا کہ چالیس قلعے بادشاہی اسکے قبضہ میں گئے کوکن کا ملک
سب لوٹ ڈالا اکثر قصبے تا دریائی پای نقصد کریکہ راہ زنی دریا کی ضمیمہ راہ زنی شہر کا کیا حتی کہ بہت
سے قصبے بادشاہی خلد مکان کے بھی قابو کرلیے لوٹ ڈالا اسوقت خلد مکان یعنی عالمگیر بادشاہ نے راجہ
جسونت کو بالاتفاق امیر الامرا شائستہ خان صوبہ دار دکن واسطے تادیب کے مامور فرمایا بعد اسکے
جسونت کو حضور میں طلب کیا اور راجہ جے سنگہ کو اسکی جگہ پر نامزد کیا بعد ورود راجہ جیسنگہ سیوا نے
اطاعت کو مناسب جانکر صلح کی اور آنا چاہی اور آنا قبول کی بادشاہ نے عفو تقصیر کرکے پنجہزاری منصب اسکے بیٹے
سنبھا کا عنایت کیا اور جیسے سیوا مرا سنبھا بیٹا بھی مانند باپ کے بعد اعتدالیان شروع کیا
اسوقت خود بادشاہ واسطے تنبیہ کے تشریف فرما ہوئے لیکن ہمیشہ اس قوم کا ہنگامہ اکثر
شاہ [illegible] اس امر پر صلح ٹہری کہ سردیسی کو نوردی محصول محالات اور [illegible] لیا

خاندیس برار اور بیدر وغیرہ بے طاقت و تسلط غنیم کو دیا جاوے لیکن سند اسکی عنایت نہوئی تھی کہ

سنبھاجی عہد سلطنت عالمگیر بادشاہ غازی کے اکتیسویں سال جلوس والا میں مارا گیا اور بقول چار چنامہ [illegible]

زہر سے مسموم ہوا اور راجہ ساہو بیٹا اسکا ساتھ خطاب اور منصب سرفراز ہوا [illegible]

عالم کے اول سو روپیہ کو دس روپیہ حصہ رعایا سے قرار پایا کر سند پادشاہی عنایت ہوئی [illegible] داؤد خان [illegible]

و ذوالفقار خان صوبہ دار دکن کے نائب [illegible] کا رہا اپنے [illegible] وقت [illegible] ساتھ [illegible]

ہوئے از انجملہ [illegible] دخل [illegible] اور ایک غنیم کو بدون [illegible] حصہ کے جو رعایا سے مقرر ہوا تھا

لیکن سند اسکی بہیں آئی بس عہد میں فرخ سیر کے امیر الامرا حسین علی خان نے بخلاف بادشاہ کی

سنہ ۱۱۲۵ گیارہ سو پچیس میں راجہ ساہو کو چند شروط یعنی عدم تاخت و تاراج ملک اور راہ [illegible] اور

پندرہ ہزار سوار کا [illegible] نائب کے رکھنا درمیان میں لا کر صلح کی اور [illegible] چھ صوبہ

دکن کی [illegible] کی سند اپنی مہر سے لکھ دی اور دکن [illegible] اسکے عوض حوالہ کیا

اور بالاجی [illegible] تھا کہ اسکا وکیل مقرر کیا [illegible] زمیندار [illegible]

کہ بالاجی [illegible] الحیات قتل [illegible] اپنے مرکز پر رہا لیکن [illegible]

ہوا اور سردار [illegible] قدیم [illegible] بالکل [illegible] جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے [illegible]

زمیندار ان کے نام [illegible] سنبھا [illegible] اپنے ایام زندگی میں

[illegible] سنبھا کے ایک شخص [illegible] اسکے [illegible]

[illegible] کو [illegible] اپنے اختیار میں رکھا [illegible]

ایک برہمن بالاجی باجی راؤ نام المشہور نانا صاحب ... کا بیٹا فقط ...

راجہ رام ... کی ... تھا ... اپنا ... کریکے ... دنیا اختیار کیا تھا عوض ...

بعد بالاجی راؤ ... بیٹا باجی راؤ ... پر قائم ہوا واضح ہو کہ ... کیا رہ سی ...

... دوران ... کی صوبہ داری ... کی حاصل کی اور بعد حکومت ...

... اور نواب ... سے ... کیا ... بار ہویں تاریخ محرم کی

... میں ... ہوا ... ہو کر ... سالی ... پر ... اور

... اور ... ہمہ ... کو ... زنار دار ...

... نے ... مفصل احوال ... خاندان کا بیان ... اور

... راؤ ... کا ... ہوا ... بالاجی ... کا ...

قرار پایا ... ہوا ... سنہ ... کیا رہ ... رہی ...

... زنار دار ... لکھا ... کہ ... کسی ... شخص ...

... نام ... قلعہ ستارہ میں ... قید ...

جا دہ اختیار ... اور ... ملکی ... اور ... کیا ...

قبضہ میں کریکے واضح ہو کہ بالاجی نواب امیر الملک اور نواب آصف جاہ بہادر ...

... ستارہ ... آیا ... روز ... الجمعین ...

جو ... بعد ... امیر ... طرف ... ہوا ...

راو ہوا اور رکھا تھا راو المشہور پرگنہ راو در ایبابی اسکے منتقل ہوا چونکہ وقت تسلط عمل راو ہو راو کی

حکم احکام ہر ایک سے پرگنہ پر راو کا جاری کیا سپہ سالار طاعت آپکا اختیار کا تحقیق کیا ہے

راو ہوا اور فوج عظیم سپرد کی اور ہر طرح کا انتظام کیا اور باقاعدہ ہیں کیا واسطے عمل عالیجاہ کے روانہ کی

علیجاہ نے بھی مطلع ہو کر فیض اللہ خاں کو واسطے مدافعت کے مامور فرمایا بعد فوج کشی بہت محنت کی

سپہ سالار راو اور رکھا تھا راو جو بہ فوج سردار ان کا مقابل ہوئے اور اس بات کا

سامنا کیا اور اکثر مقابلہ فتح کر لیا مقام علیجاہ کے بہت اطراف سے ہو کر

احکام مرتب رواج دیا ہوا کا ایک صلح صاحبان کا ہوا ہے سوال ہوا ہے سبب اسی طرف

سے نہیں کا بعد ہی دیا اور کہ سو ضلع سے مال کی منظوری کہ دست بردار ہو گر

کیا بعد راو ہوا جو اور کیا تھا راو کو اپنے ہر ایک کا بندوبست کیا اور

اور ایک پیمائش بندوبست ہر ضلع کیا اور جو کچھ ہوا اور سو روپیہ وصول

راو ہوا اور زمینداری اور انتظام راو سبب ارکان ریاست راو ہوا بندوبست ضلع

بعد میں راو ہوا اصل جو کہ اور مال راو مکان سے پہلے ہوا ہے

حاکم پر قایم ہوا اسکے اپنے فوج قبضہ رکھا تھا راو کا کیا ہوا

اور اکثر سمجھ کر راو سے ان کا ایک اس مقصد کا ہوا

ہوکر عمل سے بعد فرمایا اور آپ بلوا ہوا چونکہ ہر ایک کا عمل ہوا اور

حکومت سے انکی بار رضامند اکثر اس سے واسطے مقدمات کے آمادہ ہو کر کیا تھا راو

احکام متعلقہ پیمائش ہیں

اپنے یہاں بناکر یہ عمل کیا کہ بیست کئی لاکہ روپے مصارف علیحدہ کا ایک سیکہ قلعہ دربار اور سردار وغیرہ کے طور اجارہ
بیس تیس لاکہ روپے سالانہ مقرر کرکے سفر الیکے حوالہ کر دیا اور اپنی مہر کا عہد کیا اور سامان سفر کا کر کے
طرف والاجاہ کے پناہ میں دہیات انگریزوں کی جلا کیا پس فیما بین کلاہ پوشان ظفر تو امان اور مشغول
اعانت آپکے نزاع برپا ہوئی چنانچہ راقم نے تفصیل اسکی دفتر دوم میں بموجب نقل عالم کے کہ مصنف اسکے
میر عالم بہادر ہیں ورود ہمراہ رکاب نصرت انتساب نظام کے شہر پٹہ جو مصاف ہوا ثبت ہے ہمراہ معروض بیان
کیا ہے اور بیان بہی صاحب موصوف جو سلک نظم میں منسلک ہے نظر سے گذرا ہے کاتب کو یقین ہے کہ قلم ہو چکا ہے
کہ مضمون وہی ہے لیکن کچہ فرق سیاق عبارت کا ہے اور جو کچہ وہاں احوال میں اہل اسلام کے مندرج
تواریخ کا سنوات ہجری سے لکہا ہے اور یہاں ذیل ارباب دانش فرنگ سے اہل فرنگ کا ہی سنین عیسوی کی قید دیا جاتا
ہے اور چونکہ جدول فہرست میں دونوں سن لکہے گئے ہیں اس بنا پر ناظرین صاحبان حقائق کی بہت
کسی طرح کا شائبہ تناقض کا نہ ہوگا یہاں کا جاری کا ذکر جنگہائے فرانسیس و انگریز کے سردار قوم
اعانت رکہتا تہا اور بموجب تحریر خامہ فوت ہو چکا ہوا ہے اور جو کہ انگریز
مرتضیٰ علی خاں کی روز سے جمیلہ دیوہ نکلے آئندہ کو رکہا تہا پر انکے بہت غنیمت جانا اور بہانہ
محاصرہ دستاویز
حرب ہوئی اور کوتل کرکے پیرا دلی زادہ سیف نام کے کرنل ڈوریزتھا کو مع سپاہ طرف سردار کے روانہ
کرنیل صاحب سے بعد وصول محاصرہ شہر و حصار کا کرلیا لکہا ہے کہ بحکم سپہ سالار کہ وہاں
جرات کرکے کرنل ڈوریزتھا کو مار لیا لیکن دوسرے سردار ان سپاہ انگریزی نے حملہ کرکے شہر
فتح کیا اور وہاں سے جانب ناسکی جو قریب بندر ہے کے ہے رخ کیا جزیرہ مذکور کو بھی قبضہ میں لیا

احکام مختلفہ

چھوڑ دیا اس مضمون پر [illegible] سردار جو واسطے بندوبست کے [illegible] انگلیز [illegible] اس [illegible]

وارد کلکتہ ہوئے تھے انہیں نے لکھو کا ملک [illegible] اور [illegible] بخش [illegible]

قوم کو [illegible] اس [illegible] مانع تھے پس [illegible] صلاح [illegible] ایک [illegible] روانہ ہوئے اور وہ پانچ [illegible]

کیا ہونا کہ پیچھے اس کے صوبہ بنگالہ [illegible] کی جو وقت قتل ہوئی [illegible] حکم [illegible]

دولت مرشد [illegible] اس طفل [illegible] خواہ [illegible] فرض [illegible] لفظ [illegible] کہ دارا اور [illegible]

اور [illegible] وہاں [illegible] اور سوا [illegible] صلح کا درمیان [illegible]

[illegible] کا اسباب [illegible] انگریزوں کو دیا اور دس لاکھ روپے [illegible]

جنگ داخل [illegible] کرنا [illegible] لکھو [illegible] دیا [illegible]

[illegible] اور [illegible] اسی طرح آقا [illegible] ڈالی اور وہاں [illegible]

کیا [illegible] ایک وہ [illegible] پیغام [illegible] ہوتا ہیں [illegible]

[illegible] جاتا کہ یہ فتنہ ذرا اصل [illegible] سردار ان انگریزوں

سے [illegible] کیا چاہئے پس [illegible] اسلام [illegible]

میں [illegible] انگریزوں [illegible] لیا اور [illegible] اپنی [illegible]

[illegible] دکان کیا کہ [illegible] میں [illegible] اور

انگریزوں [illegible] چار [illegible] پچاس [illegible] لکھو کو دیا قبول کیا اور [illegible]

[illegible] اہل [illegible] واسطے [illegible]

تتمہ قصہ [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

تجویز پیش کیا افسران انگریزان نے اس صلاح کو ناپسند کیا پس سلسلہ صلح کا قطع ہوا اور سامان جنگ کا

[illegible] سالار [illegible] کو ۵ اپریل [illegible] سپاہ [illegible] ہزار کی جمعیت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلاح

[illegible]

[illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

بہی موافقت اور نجف خان اور اسکا برادر بہی تہا ہم بیجا گئی تہی واسطے مجادلہ امرائے انگریز کے
آمادہ ہوئے اور ٹیپو [illegible] واکرنا چاہا اور یہ تجویز کی کہ دو [illegible] طرف بنگالہ
ہوئے اور نواب میر نظام علیخان بہادر مع حیدر علیخان سرزمین کرناٹک پر دونوں افواج [illegible]
صاحب سپاہ بندر سورت چلا اور صلح کر [illegible] بعضے محالات دونوں کے مسخر کرلئے اور [illegible]
وہیں آپہنچے ہوکر اور سندھیہ جو ہر دونوں مع فوج سنگین واسطے مقابلہ کو [illegible]
کی [illegible] بندر [illegible] علیخان [illegible] بعد وصول [illegible]
مار لیکئے ہر چند کہ اس فوج [illegible] برابر [illegible] کپتان [illegible] واسطے [illegible]
نیچے مقابلہ کر کے [illegible] کیا اور [illegible]
انگریز زیادہ [illegible] سندھیہ [illegible]
[illegible] کا فوج کشی کر کے [illegible] اسی [illegible]
امرائے انگریز اور سندھیہ صلح ہوگئی اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] آخر کار [illegible]
اور سندھیہ نے بہی [illegible] اختیار کر کے [illegible] موافقت [illegible]
کہ [illegible] اور [illegible] قضا کی اور [illegible] ان [illegible]
[illegible] ان [illegible] بہت اور دونوں کے صلح رہی کوئی منافقت [illegible]
صلح و جنگ میں باہم [illegible] اکثر [illegible] حال زمانہ کا رنگا رنگ [illegible]

پھر کئی بار لڑائیاں متعدد عمل میں آئیں حتی کہ ریاست پیشوا کی منہدم ہو گئی چنانچہ مفصل احوال ان
معارک کا ہم پیشوا اور ہم بھونسلہ اور ہم ہولکر و ہم سندھیہ کے بیان میں کیا جاتا ہے لیکن کیفیت
پیشوا کی اتنی واسطے منقطع ہونے ربط کے اس جگہ بیان کرنی ضرور ہے کہ تاریخ سے تاریخ رجوع کرتا ہے وقائع
اور تاریخ کی یہ طرز ہم کہ بیان اس کا ... جو باتیں حدیقہ عالم اور تحفہ آصفیہ میں کہ دو کتابیں اصل اور
خلاصہ اقوم کا سو اتنی تاکہ اس میں دیکھی پائیں واسطے ثبوت مطلب کے اور اور تواریخ سے نقل
داخل اوراق ہوئیں اور بعض بعض احوال بالکل کہیں لکھا ہوا نہ پایا اور زبانی ان معتمدوں کا کہ
دربار حیدرآباد کا جو ہیں ایسی شہرت ہوئی ہے ہم نے اپنا حال ہے سنا واسطے باقی رہنے تسلسل کے مندرج اور
مندرج کیا ہے صدق و کذب پر راوی ہے اور عاصی بری الذمہ ہے جو امر کہ منقول ہے طرف سے ان الفاظ کے
جو دل اپنے میں اور جو بات کہ مسموع ہوئی اس کلام جو ایسے انداز سے لکھی ہو کہ نہ پایا جائے گا تو مضمون روایت کا
ذہن نقاد پر ناظرین کے سپرد ہیں اور اکشاف ہو جائے گا ہر مطلب ذکر سوائی مادھو راو اور یہ
بڑی کشمکش سے مسلط ہوا سوائی مادھو راو کا پیشوا ہونا رفت رفت ہو گیا تا بہ پختگی
وقائع ... وقائع ممالک شمال میں مقرر ... زمانہ وجود کہ نا پید ہوا کہ ہوا ناچار
نانا پھڑنویس اختیار کل دولت مرہٹہ کا سپرد ہوا اور ریاست مذکورہ بدست خود بالاستقلال سوائی مادھو راو
راو طفل ہفت سالہ سے منسوب ہوئی اور لقب اس کا سر نوبت پیشوائی ... کیا ہے کہ ... اور سن
... سے پہنچا سردار ان ... ممالک تاریخ ... کا ... اور واسطے ... صاحبزادہ
... سکندر اقبال سکندر جاہ ... صاحبزادہ ... اجازت حیدرآباد کا آنا کی حیدرآباد

پرواز اسکا ہوا واضح ہو کہ دیوان مذکور ہر دو سنجیدہ اور قصہ بجا آنجا ارباب تاریخ لکھا ہی

دہور اوی کی جہت رونق دی اور قریب لاکھ سوار اور پیادہ کی فوجیں کی اور

انگریزی بہت مضبوط ہم پہنچائی مختار الملک ۱۱۹۹ ایک بار

دولت کی ترقی میں سکہ اور خطبہ قلم دین آنا نام کا کیا اور جا کہ آپ بھی

الملک میں بھی عمل کرے خصوصاً ... رواج دیا اور ... الملک

بندگان عالی بھی کستاخ ہو چونکہ ... پیش دستی اللہ برابر ہو اور ...

بھی سردار ... صلاح دی مشیر الملک مدار المہام اور ... عالم بہادر

بندہ ... سلطان ... سپاہ ... سوار ہمراہ رکاب ...

بعد ... انقلاب ... بندگان ... اور ...

... کم ہوا اور آدمی طرفین ... کام آئے ...

بندگان عالی اور رسوائی ... بیان ...

... ۱۲۰۹ ... مشیر الملک ... گیا ...

... ارادہ ... سال ... نوبت ...

بندگان عالی کے عرض کی خود ... ترتیب دیوان ... رونق افزا ہو کر ...

فرمایا اس ضمن میں ... وزارت ... سلطان ...

وہماز تہا ہندوستان ... وصول ...

احکام مختلفہ سکہ ... باب

وہ ہم منقول ہے کہ جب عمدی الاسلام ہوا اور وہ حضرت مشیر الملک کے ہمراہ ان کا ہمدم تھا [illegible]

دولت را و جاشین [illegible] ہوتی کا اشتہار [illegible] عسکر ہوا کہ جو [illegible] مشیر الملک کی [illegible]

الہی کے برہم ہو کر [illegible] اور [illegible] قدرت کے [illegible] رہے کا

تھا احسان [illegible] خان [illegible] ہر ایک کی [illegible] عسکر [illegible] اور دو

اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible] سوار اور پیادہ [illegible]

ان [illegible] احترام [illegible] اور [illegible] صلاح مشیر الملک کی ایک [illegible]

ہمراہ [illegible] سوار [illegible] آ [illegible] اور ارادہ تھا کہ [illegible] قلعہ [illegible]

پر حملہ کریں اور [illegible] حال [illegible] اسی [illegible] تاریخ شعبان کی [illegible]

[illegible] فوج [illegible] مشیر الملک [illegible] در الدولہ [illegible]

استقلال [illegible] الہی [illegible] دل [illegible] تو [illegible]

[illegible] آفتاب [illegible] کے باہر [illegible] ظلمت [illegible]

[illegible] نام میں [illegible] اور [illegible] یکدست [illegible]

میں حضور [illegible] نور [illegible] روشنی طرف [illegible] اور اہل کفر و ضلالت [illegible]

مشیر الملک [illegible] اول [illegible] دو پارہ [illegible] اس سمت [illegible]

معلوم ہو [illegible] قلعہ [illegible] تھا [illegible] تمام [illegible] خود [illegible]

تشریف لائے [illegible] اگر [illegible] شور و غوغا [illegible] صلح کا

احکام مختلفہ کے بیان میں

درمیان آیا اور مرہٹوں سے کچھ ملک اور زمین کو روہیلوں نے [illegible] اور مشیر الملک کو بانی جنگ [illegible]
قبول فرمایا جنگ سے موقوف ہوئی پس مشار الیہ کو پالکی پر سوار کر کے روانہ فرمایا [illegible] دو لاکھ روپیہ [illegible]
خیام و خرگاہ بھیجے واسطے استقبال کے آئے اور بعد ملاقات کے تعظیم سے پالکی پر بٹھلا کر لشکر میں لے گئے [illegible]
نظر بند رکھا [illegible] اسکے خود [illegible] ملک [illegible] اور [illegible] کیا [illegible] اور [illegible] بدولت
[illegible] تصدیق [illegible] مرشد [illegible] اور [illegible] قلعہ [illegible]
مشیر الملک [illegible] ہمراہ [illegible] المرام اعلام [illegible] جانب [illegible]
[illegible] سواری [illegible] اور [illegible]
[illegible] طرف [illegible] بالا [illegible]
پہلو میں [illegible] الیہ [illegible] کہ [illegible] جگہ پر [illegible] آکے [illegible] نظم و
نسق میں ریاست ہونا ہے خلل واقع ہوا اور تجربہ میں [illegible]
پر ابن بعض ثقات جو ہمراہ مشیر الملک کے وہاں تھے زبانی انکی [illegible] سواری [illegible]
اسکے عمل [illegible] نانا فرنویس [illegible] کہ [illegible] قایم [illegible] اور [illegible]
اور [illegible] پسران [illegible] اسوقت [illegible] میں [illegible]
اور [illegible] ریاست [illegible] دولت راو سندھیا عالیجاہ [illegible]
پسر [illegible] بہادر کی [illegible] پسر بزرگ [illegible] راو کو واسطے تفویض امور ریاست کے طلب [illegible]
اور بعض جا مرقوم ہے کہ نانا فرنویس کو [illegible]

پناہ مین افسران انگریزان کی چلا گیا جس سے دولت راو سندھیہ کو واسطے جلوس باجی راو کے مسند نشینی کا تھا
یکایک درمیان پیسرام بہاؤ اور باجی راو کے نامزدگی آئی اور پیسرام بہاؤ سے اسکی کنارہ کشی ہوکر اوس
پیدا ہوا کہ نانا پھڑنویس کو کس چیز طلب کر کے اور بہاؤ کو قید کر کے سلطنت قائم کرے جس سے مشیر الملک جو دولت
شریک مصلحت ہوئے تھے ہوکر پیسرام بہاؤ اور دونوں نے تدبیر سے باجی راو کو قید کیا اور پیغام
بدار المہامی کے نانا پھڑنویس کو بلایا اور رضا مند کیا اور وہاں بلا کر ساتھ باجی راو کے نذر دلوائی
اتم ظہور مین آیا باجی راو مسند پر ہوا اور نانا معتبر ہوا اور ارکین دولت اوسکی ہوئی سیندھیا کو
اور مشیر الملک کو لاک روپیہ کا ملک دولت راو کا قبضہ میں ہوا تھا اور مشیر الملک کا
چند مدت بعد رخصت حاصل کی اور مشیر ملاقات کر کے ساتھ حسن تدبیر اور ساتھ لشکر کے
سفر کیا جو واسطے لینے کے گئی تھی اور افسران نامی سے ہمین محمد خان بہادر بھی روانہ
حیدرآباد ہوئے اور نواب سرفرازی اپنے سرکار مین ساتھ لشکر جناب عالی کا تھا
نانا پھڑنویس ہوا اور سندھیا کو سبق فوج قانون انگریزی اور سپاہ ہندی کا حال
پیشوا کا بولی ایسے آیا اور حکم محکم کا حاکم پر جاری ہوا اب ہر کام ہونے لگے
چار جانب بار مین ملاقات افسران انگریزی سردار ہو کے ذکر ریاست کا ہوا اور
سو تھی افسران انگریزان جھی آباد پونا اور ناگپور مین واضح ہوکر بعد مرگ
نانا پھڑنویس جو کار ریاست مرہٹہ سے ہوا اقتدار پر مسند کے حد پیدا ہوا اور
اس امر کے باعث جمعیت فراہم کر کے پونا کی طرف روانہ ہوا پیشوا کو اپنے قبضہ مین لاوے

احکام مختلفہ کے بیان میں

یا باجیراو کو درمیان سے اوٹھا کر امرت راو کو بٹھلا دیوے اور سندھیا کو تباہ کرے باجیراو بشنو ایلز بنت
کرمی سے سندھیا کی ہو کر سے مقابلہ کیا اور بعد جنگ عظیم منہزم ہو کر قلعہ بیار میں پناہ لی ہو کر اس قسم
میں پیشیوائی کے الغرض جا بجا ہوا ہیں اگر سانحہ اتفاق اور سرداران مرہٹہ امرت راو برادر باجیراو کو مسند
نشین کیا باجیراو نے کرنیل کلوس صاحب کو جو وکالت پربونا کی طرف کمپنی بہادر کے مامور تہے رقعہ لکھا اور ا
لکھا یا کہ تم میرے ساتھ ہو اور میری اعانت کرو میں بعد دفع غنیم کے ملک روپلی اپنا واسطے خرچ سپاہ کے
سونپتا ہوں کرنیل صاحب مذکور نے قبول کیا اور اسے کہا کہ جب تک عہدنامہ ثبت ہوا اور باجیراو اسپر راضی
کرنیل صاحب نے یہ سب کیفیت جنرل ولزلی صاحب لارڈ گورنر کلکتہ کے اور بالا صاحب بہادر دوم کو لکھا
اور کرنیل کلوس صاحب نزدیک سندھیا کے واسطے استحکام مراسلت کے روانہ کیا جنرل کرنیل صاحب کو
وہاں بہیجا اور مقصد دوستی کی بات الغرض مستحکم کر دانا ہو کر یہ حال ثبت یہ کر کے جب
سے امرت روا کی کرنیل کلوس صاحب کو نامہ لکھا اور اسمیں فہمید یہ کہ ہمکو جنگ منظور نہیں
ہمارے اور سندھیا اگر تم درمیان ہو کر بیچ کا دکر دو البتہ امر نیک ہی صاحب کا ہو کا اس
حسب الحکم مشیر الملک قلعہ بیار سے نکل بسی کو آیا اور کرنیل کلوس صاحب بھی پونہ سے
بندر بسی ہو پہنچا اور روانہ جنرل سے اسپر کرکے امرت راو کو درمیان سے اوٹھا دیا جاوے
عہدنامہ کا خلاصہ مضمون نامہ باجیراو اور سرکار انگریزی اور انگریز عہدہ
باجیراو کے رہنا اور چہ ہزار کی جمعیت واسطے حفاظت اسکے متعین ہووے اور انگریز
کا واسطے سوال جواب ... بطور ... لیا جاتا ہو اور باجیراو ... روپیہ ... سپاہ کے

سالیانه بهوسنجا دیا کرینگے اور افسران انگریز جو بہا حصه خرچ بندر سورتکا وصل خزانه لیا کرینگے
گورنر دوازیبہ صاحب بهادر نے جنرل اسٹورد صاحب جو سرحد میں تھے لکھا که مع جمعیت پونا کو جا کر امرت راؤ کو
درمیان سے اوٹھا دو اور باجیراؤ قدیم پیشوا کو قایم کرو اور آپ بھی سنه ۱۸۰۳ اٹھارہ سو تین عیسوی میں
کی جمعیت ساتھ لیکر بارہ محل زیر گوریکہ فرود گاہ سپہ آرایہ ہولکر پناہ نواب نظام الملک بہادر صفجاہ ثانی
کی بھی سرکردگی میں رجمنٹ راجہ رام کی ہمراہ کرنیل مذکور دونا ہوی ہولکر اس بات سے مطلع ہو کر تمام جمعیت
چونا میں تھی لیکر اور سنگھو نیار کرکے جا نکلا اور جونا کو میں وہاں سے بھی امرت راؤ اور دوسرا کیا
اور بستی پونا کی آگ لگا دی کلوس صاحب نے اخبار باجیراؤ کو لکھا باجیراؤ جو کہ عیال و اطفال ساتھ ہونا میں
لیکر آیا اور لارڈ گورنر دوازیبہ صاحب کو اطلاع کی لارڈ ویزلی صاحب بهادر نے سنکر سبب خاطر ہو کر وہاں
کہ فاصلہ تلیس کوس کا تھا فوراً افواج آستعمال پر آپ پہونچے اور اہل خلافت کو منهزم کرکے سنه الیه یعنی سنه ۱۸۰۳ تک
میں علیحدہ کیا اب پیشوا اپنے نوکر کو درمیان سے اوٹھا دیا اور پیشوا قدیم کو قایم کیا بس باجیراؤ نے اپنی
اپنے چھے ہزار کی جمعیت انگریزی نوکر رکھی اور چھبیس لاکھ روپے سالیانه اسکا قرار داد ٹھیرایا
جو مسایل ریاست نا منظور کیا اور سبب بخیده ہو گیا کہ یہ عہد توڑ ڈالے بس واسطے تدبیر
شکست بیان مخفی ہو لکر اور برار کے راجه کو نامه و پیغام سے شریک اپنا کر دانا اور آپ طرف پونا
کے چلا اور مشہور کیا که جیسے ہولکر نے کینه میں جا کر اس سے جنگ کیا چاہتا ہوں سندھیا کو نقدی
تھا که صاحبان انگریز دل کو یه حال معلوم ہو گا لیکن چونکه انگریز لوگ بہت دانا اور ہوشیار ہوتے ہیں
راز نہانی سرکار کا کرنل کلوس صاحب پر کہل گیا وے بولے کہ تم کیوں طرف پونا کے لشکر کشی کرتے ہو

احکام مختلفه

احکام مختلف کے بیان میں

ہوکر تو وہاں سے نکل گیا اور پیشوا نے قدیم مسند کامرانی پر اپنے تمکین بہی اور تم نیچے جو اگر راجہ اور
ہولکر در باطن اتفاق کر رہے ہیں اچہا نہیں ہے سندھیہ نے منکر کہا کہ میں کاہے کا جواب دوں جب راجہ برار اور ہولکر سے
ملاقات ہوگی معلوم ہو جاویگا کرنیل کلوس صاحب نے یہ کلام مہمل اسکا بجنسہ لارڈ گورنر ولزلی صاحب بہادر کو
بنابر اطلاع لکہا اور سندھیا نے اطراف و جوانب کے تمام مرہٹوں سے واسطے اتفاق جنگ فرنگیان انگریز کے
روزانہ کیے لارڈ گورنر ولزلی صاحب بہادر نے جنرل لیک صاحب پاس چلتی روانہ کی کہ عساکر متفرقہ جا بجا اکٹھا
کیجیے مبادا کیا اتفاق پڑتا ہے اور ایک نامہ سندھیا کو اور ایک خط برار کے راجہ کو لکہا کہ تم نے جمعیت بڑی بہی
لائی ہے ہمیں تو پرخاش نہیں بہتر یہی کہ تم اپنے اپنے ملک پہر جاو تو جواب دیں ہم کیونکر جانیں کہ ہمارا قصد
جنگ کا نہیں ہے تمام جمعیت اپنی بمبئی اور مدراس اور میسور سے بلوائی ہے گرد و پیش جمعیت تمہاری ہے اپنے
مقام پر لوٹ جاو تو البتہ یقین اس امر کا ہوگا ہم بہی پونہ کو چلے جاوینگے لارڈ گورنر ولزلی صاحب
بہادر نے جو یہ بات سنی سندھیا کو ناامید ہوا اور کرنل صاحب بہی اس سے جدا ہوئے اس عرصہ میں پیرون نام فرانسیسی ملازم
سندھیا کا تہا اپنے یار کو جو دارالسلطنت ملک فرانس کا ہے واسطے طلب کمک لکہا چونکہ ان روزوں فیمابین
انگریزوں اور فرانسیسیوں کے نزاع تہی لارڈ گورنر ولزلی صاحب بہادر نے اسکو گرفتار کیا سندھیا کو
جا بجا لشکر کو حکم لڑائی کا دیا اور آپ وہاں سے چلے اور اول احمد نگر مع قلعہ فتح کر لیا اور
ایک کرنل کو جو اسٹونسن نام تہا مع جمعیت جالنہ کی سمت بہیجوا دیا لکہا کہ وہاں بہی [illegible]
ہوئی اور آپ بہی اورنگ آباد ہو کر بدنہ پور کو پہنچے اور دولت راؤ سندھیا بہی مع لشکر
آپ بہی پہنچا اسکے نزدیک بیس ہزار فرانسیسی جمعیت تہی باہم مقابلہ ہوا توپ تلوار چلی اور گولہ [illegible]

بہت آدمی مارے گئے اور ہتھیار رخصی اس ضمن میں کرنیل دوبن تین ہزار شمشیر لیکر دوڑا اور ملک شہر
سیر ہوا اور کرنیل ماریں ہزار سپاہ کے ساتھ کمک کو آگے برابر گئے راجہ سے چھین لیا علی بہادر گردی بیچ میں کرنیل کی جا
بیچا جنگ ہونے لگی اور فیما بین فرانسیسوں اور ہندوستان انگریزوں کے تیار چلنے لگا اور جنرل لیک صاحب بہادر دہلی میں
شاہ عالم بادشاہ کو نظر بندی کی قید سے رہا کر کے مطلق العنان کر دیا اور وہاں اپنا اختیار رکھا اور پھر آگرہ
کا قلعہ فتح کیا اور بہت سے لشکر اور سامان حرب طرف دہلی کی رخصت کی اور جنرل لیک صاحب نے آگرے میں پہنچ کر
صاحب کو مقابلہ سندھیا کے لیے روانہ کیا اور وہاں اس جنگ میں مارے گئے اور جنرل آرتھر صاحب نے قلعہ احمد
لیا آخر کار سندھیا نے جنگ و جدل سے ہاتھ اٹھا کر صلح کا ارادہ کر کے جنرل ویلزلی صاحب بہادر کے پاس روانہ کیا نہایت
میں ایک صلح نامہ سندھیا اور راجہ برار سے ہوئی اور جنرل آرتھر صاحب بہادر نے قلعہ گاویل گڑھ کا بھی ان
کو دینا چاہا جو کمک انگریزی سے ہو گیا تھا صلح صحبت بخیر ہوئی اور راجہ کو بھی بیدار آیا اور پھر
وکیل بھیج کر صلح چاہا اور سیدھا تو فلاحت صاحب کے ہاں کیا صلح کرا کے اور نزدیک شام کی کوچ کیا
انگریزی برابر کار آئے شمشیر با سوار اور لشکر مقابلہ میں افواج انگریزی کے ہو اور فرانسیسوں کو بہت
اور کوٹھی کو افواج انگریزی نے قلعہ میں جا کر دیکھا اور سندھیا نے اقرار کیا کہ کمک اور صاحب کو دے
ملک ہیچ اور پیچ اور اصل کر کے مع فوج کے اور راجہ نے پیاروں سے بجز طرف کا ملک افسران انگریزی
کو دیا سب بیچ اور فرانسیسوں کو نوکر رکھنے سے منع کیا اندر اس حاکم گجرات سے بھی وعدہ
ہو چکا تھا اور جو کر صاحب کو ان سے صلح ہوئی اور نزاع موقوف اور جو کچھ بہار سے بھی انگر
بیان ہو چکا ہو وہ اور خلاصی دیکھی اور اپنے ملک کو روانہ ہوا اس کا مفصل بعضی مورخ بیان کرتے ہیں

[illegible]

رہا چنو رمیں طرح اقامت کی ڈالی اور کچھ بھی پیوستہ رہی کیونکر آپکے خاندان انکا اور یکا ملک اور [illegible]

صاحبان سو صرف کہ جو ایک کریکرا ان چاہیے اور ناگپور میں رہنا اختیار کیا انگریزی فرمان [illegible]

یکہ فاصلہ سے موضع سیتا بلڈی پر کوئی بنائی اور امرت راو اوارہ پھرت اور بار ہوا اور ہاہر [illegible]

قائم حیثیت انگریزی کو بھی معتبر کرنے کی نشر سے مضمون کہ سلطان ابو الحسن بہرپا نہ لکھا رہا کہ [illegible]

بیان کے ذکر صوبہ الہ باجی راو اور ست جانا سلطنت مرہٹہ کا صفحہ [illegible]

ابتج دوم گذشتہ کہ باجی راو دوم فرار ہونا ہو کر جب اپنی طاقتیں حاکم مستقل ہونا ارادہ اخراج کریکی اور [illegible]

کریکے رہا انند راو کاکو ارجاکم گجرات سے جو ہمہ مملکت کیا درخواست کی اور واسطے حصول [illegible]

نام ایک شخص بہت دانشمند اور ہوا خواہ دلوا انند راو مذکور کا اور ہمراہ اپنے صاحبان انگریز دیکھا رہا اور [illegible]

زیر تصرف کے جبمیں سے چاکہ موصوف الذکر کسی طور سے بہت نیک اول [illegible]

بیٹھ طوایا شارالدامن بہ کوچان کیا اور آینے سے انکار کیا جو نکہ باجی راو کو [illegible]

اور رفتہ اور وسو کہ سے کہ نہایت الفقیر کیا کہ راضی ہوا اور قتل سنہ بلکہ نام اپنے شخص کو نہایت [illegible]

میں بکر از کسی بیجو کر کے پردہ ہو نا کرایا اور بیج کا جواب [illegible] حصہ [illegible] کا دیا اور [illegible]

کریکا شخص طرف سے پیشوا کو فرمان سے وہ نہ باجی راو سے [illegible] ہوگی انگریزی جو سوال [illegible]

اسال بتو انکے سپرد کرنا وہ تھا نہیں کے چاہیے وہاں رہے آپ [illegible] ہوا اور باجی راو [illegible]

[illegible] انبارہ جو وہ جیسو میں شہر احمدآباد نزدیک بھی تمام [illegible] ایک شخص کہ [illegible]

[illegible] اور بیس [illegible] باجی راو کی پیشوائی کیا واضح ہو کہ جب [illegible] احمدآباد کا :

[illegible]

ہوا معاملات سرکار انگریزی سے بھی کالا دہ کیا اور دہلی آنے کا ارادہ ہوا جب اودھ سے راجہ ایک

دریہ اول ضیاء الدین ہوا اور ریذیڈنٹ صاحب نے ایلچی قرار دیا اور عبداللطیف وکیل سرکار انگریزی

بہت عاقل اور ہوشیار اور خیر خواہ سرکار تھا بس مرحوم کے خطاب ہمارا آپ سے بہی عنایت رکھی چونکہ وکیل

جناب نائب رہے کی آگاہ تھا اور گورنر صاحب بہادر کے خط کو کلکتہ اور ایما کیا کہ راجہ اودھ نے ایک شخص

کا ساتھ کو وکیل کیا اور بار بار کہا کر پیش ہوئے اور دہلی چونکہ ہمیشہ دیکھا جاتا ہے کیا اٹھا کیا بارہا پھر

دہرا دو دولت رائے یا راجہ کے کلکتہ دربار میں یا حتی کہ سوال جواب کا انکو اٹھاکر دیا اور ایک شخص

کو اوس کے کلکتہ دربار میں کیا آپ نے جا کر ستارام نام ایک شخص کو جو اول دیوان انکا تھا تو کو

مکرر سابق میں ہوشیار ہے کہ صاحب بہادر اوس رام نام ایک شخص کے بنارس کا سیتارام ہے

سکندر دیوان ہوا اور ریذیڈنٹ صاحب نے بہت خوشی کی وکیل ایلچی کو بھی اوس کا کہ

کو جواب کلکتہ دربار میں کیا اور سیتارام سے سوال جواب نہیں ہوئے اسکے جواب دیا کہ راجہ کا

کا بالکل ارادہ نہیں ہوا اور خواہ صاحب کا جو کہا ہے کلکتہ دربار میں کہ دیوان ہوا اللہ

تب تمام کام اسکا خراب اور سپاہ تباہ ملک ویران ہو رہا ہے اسکو لازم ہے کہ ہم آپکی

ریذیڈنٹ صاحب نے کہا جلسہ اور کیا کہ انکو اور دونوں بیٹے ہمیشہ اقرار درست کیا ہے

کہ جواب ہم پسند کرتے وہی اصلح ہے اور سب جو ارادہ کیا ہے چند شامل ہیں

ایشن یا بند کو کوشش دل سے پسند اور مع اتفاق دوسرے سردار دولت درپے آزار کلکتہ دربار کے

سفیر یا تو قیصر کا انگریزی واسطے رفع کرنے دفع کی اجازت لکہا کہ کلکتہ دربار کو بیان آپ ہوئے

احکام مختلفہ

احکام مختلفہ کے بیان میں

بہت دن گذرے تھے اس کو ایسا تھوڑا اسا خراج رودہ کا پہر اکر روانہ کر دیتا وہ اپنی دیوالی پر وہاں جا کر مامور رہے اور تھے جو متعین آپکے خیال یہ تہا یہی اکہ بہتر نہیں ہے کہ انکی طرف سے سوار

رسیدنت صاحب پاس آیا اور کہا کہ اگر جو ہیں تو آپ کیا منظور ہو جیسے کیا کیجیے اب اسکو آپ ہی سرکار

جو یکہ ہیں تو آپ جیسے ایلچی کر دیا ہی وہ طرف سے ان آپ نامہ و پیغام کی کیا جاتا ہی اس اثنا میں کہ کیونکر انگریزی

بڑودہ سیتارام کی بدی کا حال جو کنگادہر کو پوشیدہ تہا لکہہ کر سوی الیہ کو بہیجدیا اور بکر اور لفٹیننٹ صاحب

بہی کان کہولدیے کہ اگر تم روانہ نکرو گے تو ہم اور کانک دار دونوں اپنی جا بیٹہے ہی رہو گے ہم اسکو بڑودہ کو بہیجو

اور رکہو دونوں شخص جو طرف سے سیتارام کے آیے تہیں انہیں جواب دیا کہ دربار فتنہ ور ہو وہیں تو اسکو بہی

کیا اور رکہے کو رزیدنٹ بہادر کا الدہ پاس لفٹیننٹ صاحب گنگادہر سے بلا رخصت ہیں تو انکے بڑودہ کو

جانیکو کہلا یا اور اجازت دی اس ضمن میں رسیدنٹ کے روز دو کلانے سیتارام حاضر دربار ہو

ہیں تو اب ملاقات کی ہیں تو اسمہ جو وہ معاون گنگادہر کا رسیدنٹ بہادر کو جا کر پیش آیا اور

موسی الیہ کو مستال کرکے موافق کرلیا وہ سنحان ایلدہری پر آیا اور روانہ ہو بڑودہ

یار بار اور کہنے کو وکیل سرکار انگریزی کے نیا ضا کر دیا پاس رسیدنٹ بہادر تو جیکے جو وہ اور

فتنا میں ہیں تو اور کنگادہر کے بہی موافقت ظہور میں آئی کہ بجائے بغض وکینہ سابق کا بالکل

ہو کر اب گنگادہر ہم کر ند سے اپنے مطمین ہو کر دلیے تجویز کی کہ والی گجرات بیلہ جو بڑودہ کا

ستر لاک روپیکا مہینہ ہیں علیحدہ کر دیا ہی وہ بہی آپکے دیوان کے سپرد کر دیا

بہی موافقت بہی رہے اور کینہ وحسد دل ایکے سے بہی دور ہو جاوے اور وہ انکو ضمیمہ اپنے

ہنگام مخلفہ کے بیان میں

ایسا کیا بلکہ ایسا ہی کیا اور نہایت خوش ہوا اور اسکی عورت کے پاس گیا کہ دیکھے سنگھ پانی ڈال

اس پانی میں ڈالا اسکو تمام ہوا اور جواب دیکھنے میں دیکھا کہ ایسا ہی ہے بیٹھو اپنے سالکو اپنی فرزند کو

لنکا دیکھ کر دیا اور پھر اسکے پیچھے سپہ سالار کو لنکا دیکھ کر دیوان اپنا کیا اپنے نزدیک اگر شتاب اسکو

منگاکے پہنچا دیا پھر راضی ہو کر اسکے واسطے اور اسکی شادی کی بیٹھو اپنے سلطان اپنے شہر

کی طرف روانہ ہوا اور لنکا میں سبب پہنچنے کے خوش ہوا اسنے سنگھ کا جشن کیا اور محل میں اسکا

دیکھ کر بڑا اگر کیا تب بھی کوچ کیا اور صبح ہوتے ہی جب ایسا ہی سب کو پہنچا اور ہاں کی زمین کے لنکا

سب کہا کہ اسکے تمام دیوان کو جو عورت کو اپنی ایسا ہی بیٹھو اپنے سپاہ پانی میں ہوا اور تمام

اس کو اور اسکی عورت کو لنکا دیکھ کر سب بات قبول کی اسکے پیچھے بیٹھو اکثر پیادہ اپنے

اسکے پیچھے سوال جواب کیا اور لنکا دیکھ کر بھی پیچھے تھا اسکے جواب دیکھا تب اسکے پیچھا قابو

ہوا کہ طرف پہنچا اور کوچ کیا جب لنکا دیکھ کر شہر فتح ہوا اور اسکو لنکا میں اکثر سپاہ کہا

اب یہ سب پہنچا اور کیا پھر چلا کہ جہاں میں بھی چلا اور پہنچا اسکے پیچھے اسکو اور زیادہ لنکا

اسکے پیچھے کا وہ اسکے گرد لنکا دیکھ کر اسکا سامان لیا اور جہاں جو اپنے سپاہ اور اسکے اور فوج

اسکے پیچھے پہنچا اسکو چلا اور رستہ میں وہاں طرف روانہ ہوا اور صبح اسکے

اسکے پیچھے پہنچا کہ تمام اور رستہ کا اسکے ساتھ تمام ہوئی کہ جہاں آدمی کے واسطے قبول کیا

اسکے اور جو اسکے آئی ہیں سب لوگ صلح کر دو جیسا اسکے رستے لگے

پانی راہ دیکھ کر پہنچا اور وہاں دو کوس ستارا سے طرف اگر پانی راہ سے لنکا دیکھ

یہ حال معاینہ کر کے اپنے نزدیک متفکر تہا کہ اس عرصہ میں کسی رسمن سنگہ جیو اکی ضیافت کی پہینو اور ...

گنگا دہر اپنے گہر گئے اور بعد فراغ وہان سے گنگا دہر اپنے گہر آیا ... بلکل اور پراد ہی ...

بہو واسطے طلب گنگا دہر کے بہیجا اور بہجوست کہلایا کہ بہوار آ تہا واسطے پرستش کے جانا ...

جلد ارادہ کرتا گنگا دہر نے ہر چند کہ فراغ کا عذر کیا چونکہ وقت معہود آپہنچا تہا ...

... گنگا دہر اجل رسیدہ مندر میں گیا اور بعد فراغ پرستش ... وقت ...

عقب ... آ پہنچے اور اسکو قتل کر ڈالا صبح ... گنگا دہر ... صبح ہوا اور ...

بعد اسکا سوال کیا ... کہا ... معلوم کرے اسکا قاتل ... دشمنی ...

... اور ... وغیرہ کیا ... اسکا ... اور ...

... کوئی ... ذکر کیا اور ... نقصان ... واسطے ...

اپنے بہت تاکید کی کہ ہر وقت اور ...

... قتل گنگا دہر کی ... جیسا کہ ...

اسکا ... کیا ... لکہا کہ ...

... کہ بیان گنگا دہر کا اسطرح قتل ہوا اور ...

... طلب کیا چنانچہ لکہا ہے ... ماہ اگست سنہ ۱۸۱۵ ...

... گنگا دہر ... ثابت ہوا کہ باعث قتل گنگا دہر ...

... کیا ...

احکام مختلفہ بیان

[illegible]

اور [illegible] بیت [illegible] اپنا [illegible]

کے واسطے [illegible] حال [illegible] روانہ کیا [illegible]

کچھ [illegible] گنگا [illegible] قتل کروایا [illegible] معلوم ہوا کہ وہ شخص [illegible] اور [illegible]

چلا آیا اور [illegible] مضطرب الحال ہو کر [illegible] بیٹھ کر [illegible]

کو چلا آیا [illegible] گنگا [illegible] آیا ہے [illegible] خوف [illegible] جان [illegible]

اور اپنی [illegible] تشفی کی اور دلاسا دیا [illegible] اور [illegible] کے واسطے [illegible]

ہم واسطے سوال [illegible] قتل [illegible] آئے ہیں [illegible]

[illegible] اپنی لڑکی [illegible] ہم [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] قانون [illegible]

[illegible] حکم [illegible]

[illegible] قید [illegible]

[illegible] شوہر [illegible]

[illegible] معلوم ہوا [illegible] کہ نہیں [illegible]

[illegible] اپنی [illegible]

[illegible] خوف نہیں [illegible] قید [illegible] اور [illegible]

[illegible]

احکام مختلفہ [illegible]

[illegible]

تریک سے بالکل قتل میں لگنا ورسکے مبادرت نہیں کی ہی ایسے طلب سے اسکے در کنار ہ وہ بیٹہ قصور ہی جب سید بہادر

بہادر ایسے پیسنا جانا کہ خود نیو اکوف و منظور ہی کر نیل رسل صاحب نے سفارش کیا کہ نواب نظام الملک بہادر سکند ناہ بطلب

سپاہ حیدرآباد کی لکہا کرنیل صاحب کے سیف الملک معزالدولہ دیوان ہمراہ لیکر ایلدہ مذکور سے چلے بہ نوید سکند رناہ ناکر

کرنیوا ایسے ترقی حقیقت دیکی ایم ... گرنیکے مند میں سید بہادر رجوع کیا کہ بالفعل میں گرنیکے پاس دور کردیا

سید اگر قصور ثابت ہوگا تو وہ نکالدیا جائیگا جو کہ سید بہادر کو انتظار الارکے کرنیکے جو اسکا ابتدا ہی قصور

اسکا مطالع کریکے جیکی ہو یہ کچہ جواب نہ با اس عرصے میں کلکتہ سے چٹہی لاٹ کورنر صاحب بہادر کی آئی

اسمیں لکہا ہوا تہا خلاصہ مضمون چٹہی لارڈ کورنر صاحب بہادر آنکہ ... سید کو ...

جلد گرفتار کریکے ترکرا و قاتل کہنا ہو ... اگر بیشتر ثابت کیا کی قاتل ... سیکا ...

اسکو جلد اپنے قبضہ میں کیلیا ایس ... کو تیار ... اور بہادر وہ ... کو ...

... بلکہ وہ کلکتہ ... اور اسکو ... تو جانا کہ ... دل ... کہنا

اسکا ... بہادر وہ ... اور آپ ... کیا کہ ... لاارد

... صاحب ... تو ... روانہ کیا ہی اسکو دیکہو اور

... اور ہم ... دریافت کریکے اگر تقصیر ثابت ہوگی تو البتہ سزا دیا دیکی الا

... کہ ... نام ... تامل کیا لیکن جب تقاضا دیکہی سکا کہنی

بہادر کا ... ثابت ہوا ارادہ کیا کہ ... سکندرآباد ... اسد ... کو کلی نام

... اور ... اس ارادہ سے بازیکا اور ... نہیں

اب کہاں جاوینگے یا پھر اودھے یہ بات کی مسٹر کو کہلا اور بہادر اور بابو جی کو جو معقول ہے سردار اور

دولت ان کے بیچ واسطے مشورت کے طلب کیا اور بعد گفت و شنود کے مہاراجہ کو نزدیک سپہ سالار بہادر کے بھیجوایا اور یہ پیام

کہ ہم آپ کے ملک کو قید کرنیکی باتیں پیش ... بہادر نے کہا اگر تم راہ راست پر ہو تو نزدیک ... کر دو اور سرد و بگی

بنگ راہ کو چھوڑ دو نوشیر ... میں شدہ کو ... زیر ... کو ... رخصت کر ... اگر ... کیا

صاحب قبول کے ہے تو بہتر ہے ورنہ ... کی اور ہم انکو ... مسٹر اپنے نزد ... صلح کی اور ... کیا اور

زبانی بابو کی پیشہ بہادر نے ... کہ ... فوجیں ... اور ... صلح ... کیل

بہادر نے کہا اگر وہ بات ... تو کیا ہو گا اور ... پیشتر کہ ... کر ... جواب دیکھا کہ

بات ... کتابوں ... اور ... حکم لارڈ گورنر صاحب بہادر ... مسٹر ... کر دو

اور کرنیل ... کو ... صاحب بہادر مسٹر ... خفا ہو ... اسوقت تو بہادر اور

آیا اور پھر ... کر ... بہت گفتگو کی ... کی بات ... میں

... حکم ... صاحب ... اور ... بہادر ... بھی

... کو کہا کہ ... صحبت ... طرف ... روانہ ہوا اور بہادر نے کہا کہ تم اپنے ... کو

... گفتگو ... شک ... کی ... بھی

... اور ... بہادر ... بہادر نے ... اگر قصد ... کیا

جب ... دیا ... کو ... اور ... گفتگو ... قبول کیا اور

اب ... صاحب بہادر ... کیا اور

ترنگ گیا ہوں تاریخ ستمبر کی البتہ میں سپاہ ان کے زور سے ہوا انہوں نے اسکو قلعہ تانا میں قید

کیا اور تیسرے دن اسکے ترنگ راو اور جو وہی شہ سے ترنگ ادہر کو بھیدا اور وکیل سیتارام کو بازنجیر اسکے ہمراہ

کو روانہ کیا قصہ فرو ہوا اور تقاضا موقوف پس جس ترنگ باجیراو کو اسکی خلاصی کی فکر پیدا ہوئی ہر چند

راز کو کبھی زبان پر نہ لایا کر خفیہ در ایسی تدبیر کیا تھا کہ کسی طرح ترنگ نزدیک اپنے بلوا لیا جاوے لکھا ہی کہ قال

یہ راز نہانی لارڈ گورنر صاحب بہادر کلکتہ پر منکشف ہوا انہوں نے سنہ ۱۸۱۶ اٹھارہ سو سولہ عیسوی میں باجیراو کو نامہ لکھا

خلاصہ مضمون نامہ مدلات کو ہر صاحب بہادر رسمی اپنی باجیراو بیچ اعانت کرنے ترنگ کے اسکو معلوم ہوا ہی

پوشیدہ سامی و اسطے مخلصی ترنگ کے ہو رہے کبھی ہوکا اس خیال محال سے باز آو ہمارے لیے ابھا ہی لیکن

دکور جو قلعہ میں تانا کیسو برج پر چڑہ کر رسہ نیچے پہاڑ کے تھا تجویز کرتا تھا ایک شخص قید کا اسکا فقیر کی

صورت اپنی بنا کر قلعہ کے اندر داخل ہو گیا اور آنے کے وقت ہر ایک کا جو صحن کے اندر آتا کہو بربیان

تاریخ ستمبر کی سنہ ۱۸۱۶ اٹھارہ سو سولہ عیسوی میں برج پر چڑہا اور ایک رسہ تیج سے باندہ کر نیچے کی طرف لٹکا دیا

پس آپ اور ترنگ دونوں اسی سے نیچے طرف اتر گئے چونکہ پاسبانان بیخبر رہے وہ دونوں فورا

نکل گئے ترنگ وریسیڈنٹ صاحب سوں کی اکہہ کبلی دیکہا تو ترنگ قلعہ میں نہیں ہے فقط مستعین

رسیڈنٹ بہادر کی عرض کی رسیڈنٹ بہادر نے فورا باجیراو کو لکہا کہ ترنگ قلعہ سے نکل گیا ہی

اگر تم اسکا سراغ لگا کر پہر گرفتار کر کے بہیجوا دوگے تو البتہ لارڈ گورنر صاحب بہادر کلکتہ کے ترنگ

بہت مسرور ہوینگے ورنہ پہر فتنہ عظیم پیدا ہو جائیگا اور اگر فرد کی سزا نہ ہاوی چونکہ باجیراو

رہائی اسکی منظور تہی بہجات سے بہت خوش ہوا اور کہا رسیڈنٹ بہادر کا بالکل خاطر

احکام مختلفہ سیکہان میں

بہت نہ ملا اور تحریک زمیندار [illegible] واسطے اپنے بچاؤ کسی پہاڑ کو در میان پوشیدہ ہوا صاحب بہادر کلکتہ [illegible]

[illegible] اس سے کہ [illegible] رہتا تھا کہ رنگ فلانی جا سے گذرتا ہے [illegible]

قضا و قدر در پی زوال ریاست پونا [illegible] طرف سے صاحب [illegible]

فراہم ہو کر [illegible] اور اس قوم [illegible] ہوا اور اس ضمن میں [illegible]

بہادر پاس بھی خبر آئی کہ رنگ [illegible] مہادیو [illegible] اور وہاں ایک [illegible]

اس مقام پر لشکر آیا کرتا ہے اور [illegible] وہاں جا کر [illegible]

کیا بھی [illegible] بہادر [illegible] اور [illegible] بہادر کلکتہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

گورنر صاحب بہادر کلکتہ کو [illegible] اطلاع لکھا [illegible] جیسا کہ بیان [illegible]

[illegible] سنہ ۱۲۳۱ بارہ سو [illegible] ہجری سے مطابق سنہ ۱۸۱۶ اٹھارہ سو [illegible]

بسبب [illegible] قوم [illegible] ممالک محروسہ نواب نظام الملک بہادر [illegible]

[illegible] حیدر آباد [illegible]

[illegible] ارادہ کیا [illegible] موصوف [illegible]

بہادر ناظم [illegible] واسطے شرکت [illegible]

[illegible]

[illegible]

ذکر وقوع ہنگامہ مختلفہ کے بیان میں

نقل رکہ آنہ ہیجرل رخصت ہوکر اور کس لیا پر آیے منشیہ پالکم صاحب بہادر بھی عمارت سے کوٹھی حیدرآباد کے

ہیج کرکے بعد قطع مسافت بلیدہ مذکور پر نزول کیا نیز الفنشن صاحب بہادر جو واسطے مہم ملک پیشوا کے تعین ہوئے تھے

ملحق ہوئے چونکہ مدار المہام سرکار انگریز کو مقابلہ پر چہار طرف ہو کر منشیہ پیشوا بھونسلہ ہلکر وغیرہ سے تھا چاہا کہ کل امین

طرفداران سرکار کمپنی بہادر یکدل و یکجہت ہو کر بنیاد پا مدد کریں اور قواعد ہوا کہ سرکار نواب نظام الملک بہادر

قانون بہ ترتیب فوج سواران سے دوستی حاصل کرے واسطے مدد سیاہ کشتی نے نسبت حیدرآباد کو زبان پر لایا سو کچھ

ملکیت مرتب ہوا تمام غوری ذی مقدوری بھی سواری اور مکینس شتر بان وغیرہ سے جو ضرورت ہو لازم سرکار

سرکار دولتمدار کا تھا تیار اور فوج ہیجرل کی تیاری کرکے بہ آئینہ حیدرآباد کا ارادہ کیا اور حسب ہدایت میرلشکر جنگ

مرزا نواب ذکور سے فتح ہوئی جو لشکر انگریز جار یا پہر دیا ان سے جنگ اور روانہ

ہوا جو کچھ طاقت و باجیراو کا ہو گیا اور صلح ہو کہ یہی ساتھ منصوبہ کا پیشوا سے ہوا پس کچھ ہس

صاحب نے آنہ ہیجرل کو طرف باجیراو کے روانہ کیا اور پالکم صاحب بہادر اور الفنشن صاحب بہادر و دیگر صاحبان

صاحب بالاتفاق بمقتضائے مصلحت جانب پونا گئے اور یہ دو پالکم صاحب بہادر بہ واسطے انتظام مہمات

کے کہ باجیراو سے ملاقات کرکے کہا کہ آن سو دن چنانچہ ظاہر ہی خاطر کرو لشکر کا بہت تلف ہی

اور تمام ریکے لشکر عظمت مدار کمپنی بہادر اور سرکار دولتمدار نظام الملک بہادر کے

بہادر ان کی جمعیت اگر آپ اختیار میں ہمارے کردیں تو مناسب ہے کہ وہ شورہ پشت سرا کو اپنے گھر

وہ بدکاران خود اگر آفت جانی اور مالی سے نجات ہو اسکے کہا بہتر سبب آپ بالوجی کو کہا کہ مختار

ہمارے میں کہا ایسی وہ البتہ سرانجام ہوگا کر دیگر صاحب بہادر عندالملاقات تجاویز بہت

[illegible]

احکام مختلفہ کے بیان

حقیقت حال بیان کیجئے ایسے لیے ہوا کہ ہم کو تو قبول [illegible] لیکن ابھی آپ کی [illegible]

نہیں ہوتے صاحب بہادر نے کہا جو وہ آپ کے نوکر ہیں [illegible] نواب [illegible] لوگ کہا [illegible] ہو اور

ہمارے ساتھ ہیں اور [illegible] کی سردار خالصہ [illegible] الصمد [illegible] بیان کہیں [illegible] روز کا [illegible] حاضر

تھے اور انہوں نے کہا کہ دیکھیے مہاراج کیا [illegible] ہیں [illegible] نہیں [illegible] ابھی [illegible]

کہ [illegible] کیا [illegible] جو ادا [illegible] ہیں کہ [illegible] جو [illegible] تھا [illegible]

موقوف کیا [illegible] ہوا [illegible] ہم کیا [illegible] ہیں اور [illegible] ہوا [illegible]

لیے اور [illegible] جمعیت [illegible] لوگ [illegible] ارادہ [illegible] کیا اور [illegible] ہو [illegible]

[illegible] کیا اور [illegible] کو [illegible] ہو [illegible] کی جمعیت [illegible]

کہ ہم واسطے [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] صاحب [illegible]

قلعہ میں روانہ کر دیا اور تمام سپاہ کو اپنی [illegible] کیا [illegible] بہادر [illegible] بھی جمعیت انگریزی کی [illegible]

[illegible] طلب [illegible] پیام کیا کہ ہیں [illegible] طرح [illegible] اس طرح [illegible]

تم [illegible] سامان [illegible] ہو [illegible] بہادر [illegible] کہلا [illegible]

ہمکو اعتماد نہیں [illegible] لارڈ گورنر [illegible] بہادر [illegible] کیا [illegible]

جو [illegible] کہ قلعہ [illegible] میں [illegible] اور جمعیت [illegible] ہیں [illegible] ہوا [illegible]

[illegible] اور [illegible] کہلا بھیجا [illegible] کہ [illegible] اس [illegible] ہو آخر کار [illegible]

[illegible] اس [illegible] ہیں واسطے [illegible] روانہ ہو اول [illegible] نام ایک

[illegible]

موضع ہے کہ اسپر سوا دمی زینگ کے رشتے تھے انہین پکڑ کر قید کر دیئے اور پہرہ دیا ہے اسکے اطراف رنجیت اور
ایک سکہ سے بیشو کے مقابلہ ہو کر خوشامد سے پیش آئے سند کو دا آئی ہم ایک ٹکا خوش نہیں اسی لڑائی کیا اور
اور یہان رنجیت سنگھ بہادر بیشوا سے ملاقات کر کے یہ کہا کر تو انکے تم بگڑ دو اور تین قلعے سنگڑ اور بدرنگہ
اور ان اکر تمہاری سپرد کرو مصلحت تمہارے لیئے بہت اچھی ہے ورنہ قریب ہے کہ ایک فتنہ کی آگ تو تمہاری اور خاندان
تو تمہارے جلا دیگی چونکہ جواب صاف اسکا نیا یا پہر دو سرے دن وہی مضمون رقعہ مین لکھ کر بہیجا اور باب بیشوا
صلح کی نظر جو ابی آخر کار وکیل صاحب سرکار انگریزی ہی سپاہی قریب ہو پائے اور ادر دی آزاد چہ سنتے ہم اسپرہم
ایسا کہہ سوال کیا کہ ہم سب طرح سے راضی ہون اور حسب خواہش وہ تینون قلعے سپرد کر دیتا ہون اور مجکو
اور وہان اس ضمن مین نامہ ملاذ کو صاحب بہادر کا بہت متعجب ہاتھ آیا اور رنجیت سنگھ بہادر کہ کہین با جیراو پاس پہنچ ادیا
پیشوا باجیراو اس نامہ کو دیکہہ کر کیا کیا ارادہ کیا پہر یہ تجویز ٹہری کہ تا کسی کو گرفتار کر کے سپرد دیا یہان
انگریزان کے کر دیا اور رہا کیا اسکے اشتہار دیا کہ جو کوئی اسکو گرفتار کر دیوے جاگیر و انعام مقرر ہو گا
اور سو دہ اسکا رنجیت سنگھ بہادر پاس بہی روانہ کیا کہ تم بہی اس مشورہ کو درا جہ وسن بیشوا بہادر انگریزی
دربار مین بیشوا اگر ڈرتے دل دیکو رنر صاحب بہادر نے جب ظاہر کیا کہ دربار صلح کا اس امر پہ ہے کہ
تم چہتیس لاکہ روپیہ سالانہ سرکار کمپنی بہادر کو دیا کرو اسپہ باجیراو عاجز ہوا اور ارکان دولت
بہت عجز سے پیش آئے اور کہا کہ یہ کیونکر ہو گا بیشوا البتہ نا امید سے رہی اسکی کچہ راج
دیتے ہین جو دوا جاگیر زر ہو سکیگا اسکو معاف کرنا تمہاری بیگناہی ہی رنجیت سنگھ بہادر نے آخر کار
صلح سوالات قبول کیے اور ایک عہدنامہ تیرہ آئین مضمون مندرج ہوا حاصل عہدنامہ باجیراو

تیرھوان فصل احکام مختلفہ کے بیان میں

[illegible]

جدول ... جاہی

[illegible]

بدخواہ اور بدپیشن کو اپنے پاس نہ آنے دیا اور اسکی پاسداری نکرلی اگر یہ بات بہر ہمکو معلوم ہوگی کہ ہم
اسکے سوا عہدہ کو آمادہ ہونگے اور شہر پیاری کو حوالے کارکنان سرکار کمپنی بہادر کے کریا اور قیمی معلومی کو کرتا
اور جو قرض کہ ہمکو ان کا ہی اسکی ادائیں چار لاکہ روپے لیانہ دیا اور تین ہزار یا پانچ ہزار سوار انگریز کو
اپنے پاس رکہنا اور جو پیش لاکہ روپیہ کا ملک حضور دیا سوا اسکے اور کئی عہود منظور رکہے اور اقرار نامہ
روانہ ہوا جب ریزیڈنٹ بہادر نے وہ قلعے اور بلاد و قصبات کے عہد نامہ میں ثبت ہوکے تہے ملک کے چراو
کو شامل ہوا اور بہت گفتگو درمیان آئی تب ناچار اونکے ملک دینے خصیکے کا اقرار قبول کیا اور شہر دارو کو انہی سپاہ
کے جا بجا سے بلوایا ریزیڈنٹ بہادر نے جب سبب پوچہا تو کہلایا اور واسطے رفع فساد کے [illegible] فراہم ہوئے
آخر شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۳ بارہ سے تیرہ میں عہدہ [illegible] سپاہ [illegible]
انگریزی کو جہان جہان تہی محاصرہ کیا اسوقت [illegible] سرکار انگریزی بطور نصیحت کے [illegible] کہلایا [illegible]
اور لشکر [illegible] کا خوف جمع ہوا اور سپاہ انگریزی جو بستی [illegible] تہی وہ بہی آن پہونچی اور جنرل اسمتہ صاحب
مع جمعیت [illegible] حسب الطلب عالیہ [illegible] اور [illegible]
ستمبر تہی [illegible] سرکار انگریزی [illegible]
[illegible] اور [illegible] داخل ہوا اور جنگ کا ارادہ کیا [illegible]
کیا [illegible] درمیان [illegible]
[illegible] نظام الملک بہادر [illegible] ثابت ہوا [illegible]
بلکہ [illegible] تاریخ [illegible] سنہ ۱۲۱۳ بارہ سے تیرہ [illegible]

حکام مختلفہ

[illegible]

[illegible]

مختار کار راجہ اور ملہار اکیا جیسا کہ تاریخ اربعہ سابقہ کو احوال جرنیل سکال بین بعض ہندوستان کا دیا

نواب نظام الملک ثالث سکندر جاہ بہادر ساکنہ دکن ابہر سوا کورٹ ہوا اور صلح سے ابتدا ہو موقوف ہوئی کہ راجہ

برار کے فی ملک کو بخش مع سرداران افغان جو اللہ فہران انگریزی کرا اور لشکر عظمت نذر کر کے بہا در ایالت جاہی

بس سردار نے اپنے خیال کیا کہ سباہ اپا جیراو بنارجو دوسرے مجھے کسی بہانہ سے گرفتار کریگا اسواسطے انگریزی سرکار

تو اسوقت ہمسر نہیں کیا اور پیکی پیش کر نی مناسب نہیں آخر اکدن جدا ہو کر باہر نکلا اور کہ ہوا بالکل تنہا آدمی

تھا ولیکن بحضرت دکن بندر ہو لا سواسطے ہر چند کہ باجیراو منع کرتا رہا اور فرنگستان کی مدد نکالا پرنہ نا اچھا

ہوا جا کر لگتے ہیں اسوقت و ان تین سو آدمی تھے اور دو تین جوان باتھ ایک شخص کہ کی اور تو پ ارا عی کو بار

کر ان بیچارہ ان کو ریکے لکا کو شت پوست مع آلات ان قدر ہوا کہ نمود پہ کرا اور درمیان کچھ اسی

سبب قضا کی جناب ناظم جارج کی التماس کی کہ وکیل کا اور انگریز کی جگہ ستم جان بخشی طلب کر کی اوڈیا

لشکر مقرر تھی کوتی کا اہتمام اور تنخواہ لیا اور باقی جاہ دیا پیش وکیل سرکار کے باب کے بجو ان

تھی نہفت کی پیرا بجانب فیما بین وکیل سرکار انگریزی اور پیشوا ایک سو کیا ہمراہ شیون جو لکھی

سردار لوگ کو کہا کہ تمہارا کیا سپاہ اکی جانی اور لشکر انگریزی کا قبضہ کیا کو کہا بر حال بدہ ہر گشت کہ سرکار

انگریز مسیو ارجمند کو اپنا مع جمعیت و اسپلائی ک سکہ روانہ کیا وہ بھی ہار گیا اور شام ہو گئی تو چو تو

ان کے پیچھے ستر انگریزی عسکر انگریزی بوی خوب عمدہ کارزار کا گرم ہوا انجام کار پیشوا ایراز کو

لشکر کا وہی مع زنانہ اور خزانہ بھاگا اور فیصلہ ان انگریز سنہ ۱۸۱۱ اٹھارہ سی سترہ عیسوی میں بچایا

بونا میں داخل ہوا اور کرنل اسمتھ صاحب کا وہاں بندوبست ہوا اور کہ ۳ تاریخ مذکور

[illegible]

احکام مختلفہ کے بیان

[illegible]

پہنچوا سین کنڈہ میں بیچ سپاہ و توپخانہ و اریگاہی سپاہ انگریزی تھا بتقاضاے اس شکست کو بروانہ

راہ میں کو کلیا پالی سپاہ انگریزی پر کئی حملے کیے پر اس میں کنڈہ سے پیشوا طرف ستارہ کے روانہ ہوا چہو

سپاہ انگریزی قبل پہنچے وہاں جا پہنچی تہی عطف خان کے تکے وہاں سے بند ہو کر آیا برہمپور

تا سک روانہ ہوا وہاں تک بنگلہ سپاہ انگریز کا پیچھا رہا اور پیشوا طرف پونا کے پھر آیا کا ہمراہ

مقابلہ لشکر انگریزی پیچہ ہوا سر کردہ اس جمعیت کا کپتان اسٹاتن تھا چونکہ وے لوگ کم تہے

آیندہ لڑائی ... انگریزی پر بکپڑا اور کئی افسر قید ہوے پیچھے فورا کرنل اسمت صاحب اور سعید انگریز ...

گروالیا اور پیشوا ... طرف ... کیا اور کرنل اسمت ... کو جا کر ... فتح کیا پہر وہاں ...

پر آیا اور ... ہوا کہ اس ... حسب اختیار اس ... بانکم صاحب ... ہوا لڑکر شکست

فاش دیکر ... اور ... صاحب ... مقصود ... اور کرنل اسمت صاحب ... پیشوا ... ہوا

پیچھے طرف ... کی پیشوا ... کرنل اسمت صاحب ... کیا کو کلیا ...

... ہوا ... اور ... جنگ ... پیشوا ... ہوا

... انگریزی ... اور ... واسطے ...

جاندی ... عطف خان کیا اور اس ...

اور ... انگریز ...

... بانکم صاحب ...

... وہ کوتلہ ... جمعیت ... سے ... سوار ... بہا ...

احکام مختلفہ

احکام متعلقہ کے بیان میں

اور بہادر نہیں ہیں کہانتک بچا جا سکتا سپاہ جو اس سمت تھی دنبال اسکے وہاں جا پہونچی

کو کلیا رہے عاجز ہو کر مقابلہ کیا تھا بحہ صاحب بہادر جناب سے آئی ہے پیشتر ہی اور سنہ ۱۸۱۸ اٹھارہ سو اٹھارہ

عیسوی میں بڑی لڑائی پڑی انجام کار کو کلیا جنگ میں مارا گیا اور بیٹا اسکا قتل ہوا سبب اسکے اپنا چھوڑ کر

بہاگا ... ہوا اور کو کلیا کا بہت سپاہ انگریزی کے ہاتھ ہوا اور چند سال جو کارپرداز کو کلیا کا تھا

جس روز وہ دیکھا ... انکی فتح ہے قتل ... آگیا ... اور ... ہو کر نکلا اور حقیقت

... ہوا ... جمعیت ... کی ساتھ ... ہو رہا ہے ... ایک شخص طرف چارہ کار

... ہوا ... ایک ... متعلقین اسکے روزگار ... اور ... سوار ... کا

... اور ... بہادر ... اور ... ہیں اور ... کر ... جو

جنگ ... دیکھا ... ہوئے ... اور ...

... کے ساتھ ... انگریزوں ... اسکو ... اور ...

... عظمت میں ... اپنی طرف ... کو ... کیا اور ...

قوم انگریزی ... جمعیت دورہ کرکے تمام ممالک متعلقہ ... میں ... اور ...

اور ... اور کالون ... ان ... سے جنگ کرکے چین ... اور ... موضع ...

... بہادر ... نام کا نصب کردیا ... اور کردار ... اپنے ... ہو کر ... اور

... صاحب بہادر سے ملاقات کرکے سرکار عظمت مدار سے پناہ جان کی چاہی اور گرفتار

صاحبان ... کا ہو کر بنارس کو بھیجا گیا ... اسکے ...

ناہوا ہو قرار پایا کہ بعد کئی برس کم ہو کر پون لاکھ ٹھہری اور صاحب جنرل بہادر مقابلہ سلطان سے اپنے لشکر

آ پہونچے اور زبان کو بیان سے واقف ہو کر بلوں رواں کیا ہے کہ چیل گڑھ کے قریب لشکر اور صاحب اور ٹیپو

کے مقابلہ ہوا ٹیپو آ جنگ بد روپیہ انکا بہا کا اور سپاہ مرہٹہ تمام تباہ ہو گئی اور کتیان ورس صاحب جنرل

برادر ٹیپو اور کیا وہیں ہی گئی رحمت سنگھ کو ایک جدید کو بھیجا اور یہاں سے انگریزی لشکر روانہ ہوا قلعہ

دہو تا کو تسخیر کیا اور رقم بار سنگار کو سپاہ اور قیصاب کے قلعہ سولاپور کا کیپتان اور قلعہ دار بے اختیار الاکر

سیصار چاند اور قلعہ پر انگریز نے جب صلح کا ضبط ہوا تب ان انگریزی لشکر ہوا ٹیپو اپنا

خوا رفتہ حال جنگ دیوان سے رکیا سب تاج ہو کر وا سطے صلح کے اندر وجیونت کو نامہ بھیجا الحاج کا

مالکم صاحب بہادر کے نزدیک بھیجا صاحب بہادر مذکور نے نامہ مذکور بند ٹیپو اکا دیکھ لفٹنٹ کرنیل صاحب بہادر

جواب انکے بھیج دیا اور کہلا بھیجا کہ تم نے سب باتوں سے اگر ہو اور کوئی جگہ واسطے لینے رہنے کے

تجویز کرلی اور زرنگ بھی دیکر مسلم سے لفٹنٹ صاحب مذکور آ گئے اور وہاں سے آنند اور

کو مع حسن علیخان نام ایک شخص ٹیپو اپنے حضور میں روانہ کیا اور صاحب بہادر مذکور انکو کہا ہے میں

اور ٹیپو میں ماہ پنجشنبہ ۱۱ اتبارہ سے اٹھارہ سو میں مطابق ماہ رجب ۱۲۳۳ بارہ سو تینتیس کے

مالکم صاحب بہادر بھی صاحب اگر ملاقی ہو لفٹنٹ صاحب مذکور اور ٹیپو صاحب بہادر مالکم صاحب

عرضہ ظہور میں آئی اور صلح ٹھہری اور آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ واسطے مدد معاش کے مقرر ہو ٹیپو

با بسی مالکم صاحب بہادر نے ٹیپو کو مع متعلقان انکے تھوڑے میں جو پاس تھا روانہ کیا

الستہ میں بھیج دیا اور زرنگ جو اپنے خاوند یا ہرا وسے جدا ہو کر بہا کا ٹھہرا ناراض ہو

اسکا بہی سر بیچ لکا کر بکڑ لا اور پونہ سے کلکتہ کو روانہ کر دیا اور وہان سے چونہ کرمین لیجا کر اسکو قید رکہا

پس سلطنت مرہٹوں کی تباہ ہو گئی اور تمام ملک پیشوا کا قبضہ مین کارکنان کار کمپنی بہادر کے آیا اور بہی

کی تاریخ مین دیکہا گیا ہی کہ بعضے سرکردون کو تمام ہندون کے گرفتار کر کے سنہ الیہ مین جزیرہ میں ہاتہ کو

کہ بالی دیا تہا اسکا نسل میاہ رنگ اور قیدیون کو دکہلائی دیتا ہی روانہ کئے اور بندیکا عہد آدمی وعلاقہ

سے والی ملکون سے نجات حاصل ہوئی اور قاباغیرہ دیہات امان بخشا اور سپاہیان کو دو لہدا کئے

جنکین ہمہ وشن زادے اور بیرون قتل ہوا والله اعلم بالصواب چہار سنہ ۱۲۱۸ اٹہارہ ہوا اکا دن

سنہ ۱۲ بارہ سی مسلمانت سے چہیکے بکیوں مین تاریخ ربیع الاول کی پنج موضع ہلپور کے قریب

میں کے پین سی گئی جنہیکے بعد نظر بندی کی بالاک ہوا اور بعضے صاحب انشا نے ایسا طبیع کیا ہے کہ جو کچہ سی

فوت کر گیا فقط ارشا ہم نگارشتہ فصل اور والیمین ہو سلسلہ اور ہو کا اور بستہ بکہ کا ایسا ہی ہے

خاندان مسکلہ کے بیان میں بعضے سکا سردار ایک بکرا سخت مشعر التواریخ تالیف فاروغان سنہی

ساکن ہیدا کہو جی نام ایک شخص سردار دولت سے ہوا سو تہم رانیکا تہا اول جو

برا رکی ہا نہ اسکے متعلق ہوئی بعد رفتہ رفتہ جب اقتدار کہو کا زیادہ ہوا اسنے دار الامارت

اپنا ناکپور کو مقرر کیا اور بعد وفات اسکے تین بیٹے تہے جانوجی سا باجی ایک ضرور اسکے بعد

دوسری زوجہ سے ان سب جانوجی قائم مقام پدر ہوا جو کہ جانوجی لاولد تہا اسنے بعض

رکہو جی نام پسر دہاجی کو آغوش میں لیا پس جانوجی جب انتقال میں مود ہاجی اور سا باجی چند

رہی اور سا باجی ہاتہ سے مود ہاجی کے مین مقابلہ میں خورشید وقت سے مارا گیا

احکام مختلفہ کے بیان میں

اور سود دیا جی مستقل رواج ہوا اسیے زندگی میں اپنی کار پردازان یہ باسیے سند یا گورنری کا راجہ یا منسٹیر جی

اپنے لیکر کروائی اور قیمت ... [illegible] ... ابھی کی جائے بیٹھا اور دہ ... [illegible] ... ابھی

مستقل ہو کر اپنی جیت ... [illegible] ... اسی بعض سود استقلال کا رواج ... [illegible]

متعلقہ سرکار عالی نواب نظام الملک ... [illegible] ... تمام اپنے ... [illegible] ... داخل ... [illegible] ... اور ... [illegible]

حاصل ... [illegible] ... اور بعض ... [illegible] ... ۱۲۱۹

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ... اور ... [illegible] ...

... [illegible] ... انگریزان ... [illegible] ... سرکار ... [illegible]

تسلیم ... [illegible] ... قبول کی اور ... [illegible]

... [illegible] ...

... [illegible] ...

بالا راہ ... [illegible] ...

ابن ... [illegible] ... مدار المہام ... [illegible] ... سلطنت ... [illegible]

حسین ... [illegible] ...

اپنے ... [illegible] ...

رقعہ احکام مختلفہ کے بیان میں

[illegible] کی آخر کار [illegible] شوہر کی لاش کے برابر اپنی

جلا کر راکھ ڈھیر ہوگئی کہتے ہیں تمام بستی کو بیس دن تک کال و ملال اسکا رہا پس راجہ مسند ریاست پر جلوس کر

بعد ایکسال کے [illegible] انگریزون نے بسبب عدم لیاقت اسکے [illegible] روز دوشنبہ [illegible]

[illegible] راجہ کو گرفتار کرکے بعد رفع غدر [illegible]

[illegible] ریاست پر [illegible] قائم کیا [illegible] اموال [illegible] اور ضبط املاک [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ لوگ پیسایان تھے فقط لینے کیلیے پروانہ کو بہیں آیا تہا اور آخر ولایت سے جمعیت تازہ وارد ہوگی

البتہ انہیں سے شیتہ لوگ دیگر رخصت ہوکے جاویں گے بس راجہ پیر آسامی طلب کی اسلام [illegible] علیمان وزیر [illegible]

بابت اور سن بہت وغیرہ [illegible] سے سردار ان ریاست ناگپور در میان ہو اور تصیہ ایسا کرکے رفع نقار خیال

عرصہ میں جمعیت آپہونچی اور دو پس [illegible] از سپاہ گشت بلدہ حیدرآباد ہی آپہونچی کر چار سوار کی

پیشہ واسطے اعانت کے مہم پونا بر طرف ہے لیکن نواب نظام الملک بہادر متعین ہوی تہی اور ناگ آباد کے دل

جماعت کے ساتھ ناگپور کو روانہ کر کے آپ سمت پونا کوچ کیا بس انقضا ہی حمیت انگریزی اور [illegible]

کردار نامور بہت ایسے واسطے کی جلد کی ملک شکر درہ پر مقام کیا انکیا تب جمعیت انگریزی بہی [illegible]

راجہ پوچھا کیوں آئے ہیں سنہوں نے عرض کی کہ رسینڈنٹ بہادر کا کہنا ہے بلدہ جوتب سواروں اس

طرف جانیکو کہا تہا یہ لوگ ایسی سعتد ہو کر بیان کرچ مقام کئے ہیں کل جاہب مقصود راہی ہوینگے

خبر شام جمعیت مذکورہ وہان سے اور تہہ کر تمام رات قطع مسافت کی اور علی الصباح

رجہ جدید سے قابو ہو مقابل ان ازی اور دو چار گہڑی میں حوایج ضروری سے فارغ ہو کر بہا

بیت بیچی در اخذ کے تیار ہوگئی اور ہوا چال بانہ ہے تب راجہ خواب غفلت سے بیدار ہوا اور ہبلے

سا کی بہ ابی جران اسدم نہ ماینے صلح دی کہ مسلا متی اسہیں ہے آپ سوار ہو کر

رسینڈنٹ بہادر پاس چلے جانا ابہی فیصلہ ہے والا جان بچنی مشکل ہو گی راجہ کو ہو

اینکہ ارادہ کیا مسموع ہی کہ اسدم اول عرب لوگ مانع ہوکے پس ارادہ ساتہہ چلنے کا کیا ارباب ورد

سی کہ اگر یہ آپکے ساتھہ چلیں خواہ نخواہ منافقہ بڑہ جاینگا آخر الامر آنکی فہمایش کرکے آپ نے

تیسرا رقم

احکام مختلفه کے بیان میں

رفقا سے سوار ہوا اور سب لوگ لشکر میں چہوڑ کر مخصوص لوگوں سے چلا تمام خلقت دیکھ رہی تھی
کہ سواری راجہ کی مینڈ ر سے جاتا لاتے جاتے جاتے لشکر میں سرکار انگریز بہادر کے داخل ہوئی اترا
اور خیمہ میں خلعت جو تیار کیا تھا پہنایا گیا اور راجہ کو رخصت کر کر ہو گئے بصورت راجہ کی ترکی اور وہ
جاتا رہا لشکر میں خبر ہوئی کہ راجہ پکڑا گیا مردم تمام حیران و سراسیمہ ہو گئے تھا رنگ دل لوٹتا اور
سے ہاتہ اپنا خوب گرم کیا سپاہی زنجیر فیل کو پکڑ خوش ہیکل اور بہت اتر اور لشکر سے راجہ
سرکار کمپنی بہادر کے آئے اسیں کیا وہ سوار جو ملازم سرکار راجہ تھے جب بیٹھ انکے جمع ہوئے اور
بندوبست اپنا کیے عمل سرکار انگریزی کا آئے اور بیچ وہ جو لوگوں کی خبر ہوئی تھی طلب کی اور سرکار
کی جاہی افسران انگریز دن ایک ہفتہ تک عمل سرکار اور حساب بات جو کہ اور آگے ہوا اور راجہ نے بھی
دستخط اپنے در باب خلاف شہر لکھ دیا تھے میں عورات رو لئے اور اندیشے سے جا کہ بہادر اہم
باہر نکلیں اور سرکار انگریز بہادر کے لوگ ہجاد کر کے سب کو قتل کر ذالیں خلاف عہد کیا اور دو کو لیا
سب کیں اور تہور سے بارود کا نہ میں لگی کے رکھکر روانہ کیے سرکار انگریز بہادر کے لوگ
رکے کسی سے اوتار نا شروع کیے عرب بھی فصیل دیوار کے اوپر سے گرنا تمام کمر برابر آدمی تھی
جھکا بیٹھے کچھ احوال مقتولین و مجروحین کا کھلا بعد ایک ہفتہ کے دیکھیں صاحب اور جمعیت
لیکر تنبیہ واسطے اسکے آپ سو کچھ نہ عرب دن لیا اور درباب اطمینان جان و مال اپنے سوال
کیا اسد م سرداران انگریز دن نے دو جمعدار انکے اپنے پاس رکھکر دو افسر ولایتی ساتھ
کر دئیے رضامند ہوئے بیان کرتے ہیں اوسوقت عرب لوگ خاطر خواہ سونا اور چاندی لیکے

میں ہیسے لوٹ کر بموجب قرارداد کے انگریزون نے اپنا میں تاریخ صفر کی نکلکر راہی ہوا اور شہر خالی

کردیا اسی قرار انگریزون نے ناگپور پر قبضہ کیا اور آپا جی کو سو سوار ولایتی سو جیسے ایک صفر اور سو سوار

سپاہی تھانہ اپنی ایک جمعدار بیانہ میں مقفل کر کے یہاں کہ قید کیا اور محفوظ بھی ہوا روانہ کیا اثنا راہ چوتھی

یا پانچویں منزل پر بند و سپاہی سواروں کے جمعدار نے اپنے لوگوں سے بیانہ کی شق کر کے راجہ کو نکلا یا

کہ اسوقت سوار جمراہی آپکے شریک حال ہو کر مسعود خوف و ہراس کے اقبال صاحبان انگریز کو واسطے اُن

سبہا لے کے ہر سب مع جمعدار شریک حال ہو گئے راجہ بھی اپنے سر پر ہاتھ ٹیکے آوارگی و غربت میں

سرداران انگریزون نے پیچھے ہیں بہت تلاش کی مگر کہیں تا بات کو قول قرار دے کے وسادہ لوحی سے باہر

کیا چنانچہ اتنک وہی ایالت پر قائم رہا اور راہی جمعیت حضوری کی بحالی پر رطوبی کا مختار مشہور ہوا

عرصہ ہوا اسی میں قضا کی اہل اخبار لکھتے ہیں کہ والا دلدار جنرل ال دکورن صاحب بہادر نے اُسکو گرفتار

کرنے کے لیے بھی واضح ہو کہ آپا جی کے رفقا کے بیچ جدا ہو کر جتنے سند کے بہادرون کے یہان تک

تھی اور اُسکے جھوڑ دہ ہو کر پیشہ وطن چلا گیا اور آپا جی لکھا ہے کہ ہم سنتے ہیں جا کر راجہ کے نوکر ہوا اور

مرکیا اور راقم نے بیچ حالت تحریر قرار پایا کہ اخبار میں دیکھا ہی کہ ۱۲۶۵ بارہ سو پینسٹھ ہجری میں آپا نے

واسطے قائم کرنے ریاست کے ناگپور کے نام سے ایلچ پور میں خروج کیا تھا اور دو سو پیلے اور پٹھان نوکر

رکہ تیرے جنرل فیروز پور سید شت صاحب بہادر جمعدار ان کے حاسین خان علاقہ دار کو لکھا کہ اُسکے اور

اُسکے رفیقون کو گرفتار کیا پانچلان موضع تھر کل ناگپور میں قید ہیں واضح ہو کہ

اصطلاح میں لوگوں کے ہند کہتے ہیں اور ہندی کا لیے لکھتے ہیں یہاں نام کے ساتھ ہتھیار پایا تھا

احکام مختلفہ

ورنہ باشندے وہاں کے بارہا اس کی عوض میں مبتلا ہوئے ہیں کہ رکھیو جی تالث ... کرکے بالکل سنگر ... بکری ...

اور روہیلہ ...ان باندہ لیا اور بیلا آنجنابا کر آپ نے شہ دالان لیئے ہوئے سب کل سلطنت اپنی جیلا لیکیا اور اسکو اپنے

ہاتھ سے انگ دیا ورینزہ دن اسکے سوکین میں تھا اور تمام رسومات تعزیت کے ادا کئے نوبت ہو توڑ دی ... کچلی ...

جانا چاہیے کہ بعد لکھنے حالات باٹا شہ کے ... سینت ... ان ... اخبار ... الکو ... نہاد ...

باکہور آخر بقیع ... الدین ہوئے اور اسکے کا پسر وہاں ... صاحب ہوا اور مقرر ہوئے ... فقط

دوسری فصل خاندان ہولکر کے بیان میں ... الغرض ... ہو کر اصل ...

لکھتے ہیں پہلی ایک شخص قسم ... ہے ... زر ... کسب ... کرتا تھا ... تمام ...

اول رو گہوڑے لیے نوکری پاجراو کی اختیار کی پھر دو سو سوار ہمراہ ... بالسوار کی ...

ملی اور پرگنہ ... جاگیر اسکی قرار پائی اور فتح ہو کر ... ہوا ...

طرف ... اور ایک ... بہادر حاکم ... جنگ ... فتح پائی بارہا ہزار سوار کا سردار ہوا

اور مالوہ جاگیر ... کی مقرر ہوئی ... شہر ... در ... وقت ... اجل ...

... کا ... اور ... عمر ... دو ... بیا ... وہ ... نہ ... ہولکر ...

صورت ... خورد سالگی میں مرگیا اپنا باپ ان اسکی ... نام ...

... جس ... اپنے ... بیکر ... کا مالک کیا ... بارہ ... ان ...

... قضا کا ہوا کاسی ... قوم کا ... کسی ... اور ...

طلب ... فریب ... قتل کر ڈالا ... کی ... ان ... خوش ...

تیسری فصل
احکام مختلفہ کے بیان میں

[illegible]

پس جسونت راو ہولکر اور الابی کا سی راو کا کہ وہ سبب خود اور آدمی مضبوط تھا اٹھا یعنی
اسکی عمر مین پچاس سوار دن سے نکلا اور ناگپور مین اگر سپاہ کی نگہداشت کی وہان رگھوجی بہونسلہ نے اوس
کو گرفتار قید کر دیا اور صحیح ہو کر بعد چند روز قید سے نکل بہاگا اور ناگپور اپنے چچا پاس چلا گیا اور وہان
سے دو سو روپے ایک گہوڑا لیکر منڈہو کو آیا پس وہان سے نکلکر [illegible] وہان چند اقامت کی
اور وہان بارہ و بیند الماس سنگہ نے پچیکاس سوار نوکر رکہا اور بڑودہ پر گرکر اوسکو لوٹ لیا اور وہان سے
غنیمت لیکر سارنگپور مین آیا وہان یک بارہ سو سوار اکٹھے کیے پہر سارنگپور سے منڈہو کو آیا اور قلعہ وہان آ کے
مال و اسباب غارت کر لیا [illegible] اور بابو سے طرح جنگ کی ڈالی اور [illegible] فتح و فیروزی نا ہو [illegible] زخمی ہوکر بہاگا
اور مقتول کی اوسکو ملوا ای اور مہیران ہو کر [illegible] کر دینے لگا کہ جسے دولت عظیم
ہاتھ آئی جسونت راو یاوری بخت پر اپنے تکیہ کر کے ایک دبار جو قمر الدین [illegible] سے مقابلہ ہوکر [illegible]
ہو کر نے صلح کر لی اندور پہ جو دار الملک اپنے بابا کا تھا آیا اور کاسی راو پر [illegible] ارادہ کیا وہ [illegible]
اوسکی پلٹن سوار نے [illegible] نکلکر بہاگ گیا اور جسونت راو [illegible] فتحی اور فیروزی [illegible] داخل [illegible]
پرورش [illegible] لیا پایا اور مستقل ہوا پس [illegible] جنگ [illegible] پہر پونا پر آیا وہان
از [illegible] مارکے اور [illegible] ہوئے اور [illegible] لایا [illegible] بہت سا [illegible] پونا [illegible] قریب آیا [illegible]
دولتمدار نواب نظام الملک بہادر کا [illegible] کیا اور [illegible] وہان جاکر [illegible] فتح [illegible]
جنگ اور افراد ان [illegible] لاکہ سوار پیادہ کی جمعیت فراہم کر کے تمام [illegible]
قابض و متصرف ہوا اور [illegible] سنہ ۱۲ بارہ سی اکیس تک سرگرم تاخت و تاراج رہا آخرکار [illegible]

[illegible]

ابھی مصالحت میں افراں [illegible] سرکار عظمت مدار [illegible] انگریز [illegible]

سے ہندوستان میں آرام تمام ساکن نہ ہا کیا [illegible] اجل کا آیا اور [illegible] ماہ شوال سنہ ۱۲۲۰ بارہ [illegible]

اجل طبعی سے قضا کی [illegible] ہوا [illegible] کی نہیں [illegible]

سے [illegible] جالی رہی تھی [illegible] دوسرا کوئی ہوا [illegible] نام [illegible]

[illegible] کیا [illegible] ہم [illegible] ہونا [illegible]

[illegible] کہ لارڈ کورنوالس [illegible] انہیں [illegible] کیا تھا کہ [illegible] اور [illegible]

[illegible] میں [illegible]

[illegible] احوال [illegible] ہوگیا [illegible] کا کمال [illegible]

اور [illegible] ملک اور [illegible] سپاہ [illegible] سرکار عظمت مدار اور [illegible]

بہت آباد اور سپاہ [illegible] اور [illegible] فصل [illegible]

صاحب اخبار [illegible] لکھتا ہے کہ [illegible] قوم [illegible]

[illegible] بیان اول [illegible] اختیار کیا اور [illegible]

کا ارشاد میں پایا [illegible] اور [illegible]

اسکا [illegible] پایا [illegible] ہوا [illegible]

ہوا کہ ایکدن [illegible] دربار میں [illegible] کی تو دیکھتا کیا ہے کہ

راہی جیت [illegible] اور [illegible] ایک [illegible] ہے

احکام مختلف سرکار [illegible] میں

چھاپی پر کہا ہی باجیراو نے جنہیں خیال کیا کہ یہ شخص بہری ادنی چاکری اتنی جز داری کا ہی اس
امید ہے اور کام بارگاہ کا عنایت کیا بس راگھوجی کی ترقی ہوئی اور روز بروز اقتدار اسکا زیادہ
ہوتا گیا ملہار راو جو بانی خاندان ہولکر کا ہی اسکے راگھوجی کو بہت موافقت تھی اور جب ایام زندگی
آخر ہوئے راگھوجی بموجب یاوری طالع کے دولت اور مال جمع کرکے راہی ملک عدم کا ہوا اسکے فرزند ایک
چھوٹے سے قصبہ میں جو رانا کے تحت ہی کا نام اسکا سندھیا ہی جہتری کی سی ہی اسکے پانچ بیٹے پیدا ہوئے اور زنگی
اور جیو بالطن سے رانی ہم قوم سے گروہ تیغوں پر دو بیٹے اڑائی میں مارے گئے اور تکوجی اور مہادجی سندھیہ
دو نو بطن سے ایک عورت کے راجپوتی پانی پت دکن تو راگھوجی مہادجی سندھیہ کا ذکر اس ہوا مہادجی
سندھیہ کا بیان یہ ہی کہ زیادہ موافق ہولکر کے پانی پت کی لڑائی میں جب شکست ہوئی منظور سکو ہیکا
مرہٹوں اور ایک افغان نے اسکا پیچھا کیا اور قریب ایک کوس کے یا دل پر لگایا تو خانہ زین زمین پر گر پڑا
گھوڑی اسکی لنگ چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد یہ ہلاک خون میں غلطاں پڑا ہوا تھا کہ سقا رانا خان نام اور بر
کنار او سنے مہادجی کو بیل پر بٹھا کر دکن کو لایا زخم تو اچھا ہو گیا لیکن تمام عمر پاؤں کام سے چلنے یا رہا اور انیس سو کیوں
مارے جنگ شاہ ابدالی کے ہر چند کہ مرہٹے بے طاقت اور کم تاب ہو گئے لیکن چند عرصہ میں موصوف کا بل کو
چلا گیا اور ہندوستان میں فساد سرداران اہل اسلام کے جھگڑا پڑا ہوا پہر اس قوم کے لوگ پر نکلے اور اسی میں سندھیہ
قلمی پر قابض و متصرف ہو کر تمام اقلیم میں پھیل گئے مہادجی سندھیہ بھی بارگاہ بالاجی میں باجی راو
پیشوا کے تقرب کا حاصل ہوا اور زمین پر مستحکم جب ملہار راو ہولکر مر گیا تمام سرداران
مرہٹوں میں اول قرار پایا آخر اور ان میں جب مرہٹوں کو زیر و زبر کرنا نجیب الدولہ وزیر دہلی کا منظور ہوا ہندوستان

شاہ عالم بہادر کو منظور خاطر ہوا کہ سیاجی سندھیا کو ترکی فوج کا سردار کر کے روانہ کیجئے ہر چند کہ مہاراج
سندھیہ بظاہر متعین اسکا ہوا لیکن باطن میں در پے اپنی ترقی مدارج کا تہا اور الک ریاست کہتری کرنیکا ارادہ
رکہتا تہا اور تمام اراضی جو اسکے باپ کو اسے تنخواہ سپاہ میں تہی سب اسکے قبضہ میں تہی بعد انام پیشوا اسکے
راجبانگاہ وہ اور ہندوستان سے خراج لیکر اپنے تصرف میں لاتا تہا اور اسمیں کچھ حصہ پیشوا کو نہیں دیتا تہا بلکہ
ملک اسکے بہی دست درازی اوسکے نام سے کرتا تہا اور ریاست میں اپنی بیٹہے بیٹہے اضلاع پڑاتا جاتا تہا حتی کہ جب بالاجی
پیشوا ہوا اور رفتہ رفتہ ریاست میں پونا کی خلل پڑا تو مہادجی سندھیہ جہانتک ہوسکا وہ اراضی ریاست پونا کی
جو نزدیک اسکے از طرف واقع تہی اپنے قبضہ میں کرلئے اور ہنگام قتال و جدال پیشوا اور انگریز کے افسر انکی انگریز کیوجہ سے
بر سر اعانت رگہوبا کے رکہتا تہا پہر اوسکے بیٹے کے نام اپنے تئیں جہکو شاہ عالم بادشاہ کا کردا اور حاضر
میں دوست اور باطن میں رقابت پیدا کی اور بظاہر سپاہی دراصل عار کر ریاست پیشوا ہوا ہر چند کہ
بموجب عہد نامہ مقام سالبائی کے مہاراج سندھیہ حاکم خود سر کردیا تہا مہد اصلیت وہ اپنے تئیں
پیشوا کے شمار کرتا تہا اور ظاہر آہستہ تکلف کو کام فرماتا تہا اور بہ تدبیر دیر مہاراج سندھیہ نے شاہ عالم
اور دار السلطنت کو لیکے اپنے اختیار میں کرلیا ایک عذر بادشاہ سے کہ جسکے روسے پیشوا کو وکیل مطلق
ریاست ہند کا مقصود ہو دستخط کروالیا سند فرمایا میں پیشوا او سلطان دہلی اپنے تئیں ایلچی وزیر
دیا قدرت خدا تمام ملک ستلج سے آگرہ تک قبضہ میں سندھیہ کے ہوگیا اور وہ بتدریج تمام رو
راجپوتانہ کی طرف سے سپہ سالار مقرر کیا ساتھ بلا شرکت غیرہ ایک لاکھ سوار پیادہ او توپخانہ زیر حکم
اسکے تہین ترقی ایسی ہوئی کہ گویا وہ بادشاہ اصلی ہندوستان تہا واضح ہو کہ اس اقتدار

جب مہادجی سندہیہ ہندوستان سے پونا کو واسطے ملاقات پیشوا اور مادہو راو ثانی کے آیا چونکہ قدیمی قرینہ دربار کی کے ایسا تھا عجیب بیان واقع ہوا ہے کہ جب شہر پونا کے دروازہ پر پہنچا ہاتھی پر سے اترا اور دربار آیا سب مالکی نیچہ خاندانی شعار اور سب صف نعال میں بیٹھے جا کر کھڑا ہوا اس عرصہ میں پیشوا دربار میں نکلا اور آپ بھی جازت مثل اور سرداروں کے فرش پر بیٹھنے کی دی تب اپنے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ غلام جرات اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ روبرو حضور کے بیٹھے اور بغل سے ایک بقچہ نکالا اور ایک جوڑی نعلین کی روبرو پیشوا کے رکھ دی اور کہا میرا یہ کام ہے اور میں اپنے باپ کے عہدہ پر قائم ہوں اور پرانی کفش اسکی بہت بڑی پرانی ہو گئی ہے کہ نعلین دربار اہل دربار اس حرکت پسندیدہ کو اسکی پسند کیا اور واسطے بیٹھنے کے بہت بہت اصرار کیا اور عجز والحاح کی باتیں کیں سو اسکا نام پٹیل ہے اور کوئی نام دوسرا انکا جب ہوا اور نام ایک شخص سندہیہ کو ملا مہادجی نوکر رکھ کر اسکو ایک کمیدان کا سردار کیا اور جنگ فرانسیسی بازار اگرانیت سے کئی صف آرا ہو کر لڑنا شروع کیا اور بہت سی کتابیں بیان کی ہیں لکہا ہے کہ جو اقتدار مہادجی سندہیہ کو حاصل ہوا تھا وہ کسی سردار کو اور راجہ کو نصیب نہ ہوا تھا جو سوائے مقاصد کے سو فقط مہادجی سندہیہ نے نہیں کیا بلکہ ایسے ایسے توانا اور قدرت والوں کی گردن کشی کو بھی مثل پرکاہ سبک کر دیا تھا اور جب مالاجی جنادہن جو نانا فرنویس مشہور تھا مختار کار پیشوا ہوا محاصل ملک کا طلب کیا اور جمع و خرچ کر کے دکھلا دیئے اور خزانہ میں پیشوا کے کچھ پیشکش نہ کیا ۱۲۰۳ ستره سو نوے عیسوی میں چودہ پور کی مجتمع فوج سے مقابلہ کر کے اسکی فتح پائی کہ اس روز سے جودہ پور اور اودے پور اسکا زور اور دبا ہو گیا سر قرق کی زبان

احکام متفرقہ

[illegible]

جو دہ پور کی فوج سے جنگ کی فتح یاب ہوا اور شکست اسے بھی ہوا تو عیسوی میں کو [illegible] جی ہولکر [illegible] ایرن

کو اور شکست فاش کہائی لیکن اسکی بہی چار برس بعد اس نے انہیں کہت [illegible] قبل اس کے کہ [illegible]

تا لوسے [illegible] کیا تہا انتظام مقابلہ سرداران [illegible] نظام الملک بہادر بند [illegible] والی حیدرآباد [illegible]

سنہ [illegible] عیسوی میں مر گیا اور سوا اس دولت حشمت کے جو آرزو میں کہ [illegible]

رہیں یعنی صورت استحکام اور پایداری ریاست [illegible] نہیجی [illegible] کہ مہادجی سندہیہ [illegible]

انگریزوں کا تہا [illegible] دشمن [illegible] اسباب [illegible] عجیب [illegible]

[illegible] انگریزوں [illegible] گیا تہا اور ایک [illegible] سندہیہ [illegible] نا کر تا تہا اور [illegible]

[illegible] انگریزوں [illegible] مہادجی سندہیہ کا [illegible]

[illegible] تہا اسکے [illegible] جو [illegible] نام تہا مہادجی [illegible] تہا اور [illegible]

بیٹے کو [illegible] راو نام تہا [illegible] ریاست کیا تہا [illegible]

مقام [illegible] جانشین [illegible] دولت راو کی تسلیم کر کے ایک اور [illegible]

[illegible] آئین [illegible] دولت راو کی [illegible]

[illegible] دولت راو سندہیہ کا [illegible] ابتدا سلطنت میں [illegible] دولت راو [illegible]

بہت بدعتیں کی ہیں [illegible] خاندان کو [illegible] تکلیف پہنچائی [illegible]

سے [illegible] ہندوستان [illegible] زمانہ شروع ہوا [illegible] زبان [illegible]

[illegible] دولت راو سندہیہ [illegible] انگریزوں کی [illegible] فایدہ [illegible]

تیسرا وقت

احکام مختلفہ کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

اور جو خیالات خام نام و اقتدار حاصل کرنیکے دماغوں میں تھے بہ سبب انگریزوں کی اس پیچ و تاب کے دلوں میں

دبے جو بلاشک ذریعہ دولت برطانیہ کی بہتری کا ہوا اور تہور و بہادری انہیں کی نہایت عمدگی سے باثبوت

زیادہ تر انہیں برقیان انگریزوں کا ذہنوں میں ہو رہی تھیں کہ انہوں آپ کا اپنی ریاست اضلاع کو

ہندوستان اور بروہ [illegible] بیستہ آہ ہو کر اپنے [illegible] حاصل کی اور بعد

[illegible] انگریز کو بعد سلطان کے [illegible] کیا اور [illegible] کے معاملات

[illegible] انگریزوں نے صلح کیا [illegible] ہندوستان [illegible] اسباب [illegible]

[illegible] ہوئی اور [illegible] سے واقع ہو کر دولت [illegible] فیروزان انگریز

[illegible] [illegible] نہیں [illegible] اگلی [illegible]

صاحبان انگریز [illegible] ہوا اور [illegible] کیا تھا اور

[illegible] انگریز [illegible] کا ارادہ کیا انکا تھا کہ

[illegible] انجام [illegible] پیدا کرلی

اور [illegible] انگریزوں [illegible]

[illegible] قضا کی [illegible]

[illegible] مقام ہو تو لا علاج [illegible] حکمران

[illegible] دولت [illegible] کا قرار پایا [illegible] کہ خاندان

[illegible] گذشتہ [illegible]

احکام مختلف کے بیان میں

ایک اکہ گیارہ برس کا تھا اٹھارہوین تاریخ جون کی مہاراجہ عالیجاہ جنکوجی راو سیندھیہ [illegible]
گدی پر بیٹھلایا جنکوجی کا بیان واضح ہو کہ جب تک جنکوجی خورد سال تھا اختیار بائیزا صاحبہ کا
اور جب جوان ہوا خود حکومت کا دعوی کیا بائیزا صاحبہ کو نا پسند آیا فیمابین ترائی چپقلش سنہ ١٨٣٢ اٹھارہ سو بتیس
عیسوی میں ریزیڈنسی میں جا بیٹھا اور وہاں کی پناہ لی ریزیڈنٹ صاحب اور [illegible] نظام [illegible] کیا اور [illegible]
دولتین بیچ باقی رہا اس مقدمہ میں لارڈ ولیم بنٹنک گورنر جنرل صاحب بہادر [illegible] کا دورہ کر [illegible]
میں گوالیار میں آئے اور انہوں نے [illegible] کیا [illegible] کہ خانگی مقدمات میں ہم دخل نہیں [illegible]
تم بالفعل صبر کرو چونکہ بائیزا صاحبہ [illegible] دہلی میں [illegible] اختیار [illegible]
ایک عجیب انقلاب [illegible] سنہ ١٨٣٣ اٹھارہ سو تینتیس عیسوی [illegible]
لیے چونکہ دخل دینا منظور نہ تھا دروازہ ریزیڈنسی کا بند کروا دیا اور [illegible]
میں عرق آلود ہو کا بیٹھا [illegible] ریزیڈنٹ بہادر [illegible]
ہر چند کہ [illegible]
فوج جو بائیزا صاحبہ [illegible] ناراض تھی راجہ [illegible]
اس [illegible] بائیزا صاحبہ برگشتہ ہو کر حکومت [illegible]
کی دسویں تاریخ منادی ہوئی اور [illegible] بائیزا صاحبہ [illegible]
بنارس کو [illegible] لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر نے سنہ ١٨٣٣ اٹھارہ سو تینتیس عیسوی [illegible]
ساتھ الہ آباد واسطے [illegible] دربار کو الہ آباد سے [illegible]

واضح ہو کہ جب اسوقت سے راجہ صاحب مراد کو اپنی پہنچے فوراً ایک اجل کا اثر ہوا اور آپ کا انتقال نویں تاریخ

فروری کی سنہ گذشتہ یعنی سنہ ۱۸۳۳ء [illegible] میں [illegible] انتقال کیا [illegible] بنگال لیا اسکو [illegible]

نہایت [illegible] اپنی فرصت نہ دی تھی کہ کسیکو [illegible] آپکی رانی تارا بائی سترہ برس کی تھی آپکے [illegible]

و بعد [illegible] دارالخلافہ [illegible] ایک [illegible] برس [illegible] کو [illegible] گدی نشین کیا اور مہاراج

باجی [illegible] لقب [illegible] تارا بائی کا بیان [illegible] باجی کی [illegible] مہاراجہ صاحب [illegible]

راجہ متوفی [illegible] مقرر کیا اور آپ [illegible] خلعت دلوایا چونکہ [illegible] دربار [illegible] نشین

متوفی [illegible] برخلاف [illegible] راجہ [illegible] کہ اگر [illegible] مہاراجہ کی

کاروں کی ملتی ہے [illegible] اسکے [illegible] وقت [illegible] کی عقل [illegible] آئی

دربار [illegible] آمادہ [illegible] تاریخ کو مہارانی صاحبہ تارا بائی [illegible]

[illegible] رقعہ لکھا [illegible] کہلا بھیجا اور [illegible] کام [illegible]

دو لشکر [illegible] کو جلا گیا اور [illegible] افسر [illegible] صاحب [illegible]

اور [illegible] اطلاع [illegible] آئے [illegible] رزیڈنٹ [illegible]

اور [illegible] تاریخ [illegible] رانی صاحبہ [illegible]

[illegible] اگر کچھ بھی [illegible] اطلاع [illegible] اگر ایک بھی آدمی

[illegible] گذر [illegible] تو یہ امر [illegible] اور [illegible] اندازہ [illegible]

[illegible] دیکھا [illegible] نقل [illegible] کی خدمت میں مہارانی صاحبہ [illegible] رانی صاحبہ [illegible] لکھا کہ [illegible] صاحب

ہنگام مختلفہ [illegible]

[illegible]

حملہ کرنیکا ہمارا ارادہ نہیں ہے بہادر رنجیت صاحب نے درجواب کے وہی ارقام کیا جو اول لکھا تھا بس دادا صاحب کی

جو بعد راہا صاحب کے اختیار کلی حاصل کیا تھا صاحب خبار لکھتا ہے کہ وہ بہت بزدل تھا اور آپس میں مکر و فریب سے اپنے

کام کو دستبرد کیا تھا سو اپنے تئیں ہر ارجواکی صحبت کہتا ہے کہ اسقدر واسطے حفاظت کو الیار کے ضرور نہیں

دیار کو الیار میں بہت فساد پیدا ہوا اس ضمن میں لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر نے ارادہ کیا کہ اگر رسل و رسائل

سے ہو سکے تو بزور ربات مذکور میں امن و امان کرنا اور دسویں تاریخ اگست کے ۱۸۴۳ اٹھارہ سو تینتالیس عیسوی

میں برائے اپنی قلم بند کیا مضمون بعضے فقرات تحریر و تجویز لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر

در باب ریاست گوالیار در ہوا کو الیار میں بہا انتظور کیا ہوا کار پرداز موقوف ہوا اور اسکی جا

منصوب بہادر کل سپاہ افواج دار الخلافت میں جمع ہو گیا ہے اور تمام افسر انگریزی جنکا علاقہ و ہاں تک

اپنے موقوف ہو گئے اور واسطے علاقہ تھا ملکی اور صلح کے ایک انتخاب کئے ہیں جو ہمارے دشمن ہیں

زنہار وہ ہیں کہ جسے ہمارا آنا منظور نہیں ہمارے کہنے سے موقوف کیا تھا لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جیسے

سمجھ لی درپا نہیں ہو سکتا ہے کہ زمانہ مستقبل میں کیا رنگ لاوے نیز بہ تصور اور ہند بانیں ارقام کیں

یہی خیال لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر نے کیا کہ کمانڈر انچیف بہادر سپاہ لا تعداد جمع کی کہ اکثر ہندو لکھے ہیں

تمام سپاہ سرکار انگریزی حکم کرد اور حادثہ ہوتا دولتی اور ایک سپاہ کثیر جمع کر کے تیار کی جو عہد میں انتظام سلطنت

میں بزور افواج میں کوشش کرنا رضیہ بہادر کے جو ہمارا کام ہو سکے اور ہر کہ والیار کو آزاد کیا جا سکے

دادا صاحب کو قید کیا جاوے گا اور اسکی جگہ نیا جاوے گا اسکو سپرد کر دیا جائے

گوالیار میں آ کر ایک خبر یہ ملی دادا صاحب نے رنجیت بہادر کا جو در جواب جو انگریز کے رانی

تقسیم بقیہ احکام مختلفہ کے بیان میں

لکھا تھا اپنے پاس رکھ لیا اور رانی کو نذر اس کے گورنر صاحب بہادر اور بھی خفا ہوئے۔ حرکت اسکی برابر
اسی جرم کے قرار دیے گئی کہ اپنے رانی صاحبہ کے اختیار کو آپ غصب کر لیا اور خود گورنر صاحب بہادر قریب دو ہزار
پلٹن گوالیار کے پریذیڈنسی یعنے دار الامارت کو چھوڑ کر آگرے کے بیچ مستعد ہوئے اور آپ قلم بند کیا کہ ہمیشہ سلطنت
بے انتظامی ہو رہی ہی اور وہاں کی فوج بے قرار ہے اس ہنگام میں مناسب نہیں کہ تاریخ گوالیار کو بھی ملتوی
تصفیہ چھوڑ دیں جب تک یہ رائے معرض ارقام میں آوے کہ صاحب اخبار لکھتا ہی کہ گوالیار میں ہنگامہ
کمال کو پہونچ گئی ہی سپاہ کے تین حصے ہو گئے ہیں ایک تو دادا صاحب کا طرفدار اور ایک مخالف اور ایک ان دونوں
سے الگ اور دوسرے حصے نے دادا صاحب کو گرفتار کیا تھا اسکی توقع ہوئی تھی کہ شاید سوئی الہ کو
سپرد ارباب گورنمنٹ کے کر دینگے اس لیے ریزیڈنٹ بہادر نے ایک رقعہ لکھ کر در باب طلب دادا صاحب کے
پاس بھجوا دیا۔ پیشل ورام وہاں سے بھاگ اور آقا کو ٹھیک جواب نہ دیا اس عرصہ میں ریزیڈنٹ صاحب خفا ہو کر
چلے گئے اور گوالیار میں تھوڑے دنوں بعد مخالف جنہوں نے دو روز تک کہ لڑائی جاری رہا
کو بلا کر فیصلہ کیا اور بارہ سو سوار دیکھ کر چھین لی دادا صاحب کو گرفتار کیا تھا مقدم کارپرداز قرار پایا
گوالیار میں تاریخ دسمبر سنہ ۱۸۴۳ اٹھارہ سو تینتالیس عیسوی میں ہنوز دادا صاحب سپرد ارباب گورنمنٹ کے نہیں کیا تھا کہ گورنر
جنرل صاحب بہادر آگرہ میں آکر ارادہ کیا کہ فوج انگریزی جو جمع ہوئی اسکو حرکت دیجاوے اور ایک خط اسی مضمون کا
رانی صاحبہ کو لکھا اس عرصہ میں دادا صاحب کی مدت ہو کر داخل آگرہ ہوا مگر اسکے آنے سے اوقت احکام
انگریزی کی خاطر مطلب نہوئی گورنر جنرل صاحب بہادر نے سپاہ انگریزی کو گوالیار کی طرف کوچ کا
حکم کیا اور سبب کہا کہ جبتک گوالیار میں ایک ایسی حکومت قایم نہوئی کہ وہ اپنی سرکش رعایا کو زیر فرمان

احکام مختلفہ کے بیان میں

رکھیے اور فوج کو ایلار کی کم کیجاوے اور سپاہ کشمت کی زیادہ موجب عہد نامہ نہین بلکہ بموجب عہد نامہ
برہانپور کے گورنمنٹ انگریزی پر واجب ہی کہ مہاراج دولت راو کے جانشینون کے حقوق کی حفاظت کرنے جو
مہاراجہ صاحب اور مہارانی صاحبہ خورد سال ہین مردمان ناعاقبت اندیش نے سارا اختیار اپنا کر لیا ہی اور سبب [illegible]
نا ملایم [illegible] رابطہ دوستی جو فیمابین سرکارین کے تہے ٹوٹ گئے اب کہ گورنمنٹ انگریزی جو قریب [illegible] ہین بد انتظامی [illegible]
تحریر بالا سے [illegible] کو ایلار کی تباہ ہو جاوے گی [illegible] تاریخ لکہا ہی کہ [illegible] تاریخ دسمبر کی فیمابین سرداران کو ایلار اور
گورنر بہادر کے گفتگو ہو کر مہاراجہ صاحب اور گورنر جنرل صاحب بہادر کے ملاقات تجویز پائی اور بعد اسکے گورنر جنرل بہادر
نے یہی تقریر نہیں کی کہ [illegible] تفصیل شرائط عہد نامہ کی بنا پر ہو وے اور ریذیڈنٹ [illegible] مہاراج کی ملاقات کرین اور سرداران
موجود منظوری عہد نامہ کی تعمیل کیجاوین اور اگر سرداران انکا وعدہ نکرین تو مہاراج [illegible] صاحب
بیں اس عرصہ میں جمعیت کو ایلار کی واسطے جنگ تیار ہو گئی اور صورت صلح کی جو بندی تہی
برہم ہو گئی اور گورنر جنرل صاحب بہادر دریاے چنبل سے عبور کر کے ہنگونہ تک آ پہونچے اور [illegible]
دسمبر کی تاریخ ۱۱ اٹہارہ سو تینتالیس عیسوی مین ایک اشتہار اس مضمون کا مہارانی صاحبہ [illegible] کیا
مضمون اشتہار لارڈ گورنر [illegible] الن برا صاحب بہادر فوج انگریزی عملداری مین مہاراج [illegible]
بطور اعوان کے واسطے پابندی شرائط عہود اپنے اور قائم رکھنے ریاست کے انکی داخل ہوئی [illegible]
[illegible] مین تاریخ [illegible] کو ایک اور خریطہ لکہا کہ نیا عہد نامہ [illegible] کو منظور کیا جاوے اور اگر تاریخ [illegible]
[illegible] تعمیل کیجاوے گی تو فی یوم [illegible] دس ہزار روپیہ جرمانہ ہو گا اور [illegible] حکام انگریز [illegible]
[illegible] واسطے [illegible] کمپ مین [illegible] انگریز [illegible] کو ایلار کو چلا گیا اور

نمبر ادھر
حکام متعلقہ سرکار [illegible]

[illegible]

حکام مختلفہ

جمعیت کا قصد کیا اور یہ جمعیت واسطے جنگ حکام انگریزی آمادہ ہوگئی چھبیسوین تاریخ کو اسکا ارادہ
سمجھا جی اگرچہ یہ بھی علاقہ انگریزی میں ہے بے اطلاع نکل گیا اٹھائیسوین تاریخ کو جو واسطے منظوری عہدنامہ
مقرر تھی کوئی شخص دربار کے طرف سے آیا تمام دن انتظار مین بسر ہوا انتیسوین تاریخ فوج انگریزی
سرکردگی کمپنی صاحب بہادر کی یکایک [illegible] جہان سینھیا سے مقابل ہونا پڑا [illegible] مقام
مین بہت اچھی جگہ توپین قایم کیں تھیں فوج انگریزی نے بندوبست کرکے اس مقام پر آنا چاہا تھا کہ
انھین کی سپاہ گوالیار کی مہاراج پور پر مقابل ہوئی اور لڑائی جنگ کا خوب گرم ہوا فوج انگریزی فتح یاب ہوکر
یکطرف متوجہ ہوئی اور وہان بھی خوب قتل و کشت کرکے ظفر نصیب ہوئی اور اسی دن انگریزی سپاہ کی ایک ٹکڑی گوالیار کی ایک [illegible]
کو پنیار کے [illegible] شکست فاش دی لکھا ہے کہ آٹھ سو نو سو آدمی اس روز رئیسون کے انھون مین مجروح اور مقتول ہوے
الغرض فوج سینھیا کی [illegible] آخر کارروائی تھی اور [illegible] خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور [illegible] حکام
انگریزی سے بخشش کے واسطے قبول کرنے کے آمادہ ہوئے [illegible] تاریخ مہارانی اور مہاراجہ آئے اور ملاقات
لارڈ گورنر صاحب بہادر کی حاصل کی بعد [illegible] حکام انگریزی نے بالاتفاق سرداران
ہندوستانی کے جو مہاراجہ کے ساتھ تھے واسطے درستی معاملات کے تدبیر شائستہ [illegible]
میں لائے اور وہ سب درجہ پذیرائی کا پائے شرح اسکی طول ہے اور دوسری تاریخ جنوری
سنہ ۱۸۴۴ اٹھارہ سو چوالیس فوج انگریزی خاص گوالیار کے تلے خیمہ زن ہوئی اور ایک اشتہار
واسطے ازسرنو قایم کرنے روابط دوستی کے دونون ریاستون میں قلمبند ہوکر مشتہر ہوا
پانچوین تاریخ ماہ مذکور سنہ الیہ کی لارڈ گورنر صاحب بہادر مع سپاہ کے داخل گوالیار ہوے اور [illegible]

عہدنامے کے شرائط جن کے قبول کئے گئے اور عہدنامہ لکھا گیا مضمون عہدنامہ جدید مورخہ
تیرہویں جنوری ۱۸۴۴ عیسوی مشتمل اوپر بارہ شرطوں کے اول جو عہدنامہ سابق کے
مع تغیر و تبدیل زمانہ حال کے بحال رہینگے دوم فوج کنٹنجنٹ زیادہ کیجاویگی اور دوام کے لیے اس سپاہ کی تنخواہ
کے واسطے فلانے فلانے اضلاع کا محاصل جو سترہ لاکھ کی آمدنی ہے جو اس امر کے لیے کافی ہے مقرر و متعین کیا جاوے
سوم سپاہ کی تنخواہ دینے کے بعد اگر اٹھارہ لاکھ روپے سے زیادہ اضلاع مذکور سے حاصل ہو تو مہاراج کو دیا جاوے
اور اگر کم ہو تو مہاراجہ اس نقصان کا کریں چہارم واسطے بہتر تحصیل زر اور انتظام قرار واقعی کے نظم
و نسق اضلاع مذکورہ کا حکام انگریزی کو سپرد کیا جاوے پنجم ریاست گوالیار کو چھ لاکھ روپے گورنمنٹ کو بنا
سود بیع چودہ روز میں ادا کیا جاوے ورنہ فلانے فلانے اضلاع کا محاصل علاقہ میں شامل کر دیا جاوے اس زمانہ تک زر وصول
تصفیہ پاکر روپیہ ادا ہو لکھا ہے کہ کہاں دربار گوالیار نے زر مذکور جلد ادا کر دیا اور اضلاع مذکور پر قبضہ ان کا
ہونے دیا ششم مہاراجہ صاحب بھی کنٹنجنٹ سپاہ کی نو ہزار سے زیادہ رکھیں اور جو زیادہ ہو تو موقوف کر دیں ہفتم جو
فوج برطرف کیجاوے اسکی تنخواہ دام دام دیجاوے اور جو بھرتی ہو اسکو ماہانہ پیشگی دیں ہشتم اٹھارہ برس
کی عمر تک مہاراج خورد سال تصور کیے جاویں جب تک جو اشخاص کہ مہمات ریاست کو انجام دیوینگے بموجب
صلاح ریذیڈنٹ بہادر کے ہر امر میں کاربند ہوویں اور شخصیتہم میں نام نائبان ہوں نہم کونسل
تدریج میں دہم مہارانی صاحبہ کے دست خرچ کے لیے تین لاکھ روپیہ مقرر ہوویں یازدہم
سے گورنمنٹ سرکار انگریزی کے اقرار ہے کہ وہ مہاراج سیندھیہ اور اسکے رعایا کے حقوق کے قائم
رکھنے میں معاون ہوگی شرط دوازدہم میں عہدنامہ کی تصدیق کا ذکر ہے واضح ہو کہ

احکام مختلف

جب یہ عہدنامہ پختہ ہوگیا حکام انگریزوں کو مہم گوالیار کی ختم ہوگئی اور کاروبار ریاست کے [illegible]
داد جاری ہوگئے بعد ایک سال کے رام راو بالک ہوا اور بابا صاحب مولیٰ مہاراج جنکوجی راو بہادر
مختار ریاست کا حاصل کیا چنانچہ تا ہنوز وہی مامور و مختار ہیں [illegible] مختار کار اور رانی صاحبہ کے ان
میں بھی تھی سرکار انگریزی سے قرار پایا کہ رانی صاحبہ کو الہ آباد میں بھیجا چنانچہ وہ آئندہ کو [illegible]
نہیں رہیں نہیں معلوم کہ کہاں ہیں تا آخر جنوری سنہ اٹھارہ سو [illegible] عیسوی ہیں اور [illegible]
سے ثابت ہوا کہ ماہ فروری سنہ اٹھارہ سو [illegible] عیسوی میں مطابق شہر جمادی الاول
ہجری کے مہاراج صاحب مختار ہوئے اور انہیں اختیار دیا گیا تیسرا باب قسمت کرنول کے بیان میں
نامدار انگریز کے واضح ہو کہ حکام کرنول کے قوم افاغنہ سے ہیں [illegible] قبل اس کے [illegible] سرکار
بادشاہ دہلی سے [illegible] دکن [illegible] نواب نظام الملک بہادر [illegible] ٹیپو سلطان کا [illegible]
کہلاتے ہیں منجملہ ایک لاکھ روپیہ سالانہ [illegible] حیدر علی خان بہادر [illegible]
ٹیپو سلطان بہادر [illegible] ہوا [illegible] رجوع طرف [illegible] کے [illegible] سرکار موصوف [illegible]
تسلیم و [illegible] تنخواہ سپاہ [illegible] کارگذاران کمپنی بہادر کا [illegible] سرکار عظمت مدار
انجام کار نواب غلام رسول خان کو [illegible] حکومت [illegible] علی خان موصوف [illegible] ایک لاکھ روپیہ
[illegible] کے کامل [illegible] قسم کے [illegible] اور [illegible]
[illegible] باروت [illegible] اور شاہ [illegible] نام ایک [illegible] اول [illegible]
ملازم سرکار نواب مبارز الدولہ بہادر [illegible] حقیقی حضور [illegible] حیدرآباد کا تھا نوکر رکھکر [illegible]

اسکے متعین کیے سوا اسکے اور بہی جمعیت اپنے ہمقوم سوروں کی اپنی اور رفقا کی اصلاح کی کیفیت
جناب مبارز الدوله بہادر کی قلعه گولکنده کو طیبر و قصد انہیں وہ انہیں [illegible]
حاضر دربار جناب مبارز الدوله بہادر سے موصوف رہا کرتے تہے اور پیشوا ان [illegible] سلیم نام ایک [illegible]
بیت اسکے سیکھے لیے محمد علی نام [illegible] نور [illegible] ابن نور [illegible] امیر الدوله امیر [illegible]
والی ٹونک کا بعض السلاطین امیر المومنین حاجی دین سیدنا عبد العزیز مبارز الدوله [illegible] نقش نگین [illegible]
کیا تہا اور جناب [illegible] علیہ السلام کو سید کر کے بہی ماہر مشہوروں اپنے مریدوں کی بیعت [illegible]
[illegible] ہے خود [illegible] بیعت کرتا تہا [illegible] اور چار [illegible]
[illegible] تہے اور [illegible] سے [illegible]
ولایتی وضع پیدا کیے ہیں اور بہی کہیں پیر سوار ہو کر چلو نا [illegible]
[illegible] بقول بعض [illegible]
بقول دیگر فقط سو الجواب پائی چونکه تحقیق [illegible] اور [illegible]
میں کہا ہے [illegible] که ایک عجیب [illegible] جناب [illegible] علیہ السلام [illegible]
ہوئی اور [illegible] لوگ جو شریک ہو که [illegible] کہتے ہیں که کوئی [illegible] اور انا [illegible] امر [illegible]
نہیں کہی خبر [illegible] غرض اصلی اس سے کیا تہی کوئی تو [illegible] کتابی که [illegible] جناب [illegible]
السلام کے عند التفتیش مقر جہاد سکہوں کے ہوئے اور افواه عوام [illegible] ہی که خروج اور
سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے تہا [illegible] که پوشیده کئی [illegible] ملازم انگریزی سواروں [illegible]

احکام مختلفه سرکار [illegible]

ہو کچھ نہیں اگر ذرا توقف ہوتا تو انقلاب عظیم ظہور میں آتا اس ضمن میں جنرل فریزر صاحب [illegible]

انگلستان وارد مطبوعہ حیدرآباد ہو کر دیکھی کیفیت حضور میں [illegible] کا عرض کیا جناب [illegible]

[illegible] راجہ چندو لعل کو واسطے جلد بندوبست کرنے کے ارشاد کیا [illegible] درباریوں کو رخصت کر کے گھر

آئے اور مع جمعیت [illegible] عبدالعزیز [illegible] اور والا [illegible] کا

کو واسطے محاصرہ حویلی مبارز الدولہ بہادر روانہ کئے بہادر [illegible] الملک [illegible] دروازہ [illegible]

پچاس ہزار آدمی مع اسلحہ حاضر تھے کہ دو پلٹن [illegible] داخل ہو [illegible]

قلعہ کے جانیکا [illegible] کیا [illegible] آخر کار [illegible] وقت محمد خان [illegible] لگا کر [illegible]

اندر [illegible] اور فتح پایا تمام [illegible] ہو کے اندر [illegible] آئے [illegible]

ضرور واسطے [illegible] زنانہ [illegible] ہوئے [illegible] علی خان [illegible]

اگرچہ لوگوں کو [illegible] اور [illegible] رکھوا دیئے اور زبان [illegible] عرض کی کہ [illegible]

ہی ہمارے ولی نعمت ہیں اور وہ بھی ولی نعمت اور کچھ نہیں حضور کا حکم فقط اتنا ہے کہ آپ قلعہ [illegible]

فرمانا جب تک آپ بحال رہتے ہیں وہاں ہی رہنا کسی طرح کی اذیت ہو کی سب خود [illegible]

بیٹھے اور کہا کہ قصور میرا کچھ بھی نہیں [illegible] کا وقت ہوا [illegible] نماز ادا کی آپ امام تھے اور تمام

[illegible] مقتدی ہوئے [illegible] نصف شب تک برابر [illegible] گفتگو ہوتی رہی [illegible]

اسکے [illegible] تاریخ ربیع الاول کی [illegible] بارہ [illegible] سوار [illegible] داخل قلعہ [illegible]

[illegible] ہو گئے [illegible] چنانچہ ہنوز [illegible]

احکام مختلفہ [illegible]

ورق جس میں اور مبارز الدولہ بہادر تشریف فرما قلعہ مذکور رجوع کرتا ہوں طرف مطلب کے ذکر شجاع
کرنول یعنے جب سبب کچھ ہوچکا بموجب حکم لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کلکتہ کے پانسو سوار گورے اور ایک پلٹن
مع توپخانہ جنگی روانہ کرنول ہوئے اور دو رسالے سواروں کے مع دو پلٹن انگریزی سپاہ کے تحت
سرکار نامدار نواب نظام الدولہ نظام الملک بہادر کے متعین لشکر کی ہوئے بعد وصول چھٹی تاریخ ماہ رجب کی
جمعہ کے دن صبح کے وقت قلعہ کرنول کے پاس لشکر انگریزی پہونچا سرداران سپاہ مذکور نے جمعیت کو اپنی
نزدیک قلعہ کے کھڑا کرکے ٹھہرے ہو کر کہا اور کپتان صاحب جو اہل قلم سے تھے غلام رسول خان کو رقعہ لکھا
کتابت نامدار خان نام دیوان خان مذکور کا واسطے سوال و جواب کے آیا اور صدر کپتان صاحب ملا اور گفتگو
صلح کی کرکے پھر قلعہ میں گیا اور غلام رسول خان سے حقیقت مصالحت کی بیان کی اور
یہ کہا کہ آپ باہر قلعہ کے تشریف فرما ہوں تا وہ آکر آپ سے ملاقات بہی کرینگے اور بعد
ادائے رسوم ضیافت اور شرائط مہمانداری کے سیر قلعہ کی مع جمعیت رخصت ہوں گے غلام
رسول خان قلعہ سے نکلکر تمبدر اندی کے اس پار بمقام زہرہ بیٹ میں ایک
شامیانہ ایستادہ کروا کے جا بیٹھا بعد دس کے لوگ سپاہ غلام رسول کی لیکر خان مذکور کے بدل
اپنا طلب کیا خان مذکور نے اسوقت قلعہ سے روپیہ منگوا کر حکم کیا کہ ان سبکی تنخواہ دی
ہوئی دو پہر کے ایک افسر لین کا سپاہ انگریزی سے واسطے ملاقات خان مذکور کے آیا اور
کہا تا کہ ابہی بس نامدار خان دیوان نے رومال اپنا ایک خدمتگار کو دیکر روانہ قلعہ کیا اور
یہ کہا کہ چلنا گولہ کا جو ہوائی سر ہوتا تھا موقوف کرواوے اور رومال صلح کا جیسے کھڑے ہوا

احکام مختلفہ کے بیان میں

حاصل معلوم ہوا اس حسین بن شاہ ولیخان جمعدار روہیلوں کا ہمراہ اپنی لیکر روبرو غلام رسولخان
کے آیا اور یہ کہا کہ تمنے کچھ کیا جو صلح کر لی جو ہوا سو ہوا اب ہم تو لڑینگے اور تلوار [illegible] علم کر
بہت افسر انگریز کو بیدریغ مار لیا جو ہین یہ خبر لشکر انگریزی مین پہنچی پہر کیا تہا بیکل نو از [illegible]
جنگ کی ہو گئی تو گیا سوار اور پیادہ بطریق یلغار بدین [illegible] دوڑے چوبیس سو [illegible] بلا [illegible]
کیا سوار وغیرہ تو نکل گئے لیکن روہیلے جست [illegible] اپنے اڑے اور بہت مارے گئے شاہ ولیخان بہی کام آیا تمام
غلام رسولخان کچھ پکڑ لیا اور ایک بیان یہ ہین تو [illegible] کیا نہین مدار خان دیوان کو کہا تو [illegible] کر کے جا [illegible]
بیچ وہان سے لے نکلا اور وہ تہل چہور کر دوسرے مقام پر جا اترے اور قلعہ پر شام تک خالی کو رہ [illegible]
اپنے روز آسکے انگریز لوگ پہار قلعہ کی توڑ کر اندر آگئے اور تمام مال و اسباب ضبط کر لیا اور [illegible]
روہیلوں کی تصویر لکہوا کر لندن کو بہجوا دی اور غلام رسولخان کو مع دونون [illegible] کو [illegible]
روہیلے ملک پر قبضہ اپنا کر کے بعد [illegible] واسطے [illegible] خان محبوس [illegible]
ہر ایک مقرر کئے اور دو سو روپیہ [illegible] نامدار خان کی تجویز پائی اور یہ بہی واضح ہو کہ اس حسین
علیخان نام ابن عبد القادر خان قدیم بندگان بادشاہی قلعہ [illegible] طرف [illegible] کمپنی بہادر [illegible]
صاحب معاش چالیس ہزار روپیہ سال کے تہے وہ بہی ضبط ہو گیا ہر چند کہ بعد دو سال کے خانصاحب
لیکن سبب کا بعضے بیان کرتے ہین کہ غلام رسولخان پاس بیشتر انہین کے [illegible] اہل و عیال
اور وہان کے باشندگون کا مقولہ یہ ہے کہ کوئی شخص [illegible] سے [illegible]
ہوا اور [illegible] پہنچا اور بعضے لوگ کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ [illegible] رہا کرتے تہے [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اربابکیا پہر دو مہینے بعد سپاہ انگریزی کے جیسے جوق کی بندہ بندہ دن لگی فاصلہ سے سندہ میں پہنچی اور
بمبئی سے کو دست سے رجہوڑکر بوسیریں جوکنارے دریا سندہ کے ہی پہنچے لیے اور چونکہ وہاں تہہ دریا
ہوئے ہیں ستلج بیاس راوی چناب جہلم لنڈا آیا سین زیر اٹک اور اسطرف دریا کو سکھ صوبہ
روڑی اور اسطرف شہر سکھر اور بیچ میں ایک چہوٹا سا پہاڑ ایسا ہے ایک قلعہ نام اسکا بھکر ہے چند مقام کر کے پیچھے اس قلعہ
کے کشتیوں کا پل بنا کر بندہ لیس اور تاج کا شروع ہوا ایک صبح میں پہنچے جوق عبور کرکے اسکا زور جو ہو سکی
سولہ کوس پہنچے پادشاہی فوج اور سپاہ انگریزی ایک جا ہوئی تب مکناٹن صاحب اور سکندر برنس صاحب ملتے
لعل کو میر رستم خان میر خیرپور سندہ کے پاس روانہ کیا اور اسے کہلا بھیجا کہ قلعہ بھکر کا ہم ہمیں چند روز کے
واسطے حوالہ کرو کہ ہم اپنا سلاح وغیرہ سب کچھ جمعیت سے یہاں رکھیں اگر ارادہ کابل ہے
کچھ جمعیت ہم پہنچیں تو تمہیں اگر استقامت کریگی اور حسب شاہ شجاع کو تخت کابل پر قائم کر چکیں گے
پھر دینگے تو پہر تمہارا قلعہ تم کو واپس کر دینگے اگرچہ حاکم سندہی نے اسپر بہت تامل کیا مگر ناچار قلعہ حوالے کیا
اور وہیں عمل صاحبان انگریز کا ہو گیا پس انتظار فوج بمبئی کا تہا کہ وہ بھی آ رہے تو آگے چلیں اور
کیفیت یہ ہے کہ راستہ اس فوج کا حیدرآباد سندہ پر سے تہا اور امیر نصیر خان اور امیر [illegible]
وہاں کے سرحد سے اپنی آنے نہیں دیتے تہے یہ سنکر اور [illegible] سپاہ احاطہ کلکتہ راستے میں
کنارے کنارے دریا سندہ کے حیدرآباد سندہ کو روانہ ہوئے کہ اول اسکو فتح کر کے
کابل کا ارادہ کریں امیران مذکور نے کچھ سوچا اور کچھ سمجھ کر راستہ دیا لیکن [illegible] اسکے
ایچار ہوا آخر کار یہی سبب [illegible] یہاں سے فارغ ہوئے بعد کئی دنکے سنہ ۱۲۵۵ [illegible]

بیچ ہیں مطابق سنہ ۱۸۳۸ اٹھارہ سو اڑتیس عیسوی کے ادنی زرد و خورد میں حیدر آباد سندہ کو پہلے ایک لشکر

بنیئی بہی اگر ملحق سپاہ احاطہ کلکتہ ہوی اور اُسکا یورپین سب جمع ہوکر اُسکے کا ارادہ کیا چونکہ اُس راستے

پور سے ایک مقام بہاگ ڈہادر نام بچیس کوس کا میدان ہی کہ اُسکو دشت بیت اور دشت باتی کہتے ہیں

ہیں وہاں باسموم بیتی ہی آدمی جانور کوی چل نہیں سکتا بار عبور سے ہی خطرناک ہے تیزی

صدہا شتری پکہالیں بنوائے اور اُسمیں پانی بہر کر ایک شوق چہار گہڑی دن رہے کوچ کرکر اور

تمام شب بہر اُسیمیں بلا اُنیوالے کے چلنا اور صبح مقام کرنا یہ طریقہ اختیار کیا حتی کہ ایک ایک

جوق جوق ایک دوسرے کے گذر کر سرکلات کو میر نصیر خان اور امیر محراب خان کے پہنچے بلوچ انکے ہمراہ دشنام

دینے لگے سبب انکے اور بہی جمع ہوئے اور غلہ وغیرہ جو جو کہ انکو منظور و مطلوب ہوا فراہم کر دیئے

سامان اکٹہا کر کے درہ بولان میں داخل ہوے وہاں سے سانہہ منزل تک کوئی جھگڑا نہ ہوا اُسکے

وہاں بہی سے بسلامت گذر کر قندہار کو چلے قریب وصول کہن دل خان اور پردل خان وغیرہ نہ ہی

محمد خان جو والی قندہار تھے فرار کر کے قلعہ گرشک کو چلے گئے اور وہاں سے بہی نکل کر ملک ایران کو پہونچے

ایران کو بہی اپنے ہی پتا اور غربت رکہا وہاں عمل اپنا کر کے فوج بمبئی سرکردگی سے

شہزادہ صفدر جنگ کو کہ قندہار میں جا کے تخت ہی چہوڑ کر دارالسلطنت کابل کو راہی ہوئے

کو پہونچے قلعہ کو محاصرہ کیا چندروز لڑائی رہی آخر کار سرنگ لگا کر دروازہ کہلا دیا وہاں

آدمی بہت قتل ہوے بہتیرے بہاگ نکلے سپاہی فوج انگریزی گئے آئے اور خوب سخت لڑائی کی

سخت مارے گئے اور سوا اُسکے دارالسلطنت کابل بہی وہاں کے خوب سے بعوض غزنین فتح کیا

احکام مختلفہ کے بیان میں

اور سردار محمد حیدر خان بھتیجے بہائی محمد اکبر خان کا گرفتار ہو کر آیا اسکو سب کمان انگریزوں نے
بعزت تمام نظر بند رکھا اور آگے کو کوچ کیا چنانچہ لاہور میں [illegible] مہاراجہ رنجیت سنگھ اور لارڈ مکناٹن صاحب
کے صلاح ہوئی تھی تو یہ بات مقرر پائی تھی کہ مکناٹن صاحب مع سپاہ انگریزی شاہ شجاع الملک کو لیکے
بہاولپور اور احمد پور خانپور ملک نور محمد [illegible] اور وہاں سے شکارپور کوٹ [illegible] سکھر اور قلعہ
[illegible] سمندہ کا لک شکار پور اور [illegible] ڈہر اور [illegible] اور سر کلات نصیر خان بلوچ [illegible]
کو [illegible] صاحب مع جمعیت سکھان [illegible] تیمور شاہ کلاں [illegible] شاہ شجاع الملک
[illegible] خیبر کی راہ سے داخل کابل ہوں اس واسطے کہ تیمور شاہ کی والدہ [illegible] آفریدی کی تھی
طرف افریدی پٹھان اور مہمند [illegible] اور [illegible] اور یوسف زئی کے سردار انکو [illegible]
[illegible] بادشاہ کے گرد ہوئے اور حسن اتفاق [illegible] شہزادہ تیمور شاہ خیبر کی راہ سے اور شاہ شجاع [illegible]
کی راہ ایک ہی روز داخل کابل ہوئے چونکہ میدان خالی تہا دوست محمد خان اور محمد اکبر خان
اول ہی نکل گئے تہے پادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا مکناٹن صاحب اور سکندر برنس صاحب اور
[illegible] صاحب اور [illegible] صاحب اور [illegible] صاحب وغیرہ جملہ افسران انگریزی نے نذریں
گذرانیں بادشاہ نے ان سب صاحبوں کو خلعت فاخرہ سے بحسب مراتب سرفراز کیا اور نیز بدستور
سردار غلام محمد خان اور امین اللہ خان لوگری اور عبد اللہ خان اچکزئی اور خان شیرین
خان وغیرہ سرداران قزلباش بارہ ہزار خانہ مشہور بغلام خانہ سبہوں نے نذریں دیکر خلعت
سے سرفراز و ممتاز ہوئے مکناٹن صاحب نے نظام الدولہ کو خلعت وزارت کا دلوایا سلطنت کابل کی

احکام مختلفہ کے بیان [illegible]

قائم ہوئی اور شہزادہ تیمور شاہ کو روانہ قندہار کیا صفدر جنگ زیر حکومت رہے یہانتک

کیفیت امیر دوست محمد خان کی سنا چاہئے کہ امیر دوست محمد خان کی لڑائی کا بیان واضح ہو

امیر دوست محمد خان نے کابل میں جو خبر آنے شاہ شجاع الملک کی مع سپاہ انگریزی سنی تو [illegible]

کی اپنے بیٹوں [illegible] مع سردار محمد اکبر خان وغیرہ لواحقوں کو لیکر اول ہندو کش سے [illegible] جہان [illegible] اور کوہ

بامیان کی طرف چلا گیا یہاں سے [illegible] بخارا شریف کا ارادہ کر کے بلخ کی راہ سے روانہ ہوا قید [illegible] پہنچا اور

سردار و بادشاہ بخارا [illegible] کی دوست محمد خان بعد چند روز کے [illegible] کو آزاد [illegible] جب [illegible]

وہاں سے [illegible] منزل [illegible] آیا اور بہت تعظیم سے [illegible] ضیافت کی اور نقد و پارچہ وغیرہ [illegible] دو

[illegible] وہاں اقامت [illegible] چند [illegible] سوار ہو کر [illegible] ہمراہ لیکر [illegible] خان [illegible]

[illegible] محمد اکبر خان [illegible] رفیق [illegible] دریا [illegible] عبور کر کے طرف [illegible] کیا جب [illegible] شاہ

[illegible] ایلچی کو واسطے استقبال کے بھیج کر اعزاز و اکرام سے اوتارا اور جب حاضر دربار ہوا

مع تمام رفیقوں کو خلعت دیا اور احوال [illegible] کا پوچھا دوست محمد خان نے عرض کی کہ

[illegible] انگریزوں نے حمایت [illegible] شاہ شجاع کو کابل کے تخت پر [illegible] ہم

استعانت آپکی چاہتے ہیں بادشاہ نے کہا البتہ تخت [illegible] باپ دادا کی جا [illegible] اور [illegible]

ہی [illegible] انگریزوں کی [illegible] مسلمان

اور ہم بھی مسلمان تمہاری کمک [illegible] ضرور ہے چندے توقف کرو کہ جمعیت فراہم

کر دینگے جاؤ اور [illegible] محمد اکبر خان [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

احکام مختلصہ کے بیان میں

شاہ بخارا ایک دلیل ای سے کے بغض رکہا بسبب انگریز کے سر دربار اپنی زبان میں بالیسے کہا یہ بادشاہ تو ایسا ہے ایک فقیر کہ جیسے نہیں آتی کہ اسے مار کر پہانکا بادشاہ میں ہو جاؤں اتفاقاً اس دربار میں ایک شخص افغانی زبان جانتا تہا اسنے بعد رخصت کے خلوت میں عرض کی کہ آج محمد اکبر خان آپ کے باب میں یہ کہتا تہا بادشاہ نے سنکر اپنے دربار موقوف کیا اور دوست محمد خان نے جانا اور بیدو تو بادشاہ نے مع بیٹے رفیقوں کے رہنے کے وقت طرف بلخ چل نکلے بادشاہ کو جو خبر ہوی ایک باشی کو کہ ہزار سوار کا افسر ہوتا ہے ان کے واسطے تعاقب کے روانہ کیا اور اسے کہا کہ ان دونوں کو پکڑ لے آوے بیچ منزل پر وہ بات ایک ہو کر بیٹہے تہے سردار ان کو جاکر انہیں کہیر لیا اور کہا کہ چلو تمکو بادشاہ نے بلایا ہے جنگ پیش آئی اور بیچے جار اذیکوں کا ایک بیٹا تو انہوں نے بہی تیغ زنی کی اور پچاس ساٹہ آدمی مار کر دونوں باپ بیٹے کو گرفتار کر لیا اور بادشاہ پاس لیجا کے آئے بادشاہ نے ان دونوں کو جدا جدا قید کیا پہر کئی مہینے کے بعد دوست محمد خان نے ایک قافلہ باشی سے سازش کی اور داڑہی کو خضاب کر کے کجاوے میں بیٹھ کر زندان سے نکلا اور قافلے میں آ ملا قافلہ باشی اوسے ایک کجاوے میں بٹھلا کر روانہ ہوا بادشاہ نے سنکر چند سوار روانہ کیے کہ دوست محمد خان جانے نہ پاوے پہر دستگیر کر کے لے آویں چنانچہ وے سوار آ پہونچے اور قافلہ میں تلاش کر نے لگے قافلہ باشی سے کہا دوست محمد خان اس قافلہ میں نہیں ہے سب کجاوے انہیں دکہلا دیے جس میں کہ دوست محمد خان تہا جب نوبت اس کجاوے کی پہونچی تلاش کرنے والوں نے جو دیکہا جو کہ وہ مخضب تہا اور یہ مرد سادہ دیکہا ایسا کہ یہ شخص شاید دوست محمد خان نہ ہو لیکن وہ نہیں اسواسطے کہ وہ مرد ضعیف ریش سفید تہا یہ مرد جوان سیاہ ریش ہے کوئی اور ہوگا

احکام مختلفہ کے بیان میں

چھوڑ دیا اور سب واپس چلے گئے پس دوست محمد خان دریا عبور کر کے بلخ میں پہونچا وہاں دیکھا تو قبائل
نائب میر ولی حاکم ہے وہاں سے استفسار کیا وہ بولا نواب جبار خان بھائی تمہارے اپنے لیکر چلا گیا
جب اوروں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ قید میں سرداران انگریز کے ہیں جبار خان اگرچہ بظاہر رفاقت
میں دوست محمد خان کی بلخ کو آیا تھا لیکن پوشیدہ سرداران انگریز سے ملا ہوا تھا اس لیئے کہ جوان بیٹا اسکا لندن گیا
میں واسطے تحصیل علوم انگریزی کے رہتا تھا اور تین سو روپیہ ماہوار سرکار نامدار انگریزی سے ملی جاتی تھی
پس روانہ ہو دوست محمد خان طرف بخارا کے آقا قبائل کو حاکم مذکور نے گرفتار کروا دیا لیکن صاحبان انگریز نے
انہیں عزت سے رکھا اور ہزاروں روپیہ خبر گیران خرچ اور اخراجات کے رہے اور جبار خان سے کچھ سلوک نہ
کیا اور وہاں بخارا میں بعد فرار دوست محمد خان کے شاہ بخارا نے محمد اکبر خان کی تشہیر کی شکلیں بند ہوا
رستہ بازار میں پھروایا اور منادی کیا کہ جو کوئی نیکی کا بدلہ بدی کرے سزا اسکی یہ ہی اور نصیحت قبیلہ کیا
پس میر ولی حاکم بلخ نے سب انجام سفر کا گھوڑے تیار پوشاک وغیرہ لیکے آیا وہ ایک کشتی ہزار طلا کی بخشائی فرمایا
کہ یہ سکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام کا ہوتا ہے اور قیمت اسکی آٹھ روپیہ واسطے خرچ کے دیئے اور کچھ
سوار ہمراہ کر کے دوست محمد خان کو روانہ کابل فرمایا واضح ہو کہ جب دوست محمد خان قریب کابل
کے پہونچا اور دیگر فرزند بھتیجے لواحق قدیم رفیق وغیرہ انگریز امیر کے لئے امیر مذکور متصل چاریکار کے
ایک قلعہ خام میں اترا وہاں دو چار سو آدمی اور بھی شریک ہوئے یہ خبر جو کابل میں پہونچی کہ امیر
دوست محمد خان ارادہ سے جنگ کے چاریکار پر آکر اترا ہے لارڈ مکناٹن صاحب سکندر برنس صاحب
کو دو پلاٹن انگریزی ایک رسالہ ہزار سوار کا مع توپخانہ وغیرہ ہمراہ دیکر روانہ کیا سپاہ انگریز

اس قلعہ خام کو اکر محاصرہ کیا اور ایک ہوی کنبلی صاحب براحیل قدر صاحب سنوار انکے اور دردین صاحب

انگریزی سپاہ نے یلغار کی قلعہ سر ہوگیا امیر مذکور مع اپنے رفقا کے نکلکر ایک کوہ کے دریں جا چھپا و کوہ

رہا اور انکو رات کے شبخون مارنا شروع کیا حتی کہ سپاہ انگریزی تنگ آئی جب سن ... اس طرح

گذرے امیر مذکور بھی چھپے رہنے سے تنگ ہو کر میدان میں آیا اور انکو مقابلہ کیا وہ جو لوگ بالائی امیر مذکور کے ساتھ

تھے فرار کر گئے مگر ستر اسی آدمی اہل قرابت کے جو تھے آکر ... گھوڑے چلا دیئے اور شمشیر زنی شروع کی

دوست محمد خان فرزندوں اور برادرزادوں کو للکارتا تھا کہ ہاں بچہ بازی ... جو

تیار کئے آپ بھی زخمی ہوئے آخر کار کچھ مرے کچھ بھاگ گئے دوست محمد خان تنہا ایک گھوڑے پر سوار رہا تنہا

ہوا طرف کابل کے راہی ہوا اور چار دن کی راہ ایک ہی روز میں طے کرکے کابل کو پہنچا اور ...

ہوگیا پس دو گھڑی رات آئی تھی کہ دروازہ پر مکناٹن صاحب کے آیا اور گھوڑے کو وہاں چھوڑ کر ...

پکارتا رہا دلیرانہ اندر ہوگیا اور روبرو مکناٹن صاحب کے سامنے ... کھڑا ہو کر بیٹھا ہاتھ ... کہا مکناٹن صاحب نے کہا تم کون

امیر دوست محمد خان پس مکناٹن صاحب اوٹھے اور بغلگیر ہوئے اور کرسی پر ... ہاتھ سے لا کر بٹھایا اور بہت اکرام کیا

اور چونکہ قبل ازیں سکندر برنس صاحب نے امیر مذکور سے باتیں دوستی کی بھی اور نہیں چٹھی لکھی کہ تمہارے دوست

دوست محمد خان ہمارے پاس آ گئے ہیں جلد آؤ ان سے ملو پس امیر مذکور نے تلوار اپنی کمر سے کھول کر

روبرو مکناٹن صاحب کے رکھدی اور یہ کہا کہ آجتک ہم نے باندھا اب آپ اسکو رکھیئے مکناٹن

صاحب نے تلوار لی اور آپ اوٹھ کر پھر کمر سے امیر دوست محمد خان کے باندھی اور یہ کہا کہ جناب

آپ اپنی خوشی سے باندھی اب طرف سے سرکار انگریزی کے باندھیے پھر ایک خیمہ ستادہ ...

تیسرا دفتر احکام مختلفہ کے بیان میں

اتروا دیا اور آپ ہاتھی میں تھا دوست محمد خان کا لشکر خیمہ تک پہونچا دیا اور وزیر محمد کو امیر مذکور کی جو والدہ
محمد اکبر خان کی تھی مع عیال و اطفال کے شہر سے بلوا کر خیمہ میں اتروا دیا اور ایک پلٹن گورونکی
اطراف کے اتروا دی اور ہر روز ضیافت بھجوا دیتے رہے چند روز میں امیر مذکور نے ایسا کہا کہ میں کلکتہ
کو جاونگا ارادہ ہندوستان کا ہی ہے کہ کان انگریز نے مع عیال و اطفال اور مال و متاع کے مع والدہ کو دو پلٹن
ایک رسالہ ساتھ کر کے روانہ ہندوستان کیا امیر صاحب منزلیں کرتے ہوئے [illegible] قصور فیروزپور تک
لدھیانہ ہو کے وہاں جا کے مکان شاہ شجاع کی بود و باش تھی [illegible] امیر صاحب کے [illegible] ہوئے بس کلکتہ
انگلستد صاحب بہادر نے [illegible] امیر موالیہ کو عزت و توقیر سے طلب کیا امیر دہلی و اکبر آباد و کانپور و الہ آباد و بنارس
و مقصود آباد کی سیر کرتا ہوا کلکتہ کو پہونچا لارڈ صاحب بہادر سے ملے اور چالیس ہزار روپے ضیافت کے دئیے اور کئی
تک انکے انواع و اقسام سیر اور عجائب غرائب [illegible] انگریزی عجائب خانوں کے دکھلائے پھر روانہ لدھیانہ کر دیا
خبر اب جمع کرتا ہوں پھر طرف مضمون بالا کے ذکر سلطنت شاہ شجاع الملک بادشاہ کا پھر
بعد گرفتار ہونے امیر دوست محمد خان کے واضح ہو کہ جب [illegible] افسران انگریزی جیسا کہ
شاہ شجاع بادشاہ مستقل ہوگا اور نظام الدولہ وزیر ہو دربار کرتے امورات مملکت کو نظام [illegible]
اگر کوئی زمیندار بغاوت کرتا فوج انگریزی جا کر اسکو گرفتار کر لاتی چنانچہ ایکبار امیر [illegible]
[illegible] سرکشی کی جمعیت کثیر اکٹھی ہوئی انہیں بھی اچھا مقابلہ کیا انکو مار لیا بس دو ہزار [illegible]
دو رسالے کابل کے تھے [illegible] زبول [illegible] غیرہ کے قانون انگریزی پر تیار ہو کر
ایک کا نام [illegible] جانباز اور ایک کا نام [illegible] یازان رکھا گیا اسکو [illegible] اکلا عوض

احکام مختلفہ کے بیان میں

گذرا کہ مکناتن صاحبکو کلکتہ سے اب حکم آیا کہ ہمیشے تمہیں منگی [illegible] گورنر کیا ہی وہان جاو اور کرنل سکندر
برنس صاحب ریزیڈنت کابل کا مقرر کیا ہی مداخل مخارج وہانکا سپرد انکے کرو اور ایک پلٹن اور
ایک رسالہ ہندوستانیونکا اور توپخانہ طرف سرکار انگریزی کے اور دو پلٹن اور دو رسالے ہندوستانی اور
رسالے کابلیونکے اور ایک توپخانہ جملہ چھے ہزار کی جمعیت و توپخانہ وہان ملازمت میں بادشاہ
کے رہیں اسقدر فوج کفایت کرتی ہی باقی زیادہ جمعیت انگریزی ہندوستانکو چلی آوے مکناتن صاحب
جو دریافت کیا مداخل وہانکا بتیس لاک روپے اور مخارج بیس جو کہ خرچ سپاہ کا بیس لاک تہا اسواسطے
بادشاہ کے مقرر کیئے اور اٹہارہ واسطے سپاہ کے دو لاکہ [illegible] اب میں سپاہ خوانین وغیرہ کے کم کیئے مداخل
اس طرف کا بلکہ برنس صاحب کہا دس لاک واسطے بادشاہ کے کفایت کرتے ہیں سپاہ کو ناراض کرنا [illegible] ہوگا
ہوگیا برنس [illegible] بادشاہ کو راضی کیا چاہیے سپاہ اگر ناراض ہوگی بزور رفع کرینگے [illegible]
دریا [illegible] دلیرانہ غلطی تمہاری ہی جو کہ ارزو دولت [illegible] کابل میں [illegible]
تہا اور شیر محمد خان میں محمد شاہ خان اور چند لاکہ میں عبدالعزیز خان کے چالیس ہزار روپے کم ہوئے تھے
وے برنس صاحب کے بولے اگر ہمارا انسوا کم ہوگا تو ہم سب غلزئی راستہ بند کر دینگے اور ڈاک آنے
نہ دینگے برنس صاحب مکناتن صاحب کہا وے بولے کیا طاقت ہم بزور راستہ صاف کر دینگے اب
جو فوج ہندوستان کو جاتی ہی اسکو تنبیہ کرتے جائینگے تب برنس صاحب غلزئیونسے کہا کہ
مکناتن صاحب تو نہیں مانتے لیکن وہ اب جانے والے ہیں بعد انکے اختیار میرا ہوگا میں [illegible] روپے
خزانہ سے دلوا دونگا وے اعتبار رکہے اور مصدرف دیکہے ہوئے بچہ بازونیہ دیرہ کابل [illegible]

احکام مختلف

جو کابل سے نو کوس کا فاصلہ رکھتا ہے پہنچا دن کو گھیر دیا اور سب غازی اپنے اپنے سرحد پر مستعد جنگ ہوئے

اور ڈاک بند کر دی اور جب ہوا یہ بلوہ کابل میں مع سپاہ وغیرہ بلکہ ادنی اعلی سب لوگ ایک عوض

عبد اللہ خان اچکزئی کی کسی انگریز کی گھر جا کر بیٹھ رہی تھی وہ سب سے زیادہ ناراض تھا اسی لیے عبد الاسلام

خان اور امین اللہ خان لوگری وغیرہ رؤسا کابل نے مشاورہ کیا کہ سب ملکے بلوہ عام کرنا چاہئے جو انگریزی

میں ہیں انکو مار ڈالنا چاہئے دنی جمعیت انکی باہم سے قرار دی کہ کوہستان کو چلے جاوینگے ریگستان

ایک پلٹن تلنگوں یعنی ترون ولایتی جنرل سیل صاحب افسر کی اور ایک پلٹن ہندی لوک صاحب کی دونوں

بارہ سو سوار ہندوستان کو روانہ کیے اور ان کو حکم دیا کہ جلال آباد اور پشاور رستہ کی تنبیہ کرتے ہوئے جاوے

یہ جمعیت جب وقت پت خاک پر کہ آٹھ کوس کابل سے پہونچی دو سرے دن انکو خود کابل کے لوگوں نے لوٹ کر

یہ جا اتری جہاں سب الیسے پہاڑوں میں جب آئے سب تمام رات گولیاں مارتے رہے صبح

کی پلٹن تو وہیں رہی اور گوروں کی پلٹن پلٹ کر بہت صاحب میں آ اتری پانچ دن تک رہے

کپتان صاحب کہا کہ وہ آویں اور حکم فرماویں تو آپکو چلیں کپتان صاحب نے کہا کابل کا بلوہ ہوا

دیکھ کر تامل کیا اور پلٹن کو سب کہلا کہ تم آگے بڑھ کر تیزین والوں کی تنبیہ کرو ہم بھی

تو وہاں جا کر خوب تیزین کی گڑھی لی اور غازیوں کو بھگا دیا ڈر کر قتل ...

سترہویں رمضان سنہ ۱۲ بارہ سو ستاون ہجری مطابق ماہ نومبر سنہ ۱۸۴۱ اٹھارہ سو اکتالیس

کابل میں ایک بلوہ عام ہوا دکانیں بند کر دیں رعایا پر لوٹ وغیرہ شروع ہوئی باندہ کر مستعد تکرار ہوئے

پھر وہاں پر امین اللہ خان لوگری اور عبد اللہ خان اچکزئی اور عبد الاسلام خان کہ پہلے نوکر تھے

احکام مختلفہ سرکار [illegible] بیان میں

ف دیکے تھے جمع آپڑے سکندر رنس صاحب کے دو سوار اپنے جملہ جوانوں پاس بھیجوا اور آپ گھیلا یا گہر
نہیں آن لوگوں کو منع کرو عبد السلام خان نے بستوں میں گھس کر ایک تلوار ایسی لگائی کہ ایک سوار کا کام تمام ہوا
دوسرا سوار بہاگ کر محلہ چیند دلین میں چلا گیا اپنے صاحب پاس پہنچا ہی نہ تہا کہ بادشاہ کو جو خبر ہوئی نظام الدولہ
وزیر کو جلد رنس صاحب پاس بھیجا یا وزیر نے انگریزیت صاحب سے جاکر کہا کہ تم میرے ہمراہ بالا خانہ میں چلو
عظیم یہی ہے کہ سہل بچانو مارے جاؤ گے رنس صاحب نے مانا اور آپ کہا میری سرکار پر آ لیکی کہ اگر تو کہہ چھوڑ کر
بچاتا تو کچھ بہی نہوتا اس میں میرے تئیں بڑی بدنامی ہے وزیر تو چلا گیا اور بلوہ کہہ کے رسیڈنٹ صاحب ہوا جانب
سے گولیاں چلنے لگیں اودہر بہی سپاہی بہر گئے جو اندر تہے دیکے بہی بندوقیں [illegible] جو رنس صاحب کے
جو بہائی گئے بر رنس صاحب کے تہے بندوق نہیں اٹھا کر اس سے پر رنسیڈنٹ منع کرتے رہے کہ تم بس تا پہر
ہے کہ صلح ہو جاوے پہر دروازہ کو آگ لگادی رنسیڈنٹ مکان کے [illegible] اور ایک مکان تہا اسمین پایین
رہے نقد وجنس تہے ایک پلٹن وہاں واسطے حفاظت کے تہی بالک کمان جانسین صاحب سو وہ بہ اتفاق
ضیافت کہانے چاولی کو گیا ہوا تہا اسپر بلوہ کیا انہوں کو مار بیجا خزانہ لوٹ لیا اتنے میں شہزادہ
فتح جنگ ایک پلٹن اور کچھ سوار ہمراہ لیکر واسطے رفع شر کے نکلا لوگوں سے مار گرادی پلٹن جا
کر دیا تیس جوان با احصار میں بہاگ گئے ہرچند کہ شہزادہ منع کرتا رہا کوئی نمانا سوار
بہی زخمی کر دیئے آخر کو شہزادہ بہی واسطے جان بچانے کے بہاگا دروازہ بالا
اور جب دروازہ رنس صاحب کے مکان کا جلکر پڑا سب اندر در آئے مع اور دو انگریز رنس صاحب
کے ٹکڑے اوڑا دیئے اور مال سب لوٹ لیا پہر منشی موہن لعل کے گہر پر آئے قریب چالیس آدمی

مال اسکی فوج کا تھا غارت کر دیا الاعزر احسن ابدیبک کہ جسکو خدمت کو توالی کی تھی [illegible]

بہادر اکی تھی وہ بہی ملشی پاس رہتے تھے بندہ سو روپیہ کا مال انکا بہی تباہ ہو گیا تہور حال جو [illegible]

الکہ ہزار سوار رسالہ جانبازان کا تہا وہ ایک ربع میں جو کنارہ دریا کا مال نکہ بہی پہنچے نہ تہا بلوہ ہوا [illegible]

رسالہ والوں نے کہا کہ ہم تمہارا فرمان ہوں اور ہم سے تمہیں آج تک کچھ اذیت نہیں پہنچی پہر سب [illegible]

سمت چہاونی کو پہنچا دو خاص شکر دار و قرشان انکا دست بستہ تہا ہم آدمیوں سے اتنا جمع ہو گیا [illegible]

سو کی جمعیت وہاں تہی انکا گیا پونہ پڑا حیث ہم ہو گئی کچھ بلوہ نہ تہا مدد کو اور مردہ رسالہ جانبازان [illegible]

صاحب کو رسالہ [illegible] اور سہارا دیکے چہاونی میں پہنچا دیا اور پیچھے سے اور انکی بیبیاں [illegible]

سلطان [illegible] پاس کہ وہ انکا دست تہا منکا بہی [illegible] باوہ لیجان مذکور نے انہیں جمع کیا اور [illegible]

اپنا منشی [illegible] پر لا کہا یا تہا کوئی ایذا نہ دیو سب منشی احسن ابدیبک بہی آئے منشی [illegible]

جان بچی تیری کا بہر وہ سب جو مشہور ہوئی اور بہرت [illegible] مردم وہاں بہی جمع ہو [illegible]

شروع کیا جنرل سیل صاحب کی جمعیت پر جو کہ بی کو بلکہ تری نہی آگے ادر بہ چہار طرف سے دار شروع

اور غلہ بند کر دیا جمعیت [illegible] وہاں [illegible] جلال آباد کا رستہ لیا اثنائے راہ اپنے کو بیان

پڑتی تہیں تہی جو بہت تھے تری وقت [illegible] زمین [illegible] وہاں پہنچے اور بلدہ میں [illegible]

سو کہ قلعوں [illegible] کہانس لکڑی غلہ کو [illegible] وغیرہ جو پایا لوٹ لیا اور

[illegible] رسم سابق [illegible] اندیشہ لوگوں سے کہ وہ [illegible] میں [illegible]

دو سو جو انہیں تہے اور [illegible] تہ [illegible] باندہ کر آگے کرتے ہیں ایسے

احکام مصالحہ کے بیان میں

موقع پر معماران کا اپنے کام لیتے ہیں چہار دیواری اسکی درست کریکے برجوں پر توپیں چڑہا دیں
اور مستعد جنگ کے ہوکے پھر چار کوسی پر دہان سے ایک دن تہا ایسے ہی مار کر ہٹا دیا آئے اور اسطرح
اطراف و جوانب سے بہان قابو پڑا جو ہمت ہوا فیصلہ کیا غرض خوب جیرہ جمع کیے جنگ کے قابل فساد
زیادہ بہی وہان اسیطرح گذران کرتے رہے اور یہاں دو دیگر دن اٹھارہویں تاریخ پندرہ بیس ہزار کابلی
خیال سے کہ ابہی فتح کرلینگے چہاونی پر چڑہ آئے مکناٹن صاحب دور اندیشی سے ایک کوس کے فاصلہ پر کابل
سے قبلہ رخ متصل باغشاہ کے ٹیلہ پہاڑ کے قریب ایک دیوار مستقیم بطور قلعہ کے تین کر بلند مع برج و دروازہ
ہموار کیے تہے اور روبرو دروازہ کے ایک مکان گودام کا اور اطراف چہاونی کے خندق پانی سے بہری
پلاقہ سوار باروت گولا وغیرہ اسباب میگزین کا موجود رہا کرتا تہا اور سو بارہ پلٹن اور رسالے
بڑی بڑی توپیں قلعہ شکن عبارہ کے گرا لین وغیرہ موجود تہین فوج انگریزی ایسی تہی پلٹن اور
کیے اوتارے کہ ہزارہا بندوق مار کیے اور بہاک گزرکے کولے کے دور جا گرے ہوتے اور شام کو
اندرون کو چلے گئے صبح اس سے زیادہ بلوہ ہوا شام تک ٹہرے رات کو پھر آئے اسطرح نو دن تک فساد اور
مرتے رہے چوتہے دن گودام پر جا رہے چونکہ وہاں اسباب کچھ تہا افسروں نے ... کمک
لوٹ لیا اسطرح ہر روز بلوہ ہوتا تہا چہاونی والے باہر نکلکر مقابلہ کرتے تہے کہتے ہیں کہ انہیں
شمس الدینخان برادرزادہ دوست محمد خان بہت بہادر آدمی تہا ہر وقت اسکی تلوار چلتی
اور گہوڑا چلتا دکہائی دیتا تہا وہ اور اسکے دو بہائی اور خان شیرینخان سردار قوم قزلباش
گہوڑے پلاتق پہ چلا لیتے تہے آخر کار ایک بہائی شمس الدینخان کا مارا گیا اور وہ بہی زخمی ہوا

تیسرا دفتر
احکام مختلفہ سرکار
میں

آٹھ دس روز گذرے کابل کے سب عمدہ سردار جو کہ ہین سرکردہ تھا جو خبر کہ ان انگلیسہ نے کہا ہے بیٹے کا ہونا امین عبد
خان اور عبد السلام خان اور عبد اللہ خان اور دو سو معتبر دار آدمی آپس مین صلاح کر کے نواب محمد زمان
خان بارکزئی جو قدیم سردار اور سردار زادہ تھا اسکے گھر گئے اور عرض کی کہ یہ مخلوق مسلمان ہین بیچارہ مارا
ہین انکو انکی خبر لینی لازم ہی ورنہ یہ خراب ہو جائینگے ہین محمد زمان خان اور غازیان سنجان اپنے اپنے مرد آدمیون
کو بالاتفاق مکناٹن صاحب پاس بھیجوایا اور کہلایا کہ ہم بارکزئی اور قزلباش حاضر ہین ہمین اپنے طرف تسلیم
ہم حکم سے آپکے سر اپنی نکرینگے اور جب ہم آپکے طرف ہوے پھر اس بلوہ کا کچھ بچاؤ مکناٹن صاحب خفا ہوے اور انکو
ناراض کر کے رخصت کیا پس انہون نے سرداری اس بلوہ کی قبول کی اور جب خان زمان خان اپنے گھر سے
نشیمن نکلکر شال اور دو شالے رومال جو جو تھے ہر ایک کو خان وہونین لیکر مرتبہ دیکر اور دس
ہزار بلکہ بیس ہزار روپیہ بھیجوں آور نہی وستون کی سفارت کی افغانان کوہستان الف
اور تنگی اور لوگرئی آنا شروع ہوگئے روز بروز زیادتی مفسدون کی ہونے لگی البتہ چالیس ہزار آدمی
بیسیت بلوہ کم تھا اور دن بدن بڑھتا جاتا تھا اسمین مکناٹن صاحب نے منشی موہن لعل
کو رقعہ لکہا خوب ہوا جو تم بچے تمہارا جینا غنیمت ہے ان لوگون نے ڈاک بند کردی ہے اخبار
ہندوستان کا آنا ہی کچھ کیفیت کابل کی معلوم ہوئی ہے روپیہ خرچ کرنیمین دریغ نکرنا تین لاکھ
تک کے اجازت ہے لوگون کو راضی کرنا بادشاہ کے مجری کو بھیجوایا اور اخبار لکہا کرنا جبکہ منشی
مذکور انگریزی لکہہ پڑہ جانتا تھا بسر وچشم قبول کیا دو دو سو روپیہ اور تین تین سو روپیہ ایکا
ایک شخص کو ایک ایک پرچہ کا دیکر خفیہ اور تکمیہ اخبار بھیجوایا کرتا اور جواب حاصل کرتا رہا بعد چند روز کے

احکام مختلفہ

اور ہزار روپے خرچ کرنے پندرہ ہزار روپے فقط نائب حمزہ خان تعلقہ دار غلزیوں کو اور ...

اپنی ذات سے خان شیرجان کو دیئے بسبب ظاہر تو وہ لوگ راضی ہو گئے مگر فقط خان شیرین خان ...

انگریز صاحب لوگوں کو نکالنا تھا جو آدمی دولت انگریز صاحب لوگوں کو نکالنے میں چند ولگی آجاتا تھا وہ دیتا اور اپنے پاس ...

تھا اسکو چالیس روز گذرے ہونگے کہ بخارا سے خبر آئی محمد اکبر خان کی معلوم ہوئی اور لوگ ...

ذکر مار رہا ہے جنرل مکناٹن صاحب کا دھوکہ لیکن ہاتھ سے محمد اکبر خان کے ...

کہ محمد اکبر خان کو کسو قافلہ باشی قید سے بخارا کے کسی حیلہ سے نکالا یہاں مذکور تھا ہو خدا کی ...

... عبور کر کے بلخ میں پہونچا میر والی حاکم نے وہاں کے بہت خاطر کی اور سوار ...

گیا جب قریب کابل کے پہونچے بعض کو سن سے اطلاع ہی یہاں تو کی اور بڑی غرض شہر ...

محمد سلطان خان نام اپنے بہنوئی کے گھر جا اترا امیر روز خان جو نائب ایا کریہ ہنوز خاندکور کو کچھ دخل ...

چند روز کے عرصہ میں مکناٹن صاحب نے کہلا بھیجا کہ تمہارا باپ امیر دوست محمد خان کے ساتھ لارڈ گورنر صاحب بہادر نے ...

... سالانہ مقرر کر کے اپنے ملک میں رکھا ہی اب تک لدیانہ میں تمام عورت فرزند اور تمہاری والدہ ...

خورسند اور سب آسودہ ہیں تمہیں چاہیے ... صحبت رکھو اسکا خرچ میں دونگا اور یہاں ...

جلال آباد ... وقت ... سے بہنچا ... ہوگا تو البتہ تمہاری بھی ... تمہارے باپ کے برابر ...

کروا دونگا محمد اکبر خان نے کہا اچھا مکناٹن صاحب نے فورا پچاس ہزار روپے بھجوا دیئے محمد اکبر خان ...

نے سوار اور پیادے رکھے اور بعد چند روز کے مکناٹن صاحب نے کہلا بھیجا کہ تمہارے ہمارے بالمشافہ

ملاقات ہونے واسطے بعض مقدمات ضروری کے ضرور ہی ... اطمینان چاہیے ::

احکام مختلفہ کے بیان

محمد اکبر خان نے بجہت قران شریف پر مہر کر کے دو معتبر آدمیوں کے ہاتھ بھجوا دیا اور کہلا بھیجا

کہ انہیں اول بیچ میں رکھو اور تقریب سوگند اراده کرو جو کچھ قبول کیجے اور باہر میدان میں ملیده اور چھاؤنی

ملاقات قرار پائی پس محمد اکبر خان قبل سوار ہونے کپتان صاحب کے خفیہ اپنے چند رفیق اور

بیرون چھاؤنی جو بیچ میں ایک ٹیکرے کے تلے ریگ بچھ کو واسطے دغا کے چھپا دیا اور خود مع رفیقوں کے آکر

میدان میں منتظر کھڑا ہوا کپتان صاحب کو اگرچہ منشی موہن لعل نے کہنے سے شیر خان نے کہا تھا کہ اسکے عہد

پیمان اور قسم پر ہرگز اعتماد نکرنا چونکہ انہیں بھروسا تھا کہ ہم نے اسکے باپ کے ساتھ سلوک کیا تھا اور آگے

بھی امیدوار رہا نہ مانا اور بیگانہ دو سوار ترجمہ معتمد ساتھ لیکر باتیں کرنے لگے بہت دیر تک باتیں

اور بیچ میں اسکے افسر اگر کہرے ہو وہاں باتیں انگریز صاحب کو ساتھ لیکر ایک شخص محمد اکبر خان نے اور ہاتھ میں

اکبر خان نے کہا تم ہمارے گھر چلو اور خدمت میں آئیے کہ وہاں لیجا کر دو چار لاکھ روپے لیے اور نہوں نے انکار کیا

اپنے کرد میں ہاتھ ڈال کر کھینچا جب ساتھ ادھر ہو گئے محمد اکبر خان نے بجہت تمنچہ کمر سے نکال کر ٹھوک دیا اور

بھنوی نے اسکے ایک تلوار ماری کہ نرخرہ اسکا کاٹ ڈالا دوسرے اوپر ایک صاحب کو مار

کے تو دو راور محمد اکبر خان کے نزدیک تھے پہنچے پہونچے تک وہ دونو

انگریزوں کو بھی پکڑ کر دو گھوڑوں پر بٹھا لیے اور کپتان صاحب کا سر اور دھڑ لیکر اپنے گھروں

میں جا لیے پھر رستہ میں انہیں بھی مار کر پھینک دیا اور لاش کپتان صاحب کی کمان بالا حصار پر

لٹکا دی عجب جو بندوق بھی اور ہر سے گذرتا ایک گولی مرده کو مار دیتا پھر لڑائی شروع

ہوئی اور چھاونیوں سے افسر باقی جیمس صاحب قرار پائے پس اس عرصہ میں انکو ایک نیا

احکام مختلفہ کے بیان میں

تیسرا دفتر حکام مختلفہ کے بیان میں

پیچھے کھینچی اور دو توپیں لیکر چھاونی سے نکلا اور ٹیلہ پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کانوں کی توپوں
توپیں مار کر اودی اور لوٹ لیا صبح کابلی سب اکٹھے ہوکر پکارا اور للکار کر قریب تیس ہزار آدمی
ہوکے چھاونی پر آیے کرنل بڈکو پہاڑ پر چڑھکے گولے مار انہیں نشاد بات کے پہاڑ کو گھیر لیا اور جو
وہ پہاڑ ایکطرف سے کٹا ہوا تھا پانچہزار آدمی وہاں دبے اگر اسکے آس پاس ہوکے پہر جب انہیں
سرنگاں ادھر سے کو نہ چلتا بس ایکبار بوہیں سر نکالکر دونو توپیں خالی کروا دیں اور حملہ کر کے
مار لیے ہوکے اور پر چڑھ آیے کرنل تحاول ہی کو لی کی زد میں مارا گیا تھا برابر جیسے سو سپاہی قتل
اور توپیں چھین لیں چھاونی والے اگرچہ قریب تھے مطلق کمک نکی اور کرائی حملہ کی ایسی تھی کہ
اکو دیں پاوسیر اہونے ہوکے کیونکہ تیسے دو غریب کہانے بھی نہ پایے کہ آپ ہاتھ دھو اس بیٹھکر
لو پہر قیام ہوا اور نہ جی سکے جھوٹ گئے تھے آس پاس کہ چلکے تھے آخری پایور نہیں گے کرو پہر لیے اپنے گہر دن
چلو اور اپنے کام میں مشغول رہو اور یہ بھی اخیر ہو کہ اسقدر قید مار لو اور غزنین اور چہار بکاو الوں نے بھی
جو سپاہ کے سکندر رس صاحب کا یون قتل ہوا اور کپتان صاحب یون پر نکلنے وہاں فقدان یا پانچ فرا ہم کر کے لوہ
چھاونی پر چڑھ آئے وہ سپاہ باہر نکلا اور مقابلہ کیا شہزادہ تیمور شاہ تو شہر کابل چلا گیا انگریز دو کار اور
بعد وقت اہل بلدیک ہوا اور سیر اور الٹ سپاہ انگریزی پر کئی بار گھوڑا چلایا اور ترتیر ہا مگر پہر وہ فتح
شہر والوں نے تین ہوی لورو گٹا افتتام مہم کابل وہاں قیام سے رہے اور اور انکو سندہ کی
تو جیسے بر ایک چیز ملا کر نی ہی کر غزنین و چہار بکار میں جو دو پلٹن تہیں دونوں نے تہلکہ والے
سکے برابر قتل ہو گئیں اور شہر کابل اور بالا حصار کے قریب ایک پہاڑ ہی اسپر ایک برج ہی

احکام مختلفه

نکلا فوتام اور وہاں سے بالا حصار تک فصیل بنی ہوئی تھی بعد فتح مذکور الصدر کے یہ سبب بات پہونچا کہ اگر اسکو سکو لیا تو بالا حصار کو لیا اور دیکے یہ جا کر اونسے سو جوان وہاں بلا رکے تھے جب پہنچے دیکے گولیاں مار کر ہٹا دیتے اور سوا اسکے بالا حصار سے برج پر بڑی توپ تھی اس میں اسعد خان اور عبد الصمد خان اور عبد الاسلام خان اور محمد زمان خان اور سلطان خان سکے کہیرون پر اوپر اودھم کر کے مار کر تمام سپاہ کو ہلا دیتے اور جہاں جہاں دس پانچ آدمی کہڑے ہوتے ہیں گولہ آتا اور توڑتا اور ہیجڑو مشغول غرض یہاں بالا حصار والے اور وہاں جہادی والے پانچ روپے سیر غلہ خریدی یلے تک تھے اور فوج کو کہلا بہیجا زر اندازا آخر کار جب خزانہ ختم ہو گیا لاچار ہوکر اور ارادہ کیا کہ رب جہادی کو چھوڑ نا چکر ایک اور کند کا ٹک سلطان کو چلنا ہمیں محمد اکبر خان نے باشن جیو صاحب کو کہلا یا کہ جو ہو سو ہو الا ب خالی کرو نگا تم اگر جہادی جیو تو جلال آباد تک پہونچا دیتا ہوں اور جب بات ٹہہ ہوا تو سکا مقدور نہیں بولے یہ تو جانا چاہئے نصف جمعیت آگے اور نصف پیچھے بیچ صاحب لوگ اور انکی بیبیاں جملہ چالیس ہزار آدمی اور رب کے بیچ پانچ ہزار اونٹ لد کے ہیں اور سامان وغیرہ جہادی چھوڑ کر نکلے پاس تھہ ہزار کابلی منظار اسکے کہڑے ہوتے تھے سپاہ کو تو ٹکہ جانے دیا جو میں اونٹ بوجھ کے نظر پڑے جا پڑے اور سبکو لوٹ لیا یہ کچھ نہ بولے ہر زمان کا خیال کیا جیسے جا رہے تھے آگے کی طرف چلے چلے سپاہی راہ میں بہت خاک تک شب میدان ہی کہیں کہیں گولیاں مار دیتے تھے وہ بھی جواب دیتے ہوئے جب خورد کابل میں پہونچے قضا را سو سم سرما کا تھا شمول اس برف بشدت برسی تھی آدمی کم رکے اور کہوڑے بہت تکیں دہمن جا ٹھہرے سنا لی

فوج تو بے مارے گئی اور شکستیں پانہ سے چہوٹ کیئی کا ایک آدمی تو نہیں بچا مگر کوئی آدمی

بمشقت سے خود کابل تک پہنچے وہاں افغان لوگ جو دلی سے ہوں کا وہ پہاڑ ورتیں کے اندر ترسیم سے بچے

ہو رہیات مارے گئے یہ لوگ بیابان کہاتے ہو گے اور کے تدبیر سے بعد تو جو طرف سے مار شروع ہوئی انکی سدد وقیاس

سے سرد ہے چلیں تہیں اور وہ گولا اور تیر سے مارے جاتے تھے جسکا انکو تدارک نہ آیا ایسا ہوا کا علاج جو سوچا کے جب

بنگاہ ہو گئے جاتا نہیں ہے جو کثرت برف میں چاپڑا وہاں رہا کسو کے ہاتھ چہت سکے کسو کو یاد نہ رہا بلکہ سردی

اور درد وسو نہیں باہر نہیں سوادمی جہاں دم لینے بیٹھے وہیں سر دم کو ساد ادہت کا ملے نہیں رہیں تک پہنچ

مرد وکی دبیری سب ساتھ میں تمام ہو گئے لیکن ہادہ بہی رحمی کہوڑے پر سوار آدمی تراکو جلال آباد میں پہنچے

قرات ہوا دس ہفتہ ای عزت اور ستقیدی ہیں اور کچہ بلنے ایسے پاس ایک آدمی وہاں نہ

ہین محمد اکبر خان پاس ہے کہ جو کہ فرارو دوہ بہی ہمراہ تہا بیادہ انکی خان بدکور سے نہیں

اپنے لوگوں میں رکہ لیا اور سوا انکے جملہ ایک سو کئی انگریز صاحب لوگ اور سولہ اور کپتان صاحب

بی بی اور سیل صاحب کی بی بی اور بیٹی اور اندرسین صاحب کی بی بی اور رہی دست صاحب کی بی بی

فرزند اور کچہ مقتولوں کو کابل میں واپس لاکر ایک زمین سے نکالے اور تارا اور ہر ایک کو الگ

قدر سوا رفق اور ٹہرا کچہونا اور پوستیں اور بالاپوش منگوا دیا اور بہت سی لکڑیاں ہمراہ دیں

سلگہادیں اور گرم ہوئیں اور ہر ادھی نام ایک بندی کو واسطے خبرگیری کے تعین کیا اور

دروازوں پر لوگ بٹھلا دیئے تاکوئی انکو ایذا نہ دیوے پس شہر میں حکومت محمد اکبر خان اور امین اللہ

خان کی ہوئی اور بالا حصار میں بادشاہ کی سوا محمد اکبر خان کے دربار میں بادشاہ کے

احکام مختلفہ کے بیان میں

سب آیا جا بار کرتے بعد اسکے سولہ ہزار آدمی جمع کرکے محمد اکبر خان جلال اباد پر آیا جب لوگ حملہ کرکے
وہ توپیں مار کر ہٹا دیتے سیکڑوں آدمی قتل ہوتے تھے اور اکثر اندر والے پانچ کمپنیان دو سو سوار توپیں
لیکر نکلے اور چار کوس طرف کے گانوں مار کر غلہ وکورو لے آتے اسطرح چار مہینے گذرے محمد اکبر خان
سے کچھ نہوا دو دفعہ حب دو توپیں اور کچھ سوار پیدل لیکر وہ کبھی رات کو نکلے اور ان پر شبخون مارا سیکڑوں
آدمی مارے گئے اور باقی آپ بھاگ چھوڑ کر جو بھاگے بہت سے دریا لنڈا میں ڈوب گئے چونکہ محمد اکبر خان انہیں
میں تنہا ہوں چالیس کہ وہ ایکطرف عبور کا ہو یا نہ ہٹا کر لعل خان طرف نکالا یا وہ پیدل ستھنا
چترین میں چار بار اور باقی بھاگ گئے ہوکے اسی دن آدمی انکو کابل میں پہونچے اسمیں جلال اباد والوں
کو بڑی تقویت اور فایدہ کثیر ہوا ذکر قتل شاہ شجاع بعد اس شکست بہت سے لوگ خصوصا بارکزی
دوست محمد خان کی قوم والوں نے بادشاہ کو ترغیب دی کہ انگریز غیر مذہب غیر قوم غیر ملک دولت و دین
میں اور رعیت کو انکے ملک و ملک میں کوئی جگہ نہیں دینا ہم سب آپکی اطاعت میں حاضر کریں آپ بھی
تشریف لیجاوے جلال اباد کو جنگ اور وہاں سے بھی سپاہ انگریزی کو مار کر نکالدیں بادشاہ ہمیشہ مار ہو
ہو جانا ہوں انکے جنگ کے طرح دیتا رہا تب فتح خان وزیر کی بیٹی نے محمد زمان خان کیا اور چند بار کے قران
تشریف لیگئے بادشاہ باتیں آئیں اور جا دین پہلا ہیں اور خدا کا واسطہ دین بادشاہ نے مانا اور قبول
کیا پس پیش خیمہ اور رخصت ہوا ابھی شہر میں کھڑا ہوا آپ پانچ ہزار جمعیت جرار و کرا است ہوا کر
سوار داخل خیام ہوگئے تمام خاص مصاحبوں کے واسطے بندوبست کیے دو دن کے بعد سوار ہو
پیادہ ورن کہ کچھ ہے ہوسکا عجب اتفاق روزگار جب بہر راکدری پہر بادشاہ چند آدمیوں

احکام مختلفہ کہ بیان

بالا حصار میں تشریف لائے اور آرام فرمایا کچھ ... اقبال کو حاکم کیا ... پہنچے جو پہنا ... حاکم

سوار ... یا ... زیست باقی تھی محل کی ... میں ... منع کیا نوکروں نے بھی عرض کی ... صبح ... شکر ... بجا لا کر

وصف ... سے ارادہ فرمانا چونکہ اجل دامنگیر تھی بادشاہ نے کچھ خیال نہ کیا از ... قضا ... ست ... الکت ... دارند

چو خواہد ار کسی ... پیش ... برادری ... ده ... برچشمش نهد دیگر دو گوش یکی بر لب نهد گوید که خاموش ... رحمتی

جو بدر ... حصار ... کر دیکھنے وغیرہ پچاس ... پانچ سو سوار سے سواری نکلی راستہ میں شجاع الدولہ ...

خان کا ... ساتھ ... ہوا ... فوجی ... بالا حصار اور ... ستعمل ... شاہ

تنہا سواری برابر آئی ... ایک ... ہوئی ... بادشاہ زخمی ہو کر ...

... سوار ... کر ... اور جوان شجاع الدولہ کے بادشاہ کو ... ہر چند ... دور

اور بادشاہ ... در ... روانگی قرابین سے ... سوار ...

... جوان ... بادشاہ کے تنہا ... پانچ لاکھ روپیہ کا جواہر ہو تا تھی ...

... ہو ... اور بادشاہ کا لاکھ جواہر جسقدر کہ ... سوار ہو کر نکل

شجاع الدولہ اور باقی ... فرار کر گئے ...

صبح لشکر میں خبر ہوئی سوار دوڑ کر آئے بادشاہ کو ... ہوا پایا ... اور ... لاش کو لے

لا علاج لاش کو اٹھا بالا حصار میں لائے کفنائے دفنائے ... ہوا جو کچھ کہ ہوا ... سلطنت

فتح جنگ ... شجاع الملک ... اتفاق کر کے شہزادہ فتح جنگ کو تخت ...

اور ... فتح جنگ ... محمد اکبر خان کو وزیر کیا اور ... کو خلعت دیا سلطنت قائم ہوئی اور

احکام مختلفہ کے بیان میں

سکہ جاری ہو چند روز کے وزیر نے از رو جواہر شاہ شجاع کا شاہ سے طلب کیا فتح جنگ خاطر کیے
جواہر بیش بہا اور کچھ کم قیمت عنایت فرمایا اس سے وہ بد مزہ ہوا اور سخت گفتگو کرنے لگا اسی عرصہ میں خبر آئی
کہ جنرل پالک صاحب بہادر بہت سی جمعیت انگریزی جرار و کرار لیکر داخل جلال آباد ہوئے اس سے فتح جنگ کی دل میں
ہو کر محمد اکبر خان کے تو جواب سے کٹ گئے دیے اور معرفت منشی موہن لعل کے مرزا احسن اللہ بیگ کو اپنا
ٹھیرایا اور آٹھ اشرفی راہ خرچ دیکر روانہ کیا یہ ایک قافلہ یا بنی کے ساتھ راہ درست چھوڑ کر ویرانوں کو سے
جلال آباد کو پہونچے اور پیغام شاہ فتح جنگ کا جنرل پالک صاحب اور جنرل سیل صاحب اور مکسین صاحب بہادر لشکر
صاحب سے زبانی بیان کیا پالک صاحب نے کہا ہمارے کابل کو آنے تک فتح جنگ کو لازم ہے کہ بالا حصار کو کسیطرح اپنے
قبضہ میں رکھے اور منشی موہن لعل کو واسطے کمک اور پرورش غلہ کے لکھا منشی نے مرزا احسن اللہ بیگ خان ٹھیکہ دار
اور غلام مرتضی ٹھیکہ دار سندہ اور شاہ دولت تاجر سے بیس ہزار روپے قرض لیکر محمد علی نام
کو دیے اور اسکی مہری رسید مرزا احسن اللہ بیگ خان کو اور ہر ایک کو اسی کی گواہی سے لکھوائی چنانچہ
موسی الیہ نے دیہات میں اطراف کے اسقدر غلہ فراہم کر رکھا اور شاہ فتح جنگ نے رات کو جنرل پالک
صاحب کی دروازے بالا حصار کے بند کر دیے چار پانچ ہزار آدمی جو ملازم بادشاہ تھے
برقرار رکھے اور شہر کے لوگ طرف محمد اکبر خان کے ہوکے جنگ شروع ہوئی گولی چلنے لگی بادشاہ نے
خان وغیرہ سے کہلا بھیجا کہ محمد اکبر خان ہمارا قدیم خانہ زاد اور پرورش یافتہ ہے تم اسکی
میں کیوں کام ہونے ہوا اور ہمیں ایذا دیتے ہو آخر مرنا ہے خدا کو منہ دکھانا ہے
ہاتھ تمہارے عجب زمانہ ہے بابکہ ان ہر شخص چاہیے کہ اسکی طرفداری کریں لیکن میں اسطرح کا

احکام مختلفہ کے بیان میں

احکام مختلفہ کے بیان میں

دو مہینے تک مقابلہ رہا جب حملہ کرتے تھے دب بیٹھتے پھر آخر کو ایک سرنگ بیچ بازار کے

کے طرف کھود رکھے تھے بارود بھر کر آگ دے کر برج گرا دیا پھر تو لوگ بہت سے مع بیچ کے شہر

دو ہزار آدمی غارت ہو گئے پھر زبردستی ہو گیا حملہ کیا بادشاہ دو ہزار آدمی لیکر دولت سے مقابلہ کیا اپنے یاروں

سے تلواریں لگائیں حملہ کو پھیر دیا جب بیری یورش ہوئی لوگ اندر دھس گئے فتح جنگ کی شکست ہوئی

خان نے فتح جنگ کو پکڑ کر قید کر دیا پس کیا شہر کیا بالا حصار میں عملہ اپنے کو رکھا

ہوا ور سکھ ساتھ منشی موہن لعل کے شہر میں جا رہے لیکر اپنے قید میں رکھا اور چھوڑ دیا ہوں

لیئے تب بھی رہا کیا آفرین ہے اس شخص کو کہ آدمی باوفا اور نمک حلال تھا

یہاں تک کہ صاحب لوگ سب کی خیر خواہی کے قابل ہو اور سوا اسکے بہت کام قدردانی کیئے جیسا کہ

ذرا اپنے ظاہر ہیں جس قدر دن گذرتے تھے مطالبہ زر اور جواہر کا فتح جنگ پر زیادہ ہوتا تھا اور قید گران

ایک شتر سوار کا مسلمان زمیندار رہتا تھا بہر صورت پہنچ نہیں فتح جنگ تک پہونچایا اور ایک گھوڑے

پر انہیں سوار کر دیا کہ لیے نکلا اور ایک رات دن میں پچاس کوس یہاں جلال آباد کو نزدیک جنرل پالک

کے پہونچا دیا صاحب بہادر نے فتح جنگ کی بہت خاطر کی اور ایک خیمہ برابر اپنے خیمہ کے کہڑا کروا کر

اوتارا اور دو چار آدمی واسطے خدمت کے متعین رہے پہرہ چوکی سے بندوبست رکھا احتشام

کابل یعنی بدلہ لینا جنرل پالک صاحب اور جنرل سیل صاحب نے اپنے کشتوں کا اور

کر کے چھوڑ آنا اس ملک کو اور چھوڑ لانا اپنے قیدیوں کو اور چھوڑ دینا دوست

محمد خان کو پس جنرل پالک صاحب جلال آباد سے چار کے ماہ میں گندمک تک فتح آباد کے خیمہ زن تھے اور وہاں

احکام مختلف کے بیان میں

سبب کمی باربرداری کے تامل تھا کہ حکم لارڈ نہ جنرل صاحب بہادر کا پہنچا کہ بتاکید شدید آیا کہ صحیح و اخراجات کابل فتح

کرو جلد جاو اور انتقام کریکے اپنے قیدیون کو چھوڑا لیکے آو بموجب اسکے بالاتفاق صاحبان عالیشان تیاری کرکے پیشین سے

جنگ کو ساتھ لیکے ہوئے کوچ کیا اس ترکیب سے کہ ایک تھوڑی سی فوج اور چند توپین کہ نزدیکی اور دو توپین

ملسوی اور بیچ میں ... ذرّت اور انکے پیچھے سکینین جو عقب پر انکے بہیر بنگاہ بعد اُنکے تھوڑی سی جمعیت اور دو

طرف دو پلاٹن پہاڑون پر پہرا دیتی ہوئین بندوقین مارتے اور کوہستانیون نے لڑائی سو مین تمام نیست

کو بس چلتے تہے اور جہان مقام ہوتا بڑی ہشیاری کرتے مکر و کمینت ہی تمام راہ کو لیا مار کے سریرہ محمد اکبر خان ...

ہونے سپاہ کی سکر کوہ بامیان کے قیدیون کو جو انکو کئی آدمی سات بن اسکے مشار الیہ کے قبضہ مین آگئے تھے اور انہیں

مین نظر بند رکہا تھا جیسا کہ گذرا صالح محمد خان کے ہمراہ روانہ کیا اور ایسا کہا کہ انہیں ہندوکش سے اوتار کر بلخ

مین پہنچا دو وہاں شاہ بخارا پنچ ذوالحجہ مین دن جب سپاہ انگریزی جگدلک علاقہ عبد العزیز خان غلزی

پر پہونچی کچھ جھنڈیاں دور سے نظر آئیں اسکے کی لاشین لیس ہو گئین دو جگہ قلب ہی دونون طرف پہاڑ

او بہر زرہا غلزی سوار ہاتون مین نشان ڈھول بجاتے ہوئے انہین سے دو ہزار رو پیادہ ...

ایک ٹیکری پر کہ آدہی تا اونچی ہو کی باکہڑے ہوئے اور گولیان چلنے لگین اس ... ان کی

گولیاں کارگر ہوتی تہی اور انکی زد ہمیر نہ پڑتی تہی مگر جو سر دیتے قدم اپنے رکھتے تہے اسلئے ...

زخمی ہوئے اور کچھ موئے افسران قوم کے ملسوی توپین جو پچہ دن ... ہو کر پہاڑون ...

کوئی نہیں جہت جوڑ کر مارنا شروع کیا تین بار چلے تہے جیسے سات آدمی اور ...

... ہو گئین اور جابجا ایک بار است سپاہ افغان ... جنرل صاحب

کہوڑوں کی رحمت سے کہا وے کہوڑے چلا کر خوب تیغ بیدریغ کیئے بقیہ السیف فراری ہوکر بالیلیفار
کہوڑوں میں چھپ گئے پس دو نو طرف پہاڑوں پر جو جہنڈا کہڑا اور ایک اور قلعہ کہ جہاں باریہ ہوئے کہڑا ہے تہی دونوں
ہندوستانی کو چڑہائی کا حکم ہوا تو بندوقیں سر کرنے لگے چنانچہ صاحب سپاہی توپیں منگوا کر دو بار مار کر پہاڑ اور ایک گولہ
تو کر پہر نیچے آدمیوں پر لگا اور دوسرا کچہ اونچا دونوں آدمی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بلائیں اور یہ جا کہڑی ہوئی
اور رد پیلے بہاگ کر نیچے اور تنگ رستہ ہو گیا جمعیت خزانہ بہیر وغیرہ سب انکے تہے کہڑی چار اکہ دن باقی تہا
چنانچہ لشکر انگریز اور یہ ہندوستانی پلٹنیں بہی پہاڑ پہاڑ آ کر قتل ہوگئے جب رات ہوئی تو انگریز پہاڑوں پر سے تیغ
اور پلٹن مارتے رہے اسیطرح لڑتے ہوئے تیزین کو پہونچے وہ جا اس سے بہی زیادہ تنگ تہا چہار طرف پہاڑ بیچ
میں جنگل ہے اسمیں پانچ پانچ چہہ چہہ سیر روز سیہ پڑے ہوئے وہاں از بسکہ بڑی ہشیاری کیتہ تمام رات پلٹن
کو پہاڑوں پر چڑہائے رکہے صبح مقام ہوا وہاں بہی البتہ چہہ سات ہزار غازی ہونگے جہاں جہاں
سے رستہ تہا اور وہ جانتے تہے جوق جوق دو پہر سے آ کے گولیاں مارنے لگے یہ بہی دو پلٹنیں
کو ہلا کر شام تک جنگ کرتے رہے افغانوں نے جانا کہ اب یہ کہرگئے ہیں ہم جانے نہ دینگے
محمد اکبر خان کو لکہا کہ ہمنے لشکر کی سب راہیں بند کر دئیے ہیں تم شتاب اپنے تئیں یہاں پہونچاؤ
محمد اکبر خان چار ہزار سوار سے سوار ہو کر چلا اور صبح ہوتے ہوتے داخل تیزین ہوا اور وہاں منشی
موہن لعل نے جو وصول صالح محمد خان کی ہزار اکو سنکر سید مرتضی شاہ کشمیری کی زبانی کہلا یا
کہ تم ہر گز تیزین کو کوہ بندوکش کے اور دہرہ لیجا ناگہی دونوں میں فوج کابل میں آلی
کہ چھپیس ہزار روپیہ انعام اور ہزار روپیہ ماہوار ذات کی اور سواء اسکے تنخواہ سپاہ سرکار کمپنی بہادر دیگی

تیسرا ورق احکام محکمہ کے بیان میں

احکام مختلفہ کے بیان میں

کروا دونگا اور ایک خط خان شیر سنگھ سردار قوم ہزارہ کو لکھو اگر رو انہ کیا کہ انگریزا در اپنا ہموطن
ہیں اگر تمنے اپنی سرحد سے قید ہونیکو جانے دیا تو تمہارا ان پر بجہ قتل ہوگا تو وہ اسکے اور یہاں سپاہ انگریزی
بڑی سے طرف کابل کے متوجہ ہوئی اور سامان بارکیا پانچ ہزار غازی ہر چہار طرف میں کو ہستان کے
افسران لشکر نے دروں پر پہاڑوں کے کمیان بٹھلائیں جہاد کوئی بغل میں سے نکل آوے اور جمعیت
چلتی ہوئی ایکو پڑا پاوے ایک زن ہینے ٹک کمو جمعیت کر پہرے رکہا کوئی پیچہا لگے اور
سب لشکر ایک طرف کو جمع ہوئے جنرل ایک صاحب اور جنرل سیل صاحب ایک پلٹن پول صاحب کی اور ایک
مقابل ایکے ایک ٹیکرے پر چڑہا دی کہ انکی جوق بہ بولنا ہے رہیں اب نہیں کہ ہم تر کرکے بڑہیں اور
راہ سے پہر آرہیں اور دم سحر کوچ کیا غازی پانچ پانچ سو کی ٹکڑی باندھکر آئے اور کولیاں
جب پول صاحب کی پلٹن کا کولیہ ترتا تہا دو چار اور چار پانچ تھے اور باقی کے لیا پہر دو سر آئے تھے
یہ پہلے چلے جاتے تہے چار گھڑی دن چڑہا ہوگا کہ محمد اکبر خان چار ہزار سوار سے آیا اور بیچ غازیوں
کہڑا ہوا انمیں سے پانسے سوار گہوڑے دوڑا ایکدم آئے اور انگریزی پلٹن پر بندوقیں مارکر واپس چلے
گئے اور پہر پانسے دوسرے آئے اور اسلحہ بندوقیں خالی کیں اور لوٹے جنرل ایک صاحب نے ایک
رجمنٹ مستی ور انگریزی اور ایک جمعیت ہندوستانی غلام محمد خان رسالدار کی ہمراہ کر ان چار ہزار
کابلیوں کے مقابل کر دیا انکو اور وہ سو آئے اور کولیان سرکر کے پہر سے رسالدار نے اور
دونوں جمعیت سب اکٹھا ہوکر تعاقب کئے اور ساتھ ہی اسکے غول میں گہس گئے اور تلوار سے کاٹنا مارنا
شروع کیا سیکڑوں کو مار لیا وہ سدہر نے بنایا تھا پہر کیا نہ آسکے دوسرے لیے اور مارے گئے

دو کوس تک چلے گئے اکبر خان پچاس سوار سے ایکطرف کو نکلا مینکو رسے اسکا پیچھا کیئے وہ بہر جو اسر
بہاگا جاتا تہا اور یہ تعاقب کیے ہوئے خود کابل تک جا پہنچے پس پیچھے یہی چلے گئے آخر محمد اکبر خان ایک
دریہ میں کہ کسی پہاڑ وغیرہ میں چلا گیا سب یہ پہرتے غازیوں نے جو یہ حال دیکہا وہ اپنے جنگل اور پہاڑوں کیطرف
تمام سپاہ انگریزی خود کابل میں آگئی انگریزی خزانہ اور بہیر بنگاہ بہی بابو لی صاحب کی پلٹن بہی
گورے سواروں نے محمد اکبر خان کے فرار کا حال بیان کیا جنرل صاحب نے انکو انعام دیا اور خوش کیا اسی
شکست فاش کی خبر جو فاش ہوئی کابل کے پورب اتک ورن لشکر کوہستان کو چلے گئے شہر خالی ہو گیا
صاحب خود کابل سے بیت خاک اترے اور وہاں ایک پل بنایا جو کابل سے ... میل ہے
ایک کمپو سے ناش صاحب بہی کچھ عرصہ ... کے بعد الا بالا کے صاحب کے جو قندہار کے حضور کو
چلے تہے قلعہ قاضی کے نزدیک میدان میں غزنین کی سمت اترے تیس خان شیرین خان
قزلباشان اور نائب شریف خان وغیرہ محلہ چنداول کے باشندے جو منشی موہن لعل اور
ملازمان انگریزی کے ساتھ سلوک کرتے تھے ہمراہ منشی مذکور کے آکر جنرل پالاک صاحب سے ملے
صاحب نے ان سبکو خلعت فاخرہ سے ممتاز کیا اور خان شیرین خان سے قیدیوں کا حال پوچھا
کہا ہزار سوار قزلباش میں دیتا ہوں انکو خرچ دلوائیے اور اپنا ایک صاحب ہمراہ کر دیجئے
بامیان و سر ہدین سکسپیر صاحب ہزار روپے لشکر قزلباشوں کے ہمراہ میں گئے اور ان سبکو خرچ راہ
دیکر ایک ہزار کو روانہ ہوئے جنرل سیل صاحب کی میم اور لیڈی ... قید ہوئی تہیں وہ بہی
دو پلٹن ایک رجمنٹ چار ضرب توپ لیکر دوسرے راستہ سے جدہر محمد اکبر خان فرار ہو کر گیا تہا

ہے اس خیال سے کہ کہیں ایسا نہو کہ خان مذکور پھر لوگوں کو جمع کر لیوے اور طرف ملک برار کے جا کر فساد کرے

لانے میں تامل ہو بس قتل کیا تب پیچھے اور قیدیوں کو لا کر لشکر میں جنرل صاحب پاس پہونچایا وہاں سب فتح جنگ

کہا کہ آپ تخت پر بیٹھو اور سلطنت کرو وے بولے کہ ہماری خلعت قائم اور سب [illegible] ہمیں ایمان میں مجھے

منظور نہیں سیندھیا کو واسطے تنبیہ اُن لوگوں کے جو کوہستان [illegible] میں جا کر چھپے تھے روانہ کیا اور منشی صاحب

سے کہا تم بھی ہمراہ جاؤ اوسوقت منشی نے کہا یہ غلہ جو دکانوں میں جمع کیا ہے سب ہمیں سرکار کے کام میں

آیا ہے غلہ فروش میرے قابو میں ہیں حکم ہو تو اسکو بیچ کر وصول کروں جنرل صاحب نے کہا اگر تمہارے

جانے سے نقصان ہوگا تو ذمہ سرکار کے یہی ہوگا اور [illegible] روانہ ہوا پر یہاں غلہ فروش فراری ہو گئے کل

تین ہزار روپے وصول ہوئے یہاں کہنا مرزا احسن اللہ بیگ کا [illegible] باقی کا روپیہ قرض خواہان

منشی سے تو دس تیس [illegible] میں وصول کیا یہ نہیں معلوم کہ سرکار سے پھر وہ [illegible] منشی مذکور کو کب ملا یا کبھی

[illegible] غرض سیندھیا کوہستان [illegible] میں پہونچی وہاں کا رستہ [illegible] پوشیدہ لوگوں تک پہنچا

ہوا تھے میں ایک افغان آیا اور کہا کہ اگر مجھکو انعام معقول دو تو لوگوں کے سر پر لیجا کر کھڑا دیتا ہوں

[illegible] بہت اچھا [illegible] لیکر روانہ ہوا واقعی جیسا کہ کہا تھا ویسا کیا [illegible] لیکر چلا کہ سر پر

کھڑا کر دیا [illegible] دیکھی تھا خود بخود بند ہو گئے [illegible] کچھ نکالا [illegible] اور [illegible] مار کر

ہزارہا آدمی مار ڈالے لاکھوں روپیوں کا مال لوٹ لیا سیکڑوں عورتیں [illegible] اور نابالغ گرفتار

پکڑ لائیں جنرل صاحب نے ان سبکو دو خیمے کھڑا کروا کر ان میں رکھا چونکہ [illegible] تین دن سے بھوکے

تھے رحم کیا کھانا کھلایا پانی پلایا چھوڑ دیا پھر بڑی بڑی توپیں جو جنگل میں

پہنچا یہیں قریب چالیس ضرب توپ کے ہوئے اور لڑائی ہو کر والی اس کی صحیح نکورہ بلیش ... مضمون کو حکم ہوا کہ

برکندہ و تمام لشکر افغان بھاگ گیا اور سپہ سالار کابل میں جا اور جا بجا چھپ رہے جو کچھ زر و جواہر ... ہاتھ لگا

میں گرا دیا اور ملا شکور ... اور سلطان جان اور نائب محمد خان بارکزئی اور ... نوکری ...

اور عبد السلام خان وغیرہ ... اور سکھوں کو ... برابر کر دیا ... دریا ...

ہندوستان ... سکھ ... لیا پھر شہزادہ شاہپور کو تخت پر بٹھلایا ...

ہندوستان کو کوچ کیا شاہ شجاع کے فرزند اور بھائی بند سب عیال و اطفال ... انگریزی ...

ہمراہ لشکر انگریزی کابل سے رخصت ... پشاور ...

... سکھوں ... زخمی ...

عمل رنجیت سنگھ والی لاہور کا ... اور ... پشاور ...

محمد اکبر خان کابل میں ... اور سلطان ... پشاور ...

پشاور ... اور ... اٹک ... دریا ... حسن ابدال

... راول پنڈی ...

جہلم ... سرائے خواص پورہ رسول نگر ... دریا ... آتے

... میں لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کلکتہ نے مع عیال و اطفال امیر دوست محمد خان

کو بھی ہندوستان سے رخصت کر دیا اور افسران سپاہ انگریزی نے مقام ... لاہور

کار ... طرف فیروز پور سے ... عنان ... کیا ...

سرالکذ در دریا راوی پایاب عبور کرکے بلده قصور پر پہونچے اور وہان سے بلا توقف کوچ متصل کیا دریا

بیاس اور دریا ستلج سے کہ یہ دونون ملحق ہوکر فیروزپور سے بہتے ہین اترے اسوقت لارڈ گورنر جنرل

صاحب بہادر بہی مع تمام جمعیت ہندوستان واسطے استقبال لشکر انگریزی نزدیک اسی مقام پر واسطے عبور لشکر

کے دو پل تیار کیے تہے دوسرے دن جنرل صاحب مع فوج کے [illegible] جنرل [illegible] اور تمام

پلاتن [illegible] باندہ کر [illegible] جنرل سیل [illegible] کو حکم ہوا کہ تم اپنی [illegible] پلاتن کو [illegible]

پل پر [illegible] فتح کابل [illegible] بہت خوشی [illegible] پاس [illegible] آئی

[illegible] صاحب بہادر [illegible] تمام افسرون کو سلام کیا [illegible]

جنرل [illegible] جنرل سیل [illegible] کپتان [illegible] کیا اور اپنی ساری فوج کو حکم دیا کہ سلامی [illegible]

سرکار [illegible] سوارون اور پلٹن کو جلال آباد پر [illegible] حکم ہوا وہ بہی اسیطرح [illegible]

کہ عبور کرین لارڈ گورنر صاحب بہادر [illegible] رہے اور اس فوج کو انعام معقول دیا اور

بہت خوش کیا اور کورون کو لندن کی رخصت دی دوسرے دن دو [illegible] پل پر سے

فوج اترائی بعد چند روز کے راجہ پرتاب سنگہ پسر مہاراجہ شیر سنگہ والی لاہور ہمراہ [illegible] سنگہ

[illegible] لاہور اور [illegible] سردار تمام [illegible] وغیرہ [illegible] لارڈ گورنر صاحب بہادر

[illegible] صاحب [illegible] اعظم اور [illegible] الدین خان [illegible] لاہور [illegible]

[illegible] لارڈ گورنر صاحب بہادر کلکتہ کو واپس [illegible] شاہ شجاع الملک

[illegible] سرکار کمپنی بہادر کا [illegible] چار ہزار [illegible]

احکام مختلف [illegible]

روپیہ پایا کرتے ہیں بعد اس وقت کے زمان شاہ کو بدستور بحال رکہا اور شاہ شجاع کی ہوا اسکی اولاد
بے کردی اور صفدر جنگ سے جو قصور کہ قندہار پر ہوا تہا کہنے سے فتح جنگ کے معاف فرمایا تفصیل تیمور شاہ
کی دو ہزار فتح جنگ و صفدر جنگ کے پانسو پانسو مع برادر پانسو دیگر برادران سے نفر دو ہزار روپیہ ماہوار
مدد دیا ہیں لیے جاتے ہیں اور وہ افغانستان میں پانچ برس بعد واقعے کے محمد اکبر خان قبل ہو چکے ہیں
موا اجل طبعی سے ہوا اور دوست محمد خان ہنوز زندہ ہیں پوشیدہ نرہے کہ یہ کیفیت جو ہیں نے لکہی ہے
ہے کہ میرزا احسن اللہ بیگ ایک معتبر آدمی ملازم سرکار انگریزی کمیدر نیس صاحب کے منشی تہے اور
ہے اول سے آخر تک شریک رہا کیا ہوا یا تاکہ رفاقت میں الفنسٹن صاحب کے سید تہا
ہیں اور کیا ہی وہ اپنے خانگی خطوں میں مفصل احوال جو دیکہا تہا
جب وہ واپس آئے اور یہاں مجھے تالیف میں اس کتاب کے مشغول پایا فقط در دوستی ان حکایات کو نظر ثانی کرکے
بے غرضانہ گذرا ہیں سو اسکو کرکے مندرج کیا ہی معرضین اسکی تحسین میں
دلیل صحت کی ہے پانچوان باب سکہوں کا بیان میں ابتدا گرو نانک سے فتح لاہور و ملتان
مطابق تاریخ گلشن پنجاب چونکہ ابتدا قوم سکہ نانک شاہ ہی سے ہے اسلیے نامہ نگار احوال
گلشن پنجاب کے جو دربیولا مطابق سنوات عیسوی کے زبان اردو میں بہم موضوع طبع
کریکے واسطے ملاحظہ ناظرین کے فتح لاہور و ملتان تک معرض ارقام میں لاتا ہے واضح ہو کہ نانک
قوم کہتری کے باشندہ ضلع تلونڈی صوبہ لاہور کا تہا تولد اسکا ایک بقال کے گہر ۱۴۱۹ جو دہ سو
علیسوی میں ہوا ہی اور وہ عالم شباب میں بہم صحبت سید حسین نام ایک درویش خدا کیش کے رہا

تھا برکت سے انکی مذہب سکھ نے بڑا رواج پایا اور ترک لذات دنیوی کر کے مشغول ذکر و فکر باطنی کا ہوا اور
مضامین احوال اپنے پنجابی زبان میں موزون کر کے ایک مجموعہ تیار کیا نام اس مجموعہ کا گرنتھ ہے لکھا
کہ اسوقت بادشاہ ہندوستان کا بابر شاہ تھا اور جب نانک کا انتقال ہوا تو اسکے دو بیٹے تھے ایک کا نام سری چند
اور دوسرے کا نام لکھمی چند لکھمی چند تو دنیا دار تھا اور سری چند آزاد سجادہ نشینی کو باپ کی دونوں نے قبول
نکیا اس تقدیر پر خدام سے نانک کے ایک شخص کہ انگد اسکا نام تھا قائم مقام نانک شاہ کا ہوا اور اولاد کو لکھمی چند کی
قوم کے لوگ صاحبزادہ بولتے ہیں اور بعد فوت انگد کے ترقی مذہب سکھ کی ہوئی چنانچہ چودہ سے خاندان
اختیار کیا اپنے اور مرید سکھ کی پیچھے امر داس کے مرید ہوا اور سنہ ۱۵۵۲ پندرہ سو [illegible] میں انگد ہوا امر داس نام
مقام اسکا ہوا بعد فوت [illegible] ۱۵۷۴ پندرہ سو چوہتر عیسوی میں رام داس نام [illegible]
روق دی اور تالاب بنوایا اور نام اسکا امرت سر رکھا یہی نام اس قصبہ کا مشہور ہوا جو پنجاب میں ہے [illegible]
دخواہش [illegible] ایک شہر [illegible] قدیم شہر [illegible] ۱۵۸۱ پندرہ سو [illegible] عیسوی میں [illegible]
اسکا پسر ارجن مل وسادہ پر اسکے قائم ہوا بعد سنہ ۱۶۰۶ سولہ سو چھ عیسوی میں ہری گوبند اسکا [illegible]
ہوا لکھا ہے کہ یہ شخص سپاہی تھا اسنے اپنے چیلوں کو گوشت کھانے کی اجازت دی تھی جب
اسنے سنہ ۱۶۴۴ سولہ سو چوالیس عیسوی میں قضا کی ہری کشن نام پوتا اسکا ہوا پس سنہ ۱۶۶۱ سولہ سو
اکسٹھ عیسوی میں ہری کشن ثانی بیٹا ہری کشن اول کا ہوا بعد سنہ ۱۶۶۴ سولہ سو چونسٹھ عیسوی کے
میں تیغ بہادر ہوا وہ پٹنہ میں رہا کرتا تھا ہاتھ سے مغلوں کے مارا گیا پس گورو گوبند [illegible]
گدی پر قائم ہوکر طریقہ سابق کو سکھوں کے بالکل بدل ڈالا اور فرقہ [illegible]

احکام مختلفہ سکھ کے بیان میں

[illegible]

وازہی وغیرہ مونڈنے کی ممانعت کی وہ عہد میں اورنگ زیب بادشاہ غازی عالمگیر کے مسلمانوں نے
لاہور سے بدر کیا اور دکن میں آکر شہر ناندیڑ میں اقامت قبول کی اور وہیں سنہ ۱۱۲۱ ہجری میں
فوت ہوا بعد انتقال عالمگیر بادشاہ کے پہر جب سکہوں نے قوت حاصل کی بندا نام ایک بیراگی سرگروہ قوم
کا ہوکر اہل اسلام سے کینہ پیدا کیا اور بہت جمعیت فراہم کرکے دیہات وغیرہ کو غارت کرنا اور لوٹ
لینا شروع کیا اور عورت اطفال وغیرہ جو مسلمانوں کے جہاں کہیں پایا قتل کروا ڈالا بہادر شاہ نے لشکر
تنبیہ اسکے کے واسطے فوج روانہ کی خانخانان منعم خان نے اکر محاصرہ کیا وہ نکل بہاگا پس فرخ سیر نے
واسطے گرفتار کرنے اسکے اسلم خان صوبہ دار لاہور کو مامور کیا مقابلہ سے خان مذکور بہاگ گیا
بایزید خان فوجدار سرہند واسطے تنبیہ اسکے روانہ ہوا اور وہاں سے مقتول ہو کر تہہ تیغ ہوا پہر
دہلی سے عبد الصمد خان صوبہ دار کشمیر کو نامزد کیا اسنے بندا کو قلعہ گورداسپور میں محصور پاکر
اسکو گرفتار کیا اور حضور میں روانہ کیا فرخ سیر نے اسکو انواع عقوبت سے مع ہمراہیوں کے کئی روز میں قتل کروا
پہر مدت مدید تک اس قوم کے لوگ مغلوب اور پوشیدہ رہے حتی کہ جب نادر شاہ کے احمد شاہ ابدالی
والی قندہار سات بار دہلی میں آیا اور ان میں سے جو سکہ صاحب اقتدار ہو گئے تہے مقام پانی پت پر انکو مغلوب
و منکوب کیا اور پنجاب میں خواجہ عابد اور زین خان کو حاکم لاہور اور سرہند کا کیا جب اسکا
کی ہاتہ سے خواجہ مذکور کے نالائق تہی پہر سکہ وکہلا کے دینے لگے اور سرکشی اختیار کی اس
ضمن میں بیچ سنہ ۱۱۸۶ ہجری اسی تہہ میں سکہ شاہ ہیرو نے انتقال کیا پس حالات سے اسکے
تمام گروہ سکہوں کے منتشر ہو گئے اور سکہ جا بجا پنجاب میں جمع ہو کر ایک ایک ضلع پر علیحدہ علیحدہ مختار ہوئی

اپنی شروع کی اور بارہ کی لوٹ بارہ جا تعین انکی قریب پچاس ہزار سوار کے عرصہ تک ہو رہا ان میں

بارہ سردار مشہور ہیں از انجملہ چرت سنگھ نام ایک تھا اور اس کے دو ہزار یا تین ہزار سوار کا سردار ہو کر جابجا [illegible]

متصرف ہوا اور [illegible] رنجیت دیو کے ساتھ [illegible] جموں کے [illegible] رنجیت دیو کی

رنجیت دیو پر فوج کشی کی [illegible] سنگھ [illegible] مارا گیا [illegible]

[illegible] مہا سنگھ [illegible] اور ایک [illegible] مہان سنگھ [illegible]

[illegible] ۱۱۷۶ [illegible] شادی [illegible]

[illegible] اسکا بیٹا [illegible]

اسکا رنجیت سنگھ [illegible]

لیکن [illegible] مہا سنگھ [illegible] رنجیت [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] رنجیت سنگھ [illegible]

[illegible] شادی [illegible] مہا سنگھ [illegible]

رنجیت سنگھ کا بیان [illegible] رنجیت سنگھ [illegible] اور رنجیت سنگھ

[illegible] پانچ سال [illegible] رنجیت سنگھ [illegible]

[illegible] شاہ ابدالی [illegible] زمان شاہ [illegible]

حکام مخالصہ سکھ سردار

میں پنجاب پر حملہ کیا سرداران [illegible] سب جلد و اپنے چھوڑ دیئے اور رنجیت سنگھ [illegible]
شاہ مذکور کا ہوا اور درخواست کی چونکہ متصل اسکو خبر فساد [illegible] کی پہنچی شاہ مذکور [illegible]
ستمبر سنہ اسی میں اپنے ملک کی طرف بازگشت کی اور بسبب طغیانی دریائے جہلم کے توپخانہ اپنا چھوڑ
ہوکر توپخانہ سے اسکے وقت مراجعت دو توپیں دریائے جہلم میں اٹک گئیں زمان شاہ نے رنجیت سنگھ کو کہلا بھیجا
دو توپیں نکالکر بھجوا دو ہم صلہ میں اسکے تم کو لاہور عنایت فرما دینگے پس رنجیت سنگھ نے سعی بلیغ کرکے
توپیں نکالیں اور حضور میں زمان شاہ کے روانہ کیں زمان شاہ خوش ہوکر اسکو لاہور پر قبضہ کرنیکا اذن دیا چنانچہ
رنجیت سنگھ نے فوج کشی کرکے شہر لاہور کو جو اسوقت اختیار میں سردار صاحب سنگھ اور موہر سنگھ اور چیت سنگھ
کے تھا اور وے بسبب عیاشی مزاج اور [illegible] غافل تھے بجست اپنے قبضہ میں کرلیا [illegible]
رنجیت سنگھ [illegible] اکثر [illegible] رنجیت سنگھ [illegible] کار تھا اور اقبال یاور آخر کار سب [illegible]
اٹھارہ سو دو عیسوی میں رنجیت سنگھ کو بیکل راج کنور دختر [illegible] سنگھ کے کھڑک سنگھ پیدا ہوا اور
سنہ چار عیسوی میں رنجیت سنگھ واسطے قبضہ کرنے مشرقی اضلاع دریائے ستلج کے متوجہ ہوا اور [illegible]
مظفر خان حاکم ملتان سے پیشکش اور تحائف لیکر لاہور کو مراجعت کی پس جارلس مٹکاف صاحب بہادر [illegible]
سنگھ کے جو فیما بین دریائے ستلج کے واقع میں فوجیں روانہ کیں اس ضمن میں سر چارلس [illegible]
بہادر نے واسطے عہد و پیمان کے نزدیک رنجیت سنگھ کے اگر ارادہ کیا کہ رنجیت سنگھ کے ممالک محروسہ
حد دریائے ستلج تک قرار دیئے اور جو بلاد کہ اس پار دریائے مذکور کے ہیں سو [illegible] اسکے لا دعوی
رہے رنجیت سنگھ نے اس بات کو قبول نکیا لہذا سپاہ انگریزی زیر حکم کرنیل اکٹرلونی صاحب کے مقام

احکام مختلفہ

یورپ سے عبور چناب کا کر کے سولہویں تاریخ فبروری کی سنہ ۱۸۱۱ اٹھارہ سو ... عیسوی میں قریب انبالہ کے

اور وہاں سے کوچ کر کے لدھیانہ پر آئے اور رنجیت سنگھ سے شرائط اپنے استوار کریں ہر چند کہا رنجیت سنگھ کا

کہ میں حاکم لاہور کا ہوں جو پار ستلج حد نہیں ہو سکتی جیسے سنگھ میں چاہیے کہ میرے مطیع اور فرمان بردار

لیکن بسبب ارادہ کرنیل ... کو ... افسران انگریزوں سے صلح کرنی مناسب سمجھا اور در پی الطاف بارہ فساد ہوا

پس ایک عہد نامہ فیما بین سرکار کے لکھا گیا ترجمہ عہد نامہ فیما بین افسران انگریزی

مہاراجہ رنجیت سنگھ مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۸۰۹ اٹھارہ سو نو ع اور طرف ...

یہ کہ ہم دریائے ستلج کے شرقی دیہات میں جو ہمارے قبضہ میں ہیں اپنے انتظام کے موافق جمعیت رکھیں اور

طرف سرکار کمپنی بہادر کے ... اور دیہات جو دریائے ستلج کے شمال طرف اطاعت میں رنجیت سنگھ کے ہیں

... سردار ... اور ... اور ... ہیں یہ عہد نامہ لکھ دیا

... وقار انگریزی ... اور سنہ الیہ میں رنجیت سنگھ نے قلعہ کانگڑہ پر قبضہ کیا اور سنہ ۱۸۱۰

اٹھارہ سو ... میں شاہ شجاع الملک والی کابل تخت سلطنت سے اوتار ا جا کر ... رنجیت سنگھ

اور ملاقی ہوئی الیہ کا ... اور ... رنجیت سنگھ نے سپاہ کو اپنے قواعد انگریزی سکھلانا شروع کیا ...

شجاع الملک ... شاہ زمان ... روانہ ہوا اور رنجیت سنگھ نے واسطے ...

... ملتان پر فوج کشی کی مظفر خاں صوبہ دار نے وہاں سے سخت مقابلہ کیا آخر کار ایک لاکھ ...

... الیہ ... سردار ... ایک ...

پس لاہور میں شادی کھڑک سنگھ کی بڑی دھوم دھام سے کی کرنل اکٹرلونی صاحب راجہ ...

بہاکرہ نور نام کہ ذکر اسکا مفصل آخر باب میں لکہا جاویگا شجاع الملک نے رنجیت سنگہ کو عنایت کیا اور رنجیت سنگہ
اس سے بہت خوش ہوا اسی سنہ ۱۸۱۴ اٹہارہ سو چودہ عیسوی میں صوبہ ملتان پر کہڑک سنگہ کو مع جمعیت واسطے
خراج ستانی کے روانہ کیا مظفر خان صوبہ دار وہاں کا مغلوب ہوا اور قلعہ ملتان کا قبضہ میں رنجیت سنگہ کے آیا
وہاں ایک پلٹن سرکاری سے جو دو سنگہ کی تہا برائے حفاظت رہنی تجویز پائی اور ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۵ اٹہارہ سو پندرہ عیسوی میں
عیسوی میں دیوان محکم چند نام دیوان اور بہادر کہڑک سنگہ کو مع جمعیت کشمیر روانہ کیا وہاں پٹہانوں سے جنگ خوب
ہوئی آخر الامر وہ بہاگے اور کشمیر قبضہ میں سکہوں کے آیا اور موتی رام پسر دیوان محکم چند حاکم وہاں کا
مقرر ہوا اور سنہ ۱۸۱۹ اٹہارہ سو انیس عیسوی میں ڈیرہ غازیخان کو جو ایک مقام کا نام ہے فتح کیا اور ماہ اپریل
... میں گلاب سنگہ جو بہائی دہیان سنگہ دربار رنجیت سنگہ کا تہا محمد اکبر خان
سردار پشاور کو گرفتار کر کے قید کر لیا رنجیت سنگہ نے خاندان کو ... پرگنہ کا انعام کیا ...
... اسکو اپنی قید کر دیا اور اسکے تمام مال و اسباب پر قابض و متصرف ہو گیا اور ملک ... جو
جاتی تہی لے لیا اور سنہ ۱۸۲۱ اٹہارہ سو اکیس عیسوی میں کہڑک سنگہ کو نونہال سنگہ پیدا ہوا اور ماہ مارچ
اٹہارہ سو بائیس عیسوی میں دو فرانسیس ونتورا صاحب اور الارڈ صاحب نام واسطے تلاش روزگار کے
ہوئے رنجیت سنگہ نے نوکر رکہکر بہت سی جمعیت واسطے سکہانے قواعد اہل فرنگ کے ... اور ... عہدہ
ذکر سید احمد والی واضح ہو کہ انہیں ایام میں سید احمد نام ایک شخص جو اول ملازم امیر خان والی ...
... ترک کرکے اپنے تئیں بہت متقی و پرہیزگار قرار دیا اور دہلی میں ... مشہور کیا ...
... دہلی میں ... عالموں سے تکرار کی کہ زیارت اہل قبور کی اور تعزیہ داری کی ...

وہاں سے کلکتہ آیا پھر کونہ کیطرف روانہ ہوا اور داخل ہندوستان ہو کر جہاد کیا سکھوں پر کہ وہ سخت
کافر ہیں بانہ ہی ور ایک سنہ رکھتے جیسے احمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیارو نہیں اس لیے ایسے کثیر کیا تمام مسلمان
شریک حال اسکے ہوئے رنجیت سنگھ نے یہ خبر پا کر فوج اپنی بھجوا دی ہر چند کہ لشکر کا سید احمد بریلوی کی جو
جمعیت ہوئی اسکی قاعدہ دانی تھی اور وہ فن جنگ سے بے بہرہ سپاہ رنجیت سنگھ کی انہیں پر شیاباش سید احمد
پھر جماعت ویسی ہی مسلمانوں کی اکٹھا کر کے سنہ ۱۲۴۶ اٹھارہ سو انتیس عیسوی میں پشاور پر حملہ کیا یار محمد خان
جو نوکر رنجیت سنگھ کا تھا اسکے مقابلہ پر دوڑا اور جنگ کی عاقبت یار محمد خان کی شکست ہوئی
و شوراشوری ملک کی اور وہ شکست محفوظ رہا سید احمد نے پشاور پر قبضہ کر لیا رنجیت سنگھ اس امر سے مطلع
شروع سنہ ۱۲۴۷ اٹھارہ سو تیس عیسوی میں طرف پشاور کے لشکر کشی ہوا رفقا سید احمد کے خبر آمد رنجیت سنگھ کی
سنکر فراری ہوئے رنجیت سنگھ نے پشاور کو سپرد کر کے سلطان خان کے سپرد کیا اور آپ لاہور کو لوٹ آیا
مراجعت اسکی پھر سید احمد نے پشاور لے لیا اور سلطان خان کی ماہوار تنخواہی دریا ہو ... لاہور
انتظام سلطنت اپنی طرف سے جیسے مسلمان قاضی مقرر کیا منہ ... لاہور میں عجب طرح کا بلوہ ہوا کہ آسمان
آدمی مارے گئے جب رنجیت سنگھ نے سنا ایک فوج زیر حکومت شیر سنگھ کے واسطے مقابلہ سید کے روانہ
کیا شروع سنہ ۱۲۴۷ اٹھارہ سو اکتیس عیسوی میں مقابلہ نشان کا ہوا سخت لڑائی ہوئی آخر کار سید احمد
کی شکست ہوئی وہ عرصہ کارزار میں مارا گیا اور ان سے عسکر رنجیت سنگھ کے پشاور ...
... لاہور کو بھجوا دیا انتہی اور سنہ بارہ سو ان یعنی اٹھارہ سو اکتیس عیسوی میں لفٹنٹ ... انگلستان
مع تحائف ... شاہ انگلستان داخل لاہور ہو کر رنجیت سنگھ سے ملے پس لارڈ ولیم بنٹنک صاحب ...

احکام مختلفہ سکھیہ ...

[illegible]

گورنر جنرل ہندوستان کو بھی خواہش ملاقات رنجیت سنگھ کی ہوئی چنانچہ کپتان وید صاحب کے
ہمراہ انہیں رنجیت سنگھ کے پاس تحفے بہیجے کر لاہور میں رکہا تہا سوال جواب ملاقات کا کیے رنجیت سنگھ نے دیوان
موتی رام اور ہری سنگھ اور خواجہ عزیز الدین کو [illegible] بنابر رسم ملاقات روانہ خدمت لارڈ
گورنر جنرل صاحب بہادر موصوف کیا اور یہ قرار پایا کہ دونوں سردار بہ کنارہ دریای ستلج کے قریب روپڑ میں ملاقات ہوئی
پس [illegible] ماہ اکتوبر سنہ مذکور کو لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر فرودگاہ سے اپنی چلے اور پانچویں ماہ نومبر کی
روپڑ پر پہنچے پس چھبیسویں تاریخ ماہ حال کی رنجیت سنگھ اور لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے خیموں میں ملاقات ہوئی اور طرفین
سے تحائف نفائس وغیرہ دیئے گئے اور افسران نے قواعد جمعیت جانبین کی ملاحظہ فرمائی اور بنای آشتی کی استحکام پائی
سنہ ۱۸۳۸ اٹھارہ سو اڑتیس عیسوی میں مہم جنگ کابل کی صاحبان انگریز کو درپیش ہوئی چنانچہ راجہ رنجیت
سنگھ اپنے موافق عہد کے بموجب چھ ہزار کی جمعیت سرکردگی بیٹے جرنیل ونتورا کے سردار انگریزوں کے ہمراہ کر دی چنانچہ
فوج وہاں جنگ کابل ہو چکا تہی پس ہنوز لڑائی کابل کی ختم ہوئی تہی کہ انتالیسویں جون کو سنہ ۱۸۳۹ اٹھارہ سو انتالیس
عیسوی میں مہاراجہ رنجیت سنگھ بیمار پچھتر برس کی عمر [illegible] کا عالم فانی سے دار بقا میں علم کیا اور کھڑک سنگھ
اوس کی جا پہ بیٹھا **کھڑک سنگھ کا بیان** چونکہ دھیان سنگھ وزیر اور ارکان سلطنت جا بجا تہے مہاراجہ
رنجیت سنگھ کے [illegible] اپنی مزاجوں میں [illegible] تمام سلطنت میں خلل [illegible] ہو گیا تہا اور
دھیان سنگھ یہ قرار پایا کہ بدون حکم کھڑک سنگھ اور شیر سنگھ صاحبزادے کے اندر نہ آنے پاوے [illegible] اور
وقت نزع مہاراجہ نے کھڑک سنگھ کو جانشین بنایا اور دھیان سنگھ کو وزیر مقرر کر دیا تہا اور [illegible]
[illegible] کھڑک سنگھ [illegible] کم [illegible] طاقت وزیر [illegible]

تیسرا دفتر

احکام محکمہ کے بیان میں

[illegible]

سنہ ایک جانب کی بس فہمایش دی اور دیوان سنگھ کو اتفاق کیا اور ہر ایک سے [illegible]

دو سو پیادے ہوا اور جیت سنگھ نام چوبیس سپاہی اور عزیز اللہ سنگھ کا انہا آج [illegible] سرکشی [illegible] دیوان

بیچ لگا کر کہہ کر سنگھ کو مقرر کیا پس دیوان سنگھ [illegible] واسطے خود داری [illegible] کیا کہ [illegible]

افزان [illegible] جانب کی [illegible] فوج [illegible] دار با لکل [illegible] اور باکل

جابجا [illegible] کہ سنگھ [illegible] اور [illegible] نونہال سنگھ [illegible]

بیچ طلب کیا اور [illegible] ہاں [illegible] سنگھ [illegible] اور داخل ہوا [illegible]

[illegible] کو [illegible] نونہال سنگھ کی [illegible] جیت سنگھ کو [illegible] قتل کر ڈالا اور [illegible]

سنگھ [illegible] اور نونہال سنگھ کو [illegible] مشہور [illegible] اور نونہال

سنگھ کا بیان [illegible] نونہال سنگھ [illegible] چند روز [illegible]

بیمار [illegible] اور طبیبوں کو [illegible] کہ [illegible]

دوا واسطے [illegible] کہ وہ علیل [illegible] لا علاج [illegible]

[illegible] واسطے [illegible] نونہال سنگھ [illegible]

[illegible] اور [illegible] نونہال سنگھ [illegible]

[illegible] نونہال سنگھ کو [illegible]

[illegible] کہ [illegible] نونہال سنگھ [illegible]

[illegible] طلب کیا [illegible] نونہال سنگھ [illegible]

ہنگام [illegible] شیر سنگھ

ہنگام مختلفہ سکھان میں

اپنے قبضہ میں کیجیے پہر کچہ حیین سو جکر شیر سنکہ پسر دوم رنجیت سنکہ کو جو ثبالہ میں تہا سب ارقعہ لکہا اگرچہ

لاہور کی جانب بہت جلد آئیے تبتک جو بیس سنگہ یہاں پہونچا وجانچہ وہ کچہ دن پیچہ

پر عرصہ مذکور میں آ پہونچا بعد خبر فوت نونہال سنکہ کی شایع ہوئی اور پہاڑ ایسے ہی چلا وہ

سنکہ کو واسطے انتقام رنجیدا سلطنت تردید ہوئی آخر میں سندہانوالی صاحب بہ دوکار

ہوئی اور کلاب سنکہ بہی بظاہر انکی طرف ملکیا جنانچہ ہر حال معاینہ کر کے شیر سنکہ کو بہر طرف نشانہ

روز کرد دیا اور سب کہا کہ بہہ برضامند کرنے سپاہ کے پہر طلو اوسکا سب طرف رضا جوی سپاہ

اور بہو الہ سنکہ دکبل بہ شیر سنکہ مقرر ہوئی اور بہہ بہی واضح ہو کہ چلتے وقت

عرصہ قلیل میں دہیان سنکہ نے فوج کو متمال کیا شیر سنکہ کو خط لکہا اور وہ

پر باغ شالہ مار کہ اصل لفظ شعلہ ماہ ہے خیمہ زن ہوا اور منتظر آمد وزیر دہیان سنکہ کا تہا کہ

کہا کہ آئیے تو کیا مضایقہ ہی فوج سب آپکی مطیع و منقاد ہے آپ ارادہ شہر کا کر

آپکے سب افران حیت آئیے اور شیر سنکہ کو بہی کہا اور ہر بار چہ لاہور کہ لینا کیا اور تو میں

کی سر ہونان جیت مشہور ہوئی شور شہر راجہ کلاب سنکہ اور رانی چند کور سپاہ قلیل

شیر سنکہ روانہ ہوئی ہر چند دہیان سنکہ نے شیر سنکہ کو لکہا تہا کہ میں جلد کلاب سنکہ کی مقابلہ

نشین کرونگا مگر بخلاف اسکے شیر سنکہ شہر پر حملہ آور ہوا اور کلاب سنکہ نے اندر سے قلعہ کے

کہا پانچ دن تک گشت و خون بندگان خدا کا ہوتا رہا اسی میں خبر آمد دہیان سنکہ کی آئی

[illegible]

سنگھ سرحد دار ادہ ترک محاصرہ کا کیا لیکن جمعیت بیٹھ نہ تھا قصد انکا تھا کہ قلعہ تو ترک ہست مال کو
لیجے اس سے دیوان سنگھ کو خیال آیا ملی ہوا اسی میں شیر سنگھ نے وکیل اپنا دیوان سنگھ پاس بھیجا آپنے اول
انکار کیا بعد جب وکیل نے بہت عاجزی کی وہاں سے چلا اور ملاقی شیر سنگھ کا ہوا جب آیا
صلاح ہوئی اور جنگ موقوف کیا ہی اس جنگ میں تخمینا پانچ ہزار آدمی مارے گئے اور عہدنامہ لکھا
کہ شیر سنگھ کی طرف سے رانی چند کنور کے خلاف دغا جو ہمیں نہ لاتا اور [illegible] جاگیر [illegible] لیتا
کی جو قریب [illegible] کے ہی واسطے اپنے مقرر پائی اور قرار ہوا کہ یہ امر تعلق ساتھ گلاب سنگھ کے [illegible]
گلاب سنگھ سے ہوا آپ [illegible] سوا [illegible] بار [illegible] اور قطعہ کرکے [illegible]
اور [illegible] شیر سنگھ مہاراجہ لاہور ہوا شیر سنگھ کا بیان واضح ہو کہ شیر سنگھ مہاراجا [illegible]
[illegible] فیل [illegible] جنگ [illegible] قلعہ [illegible]
[illegible] دیوان سنگھ کو طرف سے [illegible] حضرت پیدا ہوئی [illegible] شیر سنگھ کو [illegible]
کر دیا [illegible] چند روز میں اسکو گرفتار کر کے شاہ درہ میں پا بجولان قید کر دیا اور دو ہزار [illegible]
عرصہ میں بعد [illegible] رانی چند کنور جو قلعہ میں [illegible] رہا کر دی تھی شیر سنگھ نے چاہا کہ [illegible]
رہے لیکن گلاب سنگھ [illegible] پیغام کیا آپنے جب اس بات سے انکار کیا شیر سنگھ نے [illegible]
جانی ہو کر چار لونڈیاں جو ہمیشہ خدمتگذار رہتی تھیں انکو طمع زر کی دی اور ان لونڈیوں نے [illegible]
اس پارسا کو قتل کر ڈالا [illegible] گلاب سنگھ کا بڑا فائدہ ہوا اپنے دولت [illegible]
ہو گیا اور جو بیان [illegible] شیر سنگھ سے [illegible] گیا اور گلاب سنگھ کو واسطے مصلحت [illegible]

[illegible]

لیناسنگھ اور سردار جیت سنگھ اہل خاندان سندہانوالہ کو جیسے دونوں وقت جلوس شیر سنگھ مراجعت
بیس آچکے تھے اور شیر سنگھ بعد جلوس انکو چندیسے قید رکھ کر سفارش بھائی رام سنگھ کی آزاد کر دیا تھا
واسطے ملاقات دھیان سنگھ کے آئے دھیان سنگھ نے بکمال تکلم الیے شیر سنگھ کی غیبت کی اس سے
کہ فی مابین وزیر اور راجہ کے بدمزگی بھی کچھ ظہور کیا جاتے اور ایک عداوت دھیان سنگھ کی یہ بھی تھی
اور رنجیت سنگھ کو جو پانچ یا چھ برس کا تھا از دیگ اپنے بٹھلایا کرتا تھا اور بہت الفت
تا تھا اس سے کمنون خاطر اسکے یہ تھا کہ اسکو مسند نشین حکومت لاہور کرنا شیر سنگھ نے سنکر ارادہ کیا کہ دھیان
سنگھ کو علیحدہ کر دیگو وقتیکہ صورت قدرت دکھائی تھی لہنا سنگھ اور سردار جیت سنگھ سندہانوالہ
خلوت میں شیر سنگھ سے ہو کر طالب ہر گاہ کہ دھیان سنگھ نے ہمیں واسطے قتل کرنیکے آپکے بہکایا تھا
لیکن سنگھ کو کدی نہیں کرینگے لیکن ہم نمک حلال ہیں اطلاع کر دیتے ہیں چونکہ شیر سنگھ
انا سنے بھی تلوار اپنی علم کی اور جواب انکے کریکے کہا کہ بہتر کیا ہے لیکن یہ جان رکھو کہ وہ
مکر بکار اور بعد اس کے بیکہ ضرور تمہاری بھی جان لیگا وے بولے کہ اب ہم بھی نہ ہونگا بلکہ ہم اسکو قتل کر
خدمت میں حاضر کرینگے اور آپ عوض کیجئے کہ آپ ہمکو واسطے قواعد یاد فرمایا ہم اسوقت دھیان سنگھ اور
آپکے بیکو مار لیتے ہیں شیر سنگھ کو یقین ہوا اسنے ایک قرارنامہ دستخطی حوالہ اسکے کیا وا اسوقت دو کاغذ
ہو کے دھیان سنگھ پاس چلے آئے اور دستخط شیر سنگھ کی دکھلائی اور کہا اسکو کہ اگر آپ کہیں تو ہم
شیر سنگھ کو مار لیتے ہیں دھیان سنگھ بہت خوش ہوا اور انہیں سنگھ کو سب لشکر خفیہ آمادہ قتل شیر سنگھ
پر کیا غرض وہ بدکردار جو بالکل شیر سنگھ سے تہائی نہیں اسکا بالعکس بھی اور دھیان سنگھ سے کیا اور منتظر قابو

احکام مختلفه

غرض بعد چند روز کے اگرچہ شیر سنگھ مع فرزند اپنے شاہ بلور میں بیٹھا ہوا تھا کہ اجیت سنگھ سندھانوالیہ
ایک بندوق بھری ہوئی تھی لیے ہوئے واسطے دکھلانے شیر سنگھ کے آیا اور اس نے عرض کیا کہ آپکو ملاحظہ
وہ حیلہ سے قضا سنگھ واقف جو ہیں ہاتھ لینا کیا کل جو اسکی چرخی ہوئی تھی بجرد دست بند وق کا
گھوڑا دبا دی بار چل گیا اور گولی سینہ شیر سنگھ کے پار ہو گئی اور فوراً وہ مرگیا اور لہنا سنگھ جو دور
سنگھ نام لڑکے کو بھی اسکے مار لیا جب اس طرح سے کام ہر دو باپ بیٹے کا انجام کو پہونچا اجیت سنگھ طرف شہر
لاہور کے چلا اثنا راہ اور اسکا اور دھیان سنگھ کے ملاقات ہوئی آ دو لوں ملکے ہو کے داخل قلعہ ہو کر
اجیت سنگھ کے لوگ ساتھ ہی اسکے اندر چلے آئے لیکن سپاہ ہمراہی کو دھیان سنگھ کی باہر کے دالوں نے جو روکا
باہر رہے وہاں اجیت سنگھ نے دھیان سنگھ کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور ایک شخص نے
سنگھ کے اگر قرابین چلائی اور ایک گولی سر کی پیش دہان تہ تھا ہو راست بعد لہنا سنگھ آیا اور سنگھ
ارادہ تھا کہ ہیرا سنگھ پسر دھیان سنگھ اور سوچیت سنگھ برادر دھیان سنگھ کو بھی بلا کر ان دو
ہیں کام تمام کریں لیکن ہو نہ سکا یعنی ہوی اور ان کی زندگی باقی تھی وہ بچ گئے
مہاراجہ شیر سنگھ راجہ اور دھیان سنگھ وزیر کی جدا ہونے سے سنگھ نام ایک شخص
اس نے بہت دی اور اسپ کہا کہ دشمن کی فکر جلد کیجیے نہیں تو وقت ہاتھ سے جاتا رہیگا
سپاہ سکھ جو الکھا ہی کہ سب وقت چالیس ہزار آدمی واسطے کمک کے آ رہے ہو اور وہ ان
لاہور پر آیا سندھانوالوں نے جو سنا اس شخص دھیان سنگھ کی سکھوں پاس بھجوا دی اور
مسلمانوں نے انہیں قتل کیا جب ہیرا سنگھ نے قلعہ پر گولہ اندازی شروع کی بعد جنگ عظیم

احکام مختلف سرکار ... میں

اسکی بھی تلاش کرکے بندوق سے مار ڈالا و قبیلہ تخت کو دہیان سنگہ کی آگ دی گئی قبیلہ اسکی ستی ہوئی اور
اسکے ایک ڈپکی کنیز جو والی سے بہت رکہتی تہی ہر چند لوگوں نے سمجہایا نمانا اور زندہ ہی جل گئی بس فوج
اپنے اپنے کہونکے روانہ ہوئی اور دلیپ سنگہ مہاراجہ لاہور اور ہیرا سنگہ وزیر سلطنت قرار پایا و دلیپ سنگہ کا

بیان وقائع دلیپ سنگہ کہ یہ اسکا نام اصلی مہاراجہ لاہور اور ہیرا سنگہ اسکا وزیر سنہ ... تمام
جمعیت کے مشہور ہوا گلاب سنگہ کی طلب ہوئی اور وہ بسبب خوف سپاہ خالصہ کے جو اس سے بغض رکہتی تہی
... ہوا و اصل لاہور ہوا اور جب سنگہ چچا ہیرا سنگہ کا جو دشمن اپنے بہتیجے کا تہا اور پنڈت جلا ...
... ہیرا سنگہ کا تہا کہ بہتا تہا سو رانی جند والدہ دلیپ سنگہ کی راہ و رسم ... اسکی رانی ...
اپنے برادر کی چاہا کہ سوچیت سنگہ کو وزیر کرے ہیرا سنگہ خبردار ہوکے دلیپ سنگہ کو اپنے اختیار میں کیا اور
زنجیر قید کیا راجہ سوچیت سنگہ کی جمعیت کو جو قلعہ میں تہی نکالدیا اور بہت ... ہوکر گلاب سنگہ ظاہر ...
... سوچیت سنگہ کو دو ہزار آدمیوں کے ہمراہ اپنے جموں کو لیگیا گلاب سنگہ نے انکے ... طرف کشمیرا سنگہ اور پشورا ...
... دو پسران رنجیت سنگہ کے متضمن ہوا یہی کہ کنور سنگہ لازم کشمیرا سنگہ کے در پیش کیا کہ یہ دونوں ...
کی نسبت میں حکم ... اسکے پیشگاہ مہاراجہ کے ایسا ہوا کہ دونوں کو پکڑ کر قید کردو ...
جو کشمیرا سنگہ کی جاگیر تہی اور کروالہ جو قبضہ میں پشورا سنگہ کے تہا چہین لیا اور ان دونوں کو قید کرکے تمام
مال و اسباب ضبطی میں اپنی رکہا اور پچاس لاکھ روپے طلب کئے اہل افواج خالصہ نے جو سنا بہت ...
ہوئے بسبب اسکے گلاب سنگہ نے با معاملہ پنجہ طرف دیکے ... آن سے بیس لاکھ روپے
لیکر چہوڑ دیا اور جاگیریں بہی واپس کردیں کنور سنگہ کو کشمیرا سنگہ نے ... :

احکام متفرقہ

تناہ مذکور سکھ مار ڈالا ہو واضح ہو کہ جو قتل ہوئی الیہ سکھ ہو ہیں لاہور کو پہنچی ہر حاکم نے ہی کیا جا کر [illegible]

ہوا اور گلاب سنگھ نے ارادہ کیا کہ چونکہ فوج خالصہ اندر جانیکو راضی نہوئی اور جمعیت کو جو مسلمان ہو ہر ایک حاکم ہوا [illegible]

کئے اور طرفین سے مقابلہ ہوا آخر کار دونوں بھائی قلعہ سے نکل گئے اور قبضہ گلاب سنگھ کا ہو گیا اس ضمن [illegible]

جز نفاق ہیرا سنگھ اور فوج خالصہ کا سوچیت سنگھ کو جمو کدہ میں معلوم ہوئی اکثر افسر سپاہ مذکور واسطے [illegible]

لکہا لیکن آپ یکتک سوچیت سنگھ نے فی الحال ہیرا سنگھ اور سپاہ خالصہ صلح ہو گئی جب وہ آیا تب جواب دیا اور [illegible]

تم لوٹ جاؤ ورنہ تمہارا ضرر ہو گا تب سوچیت سنگھ [illegible] ایک سرائے میں سو سوار اور [illegible]

سے جا اترا اور [illegible] ہیرا سنگھ نے کہلا بہیجا کہ تم جمو کدہ سے چلے آئے ہو وہاں کو چلے جاؤ سوچیت سنگھ

نے اسکو سنا اور [illegible] دیکھ کر ہیرا سنگھ نے فوج روانہ کی جہاں [illegible] سوچیت سنگھ مارا گیا

[illegible] سنگھ [illegible]

[illegible] ہوا اور [illegible]

[illegible] گرفتار کرنیکی آخر الامر ایک خط لکہا کہ [illegible]

[illegible] اور [illegible] ہمراہ اپنے بیٹکاہ میں [illegible]

[illegible] کا حال کیا چاہیے ہیں چنانچہ ہیرا سنگھ نے خط لکہا اور وہ [illegible] آیا

یہاں لاہور میں یہ مشہور ہوا کہ عطر سنگھ ہمراہ [illegible] فوج انگریزی سے ساتھ لیکر دریا ستلج [illegible]

گیا ہی اور پنجاب میں آنیکو ہے بس فوج سکھ کی [illegible] جرنل [illegible] سنگھ وغیرہ واسطے [illegible]

گذرگاہ روانہ ہوئی اور سپاہیوں نے یہ سوچا کہ اگر اب بھی [illegible] سنگھ سے مقابلہ ہوگا لیکن [illegible]

عطر سنگھ کو بکڑ لانا قضا کر دکار بتلا فی فتین کی ہو گئی اور پہلے سوال جواب کو لہ چلنے لگا اس ہنگامہ مین کلا
سنگھ نام ایک اور سردار طرفدار مہاراجہ کا عطر سنگھ سے ملکر باتین کر رہا تہا کہ عطر سنگھ نے اسکو مار دیا بعد
جنگ عظیم ہوئی بابا بیر سنگھ اور کشمیرا سنگھ اور کئی سردار سکہ شہید ہو گئے بعد بیر سنگھ کی ارتہی آئی سپاہ خالصہ
سے اوٹہا کر فیروز پور پر آ اتری بہنوئیوں نے خبر قتل کشمیرا سنگھ کی جو بہن بیر سنگھ کو دی
سو کہ وہ قبل اسکے واسطے عفو تقصیر کے آیا تہا قدیم جاگیر دیگر روز بہ کیا منضبط فیما بین بیر سنگھ اور اسکے چچا
سنگھ کی تقاضا آیا بیر سنگھ نے مجلس عام کرکے سب ظاہر کیا کہ کلاب سنگھ نے مجہ سے خصومت پیدا کی ہی اگر وہ
چار شرطین قبول کرے تو جانا چاہیے کہ صفا ہی والا فلا اول جو تہائی پنجاب ملک کی خواہش مین دیا گیا ہے دوم
مال واسباب اور جاگیر راجہ سوچیت سنگھ کی وارثوں کو سوم تمام متاع راجہ دہیان سنگھ کی
لاہور مین حاضر رہے پس واسطے قبول کرنے ان شرطوں کے بیلی رام چند سپاہ لوگ جموں کو بہیجا
سنگھ کے بہی تیس ہزار سپاہی واسطے مقابلہ کے موجود تہے اور یہ بہی مشہور تہا کہ کلاب سنگھ کو دوست محمد خان والی
کابل اور پنچ سنگھ صوبہ دار پشاور سے بہی فوج خالصہ کی نظر کرتے اندوا مروں مستغرق ہو کر بیت لاہور
کی سفیم ہوگئی جواہر سنگھ نام برادر بیر سنگھ درمیان اگر لاہور سے جموں کو گیا اور فیما بین وزیر لاہور اور کلاب
سنگھ کے صلح کا باعث ہوا بعد اسکے عجب طرح کا انقلاب ہوا کہ جواہر سنگھ بہائی رانی کا جو امرتسر مین تہا
واپس آکر داخل لاہور ہوا اور باتفاق جمعیت نے اسکو وزیر کیا اور بیر سنگھ نکلا بہاگا ہنوز دروازہ
شہر تک نہ پہنچا تہا کہ سکہ تعاقب کرکے سر پر آ پہنچے اور وہ طرف شاہ دریکے گریزان ہوا دس بارہ
زمین طی کی تہی کہ دوپہری کے قریب اسکو سول سنگھ نے گہیر لیا اور جو اسکے ساتھ جو کہہ بہت

[illegible]

احکام مختلفہ سکھ بیان میں

کیا پہلا اسکا سکوت سنگھ بیاہا پس وزیر ہوا اور تیجے ہوا الکیلاف جو بہا کا چلا جاتا تھا ہیرا او دہری ج سنگھ کا
سنگھ کو بیٹے بہا کا سکا سنگھ قید الالہ اور ہیرا سنگھ کو لا کر دروازے لاہور کے قتل کیا اور بہ ایک قلعہ معظم ہوا
بہت سے سرکاری کو جو ہین لیکے پھر سنگھ نسون رانی اور اجیت سنگھ جو لال سنگھ ہیں وزیر کیا
پائی پھر جواہر سنگھ نے مقابلہ مشہور کلاب سنگھ کے تھیں اور تہہار اور دردم کر دیئے
طرف جموں کی وہاں روداد کا قصہ طول و طویل ہے انکا اصل گلاب سنگھ نے ہیراسنگھ کو
دیا اور لاہور کو آیا جواہر سنگھ اور ... ہر چند کہ ... واسطے ... کیا
چاہیں ہوا ان سے صلح ہوگئی گلاب سنگھ راجی ... لاہور کو واسطے وزارت ... سنگھ کو کیا
فقط جاری ... لاہور میں پہنچ کر جموں کو چلا گیا اور جواہر سنگھ وزیر مستقل ہوا اس
پشور سنگھ آیا اور رانی ... ملاقات کی چونکہ ... معظم ... نیابی آزردہ ہو کر
... اور طرف قلعہ اٹک کے جاکر قبضہ اپنا کیا جواہر سنگھ نے فتح خان ... پشور سنگھ پر روانہ کیا
دونوں جاکر قلعہ اٹک کا محاصرہ ... اور پشور سنگھ کو ... گرفتار ... ڈالا اور ...
قتل پشور سنگھ کی جواہر سنگھ بہت خوش ہوا اور حکم کیا تو پاپن شادی کی ...
سو ... بازار میں روشنی کیجاوے ... فوج خالصہ کو جو اطلاع اس امر کی ہوئی ...
انتقام ... سب جمع ہوئے اور ... پشور سنگھ کو ہمراہ لیے ہوئے ...
... جواہر سنگھ نے ہر چند کہ چاہا صلح ہو جاوے ... ہر چند کہ چاہا صلح ہو جاوے ...
راجہ لعل سنگھ اور ... رام ... دیوان دینا ناتھ ... سردار ...

[illegible]

سوار تہا اسکو بہلا کر دلیپ سنگہ کو تو زور تار لیا اور جواہر سنگہ کو گولی مار کر گرا دیا اور راجہ کو سمہرائی ...

والدہ اسکی ایک خیمہ مین لیجا کر بٹہلا دیا رانی صاحبہ بہت خفا ہوئین اور فوج والونکو سیئے اور گالیان دینے

لگین اور قاتلان جواہر سنگہ کو فوج والونسے طلب کیا بلکہ فوج پر بہی سنگہ کو تو پہونچید طلب ...

اور رانی صاحبہ کی فہمایش کی ... جواہرمل جو سابق مین دیوان سوچیت سنگہ کا تہا قید ہوا اور بیچا جواہر سنگہ

لعل سنگہ کہ وہ عہد مین ... کی خدمت توشکخانہ کی رکہتا تہا اور وقت قتل جواہر سنگہ اور جلا ...

رانی صاحبہ اور مہاراجہ دلیپ سنگہ کے سازش رکہتی تہی اور بہت موافق تہا رانی صاحبہ ... فوج

کو وزیر سلطنت اور سردار تیج سنگہ کو سالار اعلی جمعیت کا ماہ نومبر ۱۸۴۵ء اٹہارہ ... مین

مقرر کیا آخر الامر جب شش ... مین پنجاب اسطرح کا قتل و کشت عالم خلایق کا اور ...

دربار ... واسطے ... سکہون ...

فراہم کر لیا سپاہ ... لاہور سرکار ... کمپنی بہادر ...

وخوار ہونا سکہون کا اور بربادی خاندان مہاراجہ رنجیت سنگہ کی

ابتدا اسکی یون ہی ہے کہ جب کہ طالعی اور شست آئی تہی تو قتل مشہور ہو کہ ... نہین آئی

... شور و شغب اپنی قوم کے یہی ارادہ کیا کہ جو جو مواضع ... سرکار کمپنی بہادر کے ...

... مین انہین بہی تاخت و تاراج کرین اور لوٹ لیوین ... فیروزپور ...

جنرل صاحب بہادر کو خبر دی گورنر جنرل بہادر نے واسطے حزم و احتیاط کی ...

اب حکم دیا چونکہ دربار لاہور مین کمال بے انتظامی ہو رہی ہے ...

عظمت مداری کریں اور بروقت دفع تا ل عمل میں آوے اس عرصہ میں بیچ ملک سکھوں کے
افواہ عام ہوئی کہ ارادہ افسران انگریز و نکا واسطے تسخیر لاہور کے ہو چکا ہے اور بیابانی [illegible] طرفداران [illegible]
جو قریب دریا ستلج کے تھے صحیح اس مضمون کے آئے راجہ صاحب اور دیوان لعل سنگھ اور سردار تیج سنگھ سپہ سالار وغیرہ نے
بہ اتفاق یکدیگر تیاری سامان جنگ کی شروع کی اور احکام اون کے بموجب بندوبست جاری ہوا
لعل سنگھ باتیس ہزار سوار اور بیس پلٹن کیتو لیکر جانا قرار پایا اور قریب بیس ہزار پیدل اور دس ہزار
سواروں کے مع توپخانہ طرف فیروزپور کے روانہ ہوا اور ہرسہ توپخانہ اور [illegible] جب اپنے ہمراہ
استعداد دیکھی جمعیت ہمراہ لیکر جا بجا [illegible] کی فوج سنگھ کیا اور طرف دریا ستلج کے قریب [illegible]
صحیح ہو کر لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر نے بمقام [illegible] اشتہار دیا اس مضمون کا [illegible]
ترتیب فرمایا چنانچہ نقل اوسکی یہ ہے اشتہار بابت گورنر جنرل صاحب بہادر [illegible]
انگریزی بلدہ لاہور مطبوعہ تیرہویں ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۵ اشتہار [illegible]
واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو ساتھ ریاست لاہور کے [illegible] دوستی [illegible]
عہدنامہ [illegible] سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کے لکھا گیا اور [illegible]
مستقیم رہے [illegible] سرکار انگریزی کی نسبت [illegible]
موقوف [illegible] مہاراجہ شیر سنگھ بہادر کے [illegible]
اس ریاست کے ہوئی کہ نواب گورنر جنرل بہادر کو [illegible] واسطے حفاظت حدود ملک
انگریزی کے تدابیر [illegible] کرنی پڑیں اور وجہ اسکی [illegible] دربار لاہور کے

احکام مختلفہ سکہ

اور ہر چند کہ درمیان دو سال گذشتہ کے ریاست لاہور میں کمال بے انتظامی رہی اور چند چوکیں چلا
آئیں بہتیری محبت کیں اسراف سرزد ہوئیں کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے بہی چاہتے رہے کہ اگر ارتباط
قیام بہی کہ مدت دراز سے باعث امن و آسائش سرکارین ہے بدستور چلا جاوے تو بہتر ہے چنانچہ نظر کرتا باقی
دریاست کی کہ بدی نشینی ہوئی الیک پر نسبت کے سرکار انگریزی جاری رکھی تہی کچھ خیال اور رنجش نکی
ہر کہ اسطرح سے الگرد و وقوع میں آئے رہے کیا اور ہمیشہ یہ دل خواہاں رہا کہ ریاست درمیانی بہی سے انتظام سرکار
کا بدستور ہو جاوے کہ اہل دربار فوج کشی اور دغابازی سے باز آئیں اور دربار اوپر اپنے ساتھ [illegible]
ہے بہتر ہیں اور اب تک بہی توقع تہی کہ سردار لوگ اور عام رعایا اوپر اسکے اس امر کو اقتضا [illegible]
حب الوطنی کے آپ انجام دینگے لیکن اب چند روز سے ہوا کہ ایک فوج سکھ کی ارادہ [illegible]
روانہ ہوئی ہے اور سنا گیا ہے کہ روانگی فوج مذکور کی منظور رئیس دربار لاہور کے [illegible]
بموجب حکم نواب گورنر جنرل بہادر کے باعث اس حرکت فوج کا استفسار کیا اور کچھ عرصہ متعلق میں جواب
نپایا بہر کر استفسار ہوا اور چونکہ کچھ رنج دربار لاہور کو طرف سرکار انگریزی کے نہ پایا گیا لہذا لارڈ گورنر صاحب
یقین رہا کہ ریاست لاہور سے کوئی امر خلاف شرائط اتحاد کے ظہور میں آویگا اور یقینی اسکے کوئی
موجب سکہ کی مداخلت پایا وقوع منازعہ فیمابین سرکارین عمل ہاں لایا لیکن جبکہ جواب [illegible]
نہ آیا اور سامان جنگ سرافراز زیادہ ہونے لگا ناچار لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر نے موافق تقاضا وقت حکم
صادر فرمایا کہ کچھ فوج واسطے کمک اور معاونت فوج مقیم حدود کے آگے کو روانہ کیجاوے الغرض اب
کہ سپاہ سکھ بدون پہنچنے کسی رنج کے علاقہ سرکار انگریزی پر حملہ آور ہوئی ہے اور لارڈ گورنر جنرل

احکام مختلفہ کے بیان

نمبر ا

بہادر کو بنا جاری واسطے بحالی ملک اور حفاظت رعایا اور سزا دہی مجرمان سرکشوں اور مطلق العنان
استحکام عموم کے یہ تدبیر بہتر ٹھیری تمام ملک پنجاب میں حکم عالی نافذ کیا جاتا ہے کہ تمام علاقہ ریاست لاہور جو اسکے
یہی ضبط ہو کر داخل سرکار انگریزی کیا گیا ہے جو جاگیردار اور زمیندار لشکردار وغیرہ کہ
جانثاری اور خیرخواہی سرکار انگریزی کی کرینگے حقوق و مراتب اپنے اپنے بیٹے رہینگے اور نوابکو نہ زوال
اشتہار دیا جاتا ہیں کہ تمام رئیس اور سردار املاک محفوظ رہینگے بشرطیکہ وہ ... دشمن سرکار کا ہووے اور ... اسکے
اور ہتھیار جھگڑا اور انتظام اس مملکت کا ساتھ ... اور رعایا کی ... ہوجاوین اور جو کہ متابعت
کرینگے اس سرکار کے ظہور میں آوینگے ... نقصان ... ہوینگے اور جو ... کرینگے
اعمال کو ... اس طرف کو دریا ستلج ... اس ... اپنے اپنے
... کہ ہر طرح کی ... انکی ... ہوگی ... صورت صلاح ... اور ...
معقول نہ بیان ہوسکا ... اشخاص ... اور معلوم ہو کہ جو شخص
سرکار انگریزی ... جو اور ... طرف ستلج کے علاقہ جات ... ہوں اگر خیرخواہی
انگریزی کچھ نقصان اوٹھاوینگے تلافی اسکا ... سرکار ... ہوگا اور جو ... سرکار انگریزی
بالفعل ... لاہور ... واسطے اس ... گذاری
سرکار ... کی تمام جاگیر انکی جو اس طرف دریا ستلج کے واقع ہیں ضبط کی جاوینگی اور ...
اجنبی ... انتہی ... انگریزی بقدر ...
دسمبر کی اتھارہ ... سن ... کی ... واسطے ...

ملاقی فتیبن کی ہوئی اور گولہ توپکا دونو طرف سے چلنے لگا شام تک لڑائی ہوتی رہی بہت سے آدمی

انگریزی اور سرداران سکہ مارے گئے آخر وقت شکست طرف سکہون کے آئی اور وہ میدان کارزار سے بھاگے

اور لعل سنگہہ بھی مع اجل خیام و خرگاہ اپنے بھاگا ایک روز انیسوین تاریخ لعل سنگہہ بار دیگر لشکر اپنا درست کرکے

خوب لیکر نمایان ہوا اور فیروزپور کے تیار ہوکر واسطے جنگ کے آگے بڑہا فوج انگریزی مقابل ہوکر گولہ برسانے

لگی اور تمام رات گذری آخر سکہون سے جو بندوقین چلاتین اور بہت سے آدمی عسکر انگریزی کے مارے اسواسطے

صبح کو اکیسوین تاریخ راجہ تیج سنگہہ پچیس ہزار سپاہی مقابلہ پر آیا فوج انگریزی بھی واسطے دفع

غنیم آمادہ پیکار ہوئی بعد جدال و قتال کے پہر شکست فوج سکہون کی نصیب ہوئی اور لعل سنگہہ نے پیچہ

مع چند سرداران بھی اور کو چلا گیا اور لعل سنگہہ جو طرف دریا ستلج کے بھاگا بہت سے آدمی اسکے ساتھ

دریا میں فنا ہوئے اور قریب سو نور رہنے کہ جو بار مقابلہ کیا تھا پر اور تمام

ہوئے رانی جندان شکست لاہور مین سنگہہ وزیر کو پیچہ سنگہہ کر دی اور کہا کہ جو سکہہ دران سے بھاگ جاوے اسیر

اسے پکڑ قید کر دو نکی اور مال و دولت اسکا ضبط کرو نگی اس سے سکہہ ہم خوف زدہ اور ہم دلیر ہوئے

اور لعل سنگہہ امرتسر مین جاکر مقیم ہوا اگرچہ سپاہ کہ زیر حکم تیج سنگہہ کے تہی وہ قریب بڑی تہی

مقابل اسکے فوج انگریزی اتری ہوئی خیمہ زن رہی اس ضمن جمعیت انگریزی کی جابجا جمع ہونے لگی

کہ انہین لندہیانہ اور فیروزپور مین قلت رسد کی ہوئی تہی ایسے میں ماہ جنوری ۱۸۴۶ کے اتہارہ چہار

معلوم ہوا کہ انگریزون نے قلعہ دہرم کوٹ کا لیا اور بیسوین تاریخ ماہ مذکور کو سکہہ کی بدو ال فراہم ہوئی

اور سپاہ انگریزی بھی ضعف کو دور کر آتری اور مقابلہ ہوا اس فوج صدمہ گولہ اندازی توپ سکہون کے بہت آدمی انگریزی

احکام مختلفہ سکہون کے بیان میں

پہلا ہی ہے کہ آخر کار فوج انگریزی پا جنگ کنان پہنچا ہوا اپنے تئیں داخل لدہیانہ کیا قیاس کیا جاتا ہی

کہ اگر یہ صدمہ مردم ... سنگہ کا تعاقب انکا کرتے تو بہت نقصان سپاہ انگریزی کا ہوتا ...

انگریز و بنگالا ہاتھ سکہوں کے آیا اور اکثر لوگ انکے قید ہوئے از انجملہ ...

کو رو بکے روانہ لاہور کیے گئے ... سکہ فوج لیکر راجہ گلاب سنگہ کو طلب کیا ...

پہنچا پیشوین ماہ ... ہزار سپاہ ... داخل لاہور ہوا اور تمام جمعیت کو اپنی

بہ روانہ کر دیا اور ... تاریخ ماہ مذکور کی رنجور سنگہ اور سردار ... سنگہ بہ دوال کوچ کر کے لدہیانہ

سے ... میل پر ... واسطے ... فوج انگریزی

بہ دوال ... اور ... کے واسطے جنگ ...

مقابلہ عسکریان ہوا اور طرفین کو ... لڑائی ہوتی رہی آخر کار سکہ ...

بہا اور اثنای فرار بہت ... دریاے ستلج میں غرق ہوے واضح ہو کہ جب ... شکست فاش کی لاہور میں راجہ

کو بہو پہنچی ... سکہوں پر ناحق انگریز ... الزام کہا اور لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کو

لکہا سرکار انگریزی بہی ... صلح کرنی چاہی ... کو ایک خط لکہا کہ سلطنت لاہور کی

حکومت سکہ قایم رہنی ... سپاہ خالصہ کی برطرف کیا ... جواب میں نامہ کے مندرج کیا کہ

حکم پہنچنے ... جب انگریزوں ... راجہ گلاب سنگہ کو

جس وقت ہم سکہوں پر حملہ کرینگے تم نے انکی مدد کی ...

بعد راجہ گلاب سنگہ کو اپنی طرف ... سلطنت مشہور کر دیا اور پروانجات نام

صوبہ داروں اور جاگیرداروں کے جا بجا رہ رہ گئے اور آپس میں ... کوچ سپاہ کا سبب سکھ [illegible]

مقرر ہوئے سب انکے زیر فرمان رہیں اور ایلچی صاحب سے صلاح کار انکے انتظام ریاست میں جب سکھ کا

جو بانی دریا ستلج کے قریب سرحد انگریزی ہوتی تھی ایک بار حکم بیتری کی اور خندق کھدوائی اور

اضرار لوازم مورچہ نصب کئیں اور بیس ہزار آدمی لیکن بالتحقیق تیس ہزار واسطے حفاظت کے آمادہ

ہوئے تاریخ فروری کی سپاہ انگریزی اسکے وقت کوچ کر کے قریب لشکر سکھوں کے پہنچی اور

سامنا کئے دم ہمراہ بطرفین سے گولہ اندازی شروع ہوئی اس فتح سکھ کو خوب [illegible]

بہت مقابلہ سے ہو آخر الامر سپاہ انگریزی ہر حال پر اکثر فتح سکھ [illegible]

وہ توپخانہ سب بہا کا لیکن [illegible] تمام سکھ کا اتاری [illegible]

سکھ طور [illegible] نہایت [illegible]

اڑائی [illegible] سکھوں [illegible] بھی [illegible]

عین تکلیف ہو [illegible] پانی میں غرق [illegible] ایلچی صاحب [illegible]

دولت کو اپنے جمع کر کے سب کہا کہ ہمیں اگر ہماری [illegible] واسطے

اظہار اطاعت لیجے اور [illegible] حضور میں لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے بھیجوائی ہوں

ہمیں خرابات ملک کی مقصود ہے [illegible] کام [illegible] پسند کیا اور [illegible]

ہو گیا بس فیمابین سوال جواب ہو کر صلح ٹھہری اور پندرہویں تاریخ فروری کی راجہ [illegible] واسطے

ملاقات لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے مقام قصور میں آئے اور ملازمت حاصل کی اور یہ عہد و

بیان تھا اگر بیاس اور ستلج کے درمیان کا ملک قبضہ میں سرکار انگریزی کے رہے اور ریاست لاہور [illegible]

گورنر جنرل بہادر [illegible] داخل شہر لاہور کے ہیں اور بیسویں تاریخ ماہ مذکور کی سپاہ انگریزی داخل دار السلطنت

السلطنت پنجاب ہوئی اور یہ عہدنامہ صلح جو [illegible] درمیان [illegible] گورنر جنرل بہادر [illegible]

اور کارپردازان مہاراجہ [illegible] تاریخ [illegible] مطابق نویں تاریخ

ربیع الاول کی ۱۲۶۲ [illegible] میں [illegible] نیت [illegible]

نامہ صلح جو [illegible] سرکار [illegible] انگریزی اور والی لاہور کے قرار پایا ہے

درمیان لارڈ گورنر جنرل بہادر [illegible] اور مہاراجہ [illegible]

شرط اول [illegible] سرکار انگریزی [illegible] مہاراجہ دلیپ سنگھ والی لاہور [illegible]

اور [illegible]

[illegible]

شرط دوم [illegible] تمام ملک [illegible] ستلج کے واقع ہے بالکل چھوڑ دیا [illegible] سرکار

[illegible] شرط سوم تمام علاقہ کوہستانی [illegible]

ستلج کے واقع ہے تمام قلعوں اور تمام حقوق [illegible] مہاراجہ [illegible] سرکار کمپنی بہادر

شرط چہارم سرکار انگریزی [illegible] علاوہ [illegible] مہاراجہ [illegible]

[illegible] مہاراجہ [illegible]

عوض [illegible] اضلاع کشمیر اور ہزارہ سمیت تمام علاقہ کوہستانی [illegible] بیاس [illegible]

تمام قلعجات اور کل حقوق [illegible] سرکار کمپنی بہادر [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

جانبین سے ششم مہاراجہ بہادر یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ تمام فوج سرکش بعد لینے ہتیار و سلاح کے برطرف
کر دیجاویگی اور اونکی باقی فوجکا انتظام کرکے دستور عہد مہاراجہ رنجیت سنگہ کا در باب تنخواہ و غیرہ کے جاری کیا
جاویگا اور تنخواہ سپاہ ہزاروں کی دام دام جسکا دیجاویگی ہفتم بحسب ملاحظہ اپنے کہ ہر ایک سے نہین زیادہ [illegible]
سو کمنین پیادہ درست نہو سو بارہ ہزار سوار سے کل سپاہ نگہبان ہوگی اور اس سے زیادہ کرنا چاہئے تو [illegible] مگر
بحسب صلاح گورنمنٹ سرکار انگریزی کے اور جبکہ ضرورت زیادہ کرنے سپاہ کی ہوگی سرکار انگریزی کو
اطلاع دیجاویگی بعد منظوری ہاں بہرتی سپاہ زیادہ کی ہوگی اور جسوقت تمام لشکر جاویگا تب سپاہ بقدر تعداد
مندرجہ شرط ہذا کے رکہی جاویگی ہشتم مہاراجہ بہادر تمام توپخانہ باقی تمام [illegible]
[illegible] کے لایق کہیں تہین سپرد سرکار انگریزی کردینگے اور وہ ظاہر احتیاط [illegible]
[illegible] سپرد نہین [illegible] نہم دریا بیاس ستلج [illegible]
تا مشمول بہ اندس بمقام متہن کوٹ اور دریا اندس بمقام متہن کوٹ تا حد و بلوچستان در باب اراضی
کشتی سپرد سرکار انگریز ہوگی [illegible] دریا بیاس [illegible] اندر [illegible]
اور محصول پل کہ تمامی کہاٹون سے وصول سرکار انگریزی ہوگا بعد ادائے خرچ [illegible] نصفی سرکار
لاہور کو دیا جاویگا اور جو دریا ستلج کے پار علاقہ لاہور اور بہاولپور کے واقع ہے سرکار انگریزی کو
اس سے کچھ سروکار نہین ہے دہم اگر سرکار انگریزی پاس حفاظت علاقہ اپنے یا کسی [illegible]
اپنی سپاہ کا ملک سکہ مین سے ہو تو بشرط اطلاع دینے [illegible]
[illegible] ہوا کہ باسباب رسد و کشتی وغیرہ جو کچہ مطلوب سرانجام کردین [illegible] سرکار انگریزی [illegible] ادا کردیگی

احکام مختلفه

بلکه جو نقصان رعایا که بسبب عبور فوج انگریزی کے واقع ہوگا بھر دینا اوسکا ذمہ سرکار انگریزی ہے اور پاس مدعایا

کا درمیان ملکون سکہ کے جہان سے عبور فوج کا ہوگا یہ صورت ملحوظ نظر رہیگا اور ہم مہاراجہ صاحب کوئی

باشندہ اوس ملک کو بدون منظوری گورنمنٹ انگریزی کے ملازم نہ رکھینگے اور ہم پاس سکہ کے کہ جو گلاب سنگھ

دفع فساد ہمدیگر اور باعث محبت مصالحہ اور رفع شور و شر ہوئے ہیں مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر سکہ رکھی علحدہ بنام

فرمایا ہے اور علاقہ انکا مشتمل اوپر تین ضلع ستانی ہوگا جو بیچ عہد مہاراجہ کھڑک سنگھ کے اختیار میں

اور تفصیل اس علاقہ کی درمیان ایک عہدنامہ جداگانہ بیچ مہاراجہ گلاب سنگھ معز الیہ اور سرکار انگریزی

انگریزی عوض حصہ مہاراجہ مذکور کے رکھی انکی علحدہ منظور کی اور استحقاق انکا در باب عہدنامہ علحدہ

سبب ہم اگر کوئی تنازع درمیان مہاراجہ لاہور اور مہاراجہ گلاب سنگھ واقع ہوگی موجب تجویز گورنمنٹ انگریزی

فیصلہ پائیگا اور تجویز بیان کی مہاراجہ وقت کو منظور و مقبول ہوگی چہاردہم حدود علاقہ سرکار لاہور

بدون منظوری سرکار انگریزی کے تغیر و تبدل ہوسکینگے پانزدہم سرکار انگریزی کچھ مداخلت انتظام ملک

لاہور میں نکریگی لیکن اگر کسی باتیں صلاح پوچھی جاینگی تو نواب گورنر جنرل بہادر در باب دینے صلاح

دریغ نکرینگے شانزدہم رعایا سرکارین کے اور بید اخلت ہونے علاقہ سرکارین کے ساتھ سلوک

و مناسب کے سلوک کیجاینگی فقط بعد اس عہدنامہ کے اور ایک عہدنامہ دسوین مارچ سنہ اٹھارہ سے

عیسوی میں تخصیص پیرا اتھہ شرایط کے بیچ باب رکھنے فوج انگریزی واسطے حفاظت ذات مہاراجہ اور رعایا

لاہور کے اور بیچ جاگیر متعلقان راجہ بخت سنگھ اور کھڑک سنگھ اور شیر سنگھ کے اور اختیار رہنا سرکار لاہور

بیچ سبب و خزاین قلعجات وغیرہ کے احاطہ ارقام میں آیا اور گلاب سنگھ روانہ امرت سر

تاریخ ماہ مذکور کی معز الیہ کو خطاب مہاراجہ گلاب سنگھ ملا اور سولہویں کو بیچ مین مہاراجہ مذکور اور سرکار انگریزی کے
بہی بلدہ مذکور مین ایک عہدنامہ مشتمل اوپر دس شرائط کے اس مضمون کا ثابت ہوا خلاصہ مضمون ...
و سرکار نامدار انگریزی کی طرف سے سرکار انگریزی نے مہاراجہ گلاب سنگھ اور انکی اولاد ... ہو ان ...
سے قبضہ تمام ملک کوہستانی کا دیا گیا اور اس سلوک کے عوض مہاراجہ گلاب سنگھ اور انکے وزرا نے پچہتر لاکھ روپیہ بدفعات ...
رہ کے سرکار انگریزی کے دوسری ولایت یورپ کے لوگ کو نہ رکہا اور سوا اسکے مہاراجہ مذکور ایک گہوڑا اور بارہ ...
کی شالیں اپنی ہین اور تین جوڑے شال کشمیری کی سرکار مین گذرانا کرینگے اور ... قلعہ کوٹ کانگڑہ کا ...
... دار انگریزی دولت نے تسخیر ... کیا اور صوبہ کشمیر جو در عوض ... انگریز ...
کو تفویض کیا تہا والی ... واسطے قبضہ ... کیا ...
... مدد ... کی ... مہاراجہ گلاب سنگھ کی ...
... انگریزی دولت ... واسطے اعانت ... روانہ کی ... کشمیر ...
کا ہوا ... الدین ... داخل ... ہوا ... سبب ...
ثابت ... مہاراجہ لعل سنگھ ... واسطے ... لکہے تہے اسواسطے ...
... کیا اور قصور لعل سنگھ کا ثابت ہوا ...
... سے معزول ... ہی الیہ کو خدمت مذکورہ سے موقوف کرکے آگرہ کو ...
... سردار تیج سنگھ اور سردار شیر سنگھ اور دیوان دینا ناتہہ اور خلیفہ نورالدین ...
... کار سلطنت پر مامور کیے ... صاحب اس بات سے ناراض ہو اس ضمن مین حکم ...

بقیہ از قیصر

حکام متعلقہ سکہ سکھاں

مابین

فوج انگریزی کو بلدہ لاہور میں لایا اور حسب الحکم جانیکو تیار ہوئے لکہا ہی کہ اسلام تمام سرداران لاہور
متفق ہو کر تہوڑی سی سپاہ انگریزی برسبیل دوام رہنے کو لاہور میں جنرل صاحب بہادر سے سوال کیا و چند
شرایط واسطے اس امر کے چاہے رانی صاحبہ جب تو بہت رنجیدہ ہوئیں آخر الامر سب سرداران
سلکہ یہ استدعا صاحب سکرٹری پسند بہادر وزارت پر لاہور کی قرار پائی اور سرداران لال سنگہ اور تیج سنگہ
اور دیگر نایب شمار کیے گئے اور ایک قرارنامہ طرفین میں بابت رکہنے سپاہ انگریزی کی لاہور میں اور تقرر
رزیڈنٹ بہادر کی معہ دیگر چند شرایط کے لکہا گیا تاریخ نہم ماہ مارچ ۱۸۴۷ اٹہارہ سو سینتالیس عیسوی میں رقم
ہوا لیکن رانی صاحبہ بالکل خوش نہیں اسلیے کہ انکا اختیار کچہ رہا نہیں [illegible] اور لوگوں سے
سازش چاہیں خصوصاً قتل راجہ تیج سنگہ بہ منظور خاطر رانی صاحبہ کا ہوا اور واسطے اسکے [illegible]
[illegible]
[illegible] میں اور سرداران یہ حال انہوں کا [illegible] بہادر نے کیا اور گورنر جنرل صاحب بہادر
نے آخر الامر رانی صاحبہ کو مع ہمراہیوں کے علیحدہ کرکے قلعہ شیخوپورہ میں [illegible]
واسطے نظر بندی کے روانہ کیا چنانچہ وہ بیسویں ماہ اگست سنہ مذکور داخل قلعہ مذکور ہوئیں
ذکر تسخیر ملتان صاحب کتاب لکہتا ہی کہ جن روزوں رنجیت سنگہ نے ملتان قبضہ اختیار سے
اسلامیوں کے مظفر خان سے لیا تہا صوبہ داری وہاں کی دیوان ساون مل کو دی تہی اور ماہ
سپتمبر سنہ ۱۸۴۴ اٹہارہ سو چوالیس عیسوی میں جب ایک سپاہی نے اوسکو قتل کر ڈالا اوسکا بیٹا مولراج
ملتان ہوا اور جب لال سنگہ نے عہدہ وزارت میں اپنے اوسکی موقوفی کا ارادہ کیا تہا اگرچہ [illegible] اللہ کا

علیحدہ تہا لیکن بسبب اسکے فیمابین وزیر لاہور اور صوبہ ملتان کے آزردگی باہم پہنچی تہی جس

انگریزون اور والی لاہور بیچ جنگہاے دو کے صلح ہوگئی اور کام وزارت کا اختیار بیچ لعل سنگہ کے منتقل کیا

گورنر جنرل صاحب بہادر کے تصفیہ مولراج کا ظہور میں آیا اور وقت دینے اختیار سند وزارت کے تہا مولراج اگر در باب

ملتان کے سوالجواب پیش کیا تہا اور کچھ جو اپنے نقصان کی معترض نہانین لاکر پہر ملتان کو چلا گیا تہا الغرض بعد

فی الجملہ ریذیڈنٹ صاحب بہادر دلیپ سنگہ کے بیان ہو استعفا مولراج کا اظہار اور اسکے منظور سرکار انگریزی

جان سنگہ قایم مقام مولراج کا تجویز پایا بیسوین ماہ اپریل ۱۸۴۸ اتہارہ سو اڑتالیس عیسوی میں [illegible] اگنیو اور

اندرسن عہدہ داران انگریزی مع سردار جان سنگہ کو ملتان کو روانہ ہو اور ستروین تاریخ قریب ملتان

پہنچے مولراج اگر عہدہ داران مذکور کو مع جان سنگہ انیسوین قلعہ میں لیگیا واضح ہو کہ جس وقت عہدہ داران مذکور

[illegible] کے اثنا راہ ایک شخص نے بیتر اگنیو کو برچہی مار کر گہوڑے سے گرا دیا اور آپ بہاگ گیا اور

آدمی نے لفٹنٹ اندرسن کو بہی مجروح کرکے نکل گیا وے دونون زخمی اپنے خیمہ گاہ میں آئے بعد

اسکے مولراج نے منشی [illegible] رام کو ایک رقعہ معذرت کا دیکر نزدیک مجروحین مذکورین کے بہیجا

اگنیو نے نوشتہ اسکا دیکہکر عہدہ ایلچی اپنے طرف سے مولراج پاس روانہ کیے اور سکہون نے [illegible]

وہ بہی کیا پلہ ہوکر مراجعت کیے بعد مولراج نے مجلس واسطے مشاورت کے آراستہ کی لکہا ہے کہ اس

مجلس میں سپاہیون نے قران شریف سر پر رکہا اور سکہون نے گرنتہ اپنی کتاب مذہبی سر پر رکہ کر اور تہالی

اس قسم کہا کر اقرار کیا کہ ہم تا دم زیست انگریزون سے [illegible] مولراج کے رفاقت کرینگے انکی

قوی دل ہو کر سرکشی اختیار کی انیسوین تاریخ قلعہ سے عیدگاہ پر کہ وہان کچہ سپاہ انگریزی

اتری ہوئی تھی گولا اندازی شروع ہوئی اور میر الگنور اور لفٹنٹ اندرسن دونوں صاحب [illegible]

جبکہ لاہور میں پہونچی جمعیت انگریزی ہر چار سو [illegible] پر رزی [illegible] ہاں [illegible] تازہ [illegible]

یہاں لاہور میں [illegible] گنبد قبور کا بند [illegible] گنگارام منشی مہارانی صاحبہ کا اور کہان سنگھ [illegible] والا [illegible]

ایک سوار اطلاع پیے رانی مذکور کی قتل افسران [illegible] اور [illegible]

ایک جمعیت [illegible] حالا [illegible] کر لیا لیکن یہ راز مذکور فاش ہو گیا اور [illegible] اور تین [illegible] گنگارام اور

[illegible] حکم [illegible] اور رانی [illegible]

[illegible] الگزنڈر [illegible] ہار [illegible]

[illegible] انگریزی [illegible]

افسران انگریزی کی [illegible] قلعہ ملتان کا قبضہ میں [illegible] اور [illegible]

[illegible] انگریزی [illegible] داخل ہو کر [illegible] لاہور [illegible] اور [illegible]

قلعہ میں [illegible] راجہ شیر سنگھ [illegible]

[illegible] انگریزوں [illegible] افسران انگریزی [illegible] مقرر [illegible]

[illegible] مقررہ [illegible]

سوا انکے بہت [illegible] گرفتار ہوئے تمام ملک اور مال اور جواہر گران بہا [illegible]

ضبط سرکار عظمت مدار انگریزی ہوا فقط چار لاک روپے سالانہ واسطے دلیپ سنگھ کے مقرر ہوا

اور مہاراجہ مذکور مع نونہال سنگھ خلف مہاراجہ شیر سنگھ اور انکی رانی [illegible] فروری

احکام مختلفہ

میں فرخ آباد کے فتح گڈہ میں داخل ہوا اور جو جو سرداران بنگلہ کہ شریک فتنہ و فساد تھے قید کیے گئے اور جو
رہے سو وہ بھی صلح طلب ہوا اور موافق سرکار انگریزی کے خطاب و جاگیر سے بہرہ وافی پایا اور اپنی چند اجو
ہوئے تھے انہیں سپنے وہاں سے کرنے کا ارادہ کیا اس عزم فاسد سے اسکے ارباب
ہو دو باتیں اسکے قلعہ چار گڈہ کا تجویز پایا جب وہ وہاں پہونچیں پہر انکی
لگی اور انکی صورت ایسی کچھ خیال کے
دیا کرتا تھا اسی طرح دیوان کیا تاریخ اگست کی ۱۸۵۸ء اٹھارہ سو
شہر الہ آباد
وہیں لاش اسکی پہونکدی گئی کیفیت جوہر الماس سے قطعہ کوہ نور کی
بطریق تحفہ ۱۸۵۰ اٹھارہ سو
ملکہ انگلستان کے جواہر خانہ میں خاندان راجہ رنجیت سنگہ کی یادگار ہے
حسب الایما لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے یہ ہیرا
سے بہا سمجہ کو کوہ نور زمانہ ہندوستان میں ابتدا عہد سے ریاست راجہا
حکومت راجگان عظیم الشان کے بیت السلطنت میں انکے تہا اور جب عروس سلطنت ہندکی
بادشاہان اسلام ذوی الاحترام کے ہاتھ لگی پہلے جو ہند کو قبضہ اختیار میں علاء الدین
آیا پہر تا عہد حکومت والدہ سلطان ابراہیم خواتین سلاطین خاندان کے
بیت میں ہو کر ان تہا مذکور خزانہ بادشاہ سلطان موصوف کے

شہزادہ ہمایوں نے جب تصدق کرنا اس گوہر کا بحکم بے نظیر سبحان خالق اور حکام صادق قدر با ظہیر الدین
محمد بابر شاہ نے در عوض اسکے آپ تصدق ہوا بکاہ شہزادہ کا ہو اصیا کہ دفن اولیں کے بعد اس عہد کے شہنشاہ
اختر محمد شاہ کے دار السلطنت دہلی میں محفوظ و مصئون رہا اور محمد شاہ نے نادر شاہ والی ایران کو تاج بدل کر اور
کوہ نور کو ولایت پارس کو لیگیا اور یہ بھی لکھا ہی کہ محمد شاہ نے شکریہ میں تاج بخشی کے ہنگام نادر شاہ کو دیا
بعد قتل کے سلطان ایران کو گیا اور نادر شاہ نے بیٹے ... اور لعل کے اسکا نام کوہ نور رکھا جس نادر شاہ قتل
ہوا کوہ نور کریم خاں کو نصیب ہوا اور جب کریم خاں ... سے ہوا جعفر خاں پاس آیا اور بعد جعفر خاں کے لطف علی
خاں کے ہاتھ لگا پھر لطف علی خاں بن جعفر خاں کے اسکو ملک اپنی کا ... سطح ... پر
رہا اور جب سلطان آقا محمد خاں قاچار نے لطف علی خاں سے شمشیر کرا لیا لطف علی خاں تھا کا جوہر
باندھ ... ہوا اسکا ... مذکور قلعہ بم کو جو تعمیر کیا ہو ہمیں گا تھا ... لیکن
روزگار ... سے مقابل ... ہوا آوش ... جو ہر کو ... لطف علی خاں نے قندہار میں آکے احمد
ابدالی نے جو ... سوار ... طلب کیا اور ان سے ... جو ہر ... آیا و ... آئے کر ... شہنشاہ
بعد ... محمود ... شاہ ... کر کے ... خاندان میں ... شاہ
زمان ... ہزار ... قلعہ ... میں ... زمان ... کوہ نور کو ...
دیوار میں قلعہ کے پوشیدہ کردیا اور جب شجاع الملک ہوا ... قلعہ سے اسکو نکال لیا ...
محمود شاہ شجاع الملک پر غالب آیا اور شجاع الملک حالت ... میں ... ملک ... رنجیت سنگھ کے
مقام راول پنڈی میں اگر اقامت قبول کی ... شجاع ... وفادار ... زوجہ ... ہا ...

اس اثنا میں عطا محمد خان حاکم کشمیر نے شجاع الملک کو واسطے فرمانروائی خطہ کشمیر کے طلب کیا پس شجاع الملک
مسنصور ہے راجہ رنجیت سنگھ کے خاتونکو اپنی راول پنڈی میں چھوڑ کر کشمیر کو روانہ ہوا بعد اسکے خاتون مذکور
راول پنڈی سے لاہور میں آکر اقامت کی اور شجاع الملک جو میان کشمیر کو پہنچا عطا محمد خان نے اسکو قید کیا
قید کیا بنا بر وحشت از جو ساحہ خواہش فاسد ایکم حرم شجاع الملک کی ہوئی اسنے رنجیت سنگھ سے کہا اگر
تمہاری تاکید سے شجاع الملک کی رہائی ہو تو میں مقابلہ میں احسان کے کوہ نور تمکو دونگی رنجیت سنگھ نے اقرار
کیا اور کشمیر فتح کر کے شجاع الملک کو چھوڑا لیا پس شجاع الملک لاہور کو آیا اور رنجیت سنگھ نے [illegible] لاکر [illegible]
[illegible]
[illegible]
در ان کوہ نور کا اور قیمت [illegible] قرار [illegible] قیمت [illegible]
ایک قوی جوان ایک پتھر طرف بلندی آسمان کے پھینکے اور ایک [illegible] اربعہ میں اس [illegible] کی اراضی [illegible]
مذکور رنگ زر وجواہر سے بھر جاوے اور بعض لوگون کے نزدیک وہ منحوس ہے نام اسکا [illegible] ہوتی ہے
واسطے دفع نحوست کے یہ تجویز ٹھہری ہے کہ ایک قیمت مناسب واسطے اسکے قرار دیکر اسقدر روپیہ خزانہ عامرہ
سے ملکہ شاہ انگلند کے [illegible] کیے جاوین فقط فصل [illegible] ملکہ انگلنڈ و وزیر اعظم و لارڈ گورنر
صاحب بہادر گورنر [illegible] مع خطابات اسکے جو فی زماننا زندہ و موجود ہیں یہ ہیچمدان [illegible] چاہتا ہے کہ [illegible]
خورشید کلاہ ملکہ انگلنڈ جو مسند آرائی حکومت ہیں نام انکا کوئین وکٹوریہ ہے اور [illegible] ملکہ [illegible]
کا پرنس البرٹ صاحب بہادر ہے اور عقد مزاوجت ہر دو کو [illegible] فرمانروائی و سلطانی کا [illegible] میں

احکام مختلفہ کے بیان میں

تاریخ فروری ۱۸۴۴ سنہ اٹھارہ سے چوالیس عیسوی میں جلوہ ظہور کا پایا ہے ریورنڈ کی الاملاء میں اور دور
دولت انگلیشیہ یا جون ۱۸۴۴ سنہ اٹھارہ سے چوالیس عیسوی کے لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر ہیں اور جو کہ ... قانون
ہیں پس عمل انگریزی ہی طرفی کورٹ آف ڈائرکٹرس کے بنا انتظام ہیں لارڈ ... اول
صاحب گورنر کلکتہ دوم لارڈ صاحب بمبئی یا تیجر صاحب بہادر سیوم لارڈ صاحب الفنسٹن بہادر ... نقش نگین لارڈ صاحب
... بالفعل ہو رہیں ہو بہو منقول المسمی اعظم الاخبار مطبوعہ چھاپہ ... ہندوستان عظیم
شیر خاص حضور فیض گنجور حضرت ملکہ معظمہ رفیع الدرجہ انگلستان سید الامرا ایرل ... اندرو ایرل
... گورنر جنرل بہادر ناظم اعظم ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند ۱۸۴۴ سنہ اٹھارہ سے چوالیس
عیسوی انتہی اور ... ایک ... اور دوسری قسم ... فہرست ایلچیان بموجب کتاب انداز
اول ایلچی حیدرآباد دکن ایلچی لکھنؤ ایلچی ... راجپوتانہ ... ایلچی بھوپال ... قسم دوم
سوم ایلچی دہلی القاب ایلچی ... منقول اخبار ... اشرف الامرا معظم الدولہ امین الملک اختصاص
یار خان ... طامس تہیو فلس مٹکلف صاحب بارونٹ بہادر فیروز جنگ فرزند ارجمند وفادار ...
سلطانی انتہی اور انہیں ولایت سے آئے ہوئے کئی روز ہوئے کہتے ہیں کہ اب وہ ہندوستان میں
اور ایلچی گوالیار ایلچی ناگپور ایلچی اندور ایلچی ... ایلچی ... اباد اور چند ایلچی ہیں بہت کلان
ایلچی راجپوتانہ مثل مالکم صاحب بہادر کے جودہ پور اور جیسلمیر وغیرہ میں بھی ہیں اور ایلچی ...
اور ایلچی تروان کور ایلچی نواب کرناٹک ایلچی نیپال اور کمشنران میسور ... اور ایلچی بوشہر
... واسطے معاملات تجارت سرکار کمپنی بہادر کے مامور ہیں سوا ان ایلچیوں کے جو

جمع اصلی یکی تحویر بیوربی بیست سه شانزده صوبه هند بموجب یادداشت یاد نمایندگان صوبه جات

با وعرف دهلی آینه سرکار آگره عرف اکبرآباد بارا سرکار الهآباد آینه سرکار صوبه اوده عرف اجیدیه

بنگاله سولاسرکار گجرات نو سرکار عظیم آباد عرف پتنه پانچ سرکار اوده پانچ سرکار مالوه آینه سرکار اجمیر

سرکار کشمیر قندهار ته‍ته بکهر سنده چار سرکار ملتان تین سرکار لاهور عرف پنجاب کابل آینه سرکار

حساب اصل و مخارج هندوستان بموجب یادداشت افغانستان سوبه لاهور و دکن

جمعیت بنگاله و اکبرآباد و سیتی و بدرا حسن مطابق

۳۲۱۴۱۸۳۰۶

بنگاله جمله اینه کرور بیالیس لاک نوبا هزار ... روپیه — وصول الهآباد پانچ کرور گیاره لاک ... ده روپیه

... پانچ کرور ... لاک ... روپیه — وصول ... دو کرور ... لاک ... روپیه

وصول ... سرکار ...

۳۰۱۳۱۰۲۰۱۱

۱۰۶۵۴۳۲۱۳

خرچ بنگاله اینه کرور ... لاک ... هزار ... روپیه — خرچ اکبرآباد دو کرور ... لاک ... هزار ... روپیه

خرچ ... دو کرور ... لاک ... هزار اکیس و اتهاره روپیه — خرچ ... چار کرور ... لاک ... هزار ... اکیس روپیه

باقی

۲۵۶۰۸۶۹۸

بہر حال سرکار عالی مدار کمپنی بہادر میں داخل ہو سکتیں فقط مختصر احوال میں مہم پنجاب چند کہ وہ ملک سندھ

دکن سے خارج ہے باوصف اسکے چونکہ یہ دفتر حالات میں متعلقان سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے ہے اور [illegible] ولایتی [illegible]

کچھ علاقہ نہیں ہے بعد فتح لاہور ہندوست ملک پنجاب صاحبان عالیشان کو [illegible] دریافت ہوئی [illegible]

بالکل اس سے اجنبی نہیں ایک نقل اشتہار نامہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر [illegible]

اور جمیع سندوں کی بھی نقل اشتہار نامہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر ہند مشتمل [illegible]

جو فاخر گا اخبار لاہور مسمی چشمہ فیض سے ترجمہ بیسویں جون سنہ ۱۸۵۱ [illegible]

جناب نواب گورنر جنرل ہند دام اقبالہ نے اطلاع دہی خاص و عام یہ اشتہار دیتے ہیں کہ [illegible]

کہ دولت و تار اور شاہ [illegible] جدال و قتال کا گرم بازار [illegible]

شامل علاقہ رہی [illegible] کیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ [illegible] سابق آوا کو [illegible]

سے علی اور قبالی وہاں [illegible] اراکین سلطنت معزول کرکے مقید کیا اور اسکے بھائی کو تخت پر بٹھایا [illegible]

فی الفور [illegible] روانہ کیا [illegible]

ایلچی [illegible] دربار میں حاضر ہوا [illegible]

لائق مقابلہ نہیں اور نہایت عجز و انکسار سے اطاعت [illegible] سرکار میں [illegible]

جو کچھ سرکار کا حکم احکام اپنے دربار میں [illegible] مشتہر کیے ہیں [illegible]

اتنی درخواست ہے کہ جو علاقہ [illegible] سرکار [illegible]

چنانچہ [illegible] عرض حضور اپنی [illegible] التماس [illegible] آوا کو معزول [illegible] فرمایا

اور اسوقت کہ دور تھا سابقہ کو رفع کریکے سلسلہ محبت و اتحاد و یکجہتی کو فیمابین گورنمنٹ ہند و سلطان
او استحکام کیا پس ایران وکیل کو مع مسودہ صلحنامہ و خریطہ اسمی شاہ اور ایلچیان انگریز کے رخصت ہو کر اپنے
ملک کو گیا اور حضور میں اپنے بادشاہ کی حاضر ہو کر کاغذ مذکور پیش کیے اور جو کچھ پیغام ہمارا زبانی تھے وہ بھی گذرانے
چنانچہ بادشاہ اوسنے فوراً صلحنامہ کو مزین بدستخط اپنی کرکے مع جواب خط متضمن منظوری احکام سرکاری برضا و رغبت
خود بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر ہند ارسال کیا اور جسقدر فوج پر ہماریکو بندر بوشہر کی تو رہین جا بجا مقابلہ
نزدیک نہیں تھی اوسکی طلبی بھی احکام جاری کیے گئے بلکہ برملا اجازت دی کہ اس مقام پر سرکار کو قلعہ بنانیکی
احتیاج نہیں سوا اسکے ایران میں جو کہ اکثر قیدی سلطنت کے تھے اونسبکو بمقام رہائی دیکر عزت و آبرو سے رخصت کیا اور
اپنے ملک میں اشتہار دیا کہ نہیں کسیکو سرکار سے ... صورت فتنہ و فساد باقی نہیں اور اسیطرح آشتی و صلح
علی العموم دونوں ملکداریوں کی خلقت خصوصاً سوداگر وغیرہ ادہر اودہر بےخوف و خطر آمد و رفت رکھیں اور اپنا
مال و اسباب تجارت خرید و فروخت کریں علی ہذا القیاس جبکہ مراسلہ شاہ موصوف مع عہدنامہ صلح سلطنت
اسوقت مطابق اسکے اشتہار دیا گیا اور منادی ہوئی کہ علاقہ شمالی ایران و بیکہ و سمت جنوبی انکو بعملداری
آہ واگذار کیا جا ان سرکار مقرر ہوا اور جسقدر افواج کثیر بحری و بری جو جا بجا اس ملک میں
واسطے لڑائی کے آئی تھی اب تمام سپاہ اپنے اپنے مقامات پر رخصت ہو جائیگی اور صرف اسیقدر فوج کہ
جسقدر وہاں کے انتظام کو کفتی ہو اس ملک میں رکھی جائیگی جناب نواب گورنر جنرل بہادر بحصول اس
فتح خداداد کے شکریہ جناب ایزدی ادا کرکے جمیع صاحبان ملازمان سرکار انگلیشیہ کو خصوصاً ان
جو اس لڑائی میں شامل تھے مبارکباد دیتے ہیں اور انکی جوانمردی و بہادری کمال خوشنود اور

احکام مختلفہ کے بیان میں

احکام مختلفہ کے بیان میں

ہوکر ہر ایک کے حسب لیاقت بمناصب فرمائے گئے جیسے مہینے کی تنخواہ تمام سپاہ مستقلہ مہم مذکور کو بطور انعام
مرحمت فرمائے ہیں اور نیز مراسلہ متضمن اس خوشخبری اور مبارکباد کے بحضور ملکہ معظمہ انگلستان
اور رقعہ ہی گشت میں مرسل ہوئے اور واضح ہو کہ جناب سلطان آوا والئ ریاست مذکور اس عہد نامہ صلح کی
شرائط پر مستقیم اور قایم رہکر کوئی خلاف ورزی نکرینگے تب تک سلطنت دیگر بھی انکا شریک نہ ہوگی بحال ظہور
میں آوے گی جب فیصلہ اس سلطنت کا اشتہار دیگر [illegible] وہاں سے مراجعت کیے اور تمام جمعیتیں
بری اور بحری اپنے اپنے مقاموں کو روانہ ہوئیں اور ابتداء آغاز سنہ ۱۲۶۰ بارہ سو ساٹھ ہجری یعنی شروع سنہ ۱۸۴۴ اٹھارہ
سو چوالیس عیسوی سے [illegible] کی تمام [illegible] عہد نامہ جدید کی [illegible]
سے [illegible] دفتر [illegible] آئندہ جو کہ عمل
اور [illegible] فکر و نظر کا کیا [illegible] کا بین سرکار
نواب نظام الملک آصفجاہ بہادر اور سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے ہم خلاصہ مضامین
عہد نامجات [illegible] و الا شان و نقل ترجمہ بعضے خطوط واضح ہو کہ یہ عہد منتخبہ
آصفجاہ بہادر کے انگریز صاحبوں کے جب کہ ہندوستان اقلیم ہند میں بالا مذکور ہوئی تاراج دکھن بھی بیچ
تا بر تجارت صادر و وارد تھے اور خدمتیں نواب ممدوح کے عرائض وفا و اخلاص گذرانیدہ کیا کرتے
تھے بہ سبب نورتن جیسے وردی ارکاٹ کی انور الدین خان کو عنایت کی تھی انگریز علاقہ تجارت
وارد چینا پٹن ہوا اور بنا دوستی کی خان موصوف نے مستحکم کی چونکہ فرنسیس بھی اسی بندر
بہو کچیری میں سکونت رکھتے تھے اور فیما بین ہر دو قوم کے نزاع ولایت کی تھی ایک ہونا دوسرے کا استیصال

چند سے چلے گئے حتی کہ نواب نے دنیا سے انتقال فرمایا اور نواب ناصر جنگ ان کی جا پر دکن میں قائم ہوئے

جب وہ بھی بباعث نامساعدی روزگار کے جیسا کہ دفتر دوم میں گذرا اسیر اجل ہوئے تو زمام ریاست دکن

قبضہ میں مظفر جنگ ہدایت محی الدین خان نبیرہ مغفور مآب کے آئی اور بزرگی انہوں نے راہ پیدا کی

کو ملازم رکھا اپنا کیا پس عہد میں [illegible] کو بیگہ قتل نواب الیہا کا مطلوب میں آیا جیسا کہ گذرا اسی عہد میں

بھی مارے گئے اور ریاست کا ہر طرف اولاد کرام نواب سعید مآب کے منتقل ہوا یعنی آصف الدولہ نواب صلابت جنگ

و مسند نشین ہوا اس ریاست میں محمد علی پسر الیہا [illegible] جان انگریز [illegible] شاہ [illegible] والاجاہ

و مسند مختاری اور خلعت خاصہ [illegible] کی حاصل کی اور [illegible] آصفیہ [illegible]

وہ ملک اور بھی زیر تصرف [illegible] صلابت جنگ [illegible] عہد میں [illegible] مچھلی بندر کا ملک [illegible] قبضہ میں فرانسیسیوں کے [illegible] کیا

کو جب خواہش انگریز معاف کیا اور فرانسیسیوں کے اخراج کا بھی عہد فرمایا پس [illegible]

[illegible] سنہ ۱۱۷۵ [illegible] عیسوی مطابق سنہ [illegible]

میں نواب صلابت جنگ نے اول عنایت کیا لکھا تھا [illegible] آپ ہی نے

الملک آصف جاہ ثانی میر نظام علیخان بہادر نے امیر الممالک صلابت جنگ کو بیچ قلعہ بیدر کے نظر بند

فرمایا اور آپ بنفس مستقل ہو کر قول و اقرار کو برادر کے نامنظور کیا پس سرداران انگریز [illegible]

سنہ ۱۱۷۶ [illegible] عیسوی مطابق سنہ [illegible] پادشاہ دہلی سے سند

ملک شمالی سرکار وغیرہ کی جو تصرف [illegible] آصفیہ کے تھا حاصل کرکے واسطے اخذ اسکے

جنرل کلود صاحب کو مع سپاہ کرناٹک کی طرف روانہ کیا اور پھر [illegible] فرانسیسیوں کا [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

دکن بھیجے وہاں تھا او تھا و پابندگان عالی اصغا فرمایا کہ عزم مہم کرناٹک کا بالجزم فرمایا بعد چند روز کے محمد علیخان نے اطاعت حضور کی قبول کی اور چونکہ حیدر علیخان نائک دشمن جانی انگریز کا تھا مخالفت حضور کی

ایسے وقتمیں غیر مناسب جانکر بارہ ہزار روپیہ نذر دیا کہ جنرل مذکور یعنی کلو صاحب کو ملاقات حیدر آباد میں رخصت

کیا بعد اسکے جنرل صاحب نے یہ سوال پیش کر کے دوسرا عہدنامہ بندگان عالی سے بتاریخ ۱۲ ماہ نومبر

سنہ ۱۷۶۸ عیسوی مطابق سنہ ۱۱۸۲ ہجری کے اس مضمون کا لکھا خلاصہ مضمون

عہدنامہ دوم سرکار کمپنی بہادر پانچ لاکھ روپیہ سالانہ راجہندری اور ایلورکا اور دو لاکھ روپیہ

اور یعنی کرنی کے عوض سرکار آصفیہ میں داخل کرنا کریں دولاکھ کا موضع کنتور جنکے بدلہ میں

ہمراہ دولت آصفیہ رہیں انکی جاگیر میں رہا اور بعد وفات انکے وہ ملک بھی سرکار کمپنی بہادر میں

اور دولاکی جمعیت انگریزی واسطے درستی امر متعلقہ حیدرآباد حاضر خدمت رہیگی چنانچہ اس جمعیت

سرکار دولتمدار رہیگا اور جنرل اسمتھ صاحب مع فوج انگریزی حاضر ہو کر حسب ترکیب رکن الدولہ بہادر

کی ملازمت حاصل کیے اور اسطرح عہدنامہ ثبت کیا فیمابین سرکار کے قائم ہوئی اور انگریز واسطے

[illegible] نائک کے مستعد ہوئے لیکن اس ارادہ بھی موافق تھا آپ بھی اس ارادہ سے لکھا بھیجا

مع فوج انگریز دو [illegible] کرکے سرحد میں حیدر نائک کے پہنچے تھے کہ منجملہ مخالفت حضور کی [illegible]

اور طبیعت رکن الدولہ کی امید وار موافقت کا ہوا چنانچہ نوکر سنقرلو تھا لیکن پاس خاطر دیوانی کی قبول فرمایا

سامان روانگی ہوا جنرل اسمتھ صاحب نیک دربار عالی کا دو کوس پاکر بعد رخصت جانب مقصود کے

کیا پس حسب الحکم حیدر علیخان متفق ہو کے جنرل اسمتھ صاحب سے موضع کاویری پٹن پر

احکام مختلفہ کے بیان میں

جنگ ہوئی اول جنرل صاحب بجھوت مضروب ہو کر ترناپلی کو چلے گئے اور وہاں سے جمعیت کثیر ہمراہ لیکر پھر

آ کر دوبارہ لڑائی پر مقابلہ ہوا اس میں فتح جنرل صاحب موصوف غالب آئے حیدر علیخان کا دیر تک پیچھا کیا اور

حاکم طرف ثانی کے کوچ کرنے سے محمد علیخان والاجاہ بحال معاینہ کرکے اب تک درمیان ہوا اور صلح بندہ کیا

ساتھ افواج انگریزوں کے تحریک کی رکن الدولہ صاحب نے صدر الدولہ کے جینا پٹن کو گئے اور عہد

کر کے بعد حاضر جناب گورنر اول صاحب سفیر گورنر صاحب بہادر ہمراہ آئے ملازمت حضور کی حاصل کیا

سراج الدولہ والاجاہ اور گورنر صاحب بہادر کے کہ درا اس وقت تمہارا ہمرکاب ہے حاکم ارکات والاجاہ

تاریخ فروری کی سنہ استر اسی اور سنہ مطابق سنہ گیارہ سی ایکاسی ہجری ثبت ہوا کہ جسمیں

خلاصہ مضمون عہدنامہ سوم اور اطرفین کے بالا گھاٹ کا ملک حیدر صاحب سے اضلاع

سے افواج انگریزوں کے کرنا اور اسکا درست رکھنا دوسرے آن حضور کیا کرنا اور ہر ایک کو اسکی حد پر

طرفین افواج انگریزوں کے دو پلاٹن متعین رکھنا نواب نظام الملک رہنا اور خرچ انکے سفر کا ذمہ سرکار

انہی لیکن عمل اسکا ملتوی رہا نسبت جناب کے رشوالاپی فرانسیس کو مع جمعیت اور توپخانہ نوکر رکھا اور

بارود بندوقیں وغیرہ انہیں نے پانڈیچری سے منگوا دین یہ اخبار سنہ استر اسی مہینہ علیوی

سنہ گیارہ سی اکیاسی ہجری مچھلی بندر کے سرداروں نے گورنر صاحب مدراس کو لکھا اور گورنر صاحب

کلکتہ کو اطلاع دی بعد اسکے یہ حکم صادر ہوا کہ بعد کیف فرانسیسوں کے اخراج کا بندوبست کرنا اور

نظام الملک بہادر سے کہنا کہ اپنے برادر کی فہمایش کریں کہ وے فرانسیسوں کو نکال دیں

ہم ملک پر پانٹ جانب کے قبضہ کر لینگے یا کنٹور جاگیر انکی سپرد ہمارے کردو ہم اسکا سالانہ

[illegible]

پہونچا پاکر نیلے اور نجات بہ فوج ہوا دو بنا بر سوال جواب اسکے ایک سفیر انگریزی حضور میں بند کا تھا کہ آیا

اور اظہار مدعا کیا حضور نے اسکے ایسے تحمل سے فرمایا اور برابر پاس اپنے ایک ہم کو بنا بر رفع اس کے دستک ...

لکھا ہو قریب دو برس کے ہے حضور نے بہ نسبت اس امر کا ہوا ہے چونکہ اس عرصہ میں سرداران انگریز نے ...

با ضابطہ لکھے آخر الامر سنہ استا اسی عیسوی مطابق سنہ ۱۱ گیارہ سو نو ہجری نجات خود بیان ...

چونکہ انہی بھی خوف ... علی خان کا تھا موافق سردار ان انگریزوں کی حمایت سے انکی ادلی ...

کیا کہ تم کو سوار کا ملک بطرف ... اپنے پاس رکھ کر اسقدر زر نقد بہاری کا ماجرا کرو کہ ہم سپاہ فراہم ...

نہ ہو اور دیگر امور میں مخصمت ... دیں ... ہم بدلہ اس کے تمہاری جمعیت رکھینگے ... الکھا ... سرکار

سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر قبضہ ایا بلدہ مذکور پر کہ جسکو اقبال انگریز ... سو اسوقت ...

[illegible]

... خلاصہ مضمون اسکا القصہ ... جمعیت ... چونکہ ...

... و ... میں ایا ... خاطر گرامی ہو اور ملازمت جمعیت انگریزی نجات ... کیا

آخر الامر وہ ... نکل جاویگا اور ... حضور میں ...

... رکھیے اور ... انگریزوں سے ... بہادر ...

... لیکن چونکہ ... موافق تہا اسکی اعانت ... بہادر

... بعد ... سرکار کمپنی بہادر ... روانہ ... ایک ... صوف

... سنہ ... عیسوی مطابق آٹھویں ربیع الثانی سنہ ۱۲۰۹ بارہ سو نو ہجری ...

[illegible]

وارد معمورہ ہو کر ملازمت نواب کی حاصل کی اور تحفے ولایتی گذرانے اور تمام کیفیت

کی بندگان عالی سے مفصل احوال برادر کا اپنے زبانی مسٹر مذکور کی سنکر رنجیدہ ہوے اور خفگی

تھے بہار سے مقصد تھا کہ یہیں دخل نہ پاوے اب احتیاج نہ تھا جیسا سابق کی نہیں صاحب نے گذارش کی کہ اگر

ہم سیاست کرینگے تو حیدر علیخاں کا قبضہ اس ملک پر آجاوے گا فرانسیسوں کی ضرور ہو جاتا اور واسطے

بر طرفی فرانسیسوں کے سوال کیا کہ اسکا رکھنا آپکو مناسب نہیں ورنہ ہوا کیے تو جنگ فرمایا کہ اگر میں اسکو جواب

دونگا تو نامردہ مشہور ہونگا یا حیدر علیخاں ایک کا نوکر ہو جائیگا کہتے ہیں تب مسٹر مذکور کستاخ ہو کر بولا کہ

میں پانچ لاکھ روپے سالیانہ جو بابت راج بندری وغیرہ کے داخل ہوتا ہے تبتک بر طرفی سپاہ فرانسیس کی

زر مذکور نہ ہوچکیگا نواب غصہ سے فرمایا کہ معلوم ہوا انکو ہمسے اتحاد منظور نہیں خیر کیا مضائقہ

جنگ کے اسباب فراہم کرنا ضرور ہوا واضح ہو کہ یہ تقریر مسٹر موصوف گذارد کورٹ صاحب بہادر کلکتہ ہوئی

ایسا ہو کہ خطا کونسل کی اور قصور مسٹر ٹانڈ کا کہ وہ بے اطلاع نواب نظام الملک میر نظام علیخاں

بہادر کی کنتور کا ملک اپنے قبضے میں کیا اور کیونکر سوال بر طرفی سپاہ فرانسیس کا زبان پر لایا

اسواسطے کہ نواب نظام الملک آصفجاہ بہادر دوستدار کمپنی بہادر ہیں بہت ... بالفعل

بر طرفی فرانسیس کو نوکر رکھا ہی کیا اندیشہ ہی آئندہ کسو جانب ... طرف روانہ کر دینگے خصوصاً

نا مناسب تہی اور غرہ نومبر سنہ ۱۷۷۹ عیسوی مطابق سنہ ۱۱۹۳ گیارہ سو ترانوے ہجری

ملت و صفا حضور کو ارسال کیا جسمیں الزام طرف ہر دو صاحبان مذکور کے تھا چنانچہ خلاصہ مضمون

اسکا یہ ہے ... اور ... بالتاکید لکھی کہ بار دیگر اسواسطے جواب نظام الملک بہادر

تیسرا دفعہ

احکام متفرقہ کے بیان میں

احکام مختلفہ کے بیان میں

سے نہیں کرتا بلکہ وہ کے کلام زبان پر لاتا کہ جس سے صحبت زیادہ ہو لکہا ہے کہ خود ہے جو اس مسعقد کو مطالعہ فرمایا

حکیم دل القدس منزل سے زایل ہوی اور موافقت کسی بہادر کی بدستور نہیں رہی اور ارشاد کیا کہ بادہ

کو نواب صاحب مدراس سے کلام ہیچ مقدمہ کہ درپیش ہو کا ہم کو نواب صاحب بہادر کلکتہ کو لکہا کرینگے تو صحیح

ہنول صاحب جو یہ سنا ایسا کہا کہ ایک معاملہ کا سوال جواب جو سرکار ان ہوا خلاف آئین اور دور

عیب چینی کو نواب صاحب بہادر کلکتہ سے ہوا اور بعضے بعضے حرکات ایسے ہو ساتہ نسبت وغیرہ سے لکہے گئے

بابت ولایت کو فرنگیون کو پیکڈری دسوین تاریخ جمعہ بہ عہد کی ... اسکے ایسا سے ... ۱۱۹۶

سبب یہ نوبت کہ تمام نوشتجات حضور فیض مضمون وغیرہ سے دار السلطنت لندن میں ملاحظہ اور ...

سر نبول صاحب کو بہادر کی کورٹ کی سو قوف اور جان ابل ... کو انکی جاہ قایم اور ... صاحب اور

صلاح کار مدراس کے تہے معطل ہو اور مسند صاحب کو جو سیاہ مندرج ہے مقرر تہے بہت ملال کی

چنانچہ سب دفتر دیوانی انگریزی میں ہم سب الیہ کے ثبت پایا اور وقت عہد ... حضرت

ساتہ ... واران انگریزان سے تقرر فرمایے اور جمعیت اپنی جو نزدیک ... الیہ کے نہیں ہو موقوف

ضمن چھبیسوین تاریخ رجب کی المعظم ... میں بالمفت ... حیدرآباد سے رخصت ہوئے

سب اتفاق سے ... کو اپنی طرف کے جا وہ اتفاق معاملات سرکار انگریزی کے ...

موعود انکا آپہونچا اور ... ہی ... علیسوین مطابق ۱۱۹۶ گیارہ سی ...

مسافر ملک عدم کے ہوے اور کشور ... آصفجاہ ثانی کے رہا ... جانشین

سن بارسی عیسوی موافق سنہ ۱۱۹۰ گیارہ سی ... انکی البسوین ... دار ... آباد ہوئے

تیسرا دفعہ

احکام مختلفہ کے بیان میں

حسب الارشاد ساحل رود سو سے باغین شنکر اترے اور وقت ملازمت تحایف ولایتی اور جواہر گراں
بہا اور کئی راس اسپ بطریق پیشکش اور ایک منزل پالکی نذر گذرانی اور سلخ ماہ مذکور خود بدولت انکی فرودگاہ
پر جلوہ فرما ہوئے تب بھی وہ بہت سا اسباب بکار پیشکش گذرانے اور حسب الحکم چوتھویں جمادی الاول ۱۱۹۹ سنہ گیارہ سی ننانوے
ہجری ۱۷۸۴ سنہ استرہ سی چوراسی کے رخصت ہوے اور بعد اسکے پیشتر ماہ سپتمبر ۱۷۸۵ سنہ استرہ سی پچاسی عیسوی کے
پھر بارہ سی چھ میں مستصوب میر عالم بہادر کے شرف اندوز ملازمت ہوے اور باعہد گورنر کو بدستور فرودگاہ انہی
کی بار رخصت انکی جانب کلکتہ ۱۷۸۸ سنہ استرہ سی اٹھاسی مطابق سنہ ۱۲۰۳ بارہ سی تین ہجری کے پانچویں شوال کو ہوئی
ہے اسی ضمن میں ٹیپو سلطان کے بعد ریاست علیحدہ قائم مقام پدر ہو کر جابجا ملک گیری کا اپنی قبضہ میں کر لینے کا عزم
کے مطلع ہو کر کارنوالس صاحب بہادر در باب طلب کمک جواب نامہ جو مصحوب میر عالم بہادر بہ تکا والا سے روانہ ہوا
تھا حضور کو لکھا اور بہت جمعیت کے ساتھ روانہ ملک مسطور ہو کر جمعیت اپنی حضور سے لی کپتان کنوی صاحب کے واسطے
سو الحو لکے حاضر ہو بندگان عالی اور نہی نور الدین خان کے ساتھ نہیں تھیکو فرمایا خلاصہ مضمون کا
نوالس صاحب بہادر بمورخہ ساتویں جولائی ۱۷۸۹ سنہ استرہ سی نواسی مطابق سنہ ۱۲۰۴ بارہ سی
چار ہجری جو برابر تہا اسکے یہی مطلب خط انوالا نسب کا مشتمل اوپر یگانگت اور اتحاد کے بانہم
میر ابو القاسم کے پہونچا اور تمام مراتب کے مستصوب میر انکے معلوم ہوے مطلب جو فی کہ ہم ملک مقبوضہ
کمپنی بہادر میں پہونچے افسوس گذرا کہ وہ امر مندرجہ عہدنامہ ۱۷۶۸ سنہ استرہ سی اڑسٹھ عیسوی کا نوز ظہور میں نہ آیا اگرچہ اس
نہیں پہونچا یعنی سونپنا سرکار گنتور کا کمپنی بہادر کو اور لعوا کرنا رزیڈنٹ کا طرف کمپنی بہادر کے عمل میں
مخلص کو تامل ہوا لیکن اسواسطے نکہا گیا کہ ان والا قدر مقدمات عظیم کے طرف متوجہ تہے چونکہ اب فرصت دیکھی

احکام متفرقہ کے بیان

عمل آوری شرائط عہدنامہ کی تکلیف دی ہر چند کہ ان والا مناقبکو دربارہ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے
کے اعتماد کلی ہے معہذا انگریزان کمپنی کو ضرور ہے کہ واسطے درستی ملک کے اور حمایت کے آنریبل کمپنی کے
کیا ہے مطلب وہ یہ ہے کہ سپاہ انگریزی [illegible] اطلاع [illegible] پہونچایا جائے [illegible]
شرط یہ ہے کہ اور مخالفت [illegible] مثل [illegible] اور کبھی [illegible]
سندھیہ اور دیگر سرداران مرہٹہ اور نواب [illegible] اور نواب [illegible] اور راجایان [illegible]
کو کہ نہ مامور ہوں اور خرچ اسکا جسقدر ہوگا جناب کمپنی بہادر سے وقت [illegible] دیا جاتا ہے
بیچ سرحد [illegible] والا مناقب کے پہونچنے کے واجب [illegible] اسکا خرچ [illegible] ان والا مناقب کو [illegible]
[illegible] سمجھنا بموجب فرد حساب کہ وقت جنگ واسطے تیاری فوج کے ضرور ہے [illegible] انگریزان [illegible]
[illegible] نظام علیخان بہادر والی دکن آصفجاہ ثانی واسطے افزائش اتحاد و یگانگت کے خواہش [illegible]
کہ سپاہ انگریزی رکھتے ہیں اور گورنر جنرل بہادر نے دریافت کیا ہے کہ بنا برخصوصیت [illegible]
اور شکست [illegible] بنا بر حفاظت ملک [illegible] یکدیگر فیمابین قرار ہو کہ ایک عہدنامہ [illegible]
متضمن شرکت احد طرفین و موافقت [illegible] صاحب گورنر [illegible] شرائط مذکورہ [illegible] لکھا جاوے [illegible]
کی طرف سے [illegible] کمپنی کے واسطے بجا لانے خدمات حضور کے حاضر [illegible] والا مناقب کے رہیگی [illegible]
[illegible] واسطے اظہار اس امر کے حضور میں [illegible] مطلب یہ ہے کہ زیادہ [illegible]
ہے کہ داخل سرحد ملک حضور ہوگی [illegible] اسکا جاری ہوگا اور [illegible] خاطر خواہ [illegible] واسطے
پہونچانے [illegible] جو [illegible] ہزار سپاہ اور توپخانہ [illegible] اندازہ [illegible] وغیرہ [illegible]

زر قسط مین مساوی تمام سال کے ادا ہوا کریگا یعنے ہر تین مہینے انگریزی کی رقم چہ لاکھ چالیس ہزار دو سو

پچہتر روپیہ رایج الوقت بلا تامل خزانہ سے حضور کے پہونچائے جاینگے اور احیانا اگر بیچ نقادانہ زر کے

کچہ توقف ہو گا تو رقم تنخواہ بابت سرکار بستا لیکہ جو آگے جاینگی اور بیچ صورت دیر اور دو ربکے

تعلقات کے تنخواہ سرکار سے دی جاویگی مطلب محصول غلہ اور اجناس کا جو واسطے خرچ فوج

سرکار ہو معاف ہو مطلب موافق قوانین کمپنی بہادر کی جمعیت تعلقہ کی ہوگی جو لہ ایک حصہ

سالم یا موافق جاجت سرکار کمپنی بہادر اس شرط سے کہ تبدیل بین کمی تعداد سپاہ معین واقع ہو مطلب

ایک مقام واسطے چہاونی کے معین ہوا کہ ہمیشہ وہ سپاہ قایم رہے مطلب اور جس وقت فوج واسطے

سیاست کے بہیجی جاوے ہمراہ اسکے ایک شخص معتبر مامور ہوا اور سرکار کی طرف سے عزت سرکردہ فوج

کی جو لایق ہو رعایت کی جاوے مطلب جمعیت ہمیشہ خدمت حضور اور روانگی مقام

واسطے تنبیہ باغیوں کے حاضر و سرگرم رہیگی مگر کار آخری پابند مسند کے کام آئیگی مثلا تعاقب

وغیرہ مطلب جو پہونچے اس جمعیت کے حیدر آباد کو فورا مستعدی طرف سے جاوین اور حضور

مقام قرار کرتے ہیں کہ کمپنی فرانسیس نوکر نہ رکہینگے اور رکہیں گے اہل فرنگ سے بیچ نوکری

ہو گا تو بدون اجازت اور معلوم کمپنی بہادر کے اقامت نکرینگے مطلب تمام بہا کی ہوی سپاہ فرانسیس کی

سرکار کمپنی بہادر کہ وہ خواہ نوکر ہیں فرانسیس ہو یا عوض اسکے دوسری سپاہ کے گرفتار کریکے انگریزی

حوالہ کیے جاوینگے اور کوئی شخص ایک حضور میں پناہ نہ پاویگا اور جس وقت کہ وہ سپرد ایلچی ہو گی سرکار کمپنی

جاوینگے مطلب جو بہا کی ہو سرکار حضور کے گرفتار ہو نگے وے سپرد سرکار موصوف ہو نگے اور چونکہ حضور

احکام مختلفہ کے بیان

میں

نمبر دوم

مقرر کیے ہیں اور تو ارتیے ہیں کہ کمپنی بہادر کو واسطے فایدے انگریز سرکار کے حضور پرنور کی

کرنا عہد نامہ مجوزہ میں فیمابین تینوں دوستان ہم عصر کے شرط یہی ہم ہی کہ ایک سرکار اسو دکی

کے ساعی و مساعی رہے اور اقرار طرفین سرکار کمپنی بہادر کے یہ کہ اگر سوال اسقدر فایدہ کا دونوں سرکار

کہ ہو یا درمیان دو نوابان نواب میر نظام علیخان بہادر اور پیشوا کے درمیان کے نزاع کہڑی ہو خود

طریق مناسب پر فیصلہ کریں اس صورت میں نواب ممدوح اقرار فرماتے ہیں کہ ہم آپ سے مخالفت اور پیشوا

کی نکرینگے اور ہر صورت برپا ہونے تکرار سرکار انگریزی جو فیصلہ کریگی بلا تامل قبول کرینگے اتمام تہنیا

کے جو درمیان سرکار دولتمدار نظام الملک بہادر اور عظمت مدار کمپنی بہادر اور سرکار پیشوا کے ہو

ہوئے ہیں بکمال ہوشیاری ہیں اور اگر اہل دربار یونہ نقل تہنا نامہ مذکور کی سرکار کمپنی بہادر کے

نواب میر نظام علیخان بہادر کو خوشی تمام اجازت دینگے تمام موافق خط کارنواس صاحب کا واضح ہو

صاحب بہادر بلکہ کورنر یہ خط حضور کو لکہا ہے طرف سے سرکار کمپنی بہادر کے کورنر کلکتہ لارڈ جنرل

بہادر واسطے حل مقدمات بندگی امور و مشکل ہیں اور کپتان جنٹ مستعد کار پردازگورنر صاحب بہادر

اور کارنواس صاحب ولایت تازہ وارد ہوئے تہے چنانچہ عبارت خط کے پایا جاتا ہے صاحب بہادر

تقرر کرو وہاں ہوگی اور جو تجویز کہ تہری ہے بجنس حضور کو مصقد نامہ ایں لکہی ہیں یا مکتوب توضیح عہد نامہ سے

سہی ازرشت عیسوی کی ہی کہ اسمیں شرایط حال کے مندرج ہوئی ہیں سب تمام منعقدہ مرقومہ بالا رقعہ صورت

چنانچہ ہر ایک محل پر اپنے رقم پذیر ہو گا اثبت اللہ تعالی خیر نیید ملاحظہ فرماتے وسطالعہ کریگا

مصقد نامہ کے حضور اٹہارہویں تاریخ ستمبر کی سنہ الیہ یعنی سنہ ۱۷۸۹ استراسی نو اسی کے مطابق

احکام محاصمہ کے بیان میں

بارہ سے باون ہجری گذشت کشور کی الحسینی نجم الدولہ نجم الملک سیف جنگ ہو کلان تعلقہ سرکار کے

تھے سے دربار کپتان کمنوی صاحب کو عنایت کئے اور باقی اعمال اسکے بالفعل معطل ہے بلکہ صاحب

کرنا حالت تحریر طلب ملاقات مذکور کے نہوی نہیں معلوم کہ وقت کرایکا مکر اور دو ملاقات ہوئی کریں ہیں

چار اور قایم ہوئیں بعد ہوا اور ملحق ہوئیں جملہ آٹھ ملاقات ہوئیں پہر انگلش بدل ہو کر سوائے اور

باپ جیسا کہ ان اللہ تعالیٰ سبب جا مذکور ہوکا ملک کشور کا صفت جابر نامشہور تیسو سلطان جو حیدر نایک

تر دلیر اور اولو العزم صاحب جمعیت اور صاحب ملک وہان تھا لیکن عقل معاش نہ رکھتا تھا اپنے عہد میں

انگریز و بنگالہ کیا اور کمر ہمت کی باندہ جان ریحت باندہ کر انواع و اقسام کے منصوبہ باندہے افسران انگریز

ور سطے استعمال بعد اسکے آمادہ ہوکر سنہ ۱۷۹۱ سترہ سے نوے عیسوی مطابق سنہ ۱۲۰۵ بارہ سے پانچ ہجری کے

نہ صاحب بہادر لشکر نہ جیت تھا در کلکتہ کو لکہا کہ بنا بر رفع فساد ٹیپو سلطان کے اول بنا اتحاد

بہادر جو دکن کے حاکم ہیں ... محکم کرنی چاہی اور رفقا ہوں سے بھی ... رکہا اہم

منصور ہوکا ... بہادر ... استسلم معلوم غالب ہے کہ حشمت جنگ ہون چنانچہ انکے جلد ساق عبارت

ہوکا وہاں ہے حضور میں اگر حقیقت حال سے اطلاع دی ہر چند کہ سلطان مذکور زور سے

تھا اور ترقی ... کی بہر عنوان خود بدولت کو نا منظور لیکن بیاد اسرتہ طرفدار ہو جاویں

اتفاق ہے افسران انگریز دولت اندیشہ فرمایا ہے رشید صاحب صوبہ کے گذرنے کی ٹیپو

کے بھی خاطر میں نہیں لاتا ہے جیسا کہ روشن ہے وہ بھی شریک حال ہمارے ہیں اور چاہتے ہیں

ہے سلطان مذکور مغلوب و منکوب ہو اور خاطر حضور کی اس سے پاک کیا جس مخالفت نہ غنیم کی فہما

مطابق سنہ ۱۲ بارہ سے پانچ ہجری کے مرتسم ہوا حضور نے دستخط فرمایا اور ٹیپو ایلچی بھی انگریزی لشکر

مین انگریزوں کا بھی ہوا **خلاصہ مضمون تہنا مہ پنجم** ہر ایک سہ سرکار نے بقوت تمام جنگ کرنیکے اوپر

رضا انگریز و سرکار کے صلح نہوی اور جمال ٹیپو سلطان کا جنگ بین ہاتھ آوے گا برابر قسمت کر لینگے اور جہاں تلک بچے

وہاں تک حاضر خدمت نواب نظام الملک بہادر رہینگے کیونکہ حسب قرار لارڈ کارنوالس صاحب بہادر جمعیت مذکور چہار ہین تیسری سرکار

بیکار ہو روانہ کرتے ہیں تا ملک نہو سکا حسب رفت کہ خود جمعیت کو رخصت کر دیں بر حسب عذر روانہ کیا جاوے

اور ایک ایلچی ہر ایک سرکار کا دوسری کے دربار مین ہمیشہ حاضر رہیگا تا معلوم ہو کہ اسکے رسل بل ہوا کرے

اور سرداران انگریز اور مرہٹوں نے ملکر ٹیپو سلطان پر یورش کی چونکہ وہ بہت سے لوگ طرف

مار کر آخر الامر سلطان مذکور اتفاق سے روانہ کیا جا ہو کر سلسلہ جنبان مصالحت کا ہوا اور نصف ملک

کر کے نجات پائی جیسا کہ احوال میں بندگان عالی کے مفصل رقم پذیر ہوا اور حسب قرار داد ثلث حصہ قبضہ مین

ہر ایک سرکار کے آیا از انجملہ تیرہ لاکھ سولہ ہزار روپیے سو بیس سوں کا ملک حضور کے تصرف میں ٹیپو سلطان کی

ربا سنہ ۱۷۹۲ سترہ سو بیانوے عیسوی مطابق سنہ ۱۲ بارہ سو ست ہجری مستر داخل ہوا چنانچہ تفصیل ان صوبجات کی

یہی **فہرست دیہات سرکار با وقار نواب نظام الملک بہادر کی جو تصرف میں ٹیپو**

کی جاتے رہے تھے اور بعد سنہ ۱۷۹۲ سترہ سو بیانوے عیسوی مین مطابق سنہ ۱۲ بارہ

سو ست ہجری کے داخل ہوئے ہین

سدا شیو — چوڑ — گدا پور — کور — مدہول — جمال آباد — کھم — کمانہ — بیدکتھہ — گٹ سور

کڑپہ — اوملی — ڈبہ — نو ریاگے — حل ہی — وریچی — نانا — وارو — بلر — چنور — پریل — مسکارکل — ختم

احکام مختلفہ کی بیان

بیگن بہی جلد تعلقہ [illegible] لاری [illegible] کہیل [illegible]

[illegible] سیوا پور [illegible] تعلقہ [illegible]

رقیمہ
بیان ریاست [illegible]

اب یہاں سے نامہ نگار روداد ہر ایک ایلچی شاہ انگلنڈ کی معرض ارقام میں لاتا ہے اور جو مقصد کہ ان سفیروں کے
بھیجنے کا منظور تھا وہ بھی بیان ہوا اور جس جس کے عہد میں بتدریج [illegible] ہے انشاء اللہ تعالیٰ ضمن اسکے مسطور ہوگا اور
حضور [illegible] کا سکہ بھی مذکور [illegible] ہوگا اور [illegible] بعضے [illegible] وقت [illegible] بھی ایسا کیا جاویگا
مسودات ایام ایلچی گری کرنل ولیم کرک پاترک صاحب سفیر اول کرنل ولیم کرک پاترک صاحب
انگریزی صاحب [illegible] ایلچی گری کو اختیار کر کے ۱۷۹۴ [illegible] سے [illegible] عیسوی مطابق سنہ ۱۲ [illegible]
وارد [illegible] ہوئے اور آخر ماہ ربیع الثانی سنہ [illegible] میں [illegible] نواب کی حاصل
[illegible] کہ اول عہد [illegible] صاحب موصوف کے بعد جنگ ٹیپو [illegible] انگریزی حضور میں قیام [illegible]
اگرچہ [illegible] بھی خصوص [illegible] فوج انگریزی کا [illegible] ایک جاتا تھا
[illegible] بہادر نے قبول کیا اسواسطے کہ جانا تھا ریاست [illegible] کی ایک روش پر [illegible]
یہاں [illegible] انگریزی [illegible] سنہ ۱۷۹۵ [illegible] عیسوی میں مطابق ۱۲۱۰ [illegible]
[illegible] نواب نظام الملک بہادر آصفجاہ ثانی [illegible] واسطے [illegible]
[illegible] کی حضور ساطع النور [illegible] واسطے [illegible] جمعیت [illegible]
صاحب بہادر [illegible] درمیان آئے اور چاہا کہ [illegible] ہو جاوے لیکن [illegible]

بندگان عالی اور مرہٹوں کے جنگ ہوئی ہنگام نبرد بسبب پہونچنے کمک سرکار دولتمدار غالب آئے حضور

فیل خاصہ پر سوار ملاحظہ ارباب حرب کا کرتے تھے کہ اس اثنا میں شب نمودار ہوئی خود بدولت و جملہ امیر

رفقا نے صلاح اندیش کے رخ فیل خاصہ کا طرف کہرلہ کے منعطف فرمایا اور طلبی لیل میں داخل مقام

مذکور ہوئے پس حرف صلح کا درمیان آیا حضور تین کرور روپیہ نقد دینے اور چونتیس لاکھ کا ملک سپرد کیا اور

سال بسال چوتھ ادا ہوئی اور کرنول کی ذمہ لینے کارپردازوں کا فرمایا اور مشیر الملک کو مرہٹوں کے حوالے

کیا اوسوقت دو پلاٹن انگریزی واسطے محافظت ملک کے ملازم رکاب تھیں اس عہد پر کہ وقت جنگ

مرہٹوں کے شریک نہونگے اسواسطے کہ لارڈ کورنوالس صاحب بہادر کو ناخوشی ان لوگوں کی بھی منظور نہیں [illegible]

حضور کہرلہ سے مراجعت کرکے داخل حیدرآباد ہوئے صلاح سے راجہ شام راج کی کہ وکیل مشیر الملک تہے غیبت میں

کی دخل کار رہے پلاٹن مذکور برطرف کرکے اور زیادتی فوج فرانسیس کا حکم دیا باتفاق روزگار پلٹن مذکور

کوچ کرکے قلعہ بیدر کے باہر نکلی تہی کہ حادثہ صاحبزادہ عالیجاہ کا وقوع میں آیا یعنی صاحبزادے

بندگان عالی پر خروج کیا پہر فوج انگریزی کی بموجب عرضہ میر عالم بہادر طلب ہوئی کہتے ہیں وزیر ایلچی

نے مراجعت کرکے حاضر جنگ ہوئے پہر نہیں معلوم کہ کدہر گئے اور صاحبزادہ عالیجاہ بھی گرفتار ہوکر

قضا سے اس ضمن میں مسیو ریمون بہی سپاہ فرانسیس کا سرکردہ ہو واسطے لانے صاحبزادہ کے گیا تہا

ہو انتقال کیا اور مسیو پیرو اسکی جگہ پر قائم ہوا لیکن سنہ ۱۲۱۳ ہجری مطابق سنہ [illegible] عیسوی

بارہ سو تیرہ ہجری کے لارڈ مارننگٹن ولزلی صاحب بہادر گورنر اقلیم ہند ہوکر ولایت سے آئے

کرنل ولیم صاحب کو قبل ورود اپنے یہاں سے روانہ ہوکر کپتان [illegible] بہادر کے ہمراہ لارڈ صاحب وہاں کے

احکام مختلفہ کے بیان

احکام مختلف ... دفتر

اور بلند حوصلہ تھے اور افسران انگریز دونوں پر خلیق تھے لیکن چند روز سے غرور پیدا ہو گیا ہے کہ [illegible]
عرائض خدمت میں اپنی مثل [illegible] لکھوایا کرتے تھے بہت نیک اور نہایت وابستہ [illegible] حیدرآباد [illegible]
با عین [illegible] اقامت کی ایام ایلچی گری انکی [illegible] بسر [illegible] ایام ایلچی گری [illegible]
[illegible] بہادر سفیر دوم [illegible] الملک مختار الدولہ [illegible]
بہادر [illegible] کا ابتدا انکی [illegible] وقت [illegible] آخر [illegible]
[illegible] خدمت [illegible] سنہ ۱۲۱۱ [illegible] حیدرآباد [illegible]
حضور [illegible] ظاہر ہو کہ [illegible] سفیر [illegible] انگریز [illegible]
چودہ ہزار روپے اور [illegible] انگریزی [illegible] اطلاع [illegible] بہادر [illegible]
[illegible] اول [illegible]
[illegible] خلاصہ مضمون [illegible] خلاصہ مضمون
[illegible] مطلب [illegible] حیدرآباد [illegible]
[illegible] گرفتار [illegible] مطلب اور
درمیان سرکار [illegible] بدون اطلاع اور
[illegible] ارسال خطوط [illegible] اطلاع ہو کی مطلب [illegible]
[illegible] دربار حضور میں ایلچی [illegible] مطلب
[illegible] اتحاد کی کہ مدت سے درمیان سرکارین [illegible] قائم ہوئی ہے اپنے حال پر [illegible] مطلب

پچیس ہزار جاری رہنیکے اسپی پس حضور نے چار پلاٹن سپاہ تلنگی کی نوکر رکھی قبول فرمائیں

نوبت جمعیت حال اور پلاٹن سابق کا خرچ طرفین کا کنان بندکان تا کہ ستر ہزار سات سو تیرہ روپیہ ماہوار

سے دو لاکھ انیس ہزار چار سو پچیس روپیہ تک زیادہ ہوا اور برطرفی سپاہ فرانسیس کے درحیدرآباد کیا گیا

اس وقت اخراج انکے تراپیہ ہوا اور تمام کارزدی واسطے تنخواہ کے دیا گیا جبکہ سپاہ مذکور کے ساتھ فتح

عظیم ظہور میں آیا چنانچہ انگریز صاحب درمیان ہو کر فیصلہ کیا پس چار پلاٹن کا پیشان فرنگی کے ساتھ

کرنل رابرٹ صاحب مع جمعیت افسران وارد حیدرآباد ہو کر سویں تاریخ اکتوبر ۱۷۹۸ء سنہ بارہ سو تیرہ

بارہ سو تیرہ ہجری میں دو پلاٹن کے ملحق ہوئیں اور قرار فیصلے کے رہے بعید ہو کر کلکتہ کو روانہ ہوئے

وہاں سے لندن کو اور لندن سے ملک فرانسیس کو ... رہا ہو کر واسطے ... مسعود سنہ الیہ یعنی

مطابق سنہ ۱۲۱۳ بارہ سو تیرہ ہجری کے پھر ٹیپو سلطان کی دربیش کی اسواسطے کہ قرار فراغت ریاست کا صلح

پر اکتفا نکر کے بموجب صلاح اپنے ہمیشہ سے بازنہ آیا تھا افسران شجاعت نشان انگریزی واسطے استیصال

خروج کے تمام سپاہ انگریزی مع جمعیت رکاب واسطے کمک حیدرآباد سے روانہ ہوئے بعد جدال و قتال

کے ٹیپو سلطان اپنی ذات سے مقابلہ کر کے مارا گیا پس بموجب شکن کے حسب قرارداد عہدنامہ

ریاست موصی الیہ حصہ داخل سرکار آصفیہ کا ہوا اور یہ عہدنامہ تقویم بائیسویں جون اور تیئیسویں

جولائی ۱۷۹۹ء اسی برس مطابق سنہ ۱۲۱۴ بارہ سو چودہ ہجری میں با تقسیم ملک میسور کے درمیان

انگریزی اجل ہارس صاحب اور انسپل صاحب اور کرنل ارسورٹی صاحب اور کرنل ولیم کرک پاٹرک صاحب اور

کرنل باری کلوز صاحب اور میر عالم بہادر وکیل نواب نظام الملک بہادر کے دستخط و مہر سے وکلائے

احکام مختلفہ کے سپاہ

مضمون خلاصہ ہوئی بر نقش ید یا او کی بھادر کمپنی اور دوم عہد ترب مہر اور ہوا ترتیب فریقین کے

کے باقی اور دینی جاگیر کی روپیہ ہزار بیس لاک ستّائیس سلطان ٹیپو متعلقان اور خاندان پرورش واسطے منقسم

حصے کے کرنٹک متوفی سلطان سپہ سالار الدین قمر اور ہونا منقسم دیہات میں تعلقہ سرکار الہ سو علی کے مفتوحہ

مقرر کرنا بہادر دیا اور راجا کرشنا ولد کی اون راجہ قدیم حاکم میں میسور اور دینی کر جاگیر کی لاک چار

حفاظت بنا کے ریکور اڑہ پیش ہی انگریزی فوج کی ملک یک رفعہ اور کرنا ہوا سے اتفاق کے سبکے ملک کچھ کو اس اور

عند التقسیم لاک تر یا نو ہزار تین سو ہوں پینتہ دو دہ دام کا ملک تصرف دولت نظامیہ آیا وہ

کی جو فہم ملک منشور نواب میر نظام علیخان بہادر کے حصہ میں آیا یہ ہیں باقی

اور قبض بہادر سمع علاقہ اسکی

کمبی	ماری	کرکتور	باشی پتہ	بیراچا	تنقور	بیاپا یہ حیات
جین ہوگلہ	پیچی پرتور	کودیتی	باربکی	نیلی ویرا	تباس سرا	اسب پور
مالی کور کور	کمتی برگند	کرم کندہ	ربن کر	زاری درک	پیلس نول	چپلک یلا

میران سی رکی او اکدی کر کیچا ری جع دیہا تعلقہ گتی

کمل قسم اسکی

جملہ قسم بتحال کیا

لالہ پ

ہون

دام

میر عالم بہادر واسطے عمل و دخل محالات مقبوضہ سرکار دولتمدار کے مامور ہوئے اور حکم ہوا کہ دخل ہو اضلاع مفصلہ

بالا کا ضمن سپاہ انگریزی کے جو چوبیس لاک ستر ہزار ایک سو روپی سالیانہ ...

کاغذ میں تو ایسا ہی لکھا ہے لیکن بموجب اور میزان کے جمع میں لاکھ آٹھ ہزار نو سو چھیاسٹھ روپیہ
دو دام اور تنخواہ جمعیت لاکھ ستاون ہزار ایک سو ہوتا ہے چونکہ میر صاحب معز الیہم وکیل الدولہ
نواب صاحب بہادر کلکتہ طرف سے حضور کے اور میر صاحب بہادر ... معتمد الملک کے ...
برادر نسبتی کو کہ بیچ میں پیشتر انہیں دیا گیا تھا بابت ... بہادر پاس مقرر کر کے آپ کی ... روبکار
اور راجہ چندو لعل کو وہ سابق ... اور صاحب ... میر صاحب معز الیہم ... سوم ... جابجا
سپرد ... نظام الملک بہادر کے واسطے نگہداشت و پلاٹن یا دکھان
اور ایک رجمنٹ سواران کی سوال کیا اور ... لارڈ ولی صاحب ... حضور سے کہلا بھیجا کہ جمعیت ...
... ۱۱۹۹ ... ۱۱۸۱ ... حال جنگھا سر ریکاب پلٹن ... وغیرہ کا ...
... تفویض کیا جاوے اور جو تنخواہ کہ ... باصل ...
... سے حضور قبول فرمایا ایک تنخواہ بارہویں اکتوبر سنہ ۱۸۰۰ اٹھارہ
سو عیسوی مطابق بائیسویں جمادی الاول کی سنہ ۱۲۱۵ بارہ سو پندرہ ہجری میں ... کرنل ... کے قلم
... اور یہ بھی معلوم ہے کہ ... پلاٹن ... مذکور کے ایک رجمنٹ سواران کی ملازم ہوئی
بابت نگہداشت کے دیکھنے میں نہیں آئی جو لکھی جاتی فقط عبارت تنخواہ کے ... ہوتی
... بیان ... رجمنٹ باقی سوار ہی خلاصہ مضمون تنخواہ ہشتم ... بارہویں
اکتوبر سنہ ۱۸۰۰ اٹھارہ سو عیسوی مطابق بائیسویں جمادی الاول سنہ ۱۲۱۵ بارہ سو پندرہ
ہجری مطابق حضور ... [illegible]

اور گولہ اندازان سنگین فوج سابق کہ وہ چھے پلٹن یعنی پلٹن انگریز سندوق اور ایک رجمنٹ سوار ... کی

جمعیت پانسو سوار سے مع لوازمہ توپخانہ اور گولہ اندازان وغیرہ جو نوکری حضور میں سرگرم ہیں سمجھے جاتے

آٹھ پلٹن مع آٹھ ہزار بندوق اور دو رجمنٹ رسالہ سوار یعنی انگریزی کچھ اس سے زیادہ توپخانہ اور گولہ انداز اور خلاصی

وغیرہ پاسبانان جناب ممدوح ملک حضور کے متعین رہینگے اور جو خرچ فوج انگریزی کا ... حضور میں داخل ہو

دریافت ہو کا مطلب اور واسطے ... توپخانہ اور آٹھ ہزار پیدل انگریز سوار مع لوازمہ ... توپخانہ

... اور ... کا جو ۱۶۹۹ ... ۱۶۹۹ ... میں جگہ ...

ہو ... کمپنی بہادر کو تفویض ... مطلب اور ... ملک ... کہیل ...

فہرست علیحدہ کہ جو ... ہیں ... ہیں ...

اور ... کو ... ہوں ... اور ... حضور ... خواہ ...

... کمپنی بہادر ... تحصیل اصلی ... جو کمپنی بہادر کو ... کم ...

اس صورت میں کمپنی بہادر ... جو عوض ... سوار سپاہ ... اور ...

میں محصول ... کمپنی بہادر کے واسطے اس ... اور ...

... کام ... جمعیت ... پلٹن انگریزی اور ... سوار ... مع توپخانہ اور ...

پیدل ... ہزار سوار ... ہزار پیدل ... ہزار سوار مع توپخانہ مقابلہ دشمن ...

اور سپاہ انگریزی ... فقط دو پلٹن ... حضور کے متعین رہیگی اور جسقدر کہ ...

فوج ... میدان میں ... اقرار ... کمپنی بہادر کے جسقدر کہ فوج ... کی

واسطے کار جنگ کے مقابلہ دشمن پر مقرر ہو زرد ہوا و سپہ جاوےگی اور حضور وقت جنگ کے حتی الامکان

بچاوینگے واسطے غدر سپاہ کی نگہ جمع کرینگی وار جو جو قلعجات سرحد اپنے جس قدر کہ ہو سکے ذخیرہ کرینگے

تمام اجناس [illegible] ہوشیار سپاہ ان شہزادان جو جو کہ واسطے فوج تعلقہ کی بحسب ضرورت اونکا محصول

معاف رہیگا مسئلہ آئندہ سوال جو [illegible] کمپنی بہادر [illegible] اور بدون اطلاع سرکار کمپنی بہادر کے

جواب جاری ہوگا [illegible] جنگ کرینگے اور کمپنی بہادر بھکو فرزندوں اور پشت در پشت اور رعیت اور نوکروں

سرکار نہیں خود مختار ہیں اور حضور [illegible] اپنے سے کچھ زیادتی [illegible] ہو کر کسی سے [illegible] کرینگے

ہیں [illegible] خلاف [illegible] کمپنی بہادر حقیقت حال [illegible] فیصلہ [illegible]

[illegible] ہو کا مطلب [illegible] کمپنی بہادر [illegible] اگر آئندہ [illegible] اولاد [illegible] سوار اور پیادہ [illegible] رعیت سے علاقہ

سرکار [illegible] آصفیہ [illegible] تعلقہ بندی کی بحقیقت واسطے [illegible]

[illegible] سپاہ سرکار حضور روانہ ہوگی اور اگر [illegible] ملک [illegible] سرکار [illegible] کمپنی بہادر میں

حضور فوج تعلقہ بندی کی موافق ضرور [illegible] رسال [illegible] حضور میں متصل سرحد سرکار کمپنی بہادر

ہو اور سپاہ تعلقہ بندی کی پیچھے ہیں [illegible] جو [illegible] سرکار کمپنی بہادر کی [illegible]

اس [illegible] مامور ہوگی اور اگر [illegible] اس [illegible] کی شرکت سے فایدہ

چاہیں ہم دونو [illegible] تمام [illegible] شروط موجب [illegible] جاری رکھینگے اور [illegible]

یہ بھی شرط ہیں کہ [illegible] ان شروط پر [illegible] فایدہ اس [illegible]

مطلب سرکار [illegible] واسطے [illegible] سرکار آصفیہ [illegible] کمپنی بہادر [illegible]

احکام مختلفه کے بیان

سرکار کمپنی بہادر فیصلہ کرنیکی ایضا راو پنڈت پردہان سرکار کمپنی کے بیچ بابت مطالبات متفرقہ کے جو
درمیان انکے ہیں خاطر جمع کرے ایضا اگر راو پنڈت پردہان ان شروط کو قبول کرینگے تو سرکار کمپنی بہادر [illegible]
نظام علیخان بہادر کمک و امداد واسطے حکومت انکی کرینگے ایضا واسطے اس کام کے اگر راو پنڈت
پردہان جمعیت تعلیندی کی سرکار کمپنی بہادر سے بنابر استمرار و قیام اقتدار اپنے چاہینگے تو کبھی چاہ دیگی [illegible]
پیشوا پنڈت پردہان اور رگہوجی بہونسلہ بالاتفاق یا ایک ان دونوں میں سے فوائد اخلاص میں [illegible]
ہوا چاہیں بموجب اسی کے [illegible] منظور ہوگا اور دولت راو سیندہیہ اگر اظہار دوستی [illegible]
کرے اور جو واسطے کہ بموجب خاطر جمعی سرکارین کے دربابت اخلاص [illegible] ہوں [illegible]
تقدیر پیدا ارکان سرکار نواب [illegible] اور انکا سرکار کمپنی بہادر [illegible]
کرین اور جو کوئی روسای ہندو دکن میں سے دوستی یا [illegible] کا [illegible]
کا ملحوظ و منظور ہوا اور بیچ مصالحت میں ایکدوسرے کے [illegible] اور [illegible]
شخص کہ کسی نوع سے زیادتی یا بیدستی کرے اظہار [illegible]
چاہین آوے اور بیچ تقسیم و تفہیم اوس [illegible] مشغول ہوں اور [illegible]
مقتضای عمل [illegible] ظہور میں آوے انتہی [illegible] قطعہ عہدنامہ مشتمل عبارت فارسی [illegible]
واسطے [illegible] فقیر [illegible] سے فرار [illegible] جو الہ کیا اور [illegible]
دو بالش ایک [illegible] زیادہ [illegible] آٹھ ہزار پیادہ ایکہزار سوار [illegible]
بالش [illegible] جمعیت [illegible] معلوم کہ یہاں مراد جمعیت سے [illegible]
[illegible] سات سو [illegible] آٹھ سو [illegible] ہزار کی ہی بلکہ [illegible] پیادہ سو کی ہی [illegible]

اور کہنبایت یا نسوکی بہی کہ اسکے بابین خیریت سے بستہ اتحاد کا خوب محکم ہوا سرکار دو لتمدار میں کار

مدار سرکار واحد ٹہری اور موضع حسین آباد واسطے بود و باش جمعیت کے تجویز پایا اور عالیشان سرکار نظام

الملک بہادر کے دیہات سے سوا ایک دیہہ موضع سمرود و کے جو برہان پور کے پرگنہ میں ہی اونکی عملداری میں حدود

ہزار آٹھہ سو بیس ہوئی سوا اضلاع شل کیل اور تعلقہ کیندکڑا اور دیہات واقع جانب شمالی دریا تپسہ

دیہات تعلقہ الکوٹ اور کنک کیری کے قبضہ میں آگئی اور بتعلقہ دیکا کے تعلقہ میں جو ضلع تعلقات کی اٹھہ

ہزار آٹھہ سو اٹھارہ ہوئی تعلقات شل تعلقات اونہوں نے اور جملہ دیہات جو سمت جنوبی گومتی کہ بند را اور ضلع

سنگم یعنی جہاں دو ندی دریا کی ملتی ہی اور بند را لیومیں ہیں باشان سرکار کمپنی بہادر کے ہیں

قسم دیہات مقبوضہ بلور ریاست	قسم دیہات و قسم گذری بلور	قسم دیہات کمپنی بہادر
مجموع ملک الملک ہوئی تعداد	دولت ہوئی	ملک طامہ الملک

اور واسطے رہنے وکلا کے ساحل دریا ہوئی سو با عمارت کی بڑی اور واسطے خرچ اسکے دو ہزار روپیہ ...

بیس یا پچیس برس کی مدت میں جناب عالیشان کے رہنے کا مکان آپ عالیشان تیار ہوا کہ

اور حسن وضع و آرائش و خوبی میں آج بھی اس شہر کا ثانی اور سکا نہیں ہی زبانی ...

کہ وہ راقم سے بیان کرتے تھے کہ ہمیں خبر ہی کہ ذکر اونکا اور کا سنا ہی کہ ...

دیر اسکی بنایت جو جو دہری معمار و نکا تھا ایک کہا بہی کہ حسین لاکہ روپیہ اسکی عمارت پر

صرف ہو ہیں اور یہی زبانی میر عالم بہادر کی سنا بہی تھی کہ وقت بنا دو لاکہ روپیہ کی

بنا اور ہوئی تہی واضح ہو کہ استقبال میں ہنوز سلطان کے جو ملک سرکار عالی کے حصہ میں آ

...

احکام مختلفہ کے بیان میں

کچھ داخل خزانہ سرکار ہوا چونکہ نظام جنگ سر کردہ جمعیت رکاب میر عالم بہادر ہو کر گئے تھے اس
ضمن میں قید میں آگئے اور ریزیڈنٹ کرنل حشمت جنگ کے سبب ورسٹ فرکی آئی لیس صاحب خدمت وکالت
لارڈ کورنر صاحب بہادر کے موقوف ہو کر مطابق میں مسٹر بارلو کے گرفتار ہوئے اور خود بدولت نے انہیں
قلعہ رو در رو میں نظر بند کیا انہیں اور ان میرزا فرزند ہے انکے انتقال اتفاق ورکار دیدار ایک
دوسرے کو آخر وقت ہدرو میسر نہ ہوا بعد چند کے قلعہ مذکور میں میر صاحب کو بیماری جذام کی ہوئی
اکثر مالکن بلی میں جو ابھی جاگیر تھی آرہے بسبب بیماری کے ترقی کی اسکو نامہ و پیام دل ریزیڈنٹ کرنل
حشمت جنگ کے رفع ملال کر کے سنہ ۱۲۱۲ ہجری منیر الملک اور کرنل ریزیڈنٹ صاحب کی داخل بلدہ ہو کر اپنے
۱۱ محرم کو دام الحیات نوابت وختم در دروازہ آپکے بہرہ سرکار کا رہا اور سبکو اہل قرابت تہا وجہ
اور اب وقت کا تہا یتس یوں تاریخ ماہ ربیع الاول کی سنہ ۱۸ اٹھارہ سے دو عیسوی کی انتقال سنہ ۱۲۱۸ بارہ سے
ایک نامہ حضور در بار کے بجانب رقم پذیر ہوا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ بہتہ سہم مال و اسباب انکا جو بقید
کمپنی بہادر صادر ہوا ہے حیدر آباد ہو ارد کو و رود آبی قیمت کا جو مہر و دستخط سے کارگذاران متعلقہ
مقرر ہو کا فیصلہ پا کر وہی محصول اسکا دیا جا دیگا اور اس سے زیادہ طلبی نہو کی بنا اکی سنہ
سے خواہش منقح ہوئے انتہی سنہ ۱۱ اٹھارہ سے نو میں سنہ الامطابق ۱۲۱۹ بارہ سے انیس ہجری
سند کا بعا آصفجاہ ثانی مرض جسمانی سے انتقال فرما اور نواب سکندر جاہ بہادر مسند نشین ہو کر
جلوس کے نورت ہدو ختم بہرہ کار سے در وار کے میر عالم بہادر کے او تہد و ادے باروں انگلو رسنہ ۱۸
اٹھارہ سے میں ریزیڈنٹ صاحب عالیشان ایک دستاویز دستخطے لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر مشتمل

اس مضمون سے پہونچا ہے خلاصہ مضمون دستاویز لارڈ کورنوالس صاحب بہادر کے
نواب سکندر جاہ بہادر جو برابر نہایت کے بھی نام نشان حسب نواب نظام الملک میر نظام علی
بہادر کے ہو بہت بحال و برقرار ہیں متصل اسکے ارسطو جاہ نے بھی رخصت کا اقرار کیا اور وہ اسکا وفادار
بہادر کی تحریر لارڈ کورنوالس صاحب بہادر باوجود مخالفت رشید کرنیل جو کہ چار برس سے
موصوف کے اور کوئی منتخب ہو انتقال کیا بعد صاحب معز الیہم میرزا عبد اللطیف کو لارڈ کورنوالس صاحب
بہادر نے ایلچی گری پر مامور کیا اور بعد بہان رخصت لی میرزا کی کوشش سے اور الدولہ فیض اللہ
اس امر میں متحد ہوا اور الدولہ کو تسلیم میں مقرر بجا طور پر لارڈ کورنوالس صاحب بہادر موصوف
کو بہت خاطر ہوا اسکی طبیعت پر اور الدولہ کی بہتر خدمت ہوئی لیکن رضا ... خوش ہو کر
حیدرآباد کی ... فتح ہوکر ... اور الدولہ کا حال کہ ایلچی سرکار دولتمدار کے ہیں مقرر ہو اور
سرکار دولتمدار نے بہ کہ جانفشانی کی ... اور ... ماہ اپریل سنہ ۱۸۰۰ عیسوی کو مطابق
مضمون ایک تعہد نامہ بابت تقسیم ملک کا درمیان نواب سکندر جاہ بہادر اور ... انگریز کا ... دہانا
مضمون اسکا جس کا ... اسمیں ... اور ... لکھا ہوا دیکھا ... کہ انگریز ...
نے مسیح ... نواب نظام الملک بہادر کی ... جمعیت سرکار نواب نظام الملک بہادر کی
ہمراہ ... واسطے ادا ... حقوق کے ممالک مفتوحہ ... اور اندر ... بہادر
اس طرف کا ملک جو لاکھ ... سرکار ممدوح ہو اطلاع
اسکے یہی خلاصہ مضمون نامہ مذکور ہو رقم ... اپریل سنہ ۱۸۰۰ ... جلد ... کا

احکام مختلفہ کے بیان

اور زبانی ولیم پامر صاحب بہادر کی ہی کہ اس وقت صدر میں ہم آپ تفضل کے لیے اس لیے تقرر درپیش ہوئی ہے

جو جمعیت کہ سرکار کی بوسیلہ نظام الملک بہادر کی ہمراہ ہمارے تھی اسی سے کشش تھی بر وقت بگڑ جانے لڑائی کی طرف

مخالف کے ہو جاتی انہیں حصہ دینا کیا ضرور ہی اسمیں کچھ شک نہیں اون لوگ نے کہا کہ نہیں قصور فقط [illegible]

ہی ورنہ رنجیدہ ہوویں تو شریک حال ہمارے تھے نصف حصہ ملا اور تنہا [illegible] سنہ ۱۸۰۵ اٹھارہ سو پانچ عیسوی مطابق

سنہ ۱۲۲۰ بارہ سو بیس ہجری کے گورنر اقلیم ہند لارڈ ولزلی صاحب بہادر ولایت کا ارادہ کیا اور بجائے انکے لارڈ [illegible]

صاحب بہادر نے زمام اس امر جلیل القدر کی اپنے قبضہ میں کی اور حشمت جنگ کو حیدرآباد سے واسطے

[illegible] کلکتہ کو طلب کیا کلکتہ میں رزیڈنٹ صاحب مذکور [illegible]

کلکتہ [illegible] روانہ [illegible] ہوا اور [illegible] چند روز [illegible] لارڈ [illegible] صاحب بہادر

[illegible] اور بجائے [illegible] صاحب بہادر [illegible] سنہ ۱۸۰۰ اٹھارہ سو [illegible]

کو آپ واضح ہو کہ رزیڈنٹ صاحب بہادر نواب کو سخت محبت اور رغبت مردانہ اس ملک سے تھی اور اسطرح

مدار المہام سرکار دولتمدار سے نہایت موافقت اور مورد عنایات عفو آداب تھی کہ وقت نہایت [illegible]

نیلبندی کے جواب جمعیت سکندرآباد مشہور ہی خود نواب نے ایک انگشتری الماس قیمتی دس ہزار روپیہ

کی عطا فرمائی تھی اور فرزند محبت پیوند زبان سے ارشاد کیا تھا کہ وہ فقرہ شریک حال

ہوا کرتے ہیں کہ رزیڈنٹ ظاہری سے صاحب بہادر کے اکثر غرور پایا جاتا تھا لیکن ایسے ملنسار کہ

لحمہ نہایت دو لحمہ کی صحبت میں وتیرہ و غرور کو اپنے فراموش کر کے اسقدر اخلاق سے پیش آتے

تھے کہ دل حضار کا خوش ہو جاتا تھا اول ملاقات میں ایسے منحلا بالطبع ہو کر کلام کرتے تھے کہ گویا

کوئی قدیم آشنا ان میں سے کرتا ہی اور بسبب کثرت صحبت زنان اس دیار کے وضع اور طرز ایرانیان
کی بہت اختیار کیے تھے اور ورثہ سے بھی اپنی خوش رو تھے خصوصا بسبب خیر النسا بیگم صاحب کے کہ
زوجہ مہدی یار خان بنت عاقل الدولہ کے جو اعزہ میں سے اس ملک کے تھی اور نہایت صاحب اشتہار کہ فضل
اسکی راقم پر ہے اور مورخ کے حوالے کی ہے سلیقہ نجیبہ بہادر کا بہت سا سلیقہ سے بیان کے اشتہار کیا ہے
مدت سفارت کرنل جنت مکان کی … برس رہی بھی جانا چاہیے کہ ایام ایلچی گری میں کرنل جنت مکان
کی اول … سادس صاحب کے اور … قبل انتقال … بیمار ہو کر ولایت
گئے تا آنکہ رسل صاحب … پہنچے ذکر سوانحات ایام ایلچی گری کپتان سیدنم صاحب
سفیر سوم اور بعض خصائل انکے کپتان … بہادر جو کہ سابق میں …
کرنل جنت مکان … واقف کار … لارڈ گورنر … صاحب بہادر … ایام گورنر …
تفویض … اٹھارہ سو پانچ عیسوی … اٹھارہ سو … اور ایلچی …
بہادر … کرنل جنت مکان سفارت حیدرآباد پر مامور کیا اور … سفیر … صاحب بہادر
عہد … میں اپنے ساتھ کرنل جنت مکان کے مخالف تھی داخل … بلدہ مذکور ہو کر کارخانہ
کرنل جنت مکان کے بالکل موقوف کیے اور منشی میر عزیز اللہ کو برطرف کیا منشی ابن علی کو
سوا الجواب کے اس وقت مابین ایلچی لارڈ گورنر صاحب بہادر اور دیوان سرکار نواب نظام الملک
… مشغول ہوتا تھا اپنی طرف سے مقرر کیا اور … بہادر … الامرا اور
راو رنبھا کو بلدہ سے اخراج کیا بعد چند روز کے … نام کہ میر … الاسم دیوان

اتھارہ سو چھپن باستٰ عیسوی مطابق ۱۲۲۲ بارہ سو اکیس ہجری کے سرکار ... صاحب ... الدین خان

نے اپنے اور منشی ابن علی کے وکیل کیا تھوڑے عرصہ میں خان سے قصور ... صاحب بہادر ... اور

بھی سوال جواب بوساطت منشی کے اگرچہ ہمراہ انکے جاتے تھے اور اکثر ... نہیں ۱۸۵۷ اتھارہ سو ستاون مطابق

بارہ سو تئیس ہجری کے میر عالم بہادر نے قضا کی اور تجویزیں تفویض امور دیوانی کے ... الدین ...

نظامیہ کے دو امیر عالی رتبت یعنی شمس الامرا بہادر ... اور منیر الملک بہادر ...

سرکار میں اپنی اطلاع کی اور نواب ... بہادر لارڈ گورنر ... کو واسطے ...

گورنر صاحب بہادر نے شمس الامرا بہادر کو ممتاز کرنے کا نام ... محتشم الشیم ... روانہ کیا اور یہاں منیر الملک ...

... راجہ چندو لعل کے ... صاحب قسم کھائی اور قرآن اٹھایا کہ اگر ہم ... ہو

امر میں دخل ہو نگا فقط تحریر دیوانی کی بابت ... تم مختار ہو ... گورنر ...

مذکور منیر الملک بہادر کو عنایت ... شمس الامرا بہادر کو ... فرمایا ... بہادر ... کی ...

چندو راجہ چندو لعل بہادر ... متعلق ... راجہ ... شرف الدین خان کو ... منشی ابن علی

نزدیک ... صاحب بہادر ... مقرر کیا ... صاحب بہادر نے ریاست کا ... انتقال ...

لکھا کہ اب قیم اصلاح ریاست نواب نظام الملک بہادر کی زائل ہوئی کہ اسوقت کہ ضبط ...

عظمت مدار در انگریز کا ... لارڈ منٹو صاحب بہادر گورنر کلکتہ تھے اور ... صاحب بہادر

سفیر حیدرآباد کہ بنگالہ ... گورنر ... انگریزیا قم ... صاحب بہادر نے ... صاحب

کو طرف داری ... مذکور کا جانا اور کلمات نالایق ہیں انکے اشتہار ... صاحب

بعد وقوع اس امر کے آزردہ ہوکر خدمت مذکور کو استعفا دیا اور سنہ اٹھارہ سو گیارہ میں مطابق
بارہ سو چھبیس ہجری کے حیدرآباد سے رخصت ہوئے واضح ہو کہ صاحب ممدوح نہایت خوش وضع اور فن ایلچی گری
مشتاق لطف ظریف مزاج اعلی منش تھے اور ایلچی گری کو اس ملک کی قابل حوصلہ سے [illegible]
[illegible] صاحب خطاب تھے چنانچہ حضور پر نور سکندرجاہ بہادر انکے بہت خوش وقت تھے جو دربار ہوتا
تو آپ حضور بہت باتیں کرتے ایکوقت خود حضور نے تنہا ان سے باتیں کرتے ہو چلے گئے اور ایک دفعہ [illegible]
[illegible] وسیع صحبت کی رونق افروز تھے اور صاحب ممدوح بھی ہمراہ رکاب تھے چنانچہ سوا اسکے ڈیرہ میں [illegible]
کے چلے آئے متردد ہوئے کہ کیا کیجئے ولیم پالمر صاحب نے کہا نذر دیجیے [illegible] ہم نذر نہیں لیتے [illegible]
[illegible] دیجئے مانا اور صحبت ایک طشت روپیہ کا اور چند کبوتر جیسی تحفہ [illegible] رکھا گیا [illegible]
اور ایسا کہا کہ یہ بھی بالفعل یہی حاضر ہے حضور نے اسکو قبول کیا باقی سرائی ولیم پالمر صاحب کی حضور
رہے بہر وقت [illegible] صاحب بہادر نے کہا کیا دیجئے ولیم پالمر صاحب نے کہ میر عالم بہادر اور [illegible]
جب انکے گھر گئے تھے پچاس ہزار روپیہ دیئے تھے آپ بھی اسی قدر ہو سکے سرکار ہماری [illegible]
[illegible] کفایت [illegible] ولیم پالمر صاحب [illegible] پچیس ہزار دیجئے اسکو بھی پاس کیا آخرش [illegible]
اور ایسا التماس کیا کہ آپ تو آپ فقط اپنی [illegible] سے تشریف لائیے بندہ کو چاہئے [illegible]
ادا ہوتا ہم [illegible] حضور نے کہا بہت اچھا لیکن انکے گھر تشریف لیگئے صاحب بہادر نے [illegible]
[illegible] کی چنانچہ ذکر اسکا [illegible] روپیہ [illegible] اور ایسا کہا کہ [illegible]
کے باب [illegible] جو طرف [illegible] کمپنی بہادر کے [illegible] تحفہ [illegible] وغیرہ

احکام مختلفہ کے بیان میں

بعد وضع ہونے اخراجات صفات حداد اکے جاینگے چنانچہ مسعود بتدریج کچھ کم چھے لاکہ روپئے اشیاء و خاص
ولایتی کدرایف اور وہ سب مجری محسوب ہوے اور یہ بہی جاننا چاہیے کہ ایام سفارت میں سدھم صاحب
بہادر کے اول بقید ست ثابت جنگ تہے اور آخر عہد میں چار برس رسل جو چھوٹے بہائی ثابت جنگ کے بقید
ہوے ایام سفارت سدھم صاحب بہادر کے چھے برس یا چار برس دو برس تعطیل کے ہو کر سوا انتخابات ایلم
ایلچی گری ثابت جنگ رسل صاحب بہادر سفر چہارم میں تری رسل صاحب انجناب بقید ست ہوئے سدھم صاحب
بہادر طرفین لاردو صاحب منتو صاحب بہادر گورنر کلکتہ کے سنہ ۱۸۱۰ء اٹھارہ سو گیارہ مطابق سنہ ۱۲۲۶ بارہ سو چھبیس
ہجری ایلچی گری پر منسوب ہو کر یونا سے کہ وہاں کے ایلچی تہے وارد عمارات محمدیہ گولی حیدرآباد ہوے
اور قبل پہونچنے بلدہ مذکور کے ان صاحب سدھم صاحب بہادر کی دربار اخراج ہوا اور راجہ اور امرا کو
ثابت کیے اجازت سرکار کے ہمراہ اپنے لیے آئے اور داخل کوٹہی ہو کر سدھم
صاحب بہادر کے موقوف کیا اور انشاء حسین پسر میر عزیز احمد کو نشی گری پہ قائم کیا اور شرف الدین
کو شہر بدر کیا امجد علی کو واسطے سوال جواب کے مامور کیا بعد چندے اگرچہ سفارش سے انکے
مردمان کے شرف الدین کو شہر میں آنے کا حکم دیا لیکن پہر وکالت انکی منظور نکی اور وضح
عہد میں رسل صاحب کے جمعیت الوال سمی سپاہ کنٹجنٹ کی بہرتی ہوئی تہی جسکا بیان واضح اسکا
یہی بیان قیام سپاہ کنٹجنٹ کا چونکہ بموجب قرار داد عہدنامہ ہشتم کے کہ وقت مہم
پہ ہزار پیادہ نو ہزار سوار حضور کے مل حال فوج انگریزی کے ہونگے وقت جنگ اور ادیت
اور کہوجی ہونگے سپاہ ملکی سرکار نواب نظام الملک بہادر کی بہت خرابی کے سات نہ پہونچی

اور کچھ کام پر نہ آئی اسدم لارڈ صاحب بہادر گورنر کلکتہ نے سمجھا کہ قصور ملیسکا کا ہی چنانچہ اسی لیے
راجا اندر کو تم را دو کار پردازی سے حضور کے موقوف ہوئے صیانکہ احوال انکا نواب کندربا
بہادر کے بیچ دفتر دوم اس کتاب کے گذرا اور چونکہ کپتان ہرم انگریزی کا الباہی لیکن یہاں مشہور کہ
جبیت رام بحسب فتوائی عوام پچاس ہزار کی جمعیت کا سردار اور محمد حسن خان جمعدار اور محمد صلابتخان
بہادر ناظم ایلچپور جنگ کر رہے بنا بر اعانت کمک فوج انگریزی کے شریک حال لارڈ ولی صاحب بہادر کے
مقصود صاف قلعہ کا دول اور بقول ولیم پالمر صاحب موضع ارکانوں پر محمد صلابتخان بہادر نے خوب بازی کی
جانفشانی کی اور بہت سے آدمی انکے کام آئے اور والد نامدار بھی ہمراہ رکاب بہادر گورنر
تیس چالیس پہلوان کے شریک معرکہ تھے یہی کہ لارڈ صاحب موصوف نہان سے الیہ پیش کر
انکا جو علاقہ ہیں بہ اسکی حالت موافقت میں تہا اور بعد اسکے نہ دیا جاتا تھا معاف کر کے اور
ارکان دولت کے برابر اپنے محمد صلابتخان بہادر ہی کہ بموجب جابجا رہنے قلعہ کا اور برپا ہوئے
اپنے دفاین کا حاصل چنانچہ وہی ابتدا رسائی کی سرکار کمپنی بہادر میں بہادر مذکور ہی اور انہیں اوانکی
محمد نامدار جنگ فرزند کو اپنے ہشتم الیہ آغوش میں لارڈ صاحب بہادر کے دیا چنانچہ الی الان قرین پایا جا
ہے کہ افسران سرکار عظمت مدار کو پاس خاطر انکی متعلقوں کا بھی اور حق دوسرا کار کا بھی ملحوظ ہیں
فایدہ پہنچا بلکہ طرف اس امر کے بموجب تحریر بعض اخوان الصفا حشمت جنگ کے راقم نے اشارہ کیا
سمجھا جاتا ہے کہ قیام انکا رسل صاحب اور راجہ چندو لعل کی موافقت بہت تھی واسطے قوت جمعیت
صاحب بہادر نے سپاہ گشتی کی تجویز کی راجہ چندو لعل نے اپنی خوشی سے دو ہزار جوان
اور واسطے تربیت انکے صلاح سے ولیم پالمر صاحب کی یکے صاحب نامی کو دہ اول

احکام مختلفہ کے بیان

منصوب ہوئے اسوقت یہاں بعد وفات میجر کارڈن جو سکرڈہ دستیاں تھا انکا کہ انگلیس

اور پرہ سو جوان پیدہ باغ پر موسیو ریمون کے تحت و کمک ہو اکت صاحب کی بھو تیار فوج لکڑ بالن بیحد سوئی چار ہزار جوان

جرار بربنگی انپر متعصل ہوگے اور حکم ہیے راجہ چندو لعل کے و لیم پالمر صاحب مقدم عہدہ بابت قصد انکے

در بارہ بعید سے بہت حقیقی بعض کے رسیدنٹ رسل صاحب بہادر ریذیڈ تنخواہ انکی اسمنصوب اپنے بلاوی کی اور انمیں سے

جو جو کہ شورہ پشت مفسدہ تھے بہت سے تو نکل گئے چار آدمی کو گرفتار کر کے ایک صوبہ دار اور ایک بہستی

جوان انہیں سے ایک جوان بندہ و اور ایکجوان اور صوبہ دار اور بہستی یہیں مسلمان چارو نکو توپ سے مندہ

بعد اسکے کپتان صاحب اکون چہاونی توپ کے سانچہ پر متعدد کیے اور نام انکا انفینٹری نام پر رسل رکہا

واسطے انکے اسباب اور پرانی بندوقین جسپر سلک کرکی کوٹھی سے خریدی دلوادین سن اثہارہ سو

سنہ ۱۸۲۲ بارہ میں تہا تعین میجر ریکٹ صاحب لارڈ کورنر متو صاحب بہادر ولایت کو گئے اور لارڈ ہسٹنگس صاحب بہادر

گورنر کلکتہ ہوئے تابت خیلک رسل صاحب کے سنہ ۱۲۳۰ میں کارناپدر و نواب نظام الملک بہادر تنخواہ انکی ...

کہ رسل بریکٹ کو نرد آ و تب ملک برارمین جو چہہ ہزار کی جمعیت واسطے تنبیہ مفسدون کے تہی ان

آباد پر جمع کرکے ہمین چار ہزار ہوا اپنے اختیار مین لیکر انگریزی قانون پر تیار کیے اور سنہ اثہارہ

چودہ مین مطابق سنہ ۱۲۳۰ بارہ سی اینتیس ہجری کے لفٹنٹ میر صاحب بہنیکے سردار رسل بریکٹ

کے سکرڈہ ہوگے اور ولایتی سردار توپخانہ وغیرہ پر مامور کیے اور حسب الحکم راجہ چندو لعل

ہر پلٹن مین اسقدر عہدہ دار مقرر ہا بہ تفصیل عہدہ داران سپاہ کمپنی

کوارٹر ماسٹر	ہالڈار میجر	ایجٹن	کمیدان

جوراان ... دار ... کا در ... بھی جوراان

اور اب بھی لکہا ہی کہ ضعیف لوگون کو جدا کرکے ایک جمعیت انکی علحدہ مقرر کی اور اسکو فرمین صاحب کے حوالے کیجے کہ یہ بھی ضعیف تہے اور سابق سے ان لوگون مین سرگروہ تہے بعد رسول ... بہادر سے حکم ملکو اگر پانچ ہزار سوار کی تجویز کی اور فوقت ... برابر مین جو ساتہہ جاگیردارون کے مثل جلال الدولہ اور ... بار ... اور عالم علی خان وغیرہ ... ہزار پانسو سوار واسطے ... [illegible] ... کو ... بخشش ... اور ... انکی ... پانچ ہزار ... سوار ... پالیس ... پانچ اور ... پلٹن ... انہین ... چار کمپنیان گولہ اندازون کی اور ایک کمپنی واسطے نگہبانی ... وغیرہ اور ایک کمپنی تبرداروں کی تجویز پائی پس ... اٹھارہ سو ... بارہ ... کمپنیان ... سوار ... سرگروہ ... پہر اب بھی لکہا ہی کہ ... ہزار سوار کی تخفیف کرکے چار رسالے بنا ہے انہین چار سردار مقرر کیے اور ان ... کپتان ... زیربائی الحاصل تمام نفر قاون سپاہ انگریزی پر تیار ہوکر واسطے شورہ پشتون اور نا ہوا خواہان دولت کے اضلاع برار مین ... اور ... بہادر ناظم ایلچپور ... ہزار فوج ... واسطے اعانت ... کے مامور ہوئے ... انہین مین سے دو پلٹن اور ایک رسالہ ... سوارون کا ... سپاہ ... اسی طرح

احکام مختلفہ کے بیان

[illegible]

زبانی ولیم پالمر صاحب کی ہے کہ انہوں نے دو کپتان سسر کردگی سے دور و نام دو برابر اور کے رکھیں [illegible]
انپوتر سے سوار جیب نیا اور دو مرکبا صدر سے میجر لیمن صاحب افسر سپہ صدر تھا انہیں اقبال کیا جو [illegible]
سے سپتشی کی اور انہوں نے ایسے بہی موقوف کر دیا پھر جیسے بیان دوسن صاحب افسر سپہ وہاں کپتان [illegible]
صاحب اقسم ہو کہ جب جمعیت بوجوہ مسطور و منقاد سرکار دولتمدار آصفیہ کی جو کام [illegible]
ہو اور صورت پذیر ہوئی کہ گہروں کو جنہوں نے کچہ فوج الوالکی در عوض [illegible] ہزار سپاہ [illegible]
جو نہایت معرزہ سنہ ۱۸ اتہار اسمٰعیل مہر رکاب نواب نظام الملک بہادر کے ہمراہ جمعیت بغلدی [illegible]
ہونا تہر اسا واسطے بر وقت پہونچنے بہرتی ہوئی اور خرچ کثیر و سکا ذمہ سرکار نواب نظام الملک بہادر [illegible]
جب تجویز اپنے لارڈ کورنر صاحب بہادر کو لکہا کہ مقصود بار خرچ سرکار ہے یہ سپاہی تو با تحصیل [illegible]
اور واسطے ترقی اسکے ملک ویران ہو جاتا ہے اور پہلی افزائش کمی حاصل ہوتی ہے [illegible]
تجویز چند کر صورت دیکھی ہے اور اس کا اور ایک نوبت [illegible]
مصروف کر دو گورنر صاحب بہادر [illegible] لکھی گورنروں نے تامل کیا جمعیت بحال رہی [illegible]
میں ذکر گہروں کی لارڈ گورنر صاحب بہادر کو اسے لکھا کہ مقصود ہرگز فراموش نہ کرنا اور رشید صاحب [illegible]
لکھانا کہ جب تک کیا حصہ کیفیت سرکار کے کام کی اندر کے از صاحب کے نو دریافت کر لیتی ہیں تب تک اس فوج کو [illegible]
کمک کے بہوانا اور بعضے لوگ کہتے ہیں کہ باوجود سپاہ بغلدی کے سپاہ الوالکی جو [illegible]
اس لیے مقرر ہوئی ہے کہ جمعیت سکندر آباد کی سرکار دولتمدار آصفیہ خالصاً حکم سے اپنے کہیں [illegible]
کر سکیں نیہے نہیں جمعیت دوسری جا بشتہ مطلع سرکار سو صرف ضرور ہوئی کہ واسطے اس کام [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

[illegible]

موجود ہے چنانچہ چند مدت تک آپ ہی چلاتے رہے لیکن بعد تھوڑے عرصہ کے فقط حکم سے سرکار دولتمدار
کے جانا پڑا اور موقوف ہونا تو بہت دشوار بلکہ آسمی تو دیکھا ہی جن دونوں میں چالیس تکلف صاحب قائم
مقام حکومت کلکتہ تھے راجہ چندو لعل نے واسطے تخفیف کے لکھا تھا تو آپ نے جواب دیا تھا کہ اول تو یہ
خیرخواہی تمہاری جمعیت رکاب کی جو ناکارہ ہے موقوف کر دو تو البتہ فوج الال کی بہی ہم کم کر دیں اور
نسل جمعیت سکندر آباد کے یہ بہی متعلق سے سرکار نظام کی تہا در کی ہوئی چنانچہ مطالعہ سے تہنا مہ جدیدہ کے
یہ ظاہر ہو گا کہ سپاہ مذکور بعد دریافت ہونے کے کیفیت کے ... سنہ مذکور بالا میں ہم ترا پسٹ جمعیت صلابت ...
اور محمد فتح جنگ لشکار ... ور متوالی امور ہوئی اور بعد فتح و نصرت کے ۱۱ سنہ ۱۹ تہا رہی یہی ... سنہ ۱۲۳۵
... بہجے ... یاک بنگاہ کی تہی اور یہ بہی تحریر کیا ہے جنگ کہ غفران مآب آصفجاہ ثانی ...
فرا کے عالم کوں فاد رہے رونق سلطنت نظامیہ روز افزوں تہی بعد رحلت کے ... چاہ و در
کو عہد میں نواب سکندر جاہ بہادر چونکہ جملہ ارکان دولت وہی تہی جنہیں ... اپنی وضع پر ...
... الملک دیوان ... قصدا کی میر عالم بہادر ... افسران انگریزوں کی مدار المہام ...
ان کے بہی چونکہ عہد سے غفران مآب کے دخیل کار ہیں کوئی اوحد سے اپنے تجاوز کرتا ہوا دکہلائی دیا اور
راجہ چندو لعل کو ... کیا وے دام الحیات میر صاحب مغفور بہ نسبت ان کے رہے سعید
... الملک بہادر دیوان ہو مرجع کار راجہ چندو لعل قرار پائے جمیع معاملات مالی ملکی اور ...
سرداران انگریز ونکا متعلق ذات راجہ صاحب کی ہوا اور قرار تہا کہ سرکار عظمت مدار انگریز
تفصیل معاون ... کہ رہے وجہ اسکی یہ بہی کہ وہاں انکو امور پہ ثابت کیا تہا کہ حضور ...

علیہ ادویہ

احکام مختلفہ کے بیان میں

اور عمل دیوانکا نجوم ورمل پر نواب سلطنت مآب سکوت اختیار فرمآ اور جناب وزارت پناہ فقط

دیوانی پر اکتفا کیا پس راجہ چندو لعل مختار ریاست نواب نظام الملک بہادر کے ہوگئے تھے کہ سرکار عظمت مدار کو

اسکا خیلے افسوس تھا بلکہ ارباب کونسل نے واسطے دینے اختیار راجہ چندو لعل کے بہت تامل کیا اور احد الامرا

ہوئے کہ بعد انتقال نواب سکندر جاہ بہادر کے تمامی اختیار امور ریاست دست اقتدار میں جانشین انکے کے دیکہا

حسب راجہ صاحب مذکور بدقول اور رشوت ستان مشہور تھے جیسا کہ احوالین انکے گذرا اور

اقران انکے بھی ظاہر ہے چنانچہ رقم پذیر ہوتا ہے عہد انکے انتظام ملک بہت ابتر ہوا حتی کہ

حیدرآباد ملک کا بھی مختل طاریات کا بسبب نا قابلیت ... کارپردازوں کے جسقدر کہ ہی شاطرین پر ایس کتابے

ظاہر ہوا ہوگا اور اس قدر سے بھی بقدر مطالعہ پوشیدہ نہ ہوگا اسواسطے کہ

بلکہ ہر کہ آمد بران مزید کرد مگر ایک شمس الامرا بہادر سوا انہیں الکاروں پانچ ہی تھے

مدار المہامی کمارہ کئے سبب ... اسد ... اگر وہ چاہتے تو بندوں پر رحم کرتے

اسود حال اخوان ... رسالہ ... راجہ چندو لعل

... لکہا ہے کہ رسل صاحب بہادر ... راجہ چندو لعل کے اگر راجہ چندو لعل

سرکار ... سرکار دولتمدار آصفیہ کا رو ... لیکن ... الیہ کے چلا جاتا ہی

قطع نظر بدعملی اسکی حیرت ہی کہ ... اور کس طرح

معقول تیار کی اور بدون طلب خزانہ حضور سے اور ... سرانجام دیا راجہ مذکور

... بہت درست رکہتا ہی ... معاملہ فہم محنت کش ... معاملہ میں کوئی اور اس خوب

تتمہ اور ... احکام مختلفہ کے بیان میں

دکھائی نہیں دیتا ذات سے اپنی اجرائے کار میں سرگرم ذی مروت جرأت دست لیکن در حج ہر چند کہ مہاراجہ
ریاست یکہ بوجہہ احسن ظہور میں آتا مومی الیہ سے غیر ممکن معہذا کوئی شخص سوا اسکے ہر چند قابل سرانجام دہی
ریاست بندگان عالی کے میسر نہوا انقضا عسرت کا حیدرآباد میں بدعملی سے رعایان ریاست کے تا بحال ہوا
اور اسکی صلاح سوا دخل حکومت سرکار عظمت مدار کے نہو کی اگر کوئی زمرہ سے نوکران حضور کے قابلیت
اجرائے مہمات کی رکھتا ہو بلاشبہ اسکو دیوان کرنا بہتر تھی لیکن کوئی میسر نہیں ہوتا انتہی لارڈ جنرل
اسٹنگس صاحب بہادر گورنر جنرل نے بائیسویں جنوری کو سنہ ۱۸۲۰ اٹھارہ سو بیس مطابق سنہ ۱۲۳۶ بارہ
سو چھتیس ہجری کے لکھے رزیڈنٹ صاحب بہادر کے پاس حکم دیا کہ واسطے صلاح اور نصیحت اور ضبط و صحت امور
خانگی ریاست آصفیہ کے اپنے تئیں درمیان لاؤ اور سعی تخفیف خرچ و اخراجات اور اجرائے انفصال و انفراس
محاصل و ادائی تنخواہ سپاہ وغیرہ کے رہو کر بشرط طاقت راجہ چندو لعل کے سرکار عظمت مدار کے ارادہ
واسطے بہبود کے بشرط وفاداری اور کمک اور سرگرمی کی بہی والا قلا پس رزیڈنٹ صاحب بہادر نے بموجب تاکید حکم
سے ایسا کیا کہ بجہت ان ایام میں تمام تعلقداروں کو بلوا کر عدم تعدی و ظلم رعایا میں تاکید شدید کی
اور ارباب استغاثہ و اہل فریاد کو حکم دیا کہ دار القضا میں رجوع کریں اور ایک مکان وسیع واسطے عدالت کے مقرر کیا
رسل صاحب بہادر نے یہ کیفیت بطریق سفارش راجہ کی کہ گزشتہ ستمبر الیہ کو روانہ کیا ہے میں کہ آٹھ تاریخ
انکی بحالی ہوئی اور بعض کا معقول ایسا ہی کہ ہم وقت کے نہیں ہوئی اور دیگر رسے یعنی سنہ ۱۸۲۰ اٹھارہ سو بیس
حکم موقوفی کا میکاف سے ڈاکٹر ون رزیڈنٹ دو کورٹ ڈیروون کے صحبت خارج سے اگر اس سے بیش کر کو استعفا
دیا جب رسل صاحب کی مٹکاف صاحب آئے میں سبب دوستی راجہ چندو لعل کے رسل صاحب کے خلاف

تیسرا امر
احکام مختلفہ کے بیان میں

دستور اپنے آپ سے تک مستکلف صاحب کا انتظار کیا اور عند الملاقات نیکخواہی اور خیر سگالی راجہ کی بیان کر کے
جانب مقصود کے واضح ہو کہ صاحب موصوف اہل قلم سے تھے تمام الجمعون خیرخواہ سرکار و لیهذا اُسکا ایجود
سعی مین نقصان سرکار عظمت مدار کا بہی کیا چاہیے اگر وقت فقط بنا بر خیر سگالی سرکار دولتمدار نواب نظام
الملک بہادر کے بدون لحاظ امر دیگر ایک مسودہ اس مضمون کا کہ واسطے رفع ابتری ملک حضور کے عمال انگریز
اپنی سرکار عظمت مدار سے مقرر ہوں کر کے قصد سے روانہ کرنیکے حضور میں گورنر صاحب بہادر کی نزدیک ولیم پالمر صاحب
جو ملازم سرکار نظام تھے بھوا سے اور آپ نے کہا کہ اسمین اگر نقصان سرکار نظام الملک بہادر کا ہو تو مجھے اطلاع
دینی چاہیے ولیم پالمر صاحب نے وہ مسودہ لکھا اور اجازت سے صاحب موصوف کی روانہ کیا اور لارڈ صاحب بہادر نے اسے منظور فرمایا جو
رسلصاحب تعلیم یافتہ حشمت جنگ کے تھے وتیرہ انکا قریب انکے وتیرہ کے تھا اور یہی جانا چاہیے کہ بینڈت تانتیا کے اولاد
انکے مصوبے بہائی تھے اور آخر عہد میں بینڈی صاحب بینڈت سے تو مدت سفارت تا بت جنگ کی نوبت ذکر سوانحات
ایام ایلچی گری مستکلف صاحب بہادر سفیر تھم اور بعضے خصایل انکے سرچارلس منتظم الدولہ
مستکلف صاحب بہادر کو بعد تا بت جنگ لارڈ جرنل اسٹس صاحب بہادر نے مامور کیا بعد ورود بہادر مذکور
خدمت منشی گری اور وکالت کو ہندیوں سے یکقلم موقوف کر کے سرکار میں عظمت مدار کے
سوالجواب ذات سے اپنی اور واسطے اپنے مصاحب انگریز صاحبوں کی رکہے اور دوسرے فردوری
سنہ ۱۸۱۲ اٹھارہ سو بارہ عیسوی مطابق سنہ ۱۲۳۳ بارہ سو تینتیس ہجری کے لارڈ گورنر صاحب بہادر کو ایک نامہ
لکہا جسکی نقل یہ ہے نقل نامہ مستکلف صاحب بہادر اسمی لارڈ گورنر جرنل صاحب بہادر
رسلصاحب کا عمل عرضی فریادیوں کی لینی اور داد رسی انکی دیوان تک کروا دینی اتک جاری

احکام مختلفہ کے بیان میں

اور دوسری صورت کی تجویز باقی ہے یعنی اصلاح کار کے لیے توقع امداد کی دیوان سے نہیں کر واسطے اصلاح
ملک کے ممکن ہے کہ کار پرداز انگریزی امور ہوں لیکن مجھے یہ تصور آتا ہے کہ ملک کی تمام نظامت سپرد
ہو اپنے حکومت اور رعیت کے ہاتھ سے رہیں دیوان بھی اس لحاظ سے آمادہ نہیں ہے کہ
ملازمین اب ایسا سوال نسبت کار کردن انہیں واضح ہو کہ جواب اس نسبت کا مشکل تھا [illegible]
[illegible] کیا تھا سو [illegible] میں لارڈ گورنر صاحب بہادر کے بہت پسند آیا کہتے ہیں کہ سوا اسکے مشکل
[illegible] نسبت راجہ چندو لعل کی اور ابتری [illegible] اور تجویز آپکی درباب اصلاح ریاست کی
[illegible] بہت لکھے اور انگلستان [illegible] آگے ہیں اس جا رقم کرتا ہوں اور راجہ چندو لعل
اور [illegible] میں [illegible] سفارت ریاست [illegible] فرماتے ہیں [illegible] صاحب بہادر کا رعایت [illegible] سرکار
سرکار دولتمدار [illegible] با موقوف رہی [illegible] مشکل صاحب بہادر حق میں راجہ چندو لعل کے کوئی [illegible]
واسطے [illegible] اور امور ریاست کے لیے قابل ہو سوا راجہ چندو لعل کے دوسرا ہوگا اگرچہ [illegible]
[illegible] لائق ہیں [illegible] بہتر [illegible] سخن [illegible]
واسطے رعیت کے [illegible] اور [illegible] کے افراد کو فراموش کرے جو کچھ منظور ہو [illegible]
کرنا [illegible] اگرچہ [illegible] قابل استقلال نہیں ہے [illegible] بہتر کوئی [illegible]
متصور نہیں ہوتا کہ [illegible] تو قدم [illegible] شخص [illegible] فہم اور محنت کش ہے [illegible]
نسبت دوسروں کے [illegible] اور [illegible] نہیں اگرچہ راجہ چندو لعل کے [illegible]
جمع [illegible] مرجعات [illegible] ذالا [illegible] چند کہ [illegible] اس [illegible] نہ ہو گی

احکام مختلفہ کے بیان میں

غرض بہر حال بالفعل مہاراجہ اور منصور پور رامسور سے کنارہ کش ہو کہ انہیں مخفی مسطور ہو

چندو لعل کو موقوف کرنا لیکن کبھی ہمیشہ ظاہر کیا کو بسبب زیادہ طلبی اور رشوت ستانی اور در خرچی کے

سے موقوف کرنا کار پرداز کا بہتر ہی لیکن یہ دشوار ہوگا کہ غیر ممکن ہی انہی سے معاملہ فہم و دستور

اور صاحب ریذیڈنٹ بہادر نے یہ بھی کہا کہ سنہ مرقوم الصدر یعنی سنہ ۱۲۱۸ اٹھارہ سو اکیس میں مطابق سنہ ۱۲۳۷

سینتیس ہجری کے کلکتہ لیجیہ ممالک محروسہ میں سرکار دولتمدار نواب نظام الملک کے واسطے

بد عملی کے بتلا کتے ہیں کہ اسوقت محصول زراعت کا سوا ایک اور فروعات کے ایک کرور اور اونیا نو لاک

ہزار پانسو پچاس روپے تھا اور خرچ و قرض تنخواہ کا مع دیگر اخراجات ایک کرور چھبیس لاک کیا اور بار چار

باقی چودہ لاک بائیس ہزار ایک سو پچاس روپے داخل خزانہ ہوا کرتے تھے اور اب جو داخل ہے مواخذہ

بہت زیادہ ہی باوجود یکہ راجہ چندو لعل کو گذرے زمانہ ہوا بدانتظامی اس سے سوا ہی

لعل ہا تہہ سے منتظم ... سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے نالان تھے وساطت سے ولیم پالمر صاحب

کی ایک خط لارڈ ... تج بہادر کو بیچ باب فریاد و دخل ایلچی کے مقدمات میں ریاست سرکار

دولتمدار آصفیہ کے ... اگست سنہ ۱۸۲۱ اٹھارہ سو اکیس میں مطابق سنہ ۱۲۳۷ بارہ سو سینتیس

ہجری کے مخفی روانہ کیا خلاصہ مضمون خط چندو لعل اسمی لارڈ ہستنگز بہادر

گورنر کلکتہ ... چونکہ اتوالا صاف کو رشتہ داروں ... ایلچیان سابق اعمال ناپسند

... فی الحال وہ پیش ہی ہوگی کہ گذارش کیا جاتا ہی جب کہ شکایت ... رسیڈنٹ بہادر

... دربار سے وہ طلب ... اور ہمیشہ کو بزمین فسادی اور ... اور ترقی اپنے

... یہ حقیقت کہ صاحب بہادر نے کہا کہ عاملان سرکار کے رعایا پر ظلم و تعدی بہت روا رکھتی

ہیں اور تم اس امر سے غافل اور بخیال عار رفاہ کر بیٹھے ہو ابتک ہاں اس امر [illegible] کا [illegible]

یہ تجویز نیازمند کو وزرا نے بھی لیکن قبول کر لیا اور آج کی رات ایک ایلچی لالہ روپیہ [illegible]

اور بارہ لاکھ روپیہ نقد یا [illegible] کی الحقیقت وصول ہو [illegible] دینے نیازمند اس [illegible] نصف [illegible]

اس کی [illegible] بہادر کو [illegible] طرف سے [illegible] اور بیماری کی [illegible] تا [illegible] آ ملا یا [illegible] زیادہ [illegible]

کا رہا عجائبات [illegible] روپیہ کے موقوف کر دینگے اور [illegible] اس خیال [illegible] کا [illegible] واسطے [illegible]

[illegible] اور [illegible] سپاہ ضرور [illegible] مقرر [illegible] اور [illegible] کے [illegible] زیادہ [illegible] وصول کر [illegible]

[illegible] عتاد نیازمند کا نہیں [illegible] نیازمند [illegible]

اس [illegible] ان لوگوں کی [illegible] [illegible] نیازمند [illegible] میں [illegible] کی [illegible]

ریاست میں ہوا اسکے سلسلہ [illegible] مشہور [illegible] نیازمند کی [illegible] اور [illegible]

[illegible] زیادہ کیا ایسا [illegible] ترقی اور [illegible] نیازمند کی [illegible] عظمت [illegible]

انسان [illegible] کم [illegible] عہدہ برای سرانجام مہمات کی [illegible] نیازمند کی [illegible]

[illegible] مسلمداری [illegible] کا حتی الامکان [illegible] اور [illegible]

[illegible] نیازمند [illegible] سعی بلیغ کی ہی [illegible] واسطے ترقی اس ملک [illegible]

حیرت کا مقام [illegible] اور امداد [illegible] عالم میں مشہور [illegible]

مخالف اس [illegible] تمام معاہدہ [illegible] واسطے خونریزی [illegible] نیازمند تمام [illegible]

عجائبات [illegible] کار [illegible] گرفتاری اور [illegible] اکا [illegible] اور [illegible] فتنہ و فساد

احکام مختلف کے بیان میں

اسکا حاصل مقدمات ریاست میں عائد حال ہوا اور کچھ لینے کو طلب یا پیش اسیطرح دفع [illegible] اور رفع [illegible]

خشکی رشید صاحب کے معرفت بارنٹ صاحب کی بہت کوشش کی کہ تا اس مقصد کو پہونچیں کہ مہربانی اور [illegible]

ایلچی کی اسکو معلوم ہوا اور اعداً فتنہ و فتور [illegible] اور کسیطرح کا خلل امور ریاست و مقدمات نیاز مندی میں [illegible]

نیاز مندی خود [illegible] مسٹر لف صاحب [illegible] کیا اور مدارج [illegible] اور اطاعت کیجا لاتا [illegible]

[illegible] اور تھوڑی سی مہربانی کی اور سوا اسکے اعتبار کے سلطنت کچھ ظہور میں آیا اور قبل [illegible]

[illegible] مسٹر لف صاحب [illegible] جواب اسکا کچھ نہ دیا چنانچہ نقل اسکے ملفوف [illegible]

اپنی جرات کر کے [illegible] کچھ کہ میرا [illegible] ارشاد فرماویں [illegible]

اس موافق عمل کیا زیادہ حد ادب جواب اسکا لارڈ کورنوالس صاحب بہادر [illegible]

[illegible] لکھا کہ خط تمہارا آیا اور [illegible] ولیم [illegible] صاحب معرفت [illegible]

[illegible] ایلچی [illegible]

لیکن [illegible] ایلچی [illegible] معرفت [illegible]

ایلچی کی تصویر [illegible] غلط فہمی تمہاری [illegible] اطمینان خاطر [illegible]

و ملحوظ خاطر صحیح ہو کر ایلچی کو لکھا جائیگا فقط چنانچہ لکھا ہی کہ ماہ [illegible] تاریخ اکتوبر کی [illegible] روانہ

مسٹر لف صاحب کو [illegible] خلاصہ مضمون اسکا یہ ہی [illegible]

در پردہ مقصود [illegible] ولیم [illegible] صاحب کے ایکو نامہ لکھا ہی [illegible] معلوم ہوا [illegible]

نہیں کیا ہی جس طرف جو جائے آدمی نہیں آدمی جسکا فریاد [illegible] اسی کی معرفت [illegible]

[illegible]

احکام مختلفہ کے بیان

اور دستخط و مہر ڈالنی اسی واسطے کہ سمجھا دیں کہ جو واقف اس امر سے ہوگا تو ضرور دو فریق راضی کرنے واسطے ہوں
مستلزم تھا بہادر کمپنی کی عملداری میں بہت شب و روز ہمراہ اسکے تاہیں رہے آخرکار کونسل میں [illegible]
نواب معلی القاب کا مہتمم ہیں حکومت سرکار دولتمدار آصفیہ کی [illegible] اور صاحب بہادر راجہ چندو لعل [illegible]
چھ بارہویں تاریخ دسمبر کی سنہ [illegible] تقسیم [illegible]
برابر [illegible] خلاصہ مضمون [illegible] بارہویں [illegible]
سنہ ۱۸۲۲ اٹھارہ سو بائیس عیسوی مطابق سنہ ۱۲۳۸ بارہ سو اڑتیس ہجری [illegible]
اور [illegible] آصفیہ [illegible] وہاں [illegible]
آصفیہ [illegible] تعلقات [illegible]
پانچ لاکھ [illegible] سرکار دولتمدار آصفیہ کو حکومت دائمی [illegible]
[illegible] ایضاً تعلقات سابق [illegible] قبضہ میں [illegible] اور [illegible] لاکھ [illegible] ہزار [illegible]
[illegible] قلعہ [illegible] اور [illegible] جال کہ وہ قلعہ [illegible] میں [illegible] سرکار دولتمدار
آصفیہ [illegible] تعلقات [illegible] اور [illegible] قبضہ [illegible]
میں [illegible] حکومت دائمی حضور [illegible] ایضاً [illegible]
[illegible] حقوق [illegible] تعلقات [illegible] لاکھ [illegible] ہزار [illegible]
سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کو حوالے کئے [illegible]
اس قدر ملک واضح ہو کہ ایضاً تمام حقوق اور [illegible] میں جانب مشرق [illegible]

اور وہ سب طرف واقع ہی ساتھ رقم پچہتر ہزار روپے سالانہ کے نواب محمد وجیہ کا کمپنی بہادر سے

پایا کہ چونکہ راجہ کی حکومت میں دو پرگنہ اور ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ سالانہ پایا ولیسا ہی مقرر ہوا

بدستور رہا حضور اقرار کرتے ہیں کہ اسکو سال بسال پہونچا کرینگے ایفا نواب نظام الملک بہادر وہ اقرار کرتے ہیں تمام

اور جہرات جو جو سرپرستی اسکے طرف ہیں تعلقات بنیند قبضہ میں سونپی اسکے ایک سپرد دولتمدار نواب نظام

الملک بہادر کے ہو گئے اور بابت بحال اور اجرا اسکے حال تھا سنہ تحریر ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۱۸ اٹھارہ سو تین

ربیع الاول سنہ اور مہر و دستخط کے تحریر کی مہر و دستخط ہوا اٹھارہ سو تین

جنرل ولسلی صاحب بہادر ولایت ہوا اور آپ نے جنرل لارڈ لیک صاحب انکی جگہ پر جنرل ہوئے اور

مناقشہ قوانین منتظم الدولہ سید حیدرآباد اور صاحب کرتی پولیم پالمر بہادر سنہ ۱۲۱۹ اٹھارہ سو

پارہ میں چالیس برس کے ایلچی کی سرکار دولتمدار نواب نظام الملک بہادر کی سو جتنے کام کئے

کیے وہ فوراً بدستور ایلچی ہی تھے ہوا تو فوراً انکا سکو پہونچنے کی واضح ہو کہ میٹکاف صاحب بہادر

اور نہایت ذی ہوش اور نہایت پوری عقل میں بہت نامی حاصل کی تھی اور عہدہ سرکاری

رضا بہادر کے متعلق ساتھ انکے بھی وارد حیدرآباد ہوئے اور ایلچی سرکار دولتمدار نواب نظام الملک

بہادر کے دلی کی ایلچی گری کی تھی کہتے ہیں کہ صاحب موصوف ہرچند کہ ظاہر میں ہندوں بخلق پیش آتے

تھے لیکن دل سے فیصلے کنارہ کش اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اول رزیڈنٹ بہادر مذکور کے سبیل صاحب بہادر

تھے اور بعد بارنٹ صاحب بہادر رزیڈنٹ ہوئے ایام ایلچی گری میٹکاف صاحب بہادر کے چار برس

ذکر سوانح ایام ایلچی گری میٹکاف صاحب بہادر جنرل بہادر سنہ ۱۲۳۰ اور بعضے خصائل انکے

[illegible]

بعد منتقل صاحب کے بیٹر تار صاحب سنہ ۱۸۲۵ اٹھارہ سی پچیس مطابق سنہ ۱۲۴۱ بارہ سی اکتالیس ہجری
چودھوین تاریخ ماہ صفر کی روز چہارشنبہ داخل کوٹھی بلدہ حیدرآباد ہوئے اونہون نے عبد [illegible] منشی قدیم اور [illegible]
کو اپنے بنگالہ سے طلب کیا اور شرف الدین خان کو عہدہ وکالت پر مامور اور سٹ [illegible] چندو لعل پیشکار کے دربار
بندوبست ریاست سرکار دولتمدار نظامیہ کی یون لکہا تحریر پاتی ہیں صاحب ممدوح رسالہ بغلبندی کی جو
واسطے تنبیہ مفسدون اور الطاف بارہ بنگاہ ممالک محروسہ حضور کے مامور ہی ہیں کو [illegible] کی روبکی کی
بغیر اجازت کی نہیں پائی جاتی کہ واسطے اصلاح غلطی سرکار موصوف کے دخل کرین اور رسالہ مذکور
کام لین معہذا جو کچہ کہ دخل کیجئے ہیں سو اس لیے کہ ہنگامہ سے ظلم و بے انصافی کے [illegible] کار [illegible]
اور سوا اسکے بالفعل تمام اقوال [illegible] صاحب ممدوح اور [illegible] صاحب بہادر کے جو کہ ابہی [illegible] دونون صاحب
کے منشی جو اربیان کرایا ہے تا اپنا اپنی طرف سے اور جملہ کیفیت زمانہ گذشتہ حال [illegible]
ہیں کہ عرصہ قلیل مین فیما بین منشی جی اور صاحبان کوٹھی [illegible] صاحب کے آزردگی آئی اور [illegible]
بہادر نے منشی کی طرفداری کی یا صاحبان کوٹھی نے صدر مین لکہا [illegible] بے انصافی [illegible]
عالیشان ریسیڈنٹ کی ثابت ہوئی اور انہون نے وہان سے نالش لکہی پس منشی جی برطرف
ہوئے اور شرف الدین خان وکالت سے موقوف اور سنہ ۱۸۲۶ اٹھارہ سی چھبیس مطابق
سنہ [illegible] بیالیس ہجری کے کپتان [illegible] صاحب بسبب [illegible] کی جوانان
سپاہ [illegible] ہے کہ یہ حرکت سزاوار اونکے نہتی [illegible] غیرت اور غلبہ جرات [illegible]
تمام ایک سپاہی موضع [illegible] پر گالی کہتا [illegible] مار ڈالا [illegible] جا بہ مقرر ہوئے
اور سنہ ۱۸۲۸ اٹھارہ سی [illegible] مطابق سنہ ۱۲۴۳ بارہ سی [illegible] بہادر [illegible]

احکام مخصوصہ [illegible]

[illegible]

ولایت ہوا اور منٹگمری صاحب جو اس عرصہ میں حیدرآباد سے وہاں جا پہونچے تھے سرانجام کو ریزیڈنسی کے [illegible]

کیا پھر تھوڑے دنوں کے بعد لارڈ ولیم بینٹنک صاحب بہادر کو گورنری کلکتہ کا عہدہ سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر سے

عنایت ہوا اور سنہ ۱۸۲۹ اٹھارہ سو انتیس مطابق سنہ ۱۲۴۵ بارہ سو پینتالیس ہجری نواب سکندر جاہ بہادر نے

انتقال کیا تو نواب ناصر الدولہ بہادر میر فرخندہ علی خان آصف جاہ رابع مد ظلہ العالی خلف الصدق مغفور تخت کی

رونق افزا مسند ریاست ہوئے مارٹن صاحب ریزیڈنٹ نے کہا کہ یہ ریزیڈنسی کا خرچ زیادہ اور الیس [illegible]

تمام ارباب کونسل خوش ہوئے چنانچہ قریب ذکر کے ہو کہ ابتدا بعد لارڈ ولیم بینٹنک صاحب بہادر گورنر جنرل

مارٹن صاحب کو بعلت طرفداری منشی [illegible] کونسل کے کورٹ آف ڈائرکٹرز کے [illegible] مخالفت کو بھی ولیم پالمر صاحب سنہ ۱۸

اٹھارہ سو [illegible] مطابق سنہ ۱۲۴۶ بارہ سو چھیالیس ہجری کے طلب کر کے ساتھ عہدہ کام [illegible] کے [illegible] کیا گیا میں کو

تفویض کار عہدہ دہلی کے لارڈ صاحب بہادر صدر [illegible] بہادر کو صاحب تھا [illegible] ترقی [illegible]

عہدہ نہیں دیا بلکہ [illegible] حیدرآباد میں اختیار کیا تھا وہ [illegible] سرکار کا تھا اس واسطے

تمہاری اس جگہ کا مقام آئی اور یہی مقولہ صاحب کا تھا کہ لارڈ گورنر جنرل ولیم بینٹنک صاحب بہادر نے

تجویز نامناسب میں اپنے بہت حرف و الزام مارٹن صاحب کو دیتے ہیں واضح ہو کہ [illegible] قلم سے [illegible]

الیکری حیدرآباد کے عہدہ دار [illegible] کلکتہ جانا چاہیے کہ نام [illegible] صاحب کے اصل [illegible]

میں تھے شاید اول بار [illegible] صاحب بہادر سے بعد پالمر صاحب بہادر [illegible] [illegible]

راقم نے دیکھا ہے کہ بعد رخصت مارٹن صاحب کے دوسرا [illegible] صاحب مشغول اجرائے کار کے

اور پالمر صاحب [illegible] ہے کہ اس وقت [illegible] صاحب مرچکے تھے [illegible] مارٹن صاحب کا لون صاحب اور [illegible] صاحب

احکام مختلفہ کے بیان میں

تھے اجرای کار غیبت میں کاون صاحب کرتے رہے ایام سفارت نارٹین صاحب کے پانچ برس ذکر

سوانحات ایام ایلچی گری کرنل سٹورٹ صاحب بہادر سفیر مقدم اور بعضے خصایل انکے

کرنل سٹورٹ صاحب بہادر سنہ ۱۸۳۰ اٹھارہ سو تیس عیسوی میں مطابق سنہ ۱۲۴۶ بارہ سو چھیالیس ہجری کے انیسوین جمادی الاول کو کہ اس روز حضور پرنور نے مسند آرای ریاست فرمایی اور خلوت مبارک میں شرف اندوز ملازمت ہوکر واضح ہوکہ سرکار عظمت مدار کو سرکار دولتمدار کی پرداخت بہ لحوظ خاطر ہی چنانچہ بعد رحلت نواب سکندر جاہ بہادر مغفرت منزل آصفجاہ رابع ریاست ناصر الدولہ بہادر مختار ریاست نوی ایسے ہوے اب اولیا دولت سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے بہت خوش ہوے اسلیے انہیں یقین ہوا تہا کہ اب بد انتظامی ریاست مذکور کی جو بسبب کار پردازون کی تہی جاوے گی چنانچہ گورنمنٹ کے دفتر دون میں خط فرنچ جو نام سرکار بنگالہ کے اس باب میں نوین جنوری سنہ ۱۸۳۰ اٹھارہ سو تیس میں مطابق سنہ ۱۲۴۶ بارہ سو چھیالیس ہجری لکھا ہے یہ باتین لکھی ہین ترجمہ فقرہ ای جلوس نواب ناصر الدولہ بہادر مژدہ اول ہم خوش ہوے کہ بعد انتقال نواب سکندر جاہ بہادر فرزند نواب ناصر الدولہ بہادر جو سمجھے سال کے ولیعہد انکو قبول کیے بدون فساد کے بلوقت مسند نشین ہوے مژدہ دوم ہم دیکھتے ہین کہ رشید نارٹین صاحب بہادر اپنے نزدیک ان رئیس کو خوش مزاج اور قابل سمجھتے ہین ہم امید رکھتے ہین کہ یہ بات تجربہ و امتحان سے صداقت کو پہونچیگی مژدہ سوم اول عمل ہذا کا یہہ ہے کہ انکو اپنی خواہش سے خبردار کیا کہ نگہبانی ملک اپنے تئین سونپی جاوے گی اور تمام ملک محروسہ میں دخل و تصرف ہمارے سرکار کو نکال دیجے اور ہمارے خواہش مستحکم ہے کہ ابہی انکو سنہ ... سے خبر دیجے

احکام مختلفہ کے بیان میں

اور بحجہ درخواست حضور کے تم نے جو اقبال کیا تو ہم بہی کہ کام فراست کا کیا لیکن یہ مقصود تہا کہ قبل انقضاے وزیر کار
امور عظیم کے منتظر رہتا تہا کسو اسطے کہ امتحان حوصلہ حضور کا ہو تا مرد ہ چہارم و اسطے بردا آ تو لون کے حصول کار
کے جو منتظر ہین کہ طرفین سے کی گئین تمام و کمال سطوع خاطر ہماری ہوئین اور بامرار بجالانا ان منتظروں کا
جو تمنے اپنے ہاتہہ رکہا وہ بہی پسند آیا مژدہ پہنچے تہے جو حضور کو اطلاع دیا اور خود کیا ہی کہ یہ
خواہش ایجاب دیوان ضابطہ کی نہین ہے خواہ آپ دیوان حال کو بحال رکہین یا دوسرا مقرر کرین
دخل کیا انجام پائیگا اور ہر دو صورتین کوی حادثہ برپا نہوگا کہ ہمین افسوس اس اقرار کا ہوگا جو
مصاحبت نہین ایام ابلچی گری مین آشفورت صاحب کی بہرشرف الدین خان وکالت کی
درخواست کی تہی اگرچہ کرنیل صاحب بہادر کو اس امر مین تامل تہا کہ راجہ چندو لعل نے بسبب
بے اعتدالیون انکے عذر درمیان لائے اور راجہ پیشکار کو وکیل کیا اور بعد راجہ مذکور کے لعل جی
منشی کو یہ خدمت عنایت کی اور بعد انتقال منشی مذکور کے مشورت دکو امور فرمایا وقت بالیم
صاحب عالیشان نے ایک قرض کہ تہی ولیم پالمر صاحب وغیرہ کا سرکار دولتمدار آصفیہ پر تہا حضور پرنور
نے بسبب اتہہ آنے سیکڑا سود جو مطابق ایکے تنخواہ پیشکش سیکاکول کا ہوتا تہا گذرشت و تیر فیصلہ کے تہیم
نقل وستاویز حضور پر نور در باب گذاشت پیشکش سیکاکول جو قرض کہ بابت عظیم صاحب
لیا گیا تہا چونکہ اسوقت ادائی اسکی مناسب دیکہی اسواسطے حضور پرنور اس وستاویز ویک سرکار
مدار کمپنی بہادر کے مصدرہ ۱۲ بارہ سو تالیس فصلی سے پچ ایک کرور ستر لاکہ چہیاسٹ ہزار
روپے گذرشت سالیانہ سیکاکول کی جو ساتہہ لاکہ روپے ہے دیتے ہین مورخہ انتیسوین صفر ۱۲۴۹

بارہ سی انجاس ہجری مطابق ۱۸۳۴ اٹھارہ سی چونتیس عیسوی کی پیچہ لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب بہادر گورنر

جنرل ولایت کو گیئے اور بجای انکی لارڈ آکلنڈ صاحب بہادر گورنر ہوکر آئے اور سن ۱۸۳۸ اٹھارہ سی اڑتیس عیسوی

مطابق ۱۲۵۴ بارہ سی چوون ہجری کی کرنل سٹوورٹ صاحب کو طلب کیا چونکہ صاحب بہادر ان روزوں بیمار

ہوگئے تہی واسطی ہوا خوری کی بمبئی گئے اور بعد ایام کی روانہ ہوئی کشتی میں تہی اوسیوقت قضائی الہی

صاحب موصوف شخص نیک اور اپنی پیشی تہی ایک ہاتہ انکا جنگ میں جو روس کی لڑائی ہوئی تہی رہ گیا

جہاز پر انگریزی تہی او کیا تہا اور ریزیڈنسی کی جیمز الکم صاحب بہادر بعد انکی کاورن بہادر ہوئی

انکی آٹھ برس ذکر سوانح ایام انچی کری جنرل فریزر صاحب بہادر سیوم شم خرال انزل

بہادر کمال ہوشیار اور خیرخواہ ہر دو سرکار کو بعد سٹوورٹ صاحب کی لارڈ آکلنڈ صاحب بہادر ۱۸۳۸ اٹھارہ سی

عیسوی میں مطابق ۱۲۵۴ بارہ سی چوون ہجری کی سفارت حیدرآباد تجویز کیا اور ریزیڈنسی

۱۸۳۹ اٹھارہ سی انتالیس عیسوی میں مطابق ۱۲۵۵ بارہ سی پچپن ہجری ماہ نومبر میں بموجب حکم معظم کی

ہوئی اور ۱۲۵۶ بارہ سی چھپن ہجری میں کہ ان روزوں گورنر کلکتہ لارڈ جنرل الن برو صاحب بہادر تہی

راجہ چندو لعل پیشکاری سی موقوف ہوئے اور راجہ رام بخش عہدہ پر انکی منسوب ہوئے سراج الملک

وکیل طرف حضور کی رسیڈنٹ صاحب پاس مقرر ہوئی اور ۱۲۶۲ بارہ سی باسٹھ ہجری میں سراج

الملک خود دیوان ہوئی اور راجہ رام بخش معطل عہدہ مدار المہامی میں سراج الملک کی رو پیہ

قرض بابت تنخواہ سپاہ کشت کی سرکار عمدہ لمدار نواب نظام الملک بہادر کی ہوئی اور ۱۲۶۳ بارہ سی

چونسٹھ ہجری میں رسیڈنٹ جنرل فریزر صاحب کو نہیں ہے واسطی تبدیل آب و ہوا کے

احکام مختلفہ کے بیان میں

بلدہ سے روانہ ہوئے اور کرنل جانسن تو تمام ولایت سے آئے اور ملازمت نواب نظام الملک بہادر آصفجاہ رابع
کی حاصل کی بابت اسکے یہ بھی کہ فضا میں مالکم صاحب انگریز اور ناموافقت تھی اور تیکسے تو تنخواہ سپہ سالار دکورنر جنرل صاحب
بہادر کو معلوم ہوا کہ حضور والا ورکنیل نیچے بھی نہیں ہے کہ ہو کے تابعدیوانی کرتے ہیں اور خود اپنے خوش سفر
میں سوکر نل تو صاحب معتمد وسیلے در بابت اس امر کے روانہ کیا تھا فریز صاحب کہ لکھا تھا کہ چند سے اکیطرف کو جاوے اور
مالکم صاحب کو اسکیطرف بھیجوا دیا تھا چند روز میں وہ توجیہ مقدمات سے خبردار ہو کر جیسا مفصل دفتر دوم میں
لکھی ہے خوش و خرم روانہ خدمت لارڈ گورنر صاحب بہادر ہوئے اور رشید بہادر اور اہل مکانات کو بھی اور آخر
میر نور سراج الملک بہادر کو ہم خدمت دیوانی اور ہم خدمت وکالت سے موقوف کے بیس چھتیس وکیل نقشی الملک
اور چند سے سیف جنگ خلف امجد الملک بہادر بستہ شعبہ ۱۲۳۵ بارہ سو پینتیس سن ہجری میں شمس الامرا بہادر امیر کبیر دیوان
اسوقت تک کہ لارڈ ولیم سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے بابت تنخواہ کے تشویش ہوگئی تھی کہ جنگ
تابیدہ تدبیر معقول اسکی ادائی کی بہم پہونچائی تھی کہ ظہور میں نہ آئی کیونکہ بعد کام قبضہ اختیار سے
نکل گیا جیسا کہ دفتر دوم میں گذرا بقول بعضے سنہ میں پانچ رجمنٹ سواروں کی اور
رجمنٹ پیدلوں کی اور چار کپتان گولہ اندازوں کی یعنی چار ہزار سوار پانچ ہزار پیدل باقی
جملہ نو ہزار میں سو ستیانوے نفر سپاہ کنٹنجنٹ سے ملازم سرکار دولتمدار کی شمار میں آئے اور دس چھ اور
پانچ پورا اور رنگ آباد سومن آباد کلبرکہ نیکو لی ور کل ملکہتل لنکسور ہلانہ بلارم یعنے اول
اور خرچ سالانہ اسکا تقریباً چالیس لاکھ روپے محسوب ہوئے اور بقول دیگر ایضاً جمع نو ہزار میں سو
ستیانوے نفر اور بموجب کتاب ازدہ سواران دو رسالہ ٹکسری چار کمپنی پیدل کی اور

تیسرا دفتر

احکام مختلفہ کے بیان میں

آٹھ وجہت لیکن بموجب اظہار مستعدیان سرکار والا مدار امیر کبیر بہادر کے مستصواب کے تا ایام خدمت
دیوانی ماہ بماہ تنخواہ دی جاتی تھی راقم نے جو دریافت کیا تو سنہ ۱۲۴۸ اٹھارہ سو [illegible] کے اخیر
بار بشر یعنی افسر گیارہ ہزار پانسو چھپن نفر دو ہزار سات سو اٹھانوے اس [illegible] زنجیر فیل نو نفر شتربان ماہوار
دو لاکھ بہتر ہزار آٹھ سو ستر روپے [illegible] پائی نوکش یعنی اخراجات متفرقہ تیس ہزار بہتر روپے
تیرہ ٹکہ ساڑھے دس پائی جمع تین لاکھ پانچ ہزار نو سو تالیس روپے چار آنے ساڑھے پانچ پائی [illegible] یعنی پانچ
مہینے کی روز میں جناب امیر کبیر بہادر نے بھی خدمت [illegible] استعفا چاہے حضور پر نور نے بہ معروضہ [illegible] اور
راجہ رام بخش کو پیشکار ہونے [illegible] راجہ رام بخش پیشکار رہے اس عرصہ میں جو غلو [illegible]
دولت کار [illegible] زبان خامہ نامہ نگار کی [illegible] جس قدر کہ [illegible] دفتر ثانی میں بیان
کیا گیا بمقتضا سنہ ۱۲۶۶ بارہ سو چھیاسٹھ ہجری میں جو تاریخ [illegible] کی شکل [illegible] وزیر صاحب [illegible]
[illegible] فتح ریاست کے کوشش گذار حضور لامع النور کئے اور [illegible] وزیر صاحب [illegible]
ملک کام مدار المہامی کا [illegible] عرصہ میں تیرہ صفر سنہ ۱۲۶۶ بارہ سو چھیاسٹھ ہجری میں [illegible]
[illegible] صاحب بہادر کمانڈر انچیف یعنی سپہ سالار فوج ہندراج [illegible] عمدۃ الملک بہادر اور
اقتدار الملک بہادر کے داخل [illegible] ہوئے اور اٹھارہویں تاریخ ماہ مذکور کی حضور فیض گنجور [illegible]
آصف [illegible] خود بدولت تشریف فرما [illegible] بہادر
بھی کرسی عنایت کی اور وہاں بھی [illegible] ریاست کی رہی اور [illegible]
بہتر لاکھ [illegible] اطمینان فرمائے اور کمانڈر انچیف صاحب بہادر بدون ملاقات بندگان عالی [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

سنہ ۱۲۴۲ میں تاریخ [illegible] ماہ [illegible] کی روز چہارشنبہ پروانہ [illegible] بندر [illegible] کا اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جنرل [illegible] صاحب
گذارش کی کہ وہ صعوبت میں پہنچے بیٹھے نہیں سکتے اور کسی [illegible] نہیں انکو کسی [illegible] پہنچے [illegible]
میں سرشتی [illegible] اس ضمن میں یہ واسطے ادا کے قرض کے ایسا ارشاد کیجیے کہ ہم [illegible] کے عوض [illegible]
اور [illegible] بہادر کو طلب کرکے مشورہ کیا مصلحت یہ ٹھہری بموجب معروضہ امیر ممدوح کے چالیس لاکھ روپیہ زیادہ ارکان
سلطنت بہادر [illegible] زبان [illegible] رقم تحریر پائی [illegible] بہادر خود بھی ایک لاکھ روپیہ [illegible]
[illegible] ایک لاکھ روپیہ کا [illegible] جمع [illegible] فضل الٰہی [illegible]
[illegible] کر دیکھا اور [illegible] بندر [illegible] جنرل [illegible] صاحب [illegible] کہ ہم [illegible] قرض [illegible] لاکھ روپیہ [illegible]
[illegible] بہادر [illegible] کیا اور [illegible] کی کہ [illegible] جنرل صاحب [illegible] کا [illegible] اور [illegible]
[illegible] کیا چاہیے [illegible] ہو کہ ہماری طرف [illegible] ہو [illegible]
بہادر [illegible] گذارش کی [illegible] گورنمنٹ [illegible] لازم کیا ہے اور [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] وصول
قرض [illegible] طریقہ [illegible] نہیں [illegible] چونکہ [illegible] خسارہ [illegible]
کا [illegible] قائم کرنے دیوان اور ادا قرض سرکار عظمت مدار [illegible] بہادر اور اخراج قوم عرب کے [illegible]
ارقام فرمایا ہے کہ ارکان دولت [illegible] موافق مرضی کچھ نہیں ہیں اب ہم چاہتے ہیں کہ کسی
عرب [illegible] اگر [illegible] اور آپ [illegible] خود متوجہ ہو کر اس کام میں [illegible] صاحب [illegible]
خدمت ہو کر جناب [illegible] کی گذارش کیں اور [illegible] معروضہ کیا کہ واسطے اس امر کے کوئی شخص خاص
چاہیے [illegible] امجد الملک [illegible] سیف جنگ بہادر [illegible] امجد الملک بہادر [illegible] اور [illegible] الملک [illegible]

حکام محلات کے بیان میں

[illegible]

احکام ممالک محروسہ کے بیان

علیخان بہادر خلف شمشیر الملک بہادر مرحوم اور ظفر الدولہ ہمایون جنگ اور میرزا محمد حسین بہادر
اسمین حضور پر نور ایک شخص مجہول الجسم مسمی کنیشن راو اولاد بیٹے راجہ پرتاب سنگھ کی جو کو انگریز بہادر
کی طرف سے یاد فرمایا کہ صحیح حالات بوالی کے آپ سے سمجھا ہے اور شہادت پاکر بابدولت انہیں سرفراز کرینگے اور
کچھ جمعیت آپکے شرفین کی اور حویلی امین الملک اور منیر الملک بہادر کے واسطے ہو وہ باتیں آپکو عنایت کی
اور ایک صحیح مرحمت فرمائے اور تفصیل یہ ہے تاریخ ربیع الثانی کو گیارہ بجا نجومی کے بعد ہمراہ الملک
رزیڈنٹ صاحب بہادر پاس تمام جمعیت دیوالی کی ہمراہ رکاب کنیشن راو کے تھی اور وکلا رہیں سوار
بندہ ہی ہوئی کہ ہاتھی کو کیا زد جملہ حاضر دربار اور تمام آدمی بلدہ کے قدرت پر فاو کی منقر اور
جہان پہ کہتے ہیں کہ ہاتھی کو کیا اور رزیڈنٹ بہادر سے ملاقات کی وہ دربار میں اور اداب
وہیں کے پرسان کہا تارک الدنیا مرد آزاد ہوں اور میں الیہ کیا قف اپنی
آپ پاس بھوایا ہی مجھے اسکی خواہش نہیں رزیڈنٹ صاحب بہادر نے سنکر بہت تعریف کی آفرین کہا اور حضور
میں لکھا اسکے ہو گا وہ خود کہتا ہی کہ میں واقف ہوں چونکہ شام کے وقت وہ
اسمیں بعضے ایسا کہتے ہیں کہ رزیڈنٹ صاحب نے اسکی تصویر بنا کر بھیجوائی لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر
جو مدت سے موقوف تھا فقط نام ہے جنرل رزیڈنٹ صاحب کے آیا کرتی تھی اور اسمیں مقدمات
مندرج رہتے تھے اور چونکہ حو دیلے سابق آپکے جنرل رزیڈنٹ بہادر سے ایسا فرمائے تھے کہ ہم انگریزی کی
ہیں کہ ممالک محروسہ اپنے تعلقات موافق اخراجات سپاہ گنتی کے سپرد سرکار عظمت مدار
تا بار بار تمہیں کہنا اور اہل کار ہمارے نزدیک سے آسودہ رہیں اور رزیڈنٹ بہادر

اس امر سے لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کو اطلاع کی تھی پس مضمون تاریخ شعبان سنہ ۱۲۳۰ میں جسمیں چند

کا ہند یکہ کہ جسمیں نام اور محاصل اور نقشہ مع جہات و حدود اُن دیہات کے جو قبول خاطر کارپردازان کار

عظمت مدار کمپنی بہادر کے ہیں دیے گئے تھے اور ایک منسقہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر سکہ شعبی کا تعلق رکھتا ہے مرسلہ

بہادر کے آیا اور ریزیڈنٹ بہادر رقعہ لکھکر کہ اسپر تاریخ نا مسند کی نقل اسکی حضور میں

بہیجا اور پیچ واضح ہو کہ وہ منسقہ کیجان ضبط سے اچھا لیاقت نہ تھا اور اسمیں تبدیل فقرات کے بھی

تہی اور اتفاقا اور آزر قرض کا کہ اوال کم بہتیں اسکی لکھے ہوئے ہیں اکابت

تا تملک سرکار کا سپرد کرنا دوم تاکید قیام دیوانگی کی سوم تمہید افواج قوم عرب کی ممالک محروسہ کا رد و

بیکے واسطے غیر مطیع ہو گستاخیان اُنکی سرکار عظمت مدار کو چنانچہ حاصل اسکا یہی تھا کہ بہ طوالت

درکنار نہیں آیا حاصل منسقہ گورنر جنرل لارڈ ہسٹنگز صاحب بہادر اسی

مورخہ ششم ماہ جون سنہ ۱۸۱۵ اٹھارہ سو پندرہ عیسوی مطابق

بارہ سو تیس ہجری ملک آوالا قدر کا تعدی عمال کی ویرانی اور خونریزی عربون کی

فقط نابالان آخر کار ریاست سرکار عظمت مدار کو بہ کذب کی درجہ ہمان کے واسطے ضبط و نسق

پہر کوئی مدار اپنا بیش رفت نہو گا فقط سے حضور پرنور نے سراج الملک بہادر کو بلا کر صلاح

کیا کہ غلام کو بہر حضور زر گرمی تو سے طرح سے جو ایسی ہو سکتی ہے اسکے غلام حیدر خان

جدۃ الدولہ سے مشاورہ کیا کہ یہ نظر رکہتے سراج الملک بہادر کے شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو

خدمت ازالی سرکینی اولی بہی خود نے شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو طلب فرمایا اور آپ ارشاد کیا

احکام متعلقہ سرکار

بیان

ایسر کبیر نے گذارش کی کہ اسطرح پر تو مجھ سے نہیں ہو سکتا تب خود فرمایا کہ پھر کیا کرنا بہادر بخشش الیہ کو حکم
کیا بالفعل ملک انکو دے دینا اور اقرارنامہ لکھوا لینا بعد ایکے روپیہ تجویز کرکے بھیجوا دینا اور ملک اپنا واپس
کر لینا خود فرمایا سراج الملک تو وہاں پر ہیں بالکل جمع تو جو کچھ بندوبست کا ذمہ کرتے ہیں جو کچھ ہو رہے ہیں تب فرمایا
سے ان دفاتر کے خود دیکھ سنتا ہوں تاریخ غلام نقی خان کو غول سے رشید الملک کے خدمت وکالت پر مامور
کیا اور منشی بہادر پاس بھیجکر کہلایا کہ ہم سراج الملک کو دیوان کرتے ہیں دیکھے کیسا نتیجہ ہو
حاصل کلام اٹھائیسوین کو بہادر معز الیہم کو یاد فرما کر ایک سرپیچ الماس کی عنایت کی اور نیابت دیوانی سے
مکرر ممتاز فرمایا اور یک طرف معز الیہم کے رجوع ہوئے اور نذرین تہنیت کی گذرانین چنانچہ قطعہ تاریخ سرفرازی
انکا بطور تتمہ کے نامہ نگار سے بھی قطعہ ناصر الدولہ بہادر آفتاب مکرمت ؛ بار دیگر ہوا زاول گشت چون
بدر فلک ؛ از قضیہ گذشتہ بچو یار بخش نوشت ؛ بار دیگر شد سراج الملک دیوان دکن ؛ بیستم ربیعان
المبارک روز یکشنبہ دربار ہوا ریذیڈنٹ صاحب آئے اور وہ کاغذ نقشہ کے گذرانین اور جواب انکا خود دیکر فرمایا
کہ ہمنے سراج الملک کو مدار المہام مقرر کیا ہے وے جواب انکے بھیج دینگے بعد ان عطردان آیا اور رخصت
ہوئی اور حضور پرنور جواب انکا نامہ کے لارڈ گورنر صاحب بہادر کو اب زیب رقم فرمائے حاصل انکا

نامہ حضور پرنور فیض گنجور در جواب نامہ گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی صاحب

بہادر اب ہمنے دوبارہ سراج الملک کو دیوان کیا ہے اور جملہ ممالک محروسہ سرکار دولتمدار
ما بدولت اور ادائے زر قرض سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے بندوبست کا ذمہ انکے ہے انشاء اللہ تعالی
جلد ادا کرینگے اور سرشتون کو بھی تہدید شدید بابت اعتدالیون انکی ہوئی ہے بار دیگر وے بھی
مستعد اپنی حرکات قدیم کے ہونیکے والا اسراف سے معقول عمل نہیں آوینگی فقط بس سراج

احکام مختلفہ کے بیان میں

الملک بہادر نے حال ابواب سپاہ کیفیت کی تو فوراً اوس باہ کر دی اور آٹھ لاکھ پندرہ ہزار روپے [illegible]
اور جاگیرداروں سے وصول کر کے ادا کیے اور جو کچھ تحویل میں عمدۃ الملک غلام حیدر خان کے [illegible]
بست سے [illegible] کچھ [illegible] موصوف نے گذاشت کر دی وہ بھی حوالے ساہوکار [illegible]
لاکھ پندرہ ہزار اور روپے سو میں تین لاکھ بابتہ نقصان ہنڈویات اور باقی اصل میں [illegible]
از قسم دیوان [illegible] ساہوکاروں [illegible] بتعہد حضور فیض گنجور [illegible]
سالانہ لاکھ [illegible] سکہ [illegible] سکوں کو [illegible] مدار المہام [illegible]
بائیس روپے [illegible] فی سو ساہوکاروں کو [illegible] آٹھ لاکھ [illegible]
سرکار کا نقصان بعضے [illegible] روپے سکہ [illegible] اور بعضوں نے جو سکوں [illegible]
بلدہ والے روانہ کیا چالیس زیادہ اور پچاس کم فی سیکڑا فایدہ پایا اور سکہ [illegible] سکوں [illegible]
[illegible] روپے [illegible] اٹھارہ روپے [illegible] زیادہ [illegible] ہنڈوی کے نرخ اسکا جو [illegible]
روپے [illegible] چالیس [illegible] سرکار [illegible]
[illegible] سراج الملک بہادر [illegible]
[illegible] غلام حیدر [illegible]
ورنہ نقصان سرکار [illegible]
تاریخ ماہ [illegible]
سے مدار المہام کی [illegible]

اور اٹھارہویں تاریخ سراج الملک بہادر حاضر دربار ہو کر دو نذریں حسب دستور سابقہ ادا [illegible]

احکام مختلفہ

[illegible]

احکام مختلفہ [illegible]

احتمال پایا گیا [illegible] چونکہ [illegible] فرض کیا [illegible] سراج الملک بہادر کو

لکھا کہ [illegible] روپیہ [illegible] سرکار [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] وقت [illegible] بہادر [illegible] سراج الملک بہادر نے [illegible]

[illegible] ماہ ربیع الاول کی [illegible] تاریخ [illegible]

[illegible] روپیہ [illegible] دفتر [illegible]

[illegible] لاکھ [illegible] دو لاکھ [illegible] لاکھ [illegible]

[illegible]

[illegible] تاریخ ربیع الثانی کی [illegible]

[illegible] فوج [illegible] ماہ مذکور [illegible]

[illegible]

[illegible] غلام حیدر [illegible]

[illegible] سراج الملک [illegible]

[illegible]

[illegible] ماہ شعبان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور وہاں بھی ہمیشہ تعریف انکا کرتے تہے اور دیوانی میں علاقہ انکا ہوا اور شکایت لکھی نزدیک
کورٹ آف ڈرکٹران لندن کے یہ شخص میر صاحب بہادر کے مناقض ثابت ہوا اور کلام میں قضا و واقع
تعجب ہے ایسا کیونکر لکھا کہ یہ کیا اول و کیا سمجھے تہے اور اب کیا جانا خفیہ نویسوں میں کیفیت
آگاہ کیا پس وہ اسی جہت کہ یہ خدمت سفارت سے بہ رضامندی خاطر ہو کر منتظر کسی عذر کے تہے کہ [illegible]
ایک بہانے وہاں قضا کی اور میر شاہ کی طرف صاحب بہادر کے رجوع ہوئی [illegible] اسی
سبب صاحب بہادر نے عرض کیا اور خدمت سے سفارت حیدرآباد کے استعفا چاہا اور چونکہ [illegible]
پذیرا انکا آیا سراج الملک بہادر کو رقعہ لکہا اور استعفا سے اپنے آگاہ کیا بہادر موصوف الیہ نے حضور [illegible]
اطلاع کی اور [illegible] سفیر کی تجویز ہو کر [illegible]
کو اپنے خدمت وکالت کی سپرد کر کے کلکتہ میں تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۹ بارہ سو انہتر
ہجری موافق چھٹی جنوری سنہ ۱۸۵۳ اٹھارہ سو ترپن [illegible] کے طرف [illegible]
کے کوچ کیا اور وہاں سے روانہ ولایت ہوئے [illegible] بارہ سو [illegible]
سو ہوتے ہیں سرکار کمپنی بہادر سے ہو گئے اب وہ آسودہ حال ہیں [illegible]
وہاں کسو نے [illegible] صاحب سکرتری اعظم سے پوچھا کہ آپ نے انکے واسطے کچھ لکہا [illegible]
کہ جب کوئی صاحب استعفا چاہتے ہیں یا گذر جاتے ہیں تو حسن خدمات اور اخلاق [illegible]
کر اور [illegible] چہاپتے ہیں اور اشتہار دیتے ہیں [illegible] واسطے اور کچھ نہ لکہا کیا اسکو
غنیمت جانیں فقط واضح ہو کہ جب سراج الملک بہادر نے [illegible] جمعیت [illegible]
کی [illegible] دن [illegible] بمبئی میں [illegible] کر اشتہار دیا کہ

احکام مختلفہ [illegible]

کوئی عرب کے واسطے روزگار کے حیدرآباد کو جانے نہ پاوے لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر نے شملہ

لکھا یہ کیا وہ ہمارے حضور دار نہیں ہر کوئی تلاش معاش کی کرتا ہی اور [illegible] نہیں ہوا

اور دستخط [illegible] مستعفی ہوکے تھا [illegible] در باب قتال جدال تعلقہ اراضی

امراوتی و ایلچپور کے کچھ لکھا جب سراج الملک نے ایک پیچ نذرانہ لیا اور احکام کر دیا انہوں نے [illegible]

عمل نہ ہوا تھا کہ دوسرے پیچ نذرانہ لیا اور احکام کر دیا غرض یہ کہ دو مرتبہ بار [illegible] لکھا

جواب سراج الملک بہادر نے لکھا حیدرآباد میں اطلاع ہوئی یہ امر منافی [illegible] حضور کے

[illegible] ذکر میں سراج الملک کے ایسا [illegible] کوئی سراج الملک کا نام لیتا

[illegible] سفارت جنرل فریزر صاحب کی [illegible]

اور یہ بھی جانا چاہیے کہ اول [illegible] جنرل فریزر صاحب [illegible] صاحب [illegible] بعد [illegible]

[illegible] جنرل صاحب کو بیماری [illegible] کی [illegible] ذکر [illegible] ڈیوڈسن صاحب بہادر

[illegible] یہاں سے روانہ ہوئے اور [illegible] بیماری [illegible] اور [illegible]

[illegible] ڈیوڈسن صاحب بہادر چونکہ انہیں فریزر صاحب بہادر [illegible] روانگی [illegible]

کروانا تھا [illegible] ضرور [illegible] سفر کے [illegible] صاحب [illegible] ہوئے اور [illegible] سفارت

کا اہم تر جیسا کہ بیان کیا جاتا ہی ذکر سوانحات ایام نیابت ڈیوڈسن صاحب

بہادر واضح ہو کہ ڈیوڈسن صاحب بہادر نے بعد روانہ ہونے جنرل فریزر صاحب بہادر کے ارادہ

حضور کی ملاقات کا کیا اور [illegible] مضمون کا خط [illegible] سراج الملک بہادر کے

پاس بھجوا دیا کہ [illegible] جنرل بہادر [illegible] کا [illegible]

صدور پایا ہے کہ حضور پرنور میں گذارش کیا ہے کہ وظیفہ حال [illegible] حیدرآباد کا گورنر جنرل بہادر اجلاس

کونسل کو پینٹ کسی ایک وقت بیان کیا اور وہی راجی زیادہ تر پسند آیا ہے [illegible] کا اور حضور پرنور کا

پایا اور وہ جو کچھ [illegible] عمل آوری لازم ہے اس سبب سے پروانگی مرحمت ہوئی ہے لیکن [illegible]

اور واضح ہے کہ [illegible] سرکار میں [illegible] اور [illegible] ساتھ دیوان [illegible]

بالکلیہ [illegible] خط و کتابت [illegible] بہادر [illegible] اور اس طور کی امانت [illegible]

نواب [illegible] گورنر جنرل صاحب بہادر قبول کریں [illegible] گورنر جنرل صاحب بہادر [illegible]

[illegible] اور قابلیت و لیاقت صاحب موصوف [illegible]

[illegible] اعتماد [illegible] اور دل [illegible] صاحب موصوف دربار میں حضور پرنور [illegible]

نواب گورنر جنرل صاحب بہادر اجلاس کونسل [illegible] صاحب بہادر [illegible] حکم [illegible]

حاضر ہیں اور بالذات گورنر جنرل صاحب بہادر [illegible] مطلب [illegible] صاحب موصوف [illegible]

ارشاد ہیں جو حکم کہ اظہار مراتب کا حضور پرنور میں کیا ہے [illegible] گورنر جنرل صاحب [illegible]

ہیں کہ حضور پرنور ساتھ [illegible] کے سمجھا فرماتے ہیں کہ [illegible] ساتھ [illegible] حضور پرنور اور [illegible]

[illegible] عرض ہے [illegible] الملک بہادر [illegible] صاحب [illegible] کی طرف کم [illegible]

اور حضور کی ملاقات میں [illegible] کار پردازی میں [illegible] اور [illegible]

کیا چاہیے [illegible] واسطے [illegible] ذات ہے کو [illegible] اور [illegible] صاحب سے ملاقات کی [illegible]

صاحب بہادر [illegible] کی باتیں کیں اور [illegible] اور [illegible] کو رخصت کیا [illegible]

[illegible] اور چلتے وقت [illegible] کی [illegible]

کیا امر ہے کہ حضور نے کچھ لکھا یا جواب طرف سے مدار المہام کے تاخیر دو ہفتہ کی علیں آئی ڈیوڈ سن صاحب

بہادر مدار المہام کی معرفت سے جو نہی تاریخ ربیع الثانی کی باریاب حضور ہوئے اور اشتیاق ملاقات

اپنا معروض حال میں ملا یہ حضور نے فرمایا تمہیں اپنی کون تاریخ تھا گذارش کے کہ میں حضور مدار المہام کا

یہ کیا ہوا جب اور ہم سے دیر ہوئی چونکہ احکام ضروری لارڈ گورنر جنرل صاحب کے گذارش کیا تو سلک اور ارکان

دولت کے باریابی حاصل کی اور ترجمہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے خط کا گذرانا اس میں چند بہت قلم [illegible]

ہیں لیکن حاصل ان سب کا یہی ہے جو [illegible] قلم [illegible] حاصل ترجمہ خط لارڈ گورنر

جنرل صاحب بہادر کہ گذرانیدہ ڈیوڈ سن صاحب بہادر [illegible] پہلا قلم یہ کہ کرنل جان لو

جای پر جنرل فریزر صاحب ایلچی کر کے [illegible] نہایت [illegible] کام سفارت کا

بہت اچھی طرح بجا لائے اور آپ بھی ان کے [illegible] واقف ہیں [illegible] حضور [illegible]

آئین اطاعت [illegible] آپ ان سے خوش رہیں گے دوسرا قلم بہت [illegible]

صاحب کے گذرانے [illegible] اور انکار جواب [illegible] سراج الملک کی چال اور چلن

ناخوش ہوں گے [illegible] ہمارے رقعہ کا جواب [illegible] دولت سے [illegible]

معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا اعتبار انکی سرکار میں کچھ باقی نہ رہا اور یہ بات حقیقت میں [illegible]

بڑی ہتک کی ہے اس مضمون دوسرے قلم کا یہ ہے ایلچی نے ہمارے بہت رقعے لکھے اور جواب [illegible]

[illegible] تیسرا قلم میں [illegible] کرنل [illegible] کو تمام باتوں کی [illegible]

[illegible] لندن کی [illegible] کیا ہے اور [illegible]

وقت [illegible] جیسا میری زبان [illegible] عرض [illegible]

مدینے سنا جاتا ہے کہ آپکے ملک میں اکثر دنگہ اور فساد رہا کرتا ہے اور چوری زیادہ بہت ہوا کرتی ہے اور
رعیت آزاری سپاہ نافرمان بردار کی روز افزوں ہے اور کئی بار گوش گذار بھی کیا گیا مگر کچھ سدھار اسکا
دلمیں جاگیر نہوا اور اب جو ہمنے لکھا ہے سو بطور ریاکت کے لکھا ہے کہ آپکے [illegible]
انکو آداب دین کیا ہمیں کار عظمت مدار کمپنی بہادر کے کئی بار گوش گذار کئے ہنوز کچھ اسکا بندوبست ہوا اور جو
سخن بہ بیان کیا جاتا ہے اسمیں آپ خوب غور کرنا جو ورلی کہ کار عظمت مدار کمپنی بہادر کے [illegible]
فاضل رہ گئے ہیں سو یہ کچھ سودی دین لین کہ نہیں ہیں یہ عوض دربار تک سب کی سرکار دولتمدار [illegible]
سے کچھ نفع بھی مقصود نہیں نظر کرتے اس امور کے کرنل صاحب وہاں آنیوالے ہیں جلد رقم [illegible]
بندوبست کرینگے بلکہ اسکام [illegible] کی طرف تحصیل زر کے متوجہ ہونگے ابھی [illegible]
نے زبانی بھی قرض کا تقاضا کیا تب [illegible] فرمایا کہ بالفعل ہماری دربار میں خسارہ [illegible]
ہوگی اور کیا اندیشہ ہے ہم سو [illegible] دینگے کچھ [illegible] صاحب بہادر [illegible] کہ اگر ہمکو سالم [illegible]
ہم سو روپے [illegible] کر دینگے اور رخصت ہوکے معتمد مدار المہام [illegible] تقاضا
کیا اس عرصہ میں ایک حادثہ جدید وقوع میں آیا کہ جسکا بیان مفصل یہ ہے کہ غلام [illegible] خان نام ایک
معتمد ارسا کن بلدہ اول سے مقروض ایک شخص مسمی صالح ابن اعزلی کا تھا پھر اپنے جاگیر [illegible]
فتح جند [illegible] پاس جو [illegible] کا تھا کر دکھا [illegible] بعد [illegible]
مذکور پر سخت تقاضا کرکے [illegible] اسکو ساہوکار کے گھر [illegible] اور اپنا قرض [illegible]
اس معاملہ کو بدجانا اور فوراً [illegible] اسکے عوض [illegible] کر دیکر [illegible] اپنے معتمد کو [illegible]
پھر چند روز کے بعد صالح مذکور ایکدن فتح جند پاس آیا اور اپنا قرض مانگا اسنے جواب دیا [illegible] اور اسکا [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

واو وسته موقوف هی اب جا کر ان سکی عمر بنا کو وہاں بہت محبت سے کہ علاوہ نہیں عرت باتنے کر
خفا ہوا اور اسنے کہا کہ میں اپنا قرض تجہ سے لونگا اور انکو رخصت کرکے چلا کہ اسپر [illegible] دیکہ کہا کہ انکو قید باندہ کر
قلع [illegible] انکو [illegible] ہوا [illegible] انہوں نے تلوار چلائی [illegible]
دور اتہوڑا رستے لیکن اسماعیل بیگ نکل گیا اور اسکا [illegible] کہ حسین [illegible] کی
کیا تفرقہ [illegible] اور کہ سلطان [illegible] کی دعوت [illegible] اور بعد انکا شادی
سکندر آباد سے چلنے وقت [illegible] ہمراہ بیگ کمسن سے وہاں پہنچکر ایک صراحی کے [illegible]
کے ساتہ لیتے [illegible] اسکے اثنا راہ کی حایل ہوئے پاؤ [illegible] ساتھ جا کر
پہونچے وہاں عزت کو [illegible] لگا کر چند جوانوں [illegible] سوا [illegible] گرفتار کیے [illegible]
کی جو کہ ساتہ متعلقان صاحب مذکور کے جوانان الہور [illegible] بھی دوراتہوڑا [illegible]
نے متعلقان مذکور [illegible] شہر میں آئے اور اپنے قید میں [illegible] جو [illegible] چراسی [illegible]
گرفت کر لیا کمسن [illegible] صاحب بہادر کو واسطے طلب اسامیوں کے نامہ و پیام بہیجا اور صاحب
مذکور [illegible] سراج الملک بہادر کو رقعہ لکہا کہ ایسی [illegible] اچہی ہو کہ [illegible]
[illegible] حسین [illegible] جمعیت [illegible] اگر [illegible] اسامیوں [illegible]
الملک بہادر [illegible] انکو بلوا کر بہت سمجہایا [illegible] سراج الملک بہادر [illegible]
ساتہ مذکور رہا ہو اور [illegible] جمعیت [illegible] آتیں اسمیں خبر [illegible] صاحب کی کرم ہوئی اور [illegible]
واسطے استقبال کے روانہ ذکر سوانحات ایام ایلچی گری کرنل جان کم صاحب بہادر

احکام متفرقہ کے بیان میں

احکام مختلفہ کے بیان میں

سفیر نیپال اور اسپین وغیرہ میں باریابی کرنیل جان لو صاحب بہادر اوایل موسم میں کرنیکے روز چہارشنبہ

تاریخ جمادی الاول کی ۱۲۶۹ بارہ سو انہتر ہجری موافق ماہ مارچ ۱۸۵۳ اٹھارہ سو تریپن عیسوی کی ساڑھے چھہ

ساعت صبح کے بعد داخل کوٹھی ہوکر ایک بار توپ کے چھوٹنے سے معلوم ہوا کہ صاحب عالیشان ایلچی بادشاہ انگلستان

کا آیا دو دن اسکے خبر فتح برما کی سرکار عظمت مدار میں آئی اکیس بار فیر جشن سرکار دولتمدار سے ہوئی

سترہوین یعنی اٹھارہوین تاریخ ماہ مذکور کی سراج الملک بہادر ایلچی صاحب کی ملاقات کے واسطے کوٹھی کو گئے ڈیوڈسن صاحب بہادر

استقبال بہادر موصوف کا کرکے مکان میں لے گئے پس مدار المہام سرکار دولتمدار اور سفیر سرکار عظمت مدار بعد

کے سراج الملک بہادر نے ایک فرد تحصیل زر و دین کی کرنیل جان لو صاحب بہادر کو دی صاحب بہادر اس فرد کو دیکھ کر

ان باتوں سے کچھ غرض نہیں ہم اپنے زر کی تحصیل چاہتے ہیں جلد تحصیل اسکی ہووے تمنے جو رقعہ اپنی

صاحب کو بھیجی تھی دیکھا ہی باتیں تمہاری اسکے ساتھ مناسب نہیں

مذکور ڈیوڈسن صاحب بہادر کے حوالہ کردی سراج الملک بہادر نے رزیڈنٹ صاحب بہادر سے ایسا کہا کہ اس

امر کے بندوبست کا طور ٹھہر چکا ہی آج کل میں باریابی آپکی جو حضور پر نور میں بندگان عالی کے ہوگی

تو روبرو خود بدولت کے سب معلوم ہوجاویگا پھر کرنیل جان لو صاحب بہادر یہی بولے کہ ہمکو باریابی کی

جلدی نہیں تحصیل زر کے کام میں بس سراج الملک بہادر نے بدستور جیسا کہ جنرل فریزر صاحب بہادر کے وقت میں

جیسا چاہیے میں کہا کرتا آیا کرتا تھا اب بھی چاہا لیکن کرنیل جان لو صاحب بہادر نے فقط پان عطر

دیکر رخصت کیے اس سبب سے سراج الملک بہادر بہت متشوش اور سقیم الحواس سوار ہوکر

گھر چلے آئے اور رزیڈنٹ صاحب بہادر ہذا کو مثل ایلچی صاحب بہادر گذشتہ کے موافق طبع

[illegible]

احکام متفرقہ کے بیان

لیکن نہایت یہ کیفیت حضور پر نور میں بندگان عالی کی بھی اطلاع ہوئی لیکن عرصہ جمادی الاول [illegible]
جان لو صاحب بہادر کی صفدر یابی اور ابکو رقبل اسکے نقل احکام لارڈ گورنر جنرل بہادر [illegible]
دولت خورشید جنگ کو یاد فرما کر [illegible] علی الصبح اسکے بعد ایک روز سراج الملک بہادر [illegible] سالار جنگ بہادر کو [illegible]
کرنل جان لو صاحب بہادر کے لیے [illegible] اس فقرہ اور کسی سرکار [illegible] کہا [illegible]
[illegible] سراج الملک بہادر [illegible] لا سکتے [illegible]
[illegible] اپنی زبان [illegible]
جان لو صاحب بہادر [illegible] کہا ہم ایک [illegible] سراج الملک بہادر [illegible]
[illegible]
حضور پر نور [illegible] سراج الملک بہادر [illegible]
[illegible]
[illegible] حضور پر نور بندگان عالی [illegible]
[illegible] سراج الملک بہادر [illegible]
[illegible] جان لو صاحب بہادر [illegible] لارڈ گورنر جنرل [illegible]
حضور پر نور بندگان عالی [illegible]
[illegible] سراج الملک بہادر [illegible]
[illegible] کرنل جان لو صاحب بہادر نے عرض کی کہ وہ [illegible]
[illegible] ہم کو زر نقد چاہیے تقاضا سپاہ کا شدید ہے اب تامل ہو نہیں سکتا اور [illegible]

[illegible]

تیسرا قصہ

حکام مختلف کے بیان میں

گذارش کی کہ سراج الملک سینتالیس لاکھ تیس ہزار کئی سو روپے بابت عوض باقی سیاہہ کے

ہم بھی اپنی حاجت دیکھ لینگے چنانچہ اسکی سبیل ہوئی خود بدولت نے چار مہینے تامل کر کے اس عرصہ میں

کر دینگے اور ماہواری ماہ بماہ پہونچی جائیگی کرنل جان کو صاحب بہادر نے کہا اب تامل نہیں ہوتا پھر سراج الملک بہادر

کو یاد فرمایا اور انہیں ارشاد کیا کہ دفتر دیوانی کا لیکھا دیوڑھی پر حاضر ہو اور بالفعل تیس لاکھ روپے کی

سبیل کروا اور ماہواری ماہ بماہ پہونچی جائیگا بندوبست کروا باقی جو بچ جاتی ہے آئندہ کچہ راہ اسکی بھی نکل آویگی

کو صاحب بہادر نے عرض کی کہ ہم اسقدر رقم کی تامل واسطے نہیں آئے ہیں [illegible] ہوئے گفتگو شروع کیا

فساد و خونریزی سے انکی اطلاع ہی خود بدولت سراپا ہمت اس بات میں فرمایا کہ فی الحال اسکا ارادہ

ملتوی ہو جائیگا بعد چند روز کے ہم تم صلاح کرینگے اسکو بھی صاف کر لینگے پس کچہ ذکر جنرل فریزر صاحب بہادر کا

جان کو صاحب بہادر نے عرض کی کہ انکی جنرلی پنشن سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر سے ٹھہر گئی ہے دسوین تاریخ

فروری کی چہارشنبہ سے چہار پہر رہ کر روانہ ولایت ہوئے پس پان اور عطردان آیا اور کرنیل

جان کو صاحب بہادر کو عنایت ہوا اور رخصت کر کے کوٹھی کو چلے گئے اور چند روز بعد سراج الملک

بہادر سے ان عہدوں کا تقاضا کیا جو مدعی فتح چند مارواڑی کے تھے اس ضمن میں ایک

منصبدار کہ چند روز قبل اسکے دختر اسکی مار گئی تھی جسکا احوال دفتر دوم میں کیا گیا ہے [illegible]

صاحب بہادر اس سے متفق ہوا اور ظاہر کیا کہ ایک رومی ہے کہ وہ خسر عبداللہ بن علی کا ہوتا ہے

اس شخص کی نہیں معلوم کس فریب لیکیا ہم [illegible] علی گئی کیا کو

دیگر مارکر لاش اس ہجوم کی رات وقت دروازہ کے رو برو لا کر رکھ دی مدت امید او قصاص کا

ہون کرنل رشید صاحب بہادر نے واسطے دریافت اسکے بھی لکھا سمراج الملک بہادر نے جمعدار عرب کو فرام
کرکے تقاضا سے ریذیڈنٹ صاحب بہادر کے اطلاع دی اور جواب واسطے ہوا کہ ملازمان راتھوروں کے سمجھانے دینے نہ پائے
بلکہ تدبیریں خودرائی اور خودپسندی کی قائم قیام سے کرنے لگا آخر سمراج الملک بہادر نے مع ایک ہزار پانچ
آٹھ سو عربوں کی جمعداری صالح بن اغربی کو دی تب وہ اس پر راضی ہوئے کہ دربارہ فیصلہ معاملہ کی
فائدہ اہل اسلام کے ہو اور صالح بن اغربی کو روانہ کوٹھی ریذیڈنٹی سرکار عالی سے دو سو کے واسطے دربارہ فیصلہ
کے ہمراہ موسی الیہ کے ہوئے اور طرف سے فتح جند مارواڑی کے وکیل مقرر پایا پس کوٹھی میں ہر دو جانب کے
لوگوں کے دو پہر تک معاملہ دربارہ فیصلہ ہونے لگا اور منصبدار کا مقدمہ یوں رو کردا ہوا کہ ایک شاکر پیشہ
کہ وہ بھی منصبداروں سے تھا صاحب الامر مدار المہام کے دعوت کا بہانہ کرکے یا تنخواہ کا قرب دیکر کوٹھی
لے آیا بمجرد داخل ہونے دیوانخانہ خاص میں تمام منصبداروں کے بٹھلا رکھا اور طرف سے حضور فیض گنجور
کے فہمائش کرنے لگے ہرچند کہ وہ راضی ہوا و بمجرد اسکے متعلق منصبدار مذکور کے وہاں فریاد ہوئے ریزیڈنٹ بہادر
نے انہیں دلاسا اور دلاسرس کر رکھا کہا کہ ہم تمہارے واسطے لکھینگے تم اپنی داد کو پہونچوگے اور سمراج الملک
بہادر نے اس رومی کو بلوا کر چند روز قہوہ خانہ میں یا خانگی رکھا گرفتار رہنے سے ہوئے لیکن کچھ ہوا آخر
بہ تصحیح باتوں سے اسکا چلا گیا بعد چندے وہ رومی خود بخود مر گیا نزد مستورات بھی فریادی عربوں کی
ہوتی ہیں کے یہ باتیں تو معطل رہیں اور تقاضا تنخواہ سپاہ کا کم ہوا اور جانلو صاحب بہادر سابق ریزیڈنٹ تاریخ جمادی
الثانی کی ہفتہ کے روز دربار کو آئے دوسرا دربار جو دہا حاضر ہوئے کہ رزیڈنٹ بہادر نے مقدمہ بابت
تنخواہ کے عرض کی اول خود نے فرمایا کہ تمہارے رفقا باقی سبیل چار مہینے میں ہوگی اور آئندہ تنخواہ

احکام مختلفہ کے بیانمیں

[illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

ماہ کا دلی جاوے ایسا بے روشنہ کر دیتے ہیں یہ تقلید ہیں الیا قوا سیکے ہمارے کلام پڑھا ہی کا کسر کمپنی کی جمعیت
[illegible] کر کیجیے بیان وانجا دیکھے کلام اینکے بیان ہو جائے جو خفگی بالضرور سکندرآباد کی جمعیت انہی کے کلام کر لیجیے
تب حضور پر نور نے فرمایا کہ کیا الوال کی جمعیت کیا سپاہ حسین سا ایک ہی حال تا فرق ہی [illegible] الوال کی جوہم
کی تنخواہ ہم نقد دیے جاتے ہیں اور سپاہ حسین کے تنخواہ [illegible] ملا سکتے ہیں [illegible]
پھر حضور بولے کہ میں جانتا چندو لعل کے رشید نے ہم کو [illegible] کر نول بیچ [illegible] کی تنخواہ [illegible] مالک الاخر
کمپنی کے بھی اسکا بھی جواب ہو سکتا کچھ بعید [illegible] اور کسی [illegible] ذکر فرما رہے
جب بولے کہ [illegible] بدولت [illegible] خواہ [illegible] الفصر [illegible]
نہیں ہے پھر حضور ارشاد فرمایا دیکھیے کہ ہماری تنخواہ کے آیا ہیں ہمت [illegible] بہت تقید کی بھی جان [illegible] معروضہ کیا
اور فرمایا پس حضور پر نور سراج الملک بہادر کو جو ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے طلب فرمایا کے ایسا ارشاد کیجیے کہ
بھی [illegible] ایسا [illegible] مضبوط [illegible] یقینا یہی [illegible] ہوئے ہیں
اسم سراج الملک بہادر [illegible] ایک چھوٹی جیب سے نکالکر [illegible] کہ [illegible] ہوئی
جاتا ہو [illegible] نہیں سراج الملک بہادر [illegible] عرض کی
کہ [illegible] جب [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible]
دیکھا [illegible] اگر اس [illegible] روپے پہونچ [illegible]
ضرور پہونچیں گے اور [illegible] ہو گئی [illegible]
لحاظ اور نواب حضور کا [illegible] اور کلام میں [illegible] اور بیان کا کلمات ہے

بعض آئے اس سے خوبرو دولت اپنے نزدیک چند سے بہت آزردہ خاطر رہے اور خیلے دلیر ملال کہ اس عرصہ میں
خط لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کا مقدمہ میں جاگیر و تنخواہ فوج کے اور ایک بیجا رشید بہادر کے فورا اسکی نقل بھیج
حضور عالی میں گذرانیے چنانچہ خلاصہ مضمون اسکا یہ ہے

خلاصہ مضمون خط لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر بیچ باب طلب جاگیر و تنخواہ سپاہ کنٹنجنٹ کے اسمی حضور پر نور

چھتیس لاکھ روپے کا مالک جاگیر و تنخواہ سپاہ کنٹنجنٹ کے بعوض علیحدہ ہم لیا چاہتے ہیں اسپر رضامند
کرنا اور ایک عہدنامہ جو اس مقدمہ میں تجویز پایا ہے اس طرف کی مہر ہوئی انتہی واضح ہو کہ اس عہدنامہ میں
تجویز ہے چنانچہ ان سب کا حاصل یہ ہے

حاصل عہدنامہ جدید

تمام پہلے سابق بدستور بحال و برقرار
اور جمعیت الوالی ہو سرکار دولتمدار سب برابر رہیگی جہان حکم سرکار دولتمدار ہوگا وہاں جاسکیگی لیکن
واجبی دربیان سپاہ کنٹنجنٹ کی تمام موقوف ہوکر اور نظر کرنے سابق کے تخفیف پاکر صرف دو ہزار سوار اور
پانچہزار پلٹن اور چار کمپنی انگلیسی یعنی جنسی توپخانہ اسقدر بحال و برقرار رہیگی اور انکی تنخواہ کی جاگیر میں
تعلقات چھتیس لاکھ روپیہ نقد ادیکے بموجب تجویز سابق سپرد سرکار کمپنی بہادر کیے ہوں اور آئندہ مطالبہ
بابت کرفت سرکار عظمت مدار کا کہ جسکا ذمہ سرکار نے لیا ہی نہوگا اور رقم جو بہاکی اور لینا
کانہ چاہیے جاویگا اور جس تاریخ کہ تعلقات مذکور تفویض سرکار کمپنی بہادر کیے جاوین وہان تک جو رقم
کہ بیگی تعلقہ داروں دیہات سے تحصیل کی ہی وہ رقم طرف سرکار عالی کے عاید ہوگی اور تہنا کہ
میں جمعیت کنٹنجنٹ کی جو علاقہ میں سرا بدولت کے مندرج نہی اسکا مذکورہ علاقہ سابق
موقوف ہوکر فصل جمعیت سکندرآباد کے متعلق سرکار کمپنی بہادر کی رہیگی اور یہ بھی اسمیں لکھا

متفرقہ احکام مختلفہ کے سانحین

روزانہ کرکے جیسا تہنامہ کہ اپنے تئین منظور ہو مہر سے رشید صاحب کے بالفعل لے لین تیس روز کے سیاد ...
بموجب تہنانہ سرکار دولتمدار کے دوسرا تہنامہ مہری سرکار عظمت مدار کا نزدیک لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے حضور پر نور
میں داخل ہوئے بعد تہنامہ رشید صاحب کا موقوف و مسترد جانیگا حضور پر نور اسکو ملاحظ فرمایا حضرت مسترد داور ...
بہت مشوش رہے اور کوئی جواب شایستہ اسکے سوال کا تجویز نہ پایا نہایت فکرمند ہوئے تب اکرم شمس الامرا بہادر
کو یاد فرماکر تہنامہ دکھلایئے اور مضمون اسکے سے مطلع کیا اور تدبیر مشاورہ فرماتے رہے متعد الیہ نے تاریخ ...
روز شنبہ سنہ الیہ میں کرنل جان لو صاحب بہادر دربار حضور پر نور ہوکے تیسرا دربار آس دربار میں عمدۃ الملک بہادر اور ...
بہادر بھی دربار تھے اور سراج الملک بہادر بھی حاضر از سرنو تہنامہ روبرو حضور پرنور کے پڑہا گیا اور کرنل
جان لو صاحب معنی ہر ہر لفظ کی اور مضمون ہر ہر فقرہ کا اور حاصل و مراد سے اسکے اطلاع دیتے گئے اور
متعلقہ چھبیس لاکھ روپئی دریغ کئے اور نویش عہدنامہ جدید کی چاہی حضور پر نور اپنے خسارہ ملک
اور کمی مداخل کا بیان فرماتے اور چار برس کے عرصہ میں ہم گزشتہ کا فیصلہ کر دیتے ہیں اور
تنخواہ ماہ بماہ ملی جاتی اس پر ارشاد کئے کرنل جان لو صاحب دس برس کی تنخواہ گنجت کے بابت میں
یہی عذر و حیلہ ہوکے چلے جاتے ہیں مگر اس عرصہ بعد او مدت مدید میں پانچ مہینے دیوانی میں شمس الامرا
بہادر امیر کبیر کی برابر ملے ہیں اس مقدمہ میں بار بار حضرت نے عرض کرتی ہمکو شایاں
نہیں طلب کرنا ہر وقت زر کا موجب طرفین کی رنجش کا ہی ہے تو یہ بھی کہ جب ہم آیا کریں ہو بائیں
کی فیما بین ہوا کریں تب خود بدو فرماتے اگر تم ملک فقط تنخواہ کے مقدمہ میں لیا جاتے تھے ہو
تو ہم فیصلہ ہمکا چار برس میں کر دیتے اور سر دست چار لاکہ روپئے نقد بھجوا دیتے ہیں

تیسرا وہ حکام مختلفہ کے بیان میں

اسمیں صمصام الملک بہادر بوسیلہ کپتان [illegible] صاحب بہادر کی داخل کیا ہی کہ [illegible] عرض کی ہو

مدار المہام [illegible] قرار کیا ہے اگرچہ ہمیں یقین ہے کہ وعدہ [illegible] مدار المہام کا ظاہر ہو جائیگا

آپکے ارشاد میں فرق آنا [illegible] کہ ہمیں بھی [illegible] اسکے [illegible] کی

اسمیں بھی ہووا [illegible] چھوڑا

دربار [illegible] تاریخ ۲ [illegible] علاقہ داران سرکار عظمت مدار [illegible] اور

[illegible] اور [illegible] عمدۃ الملک بہادر [illegible] اقتدار الملک بہادر دربار

[illegible] عرض معروض [illegible] اور [illegible] کو

[illegible] لاکہ [illegible] سرکار عظمت مدار [illegible] گذرنے [illegible]

[illegible] دہی چاہیے کا وعدہ قرار [illegible]

[illegible] عوض [illegible] اس صورت [illegible] دو کرور [illegible]

[illegible] چار [illegible] لاکہ کا [illegible] ہوتا ہو کچھ عمل میں آیا

[illegible] اگر یہ [illegible] وعدہ [illegible] تو پہلا [illegible] جنرل صاحب کو لکہنے میں آیا

[illegible] آخر کار [illegible] صاحب [illegible] گذارش کی کہ [illegible]

[illegible] ہمیں [illegible] بطور [illegible] کے [illegible] لیکن اسقدر

چالیس لاکہ کا ملک [illegible] کہ اس صورت میں [illegible] کا عوض کا سود بھی لیا جاوے

[illegible] اور آیا [illegible] کا اور [illegible] ہو توقف نہوگی اور اسکا

احکام مختلفہ کے بیان میں

[illegible]

حسب دستخط بسم الکلام داخل سکّہ کیا کرینگے اور بعد ازان ملک جو رقم کہ از ابتدا سن ہجری کی بموجب حساب
لئے ہمیشہ کو داخل خزانہ سرکار کیا کرینگے یہ معروضہ کرنل جان لو صاحب کا سنگر بند کا تقاضا فرمایئے کہ ملک بطور تعلقہ
کرنا یا دوام کیلئے دینا دونو برابر ہی اور تعجب کی بات کیا دیکھنا اور کیا لینا ہی اور یہ بھی ارشاد فرمایئے
اور تمہارے نشانہ ہوکر ابھی سو برس کا عرصہ نہیں گذرا ہی ہم چاہتے ہیں کہ اسقدر تو آرام سے رہیں
گذران کی کہ ہم چاہتے ہیں آپ ہمیشہ آرام سے رہیں کبھی آپ کسی نوع کا تقاضا نکہیں اور بار بار زر کی
طلب کرنی بڑی شرم کی بات ہی ہم جب حاضر ہوا کرین تو آپ کی گفتگو سے سرکار کی سے ہر وقت تقاضا کی
صورت اچھی نہیں سمجھیں اقتدار الملک بہادر نے ایسا کہی کہ آج تک مدار المہام پر حضرت کی آیا ہی یا کبھی رہی
بلکہ یہ سپاہ رکاب اور اوبابان سرکار کی تنخواہ میں تامل ہو تو مضایقہ نہیں مگر تنخواہ سپاہ
جانا یہ صورت کارپردازون کی ناقابلیت فہمی کے سبب ہوئی ہی ورنہ فرمان حضرت کا تو آپ ہی جیسا
کیا ہی کہ سلیمان جاہ صاحب نے عرض کی کہ ہمکو کارپرداز سرکار مطلق حضرت کی ذات سے کام ہی
کہ فرمایئے کہ جسوقت ہم بذات خود متوجہ اس کام کے تھے اسوقت تمہاری یا ہوار ماہ بماہ پہونچی
رہی ہی ڈیوڈسن صاحب نے عرض کی کہ اسوقت بھی باقی رہ گئی ہی سلام نہیں پہونچی ہان مگر
شمس الامرا بہادر امیر کبیر کی عملداری میں برابر پہونچی ہی بلکہ فاضل پہونچی ہی پھر خود فرمایئے کہ ہمارے
وقت کے رسیدات تمہارے حاضر ہیں اور حکم ہوا کہ سیف جنگ کو بلاؤ معز الیہ حاضر ہوئے اور کہا کہ
درست اسوقت بھی انکی باقی رہ گئی ہی مہین سراج الملک بہادر درمیان آئے اور بولے کہ غلام اپنے
عملمیں بھی کچھ باقی نہیں رکھا ماہ بماہ پہونچاتا رہا ہی کرنل جان لو صاحب نے کہا کہ جھوٹ کہتے ہو

بہت سی باقی رہی تب پھر اقتدار الملک بہادر نے عرض کی کہ والد کی عملداری میں انکو عوض ... [illegible]
رہا سو پھر حضور پر نور نے فرمایا کہ شاید دو تین مہینے پہونچے ہونگے جب پھر ڈیوڈسن صاحب ... [illegible]
برابر پانچ مہینے پہونچے ہیں بلکہ فاضل پہونچے ہیں حساب فرمایئے کپتان لو صاحب نے کہ آج ہی پر نور بہادر کے
صدر تک منشی اللہ داد اور امیر بیگ کا نام ہوا افسوس ہے کہ ایسے امیر کبیر کو موقوف فرمایا پھر حضور پر نور
اس تقریر سے ... فرمایا کہ ہم اس بات میں شاہ فرنگ کے ... کپتان لو صاحب ... [illegible]
بولے کہ آپ شاہ والا ان کو لکھ کر جواب منگوا لیجئے تک ہم آپکا ملک ضبط کر لیتے ہیں تب خود ... بادشاہ فرمایا
تو نہیں بادشاہ انگلنڈ کو لکھینگے کپتان لو صاحب نے عرض کی کہ اچھا ... لکھا جاوے مقدمہ سے اطلاع ... بہادر
نہیں ہوا ہی پھر حضور پر نور نے فرمایا جمعیت ... کی تنہا ہیں ... اسکو واسطے تو نہیں ... صرف کہ
کوئی دشمن قوی منہ دکھلاوے یا کوئی سرکشی اختیار کریں تو اسوقت اس سپاہ کا ہونا ضرور ہی اور اب سندھ و دکن میں
ہمارے واسطے ایسا شخص کوئی نہیں کہ جسکا اندیشہ ہو تمام اختیار تمہارا ہے کپتان لو صاحب نے عرض کی کہ بجا ارشاد ہوا اگر کمپنی کو
اس جمعیت کا رکھنا منظور نہیں تو ابھی جواب پیام موقوف کر دیتے ہیں ہمارا اتفاق ہمکو ... فرمایا کہ
کہ بات اس مقدمہ میں گمان یا نہیں کیونکہ نہیں سکتا اسدم کپتان لو صاحب نے عرض کی کہ یہ بات میری سمجھ
میں نہیں آئی پھر خود ... فرمایا کہ اسکا مدعا یہ ہی کہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر ملک ... نے ... میں
اختیار رکھتے ہیں سبکا سبب لیکن کوئی حائل نہیں پھر کپتان لو صاحب نے عرض کی کہ لارڈ گورنر جنرل
صاحب بہادر کو اگر یہ بات منظور ہوئی تو اس رقم کا تقاضا کرینگے سال دو سال اور نادہندگی کے سبب پرگنہ دو
... ہو جاوینگے تب سالم ملک اپنے قبضہ میں کر لینگے ہو سکے انکو یہ بات منظور نہیں اسواسطے ... [illegible]

احکام مختلفہ کے بیان میں

رقم کا تقاضہ کریکے اسکا فیصلہ تھوڑی سے ملک پر چاہیے ملاحظہ تو فرمائے اور چالیس لاکھ روپے معاف ہوکر آئندہ
کسی عنکا تقاضا نہیں رہا اسمین کچھ نقصان نہیں خود بدولت فرمائے اگرچہ ظاہر الفقصان سرکار کا نہیں نظر آتا
فی الحقیقت اسمین نقصان بہت نقصان ہی اور ہم کو معافی رقم کی منظور نہیں اور جو ملک اس
جاتے سو ہم دے سکتے ہیں لیکن ہم ایروں آپکے صلاح اور مشورت کریکے کیفیت گزیلیان بہتر اور چار روز
تامل کیا جاتا ہے اور خوب فرمائے وزیر ارشاد کرنا عرض یا تکھری تک اس طرحکا سو الجواب رہا اور
ہوئی بلفعد خود اپنی جاکے خوب فرمائے ویا کہ یہ مقدمہ ابہات سخت ہے اور صلاح لیکے شمس الامرا بہادر امیر کبیر
فرمائے دو سہ دن بہادر موصوف مع فرزندان حاضر دربار رہے فیصلہ ہوے اسدن
پیچ باب کہ ملک اور سبیل زر قرض بہادر موصوف سے ارشاد کرتے رہے اور جناب
کہ دربخش جائے اور نامرا کار پردازوں کی عرض کرتے رہے اور بخوبی تمام خسر فیصلہ
شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو فرمائے کہ اب اسکے سوا اس مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہوسکتا تم
ارادہ کرنا اور کل ہم دفتر والوں کو بلوا کے حساب دیکھ کتاب سمجھنا اور ریاست کی
سراج الملک بہادر اور دفتر والونکو حکم ہوا کہ کل کے دن حساب کتاب لیکر حاضر دربار رہیں چنانچہ
دوسرے روز حسب الارشاد شمس الامرا بہادر امیر کبیر مع فرزندان اور سراج الملک بہادر مع اہلہ حاضر دربار
ہوئے دفتر والوں نے تمام حساب کتاب وصول باقی تنخواہ سپاہ کنٹنجنٹ کا ملاحظہ میں لا سراج الملک
بہادر بھی عرض کرتے رہے بعد بہت سی گفتگو کے دفتر والوں کو رو برو حکم ہوا کہ تم
نزدیک جاؤ جسکی اوقی وہ کہیں ویسا ہی عمل کرو اسوقت شمس الامرا بہادر امیر کبیر عرض کیے کہ انکا

احکام مختلفہ سرکار میں

[illegible]

احکام متعلقہ بیگمات [illegible]

اسکے تو ایک کچھ ضرور نہیں ہاں جو دو فرمان ہیں وہ اور مطلع ہوں کہ انکو دیوان سے اجراء کے لئے تحریر نہ ہو گی

اب ... پاس [illegible] کیا کہ ... ہمیشہ دیوان تحریر آپکی مہر [illegible] اور داد [illegible]

ایسا فرمایا کہ ہم کل ... پاس جاویں اور انکی فہمایش کریں و شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے عرض کیا کہ [illegible]

فرمان کچھ کام نہیں حضرت کچھ انکی تحریر کر کے انہیں اطلاع دینی [illegible] الملک بہادر [illegible]

تشریف لیجانا ضرور ہے [illegible] بموجب الحکم حضرت کے رقعہ لکھا ہی کہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر حضرت کے [illegible]

[illegible] شمس الامرا بہادر امیر کبیر [illegible] کہ اچھا اگر [illegible]

خود [illegible] شمس الامرا بہادر امیر کبیر [illegible] الملک بہادر [illegible]

اسی قدر حکم حضور عالی کا شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو ہوا کہ ہم [illegible] کل [illegible]

[illegible] شمس الامرا بہادر امیر کبیر [illegible] حضور [illegible]

یہ قرار پایا کہ [illegible] شمس الامرا بہادر امیر کبیر [illegible]

امیر کبیر نے عرض کیا کہ حضرت کا ارشاد درست ہے لیکن [illegible]

اس طرح [illegible] اور کام کو [illegible] چلنے دینگے خود [illegible] فرمایا نہیں ہم [illegible]

[illegible] کل [illegible] پاس جاویں اور [illegible] تاریخ شعبان کی روز پنجشنبہ شمس الامرا بہادر

امیر کبیر معہ فرزندان کے [illegible] تشریف لیگئے [illegible] بہادر [illegible] آنے سے بہت خوش ہوا

[illegible] تعظیم و توقیر سے [illegible] اور بہت [illegible] ملاقات کا بیان کیے بعد ان کلمات

شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے جو حکم بندگان عالی کا تھا ابلاغ کیا اور بہت [illegible] اس مقدمہ میں

[illegible]

رسیدنت بہادر کی فہمایش کی رشید بہادر امیر کبیر تدبیر سے اب کہیے کہ مقدمہ بند الندن کو سلطان
پایا ہی اور ملک لینے کی تجویز وہاں سے ہوئی ہی یہ تجویز میری یا لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کی نہیں ہی
نوشتے لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے اس باب میں حاضر ہیں جنمیں لالچ ملک کے خود بخود ڈالتی تو اس میں
اپس طرفین کی بہی باوجود اسکے جب آپ اس مقدمہ آئے ہیں تو پاس خاطر آپکے یہ قبول کیا جاتا ہی کہ ملک برار
بطور ٹھیکہ کے میرے اور آپکے سپرد ہو آپ سے بالاتفاق بندوبست کرینگے یا نام سے آپکے ہو کر ایک فہمید بہادر
رہنا یعنی جعلمدار یہ بہی فقط پاس خاطر آپکے قبول کیا جاتا ہی یہ بیان عطوفت آمیز اور بہت کمال
کیسے برخاست ہوئی دوسرے روز اسکے شمس الامرا بہادر امیر کبیر مع فرزندان بار آیا پر نور ہو کر سعود و خصوص کر نکلا ان
کا کدورت سے خود بدولت فرمائے یہ وعدہ کی بات بہتر نہیں اس میں آئندہ کو بہت رنجش پیدا ہو گی شمس الامرا
امیر کبیر نے عرض کی کہ اگر حضرت انکا معروضہ بسط احکام بہی پذیرا نکرینگے تو کیا ہو گا یہ انکا تغیر اسعد
آپ سکو بہی قبول نہیں فرمائے اب ہین انہیں کیا جو ابنیاب خود فرمایا کہ تم نہیں اب جوابدہ کو
خود بدولت نے فرمایا کہ ہم دو چار روز کے عرصہ میں ہمکو بار یابی میں سمجہا دینگے کم اچہی
اور چونکہ آپ ہو کر خود شمس الامرا بہادر امیر کبیر سے فرما چکے تہے کہ ہم ملک برار کا ہمارے سپرد
میں تم جاو اور انہیں سمجہا کر تنخواہ کنٹجنٹ کا ذمہ لینا کر آو ضرور آپ ہی کرینگے لیکن جملہ ارکان
کو شمس الامرا بہادر امیر کبیر کا درمیان آنا اور فیصلہ اس مقدمہ کا جو سالہا سال سے الجہا ہوا
منصور ہے ایک ہوا اور وہ سکینام کہلاتا گوارا نتہا اور انکو خود بدولت کے پہیر دیا اور سمجہتے ہیں کہ سراج
الملک بہادر نے اسطرح خود کی ظاہبت کی کہ آیا ملک اونہی دینا جایز اور معاوضہ میں اسکے بہت سے

احکام مختلفہ کے بیان میں

دیہات جاگیرداروں کے ضبط کر لیے اور خالصہ کر دیے کہ اسکا محاصل اسکے زیادہ ملا جائیگا عجب ہے جاگیردار

بیٹھے بٹھائے یا غیر حاضر پانچویں تاریخ بہرام امیر کبیر شمس الامرا بہادر مع فرزندان کوٹھی کو تشریف لے گئے اور …

کر ملیان تو عجب ہے ظاہر کر دیے گئے بولے کہ حضور کا ارادہ ملک دینے کا نہیں ہے کیا سبب ہے تو یہی بہت معلوم ہوا

کہ ملک دیتے ہیں یا نہیں آپ ضرور دریافت کر کے جو ہو کہیں شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے جواب دیا کہ ملک کے دینے اور نہ دینے کا

سوال جواب کرنا باعث طرفین کی رنجش کا ہے … معلوم ہوتا ہے کہ خود ملک کو دینے کے … کر ملیان تو عجب ہے کہ ہم کو

مدار المہام کو بلا لیتے ہیں اور … کر جواب سنکو لیتے ہیں شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے کہا کہ … جو ارشاد …

کا ہوا تھا سو آپ تک پہنچا دیا پر رسول … بلاغ باشد … واضح ہو کہ … کر ملیان …

بہادر … روانہ کیا اور شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے جا کر … دوست … اور

پھر کو سراج الملک بہادر نے طلب … رزیڈنٹ صاحب نے کوٹھی کو کی اور صاحب بہادر رزیڈنٹ … کہا

کہ ہم کو ملک دیتے ہیں یا نہیں اسکا جواب صاف دو اور جب تک اسکا جواب ملیگا ہمارا اور …

نامہ و پیغام موقوف رہیگا اتنے میں ڈاکٹر … صدر کا ہونا بر آیا … کہ …

کی حیدرآباد جانیکو تیار ہیں جب سکے آجائیں … سوال جواب … اور یہی معاملہ ہو … سراج الملک

بہادر نے رزیڈنٹ سے کہا کہ حضور پر نور کو برہان الدین کا بہت خیال ہے اس سے کہلا بھیجوں اور …

کر کے کہا … چلے آیئے اور سوا آپ کے … ہو کر معروضہ رزیڈنٹ بہادر کا عرض کیا … خود …

فرمایا اچھا کہ جس میں انکی خوشی ہو وہی ہمکو بھی منظور ہے ملک انکے سپرد کر دو لیکن

سراج الملک بہادر ساتویں تاریخ یہ جواب لیکر کوٹھی کو گئے اور رزیڈنٹ صاحب …

احکام مختلفہ سرکار کے بیان میں

پانچواں دربار بعد اسکے باہویں تاریخ شعبان کی روز شنبہ مطابق الکسویں ماہ مئی سنہ ۱۸۵

اٹھارہ سو پچاس عیسوی کرنیل لو صاحب آئے اور باریاب خدمت حضور پرنور ہو اس دربار میں عمدۃ الملک بہادر

اور اقتدار الملک بہادر دو فرزند شمس الامرا بہادر امیر کبیر اور صمصام الملک بہادر سردار المہام اور عصام الملک

عرض بیگی اور ایک منشی سرکار عظمت مدار انگریزی حاضر تھے روبرو انکے تہنا مہ جدید تیار ہو کر آیا

اور نظام الملک بہادر کے طریقہ تہنا مہ پر خود خاص مہر اپنی ثبت فرمائی اور سرکار عظمت مدار کی طرف سے

عہدنامہ پر ریذیڈنٹ صاحب نے اپنی مہر کردی پس قرار پایا کہ تعین روز بھیجا دیں تہنا مہ مہری

کلکتہ کو تاکہ داخل حضور فیض گنجور ہو بعد مہری تہنا مہ اپنا پاس میں رکھ لیں

وقت جو کہ عہد انگریزی کو رنگیا نامہ سند کا لکھی روشن ہو اپنی

خزانہ دار کو سونپا جب کہ تین بار رکھے سلکر کیا مہر ریذیڈنٹ صاحب

حکم ہوا کہ اسکو لکھو اور پڑھو خلاصہ مضمون تہنا مہ جدید

لکھو بارہویں شعبان ۱۲۶۶ بارہ سو چھیاسٹھ ہجری مطابق الکسویں ماہ مئی

سنہ ۱۸۵۰ اٹھارہ سو پچاس عیسوی کے ممالک محروسہ سرکار نظام کے چالیس لاکھ کا اضلاع صادر

شد بندی در عوض کے صوبہ بیجاپور اور صوبہ برار اور صوبہ اور رایکور و اسطے اور نیز واسطے

ماہوار آیندہ سپاہ کنٹنجنٹ کے وا گذاشت انگریزی کیا کیا کہ حد تمام کی فوج کا ..... لاکھ روپے

سالانہ کے واسطے سرکار مذکور کے ان تعلقات کے مداخل و محاصل کا بیان و ضم ہوئے مشاہرہ اور سود

جو کہ کچھ جمع ریذیڈنٹ بہادر داخل خزانہ سرکار نظام کیا کرے اور خاکسترہ انداز اس کی نسبت اسکا

سرکار آصفیہ سے تو فقط سود ہی اسکا ان دیہات کے محاصل سے سال بسال لیا کریں اور کسی مہم و معرکہ
میں بخلاف عہد نامہ سابق کے جب فوج کشی کا اتفاق پڑے خرچ اسکا سرکار دولتمدار آصفیہ سے طلب نکریں
اور سپاہ کنٹنجنٹ وقت ضرورت کے جانفشانی میں کسیطرح کا عذر نہ لاوے اور ہر امر میں ممد و معاون سرکار کی
بشتر دریافت واجبی ہے اور تعلقات مفوضہ کے حدود پر جو تعلقات کہ علاقہ نظام کے ہیں لا یہیں بالکل مداخلت
نہو گی اور جمعیت معمولی میں تخفیف ہو کر بمقدور دو ہزار سوار اور پانچہزار پیدل ہمیشہ کو بحال رہیگی
واضح ہو کہ جب عرضی تیکی یہ مضمون سر دربار پڑھ کر سنایا اور عبارت اسکی تمام کی مدار المہام نے لیکر ملاحظہ
بیشان اهتمام کرو اور جہان جہان کہ مدارت تفصیل کے تہے وے جابجا تاریخ لکہی جانیکی نہیں چہوڑا وہیں ازانجملہ
قلمبند نہیں کرو ایک مقام پر عبارت میں تمامہ کی سہو کاتب سے لفظ درکار کی جا لفظ درگاہ کا تہا خود
بنگاہ بہی آپنے قلم اصلاح سے ہای ہنوز کو را مہمل بنا دیا اور اسکو کر دا کر رشید نے جو اکثر ... تہا
بہادر نے ویسا ہی ایسا کاغذ مہری کذرانا وہ داخل سرکار دولتمدار ہوا میں بعد حضور طرف سراج الملک بہادر
ہو کر فرمایا کہ اگر تمہاری دیوانی میں تنخواہ فوج انگریزی کی برابر پہونچی ہوتی تو یہ جلیلک جا بیجا کا نکو
ہوتا اور گفتگو نا ملایم فیما بین ہمارے اور انکے انگریزی کیون آتی تمہاری دانائی اس وجہ کو پہونچا یا پہر اسی
طرف کرنیل لو صاحب کے پہر کر بولے کہ اگر یہ تمہارا ادا کر دیتے ہیں تو کیا تم ملک ہم سے لے
سکتے کرنیل لو صاحب بولے کہ آپکے دیوان اور اہلکار و نکی تردد سے ادا کرنی کی ممکن نہیں
اس لیے ہمیں طوعًا و کرہًا تحویل ملک کی فکر کی ورنہ کیا حاجت جو ملک آپکے دست قدرت سے نکل جاوے پہر حضور نے
مکرر فرمایا کہ بالفرض اگر روپیہ پہونچے ہوتے تو تم کیا کرتے کرنیل لو صاحب کہے کہ اسکی عوض میں ملک لینے

شہر و متعلقان سرکار آزردہ خاطر جو سنا سو افسوس کیا کیلین ۱۱ جمیلہ کا فائدہ ہوا کہ اسکو آرام جیسے برار

کی جاگیر سے دیوان کی حضور پرنور نے عنایت فرمایا کہ جب تطبیق مدار المہام اونکے کرنے سے مزاج خود بدولت

کا ملک دینے پر آیا اوسکو پانچواں روز تہا کہ سراج الملک بہادر سترہویں تاریخ روز پنجشنبہ دو گہڑی رات گذرے اس

سپنجی سرا سے گذرے اور جو آرزو ہاں کہ دل میں تہی سب ساتھ لیکئے سبحان اللہ تدبیر اور تقدیر میں اور تقدیر اور جبار

ملک کے دینے میں قوت مرجعیت کی اور آسودگی حال تمام عمر تک اپنے مقصور ہوگی سو پانچ روز کے لیے ہوئی ۱۱ گیسے باہر

کہ بسبب شرب مدام کئی دنوں سے بیماری ضعف دل و گردہ ہو الیم کو ہوگئی تہی واللہ اعلم بالصواب حسابخیا دہ تاریخ

سرود ساتحہ کا قطعہ ہذا ہے راقم کے سے تاریخ از بہر افسوس کرد تحریر چون قلم بگرفت + این بگر بی آخر

سراج الملک + جملہ ملک را رد او رفت + جب تنخواہ سپاہ کنجشگ کا یہ حال ہوا تو جمعیت رکاب کا کیا حال کہ

سوائے عہدوں کے بلدہ میں کوئی خوش نہیں کسو کو پیسا نہیں ملا جو قابل تحریر ہو خیر بعد تمام انکے عرضی رشید بہادر

پیچ باب مقرر فرمانے دیوان کے آئی خود لیے جواب میں لکہا کہ کام ریاست کے بڑے بڑے ہیں ایک انیسکے عوض

میں ہم تجویز کرکے تمہیں اطلاع دینگے اور جب تک جو مقصد ہے کہ تمہارے ہونگے سرکار عالی سے اچھا ہوگا پہر دوبارہ

الکیو میں کو رشید صاحب نے ایسی اطلاع کی کہ اسقدر تامل نہیں ہوسکتا ہے مناسب تہا اسکے لارڈ گورنر جنرل

صاحب بہادر پاس سے دربیش ہونے والا ہیں اسکے لیے جلد کوئی دیوان دربینہ اور عاقل سقیم السبو تا میں حضور پرنور

تجویز میں نہیں کہ ان فاروکار پردازان سرکار جیٹ والدہ سے سراج الملک بہادر کی سوا کوئی نہ تہا

جناب بہادر میں اشجع الملک ابن منیر الملک بہادر مرحوم کو تجویز کرکے معروضہ کیئے اور فرمایا کو خود بدولت

کہ انکو وزارت انکے لیے آیا رشید کا تعلقہ اپنی طرف سے رکہا زندر بہادر میں رکہا بالا رشاد

احکام مختلفہ

ابن راجہ چندو لعل کو واسطے پیشکاری کے ممتاز فرمایئے اور سالار جنگ بہادر پر حکم ہوا چنانچہ ہمنے سرفراز کیا لیکن
سراج الملک کیطرف ہمارے دو کروڑ روپے آتے ہیں جسکی ادای منظور کرلی اور ادای کے واسطے لاکھ روپیہ سالانہ
دینے جانا اور راجہ نرندر بہادر سے کہلا بھیجا کہ تمنے ہم سے بعد معزولی راجہ رام بخش کے واسطے سرفرازی پیشکاری کے
بیس لاکھ روپیہ کہکر ان روپیونکا اقرار نامہ لکھ دیا تھا سو وہ کہان ہے تمکو حکم ہوا
واضح ہو کہ جب وہ اقرار نامہ کہیں نہ دستیاب ہوا ایک اقرار نامہ جدید مع اور ایک اقرار اسبات کا کہ بالفعل لاکھ روپیہ
نقد دینے لکھوا کر منگوایے اور بعد داخل ہونیکے سرور نوشتون کے اطلاع رشید بہادر کی یاد ہوی چنانچہ
دربار روز شنبہ بائیسوین تاریخ ماہ الیہ کی جناب ریذیڈنٹ صاحب اور سالار جنگ بہادر اور
راجہ نرندر پرشاد بہادر بہی باریاب خدمت ہوکے خود بدولت انہیں بٹھلا کر ریذیڈنٹ صاحب سے ارشاد کیا کہ
ہم سالار جنگ کو واسطے دیوانی اور راجہ نرندر پرشاد کو واسطے پیشکاری کے ارکان دولت سے انتخاب کیا ہے لیکن
کفایت سرکار بدولت کی کرینگے کرنل جان لو صاحب نے کہا کہ یہ مقدمہ انکی ہی اراده پر ہے شرط عہدنامہ کے
اسمین کنار رشید کا ضرور نہیں اور ارکان دولت نے سابق سے چہوٹے صاحب اور دیگر صاحبان
مصاحبان کرنل جان لو صاحب سے بہی موافقت کرکے یہی دیا اسمین اول ہی کرنل جان لو صاحب
کچہ کہہ آیے ہیں بس کرنل جان لو صاحب چپکے ہو رہے تو بہی اتنا کہا کہ انسے یہ کام ہوسکیگا حضور
پر نور فرماتے کہ انکے خاندان سے یہ عہدہ چلا آتا ہے البتہ یہی کرینگے اور ہمنے ہماری تجویز سے
انہے مقرر کیا ہے پس کرنل جان لو صاحب خود بدولت کی مرضی پر رکہہ کر رخصت کیے اور یاران
لیکر رخصت ہوئے بعد روانہ ہونے ایکے دیوان سرہٹی سے آویزہ کی نذر دی اور پیشکار سے

آویزہائی توت کے سرفراز ہوئے اور دفتر والوں کو حکم ہوا کہ نزدیک لاٹ صاحب بہادر کے حاضر رہیں اور دیوان

کو ارشاد فرمایا کہ جو رقعہ رزیڈنٹ کا آوے ہمیں اطلاع ہو کر جواب لکھا جاوے نواب دیوان نے عرض کی کہ بعضے رقعے

ضروری ایسے ہوتے ہیں کہ جواب اسکا اسیوقت لکھنا پڑتا ہے اطلاع ہونے تک کیونکر تامل کیا جاوے یکایک تو بھی پر ارشاد

فرمایا کہ اول ہمیں اطلاع ہو یعنی شرط ہے جواب لکھنا دیوان نے بہ ضرور اقبال اسکا کیا اور رخصت ہوکر جو دربار

برخاست فرمایا پس لائق جنگ بہادر دیوان اور راجہ نریندر پیشکار دیوان اپنی اپنی اوجہ کی قائم ہوئے اور تھوڑے

عرصہ میں جواب نہایت اس کا نامہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے آیا رزیڈنٹ بہادر بار آپکو عرض کیا اور حکم ہوا

ہوں ساتواں دربار ہوا دسویں تاریخ رمضان المبارک ۱۲۷۹ ہجری روز یکشنبہ کرنیل ڈیوڈسن صاحب اور منشی

صاحب کہ ہمیں چند کاغذ تیسے جو تعلقات مفوضہ مقرر کئے گئے تھے اور منشی رزیڈنٹی بہ حضور خاص

خزانہ حاضر خلوت مبارک ہوئے بحضور اطلاع کیگئی خود بدولت یاد فرمایا رزیڈنٹ بہادر معہ ہمراہی اور

بہادر دیوان اور راجہ نریندر پیشکار دیوان مجری ہوئے اور کرنیل ڈیوڈسن صاحب خریطہ لارڈ گورنر جنرل

صاحب بہادر کا نام سے حضور پرنور کے جو متضمن تعریف دانائی اور فہم و ازدیاد استحکام اتحاد طرفین کے

نہایت مہری لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے گذرانا نقل خریطہ لارڈ جنرل ڈلہوزی

صاحب بہادر گورنر کلکتہ بنام نامی نواب افضل الدولہ نظام الملک ناصر الدولہ بہادر

در نیولا مخلص وصول عہد نامہ با دستخط ان عالیشان مرقوم ششم ماہ جون سنہ ۱۸۵۳ء کہ در وہ منظور

شد خوش نود و خوشنود گردید صاحب رزیڈنٹ از طرف گورنمنٹ بعد دستخط برعہد نامہ که محرر کردہ اند بحال

دریم و از روی عہد نامہ مذکور رابطہ یکانگت و اتحاد دیرینہ از قدیم فیمابین ہر دو سرکار عالیہ مربوط و محکم است

تیسرا ذکر احکام مختلفہ کے بیان میں

احکام مختلفہ کے بیان میں

زیادہ تر استحکام پذیرفت و از این فایده طرفین بظهور خواهد آمد چرا که همچو کاربندی آن کرم فرما مقتضی

بالطبع آن والاقدر بسبب این سرکار پایدار نیکو در یافتم و نیز از تحریر پذیرفتن اقرار نامه جدید حسب ضابطه کمال دانشمندی

فراست آن والاقدر بدلیل اخلاص منزل بجا گرفت چه از روی اقرار نامه مذکور نفع بسیار حاصل آن کرم فرما افزونی

خواهد پذیرفت و نیز موجب آسایش آن والاقدر خواهد گردید و حفظ و حراست قلمرو منزل ریاست آنعالیشان بخوبی خواهد شد نگهداشت

فوج منضبط طرح حسن کرده خواهد شد فوج مذکور بطوری که در عهدنامه مشرح است همیشه بوقت ضرورت بکار سرکار آنعالیشان

خواهد آمد و انقضای اقرار آن کورنمنت علیه ... آن والاقدر از فوج سرکار پیوسته متحمل خواهد بود و جمیع و جوه

نزاع و خلاف از میان ... روابط و موافقت و ارتباط که از ایام قدیم فیمابین سرکار

بوده همواره بلا پیچش ... بهمان طریق در آینده جاری خواهد بود در صدد که همیشه مخلص خوانان گردیده

عافیت مزاج والا خود بتصور نموده بارقام اطلاع آن مضمون شادمان میفرموده باشند زیاده ایام جمعیت شادمانی

بکام باد واضح هو که وه عہدنامہ جو طرف حضور بندگان عالی کے لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کو کیا تہا سو وقت

مصرف هو کر کاغذ پر بنام گورنر جنرل صاحب بہادر کے اسکی نقل کا اور ایسا مہر کیا تہا سو عہد مطلق اور بمطلق

... گورنر جنرل صاحب بہادر عہدنامہ پر حضور پر نور کی خاص مہر خوب جیسی چاہیے ویسی ہی تھی اسکی یہی نقل دوسری دی گئی

پر کروا کر ہمراہ منیفقہ ہذا اسکے واسطے کہ بدلہ مہر کے بہوا دیتے ہیں نقل عہدنامہ سماء قرار مذکورہ خود بدولت نے بنام

لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر موصوف بکار اعتصام الملک عرض بیگی کو دئیے ویسے پڑھنا شروع کئے

اور آپ مشغول عنہ کو واسطے مقابلہ کے ملاحظہ فرماتے رہے جب عرض بیگی سبق ختم تک عرض عدہ

کیئے مدعا کا ہی دریافت فرما کر ناک بخش سے پایا کہ اچھا اسپر مہر کر دو چنانچہ ناک بخش نیچے

دوبارہ اسمیر کلاں بمہر حضور فیض گنجور کے اریکہ کرنیل لو صاحب کے حوالے کیے اور تہنا سید لارڈ کورنوالس
صاحب بہادر کا داخل مہر خانہ ہوا اور عبد التحویہ سراج الملک بہادر کے متعلقات مفوضہ میں کئی پانچ لاکہ
تہی بیہودہ بہی دربار ہذا میں منقضب ہو کر شریک تہنا سید کیے اور اسقدر دیا تہا انکے سوسو بیس گنی
جانلو صاحب. عرض کی کہ تہنا سید سابق حضرت کا جو لارڈ جنرل صاحب بہادر بابت واگذاشت اسکا خود بدولت فرماتے
آپ کی کچھ حاجت نہیں مضمون در انکا واحد ہی ارسال لو صاحب بہیجا. عنایت ہوئے جواب جیسے ملکی عمل
لکہیے تب فرمایا کہ عنایت ہو گا بعد اسکے کرنیل لو صاحب نے کہا کہ سیف الملک فرزند حقیقی جہان پرور بیگم
مغفورہ جو ہماری کوٹھی کو آتے تہے بیتے بدون اطلاع آپ کے انکے بیٹے کا عذر کیا خود بدولت نے فرمایا
تمام صاحبزادوں کی ماہوار دو دو ہزار روپے ہی مقدر آئندہ و لعل اور [illegible] ہزار روپے اضافہ کر دیے
بدستور بمد ہو لیا ہی اسکی شکایت لا سوینگے اور سوا اسکے جو جواہر کہ انکی والدہ اور غلام
کہ سو کہیں ہیں انکی بان ہی اسکے ہضم کرنیکا ارادہ ہی ایسے آپ ہوینگے بہر طرف اقتدار الملک بہادر
جو بابت [illegible] فرمایا کہ میر عالم علی خان چو جابداد اقربا دکی تجویز کر دیے ہیں اسکی تکلیف [illegible]
واضح ہو کہ مراد اسکی طلب اس رقم کی ہی جو شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے بندہ لاکہ روپے لکہہ دیئے
تہے اس قرار پر کہ ادای پاک ہر سال دو لاکہ داخل خزانہ سرکار ہوا کریگا جیسا کہ دفتر دوم میں بیان
کیا ہی [illegible] کو باوجود ملا اور بیباق [illegible] ہوئے مقدر [illegible]
ہو کر ارشاد کیا کہ تم کیا کرتے ہو عرض کیجیے کہ غلام سالار جنگ بہادر کے نزدیک حاضر ہو کر داخل
مخارج دیکہا کرتا ہی خود بدولت نے فرمایا کہ تم بطور اپنے دادا کے اپنے گہر میں بیٹہہ کر بد داخل

تیسرا دفتر
احکام مختلفہ کے بیان میں

مخارج دیکھا کر وسیلہ انکے نانک بخش کو ایک رقم سرٹی دو ہزار روپیہ کی جو دیوالی سے آئی تھی پابند فرازکی
علاقہ کرور کیہڑی کی عنایت ہوئی راجہ مذکور نے بدر اس عطیہ کی گذرانی اور برخاست ہوئی چنانچہ قلم و جنید
دو لیمدار زور نظام الملک بہادر کے ان دربار و نہیں چہ المپس لاک نے نائب وضع اخراجات کے ہیں دنیا بیان کے
کمپنی بہادر کے ہوا اور قلمدان خاص اسکی بپاس لاک روپی ہوئی بہی وارضح ہو کہ جب تمام مقدمات طی ہو چکے اور
طرح سے معاملہ سپاہ کنٹنجنٹ کا گذشتہ و حال و آئندہ فیصلہ پایا تفویض ہوا اسکی زبانی صاحب کی گرم ہوئی اور
استمداد پایہ آٹھویں شوال دربار جیسا کہ چھٹی تاریخ شوال کی روز پنجشنبہ خود بدولت رونق افزای ہوئے
انکو بھیجے کہ صاحب بہادر وہان آئے اور باریابی میں بعد مدارات ظرفین سے عرض کی کہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر
کلکتہ نے مجھے یاد فرمایا ہے اب میری روانگی در پیش ہے کہ وہان کی کونسل میں ایک کرسی
جاکے خالی ہوئی ہے اور اس جگہ پر میں مقرر پایا ہوں خود بدولت نے فرمایا کہ تمہاری روانگی کت ہوگی عرض
کیے ہیں چار مہینے کے عرصہ میں ہوگی تب خود فرمایا کہ تمہاری طلب بہت جلد ہوئی عرض کی کہ میں تابع
امر لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کا ہوں اور میرا جانا وہان سرکار کے حق میں بھی بہت بہتر اور مناسب ہے اس
لیے کہ جب میں داخل کونسل ہونگا بسا مقدمات میں سرکار عالی کے ساعی بساعی رہونگا امید ایسی ہے اور جنید بعد
کرنل جان لو صاحب نے تخلیہ چاہا اور خلوت میں یون گذارش کی کہ لالہ بہادر دفتر دار مال سرکار عالی میں
مختار اور وار سیار ہے یعنی دیوان اور پیشکار کا کوئی حکم اجرا نہیں ہوتا اور ممالک محروسہ میں سرکار عالی کے ظلم و
تشدد عوام اور رشوت ستانی بلکہ ایسا پایا جاتا ہے کہ تھوڑے سے عرصہ میں تصرف سرکار عالی کے نکل جاوے
ان نوجوان اہل کاروں کا بندوبست ہونا ضرور اور ریاست میں ان کی مرایا سرکار سے کوئی نہیں ہے الا ایک شمس الامرا بہادر

احکام مختلفہ کے بیان

امیر کبیر ایسے ہی اور چند باتیں اتحاد کی کرکے رخصت ہوئے اور ہنوز تیاری روانگی کی تھی کہ قبل رخصت
ہونیکے اسی مہینے میں اطلاع سے خود کی کرنل صاحب نے جو تعلقات سرکار دولتمدار نواب نظام الملک بہادر کے
قریب حدود تعلقات مفوضہ سرکار عظمت مدار انگریز کے واقع ہیں عدالت اور فوجداری نہیں قایم کرکے نواب دربار
پہر اکیسویں تاریخ ذیقعدہ کی روز شنبہ کرنیل ان لو صاحب بہادر نے ہو کر وہ عہدنامہ سابق کا مہری نصف کا بعینہ
جو روز کلکتہ ہوا اور اسکے واپس آنیکا اقرار تھا جو کہ وہ قبل اس قرار کے مستردہ ہوچکا تھا داخل حضور فیض گنجور
اور احکام گورنمنٹ کا جو ہیچ آنکا نظم و نسق کیا تھا نام صاحب رزیڈنٹ کے ارسال کیا تھا ترجمہ ابھی بلا ملاحظہ میں
ملکی تنخواہ اقربا سرکار عالی کے عرض کیجئے اور تشدد کے سبب ہوا اور لوگوں کی اطلاع ان امورات کا بندوبست ضرور
فرمایا کہ عدالت مقرر ہوئی ہے ہوجائیگا پہر سالار جنگ بہادر نے عرض کی کہ انکا مہ لوگوں کا شہر میں بہت ہی بندوبست ہے
کرنا تک کے تو تشدد کرکے اسکا بندوبست کرو اور کوتوالی میں بہی جمعیت کم ہے یہاں بہی فرمائش ہم نے کی کرنیل صاحب نے
عرض کی کہ صالح العربی پر ہمارا آئین بموجب قصاص خون کا ثابت ہوا ہے وہ قابل پہانسی دینے کے ہے اور یہاں کے علما
اپنی درایت موافق خون بہا لیتا اور ہمیشہ کو قید رکہنا لکہہ دیا ہے چنانچہ نوشتہ انکا حاضر ہے پس عرب
مذکور واسطے حبس دوام کے حوالے ہمارے ہونا خود فرمائیے وریم ایجنس کرنا کیا ضرور ہے شہر بدر کر دینگے
کرنیل ان لو صاحب بولے اگر اخراج منظور ہے تو بہی ہمارے حوالے ہونا علاقہ داران کمپنی بہادر بمبئی کو لیجا کر
جہاز پر سوار کردینگے تب خود بندوبست فرما تمہارے حوالے کرنا کیا ضرور علاقہ داران سرکار عالی تعلقہ
لیجاینگے اور جہاز پر بٹھلا کر روانہ کردینگے پہر کرنیل ان لو صاحب نے عرض کی کہ انشاء اللہ تعالی بعد دو سال کے
مفوضہ سے اخراجات ماہوار جمعیت اور سود بقایا وضع ہو کر بار الاکٹ روپیہ سالانہ داخل خزانہ سرکار عالی

نسبت خود و کاروبار [illegible] رقم کی اور [illegible] اس [illegible] کہ یہی الملاح کرد [illegible]

کرینگے [illegible] حضور [illegible] کی گزارش کی کہ ان کی [illegible] ایسا کوئی [illegible] نہیں کہ [illegible]

کرینگے اگر کوئی ایسا ہوتا تو [illegible] مفوضہ ہم ہی [illegible] علاقہ کمپنی بہادر [illegible] تعلقات [illegible]

میں بہت ہوشیار و کاروان [illegible] ہیں کفایت شعاری [illegible] آئندہ معلوم ہو [illegible] جناب [illegible]

برادر میر محمد حسین خان دام مستقیم الدولہ کی سفارش کی کہ یہ شخص بہت قابل اور عاقل ہیں [illegible]

ساتھ رہا ہی [illegible] خوب واقف ہوں حضرت [illegible] خاطر [illegible] فرما [illegible]

جائیں [illegible] شخص بہت ناکارہ [illegible] اور رخصت [illegible]

ایسے کاروبار [illegible] آپ [illegible] ضرور [illegible] کیا اور [illegible]

اور بار [illegible] تاریخ [illegible] آیا اور حضور پر نور [illegible]

و دیگر [illegible] الله [illegible] روانہ [illegible]

[illegible] کلکتہ [illegible] نام [illegible] بہار [illegible] حصول [illegible]

[illegible] سفارش [illegible]

مسودات [illegible] نقل [illegible] اس [illegible] تمام [illegible]

ظاہر [illegible] اس [illegible]

[illegible] نظام الملک میر نظام علی خان بہادر [illegible]

خدا [illegible] موصول [illegible]

سمت ارتقام پذیرفته بود بر وضوح پیوست الحق با بدو نت ... یقین کلی حاصل است که آن شهامت مرتبت از صمیم قلب در ارتقای

امر ساعی اند و از انجا که خلوص نیت و صفای عقیدت در انصرام مهام تاثیر تمام دارد و مطمح نظر همت که ... انتظام

مسعی و اهتمام آن برگزیده عواطف قیصر و سوا خواهی بنیاد این دو دولت ابد پیوند از کمال ... و تاکید اتحادات و وفاق

در دوام و استحکام آن هموار همت ارتقا و ارتفاع پذیرد و آنچه از روانگی خود باسباب ... مراجعت بود که ... مهمات

مشاوره بالمشافهه با پادشاه و وزیر و اولاد مستقل ولایت خود و تفهیم با فیصل نظر باینکه آن شهامت مرتبت در ادراک دقایق

فهم و فراست بالغ نگاه و مقتضیات دوربینی کاردانی از اکثر ... و ابطال این سرزمین چنانکه باید مطلع و آگاه

به خاطر ما بر دولت بسیار گران آمد لیکن چون صحت مزاج ... و انتظام امور ... اولی و اهم ... مقتضای

... شاه در کنف حفظ و حمایت خود به منزل مقصود رسانند و مراتب کلام با این خاطر خواه بر دو ...

... ظهور کبیر و قلمی شده بود که اراده آن شهامت مرتبت آنست که وقت رسیدن ... عظمت

این خاندان عالیشان و مراتب اتحاد و دوستی با دولت ... چنان خاطر نشان پادشاه و ارکان دولت

نمایند که ... امور فیمابین و استحکام بنیان اتحاد طرفین و ... رفاهیت عباد و امنیت بلاد

... دولت را ... قوانین پادشاهی و ... سلاطین آن ...

امور ... عهد و صیانت امور قرار داد ... خاطر بود چنانچه قبل از این ...

در قرارنامه که درستی آن روزگار است ... این امر شده بود الحال که ... آن شهامت مرتبت

از حسن اتفاق ... و ثبوت پیوسته که آن شهامت مرتبت نیز از دل و جان در انصرام

ساعی اند ... نامه که از ... محبت و یگانگی ... رسید بنام ... والا جاه ... اند

با یک حلقه انگشتری الماس مجوهر و سپر مرصع موافق رسم ... و بار بطریقه هدیه ارسال ... بعنوان ...

مرتبت بطبق نوشته خود سعی بلیغ در تاسیس مبانی اخلاص و تشئید ارکان اختصاص بظهور آورده ...

جدید را که رو بکار است بدستخط آن پادشاه خورشید کلاه استحکام خواهند داد و ادام الوابت اتحاد و ...

و همواره پاس رسوم یکرنگی و یکجهتی از جانبین ملحوظ و منظور باشند آنچه بطریق اجمال تحریر در ... کلک ...

مسلک شده بود که کار و بار خدمات متعلقه دولت حسب آنکه باید و شاید بعمل خواهند آورد و تفصیل این ...

پیام ها زبانی شهامت و جلالت دستگاه خود میستر جانسین که در فنون سفارت بجامعیت تام ... مشهور ...

مفهوم گردیده است که واسطه شده اگر بخوبتر ... جهت انجام این امر خطیر نمایند کلید افتتاح ابواب وفاق

و انفاق همین است چنانچه از فحوای تقریر مکتوب انگریزیه بخط خود بنام مشار الیه ارقام نموده بود ...

ولکن دوام و استقامت در انصرام کارها بدوست ... خوب انجامید چون آن شهامت مرتبت درین دو بار ... سکوت ...

و در صحبت طبیعت ... حقیقت ... از کاست اطلاع ... رسیده اند چنانچه از حقیقت ... جدید ...

که حق ذاتی سرور ... بادولت ... و بوقتیکه چند در تعرض دیگران رفته نیز کما حقه مطلع اند لهذا در ...

مراتب ... میستر جانسین نموده بعد ازین بوساطت ... شده بود الحال نیز مفصل از نوشته مشار الیه

وضوح خواهد یافت سعی بلیغ در گرمی ... بنیاد ... میستر موری الیه لازم در ... [illegible] ...

برقرار گردد و همیشه ریاض صداقت و وفاق سرسبزی و شادابی روزافزون پذیرد و ... بود

که میستر ... که درباره ... انصاف ... شهامت مرتبت کمال اتحاد دارند ... نموده

اند و ازین مشار الیه خاطر جمعی است که همیشه در ازدیاد استحکام روابط ... این سرکار باید ...

احکام مختلفه ...

کمپنی ساعی خواهند بود و یقین است که انشاء الله مراتب صحیح را که جانشین خود مقرر کرده اند البته بخوبی
و با انتظام کارها بپسندید و ساعی خواهند بود و نامه از طرف نواب ظفر آیات نظام الملک میر نظام علیخان
بپادشاه انگریز که قوی دولت و اقبال و اختر شوکت و اجلال پادشاه خورشید کلاه بلند دستگاه والاشان
دودمان طرازنده اریکه رفعت و عظمت فرازنده الویه ابهت و حشمت مالک ممالک نام آوری سالک مسالک عدل گستری
جهاندار رشید فرخنده کامکاری تاج مباهات ارجمندی بارج معارج سربلندی کامگار کشور نامداری شهریار اقلیم
شفقت افزا ... رونق آموز دانش و فرهنگ جارج سیوم پادشاه کریت برتن و فرانس و ولایت
حصول آرمانی و آمال طالع و لامع باد عنوان نوشته که قضا ... میکرد که مشاهده ...
قلوب بالتواتر نظر ... کامل عیار است از ... لطف رعایا و ولایت فرانسیس و جزایر انگریز ...
حصول آگهی رضامندی ... و مسافت ... سلاطین العزیزین علی الخصوص انضباط
لوازم مصادقت و وفاق و ثبات و قیام و استحکام مؤالفت و اتفاق که در نظر فیض منظر ... سلاطین
کمالات بنی نوع انسان سرآمد فضایل و بهترین خصایل است و بالتخصیص ...
شهریار کامکار پایدار که در تهذیب ضوابط ریاست و سروری و ترتیب روابط جهانبانی ...
... از امثال و اقران ... و ... جمهور مذکور در اطراف و اکناف ...
رواق نسبت ... و رجحان از سایر جهانداران معروف و مشهور است ...
سلسله محبت و وداد و روابط اسباب محبت و اتحاد ... اما از آنجا که ...
خویش بپاشند در ... امارت و ایالت مرتبت شهامت و ... منزلت ...

احکام مختلفه

سمو السلطان سپهسالار [illegible] علاء الدوله بهادر که تحسین معالی غیرت و نیکنامی ها آن بلاد را بر به از خود ... [illegible]

سپهسالاری و حکام بلاد ... و سمتان ارزه داشتی مشار الیه افزوده فقط و دیگران اندر خدمت حضرت اقدس پادشاه والا جاه

... [illegible] ... بر ساحت آن سرحد تشخیص و قابلیت و لیاقت والی پرورده ... [illegible]

... هواخواهی بهادر موصوف و اقتضای امور و دولت ... این رساله سپهسالار مخصوص گردیده ... [illegible]

... بوده شده تا بنیان این بنا ... اشتباه ... قرار گیرد که دست ... خاندان انهدام ... [illegible]

بنیان ... [illegible] ... بهادر و ... [illegible]

... قبول ... [illegible] ... همواره ... طریقه ... [illegible]

دولت ... [illegible] ... بهادر ... [illegible]

... الدوله ... [illegible]

... [illegible] ...

... [illegible] ...

اطلاع کافی و اولیای ... مملکت ... موافقت و معاودت فیما بین دولتین

و منافع ... که از اجرای ... این سرکار ... منصور ... حاصل

این امور ... [illegible] ... درین سرکار و ... [illegible]

... [illegible] ... مخاصمت و ... [illegible]

و توسیع و تحکیم مملکت ... اقتدار و عظمت و شوکت و قدرت ... این ... [illegible]

در میان یکدیگر ریاستهای هندوستان و دو کمپنی فرانسیه و نتایج لا بدی سررشته موافقت کلی واقع فیما بین به دولتین
بوقوع آمده و اینکه ابای برکار از بیل کمپنی انگریز بهادر که لوازم تردد و مساعی در انجه این همه فواید عظمی عاید حال
این سرکار شود بعمل آورند صرف مقتضای مستلزمات و نا پسندی شود بلکه از نقض بعضی هم بوده که حیز خوبی
انگریز بهادر بلا تفاوت و مغایرت مسایل خیرخواهی و صیانت و محافظت جمیع سرکاران متعهده سرکار منصوره
و فواید یکدیگر از روی موافقت سرکار فرو الاقتدار انگریز بهادر در عاید حال این سرکار مشده و زندان مفیح ایشان آنرا و نیز
هر قدر که باشند بجا بدیه کافی عوض و استحکام تردد و تدبیر و یکدیگر بدیهه آن این همه فواید بحصول انجامید منظور قرار دهند در منصوره
آن سمو المکان را بدیهه مضمون و مشکور و علو همتی تصور ساخته در باب عدم اقبال مرقوم اعنی معاودت و فوج القلم شدن قرار جمعیه
بامور معهوده دارم معهود در از احسن و دلیل جلیل خیرطلبی با دولت نسبت سرکار انگریز بهادر و محبت و التفات باطنی
نسبت بذات مفیح ایشان و مزید تشکر و احسان و امتنان که بدل بظهور آمده در باب یقین تصور نمایم که استغفار از آن
سمو المکان در باب عدم اقبال مرقوم مزبوره از دلایل بلند حوصلگی با دولت و در باب سرکار کمپنی انگریز بهادر فاروق
نام دار و نظر بر رعایت و پاسداری ایشان تو از این معهودات تضمین و آیات بصفت قرین که همواره دستور العمل سرکار
کمپنی انگریز بهادر نسبت بسرکار دولتمدار پایدار بوده است نسبت دیگر و حشمت جناب بهادر از راه شفقت از آنکه از اوّل عدیم
البدل قدردانی و حسن تدبیر سرکار کمپنی انگریز بهادر و محبت دلی با دولت و نسبت بسرکار موصوف
متصور نموده از طرف سرکار موصوف قبول داشتند خیلی بجا و موقع بود و در رفتار و روّیه بهادر موصوف در
مقدمه که فی الحقیقت کار هر دو سرکار در آن مشتمل است موجب افزایش اعتبار آن مفیح ایشان و
تحسین و آفرین از طرف این سرکار منظور است تو صول گردید مضامین مندرجه بنا حیثما و کلها

احکام مختلفه سرکار

احکام مختلفه سرکاری

موضوع و مکشوف و مفهوم گشته مسرور و مبتهج ساخت که ارباب فهم و فراست را در صحایف عقول و کیاست [illegible]

مصالح ریاست و دقایق آداب سیاست انتظام مهام [illegible] مخفی و محتجب نخواهد بود که عمده فواید [illegible]

هر دو دولت علیه آوازه عظمت و نام آوری و حسن شهرت و بلند [illegible]

حسن نیت و بذل اشفاق [illegible]

دولت و ارتفاع مصالح سلطنت و شوکت منحصر [illegible]

اهل اقتدار است الحمد لله و المنه که در این اوان [illegible] هر دو سرکار دولتمدار [illegible]

پیوسته که هیچیک از عوام و خواص طوایف الناس [illegible]

سالیانه [illegible]

[illegible]

مستعد بودن [illegible] باقبال [illegible]

قوانین معدلت [illegible]

عام و خاص بکمال حسن و خوشنمائی گردید [illegible] نام آوری [illegible]

و بهتری هر دو سرکار را بمقتضای وحدت [illegible]

گردید امر ثانی نیز [illegible] باعث خرمی و خورسندی گشت [illegible]

و خرد دوربین و کارآگاهی و دقیقه سنجی و حق شناسی و حق گزینی و حق پرستی و اصابت

آن [illegible] بمنصه شهود جلوه گر گردید [illegible] اصابت رای و حسن تدبیر و صیانت [illegible]

ارجمند و خوض معانیش بالند و حفظ ناموس بیت بنیت و پاس نام آوری دولت و سلوک شیوه مرضیه و ...

بیش و التزام سجیه رضیه چیدانه منشی جایی از ان سمو المکان شهود و معاین گردیده بیکی دو چه در ...

و زبان قلم صدق رقم در آید از هزار یکی و از بسیار اندکی خواهد بود و الا انچه در باب استحسان دیده شهامت ...

دستگاه فرزند محبت پیوند مونس الملک فخر الدوله احتشام جنگ بهادر ... یارجنگ فرزند خامه ... طراز گردید

از بیخ ظاهر و باهر و انزور نگارت ... و تواتر خبر و از شهود و متواتر است که وجود مردم صلاح ... اندیشه ... انقلاب

و اتمام و افزایش مدارج صدق ... مساعی جمیله بتقدیم رسانند دلیل بایدار دولت و برهان ... ترقی

سعادت ... انتظام امور ریاست ... الحمد لله که مصداق ... و ... وجود ... بهادر ... جشن ... آرایش ...

بهادر ... حصی ... تشش ... آن ... دو وقت بارد ... اقتدار ... سواره از ... سبب ...

ایم ... خوران ... بانضمام ... بایصال ... ورود ... ارزند زیاده چه نوشته شود

الکا ... الملک الوا ... و اعلم بالصواب ... جابجا ... یکی ... تاریخ

کتاب ... کند ... در ... نام ... مخلص این ... سید ... علوی بکلید ...

قطعه چو این نسخه از تحریر ... شده نامور از دکن ... سال تاریخ گردم چو ...

خرد گفت ای ... تاریخ بنده الحمد لله و الصلوة علی ... کتاب ...

رشید الدین خان ... الارشاد ... برادر ... سخن ... انجمن ... معانی

صاحب ... قدر الملک محمد رشید الدین خان بهادر مد ظله العالی متعالی بالیف ... صاحب

... و تصنیف ... العصر منشی خوش فکر فصاحت بیان بلاغت نشان ...

احکام مختلف سرکار دکن

زبان کاشف همه فنون فارسی واقف جمیع علوم عربیا جامع معقول و منقول طالب فروع و اصول

ممیز رسایل مشهور و محقق مسایل مجهول کشاینده دقایق فلسفی نماینده حقایق هندسی یابنده

مضامین فرایض در گیرنده مقاصد عقاید شناور بحر قواعد منطق

و معانی و بیان هیئت دان حیدرآبادی مولوی

محمد غلام امام خان سلمه

الرحمن

قد فرغت من هذا الکتاب فی تاریخ هفدهم ماه ذیقعده سنه ۱۲۸۲ هجری

احکام مختلفه کے بیان

فہرست کتاب تاریخ رشید الدین خانی

فہرست کتاب تاریخ

رشید الدین خانی ۲

شیخ رشید الدین

فہرست کتاب تاریخ رشید الدین خانی

فہرست کتاب تاریخ رشید الدین خانی

فہرست کتاب تاریخ رشید الدین خانی

فہرست کتاب تاریخ
۱۸
رشید الدین خان

فهرست کتاب ... ۱۱۰
رشید الدین خان

فہرست وقائع کی جو فتح ملک سیواجی بین نواب نظام الملک میر نظام علی خان بہادر کے حصہ میں آئے — ایضاً

ترجمه [illegible] جلوس [illegible] پادشاه [illegible] --- [illegible]

ترجمه نقل [illegible] حضور [illegible] --- [illegible]

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری جنرال [illegible] --- [illegible]

حاصل [illegible] گورنر جنرال لارد [illegible] --- [illegible]

حاصل اتحادنامه حضور پرنور در جواب [illegible] گورنر جنرال لارد [illegible] --- ۴۲۵

ذکر سوانحات ایام نیابت [illegible] --- ۴۲۹

حاصل ترجمه خط لارد گورنر جنرال [illegible] --- ۴۳۰

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری [illegible] --- ۴۳۳

[illegible] دربار --- ۴۳۵

[illegible] دربار --- ۴۳۶

خلاصه مضمون خط لارد گورنر جنرال صاحب [illegible] باب [illegible] تنخواه سپاه [illegible]

[illegible] حضور پرنور --- ۴۳۷

حاصل عهدنامه جدید --- [illegible]

[illegible] دربار --- ۴۴۴

[illegible] دربار --- ۴۴۷

[illegible] دربار --- ۴۴۸

خلاصه مضمون عهدنامه جدید بابت تفویض ملک [illegible] عوض تنخواه سپاه [illegible]

خاتمۃ الطبع بہت بہت شکر و سپاس اللہ اور احمد کے رسول کا ہے کہ بتوفیق سبحانہ ملک المنان کی عہد میمنت آمود میں عادل و باذل مستغنی عن الالقاب والآداب مالک الرقاب مؤید من اللہ حضرت آصفجاہ سادس نظام الملک میر محبوب علیخان بہادر دامت اللہ تعالیٰ ایامہم کے حسب الارشاد ہدایت بنیاد ارکان ایک رکن بزم سلطانی صدر نشین انجمن سپاہ شجاعت شعار سردار نواب خورشید جاہ خورشید الامرا خورشید الملک خورشید الدولہ تیغ جنگ محمد محی الدین خان بہادر فرزند ارجمند عیوق شان ثریا مکان انجم سپاہ فلک بارگاہ رونق ملک شجاعت مالک گنجینۂ سخاوت غریب پرور بندہ نواز نصفت طراز نواب وقار الامرا اقتدار الملک اقتدار الدولہ بہادر جنگ محمد رشید الدین خان بہادر دامت اجلالہم کے یہ ایک کتاب مفید نام علم تاریخ میں مسمی رشید الدین خانی ابتدائی احوال سے راجگان ہند و دکن کے زمانہ حال تک تالیفات و تصنیفات سے تالیف و تصنیف شاعر فرید العصر منشی خوش فکر فصاحت بیان بلاغت نشان محاورہ دان اردو و فارسی واقف جمیع علوم عربیہ جامع معقول و منقول فارغ التحصیل ترجیح رسایل مشہور محقق مسایل جو نکتہ فہم فایق فلسفہ یابندہ حقائق یابندہ مضامین فرائض دلکشا مقاصد پسندیدہ و رنجور زخار سخن معانی و بیان نکتہ دان واعظ کلام خیر الانام متوطن حیدر آباد دکن مولوی محمد غلام امام خان

قوم افغان ترین ملک سوسی زیب بسلمہ اللہ تعالی و اولادہ و ادام صفاتہ اور
محرر کالپی محمد عبد الرحیم ملازم سرکار نامدار اہتمام سے واقف اسرار خفی و جلی ماہر جمیع علوم
فارسی و عربی میر سجاد علی عفی اللہ عنہ کے اور حسو خان طابع مطبع سو سو
مطبع خورشید ہ شہر ۱۲۹۶ ہجری میں مطابق شہر ۱۲۹۰ ف
موافق سنہ ۱۸۷۹ عیسوی کے شملہ ماہ رمضان
کو حلیہ طبع سے محلی ہو کر ملاحظہ اشرف
میں آئی اور تلف شانہ نظر
سے اسکو محفوظ رکھیے
کہ سے چشم بد ناز و
ادا سے خدا
محفوظ رکھیے یارب
آمین

بعون الملک الوهاب

این کتاب رقعات مجمع البرکات مستطاب جاوید

ضیاء خورشید

از بعضی تالیفات و تصنیفات مولوی محمد غلام امام [illegible]
موسوی [illegible] غفر الله له حسب الحکم سرکار ذوی الاقتدار [illegible]
[illegible] دولت پناه حشمت دستگاه [illegible] رشید جاه خورشید [illegible]
[illegible] جنگ محمد محی الدین خان بهادر [illegible] فرزند ارجمند [illegible]
[illegible] ثابت قدم [illegible]

[illegible] بهادر [illegible]

بمطبع خورشید [illegible] انطباع پذیرفت

ربِّ یسِّر : بسم الله الرحمن الرحیم : وتمّم بالخیر

اساس تحریر و تقریر سپاس واجبیست که دفتر کائنات را بیک لفظ کن نبشته
قسم نموده و بنا سے نظم و نثر نعت سرور کائنات ست که ظهور موجودات
را از اقصی نظام و انتظام ارا نموده صلوات الله علیه و علی آله
و اصحابه اجمعین اما بعد این هشتاد و یک مسوده است که از اخادم العلما
نایب الشعرا من کمترین نوکران امام خان ترین المتخلص بملک که پیش ازین
بهجر تخلص میکرد عفی الله ذنوبنا و ستر عیوبنا بنظر اصلاح منشی میر
تفضل حسین عطا سلمه الله تعالی که درین ایام فرخنده انجام در بلده فرخنده بنیاد
حیدرآباد دکن در فن انشا گری بهمه او دیگری نیست در تحریر در آورده در سنه یکهزار
و دو صد و هفتاد و هشت هجری نبوی صاف نموده در دبستان و سپان روزگار
یادگاری ساخته و دران قواعد کلیه و فواید جزئیه این فن هر انچه بهنگام اصلاح
استفاده نموده بود برای طفلان علم و هنر بطریق واضح بنو ضبط آنها پرداختم

وچندگاه و تیمناً بنام نامی و خطاب گرامی ممدوح آفاق معدن

خلق و اشفاق مستغنی عن الالقاب والالقاب نیر سپهر دولت

آفتاب برج شان و شوکت دین پناه خورشید جاه خورشید

الملک خورشید الدوله نواب جناب محمد محی الدینخان بهادر دام ذالت مشرقه

کواکب اقبالهم و اقمار اجلالهم خورشید صبا نام نهادم امید که برکت آن نام در

انجام مطبوع طبع تمام و مقبول خاطر خاص و عام گردد و هر کرا از

خواندن و نوشتن آن نفعی و فایده رسد بدین کمترین مصنف

و مصلح فایده و نفعی بدعا رسد ربنا تقبل منا انک انت

السمیع العلیم مسوده اول تحصیل علم و صحت معلوم و وجوب

شوق معدوم و شوق از ذکر مفرابد و ذکر از صحبت در میان آید هر که عاقل تر باشد از دل تر

ازهمه فاضلتر است پس هر کس را شاید که وقتی از اوقات عمر عزیز را بدان خرج نماید که انواع صنایع

در واقع نفع در باطن و ظاهر است از قبیل کتابت ساعی در علم طب و ساعی در علم دیگر

در علم صنعت ایران فارسی انگلیس مسوده دوم ابراهیم کلکته [illegible]

گذر بسته ونه عیش دنیای دنی تقدیر را تو بیری بس مردان بهت ز آتشکده

حوادث برنگ خلیل سیر گل و گلزار نمایند و چند آنکه ایشان را ببلا آزمایند از جا در نیایند و هم

از بی که بینند آسایش جویند و در هر نقصانی که نشینند در همه سود نشینند در بن قرب

از روزهات آن دیار روایتست که خانهٔ آن کرم جوش آب و هوا آسوده [illegible] تنش در گرفت و همه

اثاث البیت را پاک بسوختند و بباد رفت این بلای دردی صدمه کردی بعض لطیف آن خلاصهٔ عالم

را در رسید از دود آتش دل احباب سوختند و آتش رنج و بلا افروخته گردید لیکن آدمی اگرچه

تن آتش شود یا سخت کم سوزانهٔ آتش بست پنجه نمی تواند زد پس

سه تسلیم شو تسلیم شو تسلیم شو : چه توان گفت او تقاضا ستاند [illegible]

وجود نقصانات فرایند سوده سیوم سها از خون دل نوشتم

الی رایت دیرا فی بیوک القیامه : مره زندگانی با دوستان گذشت و عطا

جاودانی جاودانی صحبت یاران بهشت آورد و دل صاحب خوش

بهار عمر ملاقات دوستدارانست : چه خضر خط بر دراز عمر جاودان نهادهٔ ازینجا

افتراق ذاتی این زمانه اجتماع را دشمن و انفصال طبعی او اتصال را بیخ کن است

آن صحبت را برهم زد که آن یگانه زمانه را بصحرا غربت ره نورد و این پا شکسته

عالم بجود بیار درشهستان خود فلکی گرچه گرفت هر چند انجام این آغاز

در نظر دگرگون و از دوار فلکی با جگر خون بود مگر [illegible] بفحوای فی الحرکة برکة

بعد این حرکت الی اسیستی سکون ذاتی و علتی رو نمود اضافه صحبت یاران

که ترقی خواه می باشند هرچند از هواجوت بکاهند لیکن در آنچه که مسوده

بهبود احبابست آن را بعد و عا بیخواهند انشاالله تعالی

از قدر دانی روبستی آندیار گوهر مراد در کنار خواهند دید و

فرمایش غزل ها. این بیچاره مژده رسانست هرچه زودتر

مدعای دوستان جلوه کر و باعث خوشنودی مهجوران مضطر شود

یارب اثری دعا ما را از این بیچاره غزل ها که مفخر بسیم پرچینده لایق

هدیه دوستان است لاکن در حکم نست که سبزه بیگانه هم آشنای

بوستان است زیاده زبان خامه محرم راز دل و صفحه نامه قابل و متحمل نیست والسلام

والاکرام مسوده چهارم یکی از سه هزار و تماشا خانه مقلب القلوب است

هرگاه که او می خواهد که کدام امر را بر منصه

شهود جلوه ظهور دهد اول قلب انسان را از همه

سو بان مایل کند و سه همگی طرف ستمان یک راه را گشاده دارد و دیگر

بسوی دیگری نیارد و بهبود خود را در نما کار بنداری وارسته پا در راه طلب گذارد و در رفتن

مضطرب کرد که بدون آن در چیزی نجات خود نه بینکار وحشی که نگاه نموده نقد مراد را
بچنگ آرد و قرار گیرد درین تقدیر مخلص را که از بدو فطرت تجرد منشی پسند افتاده بود که ایام جوانی
را در بند کدورات بید حالیا خود دور اندیش خیال رهنمون شده که بهشت منزل از بیخا رفته یکی از
دختران بهترین خود را در سلک ازدواج کشیده بکاردانی و عاقبت اتفاق مراجعت کرده آبادی جا
صورت بست و بند آزادی بشکست الحمد لله علی ذلک مسوده پنجم کلام خیر الانام که
خیر الکلام است چنین اعلام میدهد المقدر یصیب و لو کان تحت الجبلین ازینجا ثابت که در
مقدرات الهی افراط و تفریط نیست و درچنین مقدمات احتیاج تجسس
و تحقیق نیست آدمی را باید که آنچه میسرش آید بدان قناعت نماید و بطول امل نگراید
در محبت نامه آنچه از ناسازی آب و هوای آنجا بار و درد گوش و تنگی معاش تحریر
بود دل را غنچه وار گرفته و خاطر را چون بوی گل از خود رفته کرد این مضمون که
عجب آتشی افروخت که خرمن تاب و توان یکسر سوخت ازانجا که العادة طبیعة ثانیة
یقین است که در چندین مخالفت آب و هوا موافقت مبدل شود و درد گوش
مهلک این محل خطر نیست حکم بعلاج کرده اند و خواص الاشیاء روی کار آورده اند
و ربان کنند و تحرزان دفعه و در تنگی اخراجات ان مع العسر یسرا را پیش نظر
والله یحب المحسنین را تسلی بخش دل و جگر دارند مسوده ششم سود ما
بنا برآنکه هر امری با وقتی اختصاص دارد و هر فعلی منتظر وقت خاص باشد هرچند که

انسان بنابر حصول مدعا شتابی میکند و تدابیر نتیجه بهم میرساند از فرط

ازان کار که وقتش در نرسیده است نایاب گردد و هنگامی اتفاق در پیش

آید که آخر بهمان وقت معهود رساند و آن مدعا بکنار رسید

بی سعی و تردد مطلب خود بدست طالب دود و اما جناب فضیلت

نقطه تحصیل ما قیمت فرد است ره عندها فدیکی را بهره می برم و از دیوان

اطلاع کرده مکان خالی گذاشته شد ایم و تمام تخطیط نیز گرفته ...

می نمایم و سلام حسن اختتام مسعود باد رانیم هرچند گرمی خامشی بسیار و منافع

آن بیشمار است سکت سلم و من سلم نجی شاید این گفتار ما ... و درین

نقطه دیگر بدین می افزایم و فوق مطلب بر فقدان مبالغه کجا از

حکیمی پرسید که او جلت عظمته گوش دو آفریده است و زبان یکی درین

چه حکمت او جواب داد که تا دو حرف بشنود و یک حرف گوید باید دانست که مراد از خاموشی

کم گفتن است نه ترک گفتن یعنی وقت گفتن گفتن و وقت خاموشی خاموشی

ورنه بطلان حکمت حکیم علی الاطلاق و کفران نعمت جاعل النفس و آفاق میگردد

و بهر صورت آن برخوردار را باید که در وقتگاه گاه حرف مناسب گفته باشند

آقابیت و استعداد و مرام علوم همگنان گردد و آینده در آنچه اجرای کار و بار دنیوی با
جودت بیفزاید آری سخن تا مرد سخن نگفته باشد عیب و هنرش نهفته باشد مسوده
علم چنانکه معلوم وحشی است و هر وحشی بدون مؤانست و مجالست رام نمیگردد و آرام نمی پذیرد
البته هر که در بیجا دیده و در سیاحت کم شنیده اند محنت و رنج بسیار دیده و کشیده اند در اینجا چنان
شنوده که در مسوده اشکار و سیر صحرا همه با دو رود باید که در شبانه روز وقتی از اوقات هر [illegible] روز
اگر بسیار نباشد کم از کم ساعت و وقت در بازدید آن اشتغال و بسوی آن رو [illegible]
اقبال می نموده باشند تا صیدی که بدام افتاده است از دست نرود و دل صیاد
تا بجا آسایی طلب و شتابش بزود و زیاده اقبال علام و مرام بکام میباید مسوده چهارم
از باستان زمان الی الآن افزایش قدر تربیان مشمول نظر فیض اثر بیدریغ است که
از پروردهٔ نعمت خود [illegible] دو نعمت پرورده عذر نه انگیزد عبد ذلیل قدیم خداوند
نعمت کریم اگر عرضی رود جا دارد و اگر پذیرا شود رجا دارد وضعی که از سر کار
فیض آثار مقرر است کفاف نمیکند و تنگی جان میکند از اضافه سرفرازی یابد
تا عزتی که یافته است بجا ماند ؛ عمرت دراز باد که تا دور مشتری ؛ ما از تو برخوریم
و تو از عمر برخوری ؛ مسوده دهم در خیر است اوجلشانه که آفریدگار جهان و جهانیان
و عادل حقیقی است فردا که قیامت و دین برپا شود دار و کیفر دارا او اقامه خواهد داد
و بحکم تخلقوا باخلاق الله خداوند نعمت دنیا را لازم بل واجب در عالم امکان ؛

این دستور را دستور العمل سازند که در این امر دولت مشمول [illegible] تقدیم امور نمایان و وجوه

شیخ اخلاق الهی و عدل که بهترین صفات احدیت است از این راه صفات

سلطنت سطح بهجه و به این فضیل الفضا عست باشد والد و

امیا حسب مرحومه بروزیر خلی نام مسلم صاحب زاد و کالش

باقبال ابد دارست که حکم خورشید اشتبار به اهالی ممالک

نیض آثار شرف نفاذ یابد که در تقدیم این ماه از تحواهی الهی و ضم

نایند و نگاه دارند و هرگاه که خادم این خادم حاضر شود [illegible] و به جز ظلم

مدد و دفع ظلم مسبوط زیاده خدا و عب مستوده باز و هم خطار کار عطا را سزاوار

مخطی از عقاب [illegible] تا بیت انه عذاب [illegible] مال هر کار که در ضیعت

برگشته جهت انگیختن غضب قول [illegible] که اندیشیدن که چه گویم

[illegible] از پشیمانی خوردن که چو گفتم اگر به لفظ باشد خطری باشد به هر کیف آنچه زحمت

بر سر مو خود اقرار به ارزد فهم و رجال اعیان [illegible] که عمر را در تحصیل علوم و [illegible] سوخته از حسن و فتح

و حکما تا زمانه باید [illegible] روز اول [illegible] دیگر [illegible]

دست آویز اغماض و اعتراض خواهد شد استغفر الله و لا حول و لا قوة الا بالله عالیا بیزاران پیکانم

و هم پایان و ساعی کار بدل و جان قصور نمی‌افت و ابتدا سوده در ارزم ... عید باید و ابا و اراده

شاید تا بدار کار کشاید و کنج مقصود به دست آید دیروز مخلص یگانه عبد الهادی صاحب

رفته بودم ملاقات نشد عالیا ترو فیکه صبه‌دار صاحب در خانهٔ و منشی صاحب ورود آنجا

باشند خبر دارند و خود بنفس نفیس قدم رنجه فرمایند ای بادی دین مبین

طریق النسب انسب و بنا بر ایصال الی المطلوب اقرب و مهلا مولوی ... بشیر ...

رانیز اگر مناسب دانند همراه دارند زیاده چه تصدیع دهد ... هم ...

... از عالی خاندانیکه در ... فیض ... ارباب کرم شده‌اند ... کرم ...

... آباء و اجداد ... ارباب ... گذشته ... زل و عطا ...

از بزرگان جناب ... باقیات الصالحات ... کاینات مثل تالاب ... و غیره

موجود از ذات بابرکات نیز چنین مشهور چنانچه ... ارشاد ...

... از خزانه عامره مرحمت فرموده ... فراز ... حقیقة ... همراه

شده ... ادای این رسم که خواستگاری را ... بعید گذشته ... معظم

الدوله بهادر در بار ... گذار کننده بود آنوقت جناب ... فرموده بود

قبل ازین در تقریب ... عید خود هم زبانی التماس نموده بعرض ... افتاده

احوال که از طرف ثانی تقاضا شده ... بلکه پیام رسم ... رسیده ... این

موجب بدنامی و از قبیله ننگ و ناموس است مضطرب الحال شده

بموقف عرض باریافتگان لب طلب رسانده که عریضه بدا از دستخط خاص مرا

باید که بدون جناب فدوی را طلبا و ادابت و ندارد و کلیکی

بالله شهیداً سوره چهاردهم پیداست که اگر از شیشه بقیمت

در و در بقیمت شیشه بدست آید شیشه بجای در و در بجای شیشه صرف نشاید همچنین

صاحب جوهری و صاحب هنری از نااهلان روزگار و دورنگی لیل و نهار در نظر اولی

الابصار از محل اعتبار ساقط نشود آری سه قدر انسان از کمال است

نه از مال و منال * بر تقدیر محمد یوسف را که چون یوسف علی نبینا و علیه الصلوة

والسلام و شمره بثمن بخس دراهم معدوده بدون تحصیل ملازم شده است غلیظ شمرده هر وقت از هم

کلام شدن و از دیگران بالا دست نشاندن عزیز دارند تا از

بدل محجوب نشود و کسی حق نشناسد منظور الیه هر و خاندانی موصوف بصفت

چندین علوم است هرچند که ابا نماید از وکار عظیم گرفتن است

کما قیل جز بخردمند مفرما عمل * گرچه عمل کار خردمند نیست * *

مسوده یازدهم پرسش که در وعده ... کند کریم است ... نشود بالله

و لا حول و لا قوة الا بالله از آن ... جناب ... عهده ... کتب مسوده ...

که انتظار میخواهد که رسید ... خود را ... به درگاه که ذات قدسی صفات آن یگانه ...

و دستان ... اقطاع و امصار را کریم ... تسلی ... خاطر فاطر خود ...

آن حضرت پناه این تکلیف و تخفیف ... کشیده و وقت ...

... از ... گرامی خود ... اعلام بخشند ... اجزاء ...

شد تا مقصود ... حاصل آید و دل ... والسلام والاکرام مسوده ...

با جناب ... که جناب ... تقویم ... استخراج احکام ...

دارم مقصود بنده از ... تحصیل ...

طبع گرامی فقط ... [illegible]

مسوده ... [illegible]

صحت و عافیت عطا فرماید مخلص نیز چنانکه معلوم است در اکثر علوم خصوصا علوم

ریاضی مهارتی دارد و ... تحریر جناب ... [illegible]

اقتباس از ... و آلات آنچه ... کردم ... [illegible]

مکان یک فنی را در ... [illegible]

و خطی ... اطلاعی ... فرمایند ... والسلام

۱۲

مسوده مفید بسم از وفور نشاط و شمول انبساط این فرده تازه و
درستر پا ندارد چه گویم و چه نویسم اعنی امروز زانه را سعادت

بوده خاطر را بهجت که درین هنگام فرخنده انجام علی الصباح
چون برید صبا آدم جناب آیه منیفه مشتمل بر طلب طالع مولود مسعود آورده و
نوای هم خبر داد که از عنایت بی‌غایت رب الارباب آن یگانه زمانه نیر سپهر
نیکنامی اختر برج خوشی کامی بتاریخ نوزدهم شهر شوال
یوم الثلث ازافق ارجمندی سر برزده ازین چه بهتر و خوشتر که احباب یکایک را
در آیند و بهره حسن خدمت و بنده را امید آنکه در عرصه یکدو روز از فرصت
تام و خاطر جمعی بالا کلام همه احکام نجوم بر آورده و زایچه کشیده هم بسم خوش
اسم رسم کرده حاضر خدمت گرامی بسازم انشاء الله تعالی این نونهال گلشن آمال را
در سایه والدین سرسبز و بارور گرداناد و باوج عمر طبیعی و ذروه
سعادت و نیک بختی رساناد مبارک باشد و باشد مبارک
بحق سوره یس تبارک والسلام مسوده تجدد نام بسازم لیشان را و شانستان
گلستان آمال را مسطور کرده خود گردانیده اعنی قداد و لا لذت را داده

پرورش فرمایے غربا افریده و بتقوای و امید بحسب الحسنین بر خطا بخشش [illegible]
نه دوست میدار دو بهرکاه پیر و مرشد در بهر مکانیه بهرتا به رضا جوی خالق و در تحصیل
مراتب تخلقوا با خلاق الله از همه فایق می باشند این عاصی دولیسر دارد و پرورش
آنها و عفو جمیع تقصیرات محض وابسته عنایات در فولاد زمانه بسیار تنگ کرده ظلمات [illegible]
بجز عالیه مقصلات ایسم نیست ــ خاقانی ازان نیست در باب
و جز تو کسی کزدارد + ظلم مدد و با بحرمة النبی و آله الامجاد مسعود [illegible]
کار دنیا همه بیرنگ ست نابود او همه آشفته کی و بود [illegible] را کسکی در [illegible]
زمان از زیادتی اخراجات پریشان بودم که از مصاحب قبله [illegible] مبلغ [illegible]
انعام فرمود و عجب آنکه زیاده از حیران گشتم که الهی این عوض [illegible] اگر نکاه دارم [illegible]
کدام وقت و اگر صرف کنم کجا الحال در درستی امورات مشغولم هرچند که این فکر [illegible]
ضرورت لیکن ارباب معنی را بحقیقتش رسیدن ضرور که بر آن ظاهر و باطن
خواستن کار خردمندان نیست هرچند که درین عرصه که مدت دو ماه گشته بسیار کار
اختتام رسیده با این همه هنوز روز اول است آری ــ کار دنیا کسی تمام نکرده [illegible]
تا یک چند ازان زیاتیست و در [illegible] حالا مشغول و طالبان را که اندک فرصت باید تا [illegible]
از آنده و چنین ترکیب بر اید انشاء الله تعالی [illegible] حیران و صورت مجاز
نمایان خواهد شد الله تعالی شوق کامل بروزی کار مسعود [illegible] هر [illegible]
نوشته که یکی به زر کرداده بود و دیگر [illegible] که [illegible] گذرانده [illegible]

صبار ۱۴

که چگونه دختر شش گفت منقبها بردم و ظرفها بروی کار آورده ام

دعا بکن تا آفتاب بتابد و باران نه بارد بپرورد از آنجا

بخانهٔ دهقان رفت و از حال او خبر گرفت گفت محنت بارید [illegible]

و تخمها کاشته ام از خدا بطلب بهار باران بطلبد بپرورد و دست [illegible]

و گفت [illegible] از خدا تعالی [illegible] بی پایان بطلبید و دیگر

اسباب باران [illegible] مناسب [illegible] عطا فرما [illegible]

خویش را [illegible] صاحب کرم [illegible] بست [illegible] صادق [illegible]

[illegible] اخلاص پناه محمد حلیم [illegible] سلمه الله

بعد از تمنای حصول ملاقات مسرت آیات صوری و هزاران هزار آرزوی رفع

رنج و ملال دوری از درگاه پادشاه جامع المتفرقین [illegible] مجموعه ایام [illegible]

خامه [illegible] نامه میرساند الحمد و المنة [illegible] الملک [illegible] بهمه عنوان جمیع متعلقان

بخیر است [illegible] از جناب رب العزت از همه احباب خواهان و جویان

[illegible] رسید و [illegible] رسیدن آن [illegible] انفعال [illegible] مقصود

نفسی متعلقه بالم سیدند افضال‌ها در غرة الجلال اطلاع داد دیده را نور و دل را سرور حاصل شد
محبت پناها مودت دستگاها از آن روز که مسقه انیقه و صحیفه منیفه یافته‌ام از آن زمان الی الآن
برای تحریر جواب خاطر خواهان بود لیکن آنقدر فرصت دست نمیداد که حسب تقاضای طبع بموجب [illegible]
ارادت پرداز آن و عبارت آرایان قلمی نماید چنانکه معلوم است خواهش دل چنین است هر که [illegible]
می‌نشست یکی از تفکرات خانه و تکررات زمانه چنان پیش آمد که خاطر ازین سو برخاسته
برفت آخر کار ناچار گشته بطرز رسمی ارقام نمودم باعث تاخیر ازین بلاد آینده نیز همین تصور باید نمود
الله تعالی درازی عمر و ترقی درجات روزی گرداند بحق نون و الصاد [illegible] دوم
چنانکه حق جل و علا که مالک و مختار حقیقی است احوال همه بندگان عنایت [illegible] بر ضمیر منیر
سایر امرا و سلاطین که خداوندان مجازی‌اند کیفیت متعلقان خود نمایان با اینهمه
او تعالی شانه سوال نموده است و در قرآن مجید فرموده و ادعونی استجب لکم
و در حدیث نبی کریم علیه الصلوة و التسلیم آمده الدعاء مخ العبادة لهذا بموقف عرض
باریافتگان بساط سراپا نشاط می‌آرد که در ماه مبارک رمضان از تصدق
صاحبزادگان استعانتی رسیده بود و تسکین بخشیده بود لیکن ترسی آخر کار بهر حج
دوازده مطابق تقریب ولادت که در خانه عاصی بر ساعتی بظهور رسیده باعث اجابت [illegible]
شکر و سپاس آن همون آتش در کاست گردید و از قید قرضداری رهائی یافته بود
بار از سر نو پا در میدان افتاده حالا پاک شکسته و بار چه نشسته محتاج‌ام و پناه از احسان [illegible] ضروری

ضمیمه ۱۶

کی خواهم بهر طور که بپرورند خواهند افزایش معاش فرمایند از سرکار عالی

خود باشند و دیوانی و بنگاری ظلکم صدو دباد مسرور باشند و هموار ای

رسعی تو برافراخته سر دین یزدان و شرع پیغمبر صلی الله علیه وسلم

دوامت بر کاظم الحق دربارگاه حق جل علی سعی بزرگان مشکور است و دعای ایشان

بیرون خصوصاً در حق فرزندان خود که خلاصه زندگانی و نتیجه کامرانی اند و چرا نباشد

که بمضمون الولد سر لابیه اصل نیک را فرع هم نیک باشد جناب مولوی صاحب علیه

الرحمه که محمود العاقبت از دار فانی بجلوه‌خانه بقا شتافته اند چنین خلف گذاشته اند که حیات

ثانی یافته اند آن عاشق رسول کریم علیه التحیه والتسلیم بوجود جناب هم مقبول کافه انام اند یقین

است هیچ یک دقیقه از دقایق عادات خجسته سمات نامرعی نخواهد ماند لهذا مصدع

اوقات سامی میشوم که جناب مستطاب مولوی صاحب طاب ثراه در مجالس وعظ لاسیما در ایام

دوازدهم شریف والده با جده ما صاحب بر معاصی اللهم اغفر وارحم ایشان

در حیات و چه بعد ممات از دعای خیر یاد و شاد میفرمودند

ضیاء خورشید

نعم ما قیل ـ چه با حبیب نشینی و باده پیمایی * بیاد آر محبان باده پیما را * اطلاعاً نگارش

آورده م که صدکتاب مرحومه مغفوره را از ترکه باید من و مستوفی حضرت خاقان عظمی محروم

نفرمایند زیاده والسلام والاکرام مسوده بیت چهارم هدایت فرما نام راه تا خواص و عوام [illegible]

مخدوما مهربانا اکرامه بعد از سلام سنت الاسلام معالی خدام ذوی الاحترام مینماید حامل نامه

سید السلام طاب [illegible] عقیل است و در تفهیم و تفهیم مسایل نظری بی‌نظیر و عدیل هرگاه او را در زمره

مستشاران جناب [illegible] جریده طالب علمان مدرسه جدیده [illegible] گرامی

در رسانیده با [illegible] توجه فرمایند که قابل تعلیم علوم معقول و منقول و فروع و اصول

[illegible] تصحیح مسوده [illegible] ضمیر منیر [illegible] سر [illegible] عمارت مدرسه [illegible]

صدر عالی‌قدر [illegible] بیدا و هویدا است که [illegible] باغی [illegible]

برایه [illegible] را در پرورش آن از دیگران ساعی میباشند همچنین اگر [illegible]

انسانی تربیت یافته آراسته و پیراسته گردد [illegible]

آورد از هر نوعی که باشد [illegible] بعضی بالا [illegible] خوب [illegible]

از زیور خوش اسلوب متحلی گرداند الحمد لله والمنه [illegible]

مخلوقات [illegible]

[illegible] عنایت و بنده پروری سرکار ذوی الاقتدار است که [illegible]

این دو پاره سنه صدور منشب نه فی قدره منزلت شایسته و قدرات باستنام
یقین نشده انم که آنرا الله تعالی از کلفت و کثافت کردش ارض آزاد
خصوصاً درینولا که باب بکنده پارچه پشمینه محتاج بر آید در قلیل الایام
از افزایش معاشش سرفراز و در همسران ممتاز خواهم شد سه یک لطف
فرما که مستغنی شوم زرا بای جنس + مسوده یست بشنیم بفحوای الفقر فخری فقیرا
فخر زندگی بکوست که الملک لله الذی هو علی کل شئ قدیر در ملک اوست و
سلیکه از تقصیر تقدیر فقیر باشد باشد که از جنس سلطان اعظم شهنشاه معظم
در افراد بنی نوع آدم باشد که بادشاه دین پناه ملی شهنشاه خلیفه الله است
دیگر زنهم نیست هم غم نیست بشر طلیکه عالم باشد این بس است که در مصداق العلماء
ورثة الانبیاء انکس است باقی همه فضل فضول و معقول همه نامعقول دانسته اگرچه علاوه
اگر قدر والا نیست مجنون است مگر طبیب که محتاج الیه خلق باشد الحق در دنیا
مکرم و در آخرت محروم است لیکن به مجهول المعقول خادم المنقول خادم شده
نه حاکم الکاشسته بل محکوم مخلص نقد عمر در باخته بلکه خود را برباد داده سوخته :

ضیا

خورشید ۱۹

درسی علوم منظم آرای دانش پروازی راه یافته ام دالقدر که دریافته ام دو کتب
دیوان وغیره از تالیفات و تصنیفات دارم وسودای این شرط فنون سپهگری
هم خیلی بجا آرم که اصل و ماده خود است حالیا از چندی برای تحصیل علتهای همه
تحصیل و رفع رسوای نارسای تکمیل ریاضت مشقت علوم دین برگزیده ام و از حقائق
فاعل جمیع صور ممکنات و عالم همه معلومات تا باینجا رسیده ام که کتب شرح بدایا و بخاری
شریف و بیضاوی باهیئت اگر زمانه یار وصحت مددگار است از توفیق ملک العلام بهو خیر
در مدت قلیل تحصیل میرسم آن وقت بطرف دیگر متوجه خواهم شد و الحال از من کار دیگر شدن
محال دانند انصاف فرمایند و سعا دارند مسعود است و منعم جوینده اسرار الهی خواننده حقائق
کتابی از رضا الله تعالی الهام شده است بیا یا در بیابانات تا بنیای مصائب کو تا کنون نمی شد
بدرجه قند و نبات نمی رسید همچنین نیستان تا محنت رنج بر خود گوارا نمیبازد کسی از آن کامل
نشمار و بس حضور در خدمت درویشان و عمل بارشاد ایشان لازم و اهم است اول علم باید تا
بعمل گراید بس تعلیم شاید تا یقین نماید و این اگر در حضر میسر نشود سفر کند سفر چه
که صورت سفر است لیکن وسیله ظفر انگاشته و نگاشته اند و مراد از حدیث رسول
این اطلبوا العلم ولو کان بالصین یعنی علم معرفت است صلی الله علیه و سلم اگر
شوق و رهبر کامل است زمانه کم فرصت و این راه بسیار دراز است نقطه تا کل کند نقش

ضیاء خورشید ۲۰

بد فتر می زنم: بالفعل درین اقلیم این شهر از قدیم الایام دار الاسلام

بجاء مشایخ کبار و اولیا در وقت آن احرار چه از مجذوب وچه از

سالک این مسالک بسیار روز دو جهنده آرند و آیه کریمه واعتصموا بحبل الله را حرز

محفوظ وارداشت الله تعالی ایکی از بسیار و نموته از خروار حاصل خواهد شد

مصرع میگویم زبان کن یا بفکر سود باش + ای ز فرصت بیخبر در هر چه

باشی زود باش + زیاده توفیق رفیق باد و السلام و الاکرام سطور

بیت هشتم درخت خشک از پا می لرزد و مرغ سر بریده از آتش نمی رسد

لهذا گفته اند موتوا قبل ان تموتوا المال والبنون فتنه از آتش آن در گذر یار و

آسایش بگذار شتر کسر نفس بدست آر تا حسرت نه بینی و در گوشه

نشینی که این سعادت است و عکس آن شقاوت از شقاوت بپرهیز و با سعادت

دنیا خوابست و خیال دریاب خود را دریاب اگر خواهی که مهر شوی ستاره شوی

نه بینی که تا هیزم در آتش نسوزد و آتش نشود و تا نمک در آب نشود پر ده بگرد

آب بگرد ولیکن رفته رفته آهسته آهسته دفعتاً و بغتتاً ::+

صفر

خورشید ۲۱

از پیک سعی به کست خشک تدریج جارا + چو شد زهر عادت معرفت نیکبختی

اگر ذوق تجرید واقعیت انقدر کافیست زیاده دماغ پاشی و مغز خراشی

مسوده بست و نهم رسانیدن حق بحقداران پسند حق پسند است و اجرای کار طالبان

مطلوب ایشان مهاراجه بهادر دام ظلهم که سر دفتر این گروه دانش پژوه و فردا و

جوید به برگزیده ارباب دانش و شکوه اند بعرض میرسانم که اینقدر در تمول در این حوالی

اراده و حصایص با نیت اگر عنایت شود کمال سرفرازیست باید و از نیک فرض یابد و دین

این نعمت فرض یابد و بعض فرض دانسته بتقاضا ازدیاد عمر و دولت در جانبی و جانب

و دولت بیپایان مشغول و موظف باشند مسوده سی ام بدوی آفتاب جهانتاب الیه بلا تاز آثار

دلی بیشکسی گرفتار کسی بیکجا بودند و دارا بحال ترحم بودند یک سفر اسید و اراده و بهی بیگار بیکار

سرکار دستخطی راجه رام داس میگویند و به همین عذر از اجرای کار کناره مینموده

این کس از متعلقان باست خداوند نعمت دام ظلکم از دستخط خود ممتاز فرما

و به مسود بکمال و سرفراز گردانند الهی آفتاب عمر و دولت تابان و درخشان باد

بحرمة النبي واله الامجاد مسوده سی و یکم مقدر بر همه مقدم اما آنکه فهمیده اند

فهمیده اند و قابل تدبیر چوب نا تراشیده تدبیر اگر بتوفیق تقدیر رسد

اکسیر است ورنه سراسر تقصیر از رد و چه آید و از تفکر چه زاید و

از همه بردار و خود را با خدا بگذار نشنیده است که کارها در کار ما آزار ما +

کارساز کارها در کار ما + که بقدر ضرورت به تفصیل کدورت چنانکه

آمده است ع. به توکل زانوی اشتر ببند + مسوده مسمی دوم

به جوهرشناسان قابلیت و قابلیت شناسان هر آینه پیداست

که لعل بدخشان اگرچه از جنس سنگ است قدر و قیمتش همین قبول آمده و نکته

و گل بوستانی هرچند از قسم گیاه است بحصول رنگ و بو ممتاز بین الاشیا

همچنین شجره میوه دار از غیر میوه دار عزیزتر است و حیوان قابل تربیت

مقبول تر از حیوان بی تمیز هرگاه فیض قابلیت جمادات و نباتات و

حیوان را باین رتبه رساند پس انسان که اشرف الخلق است از همه مستحق تر باز است

است هر سو که رو دارد خود را باقصی غایت رساند هم سلطان گردد هم شیطان

مسوده باید که رجوع بجنس کنند که مسخر گردد بیشتر که از بیشتر گرده مسوده سیم

و سیوم بفحوای افصح الکلام قل و دل دلم میل سخن مختصر و مفید باشد

یعنی قلیل اللفظ و کثیر المعانی دارد وقت حرف ورزیدن حال خاطر نشین گردد

نثر و در حالیا آنچه که در باب نثر از استادی میر تفضل حسین عطا مد ظله العالی
رسیده است مرسام از الفاظش پیداست که معنی نویسد اگرچه با مقصد و از الفاظ
شیرین دور ماند و هر آینه هر مقدمه تقدیم نمید لازم و هر آینه تجدید لفظ و معنی اهم
لیکن در این لغت نثر و محاوره اهل زبان از دست نهند و همچنان
شند که در اندک تغیر و تبدیل کهن را نو وا نماید و این وقتی باشد که صرف کرده مستعدین محفوظ
و بیشتر آورده متاخرین ملحوظ باشد و چنان نگارد که به وقت گزاردن خبر [illegible]
[illegible] که وقت ملاحظه ایشان خود را محتاج [illegible] می دانند که در این نوع برادران
کار است و اگر قیمت گزینند در مساوات گزینند لیکن اول استعداد و محاورات باید و کمال آرایش
ترکیب الفاظ پیداست و در منشور لفظ قبله از مضمون عبادت [illegible] فعلا [illegible]
و اشارات [illegible] باسماء بزرگان او نشان کردن نه خوش است بلکه [illegible]
و لحاظ معنی بیشتر باید که محاسن الفاظ خوشتر آید و در [illegible]
صنایع و در قوافی نه باید روا بلکه [illegible] است گر بعد ضرورت بلکه بعضی این ساخته اند
در [illegible] اند طالب آملی در هشتاد مصرعه خود را سر حد رسانده و در بیست از تکرار نه در [illegible]
لیکن [illegible] کسی نبود لیکن چهل سال مشق نمود گفت و شصت چون [illegible]
از [illegible] بیدل [illegible] الاولین [illegible]
ای و اولین [illegible] معنی کامل آن باشد که پیرو دیگران باشد یعنی [illegible] مفصله

مشکل طرزی که صاف بود طولیست وزرا مهدی صاحب وزن با قدری

بود و صاف که سعدی مرحوم آن چنو است که همه مقدمه ی او انشا

همه را مقتدا و عبارت از اول تا آخر یک رنگ باشد نفراخ و نه

تنگ و دور الفاظ رعایت مقدمه از مقصد به تا قاضی ملحوظ

نگاه دارد و از یک مسلم ضلعی دیگر به در آرد و اگر خود نگوید و آید

باید و خود سوی آن نگراید و بسبب لحاظ الفاظ عبارت نا منظوم

و برعایت عبارت معنی بحسب الوقوع باشد مسوده سیم و چهارم و ار

تاریخ چنان برنج آورد که یکهفته بجز دال تاریخ هیچ نخورد و آخر و دور از مقواز

شود تا به هم افتد رفتن و حالیا خانه که از شکل پیدا باید و فانه سفارش که بیاید و

فرمایند مسوده سیم یارک الله لنا ولکم فی البرکات آن روا اگر هست که قلیل القدر

است یارکش همچنین یا فتند بلکه از همه بهترین پیش در محل ظرافت فقط تا رعایت الفاظ

یار را بسیار گفتن از حد قیاس درو زنند و ارباب شعور عین قصور مسوده سیم و ششم

امروز از اقبال الهی تقریب انگشت حنای بنده زاده تقرر یافته

بعد نماز عصر تجدید کرده از دست خود عمل نمایند و طعام شام هم در اینجا خورده
سرفراز فرمایند مسوده سی و ششم حالیا از افضال الهی و عنایت نامتناهی
او تعالی شانه هیچ مرضی ندارم لیکن بیمارم نمیتوانم که چیزی بخورم و جایی بروم که روز
اولی حرارت و برودت مزاج از اعتدال منحرف گردد و در اندک حرکت و سکون
دگرگون میشود است الحمد لله تعالی قریب است که از کنج رنج نقاهت پا بیرون نهم و در کنج
طاقت دست یابم انگاه حاضر شده تلافی ایام گذشته خواهم نمود مسوده سی و هشتم
کامل است که آنرا کامل کامل دانند و ناقص ناقص خوانند عکس آن اکثر کسانند که
فی زماننا چنان اند جز این نیست که این مشکل در آن کل برآورده اند اینک از فرقه
اهل فضل فردی برآورده اند و آنانکه مال راجز و کمال دانند در تحصیل آن همت ها
برده اند و برخورده آن برخوردار را باید که سالک این مسلک باشند نه طالب
مسوده سی و نهم بعد مکان فدوی و رشته فدوی به مقصد در دو از اخبار [illegible] کنم
اتفاق شده که آمدن ها رایگان رفته و در ماندن ها و باز گشتن از اثنای راه شنیدن
خبرهای کاذبه بر دل و جان رنج فراوان الحال قصور گذشته معاف و آینده با موار
مضاعف شود تا در بجا آوری خدمات قصور [illegible] زود مسوده چهلم بحکم لا تدع
قراءة القرآن علی کل حال قرآن مجید و فرقان حمید برای خواندن است نه برای
نهادن والله ثم بالله جا بلکه فرصت گردید مطلق خوانده نمی شود لهذا برگردانیده
شد بعد ازین عذر بدیهی برامر دیگر نظر نفرمایند [illegible] مسوده چهل و یکم

۳۶

[illegible]

پای آسیم فکار و پیاده آمدن خیلی دشوار چه سازم که از یخ بودن
خودم در خانه وقت آمدن آن یگانه بیرون آیم افسوس هزار افسوس
که رهنمی غیر مترقب و موسمی غیر مترصد ما در آمده برگردید اگر از قدوم
میمنت لزوم باز سرفراز فرمایند عید ورنه از حسرتها چه پیش آید باید دید چون
رو داد الحال تکلیف [illegible] میکنیم که آن وقت اراده فرمایند که از دیدن مکان که دو
آن رفته بود خبر داده آید که هم فعل و هم تماشا باشد زیاده والسلام
ما عز و الکلام [illegible] مسوده هیکل دودم پای آسیم لنگ [illegible] پیاده و [illegible]
چه سازم که خود را تا آنجناب [illegible] بسته ام و هر روز [illegible]
جاوید [illegible] از درگاه رب المشرقین و رب المغربین [illegible]
هر گاه که شوق ملاقات زیاده گردد و دل مشتاق برای پیاده رفتن آماده گردد
اما باز این خیال مانع آید و مانع سازد که [illegible] نباشند که من [illegible] صحبت [illegible]
رسم و ایشان برای کاری بجای دیگر رفته باشند لیکن مکان خالی [illegible]
آنکه مسوده هیکل و [illegible] حامد [illegible] و [illegible] که در آن [illegible]

[illegible]

[illegible]

در آن سحر که روزگار موافق بود زمانه مساعد کلکی بوی وداد و فشق ز رنگ اتحاد داشتی
صحیفه آن یار جانی و یگانه لاثانی در عین انتظار واصل و زیب‌بخش مشاهده گردید الواح مفرقات
و سطوح اصناف کرامات کرده ابواب فتوح و فیروزی گشاده و داد مسرت و ابتهاج درداده [illegible]
وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی — هنوز خلید نگذارد تا که شاد [illegible] ترقیات
مدارج بروز افزون باد + از شرح مسافرتهای خود چه شرح دهم و از عجایبهای [illegible] در این چه [illegible]
فهم که در این مدت معتدبه برخی از حالات صباوت را نگاشتم و بعضی از اعلام [illegible]
مراقبه داشتم و چنانکه معلوم دوستان بلکه همگان است مصروف همت [illegible] لاینقطع تحصیل
علوم دینی و تکمیل ترجمان شده ام شیدا شده ام قسم به خدا از درس [illegible]
فرصت هم جز اصلاح و تبدیل لباس [illegible] نمی‌یابم تا دیگر چه رسد [illegible]
عند الملاقات [illegible] العین خواهید دید [illegible] و اتفی فرزند ارجمند
جگر پیوند آن یار [illegible] هر یک چیزی ضرور ضرور نوشتمی و خوشا پردازی و عبارت
آرایی کردمی که مسرت بر مسرت می‌افزود حالیا بر این اقتصار و اختصار می‌سازم
و به دعای ازدیاد حیات می‌پردازم امید که آن نونهال گلشن همیشه بهار در باغ عالم
بر سایه والدین و بزرگان والدین سرسبز و برخوردار گرداناد و تعلیم [illegible] روز
و رسانا السلام علیکم و علی من لدیکم [illegible] چهارم [illegible] که [illegible] انتظار
[illegible] نامه‌های خود [illegible] کردن

برسد هر دو بار اما چون هنر نیابد بگو آنچه در آن ما هست بر یک صحبت زبان انسان باید

و خود را ستاید که اظهار نعمت بنزد شکر نعمت است و عجب نیز در قول زبان مرد

نظم یا قبل بیت تا مرد سخن نگفته باشد * عیب و هنرش نهفته باشد مسعود حیل حکیم

حکیم الحکما حاذق ... ابوالقاسم ... اطباء ... این ...

آنکه هر روز هفت چهار بار ... بار بر لقاحت ... صد ... سینه

سوزد و جان گدازد و در دهن از جوش حرارت ... زبان زرد ...

زبان نیت و دل گرفته این همه فساد شده است و ... علاج فرمایند

و جان افزاید مسعود ... چهل و ششم بگو ... من ابتلی ببلیتین ... کار او

رفته هست چاره نیست بجز آنکه خدمت را بکشم و سر کار بیرون کنم در مولانا پاره عزیز القدر

چنین ها را طلا کار سپ نقره مبلغ یکصد روپیه نزد خورشید جی پارسی کرد که در

حضور در درد نموده اند هر چند که این امر لایق شأن شان نبود لیکن شد آنچه شد

بالفعل از آنجا برآورده نزد خود نگهدارند تا سود بر طرف کرده آیند بفهمند ه

اولی آنکه چنین نیز نباشد مضایقه نیست هر دیگر بار برای جناب زنده‌البقا

موصوف خواهم آمد اینقدر تکلیف نیز بر مخلص چندان دشوار نیست لیکن

اول یک ملاقات از آن ستوده صفات ضرورست قدم رنجه فرمایند

و با از کار خود دست بر ندارند زیاده والسلام حسن الختام رقیمه الوداد مقتدای

انام خان انام ستوده بیجا هم نه مال دارم که کسی کردمن گردد و نه خواهان مال کر

من کردکسی بگردم فارغم از بیم در جا و راضیم بقضا منت کشم نه منت کش و فادارم

جفاکار هر چند که محسن دیگران نیم هم احسانمند این و آن نیم ظاهرم ظاهر اعتبار است

و باطنم گرفتار عنا گوسهما حب امرا و سلاطین این و با مدم لیکن بسبب خرسندی شاکرم ذلیل خوارم

و هم صابر با این همه ناتوانی و چنینم و آنچه می‌باید می‌بینم خود را عزیز شمارم نه ذلیل و بی حسبی

نعم الوکیل ستوده بیجا و هم بهر حق عالی مرتبه خداوند تعالی که اکرم الاکرمین است یا اکرم اولی پایان و فیض

او و داد آن بندگان خود را بطلب زبانی نعمت امر فرموده و در قرموده واسئلوا الله من فضله ::

بنیابه و غلام رشوت نداره همین سبب پی آن بزده و بیناه سرکار کرده ان و قار

عمر عزیز خود که از عوضه بنده بسر می برد قبل ازین مجرد بود انچه که می یافت

بهر طور کفاف میکرد الحال بفضله تعالی عیالدار شده است هرگز بهر گز کفاف

نمیکند و از کسی دیگر جا هم هیچ نمیرسد اگر در قوت صرف کنم پارچه ضروری نمیشود

و در باره می کنم ما قیل الناس هم اللباس و اگر در پارچه صرف کنم قوت نمیشود و کفی

بالله شهیدا هرچند که اول اول از خوف قرضداری بسیار از اسباب

خانه بفروخت رسید چون آنهم نماند لا علاج تن در داد و حالا بسبب سود نقصان در اصل

پدید آید هر بار زیر بار تر گردد و آینده معلوم نیست که رفته رفته تا کجا رسید وقت بیشتر

رسیده است علاج واقعی بلیغ از دو قرع باید کرد قبل ازین گذارش کرده بودم و بیرون نشد

امید وار احقا فرموده عرضه بیچ شش ماه گذشت هیچ اثری از آن پدید نیامد در آن زمان لائقی که بود آنهم

الحال قرضخواهان [illegible] مطالبه و بیاس بیدم [illegible] پرورش باید نمود ستمگار که خداست و بسر خورد

سبب آنچه که خرج خواهد شد و در اداء مرقوم خواهد شد در ملاهي و مناهي از علوم معقول

و منقوله بر یک فضیلت یک کتاب شرح هدایه با قیمت قابلیت هر چند که کسی ندارم

را جیب و عمامه ندارم خلقت ظاهر بین است هر چند که عالم در این بلده خواهند بود

لیکن علم اینقدر ریاضی دان هم ناظم و ناز نخواهد بود و اکثر هندوستان غلام که اینقدر

علم و استعداد ندارند و در حق خدمات نشسته بزرگانه از مبلغ دو دو صد روپیه با هوا

در هندوستان یاران و متفاخر اند و بخدمات ستین و بنده بهوز گرفتار کلال و نکال و بعد

بعرض رساند ظلکم ممدود باد بحرمت النبي و آله الامجاد مسوده نمایاد و دوم غور رسی احوال

و فضلا و جز گیری ایشان کار بست عظمی خالی از اجری نیست و نخواهد بود بسا حاجات

... ایشان نایل است هر گاه که این کمترین نیز بیرون این گروه است از آن جمله هم

مستحق کرامت که طالب علم و در بند التحصیل است بنا بر فضیلت یک شرح هدایه با قیمت فقط

و عنایت اینقدر که کتاب میسر نمی شود و انشاء الله تعالی — : : —

۳۵

ضیا خورشید ۳۴

گشته و از روز دوشنبه [illegible] صاحب [illegible]

امیرکبیر مرجع بر نام [illegible] یکی از اطفال صغیره [illegible] این کار قرار نیافته

محمد جعفر را حکم تحریر شده است و ذکر فهم و ذکای آن برخوردار [illegible] تمام [illegible] حکیم

محمد اشرف [illegible] یک گفته و در آن وقت ذاکر [illegible] حاضر بودند [illegible]

نیز طرح سکوت [illegible] شد و تقریر تمام کرده شد باین لحاظ که اگر ایشان حکم فرمایند

آنگاه بسبب حاضر نبودن آن برخوردار عذری در پیش آید پس آن برخوردار خود [illegible]

و باید شنید اگرچه [illegible] لیکن [illegible] کمال [illegible]

شوی و نالیه نهال جمعیت شادمانی در چمن کامرانی سبز و ریان باد مسوده پنجاه و چهارم

تا [illegible]

باید که چنان رشته احسان بر پای او نهند که نگسلد و در هوای تلاش معاش [illegible]

درین ایام فرخنده فرجام همین الطاف خداوندگی من بنده ناچیز که [illegible]

غیرت دل صبر و بابشند بلکه در آمدنامت بسر گرم باشند بعینه هیئت که قریب نهال امید از آن
دست ما به مقصود از گریبان حصول سر بر آرد و همین کیفیت اضافه خواهد می شود در
تنگی اخراجات که همت سرو دلم را ثقیل است مشکلی بهبیت که آسان نشود + مرد باید
که هر آسان نشود + والسلام سوده پنجاه و ششم سبد انبه های ارسالی که بعضی
حسین ارسال یافته تشبیه به بیضهای مرغان طلاو بود و باشد طوطیان شکر
مروت پروانه رکف دل انبیا در دست پوست نازکش مصداق سطح خطاکشش بلکه چون
پوست انسان جز و از لحم نمایان و لحم آن به ریشه چون گردد انسان به ریشه در خورد و در
مشتاقان دوان خسته انش خوبتر از صدف دُر و گوهر قاشش بالسجابان دُر یکتا
اگر وقت تقسیم به صاحب می بود سبک گیتی سخنی بر دار دل گذر دهر که ریشه اش + سن فاش
فروشی دل صد پاره خویشم + هر قطره آبش از چشمه آب حیوان گوی سبقت ربوده و رنگ
ریزش آبرو دی گل از صفحه بوستان جان زدوده الحاصل هر یک با این همه حسن طرفه مجموعه
بود و مطبوع طبیعت سلاوت بخش کام و زبان فرحت افزای دل و جان گردیده ....:

۳۱

آن برخوردار بتکلیف تمام او انجام دو چشم همیشه ایشان و همقوان از اینکه و ممتاز باشد

بسیار بسیار خاطرجمع دارند و اینکه توقف نمایند زیاده ایام جمعیت و شادمانی

بکام باد مسوده شصت و یکم بپسر که براه پدر بیست اگر فی بهتر از آن آموخته از این

چه بهتر آفتاب خاندان خود است در قتل دام و دو همه در ذلت و خواری

بسر خواهد کرد و دزد و زناکار و قمارباز و میخوار از جمله اموات است بگذار از آنرا

بگذار تا توانی بگذار مسوده شصت و دوم بپسر از دو همشیره زاده نزد شیخ واقف

که از صغر سن آدینه و سیصد این بگویید که الآن کاکا است آنقدر ناکس ساخته

و از خود برداخته که اگر قتل برادر زاده و ناتیچه خود در وجود جهالت و جاهلیت در یافتی

البته جاده خودکشی را بر تافتی الحمد علی کل حال مسوده شصت و سوم چونکه [illegible]

هرکار مقدم انکار باشد چندی پیش از این آگاه کردن شرط انکار بلکه شرط انکار است بنا بر التماس از

... بالا بکار برده اند از ثمرهٔ آن بر خورده اند و اگر تقا قبلی رفته اگر ...

از دست رفته است و بعض که بیا نند بعد از برگ ریزی و افسردگی بسیار از ...

برین تقدیر در امر چاکری تا وقتیکه دیگر جا بند و بست قرار واقعی قرار

نیابد نشاید که از خود اول ترک کند که از ینجا رنده و از انجا درمانده

مسوده شصت و ششم چون الآن [illegible] الاحسان آمده است دو تا رباعی

در زبان هندی طبع زاد برای سور و ... در مزاج و باج ضمیمه نمیقه ساخته فرستاده

هر چند که می دانیم که شاید کشف الاخبار از پیرایه زیادات پاک عاری

امّا اینقدر قلیل اشعار در زمانه کثیر نادر الوجود است

و هر آنچه نادر الوجود است همچو معدوم نیست بلکه همچنین

باید گفت محبوب است و مرغوب اگر پسند خاطر عاطر آید باید نوز

از رسد و ترقب محبت و صداقت که احباب را از احباب ::

قباله مکان من عافیت طلب طالب فرموده بودند حاضر است که

اینکه آنچه زمین آن بموجب قباله و در قبض دیگران است البته مع حق شفعه مستر

خواهد شد و سیر سیری و دوازده دروازه که میگویند مالک شده در

تصرف مدعی است و نه در تصرف من بنده بلکه در اختیار کارکنان

سرکار است که مالک همه این سر زمین است که خواهد تمام بگیرد و

خواهد تمام بگذارد و هرگاه که مقام دوازده مدعی شرعی خود در

تصرف خود نبود و دست رس بر آن شرعا و عقلا بودنا غیر ممکن

باشد دعوی کردن این چه بوالعجبی است نادر الوقوع است اولا ثبوت ملکیت

مکان باید که از جمله شرایط آن است یکی نقش نگین این کمترین است که شفعی است با انکار او

از دست اهل کاران سرکار شاید اگر دعوی کرده آید گفته خواهد شد

در ثبوت صرف فضولیست خود غصب کردن و دیگران را گفتن البته مرد انگشت

برین همت و جرات حسنت آفرین والسلام علی الختام ... مقام مودت ...

... زوال نپذیرد و کمال وقت انتقال نیستی نیابد

برآنکه ذو الجلال کبریائیست که ذات او واجب و کبریای او قدیم و البشر عاجز

و کبر و عجز بهم دو منافی اند هرجا که عجز آید کبر نماند پس کم پایه و ابلهان

از جهل و غرور خود را برابر پایه داران از خود قیاس کرده کسی را حقیر شمارد

الا که خود بعجز گراید تا وقت ابتلا بلا بسلای ندامت گردد مستوجب ...

هرگاه که زمانه بی بهری بسر آید چون دعای بهره وری از دل بر آید

اوقات ... بتو ده دوری را تا بیج ... در حین ادراک ... باقی ... احوال ...

... از ذی جاه و ... کرده ... انجام ... ارباب ... صورت

... اشغال نمایند و انتظام مهام عالم ترقی گزینند باشد و اورا ...

... در فن ... و وظیفه ... در معامله فهمی مهارتی دارم ...

... ازین چندین ... یکی از اوان این ... من ...

اسباب جمع آید پریشانی افزاید چون دنیا کار

اگر گوئی بعد فراغ ازین بسراغ آن یا خواهم برد قبول نکن

فراغ معلوم فراغ را تا غایتی باید و این را نهایتی نیست سعدی

علیه الرحمه چه خوش گفته بیت هفت اقلیم ار بگیرد پادشاهی همچنان

در بند اقلیمی دگر این فریب نفس و استیلای شیطان و هم بیان و مقتضا

آن نیکه گذارد که بمقصود گراید مثل چون به آنند که هیچ نخواهد بود

ابتدای هر کار از ابتدای شعور باید شناخت که تا به مقصود ظهور یابد

این کار کار مردانه است و باقی بهانه نبوده بجالا دیم سعی که رسد میرود

تا خطا بهدف میرسد هر گاه که سخنی که از آن الهی کند پالیت مدام از لغزش پاک است بخلاف

دروغگو هرگز فروغ ندارد ولیکن این جا که فهمید سخن در مقام سنجیدن کذب عمر او کوتاه است اما

دران عرصه کار خود شناخته و بر دشته میرود و در تحصیل عرض العرض پل باید و در فنا تا متفری

باید و قبل از جهان درکاست اش نشاید متوجه که حسب الارشاد سامی از پروانیکی

اسامی سرفراز کرده و چیزی از تصدق فرق مبارک و صاحبزادگان بلند اقبال عنایت

که فدوی ازین فرض العین و عین الفرض که بر ذمت همت خود واجب الادا دارد

فارغ البال و فدوی زاده آسوده حال گردد و اگر رای آفتاب انجلای مصلحت اندیش

در حق بندگان خویش اهل فراست فدوی از گفتار خلق اندیشد و تقاضا ضرور فالی که بکام نشاد

تجاوز نموده و دیگر کسان همراه شان ذوی عیال و اهل اند و ایشان تازمانه حال دلیل

نگاه داده است بر ضمیر آفتاب نظیر نیک روشن که من فدوی ملجا و ماوای دیگر ندارم که رو

بسوی آن آرم بالفعل میخواهم که آنچه در وجه معاش فدوی را میرسید از آن چیزی بنا

بنام ایشان دستخط فرمایند تا که آنچه پوشیده نیست که از زر فدات در اخراجات ایشان

تمام صرف میشود میرین بیگانان کرده باز هرگاه که نسیم عطا خداوندی برچمن زار بندگان

[illegible]

تو بگذار سه ده هفتاد و نهم همه کار و بار دنیا رسید دیدم

انجام کار بجز حق جل و علی کسی را معلوم نیست اگر دیگران را معلوم هم بودی

تمام نظام عالم درهم و برهم بودی لطف دنیا در همین است که یکی محتاج باشد

و یکی غنی یکی کمزور باشد و یکی قوی برین تقدیر انجه که کار

صاحب جاه ۱۲۸۰
مد نظام الملک نظام الدوله
ابو محمد محی الدین خان بهادر فتح جنگ
خورشید الدوله خورشید
خورشید الامرا
خورشید جاه

کرده نیست می کرده باشند رب الودود بمقصود خواهد رسانید سه ده

هشتادم همه کس یک فنی اند و در همان فن از من اولی دست در همه دانی

لاثانی ام از همه اعلی سه ده هشتاد و یکم سجده مسجد نباشد و نماز جماعت ادا نکرد که

خان امام خبر یافت که اول از همه می شتافت فقط تمت بالخیر بتاریخ هفدهم ماه محرم ۱۲۹

[illegible]

۲	۴	نوار نہو	بوار نہو
۳	۱	سلطنت	بسلطت
ایضاً	۱۴	زوقیر	توقیر
ایضاً	۱۵	سماعت	سخاوت
۴	۱	قلف	خلف
ایضاً	۹	ربابت	ریاست
ایضاً	۱۰	تیتن	تیتن
۵	۱۱	وجودیں	درجود میں
۷	۱۵	جدا ایسے	خدا ایسے
۸	۱۶	بیکم	بہیکم
۹	۹	برس	سال
۱۰	۱۶	ازروی	اور ازروی
۱۲	۵	اسمندیال	اسمندیال
۱۴	۹	ابن	اس
۱۶	۱۴	امدلیثہ وصحیح	ازرنیثہ صحیح
۱۷	۸	اسوسکو	اوراسوسکو
ایضاً	۱۱	بحستم	رستم
۱۸	۱۰	اورنام	اورزنام
ایضاً	۱۴	ششکش	ششکش
۱۹	۵	عابادر	عاد اور
ایضاً	۶	اعد اثت	اعد اثت
ایضاً	۱۱	کتاب کا	کتاب کا
ایضاً	۱۵	براجہ	یہ راجہ
۲۱	۸	مقابلہ	مقابلہ
ایضاً	۱۵	دیوتاہے	دیوتاہی

۲۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۶	۱۳	[illegible]	[illegible]
۲۸	۴	اورسبب	اورسبب
۳۰	۸	فقش	قتل
ایضاً	۱۴	عداوت	عداوت
۳۲	۶	اتاہتا	ااہتا
۳۳	۳	ساتاہے	ساتاہے
۳۴	۱۴	وزرد ایلچی	وزرد ایلچی
۳۵	۱	علاءالدین	علاءالدین سنگھ
۳۷	۹	اورسرت	سرت
۳۸	۱۰	تتق	ستق
ایضاً	۱۴	بالاتفاق	بالاتفاق
۳۹	۵	ازکوکر	ازکرکر
۴۱	۱۳	حب لوکون	حسب لوگوں
۴۲	۱۲	اب ظالم	ای ظالم
ایضاً	۱۵	فراج	مزاج
۴۴	۹	ملک	ملک
۴۵	۷	وافق	موافق
ایضاً	۱۰	فی	فسق
۴۶	۳	چند روز	بعد چند روز
ایضاً	۱۰	تجربہ کار	تاتجربہ کاری
۴۷	۱۳	اورمسیحا	اورا مسیحا
۴۸	۱	ایکی	ایسکے

ایضاً	۱۰	[illegible]	[illegible]
۵۱	۶	زیادہ ہو	[illegible]
ایضاً	۱۴	سرکشی	سرکشی
۵۰	۵	بعید تونا	مقصد تونا
ایضاً	۱۱	زیادہ اس	زیادہ اس
۵۳	۱	اورتمام لوگوں	اورتمام رعیہ لوگوں
ایضاً	۱۳	تاکہ دلزسو	تاکہ دلکو محل
۵۴	۱۴	جاکرواں	جاکر وہاں
ایضاً	۱۵	دلی گویانہیں	دلی گویا انہیں
ایضاً	۱۶	توس ہے	نواس ہے
۵۵	۱	ہیرورتی	ہیرورتی
ایضاً	۱۱	رعیت پرور	رعیت پرور
ایضاً	۱۴	سلطان	سلطان ہی
۵۶	۳	طاقت سخیح	طاقت نہی
ایضاً	۷	تخت ہرینا	تخت پر کہ بنا
۵۷	۱۰	جوالادہے	جواولاد ہے
۵۸	۱	بن وسال	سن وسال
ایضاً	۷	باہیے کا	باوہے کا
۶۰	۱۲	بتیا بی محمد مرزا	بتیا سلطان محمد مرزا
ایضاً	۱۵	اورادر	اوراور
۶۱	۱	محمد مرزا	محمد مرزا اعد اللہ
ایضاً	۶	ساتہنہ بک	ساتہہ ترک
ایضاً	۱۰	بہی قید قلم	بہی قید قلم
۶۲	۸	پہونری	تہونری

سبط رسول الکریم — رسول الکریم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	3	نہایتی جو کہ	نہایتی بنتی جو
ایضاً	7	سنتی کیا	سنتی کیا
ایضاً	14	قبول کیا اور	قبول کیا اور
ایضاً	ایضاً	جاعل معبود	جاعل معبود
57	7	مجاہر تھا	مجاہد تھا
ایضاً	8	اس تعلیم کی	اس تعلیم کی
60	3	عرف سلیم پسر	عرف سلیم پسر
61	6	حرارت کہ	حرارت نہی
ایضاً	10	اور اسکا	اور ہاسکا
63	4	افضر کہ	افضر کہ
65	1	پایہ بشکن	پایۂ بشکن
66	14	سکستی	سکستی
67	15	صوبہ بین	صورت بین
69	7	درجع ہوا	واضح ہو
97	14	اور اول	اور اول
98	1	مع زن	مع زین
ایضاً	2	شرف صوبی	شرف صوبیں
ایضاً	5	چونکہ	چونکہ اسمیں
ایضاً	ایضاً	ظفر اسپ	ظفر اسکا
ایضاً	10	روانہ	روانہ
99	3	احمون کے	احمون کے
100	8	عالمگیر	عالمگیر
105	4	سر آئی	سر آئی
ایضاً	5	سکو نکہ کہو	سکو نکہ کہو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
118	8	[illegible]	[illegible]
ایضاً	11	[illegible]	[illegible]
119	9	[illegible]	[illegible]
ایضاً	13	[illegible]	[illegible]
123	10	[illegible]	[illegible]
ایضاً	14	[illegible]	[illegible]
124	14	[illegible]	[illegible]
125	4	[illegible]	[illegible]
126	2	[illegible]	[illegible]
129	8	[illegible]	[illegible]
135	2	[illegible]	[illegible]
136	3	[illegible]	[illegible]
ایضاً	4	[illegible]	[illegible]
ایضاً	6	[illegible]	[illegible]
137	13	[illegible]	[illegible]
138	9	[illegible]	[illegible]
140	5	[illegible]	[illegible]
143	9	[illegible]	[illegible]
145	16	[illegible]	[illegible]
146	1	[illegible]	[illegible]
ایضاً	3	[illegible]	[illegible]
147	1	[illegible]	[illegible]
ایضاً	8	[illegible]	[illegible]
148	12	[illegible]	[illegible]
150	2	[illegible]	[illegible]
ایضاً	3	[illegible]	[illegible]
ایضاً	8	[illegible]	[illegible]
ایضاً	11	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
151	2	خوب نوالا کیا	کوس بین
ایضاً	3	میر عبدالجلیل	اور خارت
ایضاً	4	وزیر اعظم	نورالدین خان
154	5	حسین علیخان	اسپہ و اسپقالی
ایضاً	7	ساتہ	گذرانیں
155	16	ساتہ	عبدیبن
ایضاً	ایضاً	اور ستحفظ	گوزر بہادر
156	11	اکہ ہو	توپ بہ ہری
159	6	انا جانا اور	باونشاہت کہکم
ایضاً	9	نباہا	زبان
164	2	روشن	اس نواسین
ایضاً	14	سب	عرصہ قلیل میں
165	6	اس لیئی	خطاب ہی بنا
166	5	اس حکم کا	وعزہ ربیع الاول
ایضاً	9	1135	شاہ عظیم
167	1	اوداور	ربونازلکی
ایضاً	3	صوبہ دار	وکہنیں
ایضاً	11	صمصام الدولہ	و جبرہ
ایضاً	ایضاً	ناصر خان	خدا و رسول
169	9	اس مرشد	تخت سلطنت
ایضاً	ایضاً	کامل	اور زبان
ایضاً	12	نقد جان	خبر
ایضاً	14	سنگر	تو جگر
170	4	پیغام	خفا ہوا
ایضاً	6	تیمور شاہ	رکتا تہا
172	7	آوارہ	ہوا تہا تو
ایضاً	9	باوجود	تربیت
ایضاً	14	سلطنت	شریک ہی
173	2	نذر	وایکتی
174	1	باوجود	جاریہ

[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
165	11	پر خواہ	پرخواہ
ایضاً	ایضاً	چار ضیبہ	چار قبہ
166	6	گذارتیہ	گذرارثیہ
ایضاً	12	اطاعت	اطاعت
ایضاً	14	کوکش	خوکش
168	1	حرف بھوے	حرف بھوے
ایضاً	2	ہوتا تھا	ہوتا تھا
ایضاً	5	اور نار دار	اور زیادہ دار
169	2	جنگ واو	جنگ واقع
ایضاً	4	آہوروں نے	کبوتروں نے
ایضاً	9	خدا دیتا تھا	خدا کو دیتا تھا
180	3	سعاقب	متعاقب
ایضاً	5	مرور	ضرور
ایضاً	4	پتہ سوہن	پتر سوہن
ایضاً	ایضاً	ادہی رات	ادہی رات کو
ایضاً	8	سوتا بہ	سوتا لہ
181	2	[illegible]	[illegible]
ایضاً	6	نا رفتی	نا رفق سو
ایضاً	9	[illegible]	[illegible]
182	6	[illegible]	[illegible]
ایضاً	11	عیش و	عیش و
ایضاً	13	سر کرد	[illegible]
ایضاً	16	۹۲۴	۹۲۴
184	9	[illegible]	[illegible]
185	14	اور نصیب	[illegible]
186	2	[illegible]	[illegible]
ایضاً	3	بیلنگ کا	بیلنگ کا
		ابرجوان کیا	ابرجوان کیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
	15	[illegible]	[illegible]
187	9	[illegible]	[illegible]
ایضاً	13	[illegible]	[illegible]
ایضاً	14	[illegible]	[illegible]
ایضاً	16	[illegible]	[illegible]
188	3	[illegible]	[illegible]
ایضاً	14	[illegible]	[illegible]
189	3	[illegible]	[illegible]
ایضاً	4	[illegible]	[illegible]
ایضاً	12	[illegible]	[illegible]
ایضاً	14	[illegible]	[illegible]
ایضاً	15	[illegible]	[illegible]
190	10	[illegible]	[illegible]
191	10	[illegible]	[illegible]
192	4	[illegible]	[illegible]
ایضاً	14	[illegible]	[illegible]
193	6	[illegible]	[illegible]
ایضاً	8	[illegible]	[illegible]
ایضاً	10	[illegible]	[illegible]
195	2	[illegible]	[illegible]
ایضاً	13	[illegible]	[illegible]
ایضاً	14	[illegible]	[illegible]
196	5	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
202	11	[illegible]	[illegible]
204	8	[illegible]	ایکلوکی
206	15	[illegible]	حلاوت
ایضاً	16	[illegible]	[illegible]
209	16	[illegible]	[illegible]
210	2	[illegible]	[illegible]
ایضاً	ایضاً	[illegible]	قاضی
ایضاً	4	[illegible]	سالم
ایضاً	6	[illegible]	سلطان رشید
211	3	[illegible]	پادشاہ
212	1	[illegible]	[illegible]
ایضاً	10	[illegible]	نام ہی [illegible]
213	3	[illegible]	[illegible]
ایضاً	4	[illegible]	عالم گیر
ایضاً	5	[illegible]	گذر القصہ
ایضاً	15	[illegible]	ناہموار
ایضاً	16	[illegible]	[illegible]
214	9	[illegible]	القدام
215	6	[illegible]	[illegible]
ایضاً	13	[illegible]	حکومت
ایضاً	16	[illegible]	[illegible]
216	3	[illegible]	خود غرض
217	13	[illegible]	کمال اسامی
218	9	[illegible]	[illegible]
ایضاً	10	[illegible]	انکار کرتا تھا

صفحہ	سطر	صحیح	غلط
	[illegible]	ارا ستہ ہر جنید	ارا ستہ ہر شکے جنید
	۱۴	اصلال	اصلال
	۷	اکھ پہی	الحمد اقید پہی
	۱۶	سہی سیر	وس سے سیر
۲۲۶	۳	کافہ خواکش	کافوانام خواکش
ایضاً	ایضاً	غم	غم ایدوز
ایضاً	۸	سے اندوز	سے عزت
ایضاً	۱۲	روانہ اور	روانہ کیا اور
ایضاً	۱۵	انظر	نظر
۲۲۸	۱۰	صدو	خدو
ایضاً	۱۴	عہدہ سلطنت	عہدہ سلطنت
ایضاً	ایضاً	ستہ ۱۰	ستہ ۱۰
۲۲	۹	بہی ول	بہی اول
ایضاً	۱۴	جلدوں	جلدوہیں
۲	۶	گریز بہی	گریز تہی
ایضاً	۱۳	حباس	عباش
۲۱	۱۱	اسبابا و دیوار	سبب دیوار
	۲	باوجود	باوجود
	۱۱	سوخت	رسوخت
	۱۵	حیدرا کیا	حیدرا کا کیا
	۱	جزیرہ نوا	معززہ نوا
	۲	عنایت الٰہی	عنایت الٰہی
	۶	مرادابادکے	مرادابادکے
	۵	بالای برد	بالای برد

صفحہ	سطر	صحیح	غلط
		عرصہ میں	ازمرمہیں
		صدیے ورانہ	سدے ورانہ
ایضاً	۱۲	شدید ہیں	اددو شمیس
۲۴۴	۲	اتشیں	وه ۹ و ۹
ایضاً	۳	وه گذرا	گذرا
ایضاً	۵	دفتر اول	دفتر اول
۲۴۶	۳	جانی تہی	جاتی
ایضاً	۵	چاکبر آت	اور کبر آت
۲۴۸	۵	غفو جرایم	غفو جیم
ایضاً	ایضاً	ہدایت	مداہت
۲۴۹	۳	استمداد حق	اسمدادحی
ایضاً	ایضاً	چاہی	ماہی
۲۵۰	۱۱	بہت قرینا	بہت وریانا
ایضاً	۱۲	سیے فرز	سیے فراز کیا
۲۵۱	۱۰	ستم بزاز جگر	ستم بزاز جگر
ایضاً	۱۱	تام رفیہ	تام بوت
۲۵۲	۲	رخصت کیا	رخصت تحمد
ایضاً	۸	بہر ری	بہی ری
۲۵۳	۱۳	ہیں نوا	ہیں تو
ایضاً	۱۳	شی عکس الملک	شی عکس
ایضاً	ایضاً	نام الملک	نامہ جلک
۲۵۴	۶	وه یله اندیشه	وه لہذا نیشہ
ایضاً	۱۴	بلند کیا اور	بلند اور
۲۵۵	۱	حمد مبارک	حمد مبارک
ایضاً	۴	صوبہ داری	صوہ وار
۲۵۶	۹		

صفحہ	سطر	صحیح	غلط
۲۵۸	۱۳	کا اسکا	جاودا کا اسکا
ایضاً	۱۴	ساتہہ بالمو	ساتہہ بیٹو
ایضاً	ایضاً	ہیں بار از	ہیں جان از
ایضاً	۱۶	نوار	نوازسے
۲۵۹	۳	کندام کیہ کارسے	ارادم کسے
ایضاً	۴	بغیر برازور	بغیر دسہ
۲۶۱	۵	شتو جنگ	شتو از جنگ
۲۶۲	۱۱	ادہ	ادہ گلاہ
ایضاً	۱۲	کرو جید	کرونید
۲۶۳	۲	مقصد	مقصد
ایضاً	۳	یا تار یا	یا تاریا
ایضاً	۵	اسے	انیسے
ایضاً	۸	بھوی	بھوی چھید
۲۶۴	۹	پستور	پستور
ایضاً	۱۵	خفی	بعضی
۲۶۵	۳	ہیں یکہ	ہیں قلیلہ
ایضاً	۱۳	باو غیرہ	باو دغیرہ
ایضاً	۱۶	اور مور	اور حمو
۲۶۶	۶	احدا قو	احمد اقو
۲۶۸	۱۳	کہیں	گرتہی ماں
۲۶۹	۱۴	ممدوح خاطر	ممدوح خاطر
۲۷۰	۴	تہا تیولا	تہا ورتولہ
۲۷۱	۷	بذریسکے	بذریکسے
ایضاً	۸	رکن الدولہ	رکن الدولہ
۲۷۲	۱۱	بعد	درسط
ایضاً	ایضاً	سے سنوں	اور بعد سے سنو
ایضاً	۱۶	ذیل	نزل

ایضا	۱۵	سنه تاریخ	پشنه تاریخ	ایضا							
۲۶۴	۵	نوح	نواح	۲۸۲							
ایضا	۶	بیناباد	بیناباد	ایضا	۱۳						
ایضا	۸	بیساگوک	بیساگوک	۲۸۳	۲						
۲۶۵	۱	بهاررود	بهاررود	ایضا	۳	ابن یوناکو	ابن یوناکو	۲۹۶			
ایضا	۳	[illegible]	[illegible]	ایضا	۵	کوشک	کوشک	ایضا			
ایضا	۶	مرکیا	یکی مرکیا	ایضا	ایضا	دینارکناره	دینارکناره	۲۹۸	۱۶		
ایضا	۱۰	جواقات	جواقات	ایضا	ایضا	[illegible]	[illegible]	۳۰۰	۸		
۲۶۶	۱۱	بدای	صدای	ایضا	۹	[illegible]	[illegible]	۳۰۱	۳		
ایضا	ایضا	بندر رسول	بندر رسول	ایضا	ایضا	تاریخ [illegible]	تاریخ [illegible]	ایضا	۱۶		
۲۶۷	۱	جلدکیا	جلدکیا	۲۸۵	۶	سی قرار	سی قرار	۳۰۲	۱۳	راه راه	راه راه
ایضا	۵	بندبن	بندبن	ایضا	۹	جلیل	جلیل القدر	۳۰۳	۴		
ایضا	ایضا	کندرونا	کندرونا	۲۸۶	۳	نرجس	نرجس	ایضا	۱۳	تیزی	تیزی
ایضا	۷	تمام بهوا	تمام بهوا	۲۸۸	۴	اورسپان	اورسپان	۳۰۴	۱۰	سری کمو	سری کمو
ایضا	ایضا	برادر	[illegible]	۲۸۹	۱	شل بزرگ	شل بزرگ	ایضا	۱۴	عسکر	عسکر
ایضا	ایضا	[illegible]	شمس الدوله	۲۹۰	۱	[illegible]	[illegible]	۳۰۵	۶		
ایضا	۱۵	جاکر	جاکر	ایضا	۳	عضو	عضو	ایضا	۱۵	[illegible]	[illegible]
۲۶۸	۱	ظفرالدوله	ظفرالدوله	ایضا	۴	[illegible]	[illegible]	۳۰۷	۱۱	سیاه اگری	سیاه اگری
ایضا	۳	واسطه	واسطه	ایضا		[illegible]	[illegible]	۳۰۸	۱۰	دو فرزند	دو فرزند
ایضا	۶	[illegible]	[illegible]		۹	[illegible]	[illegible]	۳۰۹	۱۴		
۲۶۹	۳	جاندکور	جاندکور	۲۹۱	۳	[illegible]	[illegible]	ایضا	۱۵	اعلام	اعلام
ایضا	۶	[illegible]	[illegible]	ایضا		[illegible]	[illegible]			فرزند	فرزند
ایضا	۶	اس [illegible]	اس [illegible]	۲۹۲	۴	جیدان	جیدان	۳۱۰	۱۴	[illegible]	[illegible]
ایضا	۹	نادول	نادول	ایضا	۵	چادرکی	چادرکی				
۲۸۰	۴	نیکوی	نیکوی	۲۹۵	۹	دانشکده	دانشکده	۳۱۱	۵	واسطه	[illegible]
ایضا	۹	[illegible]	[illegible]	ایضا		لاک پیاده	لاک پیاده	ایضا			
ایضا	۵	[illegible]	[illegible]	ایضا	۱۰	الرحیم	الرحیم	ایضا	۱۵	تسانه	[illegible]

اقسر	اہیسر	۴	ایضاً	کاردی						
کیے تھے پاس اندر کے	کیے پاس اندر کے	۶	۳۵۰	کا ذردی						
حال تر ہی	حال ہی	۶	۳۶۰	توہی کبھی	وہی کبھی					
و فردی	فردی	۱۳	۶۱	لیکر	بسکر	۱۲	ایضاً			
اکاؤن	اکاٹ	۱۴	۳۶۳	کسلمند	کسلمند کی	۱۳	۳۴۱	خان بہادر	صدر الصدور	
بہادر کبھی اور	بہادر اور	۲	ایضاً	اور وی	اور رونے	۱۴	ایضاً	گذرانی	ارادہ ستہ ہر کے حیند	ارادہ ستہ ہر حیند
ترجمہ فرنکر	ترجمہ ٹرنکر	۹	۳۶۴	ستہ و صد تو	صمد محمد کو	۹	۳۴۲	عبارت جیسا	کذرانی	اصلال
بہادر امیر کبیر کیے	بہادر کیے	۸	ایضاً	ستہ ہیلای	تہ ستہ بہار کی	۱۲	ایضاً	خدمتگاری	عبارت جیسا	الحمد ہی
قدم قدم بر	قدم بہ	۱۴	۳۶۶	طوع اور	طلوع کیا اور		ایضاً	اہنین	صاحب ستگی	سی
ازرروا کی	اور رواکی	۱۶	۳۶۸	چند تک	صدر ور	۳	۳۴۴	کوالتی	نہین	کافذ خوا
شمس الامرا امیر کبیر	شمس الامرا کبیر	۱۱	۳۶۹	سہروز دہر	سہروز دہر	۱۳	۳۴۶	دین کے	کوتکی	عم
بس ہی	بس ہی	۳	۳۶۷	ایکوقت	ایکوقت صدر	۸	۳۴۷	اور سر ۱۲	دین کے دین	۱۳
کیا ہی	کیا ہی	۲	۶۰	اجازت حر	اجازت لگاؤ	۱۴	ایضاً	مرحوم	سو ۲ سر ۱۲	۵
کرلیے	کرلی	۱	۳۷۴	ملاقاتکی	ملاقات کی	۵	۳۴۸	محمود محمد	مرقوم	۹
خصر بہر	ضمیر بہر	۵	۳۷۵	دولت ملا	ملازمت	۶	ایضاً	ستاورہ	محمد محمود	۶
نہ کیلای	نہ کیلای	۲	ایضاً	برانی چوبلی	برانی چوبلیے	۳	۳۴۹	شرارکت	ستاورہ	۱۱
بیاہ شادی	بیاہ شادی	۸	۳۷۶	ورنہ بی	اور نہ بیے	۱۵	۳۵۱	بے وار سیطے بیاد	شراکت بیک	۴
سلح ہو گیا تھا	سلح ہو نہرا	۴	ایضاً	اور بانون کو	اور دریا تو	۱۶	ایضاً	اور بالکیم	نے زیادتی	۵
اتہا سوین	تہارسوین	۱۱	ایضاً	بکر مہری باسہر	بکر کو بنی	۱۶	۳۵۲	ساتہہ ہوئی	سور الکیم	۴
ازردی	اوردی	ایضاً	ایضاً	سیے فرز	سیے سرفراز	۵	۳۵۳	ساتہہ کبھی		۵
قرتاریا	ترماریا	۱۴	۳۷۷	اور سکونت	اور سکونت	۵	۳۵۴	اور اک قلم	رستہ	۱۵
علم کیے	عالم کیے	۶	۳۷۹	مناصب	اضافہ مناصب	۲	۳۵۶	اور سپرد	اک قلم	۳
دربار برخواست ہو کر	دربار رخصت ہو کر	۱۱	۳۸۰	توفان	توفان	۱	۳۵۷	ایسا کیا ہی	ترصیب	۱۳
بہادر		+	+	روزشس	اور روزشس	۲	ایضاً	آتی جلالی	ایسا کیا ہی	۳
				مشتر	عندیہ مشتر					۱۵

[illegible]

ایضاً	۱۳	قربت	قرابت								
۳۸۷	۱۳	نہرا	نہوا								
۳۹۳	۵	سوبھڑاہا	جوجڑاہا	۹							
ایضاً	۹	جھوبتہ	جھوبتے	۴۱۰	۲						
۳۹۴	۱۲	محسن جمعدار	محسن جمعدار	ایضاً	[illegible]	دکر چبوترہ	ذکر چبوترہ				
۳۹۵	۱	نکل بہر	نکل کر بہر	۴۱۱	۳						
۳۹۶	۱	مل آئی	مل آئی			چار مینار سے	چار مینار سے	۴۴۷			
ایضاً	۱۵	ایک ایک کو	ایک کو	ایضاً	۴	خانہ	خانہ	ایضاً			
۳۹۸	۲	چاہا بیتے	چاہا بیتے	۴۱۲	۱	قصیدہ کو ترتیب	قصیدے زول	۴۴۸	۶		
۳۹۹	۳	اور فتح حصار	اور فتح دروازہ	۴۱۶	۲	دستور [illegible]	دستور [illegible]	۴۴۹	۶		
۴۰۰	۳	مول لیا	مول لیا	ایضاً	۵	[illegible]	[illegible]	۴۵۰			
ایضاً	۴	زور سے نقیب	زور سے نقیب	ایضاً	۳	ایک [illegible] انصف	ایک [illegible] انصاف	۴۵۳			
ایضاً	۸	عبادت	عبادت	۴۲۱	۱	اب ضعف	اب ضعف بہن	۴۵۹	۶		
ایضاً	۱۴	بہتر سی	بہتری	۳۲۲	۱۴	بہادر	بہادر	۴۶۱	۷	[illegible]	[illegible]
۴۰۱	۱۴	کاروائی	کاروائی	۴۲۳	۱۵	جوانبیں	جو کہ انبیں	۴۶۲	۱۱	انا نا کوار	انا نا کوار
۴۰۴	۱۳	ان دو جمعدار	ان دو جمعدار	۴۲۶	۲	رائے راہ	رائی پرراہ	۴۶۳	۱۲	قبول الیس	قبول کنیا
۴۰۵	۲	ضبط تنخواہ	قصہ تنخواہ	۴۳۱	۱۴	اور [illegible]	اور حکم [illegible]	ایضاً	۱۵	اپنی پناہ	الہی پناہ
ایضاً	۶	سراج الملک	سراج الملک	۴۳۲	۵	ندا سی	ندا اسوائی	۴۶۴	۷	بجاس	بجاس
ایضاً	۱۰	بابت تنخواہ اور تنخواہ	بابت تنخواہ	۴۳۳	۳	وسپاہ	اور ملک سپاہ	۴۶۵	۷	الوارکہ کو	الوارکہ کو
ایضاً	۱۶	نانک بخش	نانک بخش	ایضاً	۱۲	تہا تہا	تہا	ایضاً	۹	نبدای	نبوای
۴۷۴	۶	سنہ ۱۲۶۹	سنہ ۱۲۶۹	۴۳۴	۲	بیا کیا	بیا کیا	ایضاً	۱۶	ڈیوڈیا	ڈیوڈیا
ایضاً	۷	ہوتے اور سن	ہوتے اور سن	۴۳۵	۴	پنجاب رب	پنجاب رب	۴۶۰	۶	پسٹی	پستی
ایضاً	۱۰	ہوشت نوازی	دست نواز	۴۳۶	۲	کیا نہوڑی	کیا نہوڑی	ایضاً	۹	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۵	والاشراق دو شراق	والاشراق	ایضاً	۴	سنہ ۱۲۳۲	سنہ ۱۲۳۲	۴۶۹	۱۳	لی کنی	لی کنی
						سب کے	سب کے	۴۶۲	۴	[illegible]	[illegible]

افسر	احسن	٤	ایضاً
کے بہت اللہ	کے بیاللہ ربکے	٦	٣٥٠
حال ترتیبی	حال بہی	١٣	٣٦٠
و فردی	فردی	١٤	٦١
الکاون	الکاف	٢	٣٦٣
بہادر کبھی اور	بہادر اور	٩	ایضاً
ترجمہ فرداکر	ترجمہ ژاکر	٨	٣٦٤
بہادر امر کے	بہادر ربکے	١٤	ایضاً
قدم قدم ز	قدم ہے	١٦	٣٦٥
اور رد اہلی	اور رد اہلی		
شمس الامرا بہادر	شمس الامرا کبیر		
ز بس ہی	بہی		
کیا ہی			

کا ذردی			
بکر	لیکر	١٢	ایضاً
اور روی	اور روکے	١٣	٣٤١
محمد و صدقہ	محمد و صدقہ	١٤	ایضاً
طلوع اور	طلوع کیا اور	٩	٣٤٢
		١٢	ایضاً

صاحب بہادر	صاحب	١٣	ایضاً
وجمعہ خندر	وجمعہ خندر	١٦	ایضاً
اور ذکور	اور ذکور	٤	٥٥٠
سلطان	سلطان	١١	٥٦١
برادر	برادر	١٥	ایضاً
اپنا صاحب	اپنا صاحب	١٦	٥٦٢
ہو و ہر صاف	ہو و ہر صاف	١	٥٦٤
لانے کہ	لانے		٥٦٥
در قتل	ورج قتل		
ملاکت	ملاکت	٢	ایضاً
تمہارا	تمہارا	٤	ایضاً
مسافت	مسافت	٥	٥٤٩
راہ	راہ	٦	ایضاً
من بعد	من بعد	١٢	٥٧٠
ریوناکی	ریوناکی	٢	٥٧١

کندرانی	کندرانی	١٣	٣٤١
عبارت عیاک	عبارت حیاک	١٤	ایضاً
صاحب سنگی	صاحب سنگی	٩	٣٤٢
انہیں	نہیں	١٢	ایضاً
	گوئی	٤	ایضاً
ایسے	الگے	٤	ایضاً
ادا کے		٦	٥٢٤
بالیں	بالیں	١٥	٥٢٥
مذمت	مذمت	٤	٥٢٦
سردار اپنے	سردار اپنے	٦	٥٢٧
لکھا کہ تم نے	لکھا کہ تم نے	١	٥٣٤
سیل اور	سیل اور	١٠	ایضاً
سراج الدولہ	سراج الدولہ	٩	ایضاً
یہاں یک	یہاں تک	١٦	٥٤١
خصوصیت	خصوصیت	٩	٥٤٢
عم کے	عم کے	١١	٥٤٥
عوضی	عوضی	١٥	٥٤٦
ہمراہ رکاب	ہمراہ رکاب	١٣	٥٤٩
خاک	خاک سیاہ	٩	٥٥٠
الدولہ	الدولہ	٢	٥٥١

اصلاح | الحمد | سیاہ | کا فرخوا | [illegible]

ایضاً	۱۳	قربت	قرابت
۳۸۷	۱۲	نزرا	سوا
۳۹۳	۵	سوجڑانا	جوجڑانا
ایضاً	۹	جھوبیٹے	جھوبیٹے
۳۹۴	۱۲	محض صعودارین	محض صعود
۳۹۵	۱	نکل بہیر	نکل کر بہیر
۳۹۶	۱	مل اٹھی	مل آگی
ایضاً	۱۵	ایک ایک کو	ایک کو
۳۹۸	۲	چاہاہیئے	چارہا [illegible]
۳۹۹	۳	اور فی [illegible]	[illegible]
۴۰۰	۳	ناسور کو	ناسور کو
ایضاً	۴	سرانگریزین	کارانگریزین
ایضاً	۱۰	سرزندکور	سرکار ندکور
ایضاً	۲۵	جرعہ	جرعہ
۵	۵	کوکو	کی کو
۵۹۴	۱۳	دیوریں	دیوریں
۵۹۵	۱	جب داد	حب قرار داد
۶۰۰	۱	اختیارن	اختیار کیا
ایضاً	۵	زبردست خان	زبردست خان
۶۱۵	۱۶	سوکر کو کوب	سوکر بہیرکو
۶۱۶	۱۱	ذن	خدمت
۶۱۸	۱۰	جھاریکا	جھاریکار
ایضاً	۱۳	جاب	خاک
۶۱۹	۲	انکو سکو	[illegible]
۶۲۲	۳	دہ کوس	دوبرکوس
ایضاً	۱۵	شہون	سپہون
۶۲۳	۲	سولعل	موہن لعل
۶۲۷	۱	ہزار	ہزارا
۶۳۱	۱۴	[illegible]	[illegible]

۹	۴	ذکر جوہرہ	[illegible]
۴۱۰	۳	جارمنار کہ	جارمنار کہ
ایضاً	۴	جائز	جائز
۴۱۱	۱	مستعد کو	[illegible]
۴۱۲	۴	[illegible]	[illegible]
۶۴۹	۱۵	[illegible]	[illegible]
۶۵۱	۱۱	[illegible]	[illegible]
۶۵۲	۱۳	تقاضا و وقت	تقاضا و وقت
۶۵۳	۳	زمین دار	زمین دار
۶۵۴	۶	شکستہ دار	شکستہ دار
۶۵۸	۴	سپاہی	سپاہی
۶۶۳	۴	گر گر	گر گر
۶۶۶	۱	جھار کردہ	جھار کردہ
۶۶۷	۵	خاکم	عالم
۶۶۸	۳	نامو بین	نامو بین
ایضاً	۸	نہی وہ تھی	نہی وہ تھی
ایضاً	۱۲	سرکار زمین	[illegible]
۶۶۳	۵	عاپت	ایالیان

۴۴۷		[illegible]	[illegible]
ایضاً		[illegible]	[illegible]
۴۴۸		[illegible]	[illegible]
۴۴۹		[illegible]	[illegible]
۴۵۰		[illegible]	[illegible]
۴۵۲		[illegible]	[illegible]
۶۰۹	۸	دو حرب	[illegible]
۶۶۱۰	۶	سوجاوے	[illegible]
ایضاً	۱۵	[illegible]	[illegible]
۶۱۱	۴	[illegible]	[illegible]
۶۱۳	۱	زاد جھنگی	[illegible]
ایضاً	۴	سینہ زا	[illegible]
ایضاً	۵	بزایہ	[illegible]
ایضاً	۶	تو یض	تفویض
ایضاً	۱۴	لیانب	جانب
۶۱۴	۴	سید وکیل	[illegible]
۶۱۶	۴	سید فرخند	[illegible]

سلام	سلام	۱	
قرآن برادر	قرآن برادر	۳	۷۴۷
نوحب	نوحب	۶	ایضاً
اور نسب	اور نسب	۱۳	۷۴۸
سود تقاضا	سود تقاضا	۱۶	ایضاً
خاکبرات	خاکبرات	۴	۷۴۹
تفسیر در فت	تفسیر در فت	۸	ایضاً
الکفاء	الکفاء	۱	۷۵۰
لیکن لارڈ بو جزل	سمیلین لارڈ بو جزل	۴	۷۵۴
در تونکا	رونکا	۵	ایضاً
۱۸	۱	۱۱	۷۶۷
۳۳	۳۲	۱۵	۷۶۹
محمود عادل شاہ	محمد عادل شاہ	۴	۷۶۵
علاء الدین	علاء الدین	۹	ایضاً

فہرست فہرست کتابخانہ گور

۵۲۶	۵۶۶	۱۶	۴
تاریخ مسمی رشید الدینی	رشید الدینی	۹	۱۳
خورشید	خورشید	۴	۱۴

اصلاح	۱۲
الحمد	۷
سبی	۱۶
کافہ جو	۴
بیجوادی	۳
جو کچھ بیکار	
اور رقابت	۱۶
دلی ابنا	۱۱
اور اینکار	۱۳
اپنی بیتیب	۱۵
لندن بیگ	۱۶
جانو صاحب	۱۳
بہادر بیگ	۵
بہادر کہا	۶
بہادر دریا	۳
جان نو صاحب	۱۵
لڑکے کہان	۱۶
زر تقاضا	۱
ماہ نامہ	۲
لڑکے بیتی	۶

[illegible]

۱			
۲	۲۳		
ایضاً	۲۶	اسماء	
ایضاً	۳۵	لحاظ	الحاظ
۴	۲۶	سپاره	
۵	۲۳	شماده	
ایضاً	۵۱		
ایضاً	۵		
ایضاً			
ایضاً	۳۰	بارنامه	
۸	۲۸	نادر	نادر
۹	۱۵	فلیل	دلیل
۱۱	۱۲	اورفنا	اورفنا
۱۲	۲۵	نسان	
۱۴	۲۹	سن	سن
ایضاً	۱۵		
۱۷	۲۵	انکی	
ایضاً	۱۷	سماع	
۲۰	۲۱		
۲۴	۱۲		
۲۵	۱۵	جوی	
ایضاً	۱۶		
۳۰	۱۹	شهور	شهور

[illegible]

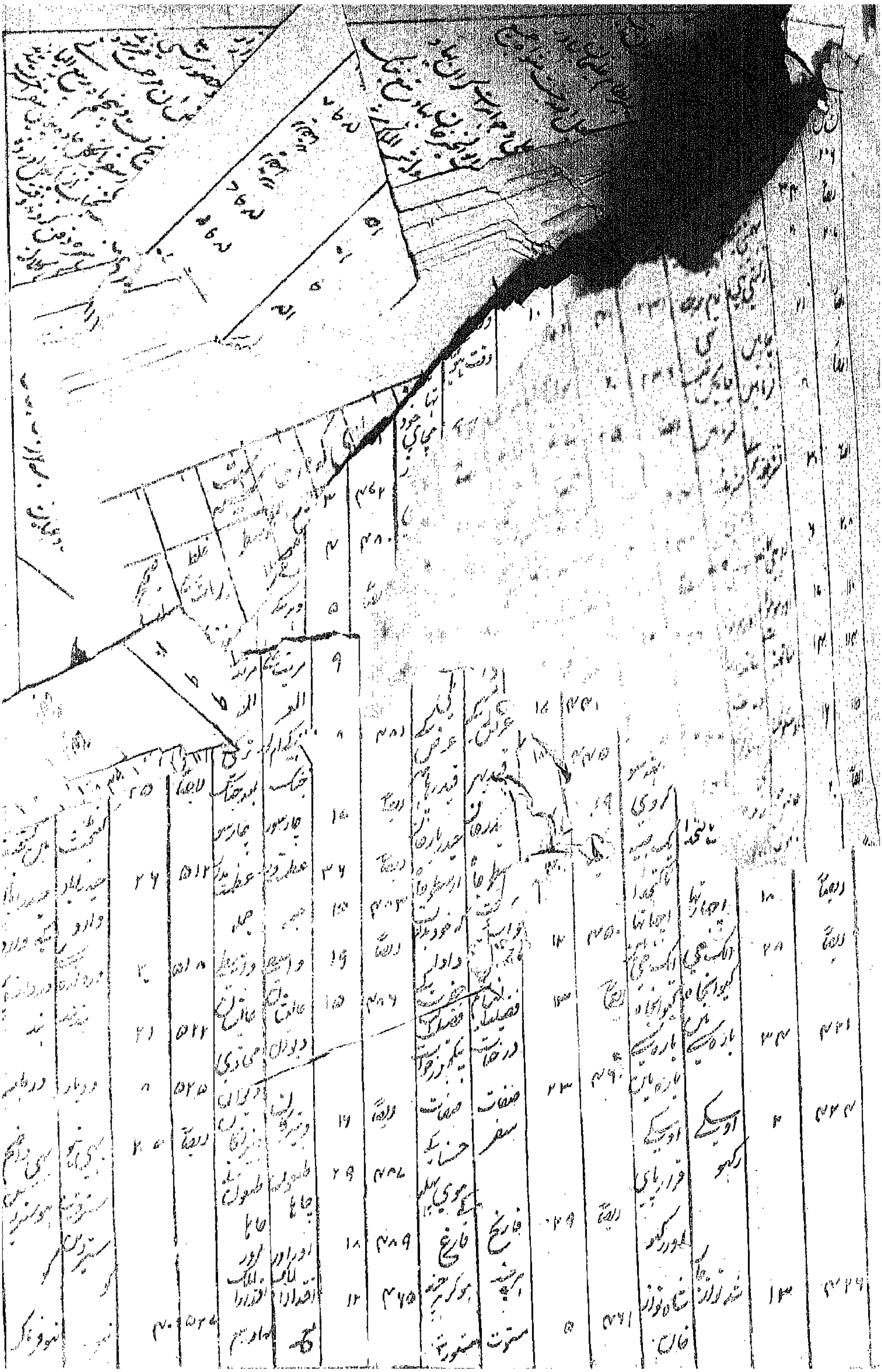
باستقلال	باستقلال	۲۹	ردیفا
تمام ورنگ	مدرنیک	۱۱	۱۹۵
دو بکی	یکی بعدد	۲۲	ردیفا
یکی بعدد	کهاسته	۲۷	ردیفا
رنبا	رنبا	۳۷	ردیفا
سوی پای عالم	سوی عالم	۱۳	۱۹۶
سوی الخدمت	سوی خدمت	۱۷	۱۹۷
اولیا	اولیا اولیا	۲۶	۱۹۸
سلام	سلام	۵	۲۰۰
سینی بک	سینی بک	۷	۲۰۱
مع عفت ورات	مع قرابت	۲۳	۲۰۴
جیبی واسه	جیبی دخو		
سوکرخواجه			
ادو	ادراده	۱۱	۲۰۵
بیاری سلطان	بیاری	۳۶	ردیفا
باردیگر	بارفته	۳۹	ردیفا
ارزانیه	رنانی	۱۱	۲۰۹
اکلیسا بل	ابل	۱۵	ردیفا
کلان	کلان	۱۶	ردیفا

[illegible]

۲۰۶					
ایضاً	۳۴				
۲۰۶	۹	[illegible]			
ایضاً	۲۱	[illegible]	[illegible]	۲۳۱	۴۰
ایضاً	۷	[illegible]	[illegible]	۲۳۶	۲۰
ایضاً	۳۰	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۲۵
۲۰۸	۷	[illegible]	[illegible]	۲۴۰	۱۰
				۲۴۲	۵
۱۱۰	۱۶	اوربی کاغذ	اوربی کاغذ	ایضاً	۱۰
۱۱۴	۱۴	[illegible]	[illegible]	۱۴۶	۱۵
۱۱۵	۱۶	ساتهم	ساتهم	۳۴۷	۱۵
ایضاً	۲۰	[illegible]	[illegible]	۲۴۹	۳۰
ایضاً	۲۲	[illegible]	[illegible]		
۲۱۶	۱۳	[illegible]	[illegible]	۲۵۰	
ایضاً	۲۸	[illegible]	[illegible]	ایضاً	
		[illegible]	[illegible]	۱۵۲	۱۶
۲۱۹	۱۳	زیاده	زیاده	ایضاً	۴۳
				۲۵۴	۱۴
۲۲۱	۶	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۱۴
				۲۵۵	۱۵
۲۲۳	۱۴	[illegible]	[illegible]	۲۵۷	۲۴
				۲۵۸	۳۴
		[illegible]	[illegible]	۲۵۹	۶
				ایضاً	۱۶

استقلال	نام فرنگ	دو و عالی	یکی محمد	لہا کسہ [illegible]	رشا	سوی عالمگیر	سوی الترحمہ	اولیا	غلام محی الدین	[illegible] بیگ	سبع سیف قرات	حسی و رونق
استقلال	م و فرنگ	[illegible]	یکی محمد	کمانہ [illegible]	رشا	سوی عالمگیر	سوی [illegible]	اولیا اولیا	[illegible]	[illegible] بیگ	سبع قرات	حسی و حور
۲۰	۱۱	۲۲	۲۰	۳۰	۱۲	۱۶	۲۶	۵	۷	۲۳		
ایضاً	۱۹۵	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲		
اور نواحات	شمس عالی	اعبدالرحیم	[illegible] حضرت	[illegible]	ظہیر الدین	جاماسی	[illegible]	لورگ	[illegible]			
اوصاف	شمس	عبدالرحیم	[illegible]	باشندہ	[illegible] امیر	جاماسی						
۱۲	ایضاً	۱۵	۲۰	۲۶	۳۰							
۱۸۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً								
سلام	[illegible]											

پندت	آدمی	ایک [illegible]	جوہر شیں	نام علی	وسطی	[illegible]
آدمی آدمی	ایک [illegible] خود	زینش	نام علی	واسطہ	[illegible]	مدام [illegible]
۲۰	۳۲	۳۶	۳۳	۲۷	۱۵	
۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	ایضاً	۴۱۴	۴۱۵	
[illegible]	واضح	[illegible]	اطلاع	دنیا ہی	[illegible]	
زبان	ایان	سنا و	خود سیر	بی بلا	ہلال ۱۱۹	
۳۹۲	ایضاً	۳۹	ایضاً	۳۹۵		
۱۳	۱۶	۱۹	۲۷	۲	۲۷	۱۵
۳۶۳	۳۶۴	ایضاً	۳۶۵	۳۶۶		
۳۲	۲۶	۳۲	۳۰	۲۲	۳۳	۲۹



		اوراد	اورحب
ایضاً	۱۹	دیوان	روشن دیوان
		فیکار	اورنیکار
۶۰۱	۱۹	کزرات	کزرت
۶۰۲	۳۷	انعام	انعام
۶۱۲	۱۲	باشان	باشان
		وشنو	وشنوت
۶۱۳	۳۰	ایضاً	ایضاً
		نسب	منصب
ایضاً	۴۰	تری	تری
۶۲	۴۱	برکات	برکات
		نیکے	خدمات
۶۲۱	۸	دو نجابت	و نجابت
۶۲۲	۲	سعی	سعی
ایضاً	۶	حسب	مبارکہ
ایضاً	۱۲	اعمال نیکی	اعمال نیکے
۶۳۳	۶	اول کوری	اول نیکا
ایضاً	۳۱	دستور	دستور
۶۳۴	۲۹	اندر	اندرونا
۶۳۵	۲	بارا	بازار
۶۳۶	۳۵	کالی	کالی
۶۳۸	۳۷	سیرت	سیرت

ایضاً		سوم	سوم
		زوئی	زوئی
ایضاً	۴	سندوقاں	سندوقا
۵۶۳	۳۰	جمیع	حصرات
		ماہ رواں	ماہ روزآ
		صف	صفا
۵۶۴	۱۵	قیمت	قیمت
۵۶۵	۱۵	نادریکے	بادریکے
		خاص	خاص
ایضاً	۲۸	مشغول	مشغول
۵۶۸		[illegible]	[illegible]
۵۶۹		[illegible]	[illegible]
۵۶۰	۱۲	بہادر	بہادر
۵۶۶	۱۴	[illegible]	[illegible]
۵۵۳	۱۰	[illegible]	[illegible]
۵۸۳	۱۱	عالموں	عالموں
۵۸۴	۹	[illegible]	[illegible]
۵۸۸	۹	سوم	سوم
۵۵۵	۳	جاداں	جاداں
۵۹۲	۱۴	[illegible]	[illegible]
۵۹۳	۵	ازالہ	ازالہ

ایضاً	۴		حکومت
		سکوک	سکوک
		ماہ رواں	ماہ روا
	۴۰	نواب شمس الامرا	نواب شمس الامرا
	۲		بہادر
ایضاً	۴	باتیں ہوا	باتیں
ایضاً	۵	دو دن	دو دن
ایضاً	۴	دو ماہ	دو ماہ
		زیادہ	زیادہ ہوا
ایضاً	۱۴	[illegible]	[illegible]
۵۵۹	۶	رت	ہوا
ایضاً	۱۴	حوس	حوض
ایضاً	۲۱	مالی	زبانی
۵۶۰		خورشید جاہ	خورشید جاہ
ایضاً	۴۰	داخل ہوا	داخل ہوا

	۱۲	اصلاح	
	۷	انگریز	
ایضاً	۳	کارفرما	
ایضاً	۸	ہم	
	۵	صبح	صبح
	۱۳	عالیشان	عالیشان
		سیف الملک	سیف الملک
	۲۵	بہادر	بہادر
	۳۵	نزدیکی	سرور
	۲۹	اقتدار الملک	اقتدار الملک
	۳۰	واسطے	واسطے
		شکار	شکار
	۳۳	اقتدار	اقتدار
ایضاً		حکم ہوا	حکم ہوا

۶۲۹	۱۲	[illegible]	[illegible]		
۶۳۱	۱۹	دفتر [illegible]	[illegible]	ایضاً	۲۵
ایضاً	۳۳	[illegible]	[illegible]		
۶۳۲	۲۸	دوراثام	اور سعد اثام	ایضاً	
۶۳۰	۲۸	پوست	چوسنا		
		چار	[illegible]	۶۲۹	۲۹
ایضاً	۳۰	کرتہ اور	[illegible]	۶۰۳	۳۰
۶۴۵	۵	بازار ایک	[illegible]	۶۰۵	۱۶
ایضاً	۹	[illegible]	[illegible]		
۶۵۰	۴۳	روہوی	[illegible]		
۶۵۳	۲۸	[illegible]	[illegible]	۶۰۱	
۶۶۴	۳۱	[illegible]	[illegible]	۶۰۲	۲۴
۶۶۶	۱۲	وسیلے	واسیلے		
ایضاً	۲۱	[illegible]	[illegible]	۶۰۳	۱۰
۶۶۷	۱۹	طرف نگار	[illegible]	ایضاً	۲۳
۶۶۲	۲۰	[illegible]	[illegible]	۶۰۵	۲
۶۶۳	۳	[illegible]	ہوا کہ	ایضاً	۶
			اناج	ایضاً	۱۳

[illegible]

... چالاک ... از ... فلک ... [illegible]

... بدست ... شیران ... [illegible]

... از ... [illegible] ... که از ... [illegible]

... چون ... [illegible] ... بسم الله الرحمن الرحیم قال الله تعالی جل شانه

كل من عليها فان و يبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام

الا ای ... جان ... جای ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... حدیث شریف آن سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم

... بنی آدم ... [illegible]

[illegible]

خاتمه

فلک جناب نواب شمس الامرا بهادر نام اصلی ابو الفخر محمد فخر الدین خان بهادر ولادت با سعادت ایشان در بلده حیدرآباد در بیست و هشتم ماه رمضان سنه ۱۱۹۵ هجری بوده است در خورد سالگی بعد نقریب شادی خجسته با صبیه قبله گاهی خود الدوله خورشید الملک و امام جنگ محمد بهاء الدین خان بهادر از خطاب عم و اصلی ابو البرکات خان که آن نوجوان در جنگی شهید شده بود مرقد آن در پایان پور جهلوی واقع است بندگان عالی خورسند و بهره مند فرمودند ازین آتشی که اقبال بلکه از آن بهتر که بر همه آن گذاشت و این دولت و ضیاء از سیاهی جرم و خطا پاک شد بیان سلسله حسب و نسب اجداد آن بحضرت شیخ فرید شکر گنج قدس سره العزیز میرسد این شیخ وارد دهلی در اولاد خواجه ابراهیم سلطان هستند مبدا بزرگان آن از عمر حضرت رضی الله عنه است خاندان الهی عالی خانواده شان که نسبت شیخ کلو چنار مردی و شبیهای و سیاهی شان همان بیان محمد ابو الخیر خان بهادر جد امجد امیر کبیر نواب شمس الامرا بهادر اول محمد ابو الخیر خان بهادر بواسطه جد امجد نواب امیر کبیر شمس الامرا بهادر صحبه نوکر اختیار نمودند خطاب خانی یافتند در دربار محمد شاه پادشاه دهلی منصب عالی داشتند وطن ایشان شکوه آباد است خوش روزگار و آسوده حال بودند من بعد وقتی که اعلی نواب مستطاب معلی القاب آصفجاه نظام الملک بهادر در طاب ثراه از شهر اراده دکن فرمودند همراه رکاب ظفر انتساب ایشان شده وارد معموره دکن گردیدند نواب ممدوح منصب دو هزاری و پانصد سوار و از جاگیر معیشت قرار شادکام فرمودند در عهد نواب مغفرت پناه شهید و امیر الممالک نواب صلابت جنگ از خطاب شمشیر بهادر امام جنگ و پالکی جهالر دار سیاهی گردیدند انتقال محمد ابو الخیر خان بهادر در شانزدهم ربیع الاول سنه ۱۱۶۴ هجری از شدت مرض لقوه و فالج در شهر بالاپور شد مرقد مبارک آن در همان شهر است محمد ابو الفتح خان بهادر والد امیر کبیر نواب شمس الامرا بهادر بعد محمد ابو الخیر خان بهادر فرزند ارشد ایشان محمد ابو الفتح خان بهادر بسبب کثرت خدمات نمایان و سعادت

رساله

هیچ مکانی نبود که ناگاه شبی هوایی شد و زید و باران چنان بارید که تمام خیمه‌ها افتاده و مردم لشکر تمام چنان
مستغرق شدند آن وقت حضور جمله مستورات محل را در رتها یعنی کار بیای کالدی سوار کرده ایشاده و خود
بنفس نفیس در دست استاده شده متوجه طرف ملاحظه لشکر شدند چون که برق میدرخشید در روشنی آن یک
چیزی درخشنده مار باریک طرف نظر می‌آمد به بابازن حکم شد که برو ببین این چه درخشان است آن آدم
می‌بیند تیغ جنگ بهادر تیغ در دست گرفته و در آن شدت باران و باد بر بیستاده خیمه گاه ایستاده اند این قدر شده کی فیض
او شان است جای حسن [illegible] و اوا لا حمیت او هست نقل مشهور است که حضور از راه [illegible] خود را
مرحمت فرموده تیغ جنگ شمس الامرا بهادر تمام شب و در آن یک شب نصف شب باقی از شب مانده بابازن فرموده
برو ببین که شمس الامرا بهادر چه میکند آن رفته دیده برگشته عرض نمود که جهان پناه برای خوابیدن امر فرموده بود او
پلنگ را انداخته اند و کرده آن هیکره حضور تبسم فرموده خاموش شدند چه خوب ادب بر وفا رسانیدند نقل است
که حضور یک چی فرموده بلی ای شمس الامرا بهادر ارسطو جاه یک باغی درست کرده است شما هم یک باغ درست بکنید
عرض کرد که چه فرمایید بس بسیار خوب در اندک زمان بسیار چبوترها و دکلها طالاب کج آب و آبشار و غیره یعنی بسیار باغ [illegible]
آراسته کرده عرض نمود و قبله عالم باغ تیار و آماده است آمده دیدنی بسیار خوب است قابل دیدن است [illegible] فرموده بود
حضور فرموده بودند خوب است اراده دیدن می‌کنیم عرض کرد قدم رنجه فرمودن ضرور است آن باغ [illegible] است
همین جا تجهیز حاضر شد فرمودند بار به تمام جمعیت [illegible] سواره رساله‌ها بر خشندگی و خستگی سجده سلام آورده
واداشت حضور چون ملاحظه فرمودند عرض کرد که این باغ همچنین باغی است که باغ هر کس که خواسته باشند
میگیرند چه قدر سخن لطیف است آن وقت حضور بسیار خوش شده و یک باغ [illegible] عنایت کردند
چنانچه تا حال موجود و برقرار است غرض [illegible] بسیار [illegible] خیلی بود غذاهای خوب جمع [illegible]

رساله مدحیه ۵

انتساب بیان واقع تر کرده خواهد شد انشاء الله تعالی در وقت انتقال هر یکه فرزند ارجمند نواب صاحب ممدوح در حیدرآباد بودند
و امجد الملک بهادر برادر نسبتی همراه رکاب ایشان خبر نمودند که این چهار وصیت برایاد دارید اول صاحبزاده را که
از همشیره شما است عروسی کرده دهید دوم صاحبزاده یعنی نواب صاحب ممدوح او شان که مریدی هستند من سپید اسپر کردم
بفضل خدا مثل که ازده بزرگان شود کار او شان انجام واز هر نوع خوش خواهند شد مدار المهام باشد ایها الناس این معلوم
است این اعتقاد از ان طرف در خدمت ولی نعمت وان عنایت بعنایت این طرف با وجود این [illegible] را سپرده
کرده سپرده است حضور نکرده از این مراتب شد و این همه برای خشنودی پروردگار بود که آن جل شانه فرموده قوله
تعالی اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم سوم آنکه شما خداوند را گاهی فراموش
نکنید و در نماز خداوند خود را فراموش نکردن چهارم عورات حرم سرا را از دایه و کنیز هیچ گاهی بیدل
کاهی خیال کسی در دل نیاوردن نقل است که بعد از انتقال در وقت غسل دادن یک تعویذ بر بازوی مرحوم [illegible] آن را
وا کرده چون دیدند برگ کلهای کلاسات عند التحقیق نواب صاحب ممدوح دریافت شد که آن کلهای عنایتی حضور پرنور
خلاصه حالا رجوع بمطلب نموده میشود مضمون بالا یعنی فصل که حرز جان کرده بود و این آداب شده است چونکه حضرت
غفران مآب را از انجناب محبت دلی بود بلکه عشق همچنین که از نقلیات ظاهر است حضرت را از انتقال او شان کمال ملال
شد تا چهل روز [illegible] ارتفاع نفرمودند و جهاندار جاه بهادر فرزند و صهری او فرستاده نواب ممدوح ابو الفتح محمد
فخر الدین خان بهادر را از بلده حیدرآباد طلب کرده و قبلکه جهاندار جاه بهادر و محمد فخر الدین خان بهادر در عماری [illegible]
[illegible] همراه شدند بهر دو ملاحظه زار زار گریست و همچنین دستور تا دلی ماند یعنی هر وقت
که نواب صاحب ممدوح را در دربار میدیدند بی اختیار بکا میکردند و زبانی نواب صاحب ممدوح و امجد الملک بهادر
مرحوم است که یکبار سیر در بار هم چنین بار اتفاق شد که اشک از چشم مبارک افتادند [illegible]

نواب ممدوح بچنین محبت التفات میفرمودند که اکثر در سواری هم پهلوی خود در عماری می‌نشاندند چون در شهر
آن نوبت خاصه که در عماری امانت میباشد بهما جانشینند از اعتبار بیگم و همراه آب از دست
میخورانیدند امجد الملک بهادر که در خواصی میبودند عرض میکردند خداوندا گستاخی میشود میفرمودند شما را
چه کار شما درین میان هیچ مگوئید میان ما و ایشان معامله دیگر است و تا رسیدن ایشان به بلوغ در حرم سرا سیر میفرمودند
بیگمات را از زیارت بیدها میرسانیدند در یک تقریب یعنی عروسی عماری زر دوزی دو جهالر دار که عنایت شده بود
هنوز موجود است فصل باز در عهد خود مغفرت منزل سکندر جاه بهادر حضور سیوم اوشان هم
پرورش بطور غفران مآب با عزاز و اکرام میکرده‌اند هر وقت میان دعوتها در خانه اوشان آمدند
خاصه میل کردند رقص و بدن سنجو بتی مراجعت فرمودند دستور العمل اوشان بود در عهد آن حضور
ولادت منجلی فرزند محمد رفیع الدین خان بهادر مد ظله در خاص ایوان ریاست شده است بلکه یک صاحبزادی
هم در محل خاص حضور پیدا شده است فصل و حضور چهارم غفران منزل نواب ناصر الدوله بهادر چون
شدند خطاب امیر کبیر عطا فرمودند و بشیر الملک محمد سلطان الدین خان بهادر را صاحبزادی سلطانی بیگم صاحبه
و اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بهادر را حشمت النساء بیگم صاحبه دو فرزند را شمس الامرا بهادر ثانی دو عروس
باتفاق رئیسانه شادی کرده دیگر قریب گردانیدند دیگر را آن این افتخار که خود بسیار [illegible] شده بعد
راجه چندو لعل را در سنه ۱۲۶۵ هجری دیوان خود ساختند من بعد حال حضور فیض گنجور آصفجاه سیوم افضل الدوله
بهادر سلطان دکن خلد الله ملکه و دولته طال زره و احسانه این عنایت را باقصی عنایت سابقه
که صاحبزادی خاص حرم حسین النساء بیگم صاحبه به محمد محی الدین خان بهادر فرزند کلان اقتدار الملک بهادر که
ازبطن عفت پناه حشمت النساء بیگم صاحبه صبیه مغفرت منزل اند داده‌اند از خوشی خانه خود داد شان

رساله مدحیه ششم

ضمیمہ

[illegible]

رسالہ

[illegible]

قصیدہ ولادت باسعادت

ہوئی ہی عید کی دونوں میں یہ خوشی + کہ جسمین کہ جبسے آفتاب ہی اس ی ناسبھکی + وہ

ابن امیر کبیر علیہ الرحمہ + بہادر ابن بہادر سنجی ابن سنجی + وہ کران آصف ثالث کی نسبت کا

ہی ابن + وہ ہی نظام چہارم کا ابن اخت سمی + خطاب اسکے پدر کا ہی اقتدار الملک +

کہ جسکا بندہ احسان ہی ماہ اوج ہی + حضور عالم ہین انکا خاص خویش ہی وہ دکن

کی جسکو عطا کی خدا نے ہی شاہی + ہوا خطاب ہے خورشید جاہ کا اوسکو + فروغ خلق

ہی وہ مدظلہ العالی + مبارک اوسکو ہو تقریب اس ولادت کی + کرا وسکا شکر ادا کتا

ہو نہین یہہ دعا ہی کہ نسبت یہ ترقی یہ جلد ہو کبھی + خدا کے فضل سے آتا ہے ابر آج اک سال +

برای اوسمین ہماری جو ہی رہا سہ دلی + خضر حیات سلیمان مکان مسیح خصال + ہو شاہزادہ

کہ خوش جسکو دیکھکر ہوئی + اور اسکی تسمیہ خوانی کی خود امیر کبیر + بجا ہین دہوم کرین یاد پیدا ہوئی

مجلی + بیان کیجے جو امرا دکن کیجلس مین حضرت + سلامت انکو رکھے حق کہ سکتی نہی +

اسطرح سے رہین شاد اقتدار الملک + زیادہ جاہ ہو خورشید جاہ کا یون ہی + ہمیشہ اپنے

رہی والدین کا سایہ + ہو لیکے سایہ مین اولاد بارور انکی + اور انکی آل کی اولاد کی جو

ہی اولاد + رہین مدام وہ سایہ مین سبکے شاد سبھی + گرون خطاب کی تاریخ عرض

شاہا + کہ جسکی دوسری ہو بکر دوسری ہو روی + قطعہ :-

جب روز عید فطر ہی خورشید جاہ کا + نجف خطاب خویش کو اپنی

[illegible]

و علم رنگ کیمیا از زبان انگریزی در زبان هندی یا اردو ترجمه کرده نام آن [illegible] نهاده و [illegible] را انطباع

چاپ نموده به طالبان آن علوم تقسیم کردند غیر از این دیگر بسیار کتب مثل جغرافیه و کتب [illegible] دیگر

و [illegible] و کسورات عشریه و حساب وغیره دیگر مسائل علوم چند که نام آنها هم مردمان اینجا نشنیده باشند

ترجمه نموده و بعضی از آنها را بهم چاپ کرده به تقسیم نمودند و اراده بعضی بود [illegible] علم تجارت بسیار [illegible]

[illegible] به اشتیاق آنجا چه از اصناف آلات با تمام و عمارت به خصوص [illegible] باغ [illegible] و مکانات بود و باشد [illegible]

و باهر است هزاران آلات علم اقسام اقسام هزاران روپیه فرستاده از ولایت طلبیده و کتابهای

آنها را ترجمه کرده فقط از جودت ذهن خود عمل هر یک به خوبی همچنین میکردند که دانندهٔ آن فن دیده [illegible]

میکردند و تحسین میگفتند که این علوم و این آلات در نهایت [illegible] از کجا آموخته [illegible] از کجا یاد گرفته

[illegible] از مصنوعات طبیعت جناب [illegible] بود [illegible] اشیای مصنوعی ولایتی [illegible]

علم آن و از عمل [illegible] شده و یکدیگر مثل همان نقل همچنین میساخت که بیننده گاهی فرق [illegible]

این اصل است و این نقل بسیار [illegible] خود هم اینجا [illegible] همچنین که مطبوع اهل ولایت باشد [illegible]

هر عرض خواه عرضی باشد خواه طولی در هر امر مختصر معقول موافق فهم [illegible]

بسیار درست مطبوع پسندیده [illegible] در تقریبات [illegible]

از آتش و آتشبازی وغیره در راه و بازار هجوم میکردند در مزاج ضبط [illegible] اوقات [illegible]

[illegible] ضروریه وغیره ساعات و دقایق روز و شب چون کرده بودند در تمام عمر فرقی [illegible]

هیچ حالت نه در صحت و نه در بیماری [illegible] الآت [illegible]

[illegible] هر طرح تازه [illegible] خشکی [illegible] طوفان وغیره در یافت در همه مکانات

رساله

۹

رساله

عنایت فرمودن عطوفا یعنی عاری مقرر کردن تاریخ بست دیگر این باره ذکره تقسیم نمودن شمار...

بودکی مانده بوده که معطله پس احمد بعضا بعزوند اوشان معظم الملک بد ... خان بهادر مرحوم تریش واز

نو باره ... شده نزد او ... استدعا و تعظیما ادا کرده آمد بر چار فرض باین طرح مودی ...

بسیار درست با بعضی امور بیت ضروری چنانکه رقص و غیره جزئیات که خلاف شرع شده باشد آن بمقصدهای ...

خواهش نفس ... و از طرف هم مطالع نزدی ... نسبت با عدا آدمی ... مولوی ... شیخ الدین ...

قدسی سره چون اوشان تشریف می آوردند تا دروازه استقبال کرده مشوب ... و ... استقبال ...

رعیتی قولی تنخیر خود میکردند این آداب مرشد بود خوف خدا هر کار را به مرضی او کرده میشد ...

هیچ امری نسبت بطرف خود داده نگردیده بعد از ... در هجوه ... شیخ از جناب باری ... و ... مینموده

معلوم نیست که چه چیز است و چگونه زاری میکرد بعد ذراع با روشنی ... در ... قول ... عمل است ... معظم

علم بسیار میکرد و ند این قسم بوقت عید بعد عید ... آمدند استاده ... میکردند ...

در ربیع الاول ربیع الثانی ... و غیره چون دو عرس ... ادا مینمودند برای زیادتی تعظیم ... اند ... خود ...

گرفته درست ... شیخ سعدی شیرازی علیه الرحمه چه خوش گفته است بیت تواضع زگردن فرازان نکو

گدا اگر تواضع کند خوی اوست لیکن ... کار در هر لباس که آمد بار یافت باز نگر هر چند دست کار ...

... استحباب قلبی ... یعنی ... آن ... شد ... و ... نهایت ... فرزندان را ...

میخواست رتبه هر یک را موافق رتبه خود ... بلکه ... زاید ... بخشیده بود ... همه را ... نقد و ... عطا کرده

خوشحال ... ربیع البال ... قسم کرده ... بود و آنها هم همچنین ... سعادتمند که همه تمام ... ابن عطیه عظمی

پیشانی بودند اگر کسی فوق تعریف کردی بیش خود مینغوسود ند که من این قابلیت ندارم و بهمه قابلیت ودولت
امیری چنان مغرور نه چنان متعصب پندار نه چنان درویش هم آزاد مزاج نه چنان عالم نه بسیار بی‌علم
کراستعداد ریاضی خود طبیعت بود ولیکن بتجربه کارها دیده خوبی عمر رسیده کار آزموده و دوست مند جهان
قرابت از هر گونه بود خیرات از انواع انواع اقسام اقسام میکرد نا فایده بعام خلق رسیده چنانچه تاریخ دهم محرم عیره از
اخراجات دیگر بسیار خیرات هر روزه مسلمانان را طلم شده وان را خورده روبروی علی الصباح تقسیم شده و
حرفی درین لطف ست برای همین در ذکر کردن می آید کلاه نو اطفال نابالغ را از دست خود پوشانیدن
بخورانیدن پول دادن در دعوت عروسها بخانه ملازمان خود رفتن جواهر نقد و جنس عیره هرچه باشد به عروس
و داماد دادن عنایت کردن جلوس شادیها بخانه خود دیدن تقسیم طعام امرا دیده و صاحبزادگان حضور همه اقربا و غیره
مثل روشنی و آتشباری و رقص و غیره بتکلف عظیم کردن طوری جوزی طوری یعنی مجمعهای طعام جوزی
خلعت بر دمان خود دادن خود دادن خود دعوت حضور کردن شرائط ضیافت بخوبی بجا آوردن
زیارات بزرگان از افراط بجا آوردن تحفه‌های خوب بریانی پخته کردانیده در سال چندین بار بسیاری فقرا
و مساکین خورانیدن در ماه ربیع الاول هر دو وقت حدیث شریف نهایت مودت شده شنیدن که راقم
کسی را اینچنین شنیدن ندیده و هر ماه بتاریخ یازدهم برشیرینی ختم شدن اهل هند است و از بیت که اهل خوب
برقدر هر چند نادان و غلبی مزاج باشد باین طور کار کرد که هر چند روز بخته ضیافت صحبت او شان
غنیمت بود و هر که چندی ماند لیاقت حاصل کرد بهر رفت عزت یافت آدمهای خود هر چند قدیم باشند همان قدر
پس در پناه و پرورش او شان نه در حمایت بنی درین همه سخنان استقلال از ابتدا تا انتها بر یک حالت ماند
در تمام عمر بکسی ایذا نداد حتی هوام و حشرات الارض را هم آزار نکرد حتی عقرب یعنی کژدم و مار و کرفس یعنی

تحفه جات حضور پر نور ارسال بوده اند صحبت ایشان با صاحبان دیگر و بی بیان یعنی خاتون ها
خانه باغ و باغ جهان نما بخانه اوشان آمدن و ایشان با فرزندان در دعوت بکوتهی میر قمر با آصف الملک
شدن بابندان عطر و ان آمدن یعنی اوردن گفتگوی صحبت شدن و سخنهای دوستی گفتن را
همیشه جاری یعنی رسم احوال پرسی محافظت تن بطور خوب کردن پیوسته میشدند از اشیای سفرات
از هوای سرد و گرم آب و هوا خود را نگاه میداشتند کالای همیشه خوشبو میداشتند لباس نفیس کم میپوشیدند
غذای لطیف میخوردند حکمای انگریزی یونانی همیشه حاضر خدمت بودند چونکه تشخیص و تدقیق اهل ولایت مستقیم
است و ادویات ولایتی قوی العمل و سریع التاثیر است علاج داکتران میکردند موافق رای ایشان عمل میکردند
لیکن میلان خاطر طرف کمی غذا زیاده بود هر چند رای اطبا بود انها گذارش میکردند لیس این قدر آخر عمر
و اگر چه در هنگام جوانی وقت صبح پاو آثار روغن مغز بادام کشیده وزن کرده شده بود داده شده یعنی
برشته شده و نبات آمیخته نوش جان میکردند و بعد وقت آرام پنج سیر شیر جوش داده
در مقدار بقدر یک سیر مانده باشد خورده استراحت میکردند عرض تا وقت ... جاری
نتوانست کردن رفته رفته سن شریف زیاده شد و غذا نهایت کم ... زیاده
شد جگر و شش ضعیف شد بر پاها ورم آمد او را هم تا دو سال نگاه بالا میکردند پس نفس گرفته
خفقان شد از تا سه ماه نگاه داشت آخر بش استسقا شد صاحبزاده ها حاضر شدند اقتدار الملک بهادر بسیار
کوشش میکردند و خدمت بجای آورده اند خوب سعادت حاصل کردند نیز به دستور صاحبزاده سکندر اقبال
خورشید جاه بهادر دام اقبالهم اوشان روزها و شبهای ماه رمضان بیداری کردند روزه یعنی صیام
اینچنان گذشت که سحر هم نکردند هیچ غذا نفرمودند این مردم بخت آور تو نگ و کهواره اند ایشان

افسران فوج مطابق عمر شریف آنحضرت هشتاد و پنج فیر توپ سر کردند و این در رثیهٔ علیسوی شایهٔ غم و الم
بزرگ و رتبهٔ بزرگست بلی واقعی اوشان چنین بوده درین رسالهٔ این مؤلف جنازهٔ بیچکس تا امروز بیرون
نیامده است دو بیت و یک رباعی با دو قطعه مشتمل را بر وفات آنجناب از رقم این دو بیت است و هی هذا
چون امیر کبیر والا گوهر ٭ در سخا و کرم ز حاتم برتر ٭ کرد رحلت بجای سالش گفتم ٭ داخل مجلس رسول
اطهر ٭ رباعی ٭ آن شمس دکن بود امیر کبیر ٭ رخ چون ز جهان بجنت بنهفت ٭ تاریخ وفات او ز غیبی
هاتف ٭ شمس الامرا انور فردوس گفت ٭ ایضاً ٭ روز جمعه بیستم شوال بود ٭ کرد رحلت شمس امرا فخر دین
۱۲۷۹
عبد قادر را بشد از هاتف ندا ٭ شد نهان اندر زمین شمس زمین ٭ این فصل قدسیست این بنده خاص بود
دنیا هم خوب دین هم خوب دیگر را این قدر عمر این فرصت این فهم کجا و قطعهٔ تاریخ از تصنیف محمد عبد القادر
کاتب است قطعه جناب عالی شمس امرا آن امیر کبیر ٭ بست رخت سفر زین جهان بلی بنیاد ٭ چو بود بیستم شوال
دلیل جمعه بوده نمود رحلت و بر جانش رحمت حق باد ٭ ز عبد قادر کاتب رقم شده تاریخ ٭ بجان پاک تو
رحمت دوام نازل باد ٭ **نظم مشتمل تعزیت و تهنیت از مصنف** ٭ آن امیر کبیر عالی قدر
آفتاب دکن همایون فال ٭ کرد رحلت چو بعد شصت سال ٭ شب آدینه بیستم شوال ٭ نه و هفتاد
یکهزار و دو صد بود از هجرت نبی آن سال ٭ روز روشن شده شب دیجور ٭ عیش و عشرت نهاد رو
بملال ٭ شد آفتاب بود آن روز ٭ یافت آن شمس چون شرف وصال ٭ امرا چه شمس آتش
بود ٭ شد خمیده ز غم جهان چو هلال ٭ خندهٔ برق شد نهان بفلک ٭ گریهٔ ابر بر زمین سیال ٭ از سحرگاه
جمع شد خلق ٭ شد بر آمد ضریح وقت زوال ٭ شمس رخ کشیده امیر ٭ ماه بر دل نهاده داغ
کلال ٭ بر در کاکین و بام در زد رش ٭ از اناث و ذکور تا اطفال ٭ تا در شهر در کاه ٭ چه ز

در بیان اولاد و امجاد و ازواج آن امیر کبیر غفرانه [illegible] بیگم
النساء بیگم [illegible] بیگم اولاد شده بود لیکن [illegible] گذشت معظم الملک محمد بدر الدین خان
بهادر [illegible] از بطن والده [illegible] خانم یعنی محل سیوم بود [illegible] آغوش [illegible] محل [illegible] النساء بیگم
مرحومه مغفوره [illegible] اوشان [illegible] اوشان [illegible] اوشان
[illegible] لطیف النساء بیگم [illegible] محل [illegible] عزت النساء بیگم [illegible] انتقال [illegible]
محل و محل سیوم [illegible] اند پنج فرزند سه دختر بودند [illegible] فخر الدین خان [illegible] الملک محمد [illegible]
الدین خان بهادر معظم الملک محمد بدر الدین خان [illegible] دو دختر [illegible] بیگم [illegible] الدین [illegible]
[illegible] بیگم [illegible] انتقال کردند اللهم اغفر [illegible] دو فرزند [illegible]
عمدة الملک [illegible] محمد رفیع الدین خان بهادر [illegible] محرم الحرام [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] شمس الدین [illegible] شمس الملک [illegible] امیر کبیر [illegible]
[illegible] عمدة الملک [illegible]
[illegible] دولت و اقبال [illegible]
[illegible] رشید الدین خان بهادر [illegible]
[illegible] ربیع الاول [illegible]
[illegible] ماه ساون بود [illegible] باران [illegible]

ايضا رباعى

خوش سال خطاب اولدى

ايضا رباعى

قصيده

رباعى

ايضا رباعى

رباعى

و بعد اقتدار الملک از بطن عفت پناه حشمت النسا بیگم صاحبه و یک [illegible] محل هم نواب خورشید جاه بهادر [illegible]
صاحب اولاد یک پسر و دو دختر محمد فیض الدین خان بهادر از بطن سجادی بیگم صاحبه که در انتقال کرده و در
دو بیگم صاحبه از بطن رحمت بی بی که آنهم غریق رحمت حق شده از [illegible] و تاریخ کرد رحمت [illegible]
که رحمت [illegible] رحمت حق شده نصیب [illegible] النسا بیگم همنام والده حضور سکندر جاه بهادر
مغفور از بطن محل خاص [illegible] دو محل [illegible] خاص محل و محل خورد و فضل الدین خان بهادر [illegible]
خواجه بادشاه [illegible] ساله برادر حقیقی خورشید جاه بهادر و دیگر [illegible] الدوله و [illegible] الدوله
[illegible] فرزند [illegible] بشیر الملک محمد سلطان الدین خان بهادر [illegible] پنج دختران یعنی دختران پسر اول
[illegible] النسا بیگم صاحبه [illegible] سه ساله [illegible]
نام همنام والده غفران مآب [illegible] بهادر [illegible] دوم قادری بیگم چهار ساله هر دو خواهران حقیقی
نواب خورشید جاه بهادر اند از بطن [illegible] اقتدار الملک بهادر و سیوم افضل بیگم زوجه [illegible]
نواب [illegible] فرزند اسم [illegible] الدین [illegible] الدین و [illegible] النسا بیگم [illegible] النسا
بیگم از بطن کربلائی بی بی محل سیوم نواب اقتدار الملک بهادر و چهارم [illegible] بیگم زوجه [illegible]
قرابت حضور [illegible] یک دختر [illegible] النسا بیگم پنجم حیات بیگم زوجه [illegible] قرابت حضور [illegible]
از بطن [illegible] بی بی محل خورد نواب اقتدار الملک [illegible] محل نواب اقتدار الملک بهادر حسینی بیگم صاحبه لا ولد
[illegible] فضل الدین خان [illegible] الحمد لله این رساله [illegible]
[illegible] حضرت خورشید جاه بهادر [illegible]
[illegible] ماه رمضان [illegible]